

## **Tarjamah-yi Qānūn Ṣhaikh Bū 'Alī Sīnā / Ḥakīm Sayyid Ghulām Ḥasnain.**

### **Contributors**

Avicenna, 980-1037.

### **Publication/Creation**

Kānpūr : Munshī Naval Kishor, 1316- [1898-]

### **Persistent URL**

<https://wellcomecollection.org/works/dcacqwtg>

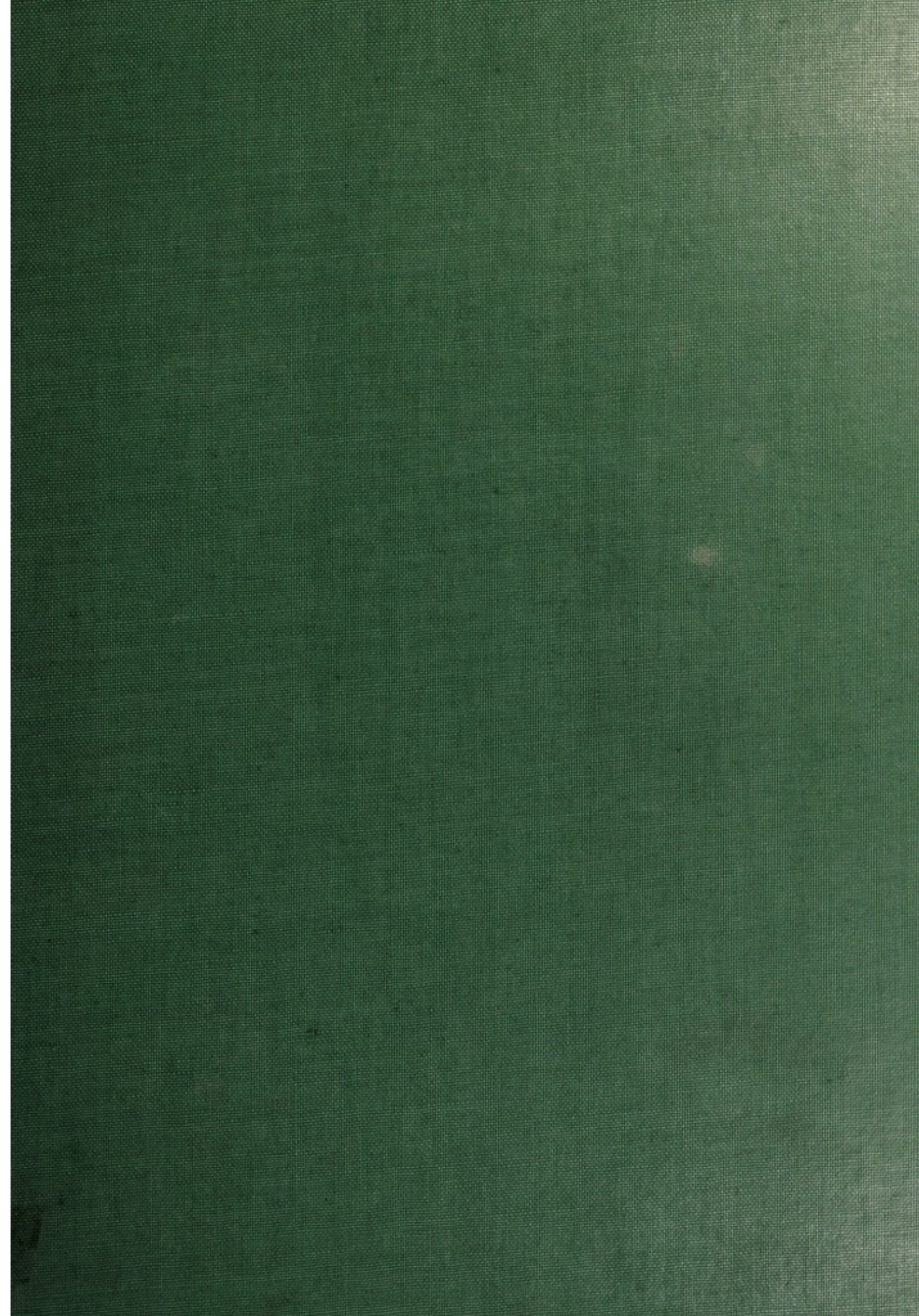
### **License and attribution**

This work has been identified as being free of known restrictions under copyright law, including all related and neighbouring rights and is being made available under the Creative Commons, Public Domain Mark.

You can copy, modify, distribute and perform the work, even for commercial purposes, without asking permission.




Wellcome Collection  
183 Euston Road  
London NW1 2BE UK  
T +44 (0)20 7611 8722  
E [library@wellcomecollection.org](mailto:library@wellcomecollection.org)  
<https://wellcomecollection.org>





(2)

AVICENNA

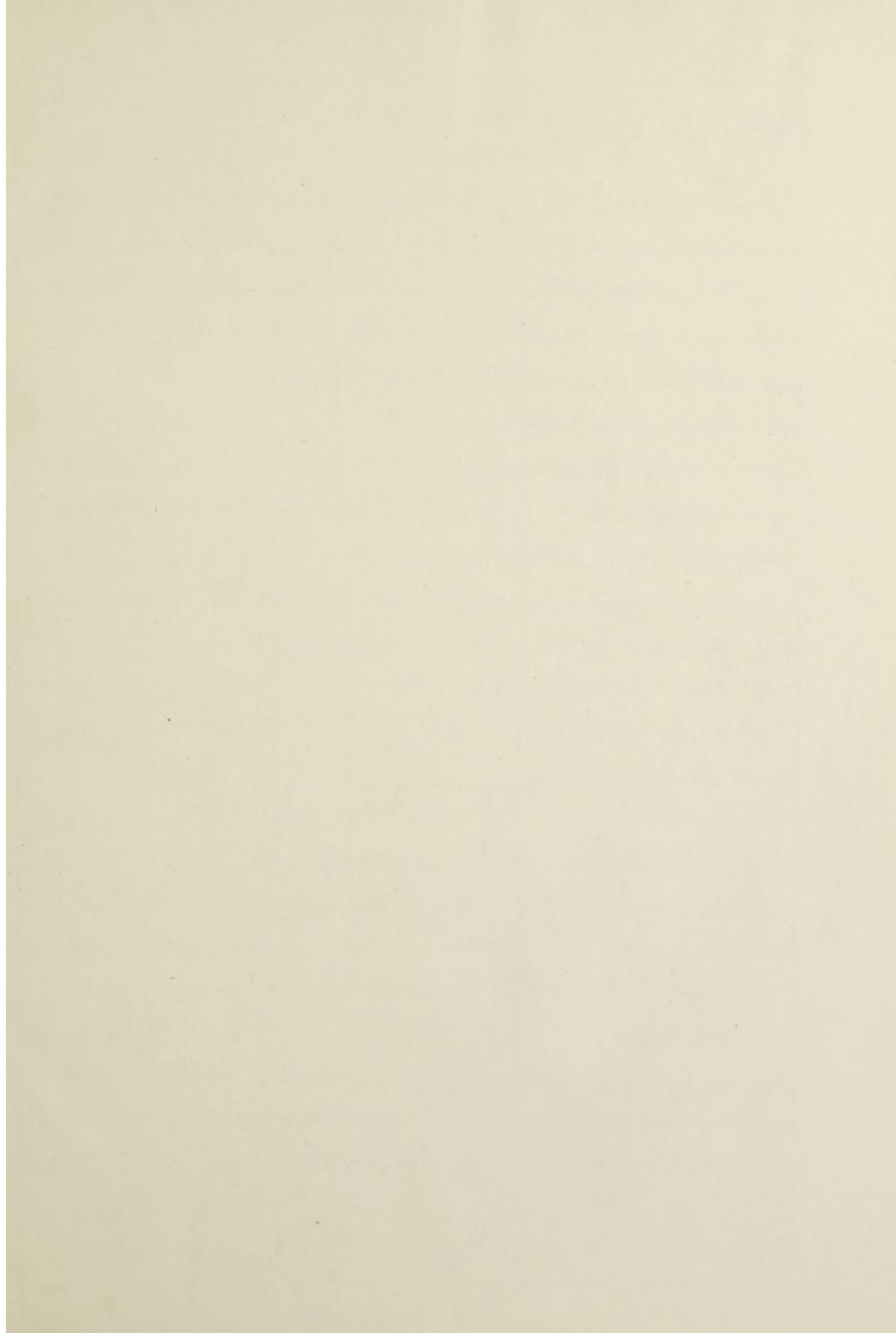


Digitized by the Internet Archive  
in 2018 with funding from  
Wellcome Library

[https://archive.org/details/b30096121\\_0001](https://archive.org/details/b30096121_0001)













تاریخ انبیا و اولیا وغیرہ

عجائب القصص - انبیاء و احوال

و عجائب مصنف مولوی عبدالواحد

تشریح الاصفیاء - اسمین احوال انبیا و مطہرین

و انبیا کبار و صحابہ کرام و چھوٹا بزرگ اولیا و اللہ سالک

و مجذوب خاندانہ حضرات قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ

اور حقیقہ و نقادے میں تفاوت مراتب افراد

فراوس سب کا ذکر ہے بڑی جامع کتاب ہے دو جلد

میں مصنف مفتی غلام سرور لاہوری

۱ - جلد - میں چار مخزن میں احوال انبیا و ائمہ

صحابیہ تا سائر اولیا سیلایام امام علی شاہ مجددی تک

۲ - جلد - پانچون مخزن از حال شیخ ادم حال

مشائخ شاہ لاہوری و قانع شاہ معین الدین چشتی

اسمیں مختصر احوال حضرت حسن بکری ثم الاجیری

بہت بساطت کے ساتھ لکھا ہے مصنف مفتی

بالوال

روضۃ الصفا - بڑی عمدہ کتاب مندرج

ہے مانند سبع سیارہ کے سات جلد میں مصنف

محمد خاند شاہ -

سیر الاقطاب - ذکر کرامات و خرق عادات

اولیا اللہ مصنف شاہ الہدیہ -

گنجینہ سروری - معروف گنج تاریخ تاریخ

ولادت و وفات اولیا و ائمہ و سلاطین و اسلامی

کا ذکر ہے از مفتی غلام سرور لاہوری

دہستان مذاہب - اعتقادات

مذاہب کا بیان مصنف یاسم نگار

جذب لقلوب فارسی - مصنف

شاہ عبدالغفور دہلوی

حیات القلوب - بار و کتب

متنبہ مذہب امامیہ سے بہت سندی

مصنف قدوة العلماء امام محمد باقر علیہ السلام

جلد - من احوال انبیا کا باریک و ذرا

۱ - جلد اول -

۲ - دوم -

طبقات اکبری - اس کتاب میں نام

سکین سے تا عصر علی الدین محمد اکبر شاہ

۱ - جلد - فاضل حوال باہر انجیل خیر الزمان

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱ - جلد - میں بیان معجزات و غزوات

۲ - جلد - بیان امامت و اثبات امامت

۳ - جلد - اثبات عشر صلوات اللہ علیہ

۴ - جلد - قرآنی و احادیث سرور و وہابی

۵ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۶ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۷ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۸ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۹ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۱۰ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۱۱ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۱۲ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۱۳ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۱۴ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

آئین تفرقا مصنف و مؤلف

تاریخ فرشتہ - کامل مشہور و معتبر تاریخ کی

کتاب حسین حالات و حاجگان و سلاطین ہند

نامہ اکبر شاہ و بسطہ مرقوم ہے مصنف ملا

مید قاسم ہند شاہ استر آبادی دو جلد

جلد اول -

جلد دوم -

طبقات اکبری - اس کتاب میں نام

سکین سے تا عصر علی الدین محمد اکبر شاہ

۱ - جلد - فاضل حوال باہر انجیل خیر الزمان

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱ - جلد - میں بیان معجزات و غزوات

۲ - جلد - بیان امامت و اثبات امامت

۳ - جلد - اثبات عشر صلوات اللہ علیہ

۴ - جلد - قرآنی و احادیث سرور و وہابی

۵ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۶ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۷ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۸ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۹ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۱۰ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۱۱ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۱۲ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۱۳ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۱۴ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک

۱۵ - جلد - ذکر سلاطین و ملوک



# کتب اخلاق و تصوف

جامع الاخلاق - ترجمہ اخلاق ہلالی  
تہذیب النفوس  
اوقات عزیز می

بستان تہذیب - معروف بہ اردو  
معل

بحر الحقیقت - اصلاح نفیس میں

اکسیر ہدایت - ترجمہ اردو کیمیاء سعادت  
فارسی

لال تپندر کا شتلمہ مضامین پند سودمند  
مولفہ منشی لال سنگھ

منہات منظوم - موسوم بہ منہات یکتا  
عربی یا ترجمہ اردو نثر و نظم جدید الطبع

نصیحت نامہ ہندوئی - مصنفہ رت  
بہار کنیا لال -

ترجمہ اردو منہاج السالکین - یعنی جوگ  
بشت ترجمہ مولانا ابوالحسن صاحب فریاداد

یو وہ پرکاش مولفہ منشی شبنم دیا ل سنگھ  
مذاق العارفین - کامل در چار جلد

اردو احیاء العلوم -

نجات المؤمنین - ذکر کرامات حضرت  
شاہ نجات اللہ

ترجمہ اردو ریاض رضوان - شرح  
گلستان فارسی

پند نامہ وحید  
ظلمہ اخلاق - جس میں دو مسلمان

و عیسائی مذہب کی کتب الماتی مسائل  
چونچیدہ درج میں

تہذیب اخلاق  
آب حیات - مصنفہ منشی کامتا پرشاد

صاحبہ فخلص - نادان  
اخلاق رضی - پند آموزی میں عیب

پیراہن پوسفی - محض ترجمہ دفتر اول  
دوم و سہ شہوی مولانا روم یعنی جلد اول و دوم

شہر شہر میں نہایت عمدہ و دلچسپ ہے  
ایضاً - بڑے درجہ ہارم و نیم شہر یعنی جلد دوم

تحفہ سوری  
چشمہ فیض - اردو ترجمہ پند نامہ عطار

گلشن سوری  
تہذیب احسانی

چونچہ لکھنؤ - شامل چہار رسالہ  
شہوی تحفہ العاشقین - روز افزون

بہر راہق - شامل تیر رسالہ  
گلستہ بہمان - شرح گلستان سعدی

شہوی تحرق  
پند نامہ حبیبی

کتب نایاب زمانہ

عجب المخلوقات و غرائب الوجودات  
بالقصور و اشکال رنگین جدید الطبع

ایضاً - حسب مراتب بالا بغیر رنگ  
لبنیہ صنائع و بدائع - معروف بہ

مخزن علوم و فنون جدید الطبع

رسالہ جوہر حلابانی برقی - نیکو کاری

ترجمہ مطلع العلوم و مجمع الفنون  
ایضاً عجایز جواہر - جلد اول بالقصور شہیدہ

و تماشائے المیز می بن عیسیٰ المثال  
مطلع العجائب - بالقصور رنگین

ایضاً - بغیر رنگ  
سنگ مسلسل -

برآرندہ حاجات -

فقش سلیمانی - غیر مطبع  
حزیر سلیمانی -

عقد ثریا -

منظر الاعمال -

تحقیقات الثانی - آئین نوع انسانی  
کا افضل بیان ہو مصنفہ منشی کامتا پرشاد صاحب

طلسیم عجائب -

نافع الکحلانق -

مجموعہ اعجاز عیسوی -

مجموعہ تعبیر نامہ -

اندر رجال و حضرات قسم کے خطارد و ناگری  
طلسیم فرہنگ - علم مقابلہ طبعی

طلسیم روحانی -

عجائبات فرنگ -

رسالہ معجزات انسانی -

نخل فریاد - مصنفہ سید علی نقی صاحب

اشکال کار خدایات صنعت و معرفت مع عجمیت  
جنگا جاری ہونا ہندوستان میں منور ہے

رسالہ قیافہ -

رسالہ جوہر حلابانی برقی - نیکو کاری



تاریخ طبع ترجمہ جلد اول از نتیجہ فکر سخنور عظیم الممثال فقید التمثیل مورخ  
کامل منشی بھکوان ویال صاحب عاقل الخیٹ

طبع از عون خالق اکبر

شد از شیخ رئیس اول جلد

گفت عاقل - چہ نسخہ بہتر

بہر تاریخ ہجری شش دم طبع

تاریخ طبع از اسوہ سخنوران مولانا محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی  
محافظ عمل تصحیح

کستدر مرغوب یہ قانون حکمت کا چھپا

شافی مطلق کے الطاف و کرم سے ان دنوں

لکھد و حامد - خوب یہ قانون حکمت کا چھپا

غیب سے آئی ندامت گام فکر سال طبع



یہ تو سب کچھ ہے لیکن اس کتاب کے عربی ہونے سے اور عربی بھی کسی دقیق جس کا لکھنے والا جناب شیخ سنا محقق فرزا مدد حق یگانہ آفاق ہے اسوجہ سے کتاب مذکور کا فیض و فائدہ اب تک انھیں لوگوں میں محدود رہا جو کلمائے دہر و دیکتائے عصر ہونے چلے آئے ادنیٰ اور متوسط درجہ کے طبیب بہرہ پانے سے محروم ہی رہے۔ اگرچہ علامہ محمد اکبر ازانی نے فن طب کی بہت کچھ ازانی فرمائی اور فارسی زبان میں کثرت سے تالیفات و تصنیفات کی پھر بھی بہت سے اجناس کی گرانی باقی رہی علی الخصوص ہلوگ اردو زبان و انون کے لیے تو حساب سے کبھی قسموں کا نسخہ چڑھا ہوا ہے اس مقام پر ایک ذرا سا یہ بھی جملہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ظاہر ایسا ہیہ کہ کچھ قاعدہ رہا کہ جب ایک مشکل اور خاص فہم زبان سے کسی علم کا ترجمہ دوسری زبان عام فہم میں ہو تو وہ خاص لوگ علم مذکور کے جاننے والے اپنے باریک کمال کے عام اور آسان ہو جانے سے ضرور آشفتہ خاطر ہوتے رہے ہیں مثلاً جب یونانی سے علوم عربی میں عقلیہ نقل ہونے تو یونانی و انون نے غل جپایا دوسری مرتبہ حکیم محمد اکبر بر عربی و انون نے حملہ کیا علیٰ ہذا القیاس اگر اب تیسری نقل و ترجمہ پڑھ کر چشمک زنی ہووے تو کچھ عجیب نہیں ہمارے گمان میں شاید بعض لوگوں کا یہ خیال صحیح ہو کہ ہر ایک علم جیسا کچھ اپنے محاورہ اظہر و زمرہ زبان میں سمجھا جاتا ہے غیر زبان میں اس درجہ کا فائدہ جیسا حاصل ہوگا کہ شخص طالب اسکا اہل زبان ہو جائے اور اتنی استعداد ہم پہنچائے کہ اس میں اور زبان و انون میں بہت ہی کم فرق ہو سکے۔ لیکن ہر ایک کو اتنی مقدار کا کمال پیدا ہوتا بھی جانتے ہیں کہ نہایت دشوار ہے میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ بالآخر اگر سچ پوچھیے تو اب کم استعداد والے طبیبوں کو (جو باریک تحقیق میں پر محذور مانہ تحصیل طب عربی کی مہلت نہیں دیتا و نیز قانون پڑھنے والے طالب علموں کو جنھیں بروقت مطالعہ شرعی وغیرہ دیکھنے کی حاجت ہوتی ہے) ایک قزوہ جان بخش اور نوید سرت افزا سنائی جاتی ہے کہ قانون الطب سے مسیحا نفس نے قریب نو سو برس کے بعد عربی پوشاک اُتار کے اردو کا کران بجا خلعت زیب تن فرمایا تفصیل اس خبر محل کی یہ ہے کہ جناب منشی صاحب عالی جاہ رفیع بارگاہہ دلاشتم عالی ہم جناب منشی نوکشور صاحب سی۔ آئی۔ سی مرحوم و مغفور نے محض اپنی دریا دلی و عالی ہمتی و اولوا الغری و خواستگاری اشاعت علوم کے خیال سے عالیجناب علی القاب جامع علوم عقلیہ و نقلیہ حادی فنون علمیہ و شریعیہ اکمل الکملار عمدة العلماء ملاذ الفضلار حضرت والدی العلامة جناب مولوی حکیم سید غلام حسین صاحب ادا ام الدایامہ کو قانون شیخ الزبیر کے ترجمہ بہ زبان اردو عام فہم ہو جانے پر مقرر فرمایا چنانچہ جناب مولانا دام ظلہ العالی نے پانچون جلدوں کا ترجمہ فرمایا ترجمہ کی عمدگی اور خوبی لکھی کیا ضرور عیان را چہ بیان ناظرین خود ہی معرفت اور شنا خوان ہونگے حق یہ ہے کہ جو تشبیہ تبدیل لباس کی اوپر لکھی گئی غالباً وہ پوری اور سچی ہے جناب مترجم کا بیان ایسا بے تکلف اور صاف و پاکیزہ ہے کہ کہیں سے بھی ترجمہ کی مشابہت معلوم نہیں ہوتی گویا بالاستقلال اردو زبان میں نئی کتاب تصنیف ہوئی ہو اس سے پہلے یہ جلد اول تین بار مطبع منشی نوکشور موسوم باودھ اجارہ واقع شہر لکھنؤ میں طبع ہوئی اور اب مطبع منشی نوکشور واقع شہر کانپور میں بسر پرستی و علوتی ذی الجود و الخیرات علی القاب عالیجناب رائے بہادر منشی براگ نرائن صاحب مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام منشی جگوان دیال صاحب اجنٹ باہ نومبر ۱۹۱۲ء

بارچہ آرم چپ کرتیار ہوئی فلتہ الحمد علی ذلک اللهم صل وسلم علی رسولک بسید المرسلین و آلہ الطیبین الطالحین و اصحابہ المکرمین



وہ مرض علاج میں مقدم کیا جاتا ہو جسکے زوال کے بدون کوئی دوسرا مرض اچھا نہ ہو سکے جیسے اگر قرعہ اور دم مجتمع ہوں اس صورت میں ہم پہلے علاج ورم کا کرتے ہیں تا انیکہ وہ سو مزاج جو ہمراہ ورم کے ہو برطرف ہو جائے۔ وجہ تقدیم علاج ورم کی یہی ہو کہ تا وقتیکہ ورم باقی ہو قرعہ اچھا نہیں ہو سکتا دوسری یہ بات ہو کہ پہلے علاج اسی مرض کا ہم کرتے ہیں جو دوسرے کیواسطے بہتر نہ ہو جیسے اگر حمی سارے سے پیدا ہو پہلے علاج سارے کا کریں اور بعد تفتیح سارے کے علاج تب کا کریں گے۔ اور تفتیح میں سارے کی اگر حاجت دوائے گرم کی پڑے تب کے خوف سے اسے ترک کرینگے۔ اس طرح مرض سل میں گو کہ تب لازم ہوتی ہو مگر ہم محففات کا استعمال کرینگے اور تب کا لحاظ نہیں کرتے۔ اسلئے کہ یہ بات محال ہو کہ سبب تب کا مثلاً حمی سارے میں سارے اصل میں قرعہ باقی رہے اور تب زائل ہو جائے اور ان دونوں تب کا سبب بندہ یعنی تجفیف کے علاج پذیر ہوتا ہو اور تجفیف سے ظاہر ہو کہ تب کو ضرر ہو۔ تیسرے یہ بات ہو کہ تقدیم علاج میں اس مرض کو ہونی چاہیے کہ جسکی اذیت زیادہ ہو جیسے اگر سونا خاں یعنی حمی دموی اور فالج مجتمع ہوں ہم پہلے علاج سونا خاں کا بندہ یعنی تفتیح حرارت خون اور فصد کے کرینگے اور مبروات جیسے اطفاے حرارت خون کا ہوتا ہو بخوف فالج بار دے کرینگے۔ اگر کوئی مرض اور عرض مجتمع ہو ابتداے علاج مرض سے کرینگے ہاں اگر عرض کی اذیت غالب ہو ایسے وقت پہلے عرض کی تدبیر کرینگے اور مرض کی طرف کچھ التفات نہ کرینگے۔ جیسے درد قلوب میں نخرات کا استعمال واسطے تسکین درد کے جو عرض ہو کرتے ہیں اگر یہ نخرات مرض قلوب کو مضر ہو جیسا فصل سابق میں بیان ہو چکا اس طرح کبھی ہم فصد واجب میں بخیاں صنعت معده کے تاخیر کرتے ہیں خواہ بنظر سہال مقدم یا مثلی کے۔ جو فی الحال موجود ہو تاخیر فصد میں کرتے ہیں اور بیشتر مطلق تاخیر نہیں کرتے بلکہ فصد کو فوراً کر دیتے ہیں مگر اسقدر تنقیص جس سے قطع سبب ہو جائے نہیں کرتے جیسے مرض شش میں غلام خلط کا اخراج نہیں کرتے بلکہ خوراسا بقیہ چھوڑ دیتے ہیں تاکہ حرکت ششی سے اسکی تحلیل ہو جائے اور نہ یہ حرکت اصلی رطوبت کی تحلیل کر دیگی۔ اب اسقدر بیان ہو گیا کہ مختصر ہو فن کلیات علم طب میں ختم کر کے اس مقدار کو کافی سمجھتے ہیں اور اسکے بعد ادویہ مفردہ کا بیان دوسری کتاب میں شروع کرتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ

### تم الکتاب بعون اللہ تعالیٰ واصلوۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین و الحمد للہ رب العالمین

خاتمہ الطبع نتائج فکر ارجمند مولوی شہید محمد علی صاحب خلت الصدق حضرت مترجم جناب مولوی حکیم سید غلام حسین صاحب کلیات حماسی حکیم علق اور خدائے برحق کی درگاہ کے قابل ہیں جس نے تمام عالم و عالمیان کا قانون وجود فقط ایک لفظ کن کہنے سے دست فرمایا اور اپنے اشارے میں ہر ایک کے لیے علامات ہست و بود اپنے سبب قدرت سے آشکار فرمائے بجلا عاجز بندے اور بے زبان مخلوق سے اسکی قدرت غائی اور عالم الائی کی تشریح بجز آیہ دانی ہر ایہ قہار کہ اللہ حسن الخالقین تلاوت کرینگے اور کیا ہو سکے۔ بعد حمد کے طیب و پاکیزہ پاکیزہ سلام اور درود کے کلمہ اور اعلیٰ سے اعظمتا و لغت کے فقرے ان بارگاہوں عرش جاہونین مذکور کرنی باعث حفظ صحت ایمان ہیں جن نفوس قدسیہ نے انہی صائب بیرون و روپے معالجوں سے ہم سکو ضلالت اور ملامت کے محرق ہون اور حادثہ بخارون سے بچا یا صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا محمد المصطفیٰ وآلہ المجتبیہ۔ ہر ایک صاحب فہم و کسایت کے نزدیک یہ بات مسلم ہو کہ جب کسی ممدوح کا مرتبہ بہت بلند ہو (یعنی جسکی تعریف لکھنی منظور ہو آدمی ہو یا کوئی شیخ موجودات عالم سے) تو مدح کو کوئی چارہ نظر نہیں آتا اور اسکا وصف مدح میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا بجز اس کے کہ میرے ممدوح کا مرتبہ عالی ہر کسے ناکس جانتا اور اسکا مقام رفیع ایک عالم پہنچاتا ہو مثلاً شیخ الدین ابو علی بن عبد اللہ بن سینا جیسا فیلسوف عظیم اور اس جان ارسطو دوران جانینوں کسا حکیم و بکا عالم یا اسکی کتاب نوال طب جو فی الواقع فن طبابت کے لیے ایسا مستحکم اور مضبوط قانون ہو کہ آج تک اسکی ایک بھی فہم اور ادنیٰ سے ادنیٰ قاعدہ کوئی کونسل اطباء اور پارلیمنٹ حکماء نسخ نہ کر سکے پس ایسی کتاب در ایسے مصنف کی جسقدر تعریف کی جائیگی کہ ہوگی ہند اس سے گریز ہی کرنا اور کلمات عجز و اعتراف بان پر لانا خوب ہو۔



ایسی تدبیر صائب علاجی کی جائے کہ یہ ضرر بھی مرفوع ہو اور مرض قویٰ بھی منحل ہو جائے۔ با اینہم ترکیب مخدر اور اسکی کیفیت مخدر کا لحاظ کرنا ضرر دہن ہوتا کہ اہل مخدرات کا استعمال کیا جائے اور جو تریاق اس مخدر کی مصرفت کا ہو اسکے ہمراہ مرکب کر کے مستعمل ہو لیکن اگر درمیں بہت ہی شدت ہو اسوقت بدون استعمال مخدر قویٰ کے چار گانہ نہیں ہوتا۔ بیشتر بعض اعضا ایسے ہوتے ہیں کہ انکے مخدر کرنے سے کوئی اثر عظیم بھی پیدا نہیں ہوتا جیسے دانت کہ اگر اپر دوائے مخدر رکھی جائے کچھ ایسا ضرر نہیں ہو۔ اکثر شراب مخدر کا استعمال بجا ہے اور قسم کے مخدر کے واسطے درجہ پنجم کے بہتر ہوتا ہو بہ نسبت اسکے کہ کوئی دوائے مخدر بطور سرمہ کے آنکھ میں لگانے میں کہ شراب مخدر کے پینے کا ضرر دیگر اعضا کے ذریعہ سے دفع ہو سکتا ہو۔ ہاں مگر قویٰ میں اسکا ضرر زیادہ ہوتا ہو اسلئے کہ مادہ وجہ کی برودت زیادہ ہوتی ہو اور جو درجہ بستگی اس مادہ میں بوجہ استعمال مخدر کے زیادہ ہوتی ہو۔ ادویہ مخدر کہیں درمیں تشکین بوجہ پیدا کرنے نیند کے کر دیتی ہیں اسلئے کہ نوم بھی ایک سبب ہو منجملہ اسباب کے جو درد کے مسکن ہیں خصوصاً اگر بھوک کی نیند وجہ مادے میں پیدا ہو۔ جو مخدرات مرکب ایسے ہوں کہ ان سے قوت میں کمی پیدا ہو بذریعہ آمیزش ان اجزاء کے جو مثل تریاق کے واسطے مخدرات کے ہیں ایسے مخدرات کا استعمال اسلم ہو بہ نسبت ایسے مخدرات کے جنکے اجزاء کا سرہ تریاقیہ سے نہ ہوں اور وہ اسلم مخدرات جیسے خلونیا اور قمر منثلت وغیرہ لیکن ان ادویہ مرکب میں تخدیر کم ہوتی ہو ہاں تازہ طیارہ کی جائیں مخدیر قویٰ پیدا کریں گی اور کمندہ اور مدت کی بنی ہوئی شاید سبب مخدیر پیدا نہیں کرتے اور متوسط درمیان نئے اور پرانے کے انکی تقویت مخدیر بھی درمیان ہوتی ہو بعض اقسام کے دروائے ہوتے ہیں کہ باوجود شدت وجہ کے علاج انکا آسان ہوتا ہو جیسے ریجی درد کہ بیشتر گرم پانی کا اگر انا مقام درد میں کافی ہوتا ہو اور فوراً درمیں تشکین پیدا کرتا ہو۔ لیکن اس تدبیر میں خطرہ بھی ہو کہ اکثر سبب درد کا دم ہوتا ہو اور طبیب ریجی گمان کر کے آب گرم کا نشول کرتا ہو اسوقت ضرر عظیم پیدا ہوتا ہو۔ پھر ریجی درد کو بھی کبھی نطول آب گرم مضر ہوتا ہو جب اتنی گرمی ہو کہ ریج کی تحلیل کر سکے بلکہ اسکا حجم بچھا دے کہ درمیں اور شدت ہو جاتی ہو تکمید یعنی سینکنا بھی ریجی درد کا علاج کامل ہو بشرطیکہ ایسی چیز سے سینکین جو خشکی پیدا کرے جیسے باجرہ مگر جو مقام تکمید کا تحمل نہیں جیسے آنکھ سے کپڑے سے سینکنا اچھا ہے بعض قسم کی سینک گرم کیے ہوئے روغن سے بھی ہوتی ہو۔ منجملہ قویٰ کمادات کے یہ ہو کہ آرد کر سنہ یعنی مٹر کا آٹا سرکہ میں بکا کر فشک کریں اور اس۔ پوٹلی بنا کر سینکین۔ اول اس سے ضعیف یہ ہو کہ جو سی سرکہ میں بکا کر بہتور سابق استعمال کریں۔ نمک کی سینک سے بخار میں لنج پیدا ہوتی ہو۔ اور باجرہ نمک سے بہتر ہو اور اثر میں ضعیف ہو کبھی پانی سے بھی اسطرح پرتکمید کرتے ہیں کہ مٹانہ میں آب گرم بھر کے اس بھوننے کو مقام درد پر رکھتے ہیں اور یہ طریقہ اسلم اور نرم ہو۔ مگر اسکا بھی ضرر ہو ہی جو نطول آب گرم کا اور بیان ہوا جو وقت شناخت وجہ ریجی اور درمی کی نہ کیجا سکے۔ محجہ ناری سے بھی فائدہ تکمید کا حاصل ہوتا ہو اور وجہ ریجی کی تشکین میں اسکا اثر قوی ہو اور دوم مرتبہ استعمال سے دروبال ترائل ہو جاتا ہو۔ اگر اسکا ضرر بھی دہی ہو جو نطول کا ضرر ہو بشرطیکہ در درمی ہو۔ منجملہ مسکنات وجہ کے کالش نرم دیر تک کرنی کہ اس سے اور خفید ہوتا ہو۔ اسی طرح متہور جربی کے اقسام اور جو روغن کہ ادیر جا بجا نہ کور ہو چکے ہیں درمیں خوش آواز کا گانا خصوصاً دہ گانا جس سے نیند پیدا ہوتی ہو اور مغزات سے شغل کرنا بھی مسکن قوی درد کا جو فصل الکیسومین مثل خاتمہ کے ہو۔ اس فصل میں یہ بات بیان ہوتی ہو کہ بروقت اجتماع امراض شروع معالجہ کا کہونکر کرنا چاہیے۔ ہمارا طریقہ یہ ہو کہ بروقت اجتماع امراض کے کہ جہین میں خاصیت میں سے کوئی خاصیت موجود ہو اس سے شروع علاج کا کرتے ہیں۔ پہلے



وہ بھی بخوبی اور پر بیان ہو چکا۔ اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ سود مزاج یا دم خواہ سچ کا معالجہ کیونکر کرنا چاہیے۔ اور جو وجہ شدید ہو اکثر قاتل ہوتا ہے اور کبھی پہلے پہل یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بدن سرد ہو جاتا ہے اور ایک لڑکھڑاہٹ سی پیدا ہوتی ہے کہ اسکی وجہ سے نبض صغیر ہو جاتی ہے۔ دلیل اسکی یہ ہے کہ اسکا اسقدر غلبہ ہوتا ہے کہ سب سے حرارت غریزی اور اصلی کے برپا کرنے سے استغنا ہو جاتی ہے بعد اسی حالت کے مریض کی موت واقع ہوتی ہے تمام اشیاء جو کہ دردین تسکین پیدا کرنے والے ہیں یا فراج کو بدل دیتے ہیں یا مادہ کو تحلیل کریں خواہ مخدر ہوں اور مخدر یعنی سن کر دینے سے درد زائل ہو جاتا ہے اسلئے کہ عضوی حسن باطل ہو جاتی ہے اور جس کا بطلان مخدر سے وجہست سے پیدا ہوتا ہے۔ بوجہ افراط تبرید کے خواہ ایک قسمت کسی جو خلالت قوت عضویات کے دواسے مخدرین ہوتی ہے اسکی وجہ سے بطلان جس پیدا ہوتا ہے۔ ادویہ مرخیہ اور ڈھیلہ کر نیوالی دوا میں بھی کچھ ایسی ہیں کہ تحلیل باسانی پیدا کرتی ہیں جیسے تخم ثنبت یعنی سویا اور تخم کتان اکیلل الملک بابونہ تخم کرفس بادام تلخ اور جو دوا اول درجہ سن گرم ہو خصوصاً اگر اس میں جیسیدگی بھی ہو جیسے ضمغ آلو اور نشاستہ اور سپیدہ زعفران لاون خطمی حماما کرب شلجم اور انکا جو شانہ اور چرپی اور زوفلے رطب در وہ دوا میں جو ادویہ مذکور سے طیار کیے جاویں اور ادویہ سہلہ و مستفرغہ کسی ہی کیونکہ نمون اسی قسم میں داخل ہیں لیکن مرخیات کا استعمال بعد استفراغ کے کرنا لازم ہے اگر ضرورت استفراغ کی ہو تاکہ جوادہ بطرف عضو کے گرتا ہو اسکا انصباب منقطع ہو جائے یعنی ادویہ مرخیہ میں وہ بھی چیزیں داخل ہیں جو ادوام میں انفعج پیدا کریں دردم کو توڑ دیں۔ مخدرات میں قوی ترافیون ہے اور تفلح اور اسکے سچ اور اسکی کلی اور اسکے جڑ کے چھلکے اور خشکاش اجوائن خراسانی اور شوکران دریاہ کو جو مخدر ہے اور تخم کا ہوا و برت اور آب سرد بھی اس میں داخل ہے اکثر ایک قسم کی غلطی اوجاع کی شناخت میں یہ پڑتی ہے کہ سبب درد کا کوئی امر خارجی ہوتا ہے جیسے حرارت آگ خواہ آفتاب کی خواہ بے طور پر نمکیہ لگنا خواہ بری طرح سے لیٹنا خواہ بیٹھا خواہ بیوشی اور سستی کے وقت گر پڑنا کہ دافع میں سبب درد کا انہیں سے کوئی امر ہوتا ہے اور طبیبات غلط یا بوجہ بے علمی کے سبب دوا اندرون جسم کے طلب کرتا ہے اور اسوجہ سے غلطی پیدا ہوتی ہے اسی واسطے واجب ہے کہ پہلے وقوع سے ایسے سبب کی استفسار کر لیا جائے بعد ازان سبب غلطی کی شناخت پر ہتدال بقواعد مقررہ معلوم کرنا چاہیے۔ اور یہ بھی پہچان لینا چاہیے کہ اس وقت مسئلہ اخلاط ہو یا نہیں درد سے پہلے اسباب امتلاء معلوم کی پیدا ہوئے تھے یا نہیں اور کبھی سبب درد کا خارج سے بدن پر وارد ہوتا ہے اور بعد ازان بمنزل سبب غلطی کے جاگزین ہو جاتا ہے جو طرح کوئی شخص ٹھنڈا پانی پیے اور درد شدید پیدا ہوا اطراف معدہ اور جگر میں۔ اور اکثر ازالہ درد جگر میں منظم کے از قسم استفراغ وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے لیکن اکثر ایسے دردین استحمام اور نوم کافی ہے تاکہ سود ہنا نہایت درجہ منید ہو اور جیسے کوئی شخص کوئی گرم چیز کھائے اور اسکی جہت سے درد سرد پیدا ہوا اور درد شدید ہو ایسی صناع کی تدبیر فقط آب سرد سے ہوتی ہے کبھی جس سے امید زوال وجع کی ہو دیر میں اسکا اثر ظاہر ہوتا ہے اور مریض بھی اس زمانہ تک متحمل صوبت درد کا ہو سکتا ہے جیسے استفراغ اس مادہ کا جس سے درد قوی پیدا ہوا ہے اور وہ مادہ لیفت امعاء میں محبس ہو رہا ہے اور کبھی دوا تو سرخ تاثیر ہوتی ہے مگر اس میں ضرر عظیم بھی موجود ہوتا ہے جیسے مخدرات کا استعمال وجع قوی میں۔ ایسے وقت بنظر بطور اور سرعت اثر کے معالج کو اختیار دوا میں تخرید پیدا ہوتا ہے کہ کوئی دوا کو استعمال کرے۔ پس چاہیے حدس قوی کے ذریعہ سے دریافت کرے دودت میں سے کوئی طولانی ہو ثبات قوت یا زمانہ بقا درد یعنی تازمانہ بقاے وجع قوت سا قطع ہوگی اور اسکا بھی لحاظ کرے کہ زیادہ مضرت بقا درد میں ہو یا دواسے مخدر سرخ الاثر سے جو مضرت پیدا ہوگی وہ زیادہ ہے اور پھر جو اصول ان دونوں میں یہ تقسیم کرنی چاہیے۔ اسلئے کہ اکثر بقاے درد کا ضرر یہ ہوتا ہے کہ نوبت ہلاک پہنچ جاتی ہے اور دواسے مخدر سے ہلاکت نہیں پیدا ہوتی گو اور طرح کی مضرت ضرر ہوتی ہے۔ پھر مخدر کی مضرت کی تلاقی بھی ممکن ہے کہ دوا



اگر فسخ اور مرض یعنی تفرق اتصال وسط عضلہ کا جو با نشان ہو خفیف ہو اور بہت گہرا نہ ہو اسکے علاج میں تنہا قصد کافی ہوتی ہو اور اگر ہمارا  
 فسخ کے شریخ بھی ہو یعنی پٹھہ کا تفرق اتصال جو طول میں ہو اور اجزا زیادہ ہوں پہلے شریخ کا علاج کرنا چاہیے تاکہ فسخ کا معالج ممکن ہو  
 پھر پٹھہ کا تفرق اتصال یعنی شریخ اگر زیادہ ہو محففات سے مسکا علاج کریں گے اور اگر کم ہو جیسے کانٹے کا چھوٹا اسے طبیعت پر چھوڑ دینا  
 چاہیے مگر یہ کہ اسکا نشان باقی رہنے کا خوف اور متلف ہو یعنی خوف تلف ہو خواہ درد زیادہ پیدا ہو خواہ پٹھہ تک پہنچ جائیگی وجہ سے  
 ورم خواہ مریبان پیدا ہونے کا خوف ہو اسوقت علاج خفیف کا مضافتہ نہیں۔ تدبیر دینی یعنی اکھڑے اور ہٹے ہوئے عضو خواہ ہڈی کے  
 بٹھلانے کی تدبیر اس میں فقط بندش خفیف درکار ہو جس سے درد پیدا نہ ہو اور اس پر بٹھلانے والی دوائیں کہنی چاہیں بسقطہ اور ضرب  
 کے علاج میں قصد جانب مخالفت کی اور لطیف غذا کی درکار ہوتی ہو اور تا زمانہ صحت خوش گوشت وغیرہ کی ترک کرنی چاہیے  
 اور طلا اور مشروبات جو کتاب سوم میں تحریر کیے جائینگے استعمال کیے جائیں۔ پٹھوں اور ہڈیوں میں جو اور طرح کا تفرق اتصال ہوتا  
 ہو اسکا بیان ہم آئندہ کریں گے اور خدا زیادہ تر عالم ہو فصل تیسویں کی کے بیان میں کی بمعنی داغ نہا دن کے ہو اور داغ  
 دینے سے بہت بڑا نفع یہ ہوتا ہو کہ فساد کا انتشار برطرف ہو جاتا ہو اور جس عضو کا مزاج بار د ہو گیا ہو اسکی تقویت بھی اُس سے حاصل  
 ہوتی ہو اور جو مادہ فاسد عضویں میں ٹھہرا ہو اسکی تحلیل ہو جاتی ہو اور خون کسی طرح کا جاری ہو داغ دینے سے بند ہو جاتا ہو۔ داغ دینے  
 کے واسطے سب حالتوں سے بہتر اور افضل سونا ہو۔ اور جس مقام پر داغ لگایا جائے اگر ظاہر اور نمودار ہو اسے دیکھ کر اور موقع  
 اور محل دریافت کر کے داغ لگانے کا استعمال کریں گے اور اگر وہ مقام ظاہر نہ ہو بلکہ غائر اور پوشیدہ ہو جیسے ناک و منہ خواہ مقعد  
 وغیرہ ایسے مقام کو حاجت ایک قالب کی ہوتی ہو کہ اس پر ایک اور گیر و سر کہ میں بھگو کر طلا کرے پھر ایک کپڑا اس پر لپیٹ کر اسے  
 گلاب خواہ اور قسم کے عصارات سے سر د کرتے ہوں اور یہ قالب اُس مقام پر لیجا کر اس طرح چسپاں کرتے ہوں کہ موضع ماؤن جہاں کی کا  
 استعمال منظور ہو اس سانچے کے منہ میں سما جائے بعد اسکے داغ کر نیوانی شوا اسکے سوراخ کی طرف سے اُس جگہ پر پونچاتے ہیں ایسی  
 احتیاط سے فائدہ یہ مرکوز ہوتا ہو کہ سوائے مقام ماؤن کے اور جگہ ادیت داغ دینے کی نہ ہو پچے اور خصوصاً جب وقت کہ داغ لگانے والا  
 سانچے کے ڈوڑوں سے باریک تر ہو اسوقت سانچے کے ڈوڑوں کو نہ گرانا چاہیے۔ کاوی یعنی داغ لگانے والا اسکا خیال ضرور رکھے کہ داغ  
 کی اذیت پٹھے تک پہنچنے پائے اور نہ رباطات اور اتار کو کچھ گزند اسکا پہنچے اور اگر داغ واسطے روکنے خون کے ہو چاہے کھوکھلی تو ہی تر داغ  
 لگائے تاکہ خشک ریشہ کے واسطے عمق اور تخرن پیدا ہو کہ بسرعت گر نہ پڑے کہ اگر خشک ریشہ گر پڑے گا آفت عظیم برپا ہوگی بہت اُس  
 آفت کے جو پہلے نرف الدم کی وجہ سے تھی۔ اگر کسی گوشت فاسد کی جہت سے داغ لگایا جائے اور صحیح جگہ دریافت کرنا منظور ہو تو  
 اسکی شناخت ہی ہو جہاں چٹکی کا اثر اور درد معلوم ہو اُس مقام کا گوشت فاسد نہیں ہو اور بیشتر ہمارا گوشت فاسد کے نیچے کی ہڈی بھی داغ  
 لگائی جاتی ہیں یعنی جیسے وہ گوشت ٹھہرا ہو تاکہ جمیع فساد از سر جاتا رہے۔ اگر یہ ہڈی مثل سر کی کے ہڈی کے ہو زیادہ گرمی آگ کی  
 یہ پونچانی چاہیے تاکہ داغ میں جوش پیدا نہ ہو اور نہ جاب غیرہ میں تشنج واقع ہو اور پورا داغ ایسے مقام پر کچھ اندیشہ کی بات نہیں ہو  
 فصل تیسویں درد میں تسکین پیدا کر نیکا بیان جن اسباب سے درد کی پیدائش ہو انکا انحصار دو قسموں میں ہو یا مزاج میں مفعول تغیر پیدا  
 ہو یا تفرق اتصال عارض ہو پھر یہ بھی بیان ہو چکا ہو کہ تفصیل ان اخیر اسباب کی بھی ہو کہ ایک کیموس گرم خواہ سرد خواہ یا بس بلامادہ پیدا ہو  
 خواہ مادہ بھی کوئی ہو یا کوئی کچھ یا درم پیدا ہو اور تسکین وجہ کی تدبیر مخالفت سے ان میں اسباب کی ہوتی ہو اور مخالفت اسباب کا بھی طریقہ ہو



جب تک قوت ہو۔ تاہم ریزش مادہ کو بطرت اس عضو کے مانع ہوتی ہیں جس سے آمادگی گوشت پیدا ہونے کی متوقع ہو جیسے وہ مجففات جو بغرض انبات لحم استعمال نمون بلکہ واسطے پیدا کرنے خشک لیشہ کے استعمال کی جائیں کہ انہیں جلا اور یم کا صاف کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہے نسبت ان اجزاء کے خشک استعمال سے فقط پٹری پڑنا خواہ گوشت پیدا ہونا اور مندل ہونا مقصود ہو۔ جو دوائیں خشکی بدون لزوج کے پیدا کریں ان سے گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور وہ نسبت لحم کے اقسام میں داخل ہیں۔ اور جو قرحہ ایسی جگہ ہو جہاں گوشت نہیں ہو اور اسی طرح جو قرحہ مستدیر یعنی گول ہو اندامال جھٹ پٹ نہیں ہوتا۔ اندرون چشم کے قروح کی دوائیں مجفف اور قابض کے ہمراہ ایسی چیزیں بھی ملانی چاہئیں جنہیں قوت نفوذ بڑھانے کی خاصیت ہو مثل شہد کے اور دوائیں بھی ضرور شریک کرنی چاہئیں جو اس مقام اندر دینی سے خصوصیت رکھتی ہوں جیسے مدات کی شرکت علاج قروح آلات بول میں اور جب راہ اندامال کا ہوا دویہ قابضہ کے ساتھ دوا لزوج اور چہندہ بھی شریک کرنی چاہیے جیسے گل ختموم یہ بھی جائز ضرور ہے کہ قرحہ کے اچھے ہونے کے بہت سے موانع ہوتے ہیں بدترین موانع علاج اس عضو کا جو جسمیں قرحہ پڑا ہو پس عضوی اصلاح کی طرف توجہ ضرور ہو اور خرابی اس خون کی بھی مانع صحت قرحہ کی ہوتی ہے جو بطرف قرحہ کے آتا ہو پس بند لایعہ مستطیع اور ریاضت غذا کی خون کو روکنا چاہیے بشرطیکہ ریاضت وغیرہ ممکن ہو۔ اور اس ہڈی کا فساد جو قرحہ کے نیچے واقع ہو اور صدیدہ خواہ یم بطرف قرحہ کے اسی ہڈی سے آیا کرتا ہو یہ بھی صحت قرحہ کا مانع ہو اور اسکی مضرت اور کچھ نہیں ہو سوائے اس کے کہ اس ہڈی کی اصلاح کی جائے اور ہڈی کو جھیل ڈالیں اگر اسکا جھیلنا نشتی فساد عضو پر ہو خواہ اس ہڈی کو نکال ڈالیں یا کاٹ ڈالیں۔ اکثر قرحہ کے معالج میں ایسے مراہم کی ہوتی ہیں جو ہڈی کی کرہ میں اور ریزہ خواہ پوست اور جلد کے ٹکڑے جو قرحہ میں ہوں انکو جذب کریں اور نکال دیں درم درستی قرحہ اور صحت کو یہ چیزیں مانع ہونگے۔ غذا دینے کی ضرورت بوجہ بقاء قوت کے ہوا اور تقلیل غذا کی نظر قطع مادہ مدہ کے ہوتی ہے اور ان دونوں مقتضی میں خلاف ہو اسلئے کہ زمانہ دراز تک مرض کا رہنا مستدعی تقویت کا ہے اور یہ باستعمال غذا کے حامل ہوگی اور مادہ بوجہ غذا سے قوی کے زیادہ پیدا ہوگا اس واسطے ترک غذا کا واجب ہو لہذا طبیب کو لازم ہے کہ اس تناقض اور اختلاف خواہش میں بخوبی غور اور فکر کرتا رہے اور دیکھے اگر قرحہ کا زمانہ ابتدا خواہ تنریکا ہو اسوقت مریض کو حمام میں داخل ہونے دے اور آب گرم اس کے بدن تک نہ پہنچنے پائے ورنہ ایسی شو بطرف قرحہ کے جذب ہوگی جس سے دم میں زیادتی ہوتی ہے پھر جب قرحہ میں سکون پیدا ہوا اور یم پڑ جائے اسوقت حمام وغیرہ کی اجازت مل سکتی ہے جو قرحہ بہت اچھا ہو ہو کر پھر ملتا ہوا جسمیں خون ناصور پڑنے کا ہے۔ یہ بھی وجہ ہے کہ ہر وقت مدہ کارنگل و زخم کے منہ کو دیکھتا رہے جب کثرت سے مدہ برآمد ہوا اور غذا میں کثرت نہ ہوتی ہو وہی زمانہ فصیح کا ہے۔ اب ہم فصیح کا علاج بیان کرتے ہیں اور چونکہ فصیح وہ تفرق القصال ہے جو طول میں عضلہ کے واقع ہو اور اند کو غائر ہو اور اجزا زیادہ ہوں اسی وجہ سے یہ بات ظاہر ہو کہ اسکے علاج میں وہ ادویہ درکار ہیں جنکی قوت زیادہ ہو نسبت ان دواؤں کے جو کھلے ہوئے قروح جلدی وغیرہ میں درکار ہوتی ہیں اور پھر چونکہ خون کی تلاش ایسے قرحہ میں زیادہ ہوتی ہے اسلئے دوا تحلیل کی بھی حاجت ضرور ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ اسکی دوا تحلیل میں زیادہ تجفیف بھی نہ ہو ورنہ جزا لطیف کی تحلیل کر کے جزا کثیف کو متحجر کر دین کی پھر جب تحلیل کے استعمال سے فراغ حاصل ہو دوا لحم یعنی گوشت پیدا کرنے والی دوا جو ملطف ہو استعمال کرنی چاہیے تاکہ زمانہ انصال اور زخم کے بھرنے تک چرک وغیرہ آئیں رہ جائے کہ تھوڑے سبب سے متغیر ہو جائے خواہ چرک کی وجہ سے جو کہ مٹی پڑی ہو اگر نہ جائے کہ پھر از سر نو تفرق القصال پیدا ہو جائیگا۔ اگر فصیح زیادہ اندکی طرف گرا ہو مقام ماؤف میں پھنچے لگائیں گے تاکہ دوا زیادہ نہ غواصن جاتا



خواہ مادہ کو بہا دے اور اگر مادہ متحرک ہو اسکو قطع کر دے۔ دوسرے گوشت پیدا کرنے کی تدبیر بذریعہ غذا اور دوا سے مناسب کے تیسرے  
 عذوق کے۔ وکنے کی تدبیر جان تک ممکن ہو اور جب ان تینوں میں سے ایک تدبیر ہو چکی ہو دوا یا قیام نہ کی تدبیر میں اہتمام شدید  
 کرنا چاہیے۔ یہاں مادہ کا روکنا اور قطع کرنے کی تدبیر اوپر کے احکامات میں بخوبی مذکور ہو چکی۔ اور گوشت پیدا کرنا خواہ ملا دینے کی  
 تدبیر یہ ہو کہ درون سرے یکجا کرین بشرطیکہ انکا اجتماع ہو سکے اور تحفیف کی تدبیر کرین اور مغزیات یعنی جبینہ چیزوں کا استعمال  
 کرین اور یہ بھی ضروری بات ہو کہ غرض اصلی علاج میں مروج کے بھی خشکی پیدا کرنی ہو پس جو قرصہ آکالیش سے پاک درصاف ہو اسکا  
 علاج فقط تحفیف سے کرنا چاہیے اور جو قرصہ تازہ ہو اور متخفن ہو پہلے گرم دوائیں جو اکال ہوں جیسے سرخ پشکری خواہ پشکری زرد  
 ہستال اور چناہ وغیرہ اور اگر یہ دوائیں کارگر نہ ہوں پس جلد دینا چاہیے جو دوا کہ رنگار اور موم اور روغن سے مرکب ہو جو بوزنگار کے زخم کو  
 پاک اور صاف کرتی ہو اور افراط لفع اور خراش زنگار خواہ مادہ کو بوجہ روغن اور موم کے روکتی ہو اسواسطے دوا اس کام کے واسطے  
 بست اچھی اور معتدل ہو۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ ہر ایک قرصہ کی دو قسمیں ہیں یا مفرد ہو یا مرکب مفرد قرصہ اگر چھوٹا ہو اور بچ سے شروع کیا ہو اسے  
 سرور کو یکجا کر کے پٹی سے باندھ دینا چاہیے مگر اسکا خیال رہے کہ اس کے اندر کوئی شہ از قسم روغن خواہ گرد غما یا نہ پڑ جائے۔ ورنہ اسکا بورنا  
 دشوار ہو گا اسی طرح مفرد قرصہ جو بڑا ہو اور اصلی عضو متفرج سے کوئی جزو کم نہ ہو گیا ہو اور اس کے سرے ملانے سے اس میں تل بھی سکے ہوں اسکا بھی  
 علاج مثل چھوٹے قرصہ مذکورہ کے ہو سکتا ہو اور اگر بڑے قرصے کا خشک مل نہ سکے اس میں ریم وغیرہ بھر دیا جائے اور اصل عضو سے  
 کسی قدر کم ہو گیا ہو اسکا علاج فقط خشک کرنے سے کرنا چاہیے اگر فقط کمال اڑ گئی ہو اسکی خشکی ہی ہو کہ پٹری پڑ جائے اور کھرن بندہ جائے خواہ  
 بالذات یہ خاصیت دوائیں ہو جیسے ادویہ قابضہ یا محففہ خواہ بالعرض یہ تاثیر پیدا کرے جیسے ادویہ حادہ اور غیر ابی دوائیں بشرطیکہ تھوڑی  
 تھوڑی لگائی جاوے جیسے زاج اور قلع طارکہ یہ اجزا تحفیف اور خشک ریشہ پیدا کرنے پر زیادہ معین ہیں اور اگر زیادہ مقدار لگائے استعمال  
 کی جائے قرصہ بڑھا دیتے ہیں اور سڑا دیتے ہیں۔ اگر قرصہ کے مقام کا گوشت جاتا رہا ہو جیسے گھرنے زخم کا بھی حال ہوتا ہو ایسے زخم  
 کے علاج میں مجتہد اس تدبیر کی نگرانی چاہیے جس سے پٹری پیدا ہو بلکہ گوشت جدید پیدا کرنے کی تدبیر کرنی واجب ہو اور گوشت پیدا  
 دیکر دانی وہی دوا ہو جسکی خشکی درجہ اول سے زیادہ بڑھی ہو اور چند شروط اور بھی ہیں جنکی رعایت ایسے زخم کے علاج میں ضروری  
 اول تو اعتبار حال مزاج اصلی عضو کا اور تیز مزاج قرصہ کا کرنا لازم ہو کہ اگر مزاج میں عضو کے رطوبت زیادہ ہو اور قرصہ زیادہ مرطوب  
 ہو فقط خشکی پیدا کرنی تھوڑی سی کافی ہو جو پہلے درجہ میں ہو اس سے کہ مرض کو طبیعت عضو سے زیادہ بعد اور مخالفت نہیں ہو  
 اور اگر مزاج میں عضو کے پوسٹ ہو اور قرصہ کے مزاج میں رطوبت شدید ہو اسوقت ایسی دوا جسکی تحفیف دوسرے خواہ تیسرے  
 درجہ کی ہو متعل ہونی چاہیے تاکہ قرصہ کا مزاج بطرف مزاج عضو کے آجائے اور اگر عضو کا مزاج بھی معتدل ہو اور قرصہ کا بھی  
 رطوبت اور پوسٹ میں معتدل ہو اختیار دوا سے معتدل کا ایسے مقام میں کرنا چاہیے۔ ایضا تمام بدن کے مزاج کا حال بھی  
 بروقت علاج قرصہ کے ملحوظ رہے ایسے کہ اگر بدن میں خشکی زیادہ ہو خواہ رطوبت بدن کی زیادہ ہو اور قرصہ کی رطوبت معتدل ہو  
 اسوقت معتدل محفف کا استعمال کرنا چاہیے ماسی طرح اگر بدن میں رطوبت زیادہ ہو تحفیف کی ضرورت ہو گا یا بدن میں خشکی زیادہ  
 ہو علاج میں تحفیف قلیل درکار ہو اور زیادہ کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح قوت ادویہ محففہ کا بھی ضرور خیال رہے ایسے کہ جو  
 دوائیں خشکی پیدا کرتی ہیں اور گوشت پیدا کرتی ہیں اگرچہ اسے دلی خشکی جو انہیں ہو مطلوب ہو بعض اوقات زیادہ استعمال کرے



جالا یا اندے کی سفیدی اور بھنے آلات داغ دینے کے ہیں وہ سب خون کو روک دیتے ہیں۔ اگر براہ خطا یا ضرورت خون نکالا گیا ہو۔ اسی طرح اسکے پاس دو یہ مرخیہ بھی رہتی چاہیں۔ اگر کسی پھوڑے کو چاک کیا ہو اسکی آلائش سب نکلا جائے بعد اسکے بانی خواہ اور عین لگا چاہیے اور نہ ایسا مرخم چسبن چربی یا روغن زیت غالب ہو جیسے باسلیقون بلکہ مرخم قلعہ کار استعمال کرنا چاہیے اور اسکے اوپر شربت البین میں اسنچ بھگو کر رکھنا چاہیے فصل ستائیسویں فساد عضو اور اسکے کاٹنے کا بیان عضو جو وقت فاسد ہو جائے کسی مزاج رومی کی وجہ سے مادی ہو یا غیر مادی اور فصد اور حجامت اور طلا وغیرہ سے اسکی اصلاح جیسی کتب جزئیہ میں لکھی ہو پس ضرور ہو کہ گوشت فاسد اسکا کاٹ کر نکال ڈالا جائے بہتر یہ ہو کہ بدون لوسہ کے استعمال کے نکال ڈالا جائے اسلئے کہ لوہا اکثر کٹا ہوا عضو پر اور جندہ رگون کی کسی قدر خرابی ہو چکا ہو اگر اسقدر کاٹنا کافی نہ ہو اور فساد عضو کا گوشت تک پہنچے خود اس عضو کو کاٹ ڈالنا ضرور ہو اور بعد کاٹنے کے کھولتے ہوئے تیل میں داغ دے کر تل دینا چاہیے تاکہ اسکے قریب کا عضو اسکے مضر سے محفوظ رہے اور خون کا نکالنا بند ہو جائے اور اسکے مقام قطع پر گوشت یا نئی جلد غیر مناسب پیدا ہو جو نہایت مشابہ سختی میں گوشت کے ہو جو وقت ارادہ کاٹنے کا ہو انگلی سے دبا کر ہڈی کے گرد دیکھیں جہاں اتصال شدید گوشت کو ہڈی سے ہو اور دبائے سے درو پیدا ہوتا ہو وہاں تک حد ملاست ہو اور جہاں کا گوشت ڈھیلا اور ہڈی سے ہفت متصل ہو وہ قابل کاٹنے کے ہو کیسی اُس ہڈی کے گرد کی شر میں سودا خ کر دیتے ہیں جہاں پر کاٹ ڈالنا منظور ہو تاکہ برپا ہوا گوشت کٹ کر گر پڑے اور کبھی اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں جب اس ترکیب کا ارادہ ہو کاٹنے اور سو بخ کرنے والے آلہ میں اور درمیان گوشت کے کوئی چیز از قسم دوا بیچ میں حائل کر دیتے ہیں تاکہ درو پیدا نہ ہو اگر کوئی ہڈی جسکا کاٹنا منظور ہو کنارہ کسی عضو کا ہو کہ بعد کاٹنے کے پھر درست نہ ہو اور نہ اسکے درستی کی امید ہو اور اسکے فساد متصل کے عضو کے فاسد ہونے کا خوف ہو ایسی ہڈی سے ہم گوشت جدا کر لیتے ہیں کبھی چاک کر کے پھر ایسی بندش کرتے ہیں جو خلاف جہت فاسد میں لیجائے یا اور چند جیلے کیے جاتے ہیں جسکا لطیف دیکھنے سے تعلق رکھتا ہو درمیان عضو شریف اور اسکے جسکا کاٹنا منظور ہوتا ہو ایک شو حائل مقرر کرنا ضرور ہو مثل پارچہ وغیرہ کے بشرطیکہ اُس جگہ یہ بات ممکن ہو۔ اگر عضو فاسد استخوان کے اقسام سے ہو جیسے استخوان ران کے اور پتھوں سے بہت قریب ہو اور شریانیں اور وہ اسکے نزدیک بہت ہوں اور اسکا فساد زیادہ خرابی پیدا کرتا ہو پس بطیب کو اس سے گریز مناسب ہو فصل اٹھائیسویں معالجات تفرق اتصال کے بیان میں اور نیز اقسام قروح کے معالجات اور ہڈی بٹھلانے کا طریقہ اور سخت چوٹ لگنے بذریعہ گر پڑنے خواہ مارنے کے علاج۔ تفرق اتصال بڑے بڑے علاج برابر درست کر کے باندھنے سے اور ملائم بندش کرنے سے جسکا ذکر مقام جبر میں آتا ہو کیا جاتا ہو۔ اور بعد اس تدبیر کے مریض کو سکون اور آرام دینا چاہیے۔ اور استعمال ایسی غذا کا چاہیے جو مغزی ہو یعنی لزوجت پیدا کرنے والی جس سے امید ہو کہ غفر دنی مادہ پیدا ہو کر دونوں کنارے ٹوٹنے کے مقام کے جوڑ جائیں گے اور باہم پیچیدہ ہو جائیں گے جیسے کف شیر یعنی وہ گوشت جس سے تانبے کے پتھر وغیرہ جوڑے جاتے ہیں اور مومینائی کا استعمال بالترام کرنا چاہیے کہ جوڑ جانا استخوان شکستہ کا اور خصوصاً ایسے لوگوں کی ہڈی جو سن ہوں اور سن نموسے تجاوز کر گئے ہوں بدون ایسی تدبیرات کے محالات سے ہو اور یقیناً وہ ہڈی درست نہیں ہوتی۔ کتاب نہم میں جبر استخوان کا بیان مفصل کیا جائیگا یہاں اسقدر پر اختصار کیا گیا۔ جو تفرق اتصال نرم اعضا میں واقع ہو اسکے علاج میں میں مہول کی رعایت مد نظر ہوتی ہو اگر سبب تفرق اتصال کا برقرار ہو اور رفع نہوا ہو۔ پہلے استعمال اور تناول ایسی شو کا جو قطع سبب کرے



اختیار کریں تاکہ مادہ کیفیت ان اور ام کا بخت شدت تحلیل کے متحرک ہو جائے بلکہ تمام مادہ مستعد تحلیل کا رہے اسکے بعد اسکی تحلیل کرنے میں اہتمام شدید کرنا چاہیے۔ پھر اگر تحلیل کی تدبیر میں اس بات کا خوف ہو کہ جتنا مادہ قابل تحلیل کے ہو اسکی تحلیل ہو جائیگی اور بقائیدہ متحرک ہو جائیگا دوبارہ اسکی تلئیں کرنی چاہیے اور ہمیشہ یہی تدبیر کرتے ہیں کہ سارا مادہ اسی تلئیں اور تحلیل سے فنا ہو جائے۔ جو اور ام بطور نفخ کے پیدا ہوتے ہیں انکا علاج ایسے مسخات سے کریں جسکا جوہر لطیف تحلیل ریح کی بھی کر دے اور مسامات میں توسیع پیدا کرے اسواسطے کہ سبب ورم نفخ کا غلیظ ہونا ریح اور انسداد مسامات کا ہوتا ہو۔ یہ بھی واجب ہو کہ توجہ خاطر بطرف قطع کرنے اُس مادہ کے جس سے تولد بخار ریحی کا ہوتا ہو کریں یعنی اور ام فروجی بھی ہوتے ہیں جیسے نمل پس انکی تریہ مثل فغمونی کے واجب ہو لیکن ترطیب انکی مناسب نہیں ہے اگرچہ ورم مقفی ترطیب کا ہو بلکہ ایسے اور ام کی تجفیف مناسب ہو اسوجہ سے کہ عرض یعنی قرص کا خوف اس مقام پر سبب یعنی ورم کے خوف سے بڑھا ہوا ہو اور قرص یا واقع ہو چکا ہو یا اسکے واقع ہونے کی امید ہو بہر حال اسکا علاج تجفیف ہو اور ترطیب سے زیادہ کوئی چیز قرص کو مضر نہیں ہے۔ اور ام باطنی کا مادہ ذریعہ فصد اور اسہال کے کم کرنا واجب ہو اور جسے یہ ورم عارض ہو عام اور شراب و حرکات بانی اور نفسانی جو بافراط ہوں مثل غضب وغیرہ کے اُنسے اجتناب کرے بعد کم کرنے مادہ کے ابتداء استعمال ایسی دوائے راوح کا کرے جسفیت مادہ نہ ہو اور تحمل شدید کی ضرورت نہ پڑے خصوصاً اگر یہ ورم معدہ اور جگر میں ہو اور جب وقت تحلیل کا آہو پئے پس جب ہو کہ دوائے تحلیل شرکت سے دوائے قابض خوشبو کے خالی نہو چنانچہ اوپر اسکی طرف اشارہ کر چکے ہیں۔ جگر اور معدہ ایسی دوا کا زیادہ محتاج ہو نہایت ریح کے۔ اور جو ملینات طبیعت کے مستعمل ہوں انہیں ایسی دوائیں درکار ہیں جو باوجود انفجاج کے اور ام سے بھی مناسب ہوں جیسے غلبہ اشلب اور الماس خصوصاً غلبہ اشلب کو ایک خاصیت زائد ہو نہایت اور ام حارہ باطنی کے۔ ایسے مریض کو سوائے غذائے لطیف کے اور کچھ مناسب نہیں ہو اور وہ بھی غیر وقت نوبت میں نبی چاہیے اگر ان اور ام کے واسطے نوبت ہو اور غیر وقت ابتداء نوبت کے مگر یہ کہ صنف شدید کا خوف ہو۔ جو شخص باوجود ورم اندرونی کے بوجہ پنانے غذا کے سقوط قوت کے قریب جاتے وہ موت کی راہ پر گھڑا ہوا ایسے کہ قوت بے غذا کے حاصل نہیں ہوتی اور غذا سے زیادہ چیز ورم اندرونی کو مضر نہیں ہو۔ اگر اور ام باطنی کی تحلیل ہو جائے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہو اور اگر شکافہ ہو جائیں واجب ہو کہ ایسی دوائیں پلائیں جو انکو دھوڈالیں جو بااصل و رشک اور بعد اسکے وہ چیز جو نضج باسانی دے اور تجفیف بھی پیدا کرے اسکے بعد فقط محففات کا استعمال کرنا چاہیے اسکا بیان کتاب ثالث کے امراض جروئی میں آیا مفصل و شرح کیا جائیگا جیسا کتاب کبھی اور ام باطنی اور ان اور ام میں جو ریحے بطن کے ہیں اس بات کی غلطی ہوتی ہو کہ وہ بیشتر ورم نہیں ہوتے بلکہ وہ فق ہوتا ہے نہ تغرق وصال جھلی اور پردے کا اور بیشتر اسکے چاک کرنے میں اندیشہ ہوتا ہو۔ ورم باطنی ہوتا ہو اور پردے میں نہیں ہوتا بلکہ نفس معامین ہوتا ہو اسکے چاک کرنے میں بھی خطرہ ہو فضل حصیوین بطیعنے چاک کرنے کے بیان میں جو شخص چاک کرنے کا عمل کرے چاہیے کہ جب طرف شکس اس عضو میں پڑتی ہو اور صر استرے سے چاک کرے لیکن عضو اگر مثل پیشانی کے ہو اس میں اگر چاک بطرف شکس کے ہو گا عضلہ پیشانی کٹ جائیگا۔ اور اگر برود ساقط ہو جائیگی۔ اور جن اعضا میں چاک استر کا مخالف لطف فضل کے ہو اس میں بھی ہی قباح واقع ہوگی۔ بطاطیعنے چاک کنندہ کو علم تشریح میں بخوبی مہارت درکار ہونا کہ اعصاب اور وہ اور شرائین کو بخوبی پہچانے اور رگ پھول کو بخوبی پہچان کر چاک کرے۔ اور واجب ہو کہ اسکے پاس حبس کرنے والی خون کی دوائیں اور درد کے تسکین دینے والے مرہم موجود رہیں اور ایسے آلات اور اسباب جو ان و نون فائدہ دین میں کام دیں جیسے دوائے جالینوس جو بخت فصد میں بیان ہوئی یا خرگوش کے بال خواہ گری کا



جو قریب اعضائے رئیس کے ہیں ان اعضا کے اور ام میں ابتداء مخللات کا استعمال جائز نہیں ہو بلکہ واجب ہو کہ اصلاح عضو رافع کی کی جائے  
اگر عضو متورم کے واسطے کوئی عضو رافع ہو یعنی یہ مادہ اس طرف ہٹ سکے ورنہ تمام بدن کی اصلاح کی جائے اگر اس کے واسطے کوئی  
عضو معز نہ ہو۔ اسی ابتداء میں کوئی شہ رافع کا یا دوائے جاذب جو بر خلاف جذب کرے یا دوائے قابض کا استعمال جائز نہیں ہو اکثر  
خلاف اس عضو کے مادہ کو ایسی طرف جذب کرتے ہیں جس عضو کی وضع جانب مخالف عضو متورم کے ہو مگر یہ جذب بذریعہ ریاضت یا کسی  
دینی چیز اٹھانے کے ہوتا ہو بشرط اگر کسی ہاتھ میں درم ہو اور دوسرے ہاتھ سے بیماری چیز اٹھا کر تھوڑی دیر تک لیے ہیں اس تدبیر سے اس  
ہاتھ کا درم دفع ہو جاتا ہو۔ قابضات کا یہ حال ہو کہ اور ام گرم میں قابضات رادہ جبکا مزاج خالص بار دہو استعمال کیے جاتے ہیں اور  
اور ام سرد میں ایسے قابضات جن میں آمیزش جزائے حارہ کی ہو استعمال کیے جاتے ہیں جیسے فخر اور اخلاط الطیب اور جعفران و درون قہمون  
کے اور ام میں یاقوتی ہو قابضات کے وزن میں کمی اور مخللات کی آمیزش زیادہ ہونی چاہیے تاکہ زیادہ انتہا کا ہو پچھے اسوقت قابض اور مخلل  
مساوی استعمال کرنا چاہیے۔ اور زائد انحطاط میں اور بروقت شروع ہونے انحطاط کے خلل اور مرخی دوا پر اقتضار کرنا چاہیے۔ یعنی درم جو سرد  
اور ڈھیلہ ہوتا ہو اس میں واجب ہو کہ دوائے خلل ایسی ہو جو رطوبت کو کھینچے اور خشکی زیادہ پیدا کرے بہ نسبت اس دوائے ناشف کے جو درم گرم  
میں مستعمل ہوتی ہو۔ یہ معالجہ اولیٰ ہادی کا تھا۔ اور جو درم سبب خارجی سے پیدا ہو بشرطیکہ بدن میں استلاے اخلاط نہ ہو اس کا معالجہ واجب ہو  
اگر ابتداء میں دوائے مرخی اور مخلل سے کیا جائے۔ اور اگر استلاے اخلاط بھی ہو پس مثل اس علاج کے جو درم مادی میں بیان ہوا کرنا چاہیے۔  
اگر عضو متورم کسی عضو میں کا مقام اخذ مادہ ہو جیسے مواضع غدیدی گردن سے گرد و دونوں کا نون کے واسطے دماغ کے یا بکسر واسطے قلب کے  
یا کش ران واسطے جگر کے کہ یہ مقامات فرو گاہ مواد اعضائے رئیس کے ہیں ان کے اور ام کے معالجہ میں رادعات کا استعمال جائز نہیں اور  
عدم جواز کچھ اس نظر سے نہیں ہو کہ ان اعضا کے درم کا علاج دوائے رادع سے ہونے میں سکتا اسلئے کہ علاج ان کے درم کا حقیقت میں یہی ہو سکتا  
ہو کہ احتیاط اس بات کی ہو کہ اگر رادعات سے ان کا علاج کیا جائے اور زیادہ کوشش جذب مادہ میں بطرف ان اعضا کے کی جائے اور شدت ضرر  
عضو متورم سے معالجہ بے پردہ ہو جائے اس میں کب قدر خلاف مصلحت عضو میں کے لازم آتا ہو۔ اور ہو کہ خوف اس بات کا ہوتا ہو کہ اگر دوائے رادع اس مادہ کا  
یہ مادہ پلٹ کر بطرف عضو میں کے چلا جائے اور ایسی خرابی نہ پڑے جس کا تدارک ہماری طاقت سے باہر ہو لہذا اس عضو میں کے ضرر سے ہم گریز بنظر  
منفعت عضو میں کے کرتے ہیں اور تا امکان ہماری کوشش ہی ہوتی ہو کہ جذب اس مادہ کا طرف عضو میں کے کر کے اس میں درم زیادہ پیدا کریں  
گو بذریعہ حجامت کے ہو یا جو دوائیں جاذب گرم ہیں ان کے ضد کے ذریعہ سے ہو اگر ایسا اور ام کیجا ہو جائیں خصوصاً ان مقامات میں جو شہ نرم سے  
خالی ہوں یا مواد جذب کر نیوالے ہوں اپنی طرف تو کبھی خود بخود گافہ ہو جاتے ہیں اور کبھی چاک کرنے سے اور کبھی محض بذریعہ نفع دینے کے  
اور کبھی احتیاج نفع دینے اور چاک کرنے کی ساتھ ہی ہوتی ہو۔ نفع ایسی دوائوں سے تمام ہوتا ہو جن میں قوت تحلیل اور سدے ڈالنے کی اور قوام کے  
جیسیدہ کر نیکی ہو کہ اسکی جگہ حار غریزی قوام میں محصور اور بند ہو جائے۔ جو شخص ایسے منفعیات سے فساد انفعاج کا کرے اس پر واجب ہو کہ کیفیت  
حار غریزی کی بتا مل دیکھے۔ اگر حرارت غریزی کو ضعیف پائے اور عضو کوائل بطرف فساد کے دیکھے سدے ڈالنے والی اور پسندہ دوائوں کو  
ترک کرے اور منفعیات کا استعمال کہہ کے پچھنے لگائے اس کے بعد دوائیں جن میں تحلیل اور تحفیف ہو استعمال کرے جیسا کتاب ثالث میں بیان ہوا  
اکثر درم اندر کی طرف زیادہ ہوتا ہو اس کے مادہ کے جذب میں بطرف جلد کے حاجت پڑتی ہو گو فقط مجھ ناری سے کیوں نہ ہو اور ام سخت  
جب نہ ابتداء سے گزر جائیں قانون ان کے علاج میں یہ ہو کہ جن دوائوں کی تحفیف اور تخمین کم ہو اور درم میں نرمی پیدا کریں ان میں



کا دیر غیر قابضہ اس وقت زیادہ کچاتی ہیں جب خشک ریشہ کا جلد گر پڑنا منظور ہو۔ آٹھویں قسم کا حصہ جو بند ریشہ بندش کے کیا جاتا ہے کبھی ایسی بندش ہوتی ہے کہ جری مادہ کا بستہ ہو جائے اور بکرت قسری ایسی وضع مناسب پر ہو چکے کہ قریب لمبائی کے ہو جیسے ہونچے کے اوپر کی بندش بروقت خطا کرنے فساد کے یا سلیقہ کے نشتر لگانے میں کہ شریان تک نشتر پہنچ جائے۔ اور بعض قسم کی بندش ایسی ہوتی ہے کہ زخم کے مسدود میں وہ چیز بھر دین جس سے زاد مادہ کے نکلنے کی بنا ہو جائے جیسے ششم خرگوش مقام جراحت میں بھر کر ٹی باؤٹن یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ چنرٹ الدم بوجہ کھل جانے رگوں کے مسدود کے ہوا دویہ قابضہ سے علاج کیا جائیگا تاکہ مسدود بند ہو جائے۔ اور اگر بوجہ جلی جانے کے ہوا دویہ قابضہ مغزیہ سے علاج کرنا چاہیے جیسے گل مخوم۔ اور اگر بوجہ شرجانے کے ہو ایسی دوا سے علاج کریں جو گوشت پیدا کر سکا زخم کو صاف کر دے فصل چوبیسویں سدون کے علاج کا بیان سدے یا اخلاط غلیظ سے پڑتے ہیں یا ان اخلاط سے جنہیں لزوجت ہوا ان اخلاط سے جن میں کثرت ہو۔ اخلاط کثیرہ کے سدے اگر ان میں کوئی سبب نہ ہو فقط فصد و سہال سے انکی مضرت دفع ہو جاتی ہے۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو ایسے محلات جسے جلا پیدا ہوا انکی بھی حاجت ہوتی ہے۔ اگر اخلاط میں لزوجت ہو خصوصاً بروقت رقیق ہونے کے قطعاً کے انتہا کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ فلیط اور لزج کا فرق اوپر بیان کر چکے ہیں مجل فرق اسکا یہ ہو جیسے گوندھی ہوئی مٹی اور گیلایا ہوا سریشم۔ مادہ غلیظ محتاج تحلیل کا ہوتا ہے کہ اس میں رقت پیدا ہو پس اسکا دفع آسان ہو جائے اور مادہ لزج محتاج قطع کا ہوتا ہے کہ درمیان اس مادہ کے اور جیسے مادہ لپٹا ہوا ہو والقدو کرے اور دھوئے پس اس مادہ کو اس مقام سے جدا کر دے اور اسکے اجزا چھوٹے چھوٹے کر دے اس واسطے کہ مادہ لزج بکثرت لپٹ جانے اور ایک جزو دوسرے جزو کے متصل ہونے سے سدہ پیدا کرتا ہو۔ واجب ہو کہ غلیظ کی تحلیل میں دو چیزوں متضاد سے خوف کیا جائے کہ اول تحلیل ایسے عضو ضعیف کی جس سے تحلیل مادہ زیادہ ہو اور حجم اسکا بڑھ جائے بدون اسکے کہ بقدر حاجت تحلیل حاصل ہو اس جہت سے سدون میں زیادتی پیدا ہوتی ہے۔ دوسری تحلیل شدید قوی ایسے مادہ لطیف کی جو بطور بخارات کے پتھر ہو اور کثیف معجز ہو جائے۔ پس جبوقت حاجت تحلیل قوی کی ہو فوراً بطرف تلئیں لطیف اس مادہ کے جس میں غلاط نہ ہو باندک حرارت معتدل اعانت کرنی چاہیے کہ یہ تدبیر سدے ڈالنے والی شئی کی کلیتہ تحلیل کر دے۔ بہت دشوار سدے وہی ہیں رگوں میں پڑیں اور رگوں میں سخت تر وہی ہیں جو شرائین میں پڑیں اور شرائین میں سخت وہی ہیں جو اعضائے رئیسہ میں پڑیں جبوقت ادویہ مفتوح میں قبض اور لطیف مجتمع ہو بہت اچھی بات ہو ایسے کہ قبض کے ذریعہ سے سختی دوائے ملطف کے عضو سے برطرف ہو جاتی ہے فصل چوبیسویں معالجہ اور ام کے بیان میں دم گرم بھی ہوتا ہے اور سرد بھی۔ اور سرد دم دھیل بھی ہوتا ہے اور سخت بھی۔ اور سبب اقسام کا شمار اور بیان تفصیلی فصل باچھوین تعلیم ہلی فن دوسرے میں ہو چکا ہے۔ اور انکے اسباب کا بیان بھی فصل اٹھارہویں تعلیم تیسری فن دوسرے میں مذکور ہو چکا ہے۔ اس مقام پر بھی اشارہ آنا مذکور ہوتا ہے کہ اسباب درام کے چند طرح کے ہوتے ہیں کچھ اسباب مادہ ہیں یعنی جو چیزیں بدن پر خارج سے وارد ہو کر بلا واسطہ موثر ہوں۔ اور بعض اسباب سابقہ ہوتے ہیں جیسے استلا و بدل کا۔ اور باویدی مثال جیسے چوٹ لگنا خواہ حشرات کے کانٹے سے دم پیدا ہونا۔ جو دم اسباب مافیہ سے پیدا ہو یا بروقت متلاے بدن کے اخلاط سے حادث ہو۔ یا بروقت اعتدال اخلاط پیدا ہو۔ جو دم اسباب بقہ سے یا اس وہ سے جو بدن میں بھرے واسطے بھی دو صورتیں ہیں یا ایسے اعضا میں ہو جو قریب اعضائے رئیسہ کے ہیں اور اعضائے رئیسہ اسطے جہز کہ مقام انحرار کے واقع ہیں یا ایسے اعضا میں ہوں۔ اگر دم ایسے اعضا میں



اور جو لوگ ایسے پانی کی جو تک حصین میں تک پیدا ہونے میں بری تجربہ کرنے میں انکے قول پر اعتماد کرنا درست نہیں ہے۔ اور چاہیے کہ رنگ جو تک کا ماسی ہو کہ اسپر سبزی غالب ہو اور اسپر دو لکھون برنگ ہر تال طبقی کے ہون اور میگوں اور پھل اُسکے گول خواہ برنگ جگر اور کلچہ کے ہون خواہ وہ جو تک جو مشابہ جھوٹی تلخ کے ہو خواہ جو قسم میں مشابہ دم موش کے ہو اور تیلی جو تک جبکہ سر جھوٹا ہو اور شکم سرخ جس سے سبزی ظاہر ہوتی ہو خصوصاً اگر آب جاری سے پکڑی جائے اختیار کرنی چاہیے جو تک خون کو بہ نسبت پچھنے کے زیادہ جذب کرتی ہو اندر بدن سے اور ایک ن لگانے سے پہلے تالاب غیرہ سے پکڑنی چاہیے اور منہ کے بل اگلی لٹکا کر نکرائیں تاکہ اندرونی آلائش اُسکی نکلائے اگر یہ بات ممکن ہو اُسکے بعد صفحہ اساخون بچہ گو سفند کا سامنے کریں کہ اس سے غذا پائے قبل رہا کرنے کے۔ اُسکے بعد پکڑ کر اُسکی لزوجت اور میل وغیرہ اسفنج سے پاک کریں اور جس مقام سے جو تک بدن میں چپے اس جگہ کو بورہ اڑنی سے دھوئیں اور مالش سے سرخ کر کے جس وقت امادہ لگایا ہو اس سے تھوڑی دیر پھر آب شیر میں ڈال کر نکال لیں اور پھر صاف کر کے نکالیں۔ جو تک کو خسیدگی اچھی طرح سے اس طرح پر برستی ہو کہ مقام خسیدگی کو سر کے ملنے کی مٹی یا خون سے ملین چھب سا خون بدن کا پی چکے اور چھڑانیکا ارادہ ہو تھوڑا نمک یا راکھ یا خاکستر یا رچہ کتان یا اسفنج سوختہ یا پشم سوختہ چھڑکیں۔ اور بہتر یہ ہو کہ بعد در کرنے جو تک کے اس مقام کو پچھنے سے جو سین تاکہ مقام خسیدگی میں جو ضرر جو تک کے کاٹنے کا ہی دفع ہو جائے۔ اگر خون بند نہ ہو مازو سے سوختہ یا چونہ یا راکھ یا پسلی ہوئی اینٹ وغیرہ جو حاسات خون کے میں آئیں سے کوئی چھڑکیں۔ مگر واجب ہو کہ ہر وقت جو تک لگانے کے یہ چیزیں طیارہ میں استعمال جو تک کا امراض جلد میں بہتر ہو جیسے سفع اور داو وغیرہ فصل تکسوس جس استفرغات کا بیان بند کرنا استفرغ کا یا بعض امادہ بال استفرغ دوسرے قسم کے ہوتا ہو یا واسطے استفرغ کے مع امالہ بند کیا جاتا ہو یا واسطے اعانت خاص استفرغ کے یا سرد واؤن سے جس کیا جاتا ہو یا قابض واؤن سے یا مغزیات سے یا ادویہ کاویہ سے یعنی وہ دو آئین جو جلد کو پیشین اور سات کت بند کریں یا جصل استفرغ کا اطراف کے باندھنے سے کیا جاتا ہو پہلے طریقہ کا جس میں جذب مادہ بلا استفرغ ہو اسکی مثال یہ ہو کہ پستان پر مجھ لگائیں تاکہ جریان کو رحم سے روکے یہ جذب بہتر اسی وقت ہو کہ پہلے اس عضو کے درمیں پیشین پیدا کر لیجائے جبکہ مادہ کا جذب کرنا منظور ہو بعد اُسکے مدیر جس کی کریں اور دوسری قسم کا جس جس میں جذب مع استفرغ ہوتا ہو اسکی مثال جیسے فصد باسلیق واسطے رحم کے خون روکنے کے باقی کا بند کرنا بوجہ اسہال پیدا کرنے کے یا اسہال کا روکنا تو کرانے سے یا دونوں کا روکنا پسینا نکالنے سے تیسری قسم کا جس جو واسطے اعانت استفرغ کے کیا جاتا ہو اسکی مثال جیسے معدے اور امعاء کا پاک کرنا اغلاط بال لزوجت سے جیسے ذرب پیدا ہونے کا خوف ہو اور وہ اغلاط مطلق بھی ہوں بذریعہ ایسج یا کوشش کرنا تنقیہ فم معدے میں بذریعہ قو کے واسطے قطع کرنے اس مادے تو کہ جو فم معدے میں بھرا ہو اور۔ اور چوتھی قسم کا جس جو سرد واؤن سے کیا جاتا ہو اس سے غرض یہ ہوتی ہو کہ جو مادہ مسائل اور روان ہو بہت ہو جائے اور منہ رگون کے بند اور صاف ہو جائیں۔ پانچویں قسم کا جس قابض واؤن سے بغرض قبض مادہ اور ملانے مجاری کے کیا جاتا ہو چھٹی قسم کا جس کاویہ مغزیہ سے اس واسطے کیا جاتا ہو کہ سردے مجاری کے منہ میں پڑ جائیں اگر یہ دو آئین تیز اور جھفت ہوں زیادہ موثر ہوں گی۔ ساتویں قسم کا جس جو ادویہ کاویہ سے ہوتا ہو اسکا فائدہ یہ ہو کہ حجرے کے منہ پر خشک پشہ پڑ جائے پس مادہ حرکت سے ٹھہر جائے اور بہت ہو جائے بعض ادویہ کاویہ قابض بھی ہوتی ہیں جیسے پٹنگری اور بعض میں قبض نہیں ہوتا جیسے اہک بلنازمین۔ جن ادویہ کاویہ میں قبض ہوتا ہو انکی مقدار اسوقت زیادہ استعمال کی جاتی ہیں کہ خشک پشہ کا ثابت ہونا میر تک منظور ہو اور ادویہ



اور استیصال ریح اس مقام سے بلکہ ہر مقام سے ہو جاتا ہے۔ دونوں ران پر حجامت آگے کی طرف درمخصتین کو نافع ہو اور خراجات ران اور  
ساقین کو بھی مفید ہو اور رانوں کے نیچے اور رانوں کے اوپر چھپے کی طرف سے اور ام اور خراجات جو اپتیسین میں پیدا ہوتے ہیں خواہ  
اسفل رکبہ پر ضربان رکبہ کو جو بوجہ اخلاط حارہ کے پیدا ہوا ہو فائدہ مند ہو اور خراجات روی اور فروح کندہ جو ساق میں دربانوں میں  
ہوں انکو مفید ہو بعتین پر حجامت احتساب حوض و عرق النساء اور نقرس کو فائدہ دیتی ہے حجامت بلا شرط کبھی واسطے جذب مادہ کے اسطرح  
جدھر متحرک کیجاتی ہو جیسے پستان پر چھوڑے واسطے بند کرنے خون حیض کے رکھتے ہیں کبھی مجھ سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو دم اندر وار ہو یا ہر کوئی  
آگے تاکہ دوا کا اثر اس دم تک پہنچے اور کبھی غرض یہ ہوتی ہے کہ عضوئیں کا دم بطور عضوئیں کے منتقل ہو جائے جو عیس کے قریب ہیں  
اور کبھی یہ مطلب ہوتا ہے کہ عضوئیں میں گرمی پیدا ہو اور خون اسکی طرف کھینچا ہو پھر اور جو ریح عضوئیں بھرے ہوئے ہیں انکی تخلیل ہو جائے  
کبھی یہ مراد ہوتی ہے کہ جو عضو اپنے موضع طبعی سے اتر گیا ہو خواہ الگ ہو گیا ہو اپنے مقام اصلی کی طرف پلٹ آئے جس طرح مرض قلیل میں کیا  
جاتا ہے کبھی شکم میں رد کے واسطے وضع محاجم کرتے ہیں جیسے درد فریج لازم میں ناف پر وضع محاجم کرنا خواہ ریح شکم میں خواہ رحمی و جماع میں جو  
بروقت حرکت خون حیض کے پیدا ہوتے ہیں ناف پر وضع محاجم سے تسکین ہوتی ہو خواہ درک پر سینگ کی ٹوڑنے عرق النساء کو فائدہ ہوتا ہو یا اگر  
خوف اتر جانے اور خلع کا ہو درک پر وضع محاجم سے درک جاتی ہے۔ بالین و دونوں درک کی حجامت دونوں درک درد و نون رانوں کو اور بوا سیر اور  
صاحب قلیل و ضعیف نقرس کا مرض ہو مفید ہو مقعد پر حجامت تمام بدن سے جذب کرتی ہے اور سر سے بھی جذب کرتی ہے اور امعا کے امراض کو نافع ہو  
اور فساد حیض کو نافع ہو اور بدن میں بوجہ اسکے کی پیدا ہوتی ہے۔ حجامت با شرط کے تین فائدے ہیں۔ پہلا فائدہ یہ ہے کہ خاص عضو مجھ سے استفادہ  
مادہ کا ہو جانا ہو دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جو ہر روح کا باقی رہتا ہے اور تہ تبیت اس غلط کی جو حجامت سے مستفاد ہوتی ہے استفادہ جو ہر روح کا نہیں ہوتا  
تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اعضائے رئیسہ سے استفادہ نہیں ہوتا ہے۔ واجب ہے کہ چھپنے گھرے لگائے جائیں تاکہ اندر سے مادہ کل آگے اور اکثر موضع  
چسپان ہونے مجھ کا سوچ جاتا ہو پھر اسکا چھوٹا دشوار ہوتا ہے چاہیے کہ چھڑوں سے خواہ اسفنج یعنی ابر مردہ سے نیگرم پانی میں بھگو کر  
چھڑائیں در گرد چھپنے کے پہلے گرم پانی سے سینگیں۔ اور یہ صورت اکثر پیدا ہوتی ہے جب گرد پستان کے واسطے بند کرنے رفات یا خون حصن  
کے چھپنے لگائے جلتے ہیں اسواسطے خاص پستان پڑھیں لگاتے ہیں اگر چھپنے لگانے کے مقام میں روغن کی مالش کرنی چاہیے کہ بعد اسکے  
توڑ حجامت کی جائے اور تاخیر اور دانت جائز نہیں ہے اور پہلے بار سبک و نرم لگائیں جو بہت جلد و آسانی سے چھوٹ جائے بعد ازاں  
رفتہ رفتہ گھرے لگانے چاہیے جسکی حجامت کرتے ہیں اسکی خدا بعد ایک گھنٹہ کے کرنی چاہیے۔ لڑکے کی حجامت دو برس کے سن میں جائز  
ہو اور ساٹھ برس کے بعد ہرگز حجامت کرنی جائز نہیں ہو اور پر کے اعضا کی حجامت سے اسفل بدن میں انصباب مواد کی امان حاصل ہوتی  
ہو اور صفراوی مزاج بعد حجامت کے دانہ انار اور آب انار آب کاسنی ہمراہ شکر کے اور کا ہو ہمراہ سرکہ کے تناول کرنا محلل مفسدین  
علق کے بیان میں علق جنک کو کہتے ہیں حکماء ہند کا یہ قول ہے کہ بعض جنک کی طبیعت میں سمیت ہوتی ہے پس چاہیے کہ جو بڑے سرگی  
جنک ہو اور رنگ بدن کا سرمہ گون ہو خواہ اسکا رنگ سبز ہو اور جسکے بدن میں بال ہوں اور جو کہ شبہا رہا ہی کے ہو اور جسکے بدن  
لا جود دی کیسوں ہوں خواہ شبہ لوان بوقلمون کے ہو کہ جمیع ان اقسام میں سمیت ہو بہر حال انسے احتنا کرنا چاہیے اور اگر اچھا  
ایسی جنک لگائی جائے دم اغشی اور زرق الدم اور تپا در استرخا اور فروح روی پیدا کرتی ہو ایسی جنک کہ سیاہ مٹی اور دی پانی  
سے پکڑی گئی ہو اسے بھی استعمال کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ایسے پانی کی جنک حسین کا ئی پڑتی ہو اور حسین مینڈک ہوں اختیار کرنی چاہیے



منفعت اسکی فربہ اور شاداب بدن میں کہ اس خون میں غلاظت زیادہ ہو اور بوجہ قریظ غلیظ کے بخوبی نکل نہ سکے بہت کم ہو اسلئے کہ حجامت خون کو بخوبی اخراج نہیں کرتی بلکہ جو خون نہایت رقیق ہو وہ بھی بہ تکلف نکلتا ہے اور بعض اعضا ایسے بھی ہوتے ہیں کہ بوجہ حجامت کے انہیں صحت پیدا ہوتا ہے۔ اور حجامت کا حکم طبیب اول ماہ میں نہیں دے سکتا ہو اسلئے کہ ابتدائے ماہ میں اخلاط میں حرکت پیدا نہیں ہوتی اور آخر مہینے میں بھی بوجہ نقصان ہو جانے کے اخلاط میں حجامت جائز نہیں ہے۔ بلکہ درمیان ہر مہینے کے حجامت کا وقت ہے کہ اسوقت اخلاط میں تیز جان ہوتا ہے اور زیادتی بھی اخلاط میں بوجہ زیادتی نورماہ کے اسوقت ہوتی ہے اور منقرض ہونے میں زیادہ ہو جاتا ہے اور پانی ایسی نذران میں جن میں جذرا درمیر ہو بڑھ جاتا ہے۔ فہل اوقات حجامت دل کی دوسری خواہ تیسری ساعت ہے اور بعد حمام کے حجامت سے بہتر کرنا چاہیے۔ ہاں جس شخص کا خون غلیظ ہو اسکو استحمام واجب ہے اور پھر ایک ساعت گرم ہو کر حجامت کرے۔ اکثر آدمی اگلے بدن میں حجامت ناپسند کرتے ہیں اور خوف کرتے ہیں کہ اس سے حسد و زہن کو ضرر پہنچتا ہے۔ حجامت فقرہ پر یعنی گردن یا پس گردن پر قائم مقام فصد محل کے اور گردانی ابرو کو مفید ہے اور پلوں کو سبک کر دیتی ہے اور آنکھ کی کجلی بھی دور کرتی ہے اور گندہ دہنی کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اور حجامت سچ میں و دونوں شانوں کے قائم مقام فصد یا سلیم کے اور وجع منکب یعنی مونڈھے اور حلق کو مفید ہے اور ایک دوا خد میں یعنی پشت کی دونوں رگوں پر جنکو ورید کہتے ہیں حجامت کرنی قائم مقام فصد قیفال یعنی سراروی ہے اور سر کے ریشہ کو مفید ہے اور جو اعضا سر میں ہیں جیسے چہرہ اور دانت چھوٹے اور بڑے اور کان اور آنکھ اور حلق اور ناک کو مفید ہے۔ مگر فقرہ پر حجامت سے نسیان بالتحقیق پیدا ہوتا ہے جیسا جناب رسالت مآب صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے اسلئے کہ مگر خردماغ مقام حافظہ کا ہے اور اس مقام میں بوجہ حجامت کے صحت پیدا ہوتا ہے اور درمیان دونوں شانوں کے حجامت سے فہم سعدہ اور خد میں کی حجامت سے اکثر سر میں ریشہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ فقرہ کی حجامت تھوڑے آنچے آتے کر کرنی چاہیے اور کامل کی حجامت تھوڑی اور چڑھکر مگر انیکہ اس سے امید معالجہ صرف الدم اور کھانسی کی ہو اسوقت دونوں شانوں کی حجامت میں اوپر چڑھنا مضر ہے بلکہ نیچے اوتر کر کرنی چاہیے۔ یہ حجامت کامل اور خد میں کی نافع ہے اور مرض میں سینکے جو دوسری ہوں۔ اور ربو دوسری کو مفید ہے مگر معدہ کو ضعیف کرتی ہے اور خفقان پیدا ہوتا ہے ساق پر حجامت قریب فصد کے ہے اور خون کو اخراج کرتی ہے اور حصن کا اور کرکتی ہے اور جو شخص سپید رنگ ہو اور اسکا بدن متخلل اور خون اسکا رقیق ہو اسکو واسطے حجامت تین کی بہت مناسب ہے البتہ فصد صافن کے حجامت پیش سری اور سری بوجہ عودن بعض اطباء کے اختلاط عقل اور دوا کو نافع ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ شیب یعنی پیری دیر تک پیدا نہیں ہوتی سگر ہو اس قول میں اعتراض ہو اسلئے کہ یہ حکم کلی نہیں ہے بعض ابدان میں یہ فائدہ ظاہر ہوتا ہے اور بعض میں نہیں ہوتا ہے بلکہ بعض ابدان میں اس حجامت کی وجہ سے شیب بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔ یہ حجامت امراض چشم کو بھی نافع ہے اور یہ منفعت بہت زیادہ ہے کہ جرب میں اور شور اور مورسرخ کو فائدہ تامہ ہوتا ہے مگر ذہن کو مضر ہے اور حاقق و نسیان و زہادت جگر میں پیدا ہوتی ہے اور امراض فرس و قسم کے بھی پیدا ہوتے ہیں اور جنگی آنکھوں میں پانی اتر آتا ہے اور انکو ضرر پہنچتا ہے ہاں اگر وقت اور حال مریض دونوں ایسے ہوں کہ اسوقت اسکا استعمال واجب ہے پھر مضر پیدا نہیں ہوتا یہ فرق کی حجامت سے دانت اور چہرہ اور حلق کو فائدہ ہوتا ہے اور سر اور دونوں ناک یعنی جڑوں کو مفید ہے حجامت قطن یعنی میان دوران کے انکے و نسل و فارش اور شور کو نافع ہے اور فقرہ سر اور سر اور دوا نسل و بیاض مشادہ اور رحم اور پشت کی فارش کو فائدہ ہوتا ہے۔ اگر یہ حجامت آگ کے ذریعہ سے پچھنے لگا کر خواہ بدن پچھنے کے بوجہ بھی فائدہ دیگی اور پچھنے لگا کر زیادہ قوی ہو سوائے مادہ ریجی کے واسطے اور ریجی مادہ میں خالی سنگی ٹوڑنا قوی ہے کہ تحلیل



کی کرنے سے کوئی آفت پیدا ہو اور گنجائش تاخیر کی نہور اُس وقت کسی بدن کی طرف التفات نہیں کیا جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نشتر کندن سے مصرت زیادہ پیدا ہوتی ہو اسلئے کہ اس سے خطا پیدا ہوتی ہو اور رگ تک نہیں پہنچتا ہو اور دم پیدا ہوتا ہو اگر نشتر درست ہو اسے اندر چھوٹا جائز نہیں ہو بلکہ بہ آسانی رگ تک سر نشتر کا پہنچنا چاہیے اور یہی کوشش کرنی چاہیے کہ رگ خوب بکھرے اور نشتر گرونا پڑے اور نشتر چھوٹنے سے کسی یہ خرابی پیدا ہوتی ہو کہ اسکی نوک ٹوٹ کر اندر بجاتی ہو اور پھسلتی ہوئی رگ میں رہتی ہو اور رگ سے نہیں نکلتی ہو اگر اسکے نکالنے میں زیادہ کوشش کی جائے خواہ زخم زیادہ بڑھایا جائے ضرر زیادہ بڑھ جاتا ہو۔ اسی طرح قبل چھیرنے رگ کے کیفیت چسپیدگی نشتر کی جلد پر لگا کر دریافت کرنی چاہیے اور جب ایک طرف ضرب نشتر کی پوری نہ پڑے خواہ رگ خون زدے اور دوبارہ لگانا منظور ہو اور سر نشتر استعمال نشتر کی تیزی اور کندی کا کر لینا چاہیے ایسی کوشش کرنی چاہیے کہ رگیں خوب نمودار ہو جائیں اور خون سے بھر جائیں اور پھول جائیں کہ پھر پھسلنا اور ہٹ جانا رگوں کا کم ہو جائیگا اگر وجود تمام بلیغ کے رگیں بخوبی نمودار نہ ہوں اور انہیں خون کی بری ہو جائے اور جہاں پر نشتر لگانا چاہیے اُس مقام میں بخوبی ٹھونچوٹی کھول کر دوبارہ مالش کر کے بندش کرنی چاہیے اور ملتے ملتے جہاں رگوں کا گنج ہوا کرتے ہوئے پھر چھوٹنا چاہیے تاکہ وہ بانا صدمہ رگ کو خبردار کرے اور ظاہر ہو جائے اور اسکا تجربہ دو انگلی یعنی سبابہ اور نر انگشت سے دبا کر اُس مقام کو جہاں پر امتداد رگوں کا معلوم ہو اس طرح پر کرنا چاہیے کہ پہلے دونوں انگلی سے بند کرے اور پھر ایک انگلی سے بند کرے اور دوسرے سے خون کو روان کرے تاکہ ٹھہرے ہوئے کا بروقت روانی خون کے اور جذبہ بردقت خالی ہونے کے خون سے محسوس ہو نشتر کا مرا تا پڑا ہونا چاہیے کہ رگوں میں درگئے اور زیادہ بڑھنا کہ دوسری طرف بار ہو جائے اور نیچے اس رگ کے جو شریان خواہ چھوٹے ہو اُس تک پہنچے زیادہ ابھرنا رگ کا اسی مقام میں ضرور ہوتا ہو جسکی رگیں باریک ہوں لیکن جسوقت نشتر فصا دھا تھیں بارادہ فصد کے لے چاہیے کہ انگوٹھے اور سچ کی انگلی سے گرفت کرے اور سبابہ واسطے چھوٹے اور مس کرنے کے سچ میں چھوڑ دے اور نشتر کے آدھے پھل سے گرفت کرے اس سے کم بفرقت نبالہ کے گرفت کرنی جائز نہیں ورنہ قرار نشتر کو اچھی طرح نہوگا اور اگر رگ کسی ایک طرف ہتھی ہو اسکی جہت مقابل میں بندش کر دے اور اگر دونوں طرف جنبش کرنی ہو طول میں اُس رگ کو کھول دے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ بندش اور دبانا بقدر احوال جلد کے سختی اور غلاظت اور بقدر کثرت لحم اور زیادتی گوشت کے کم و بیش ہونی چاہیے اور پٹی قریب مقام نشتر لگانے کے باندھنی چاہیے اگر قریب باندھنے سے رگ چھپ جائے اس پر نشان سیاہی وغیرہ سے پٹی سرکا کر باندھنا چاہیے اور نشان لگانے کا فائدہ یہ ہو کہ محاذات اور سامنا جاتا رہے اور با اینہم گہرا زخم نہ لگانا چاہیے۔ اگر رگ اونچی ہو اور ابھرنے کے لاغر اندام میں شکاف جلد کے رگ پیدا کرنا جائز ہو اور پھر گدی کیسے کی لگا کر پٹی باندھیں مفصل اور گھنی کے پاس پٹی باندھنے خواہ بندش کرنے سے امتداد رگوں کی بخوبی خون سے نہیں ہوتی یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ جس شخص کے بوجہ امتداد رگ کی پسینا بکثرت نکلتا ہو وہ محتاج فصد کا ہو اور اکثر جس محمود کے درد سر ہو اور اسکے لیے فصد کی تجویز ہو خود بخود اس سال طبعی عارض ہوتا ہو پس فصد سے استغنا ہو جاتی ہو۔ جس وقت بعد فصد کے دھونے کا ارادہ ہو جلد کو ہاتھ کی اپنی انگلی سے خوب کھینچ کر ملین تاکہ سورخ زخم کا چھپ جائے بعد ازان دھوئیں اور پونچھیں اور پٹی کھینچیں اور جلد کو چھتدین کہ اپنی وضع سابق پر آجائے فصل کیسوں حجامت کا بیان حجامت پچھنے لگانے کو کہتے ہیں اور پچھنے کا فائدہ جلد کے قربت کے مادہ میں تنقیہ کرنے سے زیادہ ہو بہ نسبت فصد کے اور حجامت سے خون رقیق بہ نسبت غلیظ کے زیادہ برآمد ہوتا ہے اور



نسل انسان مقصود کی متعلق ہو جاتی ہو جیسے وہ فقر و جوار کئے بنا ہوتے ہیں اس فعل کو اسی غرض سے کہتے ہیں جالینوس اس حکم کا منکر ہو۔ انہیں اور وہ سے دو حصین بھی ہیں اور وہ دو گین ہیں جو ساتھ ہی ابتدا سے جذام میں کھولی جاتی ہیں اور خناق شدید اور ضیق نفس اور بواوسٹکی آواز جو ذات البریہ میں پیدا ہوا درہر لینے دمہ اور بن جو خون گرم سے پیدا ہوا درامراض طحال اور حصین میں بھی انکی فصد کھولی جاتی ہو۔ انکی فصد میں نشتر نوکدار درکار ہو چنانچہ اوپر بھی بیان ہو چکا اور بندش کی کیفیت اس طرح پر ہوتی چاہیے تاکہ سر بچا نب خالفت اس رگ کے جھک جائے جسکی فصد کھولی جاتی ہو اس بندش سے رگ ابھر کر بخوبی نمودار ہو جاتی ہو اور بعد ازاں دیکھیں کہ یہ کس طرف زیادہ مٹتی ہو اسکے خالفت جہت میں رگ کو چھڑنا چاہیے۔ اور جھکانا سر کا اس رگ کی فصد کے واسطے عرض میں چاہیے نہ طول میں جیسے فصد عرق النساء اور صافن میں کیا جاتا ہو معہذا فصد اس رگ کی طول میں ہونی چاہیے انہیں رگوں میں سے وہ رگ ہو جو رنبہ یعنی کنارہ بینی پر واقع ہو اسکی فصد کا مقام وہی ہو جہاں سے دونوں کنارے پھٹکر الگ ہوئے ہیں یعنی وہ مقام جو انگلی سے دبایا جائے اسوقت ناک کے دو حصہ معلوم ہوتے ہیں اسی جگہ نشتر لگایا جاتا ہو اور خون اس سے بہت کم نکلتا ہو اس رگ کی فصد کلفت یعنی جھائیں اور کدورت لون اور بواوسیر اور ناک کی کھجلی کو مفید ہو لیکن کبھی اس فصد سے سرخی رنگ کی ایسی فرمیں پیدا ہوتی ہو جو مشابہہ بعض ریغہ کے ہوتی ہو اور تمام چہرہ پر یہ سرخی پھیل کر نمودار ہو جاتی ہو پس اس فصد سے اسکا ضرر زیادہ ہوتا ہو۔ جو گین نیچے سر بینی کے قریب گرھے کے ہیں انکی فصد سرد اور دوا کو نافع ہو جو بوجہ خون لطیف کے پیدا ہوا ہو اور جو پانے و جلع سر میں ہوں مچھلا انہیں رگوں کے چار رگ ہیں در چار رگین ہر ایک ہونٹہ پر ایک زورج واقع ہو انکی فصد فرج میں اور قلع اور سورھے کے درد اور دم خواہ سوزون کی استرخا اور فرج خون بواوسیر شفتہ اور ہونٹہ کے پھٹ جانے کو مفید ہو۔ ایک گ زبان کے نیچے ہواطنی ذقن پر خواتین اور اودام نوٹین کو اسکی فصد مفید ہو۔ ایک رگ زیر زبان در خود زبان پر بھی ہو اسکی فصد سے ثقل زبان (جو بوجہ خون کے پیدا ہوا ہو) دفع ہوتا ہو مگر اسکی فصد طول میں کھولنی چاہیے اگر عرض میں کھولیں خون بدشوری بند ہوگا ایک رگ نزدیک چھچھے کے یعنی نیچے کے ہونٹہ کے نیچے جہاں بال گتے ہیں اسکی فصد ہونٹہ کے اندر جہاں دبانے سے رگ پیدا ہو گندہ دہنی کے علاج میں کھولی جاتی ہو ایک رگ اسکی کے قریب ہونٹہ کے معالجات میں کھولی جاتی ہو جو شترائیں سر میں ہیں انہیں سے ایک شریان کششی کی ہو کبھی اسکی فصد کھولی جاتی ہو اور کاٹ ڈالی جاتی ہو اور کبھی بنرمی نکال ڈالی جاتی ہو اور کبھی داغ دیجاتی ہو اور یہ سب باتیں واسطے بند کرنے تیز تر لہ کے جو لطیف ہو اور آنکھوں پر گرتا ہو اور واسطے ابتداء انتشار شعاع کے کی جاتی ہو۔ اور دوشربان دونوں کا لون کے پیچھے ہیں انکی فصد اقسام سرد اور ابتداء نزول الماء اور حلی اور شکوری اور دروسر مزمن کے واسطے مفید ہو لیکن فصد خالی از خطرہ نہیں اور دیر میں انکا زخم پورتا ہو جالینوس نے ذکر کیا ہو کہ ایک زخمی کے حلق میں ایک ٹکڑا شریان کا پایا گیا اور اس سے خون مقدار صالح روان ہوا اسکا نڈارک جالینوس نے دوا کے کندر سے اور صبر اور دم الاخوین اور مر سے کیا خون بھی بند ہو گیا اور جو در طرف درک میں اسکی مدت سے تھا وہ بھی دور ہو گیا۔ مچھلا ان رگوں کے جو بدن انسان میں کھولی جاتی ہیں در میں بیٹ پر ہیں ایک تو مقام جگر پر موضوع ہو اور دوسرے طحال پر دہنی رگ استقامت میں اور بائیں امراض طحال میں کھولی جاتی ہو یہ بھی جاتا ضرور ہو کہ فصد کے واسطے دو وقت ہیں ایک وقت اختیاری اور دوسرا وقت اضطراری وقت و پرن کا ہو بعد تمام ہونے مضم غذا اور بعد دفع فضول بول اور براز کے۔ اور وقت اضطراری وہ ہو کہ جس وقت تاخیر فصد



خون کے پیدا ہوتی ہو لیکن اگر بافر اٹکے اسوقت اتنا سے برآمد خون میں بھی خوف عروض غشی کا ہوتا ہو لیکن جمی مطبقہ میں فصدی وجہ اگر  
 مریض قریب لغشی ہو پوچھنے کچھ مضائقہ نہیں اسی طرح ابتداء کے سکتے اور خوائق اور ایسے اودام جو عظیم اور ملک ہوں خواہ ایسے درد جو شدید  
 اور خلل اروج ہوں لیکن ایسی فصد اسوقت مناسب ہوتی ہو کہ قوت بدنی مریض کی قوی ہو۔ اس مقام پر عجیب اتفاق ہوا کہ ہر مریض کی  
 رگوں کا بیان بہت بسط سے کہہ رہے ہیں اور بات میں بات نکلتی چلی آتی ہو اور بانوں کی رگوں کا حال چھوٹا جاتا ہوا اور سوائے بانوں کے اور مقامات  
 کی رگین جنکے فصد کھولی جاتی ہو وہ بھی رہی جاتی ہیں لہذا مناسب ہو کہ اسی سلسلہ میں ان رگوں کا بیان بھی سلسلہ کر دین بانوں میں ایک گ  
 عرق النسا نام رکھتی ہو اور اسکی فصد بجانب جشی کعب کے نیچے خواہ اوپر کھولی جاتی ہو اور اس مقام سے اوپر درگ سے کعب تک پی بانہ جاتی  
 ہو اور ایک ٹہرا کپڑا خواہ عصا لپیٹا جاتا ہو۔ مناسب یہ ہو کہ اس فصد کے کھولنے سے بیشتر استقام کرے اور صواب یہ ہو کہ طول میں یہ رگ کھولی جائے  
 اور پوشیدہ ہو اور اگر نسلہ اسکا شعبہ در میان خضر اور بنصر بانوں کی انگلیوں سے کھولا جائے اس فصد کا فائدہ عرق النسا کے مرض میں ہوتا ہو  
 اسی طرح نقرس اور دوائی میں اور داما لفیل جسے بیل کہتے ہیں اور دوبار کھولنا عرق النسا کا دشوار ہو۔ ایک رگ بانوں میں درہو جسے  
 صافن کہتے ہیں اور یہ رگ بطرف انسی کعب کے ہو اور بہ نسبت عرق النسا کے یہ رگ زیادہ ظاہر ہو اور اسکی فصد واسطے امراض ان اعضا  
 کے مفید ہو جو زیر جگر واقع ہیں اور اطراف عالیہ کے مواد کا اناہ بطرف اعضا سے سافلہ کے بھی اس فصد سے پیدا ہوتا ہو اسی جہت سے  
 اور ارجض کا بخوبی ہوتا ہو اور بوا سیر کے منہ بھی کھلتے ہیں۔ قیاس عقلی اسکا منقضی ہو کہ عرق النسا اور صافن کا فائدہ ایک سا ہو جیسے  
 ماہر ان شریح پر مخفی نہیں لیکن تجربہ سے ایسا معلوم ہوا ہو کہ مرض عرق النسا میں فصد عرق النسا کا فائدہ بہت زیادہ ہو شاید یہ بات بوجہ خاذاات کے  
 پیدا ہوتی ہو۔ فصد صافن کی افضل حالت یہی ہو کہ بطور توریت کھولی جائے بجانب عرق عروض کے۔ منجملہ بانوں کی رگوں کے بعض بھی ہوا در رگ  
 اندرون بانوں میں واقع ہو اسکا فائدہ اور صافن کا ایک ہی ہو لیکن صافن سے یہ نیا وہ قوی ہو واسطے اور ارجض کے اور اوجاع مقعدہ اور  
 بوا سیر کے منجملہ ان کے وہ رگ ہو جو پس عروق پے پائے واقع ہو شاید یہ رگ شعبہ صافن کا ہو اسکا حال بھی وہی ہو جو صافن کا فصد میں ہو  
 خلاصہ ہو کہ بانوں کی رگین ایسی ہیں کہ انکی فصد سے فائدہ ایسے امراض میں ہوتا ہو جنکے مواد بطرف سر کے مائل ہوں خواہ وہ امراض سودا دی ہوں  
 مگر فصد بانوں کے رگوں کی صفت زیادہ پیدا کرتی ہو بہ نسبت باقیہ کی رگوں کے۔ جو رگین اطراف میں سر کے کھولی جاتی ہیں سوائے وراج  
 کے اور رگوں کی فصد سب کھولنی افضل ہو۔ یہ رگین بھی کچھ از قسم درہ ہیں اور کچھ از قسم شرا میں کے ہیں۔ اور وہ جیسے کہ عرق سیحہ یعنی پیشانی  
 کی جو دونوں ابرو کے بیچ میں کھڑی ہو یہ فصد گرانی سر کو فائدہ دیتی ہو خصوصاً اگر موخر میں سر کی گرانی پیدا ہو اور آنکھوں کی گرانی  
 کو مفید ہو اور جو درد سر فرس اور لازم ہو۔ اور جو دگ سر کے بیچ میں ہو شقیہ کے اور قروح سر کے واسطے کھولی جاتی ہو۔ دونوں رگین  
 جو کینٹیون پر لپٹی ہوئی ہیں اور دونوں جو ماقین میں ہیں اور اکثر ظاہر نہیں ہوتی ہیں بدون خوب بانے کے۔ مگر واجب ہو کہ شتر گسرا  
 نہ لگایا جائے ورنہ اکثر نا صورت پڑ جاتا ہو اور ان رگوں سے خون بہت کم نکلتا ہو اور انکی فصد سے درد سر اور شقیہ اور آشوب چشم جو درد  
 ہوا اور دماغ بعض دھلکے اور جھٹی جو آنکھ پر پڑتی ہو اور پلکوں کی کھجلی اور پلکوں کے تیز اور شکوری کا فائدہ ہوتا ہو تین درگین  
 چھوٹی چھوٹی نیچے اسی مقام کے ہیں جہاں پر کان کی لوبانوں سے ملتی ہو ایک انہیں سے بہت ظاہر اسکی فصد ابتداء سے نزول الما میں  
 مفید ہو اور جب کہ معدہ سے بخارات بطرف سر کے اٹھیں اور سر میں قابلیت زیادہ ہو اس طرح کان کے زخموں کو خواہ پس گردن کے  
 قروح اور پشت سر کے قروح کو مفید ہو بعض لوگ جو بھی اس بات کے ہیں کہ اگر پس گوشت کی دونوں رگین فصد میں کٹ جائیں



باریک سرے کو اس مقام پر تیل لگا کر ملتے ہیں اور یہ ترکیب جیسی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں درہ میں تخفیف پیدا کرتی ہو زخم کے بند ہو جانے کو دیر تک لگتی ہو۔ جو گین اور بند کوڑ ہو چکی ہیں اگر بائیں ظاہر ہوں اور انکے شعبے ظاہر ہوں لازم ہو کہ شعبہ کے مقام پر ہاتھ کو دبائیں اور ملتے رہیں اور دیکھیں اگر بعد ترک مالش اور دباؤ کے خون ان شعبوں کی طرف گرتا ہو اور انکو پھولا دیتا ہو انھیں شعبوں کی فصد کھولنی چاہیے درہ ہرگز ان شعبوں کو نشتر سے نہ چھیریں۔ اگر ہاتھ کا دھونا بعد فصد کے منظور ہو پہلے جلد کو کھینچیں تاکہ زخم چھپ جائے اور بعد دھو ڈالنے کے پھر بصورت اول پھیر لائیں اور پٹی کو درست کر کے باندھیں یا ڈھیلا کر دیں یا روغن کتان سے پھاہا روئی کا ترکر کے پٹی نیچے رکھیں اور بہتر یہ ہو کہ پٹی گول ہو جیسے ڈورا بٹا ہوا۔ اگر زخم کے مسند پر چربی ظاہر ہو چاہیے کہ بہ نرمی دور کریں اور کاٹنا مناسب نہیں ہو اور ایسے لوگوں کی دوسری فصد اور حکم سے کھولی جائے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہو کہ خون کے بند کرنے اور بندش کے اوقات معین ہیں اگرچہ مختلف ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ انکے بدن سے اگر پانچ رطل یعنی بوزن دو سیر نہ بھی کسرے زائد خواہ چھ رطل یعنی ڈھائی سیر خون عین حالت حمی میں نکالا جائے انھیں اسکا تحمل ہو سکتا ہو۔ اور بعض لوگ کے بدن سے ایک رطل کا نکلنا دشوار ہوتا ہو اور نہ انھیں اسکا تحمل ہوتا ہو مگر اس مقدار کے بارہ میں تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے اول بقوت خون کا نکالنا اور کمزوری سے نکلنا دوسرے خون کا رنگ درشت پہلے غلیظ نہیں نکلتا ہو بلکہ رقیق اور سپید نکلتا ہو اس وجہ سے غلطی واقع ہوتی ہو اگر اس مقام پر علامات امتلاے خون کے موجود ہوں اور شاہد حال فصد واجب ہو پس فصد کرنے میں سستی کرنی نہ چاہیے کبھی بوجہ رنگ خون کے بھی غلطی واقع ہوتی ہو صاحب درم کے بدن میں اسلیے کہ درم خون کو اپنی طرف جذب کرتا ہو اسوجہ سے خون میں پہلے رنگ کم ہو جاتا ہو پھر جب درم کے قریب کا خون آتا ہو سیاہ اور غلیظ ہوتا ہو تیسرے نبض کی رعایت بھی بروقت نکالنے خون کے بطرف فصد کے ضرور کرنی چاہیے اگر زور سے نکلنا خون کا موجب خوف مقصود کا ہو خواہ رنگ خون کا بدل جائے یا نبض صغیر ہو جائے خصوصاً وہ صغیر جو باطل بضعف ہو اسوقت خون کو بند کر دینا چاہیے یا اگر جا ہی خواہ انگریزی یا تھکی خواہ متلی پیدا ہو اور اسکے پیدا ہوتے ہی جھٹ پٹ رنگ متغیر ہو جائے بلکہ حیزی سے نکلنا خون کا بھی بدل جائے اسوقت اعتنا نبض پر کر کے بشرط صغیر اور ضعف کے روکنا چاہیے۔ جن لوگوں کو فصد سے بہت جلد غشی پیدا ہوتی ہو وہی لوگ ہیں جو حار مزاج اور نحیف اور لاغر خواہ جنگے بدن ڈھیلے اور متخائل ہوتے ہیں۔ اور جتنی دیر غشی لاحق ہوتی ہو انکے بدن معتدل اور گوشت انکے سخت ہوتے ہیں۔ اطلباکتے ہیں کہ فساد کے ہمراہ مناسب ہو کہ نشتر بہت ہوں نوک دار بھی ہوں اور بے نوک کے بھی ہوں اور نوک دار بہتر ہوتے ہیں متحرک رگوں کے واسطے جیسے دواج وغیرہ۔ ایضاً فساد کے ہمراہ ریشم کا لٹچا خواہ پچک ہوئی چاہیے اور آلہ تو کرانے کا چوبی خواہ پرکا بھی اسکے ہمراہ ضرور رہنا چاہیے اور خر گوشت کے بال اور دوائے صبر اور کندا ورنافہ مشک و ردو ولسک و قرص مشک کا پاس فساد کے رہنا ضرور ہوتا ہے کسی مقصود کو غش آجائے اور یہ بڑا امر ہو جب کا خوف فصد کھولتے وقت ہوتا ہو۔ اور اکثر اوقات ان چیزوں کا پاس موجود ہونا باعث رنگاری مقصود کی موت سے ہوتا ہو اسطرح سے کہ بروقت غش کے فوراً لچا ریشمی اسکے حلق سے اتار دے اور آلہ تو سے تو کر لے اور خوشبو نافہ کی سونگھائے اور دوا ولسک مقوڑسی سی پلائے خواہ قرص مشک کھلائے کہ فوراً قوت مقصود کی برانگیختہ ہو جاتی ہو اگر خون بند ہو جائے پس موئے خر گوشت و ردو ولسک سے پر کر دینا چاہیے۔ اکثر غشی تا وقتیکہ خون جاری ہے پیدا نہیں ہوتی بلکہ بعد بند ہونے



یہ ہو کہ خون رقیق اشقر اچھلتا ہوا نکلے اور جس میں نرمی پیدا ہو پس بہت جلدی کر کے منہ میں زخم کے پٹم ارنب یعنی خرگوش بھرنا چاہیے جس میں تھوڑی سی دوائے کندرا و دم الاخوین اور صبر اور مرکی اور تھوڑی سی پٹکری سنہر اور پٹکری سیخ ملی ہو اور سرد پانی اسپر ٹپکانا چاہیے اور مقام فصد سے ادھر ایسا باندھنا چاہیے جہاں پر وہی دغیرہ سے کہ خون بند ہو جائے اگر بند ہو جائے تین روز تک ہرگز نہ کھولیں اور بعد تین روز کے بھی تا امکان احتیاط کرنی ضرور ہو اور اگر زخم کے ادویۃ قابضہ کا ضما و کرنا چاہیے اکثر لوگ اس شریان کو کاٹ لیتے ہیں تاکہ سہل ہو اور اینٹھ کر گوشت اس پر جم جائے اگر اس جہت سے خون بند ہو اور اکثر لوگ بوجہ جاری ہونے خون کے مر جاتے ہیں اور اکثر کی موت اسوجہ سے ہو جاتی ہے کہ تحمل اس سخت بندش کا جو بغرض بند ہونے خون کے کھیاتی ہو نہیں کر سکتے وہ بندش ایسی سخت ہوتی ہے کہ عضوی کی موت اس سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون کبھی اور وہ سے بھی بعد فصد کے جاری رہتا ہے۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قیفال سے اکثر اس خون کا استفراغ ہوتا ہے جو رقبہ اور گردن سے اوپر ہو اور بہت کم گردے کے نیچے کا خون کبھی بد ہوتا ہے۔ اور اطراف جگر اور شرا سیف سے بڑھ کر سرار و کا استفراغ بکرا اندھین ہوتا اور شرا سیف کا تنقیہ اس فصد سے نہیں ہوتا اور اسافل بدن کا تنقیہ ایسا جو تنقیہ میں شمار ہو سکے۔ بہت اندام کا حکم متوسط ہو درمیان سرار و اور باسیلق کے اور اس کے فصد سے استفراغ اطراف تنوریدن یعنی از سینہ تا اسفل ہوتا ہے۔ جبل الذراع مثلاً بقیفال کے ہو۔ اسلیم کا ذکر اس واسطے کیا جاتا ہے کہ داہنے ہاتھ کی یہ رگ کھولنی درد جگر کو مفید ہے اور بائیں ہاتھ کی او جاع طحال کو مفید ہے۔ اسپر پٹی نہیں باندھی جاتی ہے جب تک خون خود بخود بند نہ ہو جائے۔ اور جبکہ بدن کی یہ فصد کھولی جائے اسکا بدن آب گرم میں رکھنا چاہیے تاکہ خون بند نہ ہو اور بہر بولیت نکلے اگر خون بضعف نکلتا ہو جیسے اکثر مقصود کا یہی حال ہوتا ہے۔ افضل فصد اسلیم کی یہی ہے کہ طول میں ہو البطی کا حکم اور باسیلق کا ایک ہی ہے جو شریان داہنے ہاتھ کی کھولی جاتی ہے وہی ہے جو مثلی کے پشت درمیان سبابہ اور ہام کے واقع ہو اسکا فائدہ واسطے درد جگر اور حجاب کے جو فرمن ہو عجیب ہے جو بالینوس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص اسے اس رگ کی فصد کا حکم دیتا ہے اور اسوقت بالینوس درد جگر میں گرفتار تھا خواب سے چونک کر فصد کھولی اور فوراً درد ازل ہو گیا۔ کبھی ایک اور شریان جو بہ نسبت اس رگ کے مائل بطرف بطن کف کے ہے اسی فائرہ کے واسطے کھولی جاتی ہے جو شخص ہاتھ کے کسی رگ کی فصد کھولے اور خون نہ برآمد ہو پس براہ غلط اس کے پیچیدہ کرنے اور اسپر سخت پٹی باندھنے اور کمر نشتر لگانے میں احتراز کرے بلکہ دودن خواہ ایک ہی روز یون ہی رہنے دے۔ پھر اگر ضرورت دوبارہ نشتر لگانے کی ہو مقام نشتر اول سے اوپر دوبارہ نشتر لگائے اور اس سے نیچے ہرگز نشتر لگانا جائز نہیں ہے۔ زور سے باندھنا ورم پیدا کرتا ہے پٹی کو سرد کرنا اور اسکو گلاب خواہ آب سرد سے تر کرنا بہتر ہے واجب ہے کہ پٹی بندھی ہوئی ہو قبل فصد کے نہ ہٹائے اور بعد فصد کے بھی اسکا سرکانا جائز نہیں ہے۔ لاغر اندام کو پٹی بہت سہل باندھنے کی ضرورت ہے اسلئے کہ انکی رگیں خالی ہوتی ہیں اور جب خون نکلتا ہے بدون خف بندش کے اسکا بند ہونا نہیں ہو سکتا اور سخت بندش سے عضو مشدہ کی گویا موت پیدا ہوتی ہے اور اس عضو میں فساد عارض ہوتا ہے اور فریاد نام کی رگیں جب تک کس کر باندھی نہ جائیں بخوبی ظاہر نہیں ہوتی اسلئے مثلی باندھنی مناسب نہیں کبھی بعض فساد جو خوب قف اور باہر تین ایک لطف کی یہ بات کرتے ہیں کہ رو مخفی ہو جاتا ہے اس طرح کہ ہاتھ کو نیچا کر کے پٹی مضبوط باندھنے میں اور تھوڑی دیر بجا رہنے دینے میں شاید در نیچے تک او تر کر متفرق ہونے کی جہت سے پوشیدہ ہو جاتا ہے اور بعض فساد نرم دستہ خواہ نشتر کا



در نہ شریان کو آفت پہنچتی ہو۔ اور اسی طرح قیقال کی اگر فصد طول میں کھولی جائے دیر میں زخم پورا ہوتا ہو اسلئے کہ یہ رگ جوڑے تعلق کھتی ہو اور جو رگ مفصلی ہو اور جوڑے بے تعلق ہو اسکی فصد طول میں اچھی ہو۔ عرق النساء اور اسلم کی دینز اور گون کی فصد میں رائے صاحب یہی ہو کہ طول میں کھولی جائے۔ اور معنہ مناسب ہو کہ قیقال کی فصد اس عضلہ کی سر سے نشتر دور پڑے جو موضع نرم میں اور پھل کے واقع ہو اور وسیع زخم لگایا جائے اور دوسرا نشتر نہ لگانا چاہیے کہ دم پیدا ہوگا۔ اکثر فضا کو اکثر مقام قیقال میں خطا ہوتی ہو ایک نشتر لگانے سے برائی پیدا نہیں ہوتی گو کہ گہرا لگایا ہو بلکہ اذیت کا پیدا ہونا فقط مرکز زخم لگانے سے ہوتا ہو۔ پورا جانا زخم قیقال کا دیر میں اسبوقت ہوتا ہو کہ فصد طول میں ہو اور گہری فصد کھولنی اسوقت چاہیے کہ دوبار پھر کھولنے کی ضرورت ہو۔ اگر قیقال نظر نہ آئے اور ملنا دشوار ہو اسکا کوئی شعبہ جو گھٹنے کی جانب حشی یعنی بیرونی جانب میں بطرف انگوٹھے سیدھے میں تلاش کر کے کھول دیا جائے۔ ہفت اندام کے نیچے ایک پٹھا ہو اس میں نشتر لگنے کا خوف ہو اور کبھی بیچ میں دو پٹھوں کے ہوتی ہو لہذا واجب ہو کہ یہ رگ طولاً کھولی جائے اور لٹکا کر فصد کھولنی چاہیے یعنی اچھلنا ہوا نشتر لگانا چاہیے جو گہرا نہ ہو۔ اور کبھی ہفت اندام کے اوپر ایک بار ایک پٹھا ایسا دراز ہوتا ہو جیسے وتر پس اسکی شناخت کر کے فصد کھولنی چاہیے اور احتیاط کامل رہے ایسا نوک نشتر اسی پٹھے تک پہنچے در نہ صدر فرم پیدا ہوگا جسکی رگ موٹی اور نمودار ہوتی ہو اسکے ہاتھ میں یہ شعبہ پٹھے کا بہت ظاہر ہوتا ہو۔ اگر خطا سے اس پٹھ میں نشتر لگ جائے بہت اذیت ہوگی اگر غلطی سے پڑ جائے پھر فصد کے پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اسپر ایسی چیز رکھنی چاہیے کہ پور جانے سے منع کرے اور علاج وہی کرنا چاہیے جو عصب کے جراحت کا علاج ہو اور اسکا بیان کتاب چہارم میں کیا گیا ہو۔ بہت بڑی احتیاط رہے کہ اس زخم کے قریب کوئی شے تیرید کر نیوالی نہ پہنچے جیسے آب برگ مکوا اور صندل وغیرہ بلکہ اسکے گرد اور تمام بدن میں دغن گرم کی مالش کرنی چاہیے جل الذراع کا بھی موجب کھولنا مناسب ہو مگر انیکہ دونوں طرف سے کٹی ہوئی ہو اسوقت بنا چاری طول میں کھولنی چاہیے۔ باسلیق میں خوف یہ ہو کہ اسکے نیچے شریان ہو اسکی حفاظت ضرور ہو اسلئے کہ اگر شریان تک نشتر پہنچا خون بند نہوگا خواہ بند بد شوری ہوگا۔ بعض آدمی کی باسلیق کے گرد دو شریان ہوتی ہیں جب ایک شریان کھائی دے فضا دگمان کرتا ہو کہ اب نشتر شریان تک پہنچنے سے رہائی حاصل ہوئی اور اس طینان سے دوسرے شریان پر نشتر بید مڑ کر مارتا ہو لہذا اسکو پہلے سے بچان لینا واجب ہو جب پی باندھتے ہیں اکثر اوقات وہ مقام بھول جاتا ہو لیکن یہ بھولنا کبھی بوجہ برآمد ہونے شریان کے ہوتا ہو اور کبھی باسلیق بھولتی ہو اور کوئی کیون نہیں بھولے چاہیے کہ پٹی کھول کر لین در نرم نرم مالش کریں بعد ازل پھر پٹی باندھیں اگر پھر بھولے دو بار یہی ترکیب کریں پھر بھی طینان نہ ہو کچھ نہیں باسلیق کو چھوڑ کر اسکا شعبہ جسکا نام ابطی ہو کھولیں اور وہ شعبہ پہنچنے کی جانب انسی یعنی اندرونی پر پہنچے ہٹ کر باسلیق سے اسلئے کہ بھول جانے میں اکثر غلطی واقع ہوتی ہو باسلیق شریان سے مشتبہ ہو جاتی ہو اکثر بوجہ باندھنے اور بھولنے کے حرکت شریان کی ٹھہر جاتی ہو جب اسکو اٹھاتے ہیں اور شہوق پیدا کرتے ہیں گمان ہوتا ہو کہ کوئی دید ہو اسی جہ سے فضا کھول دیتا ہو جو وقت کسی رگ کی بندش کجائے اور بعد بندش کے مثل دانہ مسور کے خواہ مثل چنے کے گول گول کچھ برآمد ہو وہی ترکیب کرنی ضرور ہو جو باسلیق کے شتبہ میں مذکور ہو چکی۔ باسلیق کی فصد جب قدر نیچے اتار کر کھولیں خطا سے اسلم ہوگی نشتر کا مسلک خلاف جہت اس شریان میں ہونا چاہیے جو اس رگ کے قریب ہو۔ خطا یا سلیق کی فصد میں فقط بوجہ شریان کے نہیں ہو بلکہ اسکے نیچے ایک عضلہ بھی ہو اور ایک پٹھہ ہواں دونوں کے سبب بھی خطا واقع ہوتی ہو اور اسکی خبر اوپر باب تشریح میں ہم دے چکے ہیں۔ باسلیق میں خطا ہونے کی اور نشتر شریان تک پہنچنے کی شناخت



اگر مقصود ضعیف نہ نہایت کم یہ ہو کہ ایک ساعت کا وقفہ دونوں فصد میں کیا جائے۔ ارسال دم سے مراد یہ ہو کہ دن بھر خون فصد کا بند کیا جائے۔ فصد سورب یعنی ترچھی مناسب اُسکی ہو جو ایک دن دوسری فصد کھلوائیکا فصد کرے۔ اور عرض میں فصد اسکو مناسب ہو دوسری فصد بعد ایک ساعت کے کھلوائے۔ اور طولانی فصد اُسکی کھولنی چاہیے جو دو فصد سے زیادہ تین خواہ چار مرتبہ کھلوائے کا فصد کرے اور جسکا یہ ارادہ ہو کہ چند دنوں تک ہر روز فصد کھلوائے جبکہ فصد کے بعد در زیادہ ہو زخم پورا ہوتا ہو۔ فصد دوسری میں خونی زیادہ نکالنے سے غشی پیدا ہوتی ہو مگر انیکہ دوبار فصد لینے والا کچھ کھالے۔ پہلی اور دوسری فصد کے بیچ میں سورہنے سے فصدول کا اخراج ہمراہ خون کے نہیں ہوتا ایسے کہ نوم کی وجہ سے اخلاط اندر بدن کے سما جاتے ہیں منجانبہ فوائد و مرتبہ فصد کھولنے کے بڑا فائدہ یہ ہو کہ قوت مقصود کی محفوظ رہتی ہو اور استفادہ بھی پورا ہو جاتا ہو جبکہ استفادہ واجب ہو۔ دوسری فصد بہتر یہ ہی ہو کہ دو خواہ تین دن کی تاخیر کر کے کھولی جائے۔ بعد فصد کے بہت جلد رہنے سے اکثر اعضا میں انکسار اور ٹوٹنا پیدا ہوتا ہو۔ قبل فصد کے استحمام سے اکثر پشوری خون برآمد ہوتا ہو ایسے کہ جلد میں غلاظت پیدا ہوتی ہو اور جلد کی نرمی اور آمادہ ہونا اُسکا واسطے نغرش اور پھیلنے کے مانع برآمد خون کا ہوتا ہو بان اگر مقصود کا خون بہت غلیظ ہو اسوقت استحمام سے یہ حضرت زائد پیدا نہیں ہوتی فصد کھلوانے والے کو مناسب ہو کہ فصد کے بعد سیر ہو کر کھانا خواہ پیاز ترک کرے بلکہ بتدریج غذا کو بڑھائے اور پہلے غذائے لطیف کا استعمال کرے۔ اور اسی طرح بعد فصد کے ریاضت پوری بھی ترک کرے بلکہ لیٹنے اور استراحت کی طرف میلان خاطر رکھے۔ اور استحمام محل بعد فصد کے نہ کرے جس شخص کے ہاتھ میں بعد فصد کے دم پیدا ہو چاہیے کہ بعد تھل دوسرے ہاتھ کی فصد کھلوائے خواہ مقام دم پر مسمم سفید رگھے اور گردن کے مبرادات قویہ کو ملا کرے جس شخص کے بدن میں اخلاط کا غلبہ ہو اور فصد کھلوائے بوجہ فصد کے ثوران اور جوش اخلاط میں پیدا ہوگا اور تمام بدن میں یہ اخلاط جاری اور روان ہوجائیں پھر انکی اصطلاح محتاج فصد متواتر کی ہوگی خون سوداوی بھی محتاج فصد متواتر کا ہونی الحال تو خفت پیدا ہو جاتی ہو اور نہائے شوخت میں چند امراض پیدا ہوتے ہیں از انجملہ سکتا ہو۔ اکثر بوجہ فصد کے حمیات کا ہیجان پیدا ہوتا ہو اور یہ حمیات اکثر تحلیل عفونت کرتے ہیں۔ جو صحیح آدمی فصد کھلوائے اسیر واجب ہوا استعمال اُس چیز کا جو باب شراب میں مذکور ہو چکی ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ فصد کی رگین اور وہ بھی میں اور شراب میں بھی مگر شراب میں کتر کھولی جاتی ہو اور بوجہ اُس خطرہ کے جو شراب ان کے کھولنے سے پیدا ہوتا ہو اُسکے چھڑنے سے احتراز کرتے ہیں اور وہ خطرہ یہ ہو کہ خون جاری ہو جاتا ہو کم سے کم ضرر یہ ہو کہ ابوسا یعنی سیلان خون پیدا ہوتا ہو اور یہ بات اسوقت ہوتی ہو جب فصد تارک یا اور تنگ لگایا جائے۔ با اینہم اگر شراب ان کا خون بعد نکلنے بمقدار ضرورت کے بند ہو جائے نفع عظیم پیدا ہوتا ہو ان امراض میں جنکی جہت سے فصد کھولی گئی ہو اور اکثر شراب ان کی فصد اسوقت نافع ہوتی ہو کہ جب کوئی شراب ان قریب اُس عضو کے جو جبین کوئی مرض ردی پیدا ہوا ہو اور اُس مرض کا سبب خون لطیف اور تیز ہو اسوقت جب ایسے شراب ان قریب کی کھولی جاتی ہو بہت نافع ہوتی ہو بشرطیکہ اُسکے کھولنے میں خطرہ اور اندیشہ نہ ہو۔ جو رگین۔ ساکن ہاتھ کی کھولی جاتی ہیں شمار میں چھ ہیں تین فال یعنی سر اور اکل یعنی ہفت اندام باسلیق اور جبل الذریع اور سلیم اور الطبی جو شعبہ باسلیق کا ہو اور سر اور سبب زیادہ اسلم ہو یعنی اُسکے کھولنے میں جن شراب ان پر پہنچے کا نہیں ہو پہلے تینوں رگین اکل باسلیق الطبی یا بعض کے اوپر کھولی جائیں یعنی جو مقام پہنچے اور بازو کے بیچ میں جبکہ ہوا در جہان ہاتھ میں ختم پیدا ہوتا ہو اُس سے تھوڑا دیر ہی ہو کہ کھولنی چاہیے یعنی جی نیچے باندھ کر جب رگ اوپر برآمد ہو کھولی جائے اور بعض کے نیچے خواہ برابر کھولنی چاہیے تاکہ خون بخوبی برآمد ہو جس طرح دھار چھوٹی ہو جاری رہے اور اس مقام کے لشر لگانے میں پٹھے پر آفت پہنچے کا خوف نہیں ہو



جس شخص کا فم معدہ ذکی الحس ہو خواہ ضعیف ہو خواہ باعتبار خلقت کے معدہ میں غلط صفراوی زیادہ پیدا ہوتی ہو ایسے اشخاص کی فصد پر بھی جرأت نکرنی چاہیے خصوصاً نارسہ بہت مضر ہو جس کا فم معدہ ذکی الحس ہو اسکی شناخت لادع اور تیز چیزوں کے کھلانے سے ہوتی ہے اور ضعف فم معدہ کے مہیاں اشتہا اور ادبائع فم معدہ سے ہوتی ہے۔ اور جبکہ معدہ میں قابلیت صفرا اور بکثرت تولد اس غلط کا ہونا شناخت یہ ہو کہ ہمیشہ متلی نبی رہتی ہو اور فم صفراوی زیادہ عارض ہوتی ہو بروقت اور اسکا منہ ہمیشہ تلخ رہتا ہو۔ یہ لوگ اگر انکی فصد کھولی جائے اور انکے فم معدہ کی کوئی تدبیر پہلے سے نہ ہوئی ہو فصد سے خطرہ عظیم پیدا ہوگا اور بیشتر بعض کی ہلاکت عارض ہوتی ہے۔ پس فم معدہ کے ذکی الحس کو اور اسکو جبکہ فم معدہ ضعیف ہو چند لقمے روٹی کے کھلا دینے چاہئیں جو کسی رب ترش اور خوشبو میں ڈبوئی گئی ہوں۔ اور اگر ضعف بوجہ برودت مزاج کے ہو شربت شکر میں ڈبونا چاہیے جس میں خوشبودار گرم چیزیں پڑی ہوں۔ خواہ پودینہ کا شربت اور معجون مسک در شربت میہ مسک پلا کر بعد ازاں فصد کھولی جائے۔ اور جبکہ معدہ میں صفرا پیدا ہوتا ہو پہلے اسکو فم آب گرم سے ہمراہ سلجھین کے کرا کے اسکے بعد چند لقمہ کھلائیں اور تھوڑی دیر آرام دے کر بعد ازاں فصد کھولی جائے اور بدل مایہ تحلل اس خون جید کا جو فصد سے خارج ہوگا اسکا تدارک کریں اگر قوی ہو کباب مع اسکے ثقل کے کھلائیں کہ اگر وہ ہضم ہو جائیگا زیادہ تغذیہ کرے گا اگر مقدار میں کم دینا چاہیے کہ معدہ ضعیف ہو بعد ازاں فصد کرنی چاہیے کبھی نکسیر زیادہ چلنے کی وجہ سے کسی رگ سے فصد کرتے ہیں خواہ رحم سے خون جاری ہونے کے روکنے کے واسطے خواہ خون مقعد اور سینہ کے خون کے روکنے کے واسطے خواہ اور جراحات کے خون بند کرنے کے واسطے تاکہ خون بطرف غلات کے جذب ہو کے بند ہو جائے اور یہ علاج قوی ہو اور نافع ہو ایسی فصد میں زخم کا تنگ زیادہ ہونا واجب ہو اور چند مرتبہ کھولنا چاہیے نہ کہ ایک ہی روز مگر با ضنصرار ایک ہی روز بھی ہو سکتا ہو بلکہ ایک دن کے بعد دوسرے روز۔ اور ہر مرتبہ خون کم لیا جائے اگر ممکن ہو حاصل یہ ہوتا میں فصدوں کا زیادہ ہونا بہتر ہے نسبت اسکے کہ ایک ہی مرتبہ خون کی مقدار کثیر کا اخراج کریں۔ جو فصد بلا حاجت کھلتی ہو ایسی سے صفرے کا مہیاں ہوتا ہو اور اسکے بعد شکی زبان وغیرہ کی ہوتی ہو اسکا تدارک آب شحیر اور شکر وغیرہ سے کریں۔ اور جو شخص دوبارہ فصد کھولائے اور پہلی فصد سے اسے کچھ مضرت فارغ وغیرہ کی نہ پہونچی ہو چاہیے کہ دوبارہ کی فصد میں اسکی رگ طول میں کھولی جائے تاکہ حرکت مفصل کی اسکے انتہام اور رگ جانے سے باز رکھے اور فصد وسیع کھولی جائے اور اگر با انہم خوف یہ ہو کہ خون بند ہو جائے گا بہت جلدیقا زخم پر ایک کپڑا روغن زیتون اور نمک سے بھگو کر رکھیں اور اوپر اسی مقام سے ٹپی باندھیں اور اگر نشتر میں بروقت فصد کے روغن لگا دیں بسرعت انتہام یعنی زخم کے بھر آنے کو منع کریگا اور درد بھی کم ہو جائے گا اور مقام فصد کو ملیں اور روغن زیتون وغیرہ اس مقام پر لگائیں اور مالش بہ نرمی ہو خواہ پہلے زیتون سے ملیں اسکے بعد کپڑے سے ملیں۔ سو رہنا درمیان فصد اول اور فصد دوم کے ہیئت مقام فصد کو ملجم کر دیتا ہو۔ وہ قواعد بھی یاد کرنے چاہئیں جو استفراغ کی نسبت فصل ستائیس میں بیان ہوئے ہیں کہ فصد کے واسطے بھی استفراغ اس روز کا کریں جس دن ہوائے جنوبی چلے جیسا اور استفراغ کے واسطے اسکی ضرورت ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد ان لوگوں کی جسکے مزاج میں وسوسہ ہو اور فصد مجاہدین کی اور جو لوگ محتاج فصد کے رات کو اور زمانہ نوم میں ہوں ضیق یعنی تنگ ہونی چاہیے تاکہ نرفت الدم پیدا نہ ہو اسی طرح جو شخص محتاج دوسری مرتبہ فصد کا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دوبارہ فصد کھولنی تاخیر زمانہ کی زیادہ چاہتا ہو درمیان فصد اول اور دوم کے بوجہ ضعف مقصود کے



کہ تشنج جو قوت پیدا ہوتا ہے یا بیداری پیدا ہوتی ہو خواہ پسینا زیادہ نکلتا ہو یا قوت ساقط ہوتی ہو انھیں اغراض کے مقابلہ کے واسطے کسی قدر خون زائد رہنا چاہیے جو مقابلہ شدت کا ان اعراض کی کرے۔ اسی طرح جس محوم کی حمی عفونت نہ ہو اور فصد کھولی جائے واجب ہے کہ خون کم نکالیں تاکہ واسطے تحلیل حمی کے خون کا ساز و سامان باقی رہے۔ پھر اگر تپ میں التهاب کی شدت ہو اور از قسم حمی عفونت ہو دس قاعدوں کا لحاظ کر کے فصد کھولنی چاہیے۔ پھر قارورہ کو دیکھو اگر غلیظ مائل بسرخی ہو اور منض بھی عظیم اور سحنہ میں استفراغ ہو اور حمی تیز نہیں جس سے بدن میں انحراف اور طوبت کا فنا آنا فنا اور لاغری بڑھتی جاتی ہو پس بروقت خلا و معدہ کے طعام سے فصد کھولنی چاہیے اور اگر قارورہ ہنوز رقیق ہو خواہ تازی ہو اور سحنہ سوکھتا جاتا ہو ابتداء مرض سے پس ہرگز فصد کھولنی نہ چاہیے۔ اگر حمی میں فترات و رسکون پیدا ہوں اسی زمانہ میں موقع فصد کا ہو۔ لہذا کا حال بھی دیکھنا چاہیے اگر لہزہ قوی ہو ہرگز فصد نہ کھولنی چاہیے رنگ خون کا بھی دیکھنا چاہیے اگر رقیق مائل پسیدی ہو فوراً بند کر دینا چاہیے مجملہ یہ بھی لحاظ رہے کہ فصد سے مرین پر غلبہ یحیوان اخلاط صغریٰ کی کاٹنا اور غلبہ اخلاط خام بار غلبہ کرے پھر اگر تپ میں فصد بنظر قواعد عام خواہ حکم خاص کے واجب ہو اس فعل کی طرف التفات نہ کرنا چاہیے کہ بعد روز چہارم کے محوم کی فصد مناسب نہیں ہو سلیے کہ بعد وجوب فصد کے چالیس دن کی مدت میں بھی ہر وقت فصد جائز ہو یہ رائے جالینوس کی ہے لیکن روز چہارم سے پیشتر فصد اولیٰ ہو بہ نسبت بعد اس زمانہ کے۔ اگر دلائل وجوب فصد کے صحیح ہوں اور فصد میں تقصیر ہو جائے پھر جو وقت کیون نہ ہو اس وقت فصد کھول دینی چاہیے بعد رعایت دس چیزوں کے۔ اکثر بعض حیثیات میں کو حاجت ہو مگر فصد سے طبیعت کو مادہ کے دفع اور مقابلہ کی قوت پیدا ہوتی ہو اس واسطے کہ کچھ مقدار مادہ کی فصد کی وجہ سے کم ہو جاتی ہو۔ مگر یہ فصد بلا حاجت اس وقت جائز ہو کہ سحنہ اور قوت وغیرہ خست فصد کی دیتے ہوں حمی و موی میں استفراغ بذریعہ فصد کے ضرور ہونا ہو مگر ابتداء میں خون باخراط نکالنا جائز نہیں ہو اور بروقت لفعج کے فصد مغرط ضرور ہو اور اکثر حمی و موی بوجہ فصد کے فوراً زائل ہو جاتی ہو۔ جو مزاج بشدت بار و ہوا کے بدن کی فصد کھولنی چاہیے اور جو بلا دہشت سرد ہوں ان میں بھی استعمال فصد کا ناجائز ہو۔ اور بروقت درد شدید کے اور بعد ایسے استحام کے جو تحلیل ہو اور عقب جماع کے اور تا اسکان اس میں جو چودہ برس سے کم ہو ایضاً اس شیخوخت میں بقدر امکان بان اگر اعتماد سحنہ پر ہو اور پر ہونا غفل کا اس طرح پر کہ سترخی اور ڈھیلے نہ ہوں اور کٹا دگی رگوں کی اور آنکا پر ہونا اور سرخی رنگ کی ظاہر ہو ایسے مشائخ اور کم سن لوگوں کی فصد پر جرات ہو سکتی ہو۔ کم سن لڑکے بتدریج اور تھوڑی تھوڑی فصد سے خوگر کیے جاتے ہیں جبکہ بدن یا وہ لاغر ہوں خواہ زیادہ فربہ ہوں خواہ بدن میں زیادہ تحلیل اور ڈھیلہ پن ہو خواہ بدن پسید اور ڈھیلے ہوں خواہ زرد بدن کہ سہین خون مطلق معلوم نہ ہو انکی فصد سے بھی احتراز کرنا واجب ہو حتیٰ کہ ممکن ہو۔ اور جس ابدان کے امراض طولانی ہو چکے ہوں انکی فصد بھی نہ لینی چاہیے مگر انیکہ فساد خون ان ابدان کا مستعدی فصد کا ہو پھر مضائقہ نہیں۔ مگر خون کو قائل دیکھنا چاہیے اگر سیاہ اور گاڑھا ہو نکالنا چاہیے اور پسید اور رقیق ہو فوراً بند کر دینا واجب ہو کہ ایسے خون کے نکالنے میں خطرہ عظیم ہو۔ بروقت امتلاے طعام کے بھی فصد سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ مادہ ناپختہ بطرف رگوں کے جذب نہ ہو عوض اس طوبت کے جو فصد سے نکل گئی۔ اور بروقت امتلاے معدہ اور امعاء کے فضل مجوس خواہ اس فضل سے جو قویٰ ہو یا ضا فصد سے اجتناب کرنا چاہیے بلکہ اس فضل کے نکالنے میں کوشش پہلے فصد سے کرنی چاہیے سہ او قریب معدہ کے فضول کو بذریعہ قے کے اور نیچے کی امعاء کا فضل جسطور سے نکل سکے گو بذریعہ حقنہ کے ہو نکالنا چاہیے جس شخص کو تخمہ عارض ہو اسکی فصد بھی نہ لینی چاہیے بلکہ اتنی مہارت دینی چاہیے کہ تخمہ مضم ہو جائے



ہوتا ہے۔ اگر مرض کے بحران چند ہونے والے ہوں اور ان بحران کا زمانہ طو لانی ہو پس زیادہ خون کا نکالنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ بلکہ اگر بدو ن  
فصد کے سکون مرض کا ممکن ہو یہی کرنا چاہیے اور اگر سکون مرض بدو ن فصد کے ناممکن ہو تو طور اس خون بدریہ فصد کے نکالنا چاہیے  
اور بہت سا خون باقی رکھنا چاہیے کہ اگر ضرورت ہو چند مرتبہ فصد کھولی جائے اور قوت بدنی واسطے مقابلہ بحران کے باقی رہے جس شخص  
کی فصد زمانہ دراز سے نہ کھلی ہو اور جاڑوں میں زیادتی خون کی بوجہ ہاتھ پاؤں ٹوٹنے کے شکایت کے فصد کھولنا جائز ہو مگر بقیہ خون  
اس قدر رہے جو سو بست فصل کو مانع ہو اور فصد خون کو بجانب مخالف جذب کرتی ہو بوجہ روکنے طبیعت کے۔ اگر بوجہ فصد کے ضعف قوت  
پیدا ہو بوجہ زیادہ نکل جانے خون کے اخلاط کثیر پیدا ہوتے ہیں اور غشی اول فصد میں واقع ہوتی ہو اس واسطے کہ دفعہ غیر متعارف چیز پیدا ہوتی ہو یعنی  
جاری ہونا خون کا۔ اگر قوت ہوئی ہو فصد لینے سے خون برآمد نہیں ہوتا اور اس طرح کہ اگر بعد فصد کھلنے کے قوت ہو خون بند ہو جاتا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور  
ہو کہ خون فصد کا خود بخود بند نہیں ہوتا جب تک بند نہ کیا جائے اور قوت لہج کے ہمراہ فصد نہیں ہوتی ہو۔ حاملہ اور عائض کی فصد بدو ن ضرور شدید  
کے جائز نہیں مثلاً حیض قوی ہو کنا مگر کوڑ ہو اگر قوت دفا کرے۔ یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ جس وقت علامات امتلاء خون کے پیدا ہوں اور پر  
مذکور ہو چکے فصد واجب نہیں ہوتی بلکہ اکثر امتلاء اخلاط خام کی ہوتی ہو اس وقت فصد نہایت درجہ مضر ہوتی ہو اس لیے کہ اگر بلا تفسیح فصد  
نی جائے خوف ہلاکت مریض کا ہوتا ہو۔ جبکہ بدن میں خلط سوداوی غالب ہو مضافتہ نہیں کہ پہلے اسکی فصد کھول کے بعد از ان  
بدریہ اسہال کے استفرغ کریں۔ بلکہ طبیب پر مراعات حال رنگ بدن کی واجب ہو ان شروط سے جو آئندہ ہم مذکور کریں اور اعتبار تمد  
کا بھی کرنا چاہیے کہ ظہور تمد سے اطمینان کامل ہوتا ہو کہ فصد واجب ہو جس شخص کے بدن میں خون صالح کم ہو اور اخلاط ردی کی بدین  
کثرت ہو اور اگر اسکی فصد کھولیں خون صالح نکل جائیگا اور خلط ردی غالب ہو جائیگی۔ اور جب کا خون فاسد ہو اور کم بھی ہو اور کسی عضو کثیر  
متوجہ ہو کہ اسکا مال ہو فاضل عظیم اس عضو میں پیدا کریگا اور بدو ن فصد کھولنے کے چارہ نہ ہو واجب ہو کہ فصد کھول کر طور اس خون نکالیں اور  
بعد از ان غذائے خوشگوار کھلائیں اور پھر دوبارہ فصد کھولیں چند روز کے بعد تاکہ تمام خون فاسد نکلا جائے اور اچھا خون باقی رہ جائے۔ اگر فاسد  
خون میں اخلاط اصفر اوی ملے ہوں انکے استفرغ کے واسطے پہلے اسہال لطیف خواہ قوی کی تدبیر کرنی چاہیے خواہ انکے شکم کی فکر کجائے  
اور مریض کو سکون اور آرام دینے میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اور اگر اخلاط غلیظ ہوں قدام اظہار ایسے وقت مریض کو تکلیف استحام کی  
دیتے تھے اور اپنے کارہائے ضروری میں چلنے پھرنے کو زیادہ حکم کرتے تھے اور بیشتر قبل فصد اول کے اور بھی فصد ثانی سے پہلے بعد فصد  
اول کے سنجیدہ لطیف حسین زوفا اور حاشا مطبوخ ہو پلاتے تھے۔ اگر باضطرار فصد کی حاجت ہو یا وجود ضعف قوت کے بوجہ غلیظی یا  
اور اخلاط کے جو ردی ہوں پس چاہیے کہ فصد چند مرتبہ کھولی جائے جیسا ہم نے بیان کیا ہو۔ باریک ختم فصد کا بیشتر سے قوت کی حفاظت زیادہ کہتا ہو  
لیکن بیشتر ایسی فصد سے خون قین نکل جاتا ہو اور خون کثیف اور کدورت ناک نہیں نکلتا ہو۔ اور چوڑے منہ کی فصد سے غشی بہت جلد پیدا ہوتی  
ہو اور تنقیہ خوب ہو جاتا ہو اور اندال اس زخم کا بدیر ہوتا ہو مگر ایسی فصد اسکے حق میں بہتر ہو جو براہ احتیاط فصد کھولائے اور فربہ لوگوں  
کو بھی ایسی ہی مناسب ہو بلکہ جاڑوں میں فصد واسع بہر حال بہتر ہو تاکہ خون بستہ ہو کر رک نہ جائے اور رنگ منہ کی فصد گرمیوں میں اگر  
حاجت ہو بہتر ہو۔ بروقت فصد کھولنے کے فصد وسیع جسکی فصد کھولی جائے اگر لیتا ہو تو بہتر ہو کہ یہ وضع حفظ قوت کے واسطے بہت مناسب  
ہو اور غشی بھی پیدا نہیں ہوتی حیات میں اگر شدید ہوں تا امکان فصد سے اجتناب اولیٰ ہو اگر التهاب شدید ہو اور کل حیات جو غیر  
مادہ میں انکے زمانہ ابتداء میں درایام دورات میں اور جن حیات کے ہمراہ تشنج ہو یا وصف حاجت کے بھی فصد کھولنی چاہیے اس لیے



اسی لئے کہ کثافت سے تعدیل لطافت کی ہوتی ہو۔ اگر اسوقت یہ دوا بطور ضماو کے مستعمل ہو لطیف قوت دوا کی نافذ ہو جائیگی اور کثیف قوت نافذ ہونے سے رگ رہنے لگی پس جو قوت لطیف نافذ ہوئی ہو اسکا نفع پیدا ہوگا اور اسکی مثال ایسی ہوتی ہے دسبیا ہو کے ستون کے ساتھ خنا زیر ضماو کیجائے ضماو اور طلا کا فائدہ ایکسا ہو مگر ضماو میں کیتھد پسیدگی ہوتی ہو اور طلا رقیق ہوتا ہو اکثر طلا پارچا اور جیتھرون کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہو اور اگر اعضائے ریشہ مثل قلب و رجا کے تدریجہ تدریجہ طلا مد نظر ہو کپڑوں کے ٹکڑے عود اور صندل میں پسے ہوئے کام طلا سے خوشبو کا کرتے ہیں جب اُسے اعضائے مذکورہ گرم کیے جائیں فصل انیسویں نطولات کے بیان میں نطول تڑپڑے کو کہتے ہیں یہ بھی ایک قسم کا عمدہ علاج ہو اگر تحلیل مادہ کی سر وغیرہ دیگر اعضائے مرکوز ہو خواہ کسی عضو کا مزاج بدلتا ضرور ہو جو اعضا محتاج نطول کے ہیں گرم ہو خواہ سرد پھر اگر اُس میں فصل کا انصباب نہوتا ہو پہلے نطول گرم کا استعمال کرنا چاہیے بعد ازاں آب سرد سے تڑپڑا دینا چاہیے تاکہ جو نرمی نطول گرم سے پیدا ہوئی ہو بعد چوبچے آب سرد کے عضو مذکور مضبوط ہو جائے اور اگر انصباب مواد کا اُس عضو میں ہوتا ہو پہلے سرد پانی سے نطول کر کے بعد ازاں نطول گرم کا استعمال کریں فصل بیسویں فصد کے بیان میں فصد ایک استفرغ حاکم ہو کہ اُس سے کثرت مادہ کی نکالی جاتی ہو اور کثرت سے مراد زیادتی اخلاط کی ہے جو برابر رگوں میں زیادہ اور کسی رگ میں کم اور بیش ہو فصد کا استفرغ دو شخصوں کے واسطے درکار ہو۔ اول تو جو شخص آمادہ امراض کا ہو اور اسکا خون بڑھ گیا ہو۔ دوم جو مریض ہو یہ دو شخص ایسے ہیں کہ انکی فصد یا بوجہ کثرت خون کے کیجائے یا خون کی برائی کے لحاظ سے فصد تجویز ہو خواہ دونوں ضرر ممتنع ہوں۔ آیا وہ امراض جسے جو شخص مستعرق النساء اور فقرس موسیٰ اور وجع مفاصل دموی کا ہو خواہ جس کو نفث الدم بوجہ شگافہ ہونے اُس رگ کے عارض ہوتا ہو جو اسکے پیچھے میں باریک سی لگی ہوئی ہو جب اُس میں خون زیادہ پیدا ہوتا ہو پھٹ جاتی ہو۔ خواہ جو لوگ مستعرق اور سکتہ اور مالینو لیا کے ہوں اور انکے بدن میں خون کی کثرت ہو خواہ مستعد خوانیق اور ورام حشا کے اور مدھار کے ہوں۔ خواہ جو لوگ کہ انکی بواسیر کا خون بند ہو گیا ہو اور عادت اسکی جاری رہنے کی تھی خواہ جس عودت کا حیض بند ہو اور یہ دونوں ہمیشہ انکے الوان و جوب فصد پر دلیل نہیں ہوتے ہیں اسلئے کہ انکے رنگ میں تیرگی اور سپیدی اور سبزی پیدا ہوتی ہو اور ایفنا جو لوگ ایسے ہوں کہ انکے اعضائے باطنی میں ضعف ہو اور مزاج انکے گرم ہوں پس ان لوگوں کو لائق یہی ہو کہ فصل ربع میں فصد علی کھولی جائے اگرچہ ان امراض میں مبتلا ہوں۔ اور بھی جو لوگ ایسے ہوں کہ انھیں صدمہ چوٹ کا مارنے خواہ گر پڑنے سے پہنچا ہو اور کبھی بظلم اس احتیاط کے انکی فصد لی جاتی ہو کہ دم پیدا نہواور جبکہ بدن میں دم ایسا ہو کہ اُسکے شگافہ ہونے کا خوف ہو قبل دم پختہ ہونے کے کہ انکی فصد بلا حاجت بھی لیجانی ہو اگرچہ خون میں کثرت نہو۔ یہ بھی واضح رہے کہ ان امراض کا جب تک خوف وقوع ہو اور پیدا ہوں ان میں زمانہ جواز فصد کا وسیع ہو اور اگر یہ امراض پیدا ہو جائیں اوائل میں ان امراض کی فصد کو ترک کرنا لازم ہو اسلئے کہ اسوقت فصد سے فضول میں رقت پیدا ہوتی ہو اور رقیق ہو کر تمام بدن میں جاری ہوتے ہیں اور خون صالح سے مل جاتے ہیں اور بیشتر وہ خون جسکے نکالنے کی ضرورت ہو فصد سے اوائل میں ان امراض کے خارج نہیں ہوتا اور چند مرتبہ فصد کی ضرورت ہوتی ہو کہ اُس سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہو۔ پھر جو وقت نفع مادہ کا ظاہر ہو اور زمانہ ابتداء مرض کا گزر جائے اور زمانہ انتہا کا بھی تمام ہو جائے اسوقت اگر فصد واجب ہو اور کوئی مانع بھی نہو فصد کھولنی چاہیے۔ پھر بھی اسکا خیال رہے کہ بروز حرکت مرض کے فصد اور کوئی استفرغ نکرنا چاہیے اسلئے کہ وہ رزق راحت داکرام کا ہو اور اسدن سونا مفید ہوتا ہو اور اسدن مرض کا ثوران اور غلبہ



ایسے شخص کو پر خوری سے منع کرنا چاہیے اور طعام اور شراب میں اعتدال کر دینا چاہیے فصل پندرھویں بیان میں تدارک آلہ  
احوال کے جوئی کرنے والوں کو ہوتے ہیں تو کے روکنے کی تدبیر پہلے بیان ہو چکی اور غدد اور وجہ جو شراب سہف کے نیچے  
پیدا ہونے کو گرم پانی اور روغن ملین کے سینکنے سے خواہ مجھ ناری لگانے سے دفع ہوتے ہیں۔ جو لذع شدید بعد قے کے معدے میں  
باقی رہ جائے اسکو تناول شوربا ئے روغن دار سیرج المضم دفع کر دیتا ہو اور مقام درد پر مالش روغن بنفشہ کی حسین روغن شب بو اور  
تھوڑا سا موم شریک ہو بھی مفید ہو سچکی اگر سہم عارض ہو چنیک پیدا کرنے سے دفع ہوتی ہو اور جہ جہ گرم پانی بخور اور تھوڑا سا لہو  
نافع ہو قے دفع کرنے کی تدبیر جو دھوین فصل میں خواہ جان مضار قے کا بیان ہو اور کر از اور دیگر امراض بارہ اور سات اور  
انقطاع صورت جو بعد قے کے عارض ہوں اطراف کی بندش اور انکا بیکد بیک متصل پاندھنا نافع ہو اور مدہ کو روغن زیتون حسین سلب  
کو جوش دیا ہو اور کر بلا جوش دیا ہو اس سے سینکننا اور شمد ہمارا آب گرم کے پلانا مفید ہو اور جو کوسات عارض ہوا اسکے لیے یہی  
ادویہ مستعمل کیجا مین اور اسکے کان میں پکا کر باتین کرین فصل سوٹھویں تدبیر افراط سے قے عارض ہونے کی  
اسکو سلانا چاہیے اور جس تدبیر سے نیند پیدا ہو پیدا کرنی چاہیے اور اسکے اطراف کی بندش ایسی کرنی چاہیے جس طرح افراط سہال  
میں کیجاتی ہو اور مدہ کا علاج بذریعہ قائلض ضداد اور مقوی کے کرنا چاہیے۔ پھر اگر قے میں افراط ہو اور خون برآمد ہو وودھ  
میں شراب چار تو طولی جو تخمیناً پاد آنا کر کسر زائد بوزن ہندوستان ہوئی شریک کر کے پلائیں کہ اذیت دوائے مقوی کی کم کر دیتی ہو  
اور خون بند کر دیتی ہو اور طبیعت نرم کر دیتی ہو۔ اگر ارادہ ہو کہ اطراف صدر اور مدہ خون سے پاک ہو جائیں کہ خون ان مقامات میں  
بستہ نہو جائے اسوقت سنگبین برف سے سرد کر کے تھوڑی تھوڑی پلائی چاہیے اس کچھلے امر کے فائدہ کے خیال سے آب گ خرقہ  
ہمراہ گل ارنی کے استعمال کرتے ہیں پس جس شخص کو قے بافراط عارض ہو چاہیے کہ بہت دوا پلائی جائے۔ جو ادویہ مقوی ہیں انکی  
قوت کے درجات کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور اس کا بھی خیال ضرور رہے کہ ہر ایک دوا کیونکر پلانے کے لائق ہو اور خصوصاً خون  
کے استعمال کے شروط قرا دین اور ادویہ مفردہ کے باب میں ملاحظہ کرنے چاہیں فصل سترھویں حقنہ کے بیان میں  
حقنہ ایک علاج عمدہ ہو آنتوں کے فضول دفع کرنے کے واسطے اور تسکین درد گردہ اور شائدہ اور انکے اور ام کے بارہ میں بھی نافع ہو اور  
امراض قولنج کو بھی مفید ہو اور جذب فضول کا اعضا رئیسہ جو معدے سے ادیر میں بھی کرتا ہو۔ مگر تیز حقنہ سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہو  
اور تپ عارض ہوتی ہو اور ارادہ بعد شفا رخ کے امعا وغیرہ میں باقی رہ جائے اسکے نکالنے پر حقنہ سے اعانت ہوتی ہو جس آلہ سے حقنہ  
کیا جاتا ہو اور طرح کرنا چاہیے اسکا ذکر قولنج کے باب میں کیا جائیگا۔ غالباً افضل اوقات حقنہ لینے والے کے یہ ہیں کہ مستلقی ہو اور پھر  
جبت لیٹ جائے اور بطرف درد کے مائل ہو کر لیٹے اور اسوقت ہوا سرد ہو یعنی دونوں وقت صبح اور شام کے اور ایسے وقت میں  
کر بلا در اضطراب و غشی کم ہوتی ہو۔ حام کی خاصیت یہ ہو کہ اس سے خلط میں ران و تفرق پیدا ہوتا ہو اور حقنہ اخلاط لبتہ کو جذب کرتا ہو  
اسی واسطے بہتر نہیں ہو کہ قبل حقنہ کے حام کرے جس شخص کے امعا میں عقر یا بستگی ہو اور بسبب حمی خواہ اور کسی مرض کے حاجت حقنہ کی ہو اور  
خوف یہ ہو کہ شاید حقنہ سے اخراج مواد ہو بلکہ دوائے حقنہ بھی رک جائے اس پر واجب ہو کہ اپنی مقعدہ اور ناف کو اور گردا گرد اسکے سینک کرے  
باجرے وغیرہ کو گرم کر کے فصل اٹھا رھوین طلا کے بیان میں طلا کرنا بھی معالجات کے اقسام میں ایسا ہو کہ خاص مقام ہر  
اثر پہنچتا ہو اور کسی کسی دوا میں دو قوتیں ہوتی ہیں لطیف اور کثیف اور حاجت بطرف قوت لطیف کے زیادہ ہوتی ہو نسبت کثیف کے



بعد تو کے متصل فصد نکرانی چاہیے۔ بلکہ تین دن کا وقفہ دے کر فصد کا استعمال مناسب ہو خصوصاً اگر فم معدہ میں خلط موجود ہو۔ اکثر  
 دشواری قوی میں بوجہ رقت خلط کے پیدا ہوتی ہے پس پہلے اس خلط کو غلیظ کرنا مناسب ہو سو یہی حب الزمان کا استعمال کر کے۔ یہ بھی  
 جاننا ضرور ہو کہ اس حال تکھی بعد تو کے دلیل اس بات پر ہو کہ مادہ ختمہ کا بطرت سفل کے دفع ہوا ہو۔ اور ہمال کے بعد تو کا عارض ہونا  
 اسبہ دلالت کرتا ہے کہ یہ قوا عارض اس حال سے ہو۔ افضل اوقات تو کرنے کے واسطے گرمیوں میں ٹھیک دوپہر ہو اگر بوجہ درد کے تو کچھ آگے۔  
 بدن کے واسطے تو نافع ہو اور آنکھ کے حق میں مضر ہو۔ حاملہ کو تو کرانی مناسب نہیں ہو اسلئے کہ فضول حیض کے اس قوی سے دفع نہونگے اور  
 تعب سے تو کے اضطراب میں پریگی پس اسکی تسکین کرنی چاہیے اور تو نہ کرنی چاہیے۔ اور سب لوگ سوائے حاملہ کے جبکو تو عارض ہو  
 چاہیے کہ مدوی چیزیں جنسے تو ہو جائے پلائی جائیں فصل بارہویں بیان میں ان چیزوں کے جو تو کرنے والے کو  
 چاہئیں تو کرنے والا جب تو کرنے سے فارغ ہوا اپنے منہ اور چہرے کو سرکہ میں پانی ملا کر دھوئے تاکہ سر میں گرانی پیدا نہ ہو اور  
 آب سبب کے ساتھ تصویری مصطلکی ملا کر پیو اور کھانے سے منع کیا جائے اور راحت اور آرام کا التزام کرے اسکے شر اسیت میں وغن  
 لگائیں اور دخل حمام کریں اور جلد نہلا کر باہر نکالیں۔ اگر بوجہ کسی ضرورت کے کھانا واجب ہو کوئی لذیذ شو کھلائیں جسکا جوہر پاکیزہ ہو  
 اور سر بیچ المضم ہو فصل تیرہویں منافع تو کے بیان میں حکیم بقراط ایک مہینہ میں دو مرتبہ تو کرنے کا حکم کرتا ہو یعنی دو دن بعد تو  
 تو کرنی چاہیے تاکہ دوسرے روز باقی ماندہ روز اول کا بوجہ کی خواہ دشواری روز اول کے کھلے اور جو کچھ معدہ میں گنج گیا ہو وہ بھی کھلے  
 بقراط کہتا ہو کہ میں ضامن حفظ صحت کا اس شخص کے واسطے ہوں جو یہ تدبیر با التزام کیا کرے۔ اور بکثرت تو کرنی بد ہو اور تو مذکورہ بالا سے  
 استفراغ بلغم اور صفراوی اور سوداوی خلط کا بھی ہوتا ہو اور معدہ کا تنقیہ ہوتا ہو اسلئے کہ معدے کے تنقیہ کے واسطے تنقیہ کرنی کوئی  
 ایسی شے نہیں جیسے امعا کی واسطے وہ صفرا ہو جو بطرت آنکھ آتا ہو اور تنقیہ کرتا ہو ایسی قوت سے سر کی گرانی بھی دور ہو جاتی ہو اور بصارت  
 میں جلا پیدا ہوتی ہو اور ختمہ دفع ہو جاتا ہو ایضاً یہ قوت اس شخص کو بھی مفید ہو جسکے معدہ پر صفرا گرتا ہو اور طعام کو فاسد کر دیتا ہو اگر طعام سے  
 پہلے تو کرے پھر اسکی غذا بروقت صفائی معدہ کے پونچے گی اور فاسد نہوگی اس قوت سے معدہ کی نفرت چکنی غذا سے برطرف ہو جاتی ہو اور جو  
 سقوط اشتہائے صحیح معدہ میں ہو یا اشتہائے ترش و کھٹی چیزوں کی معدہ میں پیدا ہو وہ بھی رائیل ہو جاتی ہو اور بدن کا ترہل در دھیلان  
 بھی دور ہوتا ہو اور جو قرح گروے اور مشائے میں ہوں یہ قوت انکو بھی نافع ہوتی ہو۔ خدام کے واسطے یہ قوی علاج ہو اور رنگ میں برائی پیدا ہونیکا  
 بھی علاج قوی ہو اور صرع جو بشرکت معدہ کے ہو اور یرقان اور انتصاب نفس یعنی سیدھے کھڑے ہو کر سانس آئے ورنہ دشواری ہو  
 اسکے واسطے اور عشتہ اور فالج کے واسطے یہ قوت مفید ہو۔ قویا کا بھی علاج کامل اس قوت سے ہوتا ہو واجب ہو کہ ہر مہینہ میں ایک مرتبہ  
 خواہ دو مرتبہ بروقت احتلاً معدے کے تو کرے مگر دورہ مقرر نہ کرے اور شمار ایام کا ملحوظ نہ رکھے۔ بہت موافق اسکو تو ہوتی ہو جسکا  
 مزاج صفراوی ہو اور بدن اسکا لاغر ہو فصل چودھویں مفرط قوت کے ضرر کا بیان قریب افراط کرنی معدہ کو مضر ہو کہ اس میں صفت  
 پیدا کرتی ہو اور اسکو ہنرہ نشانہ کے واسطے متوجہ ہونے مواد کے کرتی ہو اور سینہ اور آنکھ کی بصارت کو اور دانتوں کو اور درد سر کو  
 جو فرس ہو مضر ہو مگر وہ درد سر جو بشرکت معدہ سے ہو اور جو صخ فقط سر کی وجہ سے ہو اور کسی عضو کی شرکت پیدا نہوئی ہو جو سر سے  
 نیچے ہو اسکو بھی مضر ہو افراط زائد تو فرسین جگر کو بھی مضر ہو اور یہ درجہ چشم کو اور بیشتر بعض گین پھٹ جاتی ہیں بعضی دمیون کی عادت  
 ہوتی ہو کہ خوب پیٹ بھر کر بہت جلد کھالیتے ہیں اور بعد ازاں تو کر ڈالتے ہیں اس طریقہ سے اکثر امراض ردی اور فرس پیدا ہوتے ہیں



اور قلب و رشتہ کرین بعد اسکے تو کرین اور یہ امور ٹھیک دو پہر دنگو کہنے چاہئیں۔ ایضا بروقت تو کر نیکی و نیکوئی لکھیں اور چڑھا کر پٹی  
باندھنی چاہیے اور میٹ پر بھی ایک کپڑا بطور تھالچے کے لپیٹنا ضرور ہو مگر نرم ہوا و بندش میں اعتدال رہے۔ تو برا مادہ کرنوالی چیزیں جیسے  
جر جیر اور غولی اور طریزینے جھوٹی مچھلی اور فوج کوبھی ترو تازہ اور چٹا اور گندھا اور آتش جو مع ثقل کے شہد کے ساتھ اور ٹٹھا حریرہ بالک کا اور شراب  
شیخون اور قریب اسکے با وام ہزارہ شہد کے اور جو چیز شاہ بلکند یعنی نیم خام روٹی جو روغن میں پکا کر میٹھے قوام یا شکر وغیرہ میں بھگو دیا جائے جیسے جلی وغیرہ  
کے یا اور روٹی چھری جو روغن سے پختہ کیا جائے اس طرح خربزہ اور گھیر اور دونوں کبیرج خواہ انکی طرز میں بانی میں بھگو کر کوئی جائیں اور شیرینی ملائی جائے  
اور جس شوربے میں پی ٹری ہو جو شخص شراب مسکرانہ صفت تو کرنے کے مینی چاہیے کہ تھوڑی سی پکیر تو کرے بلکہ بہت سی پی لے اور تو کرے فقلع ہر پشند  
کے اگر بعد جام کے پیے تو فوراً ہو جائیگی اور باسانی ہوگی اور مہل بھی ہو جس شخص کا ارادہ کسی فن تو کر نیکیا ہو تو قریب اس روز کے چاہیے کہ بخوبی چبا کر  
کوئی چیز نہ کھائے۔ اگر کوئی شخص دو اور مثل خریق کے استعمال کرے چاہیے کہ نہایت متوا استعمال کرے اور اگر کوئی مانع نہ ہو دو گھنٹے دن جب چڑھے اور  
بول و براز سے فارغ ہو کر تو کرے لگر پڑا لگر تو کرے اور باسانی ہو جائے بہتر ہو ورنہ پیر کو سید قدر حرکت سے اگر بچہ بھی تو نہو جام میں دخل کیا جائے  
اور جس پر سے تو کرتا ہو مناسب ہو کہ آئین روغن حنا صغیر اسانگا دیا جائے اگر تقطیع اور کرب پیدا ہو اب گرم اور روغن ریتون پڑانا چاہیے کہ  
یا تو ہو جائیگی خواہ اہمال عارض ہو گا تو کرنے پر اعانت اس تدبیر سے بھی ہوتی ہو کہ معده اور اطراف گرم کیے جائیں کہ اس سے متلی پیدا ہوتی  
ہو اگر دوائے مفتی بہت جلد تاثیر کرے اور جھٹ پٹ تو پیدا ہو چاہیے کہ تو کر و کرین اور ٹٹھرائیں و خوشبو اور حطر جنہرں ہونگائیں اور اطراف کو  
دبا ئیں اور ملین اور قوٹا سامر کر دبا ئیں اور بھی اور سب کھلائیں تھوڑی سی مصطی ملا کر یہ بھی حاننا ضرور ہو کہ حرکت کرنے سے تو زیادہ ہوتی  
اور سکون سے کم ہوتی ہو اور گرمی کی فصل سب پہلے قابل اسکے ہو کہ تو کا آئین استعمال کیا جائے اگر اعتیاج ہو ایسے شخص کے تو کرانے کی جسکا  
سخن بدن مناسب تو کرانے کہ نہیں ہو پس فصل حیف میں البتہ اجازت ایسے شخص کو تو کرانے کی دیکھائی ہو رہے ہیں زیادہ کمی فائدہ کی تو کرانے میں نظر تنقیہ  
اول کے تہا معده کو ہو سواے امعا کے اور بنظر دوسرے تنقیہ کے سر کو اور تمام بدن کو اور جذب قلع مادہ کا فائدہ مہاغل بدن کو ہوتا ہو مفید تو  
کی شناخت غیر مفید سے بطور یہ ہوتی ہو کہ بعد تو مفید کے خفت اور شہا حید و صالح جسمی اور بنجل حید ہوتی ہو اور یہی حال سب قوتوں کا ہو اور اس تو  
سے پہلے متلی ہوتی ہو اور اکثر اسکے ہر اذنع شدید معده میں اور سفش پیدا ہوتی ہو اگر دوائے مہل قوی ہو مثل خریق کے خواہ جو دوا خریق سے  
مکرب ہو شروع میں ایسی تو کے منہ سے لعاب چھوٹتا ہو اور بعد لعاب کے تو میں بلغم کثیر بدفعات کرتا ہو اسکے بعد ایک شویال در روان صاف صاف  
برآمد ہوتی ہو اور نزع خواہ در حسب قدر ہوتی ہو بحال خود ثابت رہتی ہو اس سے اور قسم کے بعد اعراض کے سوائے متلی اور کرب تو کے پیدا نہیں  
ہوتی اور کبھی شکم بھی روان ہو جاتا ہو بعد اسکے چوتھی ساعت میں سکون طبیعت پیدا ہوتا ہو اور اہل براحت ہو جاتی ہو۔ بری تو کی شناخت یہ ہو  
کہ اولاً طبیعت چھبے نہیں ہوتی اور تو کا پیدا ہونا دشوار ہوتا ہو اگر بچہ پیدا بھی ہوئی کرب عظیم ظاہر ہوتا ہو اور ہاتھ پاؤں کچھے جاتے ہیں  
اور آنکھ اندر کو کھسی جاتی ہو چہرہ زیادہ سرخ ہو کر ممتا جاتا ہو اور آنکھ میں سرخی زیادہ پیدا ہوتی ہو پسیت بہت نکلتا ہو واز بند ہو جاتی ہو  
جس کو کیفیت عارض ہو اور جلد تدارک نکلیا جائے فوراً مر جاتا ہو۔ تدارک اسکا بندہ یوحقنہ کے اور شہد اور نیگم بانی پڑانے سے کرنا چاہیے  
اور جن ادیان میں تر یا قبت ہو جیسے روغن سوسن وغیرہ انکا استعمال کرنا چاہیے اور تا بمقدور کوشش کر کے تو کرانی چاہیے اگر تو ہو جائے  
اختناق پیدا نہو گا ایضا حقنہ جو پہلے سے طیار رکھا ہو اسے استعمال کرنا چاہیے بہت مناسب استعمال تو کا اول امراض میں ہو جو مرن ہوں  
جیسے صرع اور استسقا اور جذام یا لیخو یا نفرس عرق النساء۔ تو میں اگرچہ مٹانے میں تاہم اکثر امراض جو جو تو کے پیدا ہوتے ہیں جیسے طرش یعنی بطلان عین



ترکیب سے انکا استعمال مسئلہ اور تلبیس ہو وہ بھی اسی مقام پر مذکور ہیں اور جو مہملات ہر سن کے موافق ہیں انکا بھی اسی طبقہ پر بیان ہوا  
ہو اور ادویہ مفردہ کے بیان میں اصلاح ہر ایک دوائے مفرد کی اور اس کے ضرر کا تدارک اور اس کے بدلنے کی کیفیت بیان ہوئی ہو گی لیکن  
دوا کی اگر سوکھ کر مثل پتھر کے ہو جائیں انکا استعمال درست نہیں اور گیلے یا تر جب بھی جو دیتے ہوں اور اس قدر گیلے ہوں کہ کھڑے سے  
دبانے سے پھر صورت انکی بدل جائے وہ بھی کام کے نہیں بلکہ جو بوقت جو بختی بکڑ لائیں اور کرارے ہونے لگیں مگر انگلیوں کے نیچے دبانے  
سے دب سکیں اسوقت انکا استعمال کرنا چاہیے فصل گیارھویں ذکر کرانے کا بیان طبیب کا ذکر کرنا اس شخص کو زیادہ ناروا  
ہو جسکی طبیعت اور خلقت ایسی ہو کہ اس شخص کا سینہ تنگ اور سانس کی دوا مدبر آمد کی کیفیت نہ رہی ہو۔ اور جو شخص بظردانہ اور  
علامات کے آمادہ نفث الدم اور خون تھوکنے کا ہو خواہ اسکی گردن باریک ہو جو آمادہ اس بات کا ہو کہ اسکی خلق میں ورام پیدا  
ہوتے ہوں خواہ وہ شخص جکا مدہ فضول سے پاک ہو خواہ نہایت فریہ اور موٹا آدمی کہ یہ لوگ بالطبع لائق اسماں کے ہیں لاغرا دمی  
چونکہ صفراوی مزاج ہوتا ہو اسکی حق میں قہر بہت مفید ہو بنظر عادت کے ذکر کرانی اسکو مناسب ہو جسکو قہر بآسانی نہو سکے اور دشواری  
ہو اور انھیں قہر کرنے کی عادت ہو پس یہ لوگ اگر قوی دواؤں سے قہر کرانے جائیں تھوڑے زمانہ میں انکی گریں اعضا نفس کی  
بھٹ جائیں گی اور مرض سل میں گرفتار ہونگے جس شخص کا حال مشتبہ ہو کہ اسکو قہر مناسب ہو یا نہیں پہلے خفیف دواؤں سے تجربہ  
کرنا چاہیے اگر بآسانی قہر ہو جائے زیادہ قہر کرنے پر جبارت کرنی چاہیے قوی ادویہ سے مثل خربوزہ وغیرہ کے۔ اگر شخص ایسا ہو  
کہ قہر کرنا اسے گوارا نہو اور طبیب کو بنظر ضرورت قہر کرانی واجب ہو پہلے اسے آمادہ قہر کرنے پر کرنا چاہیے اور جو قہر کرنا چاہیے  
کہ اسکی غذا نرم باروغن اور شیون بخور کر کے اور اسکی ریاضت میں کمی بلکہ رفتہ رفتہ موقوف کر دینی چاہیے بعد ازاں استعمال  
مقنی چیزوں کا کرنا چاہیے اس طرح کہ پہلے مکئی چیزیں اور روغن ہمارہ مشروبات کے پلائی جائیں اور غذائیں خوشگوار جکا کمیوس جید ہو  
کھلائی جائیں خصوصاً جسکو قہر دشواری ہوتی ہو اسلئے کہ شخص بشیر باوجود پلانے ادویہ مقنی کے قہر نہیں کرتا اسکی طبیعت اخراج  
سودا کو بطرف قہر کے بخل کرتی ہو اسلئے اچھی غذا کھلائی جائے کہ اگر قہر نہو اور مدہ میں باقی رہے اسوقت اچھی غذا کا باقی  
رہنا بہتر ہو بہ نسبت باقی رہنے غذا سے ردی کے۔ جو شخص بعد ایسے طعام کے جو بغرض قہر کرنے کے کھلایا گیا تھا قہر کرے دوبارہ کھانا  
جب تک خوب بھوک نہ لگے اسے کھانا مناسب نہیں ہو اور پیاسا ایسے شخص کی شربت سیت سے فرو کرنی چاہیے۔ پانی نیگرم خواہ جلاب  
اور سکنجبین کا استعمال اچھا نہیں ہو اسلئے کہ انکے دینے سے متلی پیدا ہوتی ہو۔ غذا سے مناسب ایسے شخص کو بچاے مرغ اس طرح پر  
بکائیں کہ پہلے پانی میں جوش دین بعد اسکے انکے پیٹ میں مصالحہ گرم بھر کے آگ پر مثل کہاب بھونیں اور تین پہلے شراب بعد غذا  
کے پلانے چاہیں۔ جسکو کھٹی قہر ہو اور پہلے کبھی عادت ایسی قہر کی نہو اور اسکی نبض میں تھوڑی سی تپ بھی ہو چاہیے کہ غذا دوپہر تانے کے  
نہ کھائے اور قبل از غذا گلاب گرم کر کے پیے اور جس شخص کو قہر سوداوی ہو چاہے اسفنج کا ٹکڑا گرم سرکہ میں ڈبو کر مدہ پر رکھے۔ بہتر ہو کہ جو  
طعام بغرض قہر کرانے کے کھلایا جائے کئی طرح کا ہو اسلئے کہ ایک ہی قسم کے کھانے کو کبھی مدہ ایسا قبول کر لیتا ہو کہ پھر اسکے اخراج میں  
بخل کرتا ہو اور اپنی طرف پھیر لیتا ہو جب قہر فراط ہوئے اور طوبت لمغی لکھنے لگے غذا میں گوشت کنجشک اور کیوڑ کے کچھ کا جو قہر سب  
اڑنے کے ہوں نافع ہو مگر ہڈیاں اور اطراف ان چیزوں کے نہ کھلائی جائیں اسلئے کہ یثقیل ہیں دیر میں ہضم ہوتی ہیں۔ اور  
ہو اسے حمام میں بھی داخل کرنا چاہیے۔ اور بروقت پلانے دوائے قہر کے ایسی حرکات کہ چن چن وڑنے کی ضرورت ہو اور ریاضت کہ چن



اس بات کی ہوتی ہو کہ جرم دواؤں کے استعمال کیے جائیں بلکہ اُنکے قوی اور جوہر کا استعمال کیا جاتا ہو جو بذریعہ ترکیب یا جوش دینے وغیرہ کے نکالا جاتا ہو۔ واجب ہو کہ ادویہ سہل کے ساتھ خوشبودار این بھی شریک کی جائیں اسکا فائدہ یہ ہو کہ تو تین اعضا کی محفوظ رہتی ہیں۔ اگر خوشبودار این ایسی ہوں کہ اُننے تقویت قلب کی پیدا ہو اسی مقام پر انکا شریک کرنا بہت اچھا ہو اس واسطے کہ جو دوا تین مقوی قلب میں آئے تقویت اس روح حیوانی کی حاصل ہوتی ہو جو تمام بدن کے ہر عضو میں موجود ہو۔ ادویہ سہل میں دو قسم کی دوا تین ہوتی ہیں پہلی قسم یہ ہو کہ جس خلط خاص کی دوا ہو اسکا اسہال بہت جلد کرے دوسری قسم یہ ہو کہ استفراغ میں اسکے دیر ہو پہلی قسم کی دوا اپنے فعل سے قانع ہوتی رہے۔ دوسرے قسم کی دوا خلط میں بھی ایک قسم کی مزاحمت پیدا کرتی ہو اور دوسرے قسم کے فعل کو کسی قدر روکتی ہو اور اسکی قوت کو توڑ دالتی ہو۔ پھر جب پہلے قسم کی دوا کا عمل پورا ہو جاتا ہو اور دوسرے قسم کی دوا اپنا اثر شروع کرتی ہو اسکا اثر ضعیف ہو جاتا ہو اور اسکی تحریک پوری نہیں ہوتی اسی واسطے واجب ہو کہ ایسی دوا ضعیف العمل کے ہمراہ ایک ایسی دوا بھی شریک کریں جو اسکے عمل میں جلدی کرے جیسے زنجبیل واسطے تربد کے کہ ایسی دوا کی شرکت سے دیر تک اس دوا کے عمل میں سستی نہیں رہتی مگر یہ فائدہ اسوقت حاصل ہوتا ہو کہ جب ان دونوں دواؤں میں آمیزش اور اختلاط اچھی طرح ہو جائے۔ واجب ہو کہ بروقت تجویز کرنے ادویہ سہل کے ان قواعد کو بھی تصور کریں جو پہنے کتاب ثانی میں قوت ادویہ سہل کے باب میں بیان کیے ہیں جس مقام پر پہنے قواعد کلی ادویہ مفردہ کے ذکر کیے ہیں وہاں اسکا بیان بخوبی ہو گیا ہو۔ دوائے سہل کا اثر چند طرح سے پیدا ہوتا ہو۔ کبھی بخت تحلیل کے بالخاصہ اثر کرتی ہو جیسے تربد اور کبھی اسہال بوجہ عرض کے بالخاصہ پیدا کرتی ہو جیسے ہلیلہ کہ یہ مادہ کو کچھ کر بندر یا قبض اسہال پیدا کرتا ہو کبھی اثر دوائے سہل کا بخت تلسین اور نرم کرنے طبیعت کے بالخاصہ پیدا ہوتا ہو جیسے شیر شست۔ اور کبھی بخت ازلاق کے اثر کرتی ہو یعنی بوجہ لعاب کے مادہ پھسل جاتا ہو جیسے لعاب اسفہل اور آلویے بخارا۔ اکثر قوی دوا تین جن میں سمیت ہو وہ اسہال کو اس طرح پیدا کرتی ہیں کہ طبیعت پر غالب آجاتی ہیں اسی واسطے واجب ہو کہ ایسی دواؤں کی اصلاح اُن چیزوں سے کرنی چاہیے جنہیں قوت فاذہر کی موجود ہو کبھی تلخی اور تیزی اور قبض اور غفوصت یعنی بھٹھا ہونا اور حنوت یعنی کھٹا ہونا بہت کچھ اعانت فعل دوائے سہل کی کرتا ہو جو وقت کیفیتیں فعل دوائے سہل کے قریب ہوں اور اپنی خاصیت کے مناسب اسکی خاصیت پائیں مثلاً تلخی اور تیزی تحلیل پر معین ہو پس جو دوا بندر یا تحلیل کے سہل ہو مثل تربد کے اسکے ساتھ تلخ اور تیز دوا معین ہو سکتی ہو اسہال پر اور غفوصت سے کہ عصر پیدا ہوتا ہو جو دوا سہل بوجہ عصر کے ہو جیسے ہلیلہ اسکے ہمراہ کھٹسی چیزیں شریک کرنے سے اعانت پیدا ہوتی ہو۔ ترشی تقطیع معدے کی بوجہ ازلاق کے کرتی ہو۔ پس مثل آلویے بخارا کے ہمراہ لعاب اسفہل کے معین اسہال ہوگی۔ یہ بھی واجب ہو کہ دوائے مزلق کے ہمراہ وہ دوا جو بالعوض سہل ہو استعمال نہ کریں مثلاً اسفہل ہمراہ ہلیلہ کے گریہ مانعت اس وقت ہو کہ جب تو تین دواؤں کی برابر ہوں بلکہ ایسے وقت میں صلح یہ ہو کہ ایک کی قوت دوسرے کی قوت سے زیادہ ہو کہ اسکا اثر پہلے ظاہر ہو جائے۔ مثلاً ایک دوائے تلسین بازلاق اپنا فعل قبل فعل دوائے عامر کے کرے بعد اسکے جب دوائے عامر اپنا فعل شروع کرے جس چیز کی اُسنے پہلے تلسین کر دی ہو۔ اسکو باسہال دفع کرے اسی قیاس پر اور قواعد ادویہ سہل کے اور مقامات پر رہانت کرے چاہیں فصل دسویں بیان میں ان چیزوں کے جنہیں اور ابواب میں تلاش کرنا چاہیے ہماری قراہا دیں میں ادویہ سہل اور طبع کا بخوبی بیان ہوا ہو اس میں سے ادویہ مذکورہ کو طلب کرنا چاہیے اور جن دواؤں کا لگانے سے خواہ اور کسی



گو بذریعہ مجبہ ناری کے گرم کیے جائیں اس طرح پر کہ مجبہ نیچے اضلاع اور درمیان دونوں شانوں کے لگایا جائے پھر اگر احتیاج اسکی ہو کہ اس کے  
معدے یا اس کے احشا پر ضماؤں کو رد جو اور قابض تر چیزوں کا لگایا جائے یہ بھی جائز ہو۔ اور اداہان میں سے روغن بہ اور روغن مصطلکی بھی مفید ہو  
یہ بھی واجب ہو کہ سرد ہوا سے انکو بچائیں۔ اسلئے کہ سرد ہوا بطریق عصر کے اسہال پیدا کرتی ہو۔ اور گرم ہوا سے بھی اجتناب کرنا چاہئے  
کہ اسکی قوت مست کردیتی ہو۔ یہ بھی واجب ہو کہ انکی تقویت خوشبو دار چیزیں سوئکا کر کرنی چاہیے اور ایک ایک گھونٹ قوالض و کلب  
یعنے کچھ شراب ریجانی میں ملا کر پلانا چاہیے۔ اگر یہ چیزیں گرم پلائی جائیں بہتر ہو۔ اور اس سے بیشتر روٹی آب نار میں خواہ قسام  
سویق یعنے ستو سے یا پوست خشخاش لسی ہوئی استعمال کی جائے بحرب دوا یہ ہو کہ ہایون تین درم بھونکر دوغ ترش میں جو ش میں تا انیکہ بستہ  
ہو جائے بعد اسکے استعمال کریں پس ہی نہایت مفید ہو۔ واجب ہو کہ انکی غذا قابض ہو اور برف میں سرد کجائے جیسے آب گور ترش وغیرہ منجملہ ان  
تدبیروں کے جو انکے صبر سہال پر مبنی ہوں یہ ہو کہ گرم پانی ملا کر تو بہ آمادہ کریں و اسطرح بدن کے بھی گرم پانی میں کھسک کر حرکت کر لیں اگر  
آپر غشی طاری ہوئی ہو۔ شراب کا استعمال ان لوگوں کو قطعاً جائز نہیں ہو۔ یہ قہنی تدبیریں و پر بیان کی گئیں اگر ان میں سے کوئی تدبیر کارگر نہ ہو  
آخر کا استعمال مخدرات کا اور ان معالجات قویہ کا (جو باب منع سہال میں کتاب سوم کے بیان میں ہوگا) کریں بہت لائق ہو کہ طبیب نظر اضیاف  
قرص و رسفون قابض قبل از وقت حاجت طیار کر رکھے اور احتیاطاً حقنہ کو اور جو آلات احقان کے ہیں انھیں بھی موجود رکھے تاکہ بروقت حاجت  
تلاش کی نہ ہو۔ **فصل آٹھویں تدبیر اس شخص کی جس پر دوائے سہل نے اثر نہ کیا ہو** جب دوائے سہل اثر نہیں کرتی ہو منصف اور  
تشویش اور سد اور صداع پیدا کرتی ہو انگریزائی اور جانی پیدا ہوتی ہو ایسے وقت واجب ہو کہ حقنہ کریں اور جمول سہل کا استعمال کریں  
جنگا ذکر قرا دین میں ہوگا اور مصطلکی تین کزہ یعنے تین رلع ورم نیگرم پانی میں ملا کر پسین کبھی قوالض کے پلانے سے ایسے وقت دوائے سہل کا  
عمل ظاہر ہو جاتا ہو جیسے سبب و ربہ کہ یہ چیزیں فم معدہ کو خچہ کر تھلی میں ٹھین تہی ہوں اور قوام دوا کا غلیظ کر کے اوپر کی طرف حرکت کو روک کر  
نیچے کی طرف متوجہ کرتی ہیں و طبیعت کو تقویت دیتی ہیں۔ اگر حقنہ سے فائدہ نہ ہو اور اعراض ردی پیدا ہوں کہ تمام بدن کی گہن اور  
پٹھے پٹھنے لگیں و انکھیں باہر نکل آئیں اور دوا کو حرکت اوپر کی جانب ہو ضرور فصد کر دینی چاہیے۔ بلکہ اگر دوائے سہل عمل نہ کرے اور اسکے بعد  
اعراض بد پیدا ہوں جب بھی فصد کرنا چاہیے گو وہ تین دن بعد کیوں نہ ہو اسلئے کہ اگر فصد نہ لیجائے خوف حرکت اخلاط کا طرف بعض اعضائے سر  
کے ہوتا ہو۔ **فصل نویں احوال ادویہ سہلہ کے** بیان میں بعض ادویہ سہلہ ایسے ہیں کہ انکا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہو جیسے خربزہ یا  
یا تر بد اگر سپید نہ لے بلکہ زرد ہو یا غاریقون اگر سفید اور غاص نہ لے بلکہ مائل بسیا ہی ہو یا ما فریون کہ دوائیں نہایت بد ہیں اگر ان  
دواؤں میں سے کسی دوا کے پینے کا اتفاق ہو اور اسکے بعد اعراض ردی پیدا ہوں تدبیر حائث ہی ہو کہ تا امکان اس و اکیون سے ہڈی  
قویا منجہر کر دینے کے دفع کر دیں۔ اور اسکے بعد تریاق سے علاج کریں اکثر ان دواؤں میں ایسی چیزیں ہیں جنکا شرار و فساد جو طرح میں  
پیدا ہوا ہو بہت سرد پینے سے دور ہو جاتا ہو نہایت ٹھنڈے پانی میں بیٹھنے سے تر بد زرد یا تر بد بخ بعض ہو گیا ہو۔ اسی طرح جو چیز دوا کی  
تیزی کو جو برا نگینہ کرنے اور لمبیں کے اور بچت اس چکناٹی کے جو امیں ہو اور مثل سرختم کے چپکتی ہو تو ڈالے ان دواؤں کے  
شرار و فساد کو دفع کرتی ہو بعض دوائیں سہل کی ایسی ہوتی ہیں کہ انکو مناسبت بعض لہر جہ سے ہوتی رہی۔ اور بعض لہر جہ سے انکو مناسبت  
نہیں ہوتی مثلاً سقمونیایسی دوا اسکا عمل اور اثر سرد ملک کے رہنے دواؤں کے بدن میں نہیں ہوتا اور اگر ہوتا ہو تو بہت ضعیف ہوتا ہو  
جب تک سقمونیایکی مقدار کثیر مستعمل نہ ہو کچھ اثر نہیں ہوتا ہو جیسے عادت بلا ترک کے لوگوں کی می ہو کبھی احتیاج بعض ابدان میں اور بعض بلا دین



پھاڑوں پر دوائے مسل کا استعمال جائز نہیں ہو پس چاہیے کہ دوائے مسل کو ربیع یا خریف میں استعمال کرے۔ اور چونکہ فصل ربیع کی صیف سے پہلے ہوتی ہو اور گویا گرمیوں کا استقبال کرتی ہو اس واسطے فصل ربیع میں سوائے مسل لطیف کے کثیف اور قوی کا دینا جائز ہو یا نہ فصل خریف میں ہر قسم کے مسل قوی کا موقع ہو طبیعت کو دوائے مسل کا خوگر کر لینا بخوری سی حاجت تلبیس کی اگر ہو مناسب نہیں ہو اسلئے کہ یہی عادت بخت ہو جاتی ہو اور اسکا خوگر اسی شغل میں مدت العمر رہتا ہو اور انجام اسکا بہت بد ہوتا ہو جس شخص کا مزاج یا پس ہو دوائے قوی اسکو نا تو ان کو دیتی ہو۔ دوائے ضعیف کے پینے کے بعد حرکت کم کر لی جائے تاکہ قوت دوا کی تحلیل پائے۔ مغللہ ادویہ ضعیفہ کے جو مبارک ہو یعنی بے ضرر ہوں ہفتہ اور شکر ہو جس شخص کو حاجت مسل کی جاڑوں میں ہو چاہیے کہ منتظر ہو اسے جنوبی چلنے کا رہے۔ اور گرمیوں میں قبول بعض اطباء کے انتظار ہو اسے شمالی کا کرنا چاہیے مگر اس قول میں تفصیل ہو کہ اگر اسمال خلط رقیق صفراوی کا منظور ہو انتظار ہو اسے شمالی کا کرے اور خلط قلیظ کے اسمال میں کچھ ضرورت نہیں ہو۔ مریض جو وقت محتاج مسل ضعیف کا ہو استعمال دوائے ضعیف کا کرے اور کچھ اثر ظاہر ہو پھر حرکت یک جائز نہیں ہو بلکہ بحال خود چھوڑ دینا چاہیے۔ اکثر میجان خون کا اسمال سے ہوتا ہو کہ اسکی وجہ سے تپ پیدا ہوتی ہو اسکی دور کرنے میں تنہا قصد کافی ہوتی ہو فصل چھٹی افراط مسل کا بیان اور وقت اسے بند کرنے کا مغللہ ان علامات کے جسے وقت بند کرنے مسل کا بالضرور پچانا جاتا ہو جو کہ بعد اسمال کے پیاس معلوم ہو اسلئے کہ اگر برابر دست جاری رہیں اور پیاس نہ معلوم ہو روکنا نہ چاہیے اور افراط اسمال سے خوف کرنا چاہیے ہاں پیاس کا پیدا ہونا فقط کثرت اسمال اور افراط اجابت سے نہیں ہوتا پس اسکی شناخت ضرور کرنی چاہیے کہ پیاس بھی بسبب کیفیت معدے کے پیدا ہوتی ہو کہ حدہ اگر گرم یا خشک ہو دو نو کیفیتیں معدے میں ہوں بہت جلد پیاس پیدا ہوتی ہو۔ اور کبھی سبب حال دوا کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہو جو وقت اگر گرم اور لہجہ ہو۔ اور کبھی بنظر نفس کیفیت مادہ کی بھی پیاس پیدا ہوتی ہو جو وقت کہ مادہ گرم ہو مثل مادہ صفراوی کے ایسے اسباب کی نظر سے بعید نہیں ہو کہ پیاس جلد معلوم ہو اور ابھی تنقید تام نہ ہو چنانچہ اگر اضداد ان اسباب کے پائے جائیں بعید نہیں ہو کہ پیاس بدیر معلوم ہو بہر حال جو وقت پیاس میں افراط ہو اور اجابت بھی زیادہ ہو چکی ہو روکنے یا چاہیے خصوصاً اگر اسباب سرعۃ عطلش موجود نہ ہوں بلکہ بروقت موجود نہ ہوں اسباب عطلش کے اگر پیاس ظاہر ہوتا خیر جس میں کسی قدر جائز نہیں ہو کبھی جو مادی کل رہا ہو وہ بھی دلیل مسل کی بند کرنے پر ہوتا ہو مثلاً خلط صفراوی کے مسل میں اگر نوبت بلغم کے نکلنے کی پہونچے جانتا چاہیے کہ اسمال میں افراط ہوئی چہ جائیکہ مسل صفراوی سے خلط سوداوی کے نکلنے تک نوبت پہونچے۔ پھر اگر ایسے مسل سے خون کے نکلنے کی نوبت پہونچے اندیشہ عظیم پیدا ہوگا اور بہت دشواری پڑے گی جس شخص کو مسل میں مختص یعنی مڑا انجام کار میں پیدا ہوا اسکی تدبیر کتاب سوم کے امراض میں دیکھنی چاہیے فصل ساتویں تدبیر اس شخص کی جسکو افراط مسل کی پیدا ہو اور افراط اسمال یا بوجہ ضعف عروق کے عارض ہوتا ہو یا بوجہ وسع ہو جانے رگوں کے منہ کے۔ یا اس وجہ سے کہ دوائے مسل رگوں کے منہ میں لہجہ پیدا کرے۔ یا اس وجہ سے کہ بدن کو دوائے مسل سے کوئی سوء مزاج نیا عارض ہو خواہ ایسی چیز جو قائم مقام سوء مزاج کے ہو بہر حال بروقت افراط اسمال کے اطراف کو اوپر اور نیچے سے باندھنا چاہیے ہاتھوں کو نفل سے اور پائوں کو بنج ران سے شروع کر کے نیچے اترتا ہوا جائے اور تریاق یا بخور سی فلوئیہ اسکو بلانی چاہیے اور اگر ممکن ہو حمام یا آب گرم بخار سے پسینا اسکے بدن کا لا جائے اس طرح پر کہ تمام بدن کپڑوں کے نیچے جھپا ہو اور کھلا ہو پھر اگر باوجود زیادہ پسینا برآمد ہونے کے بھی اسمال منقطع نہ ہو قابض دوائیں بلانی جائیں اور بدلی مالش کی جائے اور خوشبو لگنے جو آب یا صین اور صندل و رکافور و فشرہ فواکھ سے بنائی جائیں ہونگھائی جائیں۔ مالش اعضا کی کرنی چاہیے جو اعضاے خارجی ہیں اور انکو گرم کر دینا بھی چاہیے



مثل ماذریون اور شہرم وغیرہ کی مضرت اگر بافراط استعمال دہی کا ہو برط ہو جاتی ہو اور اسہال بند کر دیتا ہو۔ اکثر دوا کی بوجھ سے  
 میں مختلف طور کی ہوتی ہو اور جو کے ستو سے جو بودوا کی باقی رہ جاتی ہوٹ جاتی ہو۔ یہ بیوقوف بھی مناسب ہی نسبت اور سفوفات کے اگر مسل  
 کے بعد دیر تک اجابت نہوا اور تخفیف ممکن ہو یعنی کسی طرح کی حرکت دینا دو کو ضرور نہو یہی کرنا چاہیے۔ اور اگر اجابت نہونے سے سطح  
 کا خوف ہو تب سر صائب بھی ہو کہ مار اسل یا شراب اسل ایک ایک گھونٹ پیہ یا نظرون یا پانی میں کھول کر استعمال کرے یا کوئی قلیل  
 بطور شیان کے رکھے یا حقنہ کرائے۔ کوتاہی دوائے مسل کی اپنے عمل میں یا بسبب تنگی مجاری کے اپنی خلقت میں خواہ قتل مجاری کی کسی  
 مزاج عارضی کی وجہ سے خواہ بوجہ قریب ہونے مجاری کے کسی مرض سے ہوتی ہو پس جبکو مرض فالج یا سکے عارض ہوا انکے مجاری اور اس قدر  
 تنگ ہو جاتے ہیں کہ دوا کا پہنچنا مواد تک نہیں ہو سکتا ہو اسی جہت سے انکے اسہال میں دشواری ہوتی ہو۔ ایک دن دوسل پنا اندیشہ کی  
 بات ہو اور صواب سے دور ہو۔ جو دوائے مسل خاص کسی خلط کی ہو اگر بدینین وہ خلط نہیں پاتی ہو شوش ہو جاتی ہو اور دشواری اسہال پیدا  
 کرتی ہو۔ اسی طرح اگر اس خلط کو اس کے اندام میں ڈوبا ہو یا پانی ہو پہلے ہر ایک دوائے مسل اسی خلط کا اخراج کرتی ہو جس سے خاص ہو  
 اسکے بعد جو خلط اسکی خلط خاص کے قلت اور کثرت اور رقت میں قریب ہو اور بتدریج اور خلط کا جو اس قریب کے قریب ہوا اخراج کرتی  
 رہتی ہو سو اے خون کے کہ وہ بطور ذخیرہ کے جمع رہتا ہو اور طبیعت اسکے نکلنے میں نکل کرتی ہو۔ ہر ایک دوائے مسل جذب خلط بعید کا دشوار  
 ہوتا ہو جس شخص کو خوف کرب یا متلی کا بعد دوا پینے کے ہوتین دن خواہ دو دن پہلے تو کر ڈالے تخم ترب پانی میں جوش میکربامولی  
 کھالے جس شخص کا ارادہ مسل لینے کا ہو تنگ کی زیادتی کھانے میں نکرے اکثر دوائے مسل سے کرب اور غشی اور متلی اور خفقان اور بیخ نگر  
 پیدا ہوتا ہو خصوصاً جس وقت اجابت نہوا اور پسینا زیادہ نکلے۔ اور اکثر دوائے مسل کی تو کر ڈالنے کی ایسے وقت حاجت ہوتی ہو۔ اور بیشتر  
 یہ دشواری فقط قابض چیزوں کے کھانے سے دفع ہو جاتی ہو۔ استیجوا بعد اسہال کے پنا اذیت مسل کی دفع کر دیتا ہو اور جو مواد خواہ وہ تین  
 گذر گاہ اور راہوں میں چسپیدہ ہو رہی ہیں انکو دھو ڈالتا ہو جس شخص کا مزاج سرد ہو اور طبیعت مزاج پر قابض ہو بعد عمل مسل کے چاہیے  
 کہ ترہ تیز گرم پانی میں دھو کر تنا دل کرے اس میں تھوڑا روغن زیتون بھی شریک کریں۔ اور جبکا مزاج گرم ہو اسنچل ہمراہ سرد پانی اور  
 روغن بنفشہ اور شکر طبرزا اور جلاب کے استعمال کریں۔ اور معتدل مزاج تخم کتان جس شخص کو خوف خراش امعاء کا ہو گل اسنی آب نار کے  
 ساتھ تنا دل کرے لیکن یہ استعمال بعد اسہال اور قطع ہو جانے اجابت کے واجب ہو۔ جس شخص کو بعد مسل پینے کے تپ عارض ہو مناسب  
 دوا اسکے صومین آتش جو ہو۔ سنجین کے استعمال سے سچ یعنی خراش امعاء پیدا ہوتا ہو ایسے دو تین دن سنجین کا استعمال چاہیے تاکہ  
 قوت امعاء کی کمال خود برقرار ہو جائے۔ واجب ہو کہ بعد مسل کے دوسرے دن حمام میں داخل کریں اگر لقیہ اخلاط کا بدن میں ہے  
 اور حمام میں جانے سے طبیعت خوش ہو اور لذت پائے اس سے معلوم ہوگا کہ بقیہ اخلاط کا تنقیہ حمام نے کر دیا پھر اسے مسل نیا پنا  
 اور اگر حمام میں جانے سے لذت نہ پائے اور دل تنگ ہو حمام سے باہر نکال لینا چاہیے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ جبکہ امعاء ضعیف  
 ہوں اکثر دوائے مسل سے ایسا اسہال شدید اسکو عارض ہوتا ہو کہ اسکے بند کرنے میں نہایت وقت ہوتی ہو اور بہت سے علاج  
 کے بعد اسکے دست بند ہوتے ہیں۔ اسی طرح مشائخ کا حال ہو کہ ادویہ مسل کی دقتیں انکو درپیش ہوتی ہیں۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ کفینہ  
 پنا بعد مسل کے حیات اور اضطراب پیدا کرتا ہو۔ اور اکثر بعد اسہال اور قصد کے ایک در و جگر میں پیدا ہوتا ہو اور فقط آب گرم کے پینے  
 سے دفع ہو جاتا ہو۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ بروقت طلوع شغری صبور کے اور بروقت بردت شدید اور بروقت ہوا زری کے



التهاب خواہ سردے ہوں انکو بھی دوائے سہل پلانا بدون اصلاح ان فسادات کے ضرور نہیں ہے۔ پہلے بذریعہ غذاے ملین کے یا حمام اور راحت کے یا ترک کرانے اس چیز کے جو باعث التهاب و حرکت میں اصلاح کر لینی چاہیے۔ جو لوگ آب راگ لینے آب بستہ پینے کے خوگر ہیں اور مطلق انکا سہل دوائے قوی سے ہوتا ہے۔ اگر دوائے سہل قوی ہو مناسب یہ ہو کہ قبل عمل سہل کے سہل پینے والا سو جائے اور ضعیف دوا پیکر سونا مناسب نہیں ہو اسلئے کہ طبیعت اس دوا کو ہضم کر دیتی ہے۔ اور جو وقت عمل دوا کا شروع ہو سو جانا مناسب ہو کسی ہی والیوں کو نہ بعد دوا پینے کے فوراً کسی طرح کی تحریک نہ کرنی چاہیے اتنا کھڑ جائے کہ طبیعت اس پر متوجہ ہو پس دوا میں عمل کرے اسلئے کہ طبیعت جب تک دوا میں عمل نہیں کرتی دوا بھی طبیعت میں کچھ اثر نہیں کرتی البتہ بعد پینے دوا کے ایسی چیزیں نہ کھنی چاہیں جو متلی کو منع کر دین صیغہ پورینہ اور اتلی اور کرفس اور بر اور گل خراسانی جیسے گلاب چھڑکا ہوا ہوا اور تھوڑا سرکہ۔ پھر اگر بروقت پینے دوا کے اسکی بونا گوار ہو منتھنے بند کرے۔ جس شخص کو دوائے سہل پینے میں ناگواری طبع پیدا ہو چاہیے کہ پہلے تھوڑا طر خون چھائے تاکہ قوت منہ کی محض ہو جائے اور اگر قوت کرنے کا خوف اطراف کو مضبوط باندھے۔ اور پینے کے بعد کوئی چیز قافض کھائے۔ اطباء حسب سہل کو شہد سے ملا دیتے ہیں اور کبھی اسکے اوپر شہد قوام کیا ہوا یا شکر قوام کی ہوئی لگا دیتے ہیں تاکہ گولی سہل کی اس سے چھپ جائے۔ ایک حیلہ عمدہ یہ بھی ہے کہ گولی کے اوپر قیر طوی لگا دے نہایت عمدہ یہ تدبیر ہے کہ منہ میں پانی خواہ اور کوئی چیز بھر کر گولی اوتار جائے یا اور حیلے ایسے کرے جس سے پوری دوا اتر جائے۔ حاصل سب حیلوں کا یہی ہے کہ اصل جرم دوا کا ظاہر نہ ہو۔ دوائے سہل اگر بطور جوشاندہ کے ہو تو گرم پنی چاہیے۔ اور کوئی ہو تو گرم پانی کے ساتھ۔ اور پہلے سہل پینے والے کا معدہ گرم کر لینا چاہیے۔ بعد دوا پینے کے جب متلی میں تسکین ہو اٹھے اور تھوڑی تھوڑی حرکت کرے کہ یہ حرکت معین ہوتی ہے اور ایک ایک گھونٹ گرم پانی وقتاً فوقتاً پیتا رہے مگر اتنا پانی نہ پیے جو خود دوائے سہل کو نکال دے اور اسکی قوت توڑ ڈالے۔ اتنا آب کثیر بروقت روکنے اسہال کے البتہ جائز ہے تھوڑا تھوڑا گرم پانی پینا جو بر تریاقیت کے مضرت دوا کو دفع کرتا ہے۔ جسکا مزاج گرم ہو اور تریکیہ اعضا میں اسکے ضعف ہو اور معدہ بھی کمزور ہو اسکو مناسب ہو کہ قبل پینے دوائے سہل کے تھوڑا آشجوب یا آب انار پی لے تاکہ فی الجملہ غذاے لطیف و سبک معدے میں پہنچ جائے۔ اور جو شخص ایسا نہ ہو اسے نہار منہ سہل پینا چاہیے۔ اکثر جس شخص کا سہل گرم میون میں ہو اسے تپ آ جانی ہو سہل کے پینے والے پر واجب ہے کہ جب تک دوا اپنے عمل سے فارغ نہ ہو کھانا پینا ترک کرے۔ اور جب تک اجابت ہو کرے سوئے کو بھی ترک کرے ہاں اگر ارادہ سہل کے روکنے کا ہو اسوقت مضائقہ نہیں ہے۔ پھر اگر اسکا معدہ متحمل بھوک کا نہ ہو مثلاً معدہ پر صفر ویت غالب ہو کہ بہت جلد حالت گرسنگی میں انصباب صفرے کا ہو جاتا ہو یا چونکہ مدت سے شخص پر ہیر کر رہا ہو اور بھوک کی تکلیف اسے دے رہی ہو ایسے شخص کو روٹی کسی شربت میں بھگو کر تھوڑی سی بعد پلانے دوا اور قبل شروع ہونے اسہال کے دسکتے ہیں۔ اس تدبیر سے بظرف فعل دوا پر اعانت ہو سکتی ہے۔ اور شارب سہل کو سرد پانی سے دھونا معذ کیا جائز نہیں ہے۔ اطباء بھی کہتے ہیں کہ جو سہل خوب کا ہو اسکے ساتھ جوشاندہ بھی مناسب تر اسی گولی کے شریک کرنا چاہیے مثلاً گولی سہل صفر امراہ جوشاندہ شاترہ کے اور سہل سودا ہمارا جوشاندہ آیمون اور سفاج وغیرہ اور سہل لغیم کے ہمارا جوشاندہ منظور یون پلانا چاہیے اگر احتیاج آتھو غ بدن خشک و سخت گوشت کی دوائے قوی مثل خربق وغیرہ سے ہو پہلے اسکے بدن کی تربط کھنی غذاؤں سے کر لینی چاہیے۔ حال یہ ہو کہ دوائے قوی مثل خربق وغیرہ کے خطرہ ہے اسے خالی نہیں ہے کہ جو بدن اخلاط سے پاک ہو اس میں تشنج پیدا کرتی ہے۔ اور جس بدن میں اخلاط بھرے ہوں اسکی رطوبت میں ایسی تحریک پیدا کرتی ہے جس سے خناق پیدا ہوتا ہو اور احتشار کی طرف ایسی چیزیں کھنی چجانی ہیں جسکا دفع دشوار ہوتا ہو یہ تیوعات زہر دار



جذب ہونا بعد پینے دوائے سہل یا سہل کے انھیں راہوں سے ہوتا ہو جن راہوں سے دفع ہو کر یہ اخلاط امعاء اور معدے میں داخل ہوئے ہوں۔  
 وراثت مقام سے طبیعت بطرف اُنکے دفع کرنے کے ہمت خارج میں متحرک ہوتی ہو۔ اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہو کہ بروقت پینے سہل کے  
 بطرف مہل کے یہ اخلاط چڑھیں۔ اگر چڑھتے ہیں طبیعت کا میدان بطرف قوت کے ہوتا ہو ان اخلاط کا نہ چڑھنا بطرف معدے کے دو وجہ سے ہوتا  
 ہو اول یہ کہ دوائے سہل بہت جلد طرف امعاء کے نفوذ کر جاتی ہو دوسرے یہ کہ بروقت پینے دوائے سہل کے طبیعت کو عجلت دفع اخلاط میں  
 اور وہ ماسا رقیق سے نیچے اور اسفل کی طرف ہوتی ہو نہ اوپر کی طرف اسلئے کہ اسفل کی جانب واسطے نکالنے مواد کے سہل و راقب ہو اور اس وجہ سے  
 کہ جبکہ سبب پیدائش اخلاط کی ہوتی ہو وہ اسے انھیں مقامات سے چڑھنے کو بطرف فوق کے منع کرتا ہو۔ اور اس قراحت سے تحریک طبیعت  
 کی طرف دفع کرنے کے جانب قریب و راقب طرق سے ہوتی ہو۔ پھر اگر واسطے دوا کے قوت کا جذبہ لازم فرض کیا جائے ہر ائینہ قوت و اخلاط ترقی تر  
 اس بات کے ہوگی کہ صحیح اور قوی میں فعل غالب کرے۔ علاوہ یہ ہو کہ دوا بھی جذب اخلاط کا ایک طریق معین سے کرتی ہو لیکن حال دوائے قوی کا  
 بر خلاف دوائے سہل کے ہو اگر وہ معین میں ہو اسی میں ٹھہر جاتی ہو اور امعاء سے اخلاط کو اپنی طرف جذب کر کے بجانب قوت دفع کر دیتی ہو۔ اور  
 اس دوا کی قوت پر اور جو مقابلہ قوت کا طبیعت پر ہو اُسے غالب کرتی ہو۔ یہ بھی جانتا چاہیے کہ اکثر جذب ہونا اخلاط کا بذریعہ دوا کے رگون سے  
 ہوتا ہو لیکن جو مادہ بہت قریب ہو وہ سوائے رگون کے اور مقامات سے بھی کھنچ جاتا ہو جیسے وہ اخلاط جو ریہ میں ہوتے ہیں کہ بجز قریب  
 بطرف معدے اور امعاء کے کھنچ جاتے ہیں گورگون کی راہ سے نہیں۔ یہ بھی جانتا ضرور ہو کہ اکثر خشک دوائوں سے جو نفث رطوبت حاصل  
 ہوتا ہو اس کے سبب استفراغ رطوبات بدن کا ہو جاتا ہو جیسے استسفی میں فصل یا پانچویں بیان اسہال و سہل کے قواعد کا ہم پہلے  
 بیان کر چکے ہیں کہ سہل کے واسطے پہلے سے بدن آمادہ قبول سہل کا کر لیا جائے اور توسیع مسامات و تلبیس طبیعت خصوصاً امراض سردہ و  
 بخوبی کر لینی چاہیے۔ خلاصہ یہ ہو کہ نرم ہو جانا طبیعت کا قبل اسہال کے قانون جدید ہو اس سے اکثر خوف والی چیزوں سے امان ہوتی ہو۔ مگر یہ  
 تدبیرات واسطے اُس شخص کے مناسب نہیں ہیں جو آمادہ جذب کا ہو ورنہ افراط اسہال میں پیدا ہوگی بلکہ ایسے شخص کے سہل میں ایسی  
 دوائیں ملانی چاہئیں جسے قوت پیدا ہوتی ہو تاکہ عجلت معدے سے اتر جائیں۔ اور قبل اسکے کہ فعل دوا کا تمام ہو ورنہ وانا فذہو جائے بلکہ ذل  
 دوائوں کی قوت معدے میں معتدل ہو کر سہل اپنا فعل کرے اور قوی اپنا فعل اس وقت کرے جو وقت حاجت اسہال کی کم اور قوی زیادہ  
 ہو۔ الشیعہ تو ملا مستعد زرب کا اسکو تحمل دوائے قوی کا نہیں ہو۔ اکثر تو تلون کو زرب بخت نوازل سر کرے ہوتا ہو۔ ایک خطرہ سہل کے  
 پینے میں یہ ہو کہ بروقت پینے سہل کے کوئی خشک فضل امعاء میں موجود ہو بلکہ واجب ہو کہ پہلے اسکا اخراج کر لیں گونہ ریہ قند یا چکنے شوش  
 کے ہو۔ استعمال حمام چند روز کا قبل دوائے سہل کے معین جدید ہو مگر یہ کہ کوئی مانع پیدا نہ ہو۔ واجب ہو کہ درمیان حمام اور شرب دوائے سہل  
 کے تھوڑا زمانہ فاصل ہو اور بعد شرب سہل کے استعمال حمام کا جائز نہیں ہو کہ حمام کرنا جذب مادہ کا بطرف خارج کے کرتا ہو جس اسہال  
 کے واسطے البتہ جائز ہو۔ اور محنت اسہال کے واسطے ناجائز ہو۔ جائز دن میں اگر بیت اول میں حمام کے داخل ہوں بشرطیکہ اسکی حرارت قادر جذب  
 مادے پر نہ ہو بلکہ تلبیس خفیف بدن میں پیدا کرے اس صورت میں البتہ جائز ہو اسلئے کہ ہو سہل پینے والے کو واسطے ہی مناسب ہو جس میں تھوڑی سی  
 حرارت ہو نہ اتنی حرارت کہ اس سے پسینہ نکلے اور کرب پیدا ہو بلکہ معتدل ہو کہ اعتدال ہوا اہل بھارت منجملہ عداات سہل کے ہو یعنی طبیعت کو آمادہ  
 کرتا ہو۔ سالتش بدن کی اور رغن کی بھی سالتش از قسم معدات کے ہو جس شخص کو عادت دوا پینے کی نہ ہو یا کہ لسنے لکھی دوا نہ پنی ہو ایسے شخص کو  
 مسلمات قوی پلانے طبیعت کی احتیاط سے دور ہو جن کو کوئی تھمہ ہو یا اخلاط لرج اُنکے بدن میں ہوں یا اثر اسفہ میں اُنکے تند ہو یا اُنکے احتشائیں



اسکے قزقرانے کے واسطے انتظار زمانہ ضعیف کا کرنا چاہیے اور بدون مقام حاجت کے اسکو قز سے بچانا چاہیے۔ واجب ہو کہ قبل استفرغ اور قز کے اس خلط کی تلطیف کرنی چاہیے جسکا استفرغ منظور ہو اور مجاری کی توسیع اور تسخیر بھی کرنی چاہیے کہ اس تدبیر سے بدن کے قز پیدا ہونے سے امان ہوتی ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ عادت ڈالنا طبیعت کا نرم چیز پر اور محسوس کر دینا طبیعت کا اسوقت تک جبکہ اسہال یا قز کرنا منظور ہو کہ بسہولیت قبل استعمال دوائے قوی کے اجابت پیدا ہوا کرے نہایت مناسب تدبیر ہو اور فلاح اور رستگاری پیدا کرے۔ اسہال اور قز اس شخص کو بہت دشوار ہو جسکا مراق لاغر ہو اور اکثر ایسے شخص کو قز پیدا ہوتا ہو خالی اندیشہ سے نہیں ہوتا بلکہ عموماً دوا کبھی خاصیت سہل کی پیدا کرتی ہو اگر مہد قوی ہو یا شرت گرسنگی میں بی جائے خواہ پینے والا ضرب یعنی اسہال مہد میں مبتلا ہو یا اس طبیعت نرم ہو یا قز کا عادی ہو یا دقتیل ہو کہ بہت جلد مہدے میں اتر جائے۔ اس طرح دوائے سہل سے بھی قز پیدا ہوتی ہو اگر مہد ضعیف ہو یا قز کا نہایت خشک ہو یا دوا کر کے بطعم یا بدبو ہو یا پینے والے کو تخمہ عارض ہو۔ جو دوائے سہل اسہال پیدا نہ کرے یا ناچختہ اخلاط کو دفع کرے ایسی دوائے تحریک اس خلط کی ہوتی ہو جسکا اسہال کر رہی ہو اور تمام بدن میں وہ خلط منتشر ہو جاتی ہو پس وہ اخلاط بدن کے اس خلط کی طرف متحیل ہو جاتے ہیں اسوجہ سے اس خلط کی بدن میں کثرت ہو جاتی ہو بعض اخلاط قز کو زیادہ قبول کرتے ہیں جیسے صفرا اور بعض قز کی طرف رجوع نہیں ہوتے مثلاً سودا کے اور بعض اخلاط کا حال کبھی کبھ ہوتا ہو اور کبھی کبھ محمود کے واسطے اسہال بہ نسبت قز کے زیادہ مفید ہو۔ اور جب خلط بطرف اسفل کے اترتی ہو جیسے وہ لوگ جنہیں زلق الامعاء عارض ہوا اسکا قز کرنا جائز ہے۔ بدترین اوویہ سہلہ دوا ہو جو مرکب ایسے اجزاء سے ہو جنہیں اختلاف شدید زمانہ اسہال میں پیدا ہو یعنی کوئی دوا اثر اسہال کا جلد کرنے والی ہو اور کوئی دوا دیر میں اثر کرتی ہو اسکی جہت سے اضطراب اسہال میں عارض ہوتا ہو۔ اور پہلے دوا کا اسہال قبل دوسری دوا کے پیدا ہوتا ہو۔ اور کبھی دوائے اول سے اسہال دوائے ثانی کا ہو جاتا ہو۔ جو شخص اسہال دوائے سہل اور مہدی بلا ضرورت کرے حال آنکہ بدن اسکا موا سے پاک ہو ضرور مبتلا ہو وارا و بعض یعنی ضرور اور کرب میں ہوگا اور اگر کسی چیز کا استفرغ ہوگا تو بہت دشواری سے ہوگا۔ حال یہ ہو کہ جب تک دوائے سہل وغیرہ سے اخراج فضول کا ہوتا ہو اسوقت اضطراب پیدا نہیں ہوتا ہو۔ اور بعد پیدا ہونے استفرغ کے خلط صالح کا نکلنا یقین ہو جاتا ہو جو وقت خلط کا استفرغ بذریعہ قز یا سہل کے ہوتے ہوتے خلط بدل جائے اور دوسری خلط کلنی شروع ہو بدن کے صاف ہو جانے پر اس خلط سے جسکا استفرغ مقصود تھا یقین کرنا چاہیے۔ اگر یہ تغیر بطرف خراط یعنی ایسے مادہ کے جو غل ہو سکی وغیرہ کے ہو یا بعد تغیر کے کوئی چیز سیاہ بدبو نکلتے یا تغیر نہ ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ بعد اسہال اور قز کے اگر پیاس کی شدت ہو پس استفرغ تمام اور عمدگی تنقیہ پر ہوگی یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ دوائے سہل جس چیز کا اسہال کرتی ہو بذریعہ قوت جاذبہ کے حاصل سی خلط کو جذب کرتی ہو پس بیشتر غلیظ کو جذب کر کے رقیق کو چھوڑ دیتی ہو جیسے سہل خلط سودا کا اور بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ جس خلط کا دوائے سہل جذب کرتی ہو اسکی بدن میں پیدا بھی کر دیتی ہو اس قول کی کچھ سہل نہیں ہو بلکہ محض باطل ہو۔ اسی طرح یہ بھی قول بے اصل ہو کہ دوائے سہل پہلے خلط رقیق کو جذب کرتی ہو یا جالیٹوس یا انہمہ عمارت علی الاطلاق اسکا قائل ہو کہ جس دوائے سہل میں بہت نہوا اور اسہال پیدا نہ کرے بلکہ مضہم ہو جائے وہی خلط پیدا کر لگی جسکے جذب و دفع کی اس میں خاصیت تھی اور یہ قول درست نہیں ہو۔ اس قول کا حال اس مقام سے ظاہر ہوتا ہو جس جگہ جالیٹوس تحقیق کر کے یہ تجویز کرتا ہو کہ درمیان دوائے جاذب و خلط مجذوب کے ذاتی مشابہت ہو اسوجہ سے جذب پیدا ہوتا ہو۔ اور یہ مسئلہ خود غلط ہو اسلیے کہ اگر جذب بوجہ مشابہت جو ہری کے ہوتا بلکہ ضرور لوہا مقناطیس کو جذب کرتا جبکہ مقدار لوہے کے مقناطیس سے زیادہ ہوتی اس طرح سونے کا جڑا کڑا چھوٹے کڑے کو کھینچ لیتا ہو۔ پورا بیان اس استدلال کا غیر طیب پر واجب ہو یعنی حکیم جی پر۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اخلاط کا



اشتقاق دفع کر نیکائیں چیزوں کے جو معدے میں ہوں اور پیا نیچے کی طرف سے ہوتا ہو۔ ایک ہی قسم کا طعام جبکہ اوپر دوسرے قسم کا طعام داخل کیا ہوا ہو اس کے نکل جانے پر معدہ بخل اور سخت کرتا ہو اور اسکو بقوت گرفت کرتا ہو خصوصاً اگر ایسے طعام کی بھی مقدار کم ہو مگر جسکی طبیعت خود بخود نرم ہو اسکو اس تدبیر کی کچھ حاجت نہیں ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ حاجت طرف قواد اسہال وغیرہ کے ضروری نہیں ہوا اور اس شخص کو احتیاج قواد اسہال کی نہیں ہو جسکی تدبیر درست ہو اسلیئے کہ درستی تدبیر کی خفیف استفراغ کی محتاج ہوتی ہو جو قواد اسہال سے کم ہو۔ بیشتر ایسے شخص کو ریاضت اور دنگ و رجام کافی ہوتا ہو پھر اگر اس کے بدن میں امتلاء پیدا ہو ایسے شخص کے بدن میں امتلاء و عوارہ اخلاط لہجے خون کا اکثر ہوتا ہو جب بھی اسکو حاجت فصد کی ہوگی نہ اسہال اور نہ کی تاہم اگر ضرورت مقتضی فصد اور استفراغ دونوں کی ہو فصد پہلے کریں گے اور استفراغ ادویہ قوی سے مثل خریق وغیرہ کریں گے۔ یہ ایک وصیت بقراط کی ہو منجملہ ان وصایا کے جو کتاب ابنیہ میا میں مذکور ہیں۔ اگر اخلاط بلغمی خون سے ملے ہوں جب بھی یہی تدبیر مناسب ہو لیکن اگر اخلاط بارہ میں لزجت ہو بیشتر بوجہ فصد کے غلاظت یا لزجت میں زیادتی پیدا ہوتی ہو اسوقت واجب ہو کہ ابتدا سہل سے کریں مختصر یہ ہو کہ اگر اخلاط چاروں برابر ہوں تقدیم فصد کی کرنی چاہیے اگر بعد فصد کے بھی غلبہ اخلاط کا باقی رہے استفراغ اسہال کرنا چاہیے۔ اور اگر اخلاط برابر ہوں پہلے استفراغ اسی خلط کا کیا جائے جو زیادہ ہوتا کہ برابر ہو جائیں بعد اس کے فصد کیجائے۔ جو شخص دوائے استفراغ کو فصد پر مقدم کر دے حال آنکہ اس مقام پر مناسب تقدیم فصد کی ہونا چاہیے کہ چند روز فصد میں تاخیر کریں۔ اور جس شخص کے فصد کا زمانہ تھوڑا ہو اور پھر محتاج استفراغ کا ہو کر کوئی دوا واسطے استفراغ کے استعمال کرے البتہ یہ دوا موافق ہوگی اور فصد کی ضرورت نہوگی۔ اور اکثر جس مقام پر فصد واجب ہو اگر بدون فصد کے دوا سے سہل پلائیں تب اور اضطراب پیدا ہوتا ہو پھر اگر بعد استعمال مسکنات کے بھی تسکین نہ یقین کرنی چاہیے کہ اس مقام پر تقدیم فصد کی لازم تھی۔ ہر استفراغ محتاج الیہ کی ضرورت منحصر افراط امتلاء میں نہیں ہو بلکہ زیادتی مرض کی بھی اور امتلاء مستحیج جب کیفیت استفراغ کی ہوتی ہو۔ نہ جب کیفیت۔ اکثر درستی تدبیر کی فصد واجب سے وقت معین میں مستغنی کر دیتی ہو۔ بیشتر کسی وجہ سے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہو اور ایک مانع ایسا پیدا ہوتا ہو کہ استفراغ کر نہیں سکتے اسوقت چارہ کار منحصر اس میں ہوتا ہو کہ تکلیف صوم اور نوم کی دیجائے اور تدارک اس سو مزاج کا جو بوجہ امتلاء کے پیدا ہوا ہو کیا جائے کبھی استفراغ بوجہ اخلاط کے کیا جاتا ہو جیسے کسی شخص کو دورہ نفرس یا صرع وغیرہ کا ہوتا ہو ایک وقت معلوم میں اسکو حاجت استفراغ کی ہوتی ہو خصوصاً بریج میں پس احتیاطاً قبل دورے کے استفراغ کرایا جاتا ہو اسی قسم کا استفراغ مرض سے خصوصیت رکھتا ہو فصد ہو یا اسہال کبھی استعمال محففات کا خارج سے بھی کیا جاتا ہو اسطرح جو دوائیں طوبت کو چوس لیتی ہیں وہ بھی خارج سے مستعمل ہوتی ہیں جس طرح اصحاب استسقاء مائی کے بدن میں صناد اور دھوا وغیرہ لگاتے ہیں خواہ ریگ میں مدفون کرتے ہیں کبھی طبیب کو حاجت استعمال ایسی دوا کی ہوتی ہو جو جنس کیفیت میں اس خلط کے بوجہ کا استفراغ کیا جاتا ہو جیسے استفراغ صفراستقو نیا سے اسوقت واجب ہو کہ اس میں ایسی دوا شریک کریں جو کیفیت میں اس دوا کے مخالف ہو اور قوت سہل میں موافق جیسے ہلیلہ اور اس دوسری دوا میں یہ بھی فائدہ ہو کہ تدارک اس سو مزاج کا کرے جسکے پیدا ہونیکا خوف پہلی دوا سے ہو جسکے احشار میں درم ہوا اس کا اسہال اور قوادشوار ہوتا ہو اگر باضطراب حاجت ہو ادویہ سہل مثل لبلا ب و قرطم آب سفراغ اور الماس وغیرہ کے استعمال کریں بقراط کہتا ہے جو شخص لاغر ہو اور اسکی طبیعت باسانی فی کو قبول کرے مناسب اس کے تنقیہ میں بھی ہو کہ استعمال قواد کرایا جائے گرمی خواہ ربیع یا خریف میں سوائے جارتوں کے جس شخص کا سحرہ معتدل سوا اور کوئی دوائی اس کے استفراغ کو بوجہ قواد کے خواہش کرے



اسکا جانا نو سکے پس سختی جذب میں نہ کرنی چاہیے اسلئے کہ بیشتر سختی جذب کی مادہ کو متحرک کر کے رقیق کر دیتی ہے۔ اور باقیہ جو کہ جذب پیدا نہیں ہوتا بہت جلد مقام وج میں یکجا ہو جاتا ہے۔ اکثر فقط تدریج جذب کی کافی ہوتی ہے اور استفراغ کی حاجت نہیں ہوتی اسلئے کہ جذب کرنے سے بوجہ مادہ کا بطرف موضع ماؤت کے رک جاتا ہو گواخراج مادہ کا نہولیں فقط جذب سے غرض مطلوب حاصل ہوتی ہے۔ ایسے مقام پر قضاہ اسقدر تدریج پر کیا جاتا ہے کہ اعضائے مقابل کو باستواری باز دھیں یا دبائیں یا خالی کچھنے لگائیں یا ایسی دوائیں جو ان اعضا کو تسخ کر دیں غلامہ یہ ہو کہ ایسی تدریج کریں جس سے اعضائے مقابل کو کسقدر الم ہو چکے۔ جو مادہ رگوں میں ہو اسکا استفراغ بہت آسانی سے ہو جاتا ہے اسلئے کہ بعد وہ مادہ جو اعضا اور مفاصل میں ہو اسکا استفراغ میں کبھی دشواری بھی ہوتی ہے۔ اور ضرور اسلئے استفراغ میں مادہ صالح جو قابل استفراغ کے نہیں ہوتا ہو نکل جاتا ہے جس شخص کے مادہ کا استفراغ کیا جائے چاہیے کہ بہت جلد غذا یہ کثیرہ اور خام تناول کرے تاکہ طبیعت انکو قبل ہضم کے جذب کرے۔ اگر کسی طرح کا ضرر ہو چاہیے کہ تھوڑی تھوڑی غذا استعمال کرے تاکہ رفتہ رفتہ داخل بدن ہو کر ہضم جید ہوتا جائے۔ فصد ایک استفراغ خاص ہو واسطے ہر ایک خلط کے برابر یعنی اس سے استفراغ چاروں خلط کا برابر ہوتا ہے ایک خلط خاص اگر مقدار میں زیادہ ہو جائے یا کیفیت اسکی فاسد ہو جائے اسکا استفراغ فصد سے نہیں ہوتا۔ جو استفراغ بافرط ہو اکثر تپ پیدا کرتا ہے جس شخص کی عادت اسہال کی ہو اور رک جائے اور اس سے کوئی مرض پیدا ہو دوبارہ پیدا ہوتا اس استفراغ کا اکثر اسکو نجات دیتا ہے اس مرض سے جو بھیت رکھنے اسہال کے پیدا ہوا ہو جیسے کسی شخص کے کان کا میل یا فضلیہ بینی رکھنے سے سرد پیدا ہو اور بعد دوبارہ یہ دونوں فضول جاری ہوں سرد زائل ہو جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ باقی رہنا کسقدر مادہ کا بعد استفراغ کے اتنا ضرر پیدا نہیں کرتا جقدر کثرت نکلیا نامادہ کا اور سوچنا استفراغ کا اس درجہ تک کہ قوت میں ضعف پیدا ہو مضر ہو اسلئے کہ بقیہ مادہ کو طبیعت خود بخود تحلیل کر لیتی ہے جس تک وہ خلط جسکا استفراغ کرنا درکار ہو باقی رہے اور مریض تحمل استفراغ کا ہو اسوقت تک خوف افراط استفراغ سے نہ کرنا چاہیے بلکہ اکثر حاجت اسقدر افراط استفراغ کی ہوتی ہے کہ نوبت غشی کی پہونچ جائے جیسے سونوخص میں جسکی قوت قوی ہو اور مادہ اخلاط ردی کا زیادہ ہو تھوڑا تھوڑا استفراغ کر کے تمام مادہ کا اخراج بہ تیزی چاہیے۔ اور اگر مادہ شدت لبثا ہو انہو یا خون سے زیادہ ملا ہو اسکا استفراغ دفعہ اول میں ممکن ہو جیسے عرق النساء اور وج مفاصل فرس اور سرطان اور خارش فرس اور دل جو فرس ہوں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اسہال جذب مادہ کا اوپر سے کرتا ہے اور نیچے کی طرف سے دفع کرتا ہے پس اسلئے ذریعہ سے جذب بجانب مخالف اور جذب بطرف موافق دونوں پائے جاتے ہیں۔ اور بعد مستقر ہو جانے اور ٹھہر جانے مواد کے موافق ہو پس اگر مواد بجانب تحت کے ہوں انکو بطرف خلاف کے جذب کر کے دفع کر دیتا ہے۔ اور جس جگہ مواد ٹھہرے ہوئے ہیں وہاں سے بھی دور کرتا ہے۔ اور قوی کا فعل جذب اور قلع میں بالعکس ہو یعنی جذب کا مواد کا نیچے سے کر کے اوپر سے دفع کرتی ہے۔ فصد کا حال بحسب اختلاف مقامات کے مختلف ہو اور اسکا جذب اور دفع بطریق ان مقامات کے ہوتا ہے جس جگہ کا خون لیا جائے جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے۔ بہت کم حاجت استفراغ کی اس شخص کو ہوتی ہے جسکی غذا جید ہو اور ہضم نام غذا کا ہو جاتا ہو واسطی طرح گرم بلاد کے رہنے والے اکثر محتاج استفراغ کے ہوتے ہیں فصل چوتھی بیان میں مشترک قزاقیہاں کے اور اشارہ طرف کیفیت جذب مہل اور قوی کے پسندیدہ یہ بات ہو کہ جو شخص ارادہ مہل لینے باقی کرنے کا کرے اپنے طعام کو متفرق اوقات میں تناول کرے اور جو مقدار غذا کی معمولی روزانہ ہو اسکو ایک دن میں چند مرتبہ تناول کرے اور ایک قسم کے کھانے پر اکتفا نہ کرے بلکہ چیزیں کھانے پینے کی مختلف اختیار کرے اسلئے کہ معدے کو بروقت ایسی تدریج کے



خلافت جہت عادت میں کر دیتی ہو واسطے بچانے اس عضو کے جس وقت کہ ضعیف ہو۔ اکثر جو استفراغ طبعیت کا خلافت جہت عادت میں جو بعد استفراغ کے  
بھی اشکال باقی رہ جاتا ہو جیسے کوئی مادہ دماغی بطرف مقدم یا ساق یا قدم کے گرسے براہ دفع طبعی کے کہ اس وقت یہ نہیں معلوم ہوتا ہو کہ تمام مغ  
سے گرا ہو یا ایک ہی بطن سے دماغ کے گرا ہو جو تھکے وقت استفراغ کا دیکھنا چاہیے جالیئوس حکم قطعی کرتا ہو کہ امراض فرم میں نظام نفع کا  
کرنا چاہیے اور غیر فرم میں کچھ ضرور نہیں ہو۔ اور نفع کی شناخت اوپر کے مباحث میں مخصوص بیان بول میں بخوبی ہو چکی ہو قبل استفراغ اور بعد نفع  
کے لطافت بلانی چاہیں جیسے آب زونا اور حاشا اور زور وغیرہ۔ امراض مادہ میں بھی اسے صائب ہی ہو کہ استفراغ کا کہ جن خصوصاً اگر مادہ  
ساکن ہو اور متحرک ہو محبت استفراغ مادہ میں بہتر ہو اسلئے کہ ضرر حرکت مادہ کا زیادہ ہو نسبت اس ضرر کے جو استفراغ سے قبل از نفع کے منتون ہو  
خصوصاً اگر خلاط قیہ ہوں خاص تر جبکہ جولیف عروق میں ہوں اور اعضا تک داخل نہ ہوئے ہوں۔ اگر کوئی خلط ایک ہی عضو میں ٹھہری ہوئی ہو  
اسکی تحریک بے نفع کے اور بدون اس بات کے کہ قوام معتدل ہو جیسا اپنے مقام میں بیان ہو چکا جائز نہیں ہو۔ اسلئے اگر تا وقت نفع  
قوت باقی رہنے کی امید نہ ہو استفراغ مادہ کا کر دیتے ہیں بعد شناخت رقت اور خلط مادہ کے کہ اس میں احتیاط ضرور ملحوظ رہتی ہو۔ اگر مادہ ختمہ کا غلیظ  
اسکی تحریک بدون ترقین کے جائز نہیں ہو اس مادہ کے غلیظ ہونے پر استدلال اس طرح پر کیا جاتا ہو کہ پہلے اور بھی ختمہ عارض ہو چکا ہو اور شریف کے  
نیچے وجہ درد ہو اور حاشا میں اور ام پیدا ہوئے ہوں بہت واجب ہو اسلئے مقام پر رعایت کرنا حال منافذ کا کہ وہ بند ہوں۔ اور بعد ان سب امور کے  
ملاحظہ کے قبل نفع کے بھی استعمال سہل کا جائز ہو یا بخوبی مقدر مادہ کی جس قدر استفراغ کرنی چاہیے اسکی شناخت مقدار مادہ موجودہ  
ہو سکتی ہو اور موت مریض سے بھی مقدار دریافت ہو سکتی ہو۔ اور بعد استفراغ کے جو اعراض پیدا ہونے والے ہیں ان سے بھی اس مقدار کی تعیین ہو سکتی ہو۔ اسلئے اگر  
استفراغ سے اس مادہ کے کوئی عارض جدید پیدا ہو مقدار کا نصاب مادہ کی کم کرنی چاہیے۔ اور جتنا مادہ نکالنا مقصود ہو اس میں سے استفراغ کرنا چاہیے کہ اسکا  
باقی رہنا اس عرض کے حدوث کو مانع ہو جیسے تشنج استلائی میں یہی تدبیر کی جاتی ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ استفراغ مادہ کا اور اسکا ہٹانا اپنے  
مقام سے دو طرح پر ہوتا ہو۔ یا بھت جذب کے طرف جانب مخالف بعید کے۔ دوسرا جذب بطرف جانب مخالف قریب کے۔ بہترین اوقات استفراغ  
بطور جذب کے یہ ہیں کہ بدن میں امتلا سے مغرور ہو جس عضو کی طرف جذب مادہ منظور ہو اس طرف توجہ مواد کا خود بخود ہو۔ اس حکم کے بیان کو پہلے  
تمثیلاً ایک آدمی ایسا فرض کرتے ہیں کہ جسکے منہ کے اوپر کبیا جانب یعنی فک اعلیٰ سے بہت سا خون بہتا ہو اور ایک عورت ہو کہ اسکے بواہر کا  
خون جاری ہو ان دونوں صورتوں میں ہماری تدبیر دو حال سے خالی نہ ہوگی مگر استفراغ بالبالہ قریب کرین پہلی صورت میں یعنی جسکے منہ  
سے خون جاری ہو رعاف کی تدبیر مناسب ہوگی۔ اور دوسری صورت میں رحم کی طرف سے اور رخیص کا مناسب ہوگا۔ اور اگر جذب بطرف  
بعید کرین پہلی صورت میں استفراغ خون کا رگون سے اور ان مقام سے جو اغزل بدن میں ہیں کرنا چاہیے۔ اور دوسری صورت میں  
ان رگون سے اور ان مقامات سے جو علاے بدن میں ہیں استفراغ کرنا چاہیے۔ الالہ بعید میں واجب نہیں ہو کہ وہ مقام دونوں طرف میں  
بعید ہو بلکہ قطر واحد کو بعد ہونا چاہیے پس اگر مادہ اعلیٰ بدن کے دہنی جانب میں ہو اسکا جذب ہاقل کے بائیں طرف کرنا چاہیے بلکہ ادا سے  
اساقل کے اور یہ تدبیر واجب و نہایت درست ہو۔ یا بائیں طرف کے اوپر کے اعضا میں جذب کرنا چاہیے۔ اگر وہ عضو ایسا بعید ہو جیسے ایک  
شائے سے دوسرا شانہ اور اسکا حال نزدیکی میں مثل سر کے دونوں جانبوں کے نہ ہو۔ اسلئے کہ مادہ اگر سر کے دہنی طرف ہو اسکا بالالہ بطرف اساقل کے  
کیا جاتا ہو نہ سر کے بائیں طرف اگر ارادہ جذب وہ کا جہت بعید میں ہو پہلے تسکین وجع کی موضع مائون سے کر لینی چاہیے تاکہ درد کی شدت  
جمیعت جذب کی نکرے اسلئے کہ وہ بھی مادہ کو اپنی طرف جذب کرتا ہو۔ اگر مادہ جذب ہونے میں نا فرمانی کرے اور جس مقام پر جذب کر کے لینا مطلوب ہو



مفقود ہو یا حرارت ضعیف ہو اس میں بھی بلحاظ ضعف قوت کے استفراغ ناجائز سمجھتے ہیں۔ اور گرم اور مفرج میں تو شدید کے استفراغ کی اجازت دیجاتی ہو۔ سمجھنا کہ یہ حال ہو کہ بافراط لاغر اور متخلخل ہونا استفراغ کو بخوبی تحلیل قوت کے منع کرتا ہو اس واسطے طبیب پر واجب ہو کہ تدریجاً ضعیف و خفیف کی جیسے خون میں صفراء کی کثرت ہو ایسی آسانی سے کرے کہ اسکو نوبت استفراغ کی نہ پہنچے اور غذا اسکی جدید ہو جو خون عمدہ پیدا کرے اور مفرج اس غذا کا امل بہ بروقت اور رطوبت ہو بیشتر ایسی تدریج سے اصلاح اس کے فراج اور خلط کی ہو جاتی ہو۔ اور کبھی ہی تدریج اسکو اتنا قوی کر دیتی ہو کہ مکمل استفراغ کا ہو جاتا ہو۔ اس طرح واجب ہو کہ استفراغ پر قلیل غذا کے جسکی عادت کم کھانے کی ہو اقامت کیا جائے جتنا کہ اس کے استفراغ سے گریز ہو سکے۔ فرہی مفراط بھی مانع استفراغ سے ہو مگر خوف غلبہ بروقت کے اور اس خوف سے کہ رگوں میں گوشت تنگی پیدا کرے۔ اور بروقت خالی ہونے رگوں کے گوشت بھی رگوں کی اطاعت کر لگا پس حرارت اندر بہت ہو جائیگی اور فضول بطرف احشاء کے بطور پھوڑنے کے کھینچ جائینگے۔ جو اعراض روی میں جیسے متعدد درجہ اسہال اور تشنج کا ہونا مانع استفراغ ہو جو سن بھی تمام نشوونما پہنچا ہو اور جو سن حد قبول سے گذر گیا ہو یہ بھی مانع استفراغ کا ہوتا ہو فیصل نہایت گرم اور نہایت سرد میں بھی استفراغ کرنا چاہیے۔ بلکہ جنوبی جو بہت گرم ہو اس میں بھی استفراغ ناجائز ہو اس لیے کہ اکثر مہل کی دوائیں گرم اور تر ہیں۔ اور دو قسم کی تیزی کا تحمل نہیں ہو سکتا۔ ایسا چونکہ قوی ایسے مقامات میں ضعیف اور ڈھیلے ہوتے ہیں اور یہی حرارت خارجی مادہ کو بطرف خارج جذب کرتی ہو اور دوا کی حرارت مادے کو بطرف اندر کے جذب کیونکی پس دونوں جذب میں تعارض واقع ہوگا اور دونوں کا اثر باطل ہو جائیگا۔ جو بلکہ شمالی اور بہت سرد ہو وہ بھی استفراغ کو منع کرتا ہو۔ فلت عادت استفراغ کی بھی مانع استفراغ ہوتی ہو جس صناعت میں استفراغ زیادہ ہوتا رہے جیسے حامی یا حمال اسکا بھی استفراغ ناجائز ہو مناسب جانتا اس بات کا ہو کہ غرض ہر استفراغ کی ایک بات پانچ یا تون میں سے ضرور ہوتی ہو پہلے نکالنا اس چیز کا جس کا استفراغ واجب ہو بعد اسکے نکل جانیکے راحت ضرور پیدا ہوتی ہو مگر جو وقت او عیہ میں کسی قدر وہ شویا اسکا اثر باقی رہ جائیگا استفراغ کے غلبہ حرارت ادویہ وغیرہ کا پیدا ہو یا حرارت حمائے یوم کی بڑھ جائے یا کوئی مرض ایسا پیدا ہو جیسے خراش امعاء و جہ اسہال کے خواہ قرحہ مثلاً کا بوجہ اور ار کے کہ یہ استفراغ اگرچہ مانع ہوتا ہو بالکل اسکی منفعت محسوس نہیں ہوتی ہو بلکہ تا زوال عارض جدید ذیت اس استفراغ کی منفعت سے زیادہ ہوتی ہو دوسرے ہر استفراغ میں متوجہ ہونا مادہ کا کسی جہت خاص میں بھی لحاظ کرنا چاہیے جیسے اگر کسی مادہ سے متلی پیدا ہو اسے بذریعہ قوت دفع کرے۔ اور جس مادہ سے سچ امعاء میں پیدا ہو اسے بذریعہ اسہال دفع کرنا چاہیے تیسرے منجھ اور طریقہ نکلنے اس خلط کا جہت میل سے دریافت کرنا چاہیے جیسے امراض جگر کے واسطے داہنی بلیق ہو نہ دہنی یا حقہ کی سرگرد۔ اگر اس مرض میں خطا ہوگی اندیشہ پیدا ہوگا۔ یہ بھی واجب ہو کہ جہت طرف مادہ نکالا جائے وہ عضو میں اور کم رہے ہو بہ نسبت اس عضو کے جس میں سے مادہ نکالا جاتا ہو تاکہ مادہ بطرف اثر کے امل نہ ہو یہ بھی واجب ہو کہ قحج مادے کا طبیعی ہو جیسے اعضا بول واسطے صوب جگر کے اور امعاء اور اعضا غذا واسطے مقرر جگر کے۔ بیشتر ایسا ہوتا ہو کہ جس عضو سے مادہ دفع کیا جاتا ہو کسی عضو کی طرف وہ عضو خود ایسا ہوتا ہو کہ اس میں ایک قسم کا مرض ہوتا ہو اور خوف ہوتا ہو کہ اگر وہ اخلاط اس عضو کی طرف منتقل ہونگے مرض میں زیادتی ہوگی اسوقت جس طرف مادہ کا انتقال اصوب ہوتا ہو اس کے خلاف جہت میں مادہ لیجا نا پڑتا ہو۔ اسی طرح کبھی وہ عضو جذبہ انتقال زیادہ کا مناسب ہو اگرچہ اس میں کوئی مرض نہیں ہوتا لیکن اس مادہ کے آنے سے مرض جدید پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہو جیسے کوئی مادہ آنکھ سے بطرف خلق کے لیجانے سے خوف پیدا ہو جانے خناق کا ہوتا ہو۔ ایسے وقت میں تدریج میں نرمی چاہیے کبھی طبیعت خود بخود کسی مادہ کا استفراغ



یہ جانا قوت اصلی کو ساقط کر دیتا ہے خصوصاً وہ قوت جو بوجہ مرض کے ضعیف ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اس علاج مادے کی بخوبی کرتا ہی لیکن بعد اس علاج کے اور اس مرض دوسرے پیدا کرتا ہی لینے کبھی سو مزاج بار و سفر اور کبھی سو مزاج مادی جسکا مادہ مخالفت ان مواد کے ہو چکی اس علاج اور طبیعت نے کی اور سو مزاج کی تسخین بہت دشوار ہو بعد استحکام برودت کے اور بہت آسان ہو ابتداء میں۔ حاصل یہ ہے کہ تسخین بار و کی ابتداء میں آسان تر ہو بہ نسبت تبرید عار کے ابتداء میں مگر تبرید عار کی انتہا میں اگرچہ دشوار ہو لیکن پھر بھی آسان ہو بہ نسبت تسخین بار و کے انتہا میں۔ اس لیے کہ برودت جسکا زمانہ حد سے گزر جائے اور انتہا کو چھوئے گا یا موت طبیعت کی وہی ہو اور موت کو اپنے ساتھ پہنچ لاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تبرید سے کبھی خشکی حاصل ہوتی ہے اور کبھی ترطیب حاصل ہوتی ہے اور کبھی دونوں میں سے کچھ نہیں ہوتا۔ اگر تبرید سے خشکی پیدا ہو اس برودت جاذبہ کو ثبات اور بقا زیادہ ہوتی ہے۔ اور ترطیب سے جس برودت کا پینا کرنا منظور ہو بہت پیدا ہوتی ہے کبھی میوہست کے پیدا کرنے پر تمام اسباب حرارت کے معین ہوتے ہیں جو قوت حرارت میں افراط ہو اور ترطیب پر اعانت تمامی اسباب برودت کے بشرط افراط کرتے ہیں لیکن کوئی سبب ترطیب میں قائم مقام آرام وہی اور ہمیشہ استحکام خفیف اور آبرن کی نہیں ہوا اور اسکا بیان فصل دوسری تعلیم دوسری جملہ دوسرا فن دوسرے میں ہو چکا ہے۔ شراب بانی ملی ہوئی ترطیب میں زیادہ قوی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شیخ جو قوت محتاج تبرید اور ترطیب کا ہوا اسکے واسطے ایسی تدبیر جو باعتدال اسکو اس کیفیت کی طرف پھیر لائے کافی نہیں ہو بلکہ جو حد اعتدال سے بڑھ کر ہوتا کہ بوجہ اپنی برودت اور رطوبت کے اس حرارت اور میوہست کو کہ شیخ کے مزاج میں عارض ہوئی ہو دفع کرے۔ اس لیے کہ اگرچہ یہ مزاج عارضی ہو مگر بمنزلہ مزاج طبعی کے واسطے شیخ کہے ہوگا۔ واجب ہے جاننا اس بات کا کہ اکثر ادویہ مسخنہ کے ہمراہ سر کے کے حاجت ہوتی ہے جو قوت کسی عضو کی تسخین منظور ہو اور سر کے کی آمیزش واسطے ہوتی ہے تاکہ قوت دوا کی اندر عضو کے پہنچ جائے جیسے استعمال زعفران کی حاجت ادویہ مبردہ قلب کے ہمراہ ہوتی ہے تاکہ اثر تبرید کا قلب پہنچے۔ اور اکثر کوئی دوا قوی التأثير تبدیل مزاج میں ہوتی ہے مگر اتنی دیر تک ٹھہرتی ہے کہ اسکا فعل تمام ہو جائے پس حاجت ملائے ایسی دواؤں کی ہوتی ہے جو کثیف ہو اور اسکو اتنی دیر تک ٹھہرائے اگرچہ یہ دواے کثیف اس دواے لطیف کی ضد ہوتی ہے جیسے روغن بلسان بن آمیزش موم وغیرہ کی کرتے ہیں تاکہ روغن بلسان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ اسکا فعل تمام ہو جائے فصل تیسری اس بات کے بیان میں کہ استفراغ کس وقت اور کس طرح پر کرنا چاہیے جو چیزیں صواب حکم پر استفراغ میں ولالت کرتی ہیں وہ دس ہیں۔ ایک امتلاء اخلاط۔ ۲ قوت بدن۔ ۳ مزاج۔ ۴ وہ اعراض جو مناسب کسی خاص استفراغ کے ہوں مثلاً جو طبیعت خواہش اسہال کی کرتی ہو اور اسکو اسہال پہلے سے عارض نہوا ہو وہی مناسب استفراغ اسہال کے ہونی اس لیے کہ اسہال حالت اسہال میں اندیشہ کی بات ہے۔ ۵ سحنہ ۶ سن۔ ۷ فصل۔ ۸ کیفیت ہواے بلد۔ ۹ عادات۔ ۱۰ پیشہ اس شخص کا جسکا اسہال منظور ہو یہ دسوں چیزیں اگر دلالت خلافت استفراغ پر کریں استفراغ جائز نہوگا۔ ظلالیغ امتلا کا نہوا ضرور استفراغ کو منع کرتا ہے۔ اس طرح سے ضعف کسی قوت کا قوائے ثلاثہ سے بھی مانع استفراغ کا ہو لیکن ہم کبھی اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اگر ضعف کسی قوت میں ہو جائے مگر ترک استفراغ کا ضرر پیدا نہو۔ اور یہ بات قوائے حس و حرکت کے ضعف میں ہم تجویز کرتے ہیں۔ اور کبھی ہم ضرر استفراغ کو بھیت ضعف قوت کے ناجائز سمجھتے ہیں اور ایسا خیال کرتے ہیں کہ ترک استفراغ سے تدارک ضعف قوت کا ہوگا۔ اور یہ بات بہ نسبت تمامی قوی کے ملحوظ رہتی ہے۔ جو مزاج گرم اور خشک ہو اس میں بایں نظر استفراغ منع کیا جاتا ہے۔ اور جو مزاج سرد اور تر ہو اس میں حرارت



مرض مستحق تسخین کا بیسے حمائے سردے میں تپ مستحق تبرید کی ہوتی ہو اور جو سدہ سبب مرض ہو وہ تسخین کو چاہتا ہو۔ یا استحقاق برعکس اس صورت کے ہو کہ مرض تسخین چاہے اور عرض تبرید چاہے جیسے مادہ قوی لہج کا مستحق تسخین اور تقطیع کا ہوتا ہو اور شدت درد کی تبرید اور خفہ برپا ہستی برعکس اسکا ہو یہ بھی جائز ضروری کہ ہر ایک امتلاء اور سو مزاج کا علاج بالصد بذریعہ استفرغ اور مقابلہ کیفیت کے واجب نہیں ہو بلکہ اکثر تدبیر معمم استلاء اور سو مزاج میں کافی ہوتی ہو جیسا اوپر مذکور ہوا فصل دوسری معالجات امراض سو مزاج کے بیان میں جو سو مزاج غلاما وہ ہوا میں ہم فقط تبدیل مزاج کی تدبیر کرتے ہیں۔ اور اگر سو مزاج مادی ہو استفرغ مادے کا کرنے ہیں پس اکثر فقط استفرغ کافی ہوتا ہو۔ اور اگر فقط استفرغ مادہ بوجہ جا گرفتہ ہونے اور بمنزلہ مزاج اصلی ہو جانے کے کافی نہوا وقت بعد استفرغ کے تبدیل مزاج کی بالصد کرتے ہیں۔ بالجملہ معالجات سو مزاج کا تین طرح پر ہوتا ہو اسلئے کہ اگر سو مزاج مستحکم ہو اسکا علاج بالصد علی الاطلاق کیا جاتا ہو اور یہی علاج مطلق ہو۔ یا سو مزاج پیدا ہوتا جاتا ہو اور ابھی تک کم نہیں ہو چکا ہو اسکی اصلاح معالجہ سے مع تدبیر تقدم بالحفظ کے جو مانع حدوث سبب کے ہو کیجاتی ہو۔ یا سو مزاج پیدا ہونے والا ہو اور ابھی کیتقدیر حادث نہیں ہو یا ہو اسکی تدبیر فقط سبب سو مزاج کے روکنے ہوتی ہو اسکا نام تقدم بالحفظ ہو مثال مداوات کے علاج عفونت حمائے ریح کا تریاق سے اور سرد پانی کا بلانا حمائے غب میں اور مثال علاج تقدم بالحفظ کی استفرغ حمائے ریح میں خربق یعنی کنگی سے اور غب میں مقنونا سے جو وقت ارادہ ہو کہ ابتداء نوبت کو روکیں اور مثال مقدم بالحفظ کی تنہا استفرغ اس شخص کا جو مستعد حمائے ریح کا ہو بوجہ غلبہ سودا کے اور مستعد حمائے غب کا استفرغ بحجت غلبہ صفرا کے مقنونا سے۔ اگر سبب مرض کا حرارت اور برودت میں شبہ ہو اور ارادہ یہ ہو کہ تجربہ سے دریافت کریں چاہیے کہ قوی دوائے تجربہ نہ کیا جائے ورنہ جو تاثر دوائے قوی سے کیفیت بالعرض پیدا ہوگی اصلی سبب کے پہچانے میں دھوکھا دیگی۔ یہ بھی جائز ضروری کہ تبرید اور تسخین دونوں کی زیادتی کا ضرر یکساں ہو گمراہ اندیشہ تبرید کی زیادتی میں زیادہ ہو اسلئے کہ حرارت طبیعت کے مناسب ہو۔ اور خطرہ ترطیب اور پس یعنی خشکی پیدا کرنے میں برابر ہو لیکن مدت ترطیب پیدا ہونے کی زیادہ ہو۔ ہر ایک کی رطوبت اور یوست سے حفاظت بذریعہ تقویت اسباب ہر ایک کے اور تبدیل اسباب ضداً اسکے سے ہوتی ہو حرارت کی تقویت کے سباب کو ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ اور جو جسمین حرارت غریزی کو ہوشیاری قائم اور برپا کرتی ہیں ان سے بھی تقویت حرارت کی ہوتی ہو جیسے ثقل بدنی اور امتلائی کو دور کرنا اور سدوں کی کفایت کرنی اسکے بعد حرارت کی حفاظت رطوبت معتدل سے ہوتی ہو۔ اور برودت کی تقویت اسکے اسباب کی تقویت سے ہوتی ہو۔ اور حرارت کے اندر بدن کے لبتہ ہونے سے۔ اور بحجت اس چیز کے جو بافراط تحلیل کرے۔ بالذات یہ فعل یوست کا ہو اور بالعرض حرارت کا۔ جو شخص علاج افراط حرارت کا بذریعہ تفتیح سدوں کے کرے اسکو لائق ہو کہ تبرید مفراط سے احتراز کرے کہ اسکی جہت سے سردے میں تجر اور سختی پیدا ہوتی ہو پس سو مزاج حار بڑھ جائیگا بلکہ لائق ہو کہ علاج میں نرمی کرتا رہے پس پہلے ایسی چیز سے دوا کرے جو جلا کر نیوالی ہو اگر جلا کر نیوالی سرد دوا کافی ہو جائے جیسے آتش جو اور آب کا سنی پھر اس سے کیا بہتر ہو اور اگر نہ کافی ہو پس ایسی دوا جلا کر نیوالی جو حرارت اور برودت میں معتدل ہو اگر یہ کافی نہوا ایسی دوا دینی چاہیے جس میں حرارت لطیف ہو اور اسکا چندان خوف نہو۔ اگر چہ یہ دوا تفتیح کا نفع مع تبرید کے کرتی ہو مگر اسکا یہ نفع بہ نسبت ضرر تسخین کے جو اس سے حاصل ہوتی ہو اور جبکا اطفا اور بچھ جانا بعد تفتیح کے آسان ہو بہت زیادہ ہو بہت ضرر تسخین کے۔ اکثر بافراط بجانا حرارت کا بذریعہ ادویہ مطفیہ کے نفیج اخلاط مادہ کو مانع ہوتا ہو۔ اگرچہ بعض طبایا اس رائے کے البطل میں نہایت مصرون اور انکے نزدیک افراط ادویہ مطفیہ کی واجب ہو۔ سبب یہی ہو کہ ان لوگوں کو یہ بات معلوم نہیں ہو کہ قوی دواؤں سے حرارت کا



فقط دوائے محلل کا استعمال کریں گے۔ اور درمیان زمانہ ابتدا اور انتہا کے ہو راجع اور محلل دونوں کو ملا کر استعمال کریں گے۔ اگر مرض حار ہو زمانہ ابتدا میں تدبیر باعتبار حال کریں گے۔ اور اگر ایسا مرض منتہا کو پہنچے تلطیف تدبیر میں مبالغہ کریں گے۔ اور اگر مرض خرم ہو ابتدا میں اتنی بھی تلطیف نہ کریں گے اور بروقت منتہا کے تدبیر معتدل کریں گے۔ علاوہ یہ ہو کہ اکثر امراض خرم نہ سوائے حمیات کے فقط تدبیر لطیف سے زائل ہو جاتے ہیں ایضا اگر اور مرض کا مادہ کثیر ہو اور ہجان مادہ میں زیادہ ہو ابتدا میں بدون انتظار نفع کے استفراغ کو من۔ اگر مقدار مادہ کی معتدل ہو اور ہجان بھی زیادہ نہ ہو پہلے نفع کر لین گے بعد اسکے استفراغ کریں گے جن چیزوں سے بوجہ انکی مناسبت کے حالات مرض پر بحث کرتے ہیں انکی شناخت آسان ہو منجملہ انکے ہوا ایسی چیز ہو کہ اسکی رعایت مقدم ہو۔ اور یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ ہوا دوا کی معین ہو یا مرض کی۔ یہ بھی تم کہتے ہیں کہ جن امراض میں اندیشہ زیادہ ہو اور تدبیر واجب میں تاخیر ہونے سے یا آئینہ کمی کرنے سے قوت قوت سے بے خوفی نہو ایسے امراض میں واجب ہو کہ قوی علاج سے ابتدا کی جائے۔ اور جو امراض ایسے نہوں آئینہ رفتہ رفتہ علاج قوی کا استعمال کرنا چاہیے اگر دوائے سبک کافی نہو معالج پر واجب ہو کہ تدبیر صائب سے جدا نہو اگرچہ تدبیر صائب کی دیر میں پیدا ہوتی ہو لیکن ظہور تاثیر میں اگر تاخیر ہو بشرطیکہ تدبیر صائب ہوا سے ترک نہ کرنا چاہیے۔ اور تدبیر غلط پر گویا ظاہر نہو قائم نہ رہنا چاہیے۔ اور با اینہم علاج واحد پر دوائے واحد سے اکتفا نہ کرنی چاہیے بلکہ ایک ہی قسم کا علاج دو آئینہ بن کر کرنا چاہیے اسلئے کہ جس واکہ طبیعت کو خورگی ہو جاتی ہو اسکا اثر قبول نہیں کرتی ہو۔ اور ہر ایک بدن بلکہ ہر ایک عضو بدن کو ایک وقت کسی دوا کے اثر قبول کرنے کی خصوصیت ایسی ہوتی ہو کہ اسوقت دوسری دوا کا اثر ایسا پیدا نہیں ہوتا۔ اگر مرض کے بچانے میں مشکل ہو طبیعت پر چھوڑ دینا چاہیے اور علاج میں عجلت نہ کرنی چاہیے۔ پس طبیعت یا مرض پر غالب کی گئی یا مرض بخوبی ظاہر ہوگا۔ اگر مرض کسی کے ہمراہ دوا کی کھٹک یا سبب درد کا جیسے ضربہ و نقطہ متجمع ہو شک میں رہے علاج شروع کرنا چاہیے۔ اگر احتیاج استعمال مخدرات کی ہو خشخاش سیاہ سے زیادہ حذر دوا استعمال نہ کی جائے اسلئے کہ یہ دوا مالوت ہو اور کھانے میں بھی آتی ہو اگر کسی عضو میں جس یا دہ ہوا اسکے علاج میں ایسی غذا جس سے خون غلیظ پیدا ہو کھلانی چاہیے اور اگر خوف زیادہ ترید کا نہو غذائے بارد مثل کا ہو وغیرہ کے جائز ہو۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ معالجات حیدہ میں سے جو اکثر بے ضرر نافع ہوتے ہیں اعانت چاہنا ان چیزوں سے جو قوائے نفسانی اور حیات کو قوی کریں جیسے فرحت اور ملاقات اس شخص کی جس سے مریض مانوس ہو اور بالترام موجودگی اس شخص کی جسکے موجود رہنے سے مریض مسرور ہو۔ اور اکثر بالترام موجودگی ان لوگوں کی جو محترم اور بزرگ ہوں خواہ اس شخص کی جس سے مریض کو حیا دامنگیر ہو بھی نفع کرتی ہو۔ اور جن چیزوں سے مریض کو ضرر پہنچتا ہو اسکی مضرت کو باز رکھتی ہو۔ قریب اسکے یہ بھی معالج ہو کہ مریض کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لپچائیں اور ایک ہوا سے دوسری ہوا میں پہنچائیں اور ایک ہیأت سے دوسری ہیأت بدل دیں۔ اور بتکلف ایسی ہیأت اور حرکات پیدا کریں جسے ہیأت کسی عضو کی درست ہو جائے اور وہ ہیأت بتکلف بنی ہوئی بمنزلہ مزاج اصلی کے ہو جائے جیسے لڑکے کو جو احوال لینے بھنگا ہو تکلیف دی جاتی ہو کہ چلتی ہوئی چیز کو تیز نظر سے دیکھے یا صاحب لقوہ کو آئینہ چینی کے دیکھنے کی تکلیف دی جاتی ہو کہ آئینہ چینی کی طرف دیکھے۔ پس یہ دونوں تدبیریں احوال کی آنکھ اور صاحب لقوہ کے چہرے کو بتکلف درست کر دیتی ہیں اسواسطے کہ احوال اپنی آنکھ کو بتکلف چلتی ہوئی چیز کے دیکھنے پر قائم کرنا ہو اور صاحب لقوہ اپنے چہرے کو بھی اسطرح درست کرنا ہو پس اکثر دونوں درست ہو جاتے ہیں۔ منجملہ ان قواعد کے جو حفظ ضروری یہ بھی ضرور ہو کہ معالجات قوی کا استعمال فضول قوی میں تا مکان ترک کرنا چاہیے جیسے اسماں قوی اور داغ دینا اور مد بطیفے چاک کرنا اور تو کرنا گرمی اور چاروں میں منجملہ ان اور کے ضمن حاجت نظر دقیق کی بروقت معالجہ کے ہوتی ہو یہ ہو کہ مرض واحد میں مستحق متضاد متجمع ہوں مثلاً مرض سختی تیرید کا ہوا و سبب



کی کیفیت ہو۔ دوسری وجہ عضو کی مقام خاص جاننے کی یہ ہو کہ مقام خاص کے جاننے سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہو اور اسکی بھی شناخت ہوتی ہو کہ اس دوا میں کیا چیز شریک کی جائے تاکہ اثر دوا کا اس عضو تک جلد پہنچے جیسے اعضا بے بول کی دوا میں مدارات اور قلب کی دوا میں مغز اور تیسری وجہ یہ ہو کہ جس وقت عضو کا مقام خاص معلوم ہوتا ہو کہ اس عضو تک دوا کس راہ سے پہنچے گی مثلاً اگر ہلکے معلوم ہو کہ قرحہ نیچے کی آنتوں میں ہو دوا بذریعہ حقنہ کے پہنچائی گئے۔ اگر یہ جاننا جائے کہ قرحہ اوپر کی آنتوں میں ہو مشروبات سے تدبیر کریں گے۔ کبھی مقام خاص اور مشارکت عضو دونوں سے ساتھ ہی فائدہ ہوتا ہو بہ اسوقت ہو کہ ہم تدبیر کریں جو وقت کہ مادہ بالکل عضو خاص میں گر چکا ہو یا ہم تدبیر کریں اور مادہ ابھی گرنا ہو اسلئے کہ مادہ ابھی گر رہا ہو اسکو مقام انصباب سے بعد رعایت کرنے چار شرطوں کے ہم جذب کر لینگے۔ پہلی رعایت مخالفت جہت کی کہ اگر دہانی طرف گرتا ہو بائیں طرف جذب کر لینگے یا اوپر کی طرف گرتا ہو نیچے کی طرف جذب کر لینگے۔ دوسری رعایت عضو مشارک کی جیسے خون حیض بند کیا جاتا ہو پستان پر پچھنے لگانے سے بوجہ مشارکت پستان کے واسطے رحم کے جیسا باب تشریح میں گذرا۔ تیسری رعایت محاذات کی جیسے امراض جگر میں داسنہ ہاتھ کی باسلیق کھولی جاتی ہو یا امراض طحال میں بائیں ہاتھ کی باسلیق۔ چوتھی رعایت مادے کے دور کرنے کی تاکہ جس عضو کی طرف جذب کر کے مادہ کو لیجا دے قریب اس عضو کے نہو جس عضو سے مادہ کو جذب کیا ہو۔ لیکن اگر مادہ بالکل گر چکا ہو اسوقت مقام خاص اور مشارکت دونوں کا فائدہ ساتھ ہی ہوتا ہو اسطرح سے کہ باہم اس مادہ کو اسی عضو خاص سے جذب کر لیں یا اسکو عضو قریب مشارک کی طرف نقل کر کے وہاں سے نکالیں جیسے فصد صافن کے امراض رحم میں یا فصد اس رگ کی جو زیر زبان ہو دم اوزتین میں۔ اگر کولج کا قصد ہو کہ جذب مادہ کا بطرف مخالف کے کرے پہلے درو میں عضو کی تسکین پیدا کرے اسکے بعد دیکھے کہ بروقت جذب کرنے اور دے اس مادہ کا گذر کسی عضو میں تک ہو یا نہیں۔ قوت عضو کی شناخت سے تین طرح کا فائدہ ہوتا ہو پہلی رعایت اس بات کی کہ عضو میں درمید ہو اسلئے کہ ہم اعضاے رئیسہ پر قوی دواؤں کے استعمال کی جرات تا امکان نہیں کرتے اس خوف سے کہ اگر اذیت والی عضو میں تک پہنچنے کی تمام بدن میں اسکا ضرر عام ہوگا اسی واسطے دماغ اور جگر سے استفراغ مادہ کا دفعہ واحد میں نہیں کرتے اور نہ انکی تدریج شدہ کرتے ہیں۔ اگر جگر پر ضار دوا وہ محکمہ کا کرتے ہیں اس میں کچھ دوائیں قابض خوشبود اسطرح حفظ قوت کے ضرور شریک کرتے ہیں۔ اسطرح جو مشروبات بغرض استعمال کرتے ہیں ان میں بھی اسکی رعایت ملحوظ رہتی ہو۔ اس رعایت میں سب سے زیادہ مقدم قلب ہو۔ اسکے بعد دماغ اسکے بعد جگر۔ دوسرا فائدہ مراعات فعل مشارک عضو کا ہو اگرچہ وہ عضو میں نہو جیسے معدہ اور ریه۔ اسواسطے کسی تب میں بروقت ضعف معدہ کے بہت سرد پانی نہیں پلاتے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ استعمال اور یہ مرنیہ کا اعضاے رئیس میں اور جو اعضا کہ بعد اعضاے رئیس کے مثال اعضاے رئیس کے ہیں یا دے تر باعث کوتاہی حیات ہو تہ فائدہ مراعات اس بات کی کہ وہ عضو کی اُس ہی یا جس میں گند ہو پس جو اعضا کہ ذکی اُس اور عصائی میں جب ہو کہ ان میں استعمال اپنی واؤں کا جو ردی کیفیت اور النزاع اور مودی ہوں مثل تیوعات (یعنی وہ گھاس جسکے کانٹے سے دودھ نکلے) وغیرہ کے نکرین اور تا امکان ان اعضاؤں کو ایسی دواؤں سے پچائیں۔ جن دواؤں کے استعمال سے اجتناب چاہیے تین قسم کی ہیں۔ محلات اور مبررات قوی جیسے فیول و روہ دوائیں جن میں کیفیات مخالف ہیں مثل زنگار اور سفید ابقلی یعنی سفید راج اور خاص سوخت وغیرہ۔ یہ سب بیا تفصیل اختیار دوا کا بسبب طبیعت عضو کے تھا۔ اب یہ اعتبار مقدار مرض کے دیکھنا چاہیے جس مرض کی مقدار حرارت رضی شدید ہو اس میں حاجت حرارت بچانے کی نہایت بار دوا سے ہوتی ہو۔ اور جس مرض کی مقدار بروقت رضی شدید ہو اس سے زیادہ تخن کی ضرورت ہوتی ہو۔ اگر حرارت اور بروقت میں قوت نہو کم قوت دوا پر کتنا کو میں گے۔ وقت مرض سے اسطرح پر شناخت ہوتی ہو پہچانتا چاہیے کہ مرض کا کونسا زمانہ ہو مثلاً اگر دم کا زمانہ ابتدائی ہو فقط دوائے راج کا استعمال کریں گے۔ اور اگر زمانہ انتہا کو پہنچا ہو



کرین اسلئے کہ علاج مرض کا بالضرر ہوتا ہو اور حفظ صحت بالمثل کیا جاتا ہو۔ اندازہ مقدار دوا کا دو طرح سے ہوتا ہو اول بطریق حدیث صناعتی  
بتطریق طبیعت عضو کے لئے طبیب کو کرتے کرتے ایک مشق ایسی ہم پہنچتی ہو کہ طبیعت عضو بقدر وزن دوا کو تحمل ہو فوراً بلا فکر پہچان لینا  
ہی دوسرے مقدار مرض سے بھی مقدار دوا کی کیجا تی ہو۔ اور جن چیزوں سے موافقت اور مناسبت دوا کی واسطے اعضا کے معلوم ہوتی ہو  
وہ خیس اور سن اور عادت اور بلد اور صناعت اور قوت اور سحر ہو۔ شناخت طبیعت عضو کی چار چیزوں کی شناخت پر موقوف ہو۔  
مزاج عضو کا اور اسکی خلقت اور اسکی وضع بہ نسبت قرب اور بعد کے معدن غذا یعنی معدہ سے اور اسکی قوت مزاج عضو کا اصلی جو قوت  
پہچانا جائے بعد اسکے جو مزاج بوجہ مرض کے عارض ہوا ہو وہ بھی پہچانا جائے حدیث صناعتی سے معلوم ہو سکتا ہو کہ اسکا مزاج عارضی  
مزاج طبعی سے کتنا تبدیل ہو بعد اسکے جتنے مقدار کی دوا اسکے مناسب ہو وہ بھی دریافت ہو سکتی ہو مثلاً کسی عضو کا مزاج اصلی حالت کا بار بار ہو  
اور مزاج عارضی مرض کا گرم پیدا ہو اسکا مزاج کو مزاج اصلی سے نہایت بعد ہو پس اسکو حاجت زیادہ تیرید کی ہوگی۔ اور اگر دونوں  
مزاج اصلی اور عارضی حار ہوں اسٹین فقط تیرید خفیف کی ضرورت ہوگی خلقت عضو کی شناخت اسکو ہم اوپر کہ چکے ہیں کہ خلقت کتنی نمی خون پر  
استعمال کیجا تی ہو اور کون کون سی چیز خلقت میں داخل ہو اس بات کو فصل پہلی تعلیم پانچویں فن اول میں دیکھنا چاہئے بعد اسکے یہ جاننا چاہئے  
کہ بعض اعضا اپنی خلقت میں ایسے ہیں کہ انکے منافذ داخلی یا خارجی کسی شے کے جانے آنے کو بسہولیت قبول کرتے ہیں اس عضو کا فضل  
دواے معتدل اور لطیف سے دفع ہو سکتا ہو اور جو عضو ایسے نہیں ہیں انکے دفع فضول میں دواے قوی کی حاجت ہو۔ اس طرح سے  
بعض اعضا متخائل ہیں اور بعض متکاثف اور سخت ہیں متخائل میں لطیف دوا کا فی ہوا اور کثیف عضو میں بے استعمال دواے  
قوی کے کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اکثر وہی اعضا محتاج دواے قوی کے ہیں جنہیں تجویف نہیں ہو جانب ندرونی اور بیرونی میں اور انکے واسطے  
فضاے وسیع ہو دونوں جانبوں میں لیکن وہ عضو سخت اور کثیف ہو جیسے گردہ۔ اسکے بعد وہ عضو جکے وجہ انیون میں تجویف ہو  
وہ کمزور ہو جیسے ریه۔ وضع عضو سے اس طرح پر شناخت ہوتی ہو کہ چونکہ وضع جیسا اوپر معلوم ہو چکا دو باتوں کا مقتضی ہو پہلی مقام  
خاص اس عضو کا دوسری مشارکت اسکی باعتبار قرب اور بعد کے دوسرے عضو سے۔ مشارکت کے جاننے سے جو فائدہ اختیاری  
معالجہ کو حاصل ہوتا ہو وہ یہ ہو کہ اس عضو کی غذا کا جذب کرنا اور کسی دوسرے مخرج کی طرف نکالنا یا کسی دوسرے عضو مشارکت  
کی طرف سے غذا کو بطرف اس عضو کے لانا مثال اسکی یہ ہو۔ اگر مادہ کسی مرض کا محرب جگر میں ہو طبیب اسکے جذب کی تدبیر بند ریه و رات  
کے کرے گا تاکہ اسکا استفراغ بذریعہ بول کے ہو جائے۔ اور اگر مادہ مقعر جگر میں ہو اسکا استفراغ بذریعہ اسہال کے کرنا چاہئے۔  
پہلی صورت میں استفراغ مادہ کا بذریعہ بول کے واسطے مناسب ہو کہ محرب جگر کو مشارکت اعضاے بول سے ہو۔ دوسری صورت  
میں استفراغ مادہ کا بذریعہ اسہال اسلئے مناسب ہو کہ مقعر جگر کو مشارکت اعضاے بول سے ہو۔ مقام خاص عضو کے جاننے سے فائدہ تین طرح کا  
ہوتا ہو۔ اول بحیث قرب اور بعد کے مثلاً اگر کوئی عضو قریب منفذ دوا کے ہو مثل معده کے اثر دواے معتدل کا بھی تھوڑے زمانے  
میں اس تک پہنچے گا اور اگر منفذ دوا سے دور ہو جیسے ریه اس عضو تک پہنچنے پہنچنے قوت دواے معتدل کی فاسد ہو جائیگی اسلئے ایسے عضو کی  
تدبیر میں دواے قوی کے استعمال کی حاجت ہو۔ جو عضو قریب ہو اور اس تک اثر دوا کا آسانی ہو چلتا ہو اسوقت واجب ہو کہ قوت دوا کی  
ضد مقابل قوت مرض کے ہو۔ اور اگر اثر دوا کا عضو میں بدیر پہنچتا ہو اور وہ عضو ایسا کثیف ہو کہ جس دوا میں قوت غائض قوی ہو  
اسی کا اثر اس تک پہنچے گا۔ ایسی صورت میں دوا میں بہ نسبت قوت مرض کے اثر زیادہ درکار ہو جس طرح عرق النساء وغیرہ کے کھات



ایسی ہو کہ مقدار میں کم ہوتی ہو اور جزو بدن زیادہ ہوتی ہو جیسے اندا اور مرغ کے خنصیر۔ ہلکے کبھی حاجت اس بات کی ہوتی ہو کہ غذا کی کیفیت میں کمی کہیں اور مقدار میں زیادتی یہ احتیاج اس وقت ہو کہ اشتہا مریض پر غالب اور قوام اخلاط رگون میں بھرے ہوں پس واسطے تسکین اشتہا کے معدے کو غذا سے بھر دیتے ہیں۔ اور چونکہ اس غذا میں تغذیہ کم ہوتا ہو بعد ہضم کے بہت کم حصہ اس غذا سے رگون میں پہنچتا ہو جو اخلاط میں زیادتی پیدا کرے اسی وجہ سے اخلاط موجودہ کا نفع ہو کر تا ہو انہیں کسی طرح کا سرچ نہیں ہوتا ہو سوائے اسکے اور کبھی بہت سے اغراض ہیں۔ اور جو وقت اسکی حاجت ہو کہ غذا کی کیفیت زیادہ ہو اور کثرت کم ہو مثلاً ہم چاہیں کہ قوت مریض کی بڑھائیں اور معدے میں مقدار کثیر غذا کے ہضم کرنے کی طاقت نہ ہو اسوقت غذا سے قلیل المقدار جو کثیر الکثیف ہو کھلاتے ہیں۔ اکثر تکلیف قلیل غذا کی مریض کو ہم اسوقت دیتے ہیں خواہ مطلق تغذیہ موقوف کرتے ہیں جو وقت علاج امراض حادہ کا کرتے ہیں۔ امراض مزمنہ میں بھی قلیل غذا کی کر کے میں مگر بہ نسبت امراض حادہ کے بہت کم اس واسطے کہ توجہ ہمارا علاج میں امراض مزمنہ کی بطرف بقاے قوت کے زیادہ ہوتا ہو۔ اس سبب کہ انکا بحران اور غنما دور ہوتا ہو۔ اگر قوت کی حفاظت نہ کی جائے تا وقت بحران ثابت نہ ہوگی اور جس مادہ کا نفع مدت طولانی چاہتا ہو اسکے نفع میں قوت و فائز ہوگی۔ امراض حادہ میں چونکہ بحران قریب ہے تاہو ہلکے مہید ہوتی ہو کہ قبل انتہائے امراض کے قوت زائل نہ ہوگی اس سے قلیل غذا کی جائز رکھتے ہیں اگر زوال قوت کا امراض حادہ میں بھی خوف ہو زیادہ اہتمام قلیل غذا میں نہ کریں گے۔ اور جس قدر مرض قریب زمانہ تبدیل ہو اور اعراض میں سکون ہو غذا بخوبی واسطے زیادہ کرنے قوت کے دیتے ہیں۔ اور جس وقت مرض کا زمانہ تیز شروع ہو اور امراض میں زیادتی پیدا ہو غذا کی قلیل کرتے ہیں باعتبار تدبیر سابق کے۔ اور بخیاں اس بات کے کہ قوت کو وقت مجاہدہ مرض کے دو طرف متوجہ ہونیکا جو توجہ تیز اور بروقت غنما کے تلطف تدبیر زیادہ کیجاتی ہو اور حسب قدر مرض میں حدت زیادہ ہو اور بحران اسکا قریب تر ہو تدبیر میں تلطف زیادہ ہوگی مگر ایسے اسباب مخصوص پیدا ہوں جو تلطف تدبیر کی مانع ہوں جیسا کہ ذکر امراض جزئیہ میں کیا جائیگا۔ غذا کو بنظر جزو بدن ہونے کے فیصلتیں اور ہیں اول سرعت نفوذ یعنی بہت جلد ہضم ہو جانا جیسے شراب و دوسری بطور نفوذ یعنی بدیر یعنی بدیر ہضم ہونا جیسے بھنی ہوئی چیزیں و رقلیہ۔ اور ایک یہ بھی کیفیت غذا کی ہو کہ کسی غذا سے خون غلیظ پیدا ہوتا ہو اور چپکتا ہو جیسے سور کے گوشت سے خون پیدا ہوا گوشت بچ کا دوسرے اور کبھی کسی غذا سے رقیق پیدا ہوتا ہو اور بہت جلد اس میں تحلیل عارض ہوتا ہو جیسے وہ خون جو شراب و انجیر سے پیدا ہو ہلکے احتیاج سریع اور نفوذ غذا کی اسوقت ہوتی ہو جو قوت تدارک سقوط قوت حیوانیہ کا ہلکے منظور ہو اور اسکا خبردار کرنا مطلوب ہو اور مدت اور قوت اتنی وفات کرے کہ غذا بطنی المضم استعمال کیجائے۔ اور غذا سے سریع المضم سے ہم اسوقت پر ہیز کرتے ہیں اگر پہلے سریع المضم غذا کھا چکا پس اسکا خوف ہو کہ دونوں غذائیں ملکر وہ اضطراب ہضم پیدا کریں جسکا بیان فصل پنجم میں جملہ پہلا تعلیم دوسری فن دوسرے میں ہو چکا ہو۔ اور غذا سے غلیظ بطنی النفوذ سے مریض کو ہم اسوقت پکاتے ہیں جب خون سرد پڑنے کا ہو۔ مگر ہم غذا سے قوی جو بطنی المضم ہو اس شخص کے واسطے اختیار کرتے ہیں جسکا قوی کرنا اور اسکو آمادہ بریا صانت کرنا مطلوب ہو۔ غذا کے کمزور اسکے واسطے تجویز کرتے ہیں جسکے مسام میں تکاثف بہت جلد ہو جاتا ہو۔ معالجہ دوائی کے تین قاعدے ہیں اول دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا یعنی اسکی حرارت اور برودت اور رطوبت اور سبوت کو اختیار کرنا و دوسرا قاعدہ دوا کے مقدار کا اختیار کرنا اور اس قاعدے کی تقسیم بطرف وزن و اور اندازہ کیفیت دوا یعنی درجات اسکے حرارت اور برودت کی طرف ہوتی ہو تیسرا قاعدہ ترتیب وقت دوا کا۔ اختیار کیفیت دوا کا قاعدہ اعلیٰ الاطلاق اس طرح سے دریافت ہوتا ہو جب قسم مرض پر آگاہی ہو جو وقت کیفیت مرض پہچانی جائے واجب ہو کہ دوا مخالف کیفیت مرض کے اختیار



لکھانی اُسکے ساتھ مناسب نہیں ہو۔ قابض چیزیں سرد و فواکہ یا ترکاری کا استعمال اس کے ساتھ کرنا چاہیے جیسے سیب و رب اور ریاس وغیرہ جو پانی غلیظ اور مکدر ہو گیا ہو اس کے پینے کے بعد لسن کا استعمال ضرور ہو اور پھٹکری بھی ایسے پانی کو صاف کر دیتی ہو۔ مختلف پانیوں کا فساد و پیاز سے برطرف ہو جاتا ہو اسلئے کہ پیاز اس کا تریاق ہو خصوصاً پیاز اور لسن شریک کر کے۔ اور سرد چیزوں میں کاہو بھی مختلف پانی کے فساد کو دفع کر دیتا ہو۔ ایک عمدہ تدبیر ایسے مسافر کو جس کو مختلف مقامات کے پانی پینے کی ضرورت پڑے یہ ہو کہ اپنے شہر یا گاؤں سے جب چلے تو تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ لے لے اور جہان دوسرا پانی ملے اس میں ملاتا ہوا اور پیتا ہو اس سفر کے تاںیکہ اپنے منزل مقصود کو پہنچ جائے پھر اس کو اختلاف سے پانی کے مضرت نہ پہنچے گی۔ اسی طرح اگر اپنے شہر سے تھوڑی سی ترش لی کر جہان پانی ملے اس میں ملا کر خوب ساہل لے اور تھوڑا ہوا پانی پیے واجب ہو کہ پانی سامنے سے پیے تاکہ چونک وغیرہ نہ پی جائے اور بوجہ غلاظت پانی کے معلوم نہ ہو اور سوکھی گھاس جسکی تاثیر فاسد ہوا اسکی بھی تمیز ہو جائے ترش ربوب سفر میں ہمراہ رکھنا تاکہ ہر ایک مختلف قسم کے پانی میں ملا دین عمدہ تدبیر ہو فصل آٹھویں دریا کے مسافروں کی تدبیر کا بیان جہاز وغیرہ کی سواری میں مسافر کو کبھی دوران سرد و متلی اور قریح غرض ہوتی ہو۔ اور یہ باتیں ادراکل غریبین پیدا ہوتی ہیں بعد اُسکے خود بخود طبیعت ٹھہرتی ہو اور تسکین پیدا ہوتی ہو۔ واجب ہو کہ اسے متلی اور قریح جس کرنے میں صرار نہ کرے بلکہ اُسکو بحال خود چھوڑ دے۔ اگر قریح میں افراط ہو اسوقت البتہ بند کر دینا چاہیے۔ مسافر کی طبیعت کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ اسکو جہاز وغیرہ پر قریح عارض نہ ہو کچھ مقام خوف نہیں ہو تدبیر اسکی یہ ہو کہ سبب درانا اور بد وغیرہ کا استعمال کرے اور اگر شیرہ ختم کر فز یا خیاں نہ دے یہ متلی کے ہیجان کو منع کرتا ہو۔ اور اگر متلی کی شدت ہو اس میں تسکین پیدا کرتا ہو۔ آفتنشین کا بھی یہی خاصہ ہو۔ ترش چیزیں جو فم معدہ کو قوت دین اور بخارات کے سربک اٹھنے کو منع کریں انکی غذاے مناسب یہ ہو جیسے مسودہ ہرہ سرکہ اور انگور ترش و در تھوڑا سا فودج اور حاشاکے۔ شراب ریحانی ہو یا سرد پانی میں روٹی جھگو کر کھانا بھی فائدہ دیتا ہو۔ حاشا بھی تنہا مفید ہو۔ نتھنے کے اندر سفیدہ ملنا متلی اور قریح کے روکنے کے واسطے بہت مفید ہو فن چھ تھا بیان میں اقسام وجوہ معالجات کے بحسب امراض کلی کے اور اس میں کتب فصلیں میں فصل پہلی بیان عام معالجہ کا علاج باتوں سے تمام ہوتا ہو پہلی تدبیر اور غذا و دوسری دواؤں کا استعمال کرنا تیسری اعمال و ستکاری کی تدبیر سے جاری مراد یہ ہو کہ اسباب سے ضرور حسین غذا بھی داخل ہو امنین تصرف کرنا۔ تدبیر کے احکام بنظر کیفیت کے مثل احکام دوا کے ہیں لیکن غذا کے احکام بنظر مقدار کے خاص ہیں کہ وہ دواؤں میں نہیں پائے جاتے اسلئے کہ غذا کبھی بالکل متروک کرانی چاہیے اور کبھی کم کرائی جاتی ہو کبھی مقدار معتدل پر دی جاتی ہو اور کبھی بڑھائی جاتی ہو۔ ترک غذا کا اسی وقت ہوتا ہو جو قوت طبیعت کا قصد ہو کہ طبیعت مریض نفع اخلاط پر مشغول ہو اور کمی اسوقت ہوتی ہو کہ باوجود اس غرض کے مریض کی قوت کی بھی حفاظت رہے پس مثنی مقدار دیکھ جاتی ہو بنظر بقائے قوت ہوتی ہو۔ اور کمی مثنی کیجاتی ہو اس میں رعایت نفع مادہ کی ہوتی ہو یعنی اگر غذا اکثر دیکھ جائے طبیعت اس کے ہضم کرنے میں مصروف ہو کر نفع مادہ سے کوتاہی کرتی ہو۔ پھر ان دونوں میں جو زیادہ اہم ہوتا ہو اسکی رعایت مقدم کی جاتی ہو۔ اگر قوت زیادہ ضعیف ہو اسکی تدبیر مقدم ہوگی۔ اور اگر مرض زیادہ قوی ہو اسکی تدبیر مقدم کی جائیگی۔ غذا میں تھلیل و وجہ سے ہوتی ہو مقدار میں بھی کم کیجاتی ہو اور کیفیت میں بھی تھلیل ہوتی ہو۔ ہم اپنی تجویز سے دونوں صورتوں کو ملا کر ایک تیسری قسم پیدا کرتے ہیں فرق مقدار میں کسی اور کیفیت کی کمی کا یہ ہو کہ بعض غذا مقدار میں زیادہ ہوتی ہو اور کیفیت میں کم ہوتی ہو یعنی جڑ و بدن کم ہوتی ہو جیسے ترکاری اور فواکہ۔ جو شخص ان کے مقدار زیادہ استعمال کرے باوجود زیادتی کمیت کے کیفیت غذا کی کم حاصل ہوگی۔ اور بعض غذا



چاہیے کہ اطراف کو معلق سردی میں ٹھہرا کر کہن حرکت نہواورہ اُسے کچھ ریاضت لیجائے بڑا قوی سبب ہو اطراف میں سردی ہو پختہ کا بعض آدمی اطراف کو سرد پانی میں ڈبو دیتے ہیں اس ترکیب سے ایک فائدہ ہوتا ہو گیا کہ اذیت اسکی جہت سے دفع ہوتی جاتی ہو جیسے کوئی سوکھا بھل سرد پانی میں ڈالا جائے اُس وقت اُس سے ایک سننا ہرٹ پیدا ہوتی ہو اور جلد یا خشکی اُس سے نکلتی ہو اور اسکی لکیروں یا قاشین پھول پھول کر درست ہوتی جاتی ہیں پس نرم ہو کر اپنے پورے مقدار پر ہو جاتا ہو اگر یہ بھل آگ کے قریب کھا جاتا فاسد ہو جاتا دلیل اس بات کی اور بیان اسکا کہ یہ کیون ہوتا ہو طیب اسکا محتاج نہیں ہو بلکہ حکیم طبعی اسکو دریافت کر سکتا ہو لیکن جو وقت طرف سردی ہو پختہ ہو اتیرہ ہونے لگے پچھنے لگانا ضرور ہو اور خون اس سے نکال ڈالنا چاہیے لیکن جس عضو میں پچھنے لگائے جائیں گرم پانی کے اندر رہے تاکہ خون پچھنوں کے منہ پر جم جائے اور نکلتا موقوف نہو بلکہ بعد پچھنے لگانے کے اسی طرح چھوڑ دینا چاہیے تاکہ خود بخود نکلتا خون کا موقوف ہوا اسکے بعد گل ازنی اور سرکہ ملا کر اُس مقام پر لگا دینا چاہیے کہ اس سے اس مقام میں فساد پیدا نہیں ہوتا اور قطرانی بدوا اور اخیر دونوں وقت فائدہ کرتا ہو۔ اگر تیرگی سے بڑھ کر رنگ عضو کا سیاہی یا سنہری کی طرف ہو پختہ جائے پھر کسی چیز کا استعمال بدولن کر دینے اُس مقدار کے جو بہت جلد متعفن ہوتا جاتا ہو جائز نہیں ہو تاکہ مقدار صحیح جو قریب ہو اسے متعفن نہ کرے اور عفونت دور نہ جائے بلکہ اس وقت وہی تدبیر کرنی چاہیے جو خراب زخم کے باب میں کہی گئی فصل چھٹی حفاظت رنگ کمریکا بیان سفر میں چہرے پر بالز وجہ اور چپکنے والی چیز جیسے لعاب ہنڈول یا لعاب خرفہ طلا کرنا چاہیے یا کثیر یا فی مین گھول کر یا گوند سپیدی سفید مرغ یا نشاستہ خواہ مانہ پانی میں بھیگا ہوا وہ قرص جسے افرطین نے تجویز کیا ہو اور قرا بادین میں مذکور ہو گا لیکن اگر چہرے کی جلد بہت ہوا یا بردت یا تازت آفتاب کے شق ہو جائے اسکی تدبیر کتاب الزینت میں تلاش کرنی چاہیے فصل ساتویں مختلف پانی کے مضرت سے حفاظت کا بیان نئے نئے مقامات کے پانی پینے سے اکثر مسافرن کو وہ امراض عارض ہوتے ہیں جو بوجہ اختلاف غذاؤں کے نہیں پیدا ہوتے پس فاجہ ہو کہ اسکی رعایت کریں اور پانی کی مضرت کا تدارک کرتے ہیں۔ ایک تدبیر یہ ہو کہ اسکو خوب صاف کریں اور پکائیں سنگر بزدوں سے اور اسکو جوش دین جیسا ہم نے بیان کیا اور اسکا سبب بھی ہم بیان کر چکے۔ اور اس ذریعہ سے جیسا فصل سوٹھوں جملہ اول تعلیم دوم فن دوم میں بیان ہوا خالص پانی آمیزش سے الگ ہو جاتا ہو۔ اکثر یہ ترکیبیں بذریعہ تقطیر اور تصعید پانے کے قرع انیق وغیرہ میں کیجاتی ہیں کبھی ادنیٰ تہی بنا کر دو برتن رکھتے ہیں اور ایک میں پانی بھر دیتے ہیں اور اُس میں تہی ڈال کر دوسرا تہی کا خالی برتن میں ڈالتے ہیں پانی صاف ہو کر دوسرے برتن میں ٹپکتا ہو یہ ترکیب نسبت پہلی ترکیب کے اچھی ہو خصوصاً اگر مکر ٹپکا یا جائے۔ اسی طرح اگر پانی تلخ یا بڑا پکا یا جائے اور بردت جوش آنے کے سیاہ مٹی اور مٹی مٹا کر مثل نمہ وغیرہ کے سین ڈالیں بعد اسکے پانی اُس سے بخوریں یہ طریقہ تہی کے ٹپکانے سے بہتر ہو۔ اسی طرح سے متھنا کانی کا سیاہ مٹی ایسی ڈال کر جس میں کوئی کیفیت دی نہ ہو خصوصاً دھوپ کا اثر ہو پختہ ہوئی مٹی جو سوکھ گئی ہو بعد اسکے پانی کو متھار لینا اسکے فساد کو دور کر دیتا ہو۔ شراب کے ہملہ پانی پینے سے بھی فساد اسکا باطل ہوتا ہو اگر اس قسم کا فساد ہو جو نفوذ میں پانی کی کمی ہو گئی ہو۔ ایضا اگر پانی کم ہو اور نہ ملتا ہو سرکہ ملا کر پینا چاہیے خصوصاً گرمیوں میں اس سے زیادہ پینے پانی کی خواہش مٹ جاتی ہو۔ شور پانی میں سرکہ اور کھنڈیں ملا کر پینا چاہیے اور اُس میں خربوبہ و حب لاس اور زعفران جیسے جنگلی سید بھی شریک کرنا چاہیے۔ جو پانی بڑا اور متعفن ہو جائے اُس پر ایسی چیز پینی چاہیے جو میں ہو اور اس پر شراب پینا بھی نافع ہو تلخ پانی پر چکنی اور مٹی جی چیزیں استعمال کرنا چاہیے اور جلاب سین ملانا چاہیے۔ اس سے پہلے آب خود پانی لینا چاہیے لیکن نونے کا ہو کہ مثل اسکے اور جو چیز تلخ پانی کے ضرر کو دفع کرے استعمال کرنی چاہیے۔ اسی طرح چنے چلانا بھی مفید ہو۔ جو پانی گڑھے وغیرہ میں ٹھہرا ہوا اور اُس میں بوسے بد گئی ہو گرم غذا



تین ہر کہ جھٹ پٹ اپنے کو اڑھنے والی خیرون میں چپائے بلکہ بدیج تھوڑا تھوڑا اڑھے اور تاپنے کا استعمال لعجات جائز نہیں ہر اسکے نزدیک بچانا چاہیے اگر بدن تاپنے کے چارہ نہ ہو اس میں بھی رفتہ رفتہ زیادتی کرنی چاہیے۔ نہایت مناسب وقت اسکے ہر مزید کا وہ ہو جو وقت اسکا ارادہ سرد ہوا میں چلنے کا ہو۔ یہ تدبیرات اسکی میں کہ سردی کی وجہ سے مسافر کے بدن میں سستی اور سقوط قوت پیدا ہوا ہو لیکن جو وقت سردی جسم میں اثر کر جائے ضرور لعجات استعمال اڑھنے اور روغن گرم کا خصوصاً جس روغن میں تریاقیت ہو جیسے روغن سوسن کرنا چاہیے۔ جو وقت مسافر سردی میں اترے اور بھوکھا ہو اور کوئی گرم چیز کھائے اسکی جہت سے ایسی حرارت پیدا ہوگی جیسے جلیب۔ مسافروں کے واسطے چند غذا میں خاص ہیں کہ بروقت بردت کے بکار آمد ہوتی ہیں اور باسانی مل سکتی ہیں۔ یہ وہ غذا ہیں جن میں لیسن اور جز اور لائی اور ہینگ دھل ہو اور اگر اس میں تھوڑا سا مصل یعنی کشک وغ خشک شدہ دال کریں لیسن کی بوجائی ہوگی۔ جو ز اور مسک بھی اسکے واسطے بہتر ہو خصوصاً اگر اسکے اوپر شراب خالص میں مسافر کو احتیاج اس بات کی ہو کہ سردی میں سفر کرے بلکہ غذا سے پر ہو کہ تھوڑی دیر ٹھہر کر تاکہ غذا پیٹ میں قرار پکڑے اور طبع معدے کی گرمی غذا میں آجائے بعد اسکے سوا ہو اور چلے۔ ہینگ بھی جس شخص کے بدن میں بوجہ سردی کے بستگی پیدا ہو گرمی پیدا کرتی ہو خصوصاً اگر مسلم شراب میں پڑے پوری مقدار شربت ایک درم ہینگ ایک ظل شراب میں پڑے۔ مسافر کے واسطے چند چیزیں ایسی ہیں کہ اسکے بدن کو تاثر بردت سے منع کرتی ہیں۔ منجملہ انکے روغن زیتون وغیرہ ہولسن بہت عمدہ چیز ہو واسطے اس شخص کے جسکو بردت ہوا کی ہو بچنے فصل

**پانچویں حفاظت اطراف کی بردت سے** واجب ہو کہ مسافر پہلے اطراف کی مالش کرے تا نیکہ گرم ہو جائیں بعد اسکے روغن گرم طلا کرے جن میں خوشبو ہو جیسے روغن سوسن اور روغن بکائن۔ اور سوسن کا لگانا اسکے واسطے بہت اچھا ہو اگر موجود ہو روغن زیتون کافی ہو خصوصاً جو وقت اس میں لفل مافر فرافریون حلیت جندبیدہ تر خشک کریں۔ منجملہ ضادات کے جو حافظ اطراف ہیں یہ ہو کہ انہر قنہ یعنی بیروزہ اولسن پکائیں کہ اس سے بردت کی امان حاصل ہوتی ہو اور قطران سے بہتر کوئی چیز نہیں ہو۔ جائز نہیں ہو کہ مونے اور دستانے اتنے تنگ ہوں کہ اس میں عضو حرکت نہ کر سکے اسلئے کہ حرکت عضو کی ایک سبب ہو بردت کے دفع کرنے کے اسباب میں سے۔ جو عضو تنگ بندھا ہوا ہو اس میں بردت شدت پہونچتی ہو۔ اگر کسی عضو کو کاغذ سے منڈھ کر بال او شیم جائیں پوری حفاظت بردی ہوگی۔ جو وقت ہاتھ پاؤں ٹھہ جائیں کہ ان میں جس بوجہ بردت کے باقی نہ رہے اور سکی پیدا نہ ہو اور کوئی تدبیر جدید حفاظت بردت کی کرنے سے یہ بات پیدا ہوئی ہو جانتا چاہیے کہ جسمیں لطلان عارض ہو ہو اور بردت نے بخوبی اپنا عمل کر لیا ہو اب اسکی تدبیر جو ابھی معلوم ہوگی کرنی چاہیے۔ لیکن جو وقت بردت کسی عضو میں ایسا عمل کیے کہ اسکی حرارت غریزی فنا ہو جائے اور جو چیز اس عضو سے متخلل ہوتی ہو اس میں محقق ہو کر بیت ہو جائے اور عفونت اس میں آجائے بیشتر ایسے وقت حاجت اسی تدبیر کی ہوتی ہو جو باب قروح میں ذکر کی جاتی ہو خصوصاً اکلہ خبیثہ کے لیکن اگر بعد ضرر پہونچے بردت کے اگر عفونت نہ ہو ہوگی بلکہ آمادہ عفونت ہو رہا ہو پس تدبیر مناسب یہ ہو کہ اس طرف کو آب شلجم میں خاص کر کھین یا آس پانی میں جسمیں بخیر جوش دیا ہو اور آب کرنب اور آب ریاحین اور آب شبت اور آب بادہ یہ سب بہتر ہو اور تر دوع لطیف جید ہو اور آب شیخ اور آب نام اور فنا کرنا شلجم کا دواے جید اور نافع ہو۔ واجب ہو کہ آگ سے پرہیز کرے اور آج سے اور فی الحال شی کرے۔ اور پانوں اور طرف کو ہلائے اور اسکی ریاضت اور مالش کرے اور روغن ملے اور طلا کرے اسکے بعد انھیں دواؤں سے نظول کرے جبکا ابھی ذکر ہوا۔ یہ بھی جانتا



پانی تھوڑا پانی تسکین عطش میں کافی ہوگا جہاں بہت پانی نہ ملے فصل عیسری حرارت کی حفاظت کا بیان خصوصاً مسفرین اور تدبیر اس شخص کی جو گرمی میں سفر کرے جو لوگ گرمیوں میں سفر کرتے ہیں وہ بھی اگر اپنے مناسب تدبیر نمونہ آخر میں یا ضعیف ہو جائیں گے یا انکے قوتے متخلل ہو جائیں گے پھر انہیں طاقت حرکت کی باقی نہ رہے گی اور پیاس پھر غالب ہوگی اور کبھی تہارت آفتاب کی دماغ کو مضرت پہنچاتی ہو پس واجب ہو کہ مسافرین کوشش اپنے چھپانیکی دھوپ سے زیادہ کریں اور سینہ کو بھی دھوپ سے زیادہ چھپائیں اور اس پر لعاب اسفول اور عصارہ تخم خرفہ ملا کریں کبھی مسافروں کو قبل چلنے کے کچھ کھانے کی ضرورت ہوتی ہو مثل جو کے سفود اور شربت فواکہ وغیرہ کے اسیلے کہ اگر وہ سوار ہو جائیں اور پیٹ میں کچھ نہ ہو متخلل انکو زیادہ ضعیف کرے گی بوجہ نہونے بدل یا متخلل کے بدن میں اس واسطے واجب ہو کہ تھوڑا سا کھالیں ان چیزوں میں سے جنکا ذکر ہم نے کیا اس کے بعد تناٹھ جائیں کہ غذا معدے سے اتر جائے اور چلتے وقت پیٹ میں نہ رہے۔ اور واجب ہو کہ اپنے ہمراہ راہ میں روغن گل اور بنفشہ رکھیں کہ انکو ساعت لباعت اپنے سر پر ملتے رہیں۔ اکثر جسکو آفت گرمی کی سفر میں پہنچتی ہو اپنی حالت اصلی پر سرد پانی میں تیرنے سے عود کرتا ہو مگر مناسب یہ ہو کہ استعمال سباحت کا تھوڑا تھوڑا کریں اور رفتہ رفتہ بڑھاتے جائیں اگر لون مارنے کا خوف ہو چاہیے کہ اپنے متھون اور منہ کو عام دردمان بند سے باندھیں اور مشقت پر صبر کریں اور پہلے سے پیاز روغن میں ڈال کر پیٹ میں خصوصاً اگر دو غ میں پروردہ کیا ہو یا رات سے بھگو یا گیا ہو پیاز کو کھائے اور وہی کو پی لے۔ واجب ہو کہ پیاز قبل وہی میں ڈالنے کے قوی ہو اور اس میں قلعہ زیادہ ہو۔ اور چاہیے کہ روغن بادام اور روغن کدو کا استنشاق کریں۔ روغن تخم کدو پینے سے بطور ہریرے کے لون کی وہ مضرت جسکی آئندہ واقع ہونے کی امید ہو دفع ہوتی ہو۔ اگر کسی شخص کو لون کا صدمہ ہو نچے اطراف بدن پر سرد پانی بکثرت ڈالے اور اسی سے اپنے منہ کو دھوئے۔ اور غذا میں سرد ترکاری اختیار کرے اور سرد روغن جیسے روغن گل اور روغن ہیدرہ اور عصارہ سرد چیزوں کے جیسے کلغہ وغیرہ اس میں کھڑا کر کے سر پر رکھے اور بعد اسکے سائے اور جماع سے پرہیز کرے مچھلی شورا سکوفائدہ کرتی ہو جو وقت اذیت لون کی برطرف ہو جائے۔ پانی میں ملی ہوئی شراب بھی نافع ہو۔ دودھ سے بہتر کوئی اسکی غذا نہیں ہو اگر تپ نہ ہو۔ اور اگر تپ از قسم حیات یومی ہو دوغ ترش کا استعمال کرے۔ لون مارنے کے بعد اگر پیاس کا غلبہ ہو فقط کلی کرنے پر اکتفا کرے اور سیراب ہو کر پانی نہ پیے ورنہ اسی وقت مر جائیگا بلکہ کلی کرنے پر جرات کرتا ہے اگر بدون پانی پیے ہوئے چارہ نہو جرمہ جرمہ پانی پیے جو وقت اذیت لون میں تسکین اور پیاس کی شدت بھی کم ہو جائے اسوقت پانی پینے سے پہلے روغن گل پی لے اور اسکے بعد پانی پیے تو بہت بہتر ہو۔ غلام ہو کہ جس شخص کو صدمہ آفتاب یا ہوا کا ہو چاہیے کہ مکان سرد میں بیٹھو اور پانوں کو سرد پانی سے دھوئے اور اگر پیاس ہو سرد پانی تھوڑا تھوڑا پیے اور غذا سیرج المضم اختیار کرے فصل چوتھی تدبیر مسافر کے سردی پہنچنے کے بیان میں مسافروں کو زیادہ سردی میں بھی خطرہ عظیم ہوتا ہو اگر چہ احتیاط چلنے پھرنے میں کرے پھر بے احتیاطی میں کیا حال ہوگا بہت سے مسافر جو خوب ڈرے اور بیٹھے ہوئے بدن کو ایسے کپڑوں سے ہوتے ہیں جو انکو عیسویں پھر انکو شدت برد کی اور اس میں کی جو شدت بردت سے پیدا ہوتا ہو قتل کرتی ہو۔ اس طرح سے کہ تشنج اور کزاز اور سکتہ پیدا ہوتا ہو اور اس سے مر جانا ہو جیسے کوئی افیون یا سرچ لگا کر مر جائے۔ اگر کوئی اس حال تک نہ پہنچے اور مر نہ جائے اکثر اس جمع میں مبتلا ہوگا جسے بولیموس کہتے ہیں اسکی تدبیر معائنہ کی جو واجب ہو ہنسنے اپنے مقام میں ذکر کی ہو چلے سب زیادہ انکو مناسب یہ ہو کہ انکے مسامات بند کیے جائیں اور ناک اور منہ اس طرح پر بند کریں کہ ان میں ہوائے سرد داخل نہونے پائے اور اطراف کو بھی بند کریں جس ترکیب سے ہم آگے ذکر کریں گے۔ جو وقت مسافر ہوائے سرد میں وارد ہو مناسب



نکرتا چاہیے۔ اور اگر ترک کریں تو بتدریج ترک کریں۔ کبھی امور جزئی بھی جزئیات امور پر دلالت کرتے ہیں جیسے ہمیشہ شقیہ کے رہنے سے خوف انتشار میں اور نزول الماء آنکھ کا۔ خیالات آنکھ کے سامنے چہرے کے مثل مجسمہ وغیرہ کے۔ جو وقت یہ خیالات ثابت اور راسخ ہو جائیں اور آنکھ میں ضعف بصارت ہونے لگے دلیل نزول ماویٰ آنکھ میں ہوتی ہو۔ اگر گرائی خشکی بائیں طرف بدن کے پیدا ہوا اور دیر تک ہے مرض جگر پر دلالت کریگی۔ گرائی اور تہہ اگر پیچھے کے نیچے اور تہہ گاہ میں پیدا ہوا اور بول بھی خلاف عادت متغیر ہو جائے مرض گروہ پر دلالت ہوگی براہین خلاف عادت اگر رنگ بالکل نہویرقان پر دلالت کریگا اگر سوزش بول میں زمانہ وراثت ہو تو اسے نشانہ اور فیض میں قروح ہونے پر دلالت کریگی۔ اسہال ایسا کہ جس سے مقعد جلنے لگے خراشل معاً پر دلالت کرتا ہو سقوط اشتہا کے ساتھ اگر قرا در نفخ شکم اور درد اطراف ہو قروح پر دلالت کریگا۔ خارش مقعد میں اگر بوجہ چھینچنے پڑنے کے نہ ہو اسیر پر دلالت کریگی۔ دملوں اور کبج کا پیدا ہونا دبیلہ کبیرہ پر دلالت کرتا ہو جو حادث ہوا چاہتا ہو۔ داد سے خوف بر صل سود کا ہوتا ہو۔ ہنق ایض سے خوف بر صل ایض کا ہوتا ہو۔

فصل دوسری بیان عام تدبیر مسافر و نکاسا فر سے کبھی ایسی باتیں ترک ہو جاتی ہیں جن کا خوگر اپنے اہل خیال میں ہوتا ہو۔ اور سفر میں اسکو تعب و مانگی بھی ہو چنچنی ہو پس واجب ہو کہ اسکو ایسی چیز پر برا بھلا کہیں کہ اسکی خوگری اپنی ذات کی تدبیر میں ایسی مصروف ہو کہ اسے امر میں عارض نہ ہونے پائیں۔ زیادہ تر اہتمام مسافر کو اپنی غذا کا کرنا چاہیے اور مانگی کی تدبیر بھی ضرور ہو پس واجب ہو کہ اپنی غذا جید الجوارہ اور مقدار معتدل مقرر کرے تاکہ بخوبی ہضم ہو جائے اور فنول رگون میں باقی نہ رہیں۔ اور چاہیے کہ بروقت امتلاء کے سوار نہوتا کہ طعام اسکا فاسد نہ ہو جائے۔ پانی کے پینے میں احتیاط کرے تاکہ پیٹ میں زیادہ پلنے سے آواز پیدا نہ ہو اور پھل بجائے اور تاخیر غذا میں یہاں تک کرے کہ منزل پر پہنچ جائے مگر کوئی سبب ایسا داعی ہو جو آگے ہم بیان کریں گے۔ پھر اگر تناول غذا میں بجا رہی ہو تو تھوڑی سی غذا تناول کرے سبب نشے کے مگر اتنی کم ہو کہ اسکے کھانے سے پیاس نہ لگے رت کو منزل کرے یا نہ کو۔ اور اپنی ماندگی اتارنے کی ایسی تدبیر کرے جو باب اعیان میں مذکور ہو چکی ہو۔ اگر خون سے بدن ممتلی ہو یا اور کسی خلط سے چاہیے کہ بعد تنقیہ کے سفر کرے۔ اگر ختمہ میں مبتلا ہو پہلے ایسی تدبیر کرے کہ بھوک پیدا ہو اور سوجے بعد اسکے سفر کرے مسافر پر واجب ہو کہ رفتہ رفتہ مسافت بڑھائے بس ریاضت عادت سے تھوڑی کرے۔ اور اگر احتیاج چالنے کی راہ میں پیش نظر ہو تو تھوڑی تھوڑی عادت چالنے کی ڈالے۔ اگر ختمہ یا بات معلوم ہو کہ آئندہ سفر میں بھوک و پیاس وغیرہ کی تکلیف ہوگی پہلے سے ہٹا دو کہ ہو جائے جس غذا کا سفر میں کھانا اتفاق ہو گا پہلے سے اسکو اختیار کرے مگر چاہیے کہ غذا ایسی تجویز کرے جو مقدار میں کم اور جزو بدن زیادہ ہو۔ ترکاریاں اور فواکہ اور جو ایسی چیزیں ہیں کہ اخلاط خام پیدا کرتی ہیں انکو ترک کرے مگر بضرورت معاملہ کے ہو جیسے اگر اسکا خیال ہو کہ آئندہ ان کے کھانے کی ضرورت ہوگی۔ اکثر براہ اضطرار مسافر کو اس بات کا آمادہ رہنا پڑتا ہو کہ بھوک پر صبر کرے تاکہ بھوک اسکی کم ہو جائے اس امر پر محسن ایسے طعام ہیں جو از قسم کھجی ٹھنی ہوئی کے ہوں۔ اور کبھی کلجی کے کباب مع اور لزوجات اور پھلائی ہوئی چربی قوی اور روغن بادام اور جربون میں گائے کی چربی کہ اس مرکب چیز سے اگر ایک کباب کھائے زمانہ معتد بہ تک بھوک پر صبر کر سکتا ہو۔ بعض اہل تجربہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک رطل روغن بنفشہ آسمین قوڑا سا موم بگھلا کر شکل قیوطی بنائے اور پی جائے تو اس دن تک بھوک نہ معلوم ہوگی اسی طرح مسافر کو بیاں پر صابر ہونے کی آمادگی درکار ہو پس واجب ہو کہ آنکے ساتھ وہ دوائیں جو پیاس میں تسکین دینے والی ہیں اور انکا ذکر ہم کتاب ثالث کے باب طش میں کریں گے موجود رہیں خصوصاً تخم خرفہ تین درم سرکہ کے ساتھ پی جائے۔ اور جن غذاؤں سے پیاس بڑھتی ہو جیسے مچھلی اور کبراد نکسین اور شحمی چیزیں اور کھام میں کمی اور چلنے میں نرمی کرے۔ اگر پانی سرکہ کے ہمراہ



تمامی قوائے طبعی اپنا فعل بہت عمدگی کے ساتھ کرتے ہیں بقراط کے نزدیک جاڑوں میں اسہال بہتر ہو سوائے فصد کے اور قی کو بھی ناپسند جانتا ہو۔ اور گرمیوں میں قی کو مناسب جانتا ہو ایسے کہ اخلاط گرمیوں میں ادھر آجاتے ہیں اور جاڑوں میں اخلاط نہ نشینی پر آمادہ ہوتے ہیں۔ پس چاہیے کہ اسی کی عادت کرے۔ ہوا جاڑوں کی اگر فاسد ہو جائے اور آسمان و بائیت آجائے چاہیے کہ بدن کے سبک کرنے پر اہتمام کیا جائے اور مکانات کی ہوا ایسی چیزوں سے معتدل کی جائے جو تدریجاً اور ترطیب قوی پیدا کریں۔ اور یہ تدریج ہواے و بائی کے واسطے واجب ہو یا مکان کی ہوا گرم کی جائے اور جس جہت سے فساد ہو اس میں پیدا ہوا ہو اسکی ضرر سے اصلاح کریں خوشبودار چیزیں ایسی ہوا کی اصلاح میں نہایت مفید ہیں خصوصاً اگر مخالفت فراج ہواے و بائی کے ہوں۔ ہواے و بائی میں ایسی تدریج کرنی چاہیے کہ زیادہ ہوا کے اشتیاق کی جہت کم ہو جائے یہ بات اسی پر محال ہوگی کہ آرام اور راحت اختیار کرے۔ اکثر فساد ہواے زمین کی وجہ سے ہوتا ہو چاہیے کہ زمین پر بیٹھنا چھوڑ دیں اور سخت پر بیٹھنا اختیار کریں اور اونچے مقامات واسطے بیٹھنے کے اختیار کریں۔ اور ہوا کی جلانے والی چیزوں تلاش کریں۔ اکثر سبب فساد ہوا کا فاسد ہوا سے ہوتا ہو اس جہت سے کہ قریب کی ہواؤں کا فساد ہیں ہوا میں آجاتا ہو یا فساد ہوا کا کسی امر کسمانی سے جسکی کیفیت آدمی سے پوشیدہ ہو پیدا ہوتا ہو۔ واجب ہو کہ ایسی وبا میں ایسے قانون کے نیچے پناہ لے اور ایسے گھروں میں سکونت اختیار کرے جنکی دیواریں اونچی ہوں و جو مکانات خزانہ رکھنے کے قابل ہیں آسمان پناہ لے بخورات جو ہوا کی عفت کا اصلاح کریں۔ گندہ مسجد آس گل سرخ۔ صندل مسک کا استعمال و بائیں اسکی آفات سے پناہ دیتا ہو۔ امراض جردی میں اسکی باقی ماندہ تدریج بھی بیان کی جائیگی حملہ تدریس مسافر کے بیان میں آسمان آٹھ فصلیں ہیں فصل پہلی میان میں مدارک ان اعراض کے جو مندر امراض کے ہیں جس شخص کو ہمیشہ خفقان عارض ہوا کرے چاہیے کہ اپنی تدریس کرے ایسا نہ کہ یکایک مر جائے جس شخص کو کابوس بکثرت عارض ہو اور دوار یعنی سرگھو منا چاہیے کہ تدریس استفرغ خلط فلیظی کرے ایسا نہ کہ صرغ اور سکتہ عارض ہو جس شخص کے تمام بدن میں اختلاج پیدا ہو اور جایا بدن پھڑکتا ہو چاہیے کہ تدریس استفرغ بلغم کی کرے ایسا نہ کہ قنچ اور سکتہ میں مبتلا ہو جائے اسی طرح اگر حواس میں کدورت اور ضعف حرکات مع امتلا کے پیدا ہو جو بوقت تمام اعضا میں جائیں تدریس استفرغ بلغم کی کرے تاکہ فالج میں گرفتار نہ ہو۔ اگر چہ اکثر مقامات پر پھڑکتا ہو چاہیے کہ تنقیہ دماغ کا کریں تاکہ نقوہ عارض نہ ہو اگر چہ اور آٹھ بہت سرخ ہو جائے اور آنسو جاری ہوں اور روشنی سے بھاگے اور دوسرے بھی ہو چاہیے کہ تدریس اسہال وغیرہ سے کرے ایسا نہ کہ سرسام میں مبتلا ہو جائے۔ اگر غم بے سبب بڑھ جائے اور خوف کی زیادتی ہو استفرغ خلط سوختہ کا کرنا چاہیے کہ مایخو لیا میں مبتلا نہ ہو ایضاً چہ اگر سرخ ہو کر پھول جائے اور اٹل بہ تیرگی ہو اور یہ کیفیت بہت دنوں تک رہے جدام پیدا ہونیکا خوف ہو جو بوقت بدن بھاری ہو جائے اور ماندگی پیدا ہو اور گین پھول جائیں فصد کھولنی چاہیے تاکہ کوئی رگ نہ پھٹ جائے اور سکتہ اور موت ناگہانی عارض نہ ہو اگر تیج چہ اور ہلکوں و اطراف میں بخوبی ظاہر ہو حال جگر کا تدارک کرنا چاہیے ایسا نہ کہ استسقا پیدا ہو۔ اگر براز میں بو پیدا ہو ازالہ عفت کی رگوں سے تدریس کرنی چاہیے ایسا نہ کہ حیات پیدا ہوں اور بول کی بوسے بد کو اس بات پر دلالت زیادہ ہو۔ اگر ماندگی اور ہاتھ پاؤں کا ٹوٹنا پیدا ہو تپ ہونے سے بچنا چاہیے اگر اشتہا ساقط ہو جائے یا بڑھ جائے مجمل کسی مرض پر دلیل ہو خلاصہ یہ ہو کہ جو چیز اپنی علامت سے متغیر ہو جائے اشتہاے طعام یا براز اور بول یا خواہش جماع یا نیند یا پسینہ خواہ خارش بدن یا ذہن میں تیزی یا ذائقہ مذاقات یا خوابے یا کھانا عادت کم یا زیادہ یا کیفیت ان چیزوں کی متغیر ہو جائے یہ سب امور کسی مرض کی خبر دیتے ہیں۔ اسی طرح غیر طبعی عادت جاری ہوتی جیسے خون بد اسیر یا خون حیض یا قی یا عادت اشتہا کسی شے فاسد یا غیر فاسد کی پس عادت بھی بترکہ طبیعت کے ہو سوائے بری عادت کے اور عادت کا ترک



ریاضت کریں۔ اُسکے بعد استحمام اس طرح پر کریں کہ بہت جلد فارغ ہو جائیں بعد اسکے خشک رومالوں سے بدن کو پاک کریں بعد اُسکے  
تھوڑے تیل کی مالش کریں اُسکے بعد غذاے مناسب تناول کریں۔ اور اگر منظر سن اور فصل اور عادت کے آب سرد کا تحمل ہو سکے بدن پر اپنے  
دالین۔ نہایت مقدار اس دھک سخت کی جو اس طلاے زفت پر مقدم ہو یہ ہو کہ جب قدر بدن مالش سے پھول اٹھے اُسکا بیٹھنا شروع نہو اور  
یہ دھک قریب اسکے ہر جو ہنچے چھوٹے عضو کے بڑے کرنے میں بیان کی ہو۔ تمامی اس تدبیر کی مقالہ زینت کتاب چہارم میں آئیگی  
تعلیم پانچویں انتقالات کے بیان میں اور اسی میں ایک فصل اور ایک جملہ فصل پہلی تدبیر فصول کے بیان میں  
ربیع میں بہت جلد فصد اور اسہال بقدر واجب اور عادت کے کرنا چاہیے۔ اور اسی فصل میں خاص کر ذکر کا استعمال بھی کیا جاتا ہو۔  
اور جو چیز گرمی اور رطوبت بکثرت پیدا کرے جیسے گوشت اور شراب وغیرہ ترک کی جاتی ہو۔ غذا میں تلطیف یعنی کمی اور ریاضت  
معتدل جو زیادہ فصل صیف سے ہو اور ایک مرتبہ بقدر سیری کے غذا کھائی نہیں جاتی ہو بلکہ مختلف اوقات میں چند مرتبہ  
کر کے پوری غذا کھانی چاہیے۔ شربت اور ربوب جسے اطفال حرارت کا اثر پیدا ہوا استعمال کیے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک شو  
گرم اور تلخ اور تیز اور شور ترک کیجاتی ہو۔ فصل صیف میں غذا اور شروب اور ریاضت میں کمی کرنی چاہیے آسائش اور آرام کا  
الزام۔ حرارت کی بچانے والی چیزوں کا استعمال اور تکلف کرنا جسکو ممکن ہو۔ اور سایہ دراز یا وہ سایہ جو بوقت دوپہر کے  
ٹھہر جاتا ہو خواہ وہ جگہ حسین شجاع اور دھوپ نہ آتی ہو ٹھہرنا چاہیے۔ فصل خریف میں خصوصاً وہ خریف جسکی ہوا مختلف ہو عمدہ  
تدبیروں کا اہتمام کرے اور کل خشکی پیدا کرنے والی چیزوں کا ترک کرے اور جوع اور سرد پانی زیادہ پینے سے اور اسکو سرد پڑاتے  
سے اجتناب کرے اور سرد مقام میں سونے سے جہاں بدن میں پوست اترنے لگے بچانا چاہیے۔ اور بردقت امتلاے طعام کے  
اس فصل میں سونا چاہیے۔ دوپہر کی گرمی اور رات کی سردی سے بچنا چاہیے فصلی فواکہ اور انکا بکثرت کھانا چھوڑ دے۔ استحمام سوائے  
آب نیم گرم اور پانی سے نہ کرے۔ جب دن اور رات اس فصل میں برابر ہو جائے استفرغ بدن کا کرے تاکہ فصل شتا میں فصول اندر  
بدن کے محقق نہ ہو جائیں۔ علاوہ یہ ہو کہ اکثر ابدان ایسے ہوتے ہیں کہ انکے مناسب حال ہی ہوتا ہو کہ اپنے اخلاط کے پرگندہ کرنے  
اور حرکت دینے میں مشغول نہوں۔ انکو بھی مناسب ہو کہ بدستور جیسے اخلاط ٹھہرے ہوئے ہیں اسی طرح رہنے دیں۔ تو کرنے سے فصل  
خریف میں اطباء منع کرتے ہیں ایسے کہ تپ پیدا کرتی ہو۔ شراب اس فصل میں ایسی چاہیے جس میں پانی بہت ملا ہو اور زیادتی نہ کرنی  
چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ کثرت بارش کی فصل خریف میں اسکے شربساں دیتی ہو فصل شتا میں چاہیے کہ قعب بدن میں  
زیادہ پیدا کرے۔ اور غذا میں زیادتی کرنی چاہیے۔ لیکن اگر شتا جنوبی ہو اسوقت ریاضت میں زیادتی اور غذا میں کمی کرنی چاہیے  
اور واجب ہو کہ غذا میں ایسے گھون اختیار کرے کہ جسکی روٹی قوی تر ہو اور اسکے آٹے میں چسپیدگی زیادہ ہو بکثرت ان گھون  
کے جو گرمیوں میں کھائے جائیں۔ اور یہی حال گوشت کی سب قسموں اور بھنے ہوئے گوشت وغیرہ کا ہو۔ ترکاریاں اس فصل میں کرب  
چھتر کر فساد اور تھوڑا اور چلائی اور خرفاؤ کا سنی ترک کرے۔ کتر صحیح ابدان میں کوئی مرض اس فصل میں پیدا ہوتا ہو۔ پھر اگر جاڑوں میں کوئی  
مرض پیدا ہو بہت جلد علاج کرنا چاہیے اور بہت جلد استفرغ اس مادہ کا کرنا چاہیے جس سے مرض پیدا ہوا ہو بشرطیکہ استفرغ واجب ہو ایسے  
کہ جاڑوں میں مرض کا پیدا ہونا بدون آفت عظیم کے نہیں ہو سکتا خصوصاً اگر مرض حار ہو ایسے کہ حرارت غریزی جو مدبر بدن ہی  
جاڑوں میں بہت قوی ہوتی ہو بوجہ اسکے کہ تحلیل جاڑوں میں نہیں اور بوجہ احتقان کے اندر بدن کے جمع ہو جاتی ہو اور



خوگر نہو۔ تدبیر صائب یہ ہو کہ انکی ریاضت بعد استفرغ کے واقع ہو اور استحمام قبل از طعام کے اور تعب اور مشقت بعد دفع کرنے کا فضل کے ہو۔ اور فصل ربیع میں انہر احتیاطاً فصد اور استفرغ واجب ہو فضل دوسری اصلاح مزاج اس شخص کی جسکی مزاج میں برودت زائد ہو اقسام ان لوگوں کے بھی تین ہیں جن لوگوں کے مزاج میں باوجود زیادتی برودت کے رطوبت اور یسوست میں اعتدال ہو اسکو چاہیے کہ ایسی تدبیر کا قصد کریں جس سے حرارت غریزی میں حرکت پیدا ہو۔ اور یہ تدبیر بذریعہ ایسی غذائے گرم کے ہو جو رطوبت میں اور یسوست میں معتدل ہو مثل ادیان مسخنہ اور معاجین کبار اور بذریعہ استفرغ کے جو خاص واسطے رطوبت کے ہو۔ اور بذریعہ ایسے استحمام کے جسے غرق برآمد اور ایسی ریاضتیں جو انکے لائق ہیں ایسے کہ یہ لوگ اگرچہ انکی رطوبت میں اعتدال ہو لیکن بوجہ زیادتی برودت کے احتمال ہو کہ بعض اوقات میں انکی رطوبت بڑھ جائیگی۔ جو سرد مزاج ایسے ہیں کہ مزاج میں بوجہ زیادتی رطوبت کے خشکی بھی ہو انکی تدبیر اور مشائخ کی تدبیر ایک سی ہو فضل تیسری تدبیر میں ان ابدال کے جو مرض کو بسرعت قبول کرتے ہیں بسرعت قبول کرنا مرض کا یا اس وجہ سے ہوتا ہو کہ اخلاط بدن میں بھرے ہوئے ہیں انکی تدبیر یہ ہو کہ مقدار اخلاط کی بذریعہ تدبیر نہ کور آئندہ کے کم کر کے بقدر معتدل باقی رکھی جائے یا بوجہ قاحی اخلاط کے قبول مرض کا بسرعت کرتے ہیں انکی تدبیر یہی ہو کہ اخلاط کی کیفیت درست کی جائے۔ اور غذا ایسی اختیار کی جائے جو توسط جزو بدن ہو قلت و کثرت میں۔ تعدیل مقدار اخلاط کی مقدار غذا کی تعدیل سے۔ اور ریاضت کی زیادتی اور مالش قبل استحمام کے (اگر ان دونوں کی عادت ہو) کرنی چاہیے۔ اور اگر عادت نہ ہو ریاضت خفیف اور دلک خفیف کا استعمال کریں۔ اور غذا چند اوقات میں کھلائی جائے ایک ہی مرتبہ اتنی ندوی جائے جس میں سیری حاصل ہو۔ اور اگر بدن انکا ایسا ہو کہ پسینہ اس سے باسانی نکل سکے اور اسکا خوگر ہو بعض اوقات پسینہ نکالنے کی بھی تدبیر کرنی چاہیے۔ اگر غذا کے وقت میں تاخیر کرنے سے انصاب صفرے کا معدے پر نہوتا ہو چاہیے کہ غذا بعد حمام کے دیکھائے ورنہ حمام کرنے پر مقدم کریں۔ وقت معتدل استحمام کا اگر کوئی مانع نہ ہو چوتھا کھنڈہ دن کا ہو ان گھنٹوں سے دن کے جو برابر ہو۔ اگر اتنی دیر تاخیر کرنے میں غذا کے احتمال انصاب صفرے کا معدے پر ہو اسوقت سے پیشتر غذا درنی چاہیے۔ اگر چوبیس سدے پڑنے کے علامات محسوس ہوں ایسے مفتحات سے جسکا ذکر ہو چکا ہو اور مناسب انکے مزاج کے ہوں علان کرنا چاہیے اور اگر اسکی جہت سے کوئی ضرر اس کے سر میں پیدا ہو اسکا تدارک مشی سے کرنا چاہیے۔ اگر اس کے معدے میں طعام فاسد ہو پھر اگر خود بخود منہر ہو جائے اسکو غنیمت جاننا چاہیے ورنہ اس کے انخدار کی تدبیر زیرہ اولاً بخیر جو ہمراہ اس قرطم کے معجون کیے جائیں جسکی صفت اوپر مذکور ہو چکی ہو کرنی چاہیے فصل چوتھی فریبہ کو لاغر کرنے کے بیان میں اسکی تدبیر بہت جلد بخدا طعام کا معدے سے ہوتا کہ جہاں غذا کو جو س نہ سکین اور استعمال کرنا ایسے طعام کا جسکی مقدار زیادہ ہو۔ اور تغذیہ کم کرے۔ اور پے در پے حمام کرنا قبل طعام کے اور ریاضت شریف اختیار کرنا اور ادیان محلل کی مالش اور معاجین سے اطریفل صغیر اور دواء الکاب اور تربیان اور پینا سرکہ کامری کے ساتھ نہار مسخنہ اور زیادہ تفصیل اس تدبیر کی مقالہ زینت میں کی جائیگی فصل پانچویں لاغر کو فریبہ کرنے کے بیان میں بہت قوی سبب لاغری کا جیسا آگے مذکور ہو گا خشکی مزاج کی اور یسوست ماسا لہ یقاین پیدا ہوتی اور یسوست مواد کی ہر سال یقاین جب خشکی پیدا ہوتی ہو غذا کو قبول نہیں کرتی ہیں خشکی اور لاغری بڑھتی جاتی ہے۔ واجب ہو کہ مالش حمام سے پیشتر ایسی کی جائے جو خوشنونت اور لین کے درمیان ہوتا انیکہ جلد سرخ ہو جائے بعد اس کے مالش سخت کی جائے اس کے بعد زفت کو طلا کریں اس کے بعد اعتدال



فصل پہلی درست کرنا اس مزاج کا حسین حرارت بڑھ گئی ہو سو مزاج گرم کے ساتھ کبھی یوست اور رطوبت میں اعتدال ہوتا ہو اور کبھی یوست کا غلبہ ہوتا ہو یا رطوبت کا۔ اگر سو مزاج گرم میں یوست اور رطوبت دونوں معتدل ہوں اسوقت زیادتی حرارت کی ایک اندازہ خاص پڑھو گی اور بافرطانہ گی و ریشگی ضرور زیادہ ہوتی۔ جو سو مزاج گرم خشکی کے ساتھ ہو یہ کیفیت مزاج کی نہایت دراز گئی تھہر سکتی ہو اور سو مزاج حار رطوبت کے ساتھ ویرنگ قائم نہیں رہ سکتا کبھی رطوبت غالب ہو کر حرارت کو بجھا دیتی ہو کبھی حرارت کے غلبہ سے رطوبت میں خشکی پیدا ہوتی ہو۔ اگر حرارت پر رطوبت غالب ہو جائے ایسے شخص کا حال وقت منتہائے شباب کے اچھا ہوتا ہے کہ اسوقت دونوں کیفیتوں میں برابر ہو جاتا ہو جب شباب کا انحطاط شروع ہوتا ہو رطوبت غریبہ بڑھتی جاتی ہو اور حرارت گھٹتی جاتی ہو۔ اب ہم کہتے ہیں مجملہ تدریس گرم مزاجوں کی مختصر و غرض میں ہوا اول یہ ہو کہ انکا مزاج معتدل کر دیا جائے دوسرے یہ ہو کہ انکی صحبت بروقت حرارت مزاج کے جیسی ہو ویسی ہی باقی رہے اور اس میں کمی نہ ہو۔ پہلی تدبیر کا تمام ہونا بہ نسبت ان لوگوں کے خیال کیا جاتا ہو جو اکثر لذات کو ترک کریں اور پابندی اور انکسار مزاج میں زیادہ ہو اور نہایت دراز تک صبر کر سکیں تا انیکہ رفتہ رفتہ انکا مزاج بطرف اعتدال کے رجوع کرے اسلئے کہ اگر انکی تدبیر بلا تدریج میں کی جائے اکثر امراض پیدا ہونگے۔ دوسری تدبیر اسی غذا سے ممکن ہو جو مشابہ انکے مزاج کے ہو انکا کھانسی صحیح ہو جو درجہ بال نحو باقی ہے۔ جو لوگ گرم مزاج ایسے ہیں کہ انکی رطوبت اور یوست میں اعتدال ہو ابتدا میں امور میں قریب بصورت ہونگے اور انکے مزاج میں سرعت و انتون کے نکلنے کی اور بالوں کے پیدا ہونے کی ہوگی۔ اور میان ہر چیز کا اچھے طور پر کرینگے خوش بیاہی کے ساتھ اور باتوں میں جلدی بلکہ چال میں بھی سرعت پیدا ہوگی۔ پھر جسوقت جوان ہونگے حرارت مزاج کی بڑھ جائیگی اور خشکی زیادہ پیدا ہوگی۔ مزاج میں انکے خلط کی نذاع پیدا ہوگی اور اکثر تولد صفر کا انکے بدن میں نیا وہ ہوگا۔ ابتداء سن میں یعنی سن صبی میں انکی تدبیر وہی ہو جو معتدل مزاج لوگوں کی تدبیر ہو۔ جب سن زیادہ بڑھے انکی تدبیر ایسی ہونی چاہیے کہ اس سے اور اربول اور استفراغ خلط صفر کا اس طرف سے ہو جو ہر انکے فضول بالطبع مائل ہوں خواہ بطرف اسہال یا بطرف قے۔ اور اگر تدبیر آمادہ خلط کی بطرف استفراغ کے کافی نہ ہو خفیف چیزوں سے طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے۔ قے کے واسطے تنہا آب گرم یا ہلکا بنیند کے۔ اسہال کے واسطے خمیرہ بنفشہ۔ قرہندی۔ شیر خشک ترمچین مناسب ہو۔ ریاضت میں انکے تخفیف کرنی چاہیے۔ غذا ایسی ہو جسکا کیموس اچھا بنے کبھی ایک دن میں تین مرتبہ حمام کرانا چاہیے۔ جو چیز گرمی پیدا کرے اس سے اجتناب کرنا چاہیے مگر بعد کھانے کے استحمام سے تمداد و ثقل جانب کبد یا بطن کے پیدا نہ ہو چاہیے کہ استحمام کا استعمال کم کریں۔ اور اگر ان میں سے کوئی چیز عارض ہو استعمال منضجات کا مثل فیاندہ نشستین اور دوسے صبر اور انیسون اور باوام اور مرکی اور کیمین وغیرہ کم کریں۔ اور بعد طعام کے استحمام نہ کریں۔ واجب ہو کہ منضجات بعد ہضم طعام کے ایسے وقت استعمال کریں کہ دوسرے غذا کے وقت آنے میں دیر باقی ہو اور یہ وقت وہی ہو جب دن کے سونے سے اٹھیں کہ اسکے بعد استحمام کیا جاتا ہو۔ ہمیشہ تیل کی مالش بدن میں کرانی شراب سفید اور رقیق کا پینا ان لوگوں کے مناسب حال ہو۔ اور آب سرد بھی نافع ہو جن لوگوں کا مزاج خشک مائل بحارث ہو ابتدا میں یہ تدبیر انکے بھی لائق ہو اور جسکا مزاج گرم اور تر ہو انکے بدن میں عفووت مواد کی پیدا ہوتی ہو اور اکثر مادے بطرف اعضاء کے گرتے ہیں چاہیے کہ انکی ریاضت ایسی ہو جس سے تحلیل بکثرت پیدا ہو۔ بایںہد ریاضت میں نرمی رہے تاکہ سخت نہ پیدا کرے۔ ایسے حرکت کی بھی احتیاط رہے جس سے اخلاط میں ثوران نہ پیدا ہو۔ اکثر اجتناب ریاضت سے ان لوگوں میں وہی شخص کرے جو ریاضت کا



پانی کے ہو۔ شیرین شراب اور میٹھی چیزیں مشروب جسے سدہ پڑنے کا خوف ہو چاہیے کہ اس سے پرہیز کریں **فصل چوتھی تشبیح**  
 سدہ و مشائخ کے بیان میں اگر مشائخ کے بدن میں سدہ پڑ جائیں اور آسان تراخراج اُن سدہ دن کا ہو جو بوجہ پینے کے  
 شراب سے پیدا ہوں۔ واجب ہو کہ تشبیح اُن سدہ دن کی معجون فودر بنی اور فلا فلی سے کی جائے اور استعمال فلفل کا شراب کے اوپر اختیار  
 کیا جائے اور اگر انکی عادت استعمال پیاز اور لاسن کی ہو بدستور جاری رکھیں۔ تریاق بھی انکو بہت فائدہ کرتی ہیں خصوصاً جو وقت سے  
 پیدا ہوں۔ اسی طرح اٹا ناسیا اور امروسیا جو ایک قسم کی خاص دوائیں مرکب ہیں لیکن واجب ہو کہ ترطیب انکے بدن کی بعد استعمال ان  
 چیزوں کے بذریعہ ستحمام اور مالش روغن کے و نیز بذریعہ استعمال مرطب غذاؤں کے مثلاً مالہ اللہم خندروس اور جو کے ساتھ کچاے شراب لعل کا  
 بھی استعمال انکو نافع ہو سدہ دن کے پیدا ہونے اور وجہ مفصل سے امان دینا اور بشرطیکہ بروقت محسوس ہونے سے کسی عضو میں یا متعدد  
 ہونے کسی عضو کے اسباب پر کہ سدہ پیدا ہوا لعل میں ایسی چیزیں پڑ جائیں جو رفع سدہ کے واسطے مخصوص ہیں جیسے تخم کرفس کہ اعضاے  
 بول تک اثر شراب لعل کا پہنچا دین۔ اور اگر سدہ حصوی ہوں یعنی شکل تبخیری کے ہوں کرفس سے قوی دوا مثل فطر اسالیبوں کے شراب لعل  
 میں جوش دینی چاہیے۔ اگر سدہ ریہین ہو اسوقت زوقا پر سیا و شان سلجہ وغیرہ لانا چاہیے **فصل پانچویں تشبیح کے بیان میں مالش**  
 مشائخ کے بدن کی معتدل مقدار اور کیفیت میں کرنی چاہیے۔ اور جو اعضا انکے بدن میں ضعیف ہیں یا مالش سے انکو گزند پہنچتا ہو  
 انکی مالش ترک کرنی چاہیے۔ اور اگر چند مرتبہ مالش کی جائے ہر مرتبہ پانچ بار چارے سخت سے یا خالی ہاتھوں سے کرنی چاہیے یہ تدبیر انکو نافع  
 ہو۔ اور انکے اعصاب کے امراض کے نوائب کو منع کرتی ہو اور حمام ہمراہ دلک کے یقیناً مفید ہوتا ہو **فصل چھٹی ریاضت مشائخ کے بیان میں**  
 ریاضت مشائخ کے بحال کے مختلف ہوتی ہو یعنی جیسے انکے بدن کے حالات ہوں اور جیسی بیماریاں انکو عارض ہوتی ہوں اور جیسی عادت  
 انکو ریاضت میں ہو ویسی ہی ریاضت بھی انکی مناسب ہوتی ہو۔ اگر انکے بدن نہایت درجہ اعتدال پر ہوں ریاضت معتدل انکو موافق  
 ہوگی۔ پھر اگر کوئی عضو انکے بدن کا اپنے افضل حالات پر ہو خاص اس عضو کی ریاضت بخلاف اور اعضا کے زیادہ کرتی چاہیے مثلاً اگر  
 سر میں دوا ریاضت عارض ہو یا سر سے مواد بطرف رقبہ کے گزرتے ہوں خواہ سر کی طرف اکثر بخارات پڑھتے ہوں ایسی ریاضتیں انکو مفید  
 نہوں گی جس میں سر جھکانے کی حاجت ہو لیکن واجب ہو کہ ریاضت بذریعہ ششی اور دھڑنے اور سوار ہونے کے کریں یا جو ریاضت ایسی ہو کہ  
 سین نصف جسم شغل کا متحرک ہو اور اگر کوئی آفت پائوں میں ہو ایسی ریاضت اختیار کر جو جس میں اعضاے فوقانی متحرک ہوں مثلاً سکے کہ  
 دوا می ایک دوسرے کی گردن میں ہاتھ ڈال کے چھڑانے کا زور کریں اور پتھر پھینکنا یا اٹھانا۔ اگر آفت وسط جسم میں ہو مثل طحال اور جگر اور  
 معامکے دونوں اطراف کی ریاضتیں یعنی ہاتھ اور پاؤں کی مفید ہوں گی۔ اگر کوئی اور مان ان ریاضت کا نہو اگر آفت بطرف سینے کے ہو انکو  
 فقط ریاضت اعضاے تحتانی کی مفید ہوگی مگر گردہ اور مثانہ میں آفت ہو فقط اوپر کے اعضا کی ریاضت نفع دے گی۔ انکو یہ بات ممکن نہیں ہو  
 کہ رفتہ رفتہ ان اعضا کی ریاضت بڑھا کر ان اعضا کو بذریعہ ریاضت کے قوی کریں۔ یہ بات مشائخ کے واسطے ایسی ہو جو اوس میں نہیں ہو۔ اور  
 کھول جو اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ جو چیز مشائخ کو موافق ہوتی ہو انکو بھی موافق ہو انکے لیے بھی یہ بات خلاف ہوا سلیکے کھول اپنے اعضاے ضعیف  
 کی تقویت بتدریج ایسے ریاضت سے کر سکتے ہیں جو ان اعضا کو موافق ہو اور ان اعضا سے ہو سکے مشائخ کے جو اعضاے مرخص ہوں شیرازی بھی ریاضت  
 کر سکتے ہیں اکثر انکو اسکی اجازت نہیں دیکھائی ہو یعنی جو وقت وہ اعضا گرم یا خشک ہوں یا انہیں ایسا مادہ ہو جسکی غنوت اور بیس کا خوف ہو  
 جس میں نفع پیدا نہو تعلیم چوتھی بیان میں تدبیر اس بدن کے جبکہ مزاج قابل یعنی درست نہیں ہو اور اس تعلیم میں پانچ فصلیں ہیں



گوشت سخت ہوا اور تر بوز اور کھیر کا استعمال کریں۔ اور اگر دوسرے قسم میں سے ارورے خطا کے کوئی چیز استعمال کریں یعنی جو چیزیں حاد اور حریف ہیں انہیں سے کوئی کھانسی یا بخار یا غصہ یا غم نہ ہو یا نہ جو ایک مرکب چیز ہو جھلی اور سرکہ وغیرہ سے بنائی جاتی ہو یا بن کر یہ بھی ایک ناخوش تیز اور نکلین ہو اسکا استعمال کریں چاہیے کہ اس خطا کا علاج بالصدق کیا جائے بلکہ واجب ہو کہ استعمال لمطافات کا انکے واسطے تجویز کیا جائے جو وقت معلوم ہو کہ انکے بدن میں فساد پیدا ہوئے ہیں۔ پھر جو وقت متقیہ ہو چکے مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور بعد اس تغذیہ کے کبھی کبھی کوئی چیز لمطافات ہمراہ غذا کے بھی تجویز کرنی چاہیے جیسا ہم آگے بیان کریں گے۔ دودھ سے اس سن میں وہی لوگ منتفع ہوتے ہیں جنہیں بخوبی دودھ کے ہضم کی قوت ہو اور بعد ہضم کے کسی طرح کا تھکاوٹ یا بطن کے نہ پیدا ہو اور نہ کسی قسم کی خارش اور نہ درمخوس ہو اگر یہ باتیں نمون دودھ کا استعمال بیشک مفید ہو ایسے کہ غذا کے بدن بھی ہوتا جاتا ہو اور ترطیب بھی کرتا ہو بہت بہتر دودھ گو سفند اور مادہ خرا کا ہو۔ مادہ خرا کے دودھ میں یہ بات ہو کہ وہ بھٹ کر معدے میں مثل تجمہ کے نہیں ہو جاتا ہو۔ اور بہت جلد معدے سے اتر جاتا ہو خصوصاً اگر اسکے ہمراہ شہد اور نمک ہو مگر اسکے چاگاہ کی خبر گیری کرنی چاہیے تاکہ کوئی چیز کھٹی خواہ تیز یا ترش یا شورچہ نہ نیائے ترکاریاں اور فواکہ جنکو مشائخ کھا سکتے ہیں وہ یہ ہیں جیسے چندر اور تھوڑا سا گندنا اسکو مری اور زیت سے خوشبو کر کے خصوصاً قبل طعام کے اگر استعمال کریں تلمین طبیعت پر مصلح ہو گا جو وقت استعمال نوم کا کسی وقت میں کریں اور اسوقت سونے کی عادت بھی ہو اس سے فائدہ پاتے ہیں۔ زنجبیل پر ورورہ ایسی دواؤں میں جو انہیں موافق ہیں اور اکثر گرم مرے کا بھی استعمال کرنا چاہیے مگر اتنا کہ جس سے گرمی پیدا ہو اور ہضم ہو جائے نہ اسقدر کہ جو بدن میں خشکی پیدا کرے پس واجب ہو کہ انکی غذا میں مرطب ان مرطبات سے بطریق ہضم اور تخفیف کے اثر پذیر ہوں اور تخفیف کا اثر قبول کریں۔ واسطے تلمین طبیعت کے مغلز ان چیزوں کے جو لائق انکے بدن کے ہیں فواکہ میں سے انجیر اور آلوسے بخارا گرمیوں میں۔ اور انجیر خشک جو ماہر غسل میں پکایا جائے جاڑوں میں۔ مگر یہ سب چیزیں قبل طعام کے واسطے تلمین طبیعت کے دینی چاہیں۔ ایضاً البلاب یعنی عشق پیچ جو پانی اور نمک میں جوش دیا جاوے اور مری اور روغن زیتون سے خوشبو کیا جائے اور بخی بفسا ج اگر شور با سے مرغ میں ڈالیں یا شور با سے چند ریا کرنب میں شریک کریں وہ بھی مفید ہو۔ اگر انکی طبیعت کا یہ حال ہو کہ ایک دن نرم رہے اور بخوبی اجابت ہو اور دوسرے دن ہوا سوقت سہل اور فریق چیزوں کی حاجت نہیں ہو۔ اور اگر ایک دن نرم رہے اور دو دن قبض ہو فقط آب کرنب و لبالب و لباب قرطم یعنی شیرہ کڑکا آج میں شریک کر کے کافی ہو یا بمقدار ایک یا دو جزوہ کے صمغ بلم اور زیاہ مقدار اسکی تین جزوہ ہو یا لاجا صیت تلمین ہو اور احشاء میں جلا پیدا کرنی ہو بدو کسی ذریعہ سے ایضاً انگودہ دو مفید ہو جو مرکب نبات قرطم سے ہو اور دس گونہ لباب قرطم سے آسین انجیر خشک پڑا ہو مقدار شربت اسکی ایک جزوہ ہو۔ حقنہ روغن سے کرنا بھی مفید ہو کہ آسین باوجود قوت استفرغ کے تلمین احشاء کی بھی ہو خصوصاً زیت شیریں سے حقنہ کرنا۔ تیز حقنوں سے ان لوگوں کو بچانا چاہیے کہ انکی آنتوں میں خشکی پیدا ہوتی ہو اور حقنہ تر حسین دھن دھنل ہو مشائخ کو بہت نافع ہو جو وقت چند روزانی طبیعت میں قبض پیدا ہو۔ ایضاً اور بھی واسطے مشائخ کے اور یہ تلمین طبیعت میں جکا ذکر قریبا دین میں ہم خاص واسطے انکے کریں گے۔ واجب ہو کہ استفرغ قبول اور مشائخ کا تا امکان قصد سے کیا جائے۔ سہال معتدل انکے واسطے مناسب ہو فصل تیسری شراب مشائخ کے بیان میں بہترین شراب انکے واسطے شراب کمنہ سرخ ہو تاکہ اور ارور تخمین ساتھ ہی کرے۔ اور نہی شراب جو سفید ہو اس سے پرہیز کرنا چاہیے ہاں بعد غذا کے اگر احتیاج کریں اور پیاس معلوم ہو اسوقت تھوڑی سی شراب سفید رقیق پی سکتے ہیں گویا کہ وہ عوض



روغن معتدل جیسے روغن بادام شریک کر کے کھلاتین۔ اور تیسرے دن وہ غذائیں حسین کا ہوا رکھ دو شریک ہو اور ملوکی اور حاضی کا استعمال کریں اور مثل سک رضاضی کے بطور سفید راج کے پکا کر کھلائیں اور اندون میں تا اسکان پانی پینے سے منع کریں لیکن اگر تیسرے دن انکو پیاس پر صبر نہ ہو سکے اور نہ غذا بخوبی ہضم ہوا، اسل پلانا چاہیے یا شراب سفید رفیق یا پانی ملی ہوئی شراب بینی چاہیے۔ اور اس بات پر ہنر کرنا چاہیے کہ بعد ان استغراغات کے دفعہ انکو اتنی غذا دی جائے جو بقدر انکی حاجت کے ہو اس واسطے کہ اگر پوری غذا دینگے غیر ہضم کا جذب بظرف رگون کے ہو جائیگا تین وجہوں سے پہلی وجہ یہ ہو کہ غذا جو قوت قلیل ہوتی ہو معدہ اُسکو گرفت کر لیتا ہو اور باہر نکلنے نہیں دیتا اور قوت ماسکہ معدہ کی قوت جاذبہ کبد سے مقابلہ کرتی ہو اور جو قوت غذا زیادہ ہوتی ہو معدہ اُسکو نہیں وکتا بلکہ بیشتر معدہ جذب کید کی اپنی قوت دافعہ سے اعانت کرتا ہو اور یہی حال ہر ایک طرف مقدم غذا کا ہو نسبت اپنے مابعد کے دوسری وجہ یہ ہو کہ غذا کے کثیر معدے میں بخوبی ہضم نہیں ہوتی تیسری وجہ یہ ہو کہ بروقت کثرت غذا کے رگون تک بھی زیادہ غذا پہنچتی ہو رگین بھی اُسکی ہضم سے عاجز ہوتی ہیں فصل سترھویں بیان تدبیران ابدان کا جنکے مزاج اچھے نہیں ہیں یہ بدن نخطی میں یا ازراہ خلقت کے ممنوہ ہیں نخطی سے وہ بدن مراد ہیں جنکے مزاج اصل خلقت میں اچھے ہیں مگر فی الحال بوجہ خطائے تدبیر کے انکے مزاج میں برائی پیدا ہوئی ہو اور تدبیر میں اسقدر طول ہوا ہو کہ اب گویا بنزلہ عادت کے ہو گئی ہو اور اُس بدن میں جاگزین ہوئی۔ اور ممنوہ اُس بدن کو کہتے ہیں جسکا مزاج اصل خلعت میں نادرست ہو۔ بدن نخطی کی شناخت خطائے تدبیر کی کمیت اور کیفیت سے کیجاتی ہو تاکہ علاج اُنکا بالصدق کیا جائے۔ اور کبھی حال سحنہ بدن کا بھی اُس پر دلیل ہوتا ہو۔ اور ممنوہ بدن میں فساد مزاج یا ابتداء خلقت سے ہو یا ابتداء سے اُس سن کے جس سن میں اب بدن ہو۔ ہم ابتداء بیان معالجہ ابدان ممنوہ کا ابدان مشائخ سے کرتے ہیں تعلیم تیسری فن تیسرا سمن چہ فیصلیں ہیں فصل پہلی بیان عام تدبیر مثلاً کا نخطی تدبیران لوگوں کی استعمال اس چیز کا ہو جس سے ترطیب اور تخمین ساتھ ہی حاصل ہوا ورنہ کابڑا نا بستر خواب پر زیادہ ٹھہرنا بہ نسبت جوانوں کے۔ غذا میں اُنکے اہتمام کرنا اور استحمام مشروبات مناسب حال بخوبی کرنا ہمیشہ اور اربول اور اخراج بلغم کا اُنکے معدون سے براہ مشانہ اور اسکا کے کرنا۔ اور ہمیشہ اُنکی طبیعت کو نرم رکھنا چاہیے۔ مالش جو معتدل کمیت اور کیفیت میں ہو مع روغن کے بعد اسکے مشی کرنا یا سوار ہونا اگر مشی سے ضعف پیدا ہوا انکو بہت مفید ہو۔ اور جو شخص ضعیف ہو اسکے بدن کی مالش دوبارہ بھی کرنا چاہیے۔ واجب ہو کہ عطر خوشبو خصوصاً جسکے گرمی معتدل ہو یا التزام استعمال کریں۔ مالش تیل کی بعد نوم کے کرنے سے قوت حیوانی میں آگہی اور بیداری پیدا ہوتی ہو بعد اسکے استعمال سواری اور مشی کا کرنا چاہیے فصل دوسری غذائے مشائخ کے بیان میں غذا انکو متفرق اوقات میں تھوڑی تھوڑی دینی چاہیے اور دو یا تین مرتبہ بحسب ہضم قوت کے کھلانی چاہیے پس تیسرے گھنٹے میں دن کے گھنٹوں سے سوئی بہت اچھی قسم کی ہمراہ شہد کے کھائیں اور ساتویں گھنٹے میں بعد استحمام کے اس چیز کا استعمال کرے جو ملین ہو جیسا ہم ذکر کرینگے اسکے بعد قریب شب کے ایسا طعام حسین غذا اچھی تجویز کی جائے کھانی چاہیے۔ اگر شیخص قوی ہو رات کو غذا میں کچھ زیادتی کرنی چاہیے جو غذا کہ اُس سے تولید سودا یا بلغم کی ہو اسی طرح سے جو چیز تیز اور تلخ ہو مثل نان خورش اور توابل یعنی مصالحہ گرم کہ ہو اُس سے پرہیز کرنا چاہیے مگر برسیل دوا کے۔ پھر اگر ان چیزوں میں سے جو اُنکے لائق نہیں ہو استعمال کریں چاہیے کہ قسم اول یعنی غذائے غلیظ مولد سودا میں سے کوئی شور شرکاری یا لیکن یا مقدویئے گوشت بریان اور کار کپے ہوئے جاوڑوں کا گوشت یا وہ مچھلی جسکا



ہونے۔ اور زیادہ دیر تک سکون کرنا اُسکے بعد استحمام ایسے پانی سے جسکی حرارت معتدل ہو انکو با التزام کرنا چاہیے مادی مجنون فوجی بخون  
انکو کھلانا چاہیے۔ لیکن بخون کا استعمال قبل از طعام اور ریاضت کے واجب ہو۔ اگر بعد طعام کے کسی دوا سے یا صنم کی حاجت ہو دوا سے قوی  
جو بہت قوت نفوذ کی رکھتی ہو جیسے فودجی ندیجی چاہیے بلکہ مثل معجون کمونی اور فلافلی کے مناسب ہو۔ اور ان دونوں میں سے جسکا  
استعمال کرین مقدار میں تھوڑی ہونی چاہیے۔ اور معجون سفر جلی بھی جائز ہو اور اسکی مقدار فلافلی اور کمونی کے مقدار سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے  
مگر اسقدر تامل کر لینا چاہیے کہ بدن میں شدت حرارت عارضی بروقت استعمال ان دواؤں کے ہو۔ ان لوگوں کو ملناروغن یا بونہ اور  
شبست اور مرزنجوش وغیرہ کا تنہا یا ہمراہ موم کے بھی نافع ہو یا ان روغنوں کو راتیج اور رازیخ سے مع بارہ گنہ روغن نیت کے قوی کرنا چاہیے  
اگر یہ دریافت ہو جائے کہ اخلاط اندام و باہر رگوں کے دونوں جگہ میں قصد اصلاح موثر یا آفت عظیم کر کے جس سے آفت صغیر رہا ہو  
اُسے چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر ضرر دونوں سے برابر ہو پہلے قصد اسباب کا تنہا کیا جائے کہ دوا یا صنم مثل فلافلی کے استعمال کریں۔ اور اگر  
اس معجون پر فطر سالیون ہوزن انیسون کے زیادہ کیوں تاکہ ادراشدید ہو ممکن ہو۔ اور اگر اس میں تھوڑی سی معجون فودجی ملائیں بعد از انکہ  
مقدار شربت معجون کمونی اور فلافلی کی کم کریں جائز ہو اور تبدیج ایسا کرنا چاہیے کہ آخر میں فقط فودجی باقی رہ جائے یعنی جسوقت  
اخلاط اندرونی عروق کا ہضم ہو کر اخراج ہو جائے اور فقط تبدیج ان اخلاط کی باقی رہے جو باہر رگوں کے ہوں معجون فودجی  
اخلاط خارج عروق کے واسطے نافع ہو جیسا اوپر بیان ہوا۔ اور اندرونی رگوں کے اخلاط کی نسبت مضر ہو۔ اور یہ لوگ جنہیں  
دونوں باتیں جمع ہیں انکے واسطے مناسب ہو کہ اجتناب کریں کل ایسی چیزوں سے جو شدت طرف خارج کے جذب اخلاط کریں یا  
شدت اندر کی طرف اخلاط کو جذب کریں اسی واسطے انکے حق میں جلدی تبدیج اور اسہال کی جائز نہیں ہو جب تک کہ پہلے ملطیف اور  
تقطیع اور انصاف نہوے انکے حق میں ریاضت کثیر بھی مناسب نہیں ہو جسوقت ماندگی میں سکون پیدا ہوا اور رنگ بدن کا اچھا ہونے لگا  
اور بول میں نضج دریافت ہو پس بخوبی انکے بدن کی مالش کرنی چاہیے اور تھوڑی سی ریاضت کرانی چاہیے بعد اُسکے تجربہ کرنا چاہیے  
اگر دلک اور ریاضت سے کسی قدر مرض عود کرے ترک کرنا چاہیے اور اگر نہ عود کرے انکا استمرار جب عادت رفتہ رفتہ کرنا چاہیے تاکہ  
قوت استحمام اور تیل کی مالش اور دلک اور ریاضت و اچھی کی پہونچے اور آخر کو بروغن قوی کا استعمال کرنا چاہیے۔ پھر اگر یہ لوگ دوبارہ ماندگی  
میں مبتلا ہو جائیں اور اُسکے ساتھ قروح کا بھی احساس کریں تبدیج مذکورہ بالا کو دوبارہ کرنی چاہیے۔ اور اگر دوبارہ کی ماندگی نہ  
احساس قروح کا نہ تبدیج بذریعہ دلک استوا کے کرنی چاہیے۔ اور اگر دلائل ظہور ماندگی اور احساس قروح میں اختلاف اور ترکیب ہوا اور  
ماندگی قوی محسوس نہوے اسوقت دلہن کو فقط راحت دینی چاہیے۔ اعیانہ تمددی کا سبب اس مقام پر فقط استلزام بدن و روات خلط کے ہوتا ہے  
اُسکا علاج ان ابدال میں جنکا مزاج رومی ہو قصد و تبدیج ملطیف سے کرنا مناسب ہو۔ اور جس بدن کا ہم ذکر کر رہے ہیں اُسکی تبدیج بذریعہ نطول اور  
تقطیع کے کرنی مناسب ہو بعد اُسکے اعانت ایسے امور سے کیجئے جو مناسب ہو۔ اعیانہ رومی کا علاج یہ ہو کہ بہت جلد اس گ کی قصد میں جو  
مناسب بہ نسبت اُس عضو کے ہو جہیں ماندگی زیادہ موجود ہو اور پہلے ظہور ماندگی کا جہیں ہوا ہو۔ اور اگر ماندگی میں سب اعضا برابر ہوں  
قصد اکمل یعنی ہفت اذام کی لیجئے۔ اور بیشتر حاجت ہوتی ہو کہ دوسرے دن بلکہ تیسرے دن قصد لی جائے۔ پس پہلے دن جسوقت ظہور ماندگی  
کا ہو فوراً قصد کرنی چاہیے اور تاخیر نہ کرنی چاہیے تاکہ ماندگی متکثر نہ ہو اور تمام بدن میں ٹھہرنے جائے اور دوسرے اور تیسرے دن شب کو قصد  
لی جائے پہلے دن غذا آب جو یا حریرہ خنذر وں ساوہ کا دنیا چاہیے اگر تپ عارض نہو ورنہ فقط آب جو اور دوسرے دن روغن بار دمل کرنا



انسان زیادتی رطوبت کا اپنے اعضا میں احساس کرتا ہو خصوصاً اپنی زبان میں تا انیکہ زیادتی افعال اعضا کو ضرر پہنچاتی ہو پس اگر یہ زیادتی بحبت کسی سبب سابق کے پیدا ہوئی ہو اسکا علاج امر اض جردی کے ساتھ بیان ہوگا۔ اور اگر کسی ایسے سبب جسکو ابھی ہم نے شمار کیا ہو عارض ہو مثلاً مشروبات میں زیادتی کرنا یا زیادہ آرام اور اسایش کرنا یا بافراط ایسے امور کا استعمال کرنا جسے رطوبت پیدا ہو مثل حمام وغیرہ کے پس واجب ہو کہ یہ لوگ بہت اہتمام سے ریاضت قوی کریں اور مالش یا خنوت اور خشک بدن روغن کے یا تھوڑا سا روغن گرم بھی مالش میں استعمال کریں جو خشکی یا فراط کوئی شخص اپنے بدن میں دریافت کرے وہ از قسم اعیانہ قفسی کے ہو اور اسکا علاج بھی وہی ہو جو اعیانہ قفسی کا ہو فصل سولہویں بیان میں اس ماندگی کے جو خود بخود پیدا ہوتی ہو اگر اعیانہ قروحی خود بخود پیدا ہو شناخت اسکے حال کی اس طرح پر کرنی چاہیے کہ جو غلط سبب اس ماندگی کا ہو اندر رگون کے ہو یا باہر داخل عروق ہونے پر بد بول کی اور حالات سابق کی غذاؤں کی اور اس شخص کی عادت کثرت تولد فضول کی رگون میں یا قلت فضول کی اور لیسرعت نکلنا فضول کا بدن سے یا محتاج کرنا فضول کا خاص اس شخص کو اپنے نکلنے میں بطرف علاج کے دلالت کرتا ہو۔ اسی طرح کیفیت مشروبات کی کہ صاف تھے یا مکدر تھے داخل عروق ہونے پر دلیل ہوتی ہو۔ اگر یہ دلائل پائے جائیں پس اخلاط اندر رگون کے ہونگے ورنہ رگون کے باہر۔ اگر ماندگی بحبت ان فضول کے پیدا ہو جو رگون کے باہر ہوں اور اندر رگون کا پاک ہو فقط ریاضت استراحت کا فی ہوگی۔ اور وہ تدبیر بھی کرنی چاہیے جو اس اعیانہ قروحی کے بارہ میں مذکور ہو چکی ہو جو ریاضت سے پیدا ہوتی ہو۔ اور اگر ماندگی بحبت اجتماع فضول کے داخل عروق میں ہو اسکی تدبیر ریاضت سے نہ کرنی چاہیے بلکہ اسکی تدبیر آرام دہی اور تنویم ہو اور اسکو بھوکا رکھنا اور رات کو تیل لگانا اور نمکنا آب معتدل سے بشرطیکہ متحمل حمام کا ہو بشرط مذکورہ بالا اور غذا دینا اسکا بہ قلت ایسی چیز سے جسکا کیموس جدید بنے اور خیس حریرہ بھی ہو سکتا ہو مگر غذا میں کثرت لزجت اور کثرت غذائیت نہ ہونی چاہیے۔ یہ غذا ایسی ہونی چاہیے جسے جو اور خندروس یعنی جوار اور گوشت پرندہ کا۔ اور پینے والی چیزیں جیسے سکنجبین عسلی اور ماء الصل اور شراب سفید اور قیق۔ اس شخص کو یہ کیفیت شراب پینے سے مانع نہیں ہو سکتی ہو ایسے کہ منضج اور مدر ہو۔ واجب ہو کہ ابتداء سے تدبیر ایسی شراب سے کی جائے جس میں اندک ترشی یا صفریت یعنی زردی مثل برگ دخت خرما کے ہو بعد اسکے تدبیر چھ ایفین قیق تک نوبت پہنچے اگر یہ تدبیر کافی نہ ہو اس بدن میں کوئی خلط فاسد ضرور ہو پس خلط غالب کا استفراغ کرنا چاہیے پھر اگر خلط غالب خون ہو یا کوئی اور خلط ہو کہ اسکے ساتھ خون ہو فصد کرنی چاہیے ورنہ سہل دینا چاہیے یا فصد اور سہل دو دنوں کو جمع کرنا چاہیے جیسا حال قلت اور کثرت خون کا ہو مگر اسکا خیال ضرور ہو کہ فصد یا سہال سے ضعف قوت ہونے پائے جس خلط پر استدلال کرنا بول اور عرق اور نیند سے اور نیند کی حالت اور بیداری کی حالت سے کیا جاتا ہو اگر باوجود تدبیر جدید کے نیند نہ آئے دلیل ردی ہو اگر اسکا خیال ہو کہ اچھا خون رگون میں کم ہو اور اخلاط خام غالب ہیں پس راحت دیکر ایسی چیز کھلانی چاہیے جو ملطیف پیدا کرے بعد خیال اس بات کے کہ اس میں زیادہ سخونت نہ ہو بلکہ وہ چیز پلائیں جس میں نفع ہو جیسے سکنجبین عسلی۔ اگر احتیاج زیادہ قوی ملطفات کی ہو طعام میں یا آشج میں جو اسے پلائی جائے اس میں تھوڑی سی فلفل سیاہ داخل کریں۔ اور اگر باطن حالت معجون کمونی اور فلا فلی کی بحبت خامی خلط کے ہو بحسب مناسب قبل طعام یا بعد طعام کے یا بروقت سونے کے جائز ہو۔ اور مقدار شربت ایک چھوٹے چمچ میں چھنی آئے۔ ان لوگوں کے لائق معجون فودنجی نہیں ہو ایسے کہ اس میں گرمی زیادہ ہو۔ پھر اگر ثابت ہو جائے کہ اخلاط خام اندر رگون کے نہیں ہو بلکہ اعضائے اصلیہ میں ہیں علاج اسکے بدن کی مالش ایسے روغن سے جو رخا پیدا کرنی چاہیے۔ اور پلانے میں ایسی دوائیں گرم تجویز کرنی چاہیے جنکی گرمی جلد تک



کی کرنی چاہیے اور اگر حمام میں نہانے سے لرزہ وغیرہ پیدا ہوا البتہ ایسی تدبیر خفیف سے نفع ہوگا بشرطیکہ حرارت آب حمام کی معتدل ہو  
اگر رگون میں صاحب ماندگی کے اخلاط خام ہوں ابتدا میں ماندگی کی تدبیر کرنی چاہیے جیسے مناسب ہو بعد اسکے اخلاط خام کا  
نفع اور تلطیف اور اخراج کرنا چاہیے پھر اگر اخلاط زیادہ ہوں حکم سکون ترک ریاضت کا دینا چاہیے اسلئے کہ سکون زیادہ  
ہضم کرتا ہو اور فصد کو ترک کرنا چاہیے اسلئے کہ فصد سے اکثر اچھا خون نکلتا ہو اور خام باقی رہتا ہو اور سہل کا بھی استعمال  
قبل اصلاح کے نکرنا چاہیے اسلئے کہ نہ اس سے فنا ہو نہ کچھ اذیت ہوتی ہو البتہ اگر کامضائقہ نہیں ہو۔ اور  
زیادہ گرم چیز بھی نہ بنی چاہیے کہ خلط کو تمام بدن میں منتشر کر دے۔ اور چاہیے کہ استعمال گرم چیز کا ایسے شخص کے واسطے ہنرمی اور  
بہ آسانی ہو اور واجب ہو کہ اسکی غذا میں طفل اور کبر اور پختیل اور سرکہ جسمیں کبر پڑا ہو اور سرکہ جسمیں لیسن داخل ہو اور سرکہ جسمیں لٹارٹریک  
اور جرم ان دواؤں کے بھی استعمال کیے جائیں اور وہ جو ارشیں جو مشہور ہیں بقدر مناسب در بعد نفع اور بطور رسوب کے بول میں اور  
نفع پائے خلط غالب کے استعمال شراب کا کرنا چاہیے۔ اور اگر مناسب ہو اور چاہیے کہ شراب لطیف و رقیق ہو اور کما استعمال نکرنا  
چاہیے۔ فصل پنجمین چند احوال کے بیان میں جو بعد ریاضت وغیرہ کے پیدا ہوتے ہیں اکثر بعد ریاضت وغیرہ  
کے تکالیف اور خفاخل اور ترتیب زائد در میں مفرط پیدا ہوتا ہو۔ ہلکنا مناسب ہو کہ پہلے ان احوال کو بیان کر کے اسکے بعد اس ماندگی کی تدبیر  
ذکر کریں جو خود بخود پیدا ہوتی ہو۔ منجملہ ان احوال کے کبھی خلط بدن کو عارض ہوتا ہو اور بیشتر اسکا عارض ہونا اسوقت ہوتا ہو جب پٹری سی  
مالش سختی کے ساتھ بند روعن قابض کے کریں۔ منجملہ ان احوال کے تکالیف ہو کہ بوجہ برودت یا استعمال شراب قابض کے یا بخت کر بخت  
اور انکی غلاظت اور لرزہ و جھٹ کے (کہ اس وجہ سے احتباس فضول کا مسام جلد میں ہو جاتا ہو) عارض ہوتا ہو ایضا بسبب ایسی ریاضت  
کے جو اخلاط اندر سے باہر کھینچ لائے بدن اس بات کے کہ پہلے سے کچھ اور اسباب تکالیف کے موجود ہوں یہی تکالیف عارض ہوتا ہو۔  
کبھی سبب تکالیف کا کوئی شرغباری ہوتی ہو جو بدن پر جم جائے۔ یا مالش قوی اور سخت موجب تکالیف ہوتی ہو۔ جو تکالیف بوجہ برودت  
اور قبض کے پیدا ہوا اسکی شناخت یہ ہو کہ رنگ جلد کا سفید ہوتا ہو اور گرمی دیر میں قبول کرتا ہو اور پسینہ بھی دیر میں نکلتا ہو اور رنگ  
مائل بسرخی دیر میں ہوتا ہو۔ بروقت ریاضت کے یہ لوگ اگر گرم حمام میں نہائیں اور جو فرش حمام میں ایسے مقام پر بچھے ہوئے ہیں  
جنکی حرارت معتدل ہو انپر اسقدر لوٹیں کہ پسینہ آجائے اور لطیف گرم روعن کی مالش کریں انکے حق میں بہت بہتر ہو۔ جو لوگ تکالیف  
میں بوجہ ریاضت کے پڑے ہوں انکی علامت نہونا اس علامت کا ہو جو تکالیف برودت کی نہ کوہ ہوئی اور جلد کا سیلا ہونا یا علامت  
خاص ہو۔ علاج اس تکالیف کا محال ڈالنا دہ کا ہو اگر فضل موجود ہو بعد اسکے استعمال اس چیز کا جو تحلیل کرے حمام ہو یا تیل کی مالش ہو۔  
جن لوگوں کے بدن میں تکالیف بہت گرد و غبار کے پیدا ہو یا بوجہ قوت مالش کے انکو حاجت حمام کی زیادہ ہو یا نسبت تیل کی مالش کے۔ اور چاہیے  
کہ مالش نرم قبل حمام یا بعد حمام کے کریں کبھی بعد افراط ریاضت کے بخت قوت مالش کے ضعف اور خفاخل پیدا ہوتا ہو اور کبھی بوجہ جم مفرط  
کے اور سبب متواتر حمام کر نیکی بھی خلط عارض ہوتا ہو۔ ایسے لوگوں کا علاج ریاضت ہسترواد سے اور خشک مالش جسمیں سختی ہو کرنا چاہیے اور روعن قابض  
کا بھی استعمال ہو سکتا ہو۔ غذائیں ایسی کھلانی چاہیے جن میں ترتیب ہو اور مقدار کم ہو اور حرارت درمیان میں معتدل ہوں مگر انکے مال بحار ہوں  
یہی تدبیر کریں اگر ضعف یا بیداری یا غم عارض ہو یا خشکی بہت غضب کے پیدا ہو پھر اگر ان لوگوں کو بدھنی عارض ہو ریاضت ہسترواد بلکہ کسی قسم کی  
ریاضت نکر نیکی بھی بخت زیادتی استقام کے یا کثرت استعمال غذا اور شراب کے یا زیادہ آسودگی اور خوشحالی کھانے اور پینے میں حاصل ہونے سے



اور بالونہ وغیرہ اور جو شانہ بج چھندر روغن میں ڈال کر دوسرے برتن میں تیار کرین اور روغن بج مصلی اور بج کر لیا اور بج قاشٹر یعنی ہزار چنان اور روغن اشہ بہتر ہو۔ اسی طرح سے جس روغن میں اشہ داخل کیا جائے وہ مفید ہو۔ اعیانے تمددی کے معالج سے غرض ڈھیلا کرنا بہت کا بذریعہ مالش نرم کے ایسے روغن نرم سے جو آفتاب میں گرم کیا گیا ہو ہوتی ہو اور نہانا نیلگرم پانی سے اور اسمین دیر تک ٹھہرنا بھی اس مراد کو پورا کرتا ہو جیسے کہ اگر ایک دن میں دو تین مرتبہ آہرن کیا جائے جائز ہو اور نہانے کے بعد تیل لگانا چاہیے۔ اور اگر بسبب عرف کے پوچھنے کے کہ اسکے ساتھ تیل بھی پوچھ جاتا ہو حاجت دوبارہ تیل لگانے کی ہو لگانا چاہیے اور غذا سے مرطوب قلیل مقدار کھلائی جائے ایسے کہ اعیانے تمددی میں قلیل غذا کی حاجت بہ نسبت اعیانے قروحی کے زیادہ ہو اس ماندگی کو فقط ریاضت در ماندگی کا رفع ہونا دور کر دیتا ہو اگر اسکا عروض نہایت بوجہ فضول کے ہو بدون استفراغ کے چارہ نہوگا اور اگر بہت ایسے ریح کے پیدا ہو جس سے تمد حاصل ہوتا ہو زیرہ اور شاہ زیرہ اور انیسون دفع ہو جائیگی۔ اعیانے درمی کا علاج تین فائدوں کے واسطے کیا جاتا ہو جس عضو میں تمد ہوا ہو وہ ڈھیلا ہو جائے اور جس مقام پر گرمی پیدا ہوئی ہو اسکی تبرید اور جو فضلہ جمع ہوا ہو اسکا استفراغ۔ اور یہ تدبیر بہت سے روغن نیلگرم اور نرم مالش سے پوری ہوتی ہو اور دیر تک ٹھہرنا اس پانی میں جو مال سجھوت ہوا اور بعد ان تدابیر کے راحت دینا ہو یہی باتیں اس ماندگی کے علاج میں مرکب ہیں۔ اعیانے قشقی کے علاج میں جو تدبیر حفظ صحت صحیح آدمیوں کے واسطے کی جاتی ہو اس میں کچھ تغیر نہیں ہوتا لیکن جس پانی سے نہلاتے ہیں انہیں گرمی زیادہ درکار ہو ایسے کہ آب گرم جسکی گرمی زیادہ ہو اسمین تکثیف جلد کی بھی زیادہ ہوتی ہو اور با اینہم آب گرم میں کچھ مضرت نہیں ہو مثل آب سرد کے ایسے کہ آب سرد بھی اگرچہ تکثیف جلد کی کرتا ہو مگر اس میں خوف نفوذ برودت کا بھی انداز بدن کے ہوتا ہو جو خفیت اور ناتوان ہو رہا ہو۔ اور کبھی سبب خافیت بدن کا جلد کا متخلخل اور ڈھیلا ہونا ہوتا ہو بلکہ اکثر بسبب خافیت کا یہی ہوتا ہو پس اسوقت نفوذ برودت آب سرد کا خوف یقینی ہوگا بعد اس تدبیر کے دوسرے دن استعمال ریاضت استرداد کا نرمی کرنا چاہیے اور حمام کا استعمال مثل پہلے دن کے بدستور ہو اسکے بعد اجازت دی جائے کہ سرد پانی میں دفعۃً بیٹھ جائے تاکہ اسکی جلد میں تکثیف پیدا ہو اور تخلل کم ہو جائے اور مرطوب اسکی بدن میں محفوظ رہے اور نرم کیا جائے بدن اس چیز سے جو مقابلہ حرارت کا کر سکے بجا لیکر اسمین تکثیف پیدا ہو چکی ہو اور یہ دونوں باتیں یعنی حرارت اور تکثیف مضرت برودت کے دفع کرنے پر مبین ہوتی ہیں خصوصاً اگر سرد پانی میں اثر کر فوراً باہر نکل آئے اور اسمین ٹھہرے نہیں ایسے کہ ٹھہرنے کے بعد پھر اسقدر سنجونی باقی نہیں رہتی اور غذا اسکی دوپہر کے وقت کوئی چیز مرطوب تھوڑی سی تجویز کرنی چاہیے لیکن ممکن ہو کہ بوقت شب مالش دوبارہ کی جائے اسوقت مناسب ہو کہ غذا بھی رات کو دی جائے۔ اس شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ اخراج فضول بطور خود کرے اور بیٹھ تیل کی مالش آپ ہی کرے مگر پیٹ میں تیل نہ لگنے پائے گریہ کہ کسی طرح کا اثر ماندگی کا عضل بطن میں پایا جائے اسوقت یہ نرمی و آسانی اسمین بھی تیل ملنا چاہیے۔ غذا میں اس شخص کے توسیع کرنا چاہیے اور غذا بڑھانی چاہیے مگر یہ بھی خیال رہے کہ حرارت غذا میں زیادہ ہو جو ماندگی بسبب حرارت پیدا ہوئی ہو پس ترک حرکت کا بروقت ابتداء ظہور اثر ماندگی کے اسکے پیدا ہونے کو منع کرتا ہو۔ اسکے بعد استعمال ریاضت استرداد کا کیا جاتا ہو تاکہ حرکت معتدل مواد کو بطرف جلد کے دفع کرے اور جلد کے مواد کو مالش تحلیل کرتی ہو وہ مالش جو درمیان سکوت حرکات ریاضت وغیرہ کے کی جاتی ہو یعنی جو وقت ریاضت کرتے کرتے ٹھہرائیں اسوقت مالش کرنی چاہیے۔ تجربہ اسکے حال کا استحمام سے کیا جاتا ہو اگر حمام سے لرزہ پیدا ہو تو پس یہ ماندگی اس حد سے بڑھی ہوئی ہو کہ انہی کیفیت تدبیر سے دفع ہو جائے خصوصاً اگر استحمام سے تپ پیدا ہو اسوقت نہانا حمام میں درست نہیں ہو بلکہ استفراغ مادہ کا کر کے اصلاح مزاج



اس اعیاء کے ساتھ عمدہ بھی محسوس ہوتا ہو اعیاء کے قصفی اس حالت کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے بدن کو ایسا پائے کہ اسکی خشکی بڑھ گئی ہو یا ندگی یا بجمت افراط ریاضت کے (بشرطیکہ کمیوس جید ہو اور ریاضت استردادی یا خشونت بعد ریاضت اول کے کرے) پیدا ہوتی ہو۔ اور کبھی بجمت خشکی ہوا کے یا کم کرنے غذا اور روزہ رکھنے کے پیدا ہوتی ہو۔ اور دو چیزیں سبب حدوث ماندگی کی ہیں اسکی دلیل یہ ہو کہ ماندگی یا بجمت ریاضت کے پیدا ہو اور وہ ماندگی اسلم اور بنجوف ہوا کے علاج کا ایک طریقہ خاص ہو۔ یا ماندگی خود بخود پیدا ہو اور کسی مرض کا مقدمہ ہو اس کے علاج کا بھی طریقہ جداگانہ ہو۔ کبھی اسباب ماندگی کے مرکب بھی ہو جاتے ہیں کجب ترکیب مواد کے۔ یا بالذات ترکیب ہوتی ہو یا بوجہ ریاضت کے مفرد اقسام ماندگی کی تدبیر حسبوقت پہچان لی جائے پھر مرکب اقسام کی شناخت اس قاعدے پر جو ہم آگے بیان کرتے ہیں ہو سکتی ہو۔ اور وہ تدبیر یہ ہو کہ زیادہ صرف تو جب سب سے پہلے اس طرف کرنا چاہیے جس کا اہتمام زیادہ ہو باوجودیکہ تدبیر اسکی کمتر ہو۔ ہم اس مقام پر تدبیر بغرض تین باتوں کے ہوتی ہو یا بوجہ قوت کے یا بجمت شرافت عضواؤں کے یا بسبب جو ہر مادہ کے حسبوقت کسی ایک شخص میں آئین سے دو باتیں مجتمع ہوں یا تین پس وہ اہم ہو مگر یہ کہ ایک قسم دوسرے شخص میں دو قسموں سے زیادہ قوی ہو بہ نسبت پہلے شخص کے پس یہ پہلے بجائے پہلے کے قرار دیا جائیگا جس میں دو سبب تھے اور اسکا ایک سبب بمنزلہ دو سبب کے قرار دیا جائیگا مثال اسکی اعیاء ورمی قوی بھی ہو اور اشرف بھی مگر جو ہر مادہ اعیاء فردی کا اگر زیادہ تر بعد اعتدال سے ہو اور بہت مخالفت مجرائے طبعی کے برابری کریگا دونوں سبب اعیاء ورمی کے اشرف اور قوت میں پس اسکی تدبیر اعیاء ورمی پر مقدم کیا جائیگی۔ اور اگر جو ہر مادہ اعیاء فردی کا زیادہ تر بعد اعتدال سے نہو تدبیر اعیاء ورمی کی اعیاء فردی پر مقدم کیا جائیگی فصل تیرھویں بیان میں منطقی اور تشاوب کے منطقی انگرائی کو کہتے ہیں اسکی پیدائش اس فضلہ سے ہوتی ہو جو عضل میں جمع ہو جائے اسواسطے اکثر انگرائی بعد نیند کے پیدا ہوتی ہو اور اگر یہ فضول زیادہ جمع ہوں تشعیرہ یا لرزہ پیدا ہوتا ہو اگر اس سے زیادہ کثرت ہو تو پ عارض ہوتی ہو۔ تشاوب جمائی کو کہتے ہیں یہ بھی ایک قسم کی انگرائی ہو۔ ایک ایسا سبب غرضی پیدا ہوتا ہو جسکی جہت سے جڑے اور ہونٹوں کے عضل میں انگرائی پیدا ہوتی ہو اسکو جمائی کہتے ہیں۔ صحیح آدمی کو اگر ابتداء بیوقت جمائی ہو بہت بُرا ہو اور بہتر ہو کہ جمائی بروقت ہضم آخر کے آئے اور اس سے دفع فضلہ نذکور کا ہو جائے۔ کبھی جمائی اور انگرائی بوجہ برودت کے اور نکالت اور کمی تحمل میں اور جاگ اٹھنے نیند سے قبل پوری ہونے نیند کے پیدا ہوتی ہو۔ اور جمائی اور انگرائی سے جو دفع فضول کا ہوتا ہو یہ دفع عاجز ہو یعنی مادہ بخوبی دفع نہیں ہوتا ہو۔ اگر شراب میں نصف حصہ پانی ملا کر استعمال کریں جمائی اور انگرائی کے واسطے بہت اچھا ہو بشرطیکہ کوئی اور مانع نہو فصل چودھویں علاج میں ریاضت کی ماندگی کے متوجہ ہونا علاج اعیاء میں ذریعہ امان ہو بہت سے امراض کا از قسم حیات کے۔ لیکن اعیاء فردی کا تدارک اس طرح پر واجب ہو کہ اگر اس ماندگی کے آثار ظاہر ہوں ریاضت میں کمی کی جائے بشرطیکہ یہی ریاضت سبب ماندگی کا ہو اور اگر اس کے ساتھ کچھ اخلاط بھی بطرف جلد کے خارج ہوتے ہوں یا تخم فی الحال پیدا ہو اہوان دونوں کے ضرر کا تدارک بذریعہ گرمی اور استفراغ کے اور تحلیل کر دینے اس مادی کے (جو بطرف جلد آگیا ہو) مالش کرنے سے جس میں بربسبب استعمال کرنے ایسے روغن کے جس میں قبض نہو) کرنی چاہیے۔ اور اس تدبیر اور اس مالش کے بعد دوسرے دن ریاضت استرداد کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور پہلے دن استعمال اسی کیفیت کی غذا کا چاہیے جس پر عادت جاری ہو لیکن مقدار اسکی کم کرنی چاہیے دوسرے دن مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور اگر رگین مادہ سے پاک ہوں اور غلط خام گوشت میں حاجت ماندگی کی باقی ہو مالش سے کبھی اسکا نفع ہو جاتا ہو خصوصاً حسبوقت قوت واذن گرم کی گوشت تک نفوذ کرے اور ذہن الغریب یعنی روغن سفید اسباب میں بہت نافع ہو اور روغن شبت



حکم کرتے ہیں کہ تھوڑا سا دوڑے اور دلک معتدل کرے اور طلا زفت کا اسی حالت میں کرے۔ پھر دوسرے دن مثل پہلے دن کے کرے اور ریاضت میں زیادتی کرے اور تیسرے دن دلک بدستور اور ریاضت میں زیادتی کرے مگر یہ کہ کسی دلیل سے رگونکا وسیع ہو جانا اور انہیں مواد کا اثر نا ظاہر ہو پس جس عضو میں گمان حدوث ورم کا ہو اسکے مخالف تدبیر کچائے اور جو آفت استلار کی اُس عضو خاص کو پہونچنے والی ہو اسکے مخالف تدبیر کرنی چاہیے جیسے اس مقام پر اگر خوف دوائی اور دار الفیل کا موجب انہیں سے کسی کے آثار ظاہر ہوں جو ریاضت پہلے کی جاتی ہو انہیں اور دلک میں کمی کریں بلکہ اُسے ٹھہرا کر اور لٹا کر پاؤں اوپنے کر کے عضو مخصوص کی مالش کریں گے مثلاً جو ساق دہلی ہو اسکے پاؤں کو ملین گے اور برعکس مالش آول کے کریں گے یعنی انگلیوں سے شروع کریں گے اور پنج ران تک ملتے آئیں گے اور اگر تدبیر ایسی عضو کیو سطر و رکاز ہو جو قریب عضائے تنفس کے ہو اور مثلاً وہ سینہ ہو چاہیے کہ اسکے نیچے ایک نہالچہ رکھیں جسکی کشش متوسط ہو اور عرض اسکا معتدل ہو بعد اسکے حکم کریں گے کہ وہ دونوں ہاتھوں کی ریاضت کا استعمال کرے اور سانس کو تنگ کرے اور بہت اچھی طرح سے روکے اور چنچے اور بری آوا لگائے اور مالش نرمی کرے اتنی تدبیر بیان ہوئی آئندہ کتاب زینت میں اسکی پوری تفصیل بیان ہوگی جو لوگ میں اکثر انکو بوجہ برودت اور بیہوشی کے یہ ضعف عارض ہوتا ہو اسکی تدبیر وہی ہو جو دق شیخوخت کی تدبیر ہو اور اسکی تدبیر کا اشارہ کتاب الزینت میں کیا جائیگا۔ فصل بارہویں اُس ماندگی کے بیان میں جو ریاضت کے بعد عارض ہوتی ہو ماندگی کی تین قسمیں ہیں اور چوتھی قسم اُسپر بڑھائی جاتی ہے۔ اور ماندگی کے پیدا ہونے کی دو صورتیں ہیں تین قسمیں پہلی ماندگی کی یہ ہیں۔ قروحی۔ تمدی۔ ورمی۔ اور چوتھی جو اُسپر بڑھائی جاتی ہو اسکا نام تشفی تفسی تفسی اعیاء قروحی اُس ماندگی کو کہتے ہیں جو ظاہر جلد میں محسوس ہو مشابہ اسکے کہ قروح کو کسی نے چوس لیا ہو یا جلد کے اندر محسوس ہو اور اسکے غار کے منہ اندر کی طرف ہوں اور کبھی چھوٹے سے بھی محسوس ہوتے ہیں اور صاحب اس ماندگی کا بروقت حرکت کے اسکا احساس کرتا ہو اور کبھی اس طرح محسوس ہوتی ہو جیسے کانٹے چبھتے ہیں۔ اور یہ لوگ حرکات کو ناپسند کرتے ہیں تا انیکہ انگڑائی بھی نہ لگوانا گوارا ہوتی ہو اور اگر انگڑائی لیتے ہیں تو بہت ضعیف۔ جو وقت اس ماندگی میں شدت ہوتی ہو بدن میں پھر ہری سی پیدا ہوتی ہو اگر اس بھی زیادہ ماندگی پیدا ہو لڑہ آجاتا ہو اور پت پیدا ہوتی ہو سبب اس ماندگی کا کثرت ایسے فضول کی ہو جو رفیق اور گرم ہوں یا کھلنا گوشت اور چربی کا بھت شدت حرکت کے۔ خلاصہ یہ ہو کہ ایسے اخلاط سردی اس ماندگی کے سبب ہوتے ہیں۔ کہ اگر رگونہیں وہ اخلاط منتشر ہوئے اچھے خون کو انکی آفت خراب کرتی ہو پھر چونکہ بوجہ ریاضت کے یہ اخلاط تنہا بطرف جلد کے نکل آتے ہیں انکی اذیت بھی جلد تک آجاتی ہو۔ کمتر اذیت انکی یہی ہو کہ اس قسم کی ماندگی پیدا کریں پھر اگر تھوڑی سی حرکت انہیں پیدا ہو تو شعر برہ پیدا کریں گے اگر اس سے زیادہ حرکت کریں لڑہ پیدا ہوگا۔ کبھی ان اخلاط میں سے تیز غلط بطرف جلد کے دفع ہو جاتی ہو اور خام رگون میں باقی رہ جاتی ہو اور کبھی خام گوشت میں بھی باقی رہتی ہو اعیاء تمدی میں صاحب ماندگی کو ایسا محسوس ہوتا ہو گویا بدن اسکا پاش پاش ہو گیا تا انیکہ انگڑائی تک بھی اُسکو ناگوار ہوتی ہو خصوصاً اگر یہ ماندگی بوجہ قح کے ہو اور بھٹان فضول کے جو عضل میں منجس ہیں پیدا ہو لیکن فضول بہت دی نہیں ہوتے انکا جو ہر اچھا ہوتا ہو اور انہیں لذت نہیں ہوتی۔ اور کبھی یہ قسم کبھی ماندگی کی بھت ریاح کے پیدا ہوتی ہو ان دونوں قسم کی ماندگی میں فرق بنظر حفظ اور ثقل کے کیا جاتا ہو اکثر یہ ماندگی کچی نیند سے بھی پیدا ہوتی ہو اور اگر بعد پوری نیند کے یہ ماندگی پیدا ہو اُس شخص کے بدن میں دو قسم کا اختلاف ہوگا اور وہ ماندگی بدترین اقسام ہو اور اسکا مادہ باریک ہڈیوں میں جو متصل عضل کے ہیں شکل مستقیم انہیں ہوتا ہو اعیاء ورمی اس طرح پر پیدا ہوتی ہو کہ بدن میں گرمی عادت سے زیادہ پیدا ہو سبب اسکا یہ ہو کہ حجم میں بدن کے لفتح اور نوم میں تغیر پیدا ہو اور چھوٹے اور حرکت سے اذیت پہونچے اور



اُسکے سونے۔ حالت گرسنگی میں سونا بُرا ہو قوت کو ساقط کرتا ہوا استلا میں بھی قبل انخدار کے لطن اعلیٰ سے برا ہوا سیلے کہ ایسے وقت گہری نیند پیدا نہیں ہوتی بلکہ ایسے وقت نیند کے ہمراہ تامل بھی ہوتا ہوا واسطے کہ طبیعت جسی نیند پیدا کرنے میں مشغول ہوتی ہو اُسی طرح مہضم غذا میں مصروف ہو کر دونوں فعل میں طبیعت کے معارضہ پیدا ہو کر ایسی بیداری جو یچینی اور سیرت پیدا کرے عارض ہوتی ہو اسوجہ سے طبیعت کند ہو جاتی ہو پس مہضم میں فضا پیدا ہوتا ہو۔ دن کو سونا بہت بُرا ہو اکثر امراض رطوبت اور نزلات پیدا کرتا ہو رنگ فاسد کرتا ہو طحال کے امراض پیدا ہوتے ہیں پٹھے ڈھیلے ہو جاتے ہیں کسل عارض ہوتا ہو اشتہا میں ضعف پیدا ہوتا ہو اور آم اور اکثر تپین پیدا ہوتی ہیں۔ منجلہ آفت نوم کے جلدی اُسکا بر طرف ہو جانا اور کند ہونا طبیعت کا بوجہ مصروف ہونے کسی دوسرے فعل کے۔ فضائل نوم شب سے ایک یہ بھی بات ہو کہ رات سے صبح تک ستر رہے اور گہری ہو۔ علاوہ یہ ہو کہ جس شخص کو دن کے سونے کی عادت ہو اس پر ضرور نیند ہو کہ دفعۃً بلاند سچ اس عادت کو ترک کرے۔ افضل ہیئت سونے کی یہ ہو کہ پہلے داہنی کروٹ لیٹیں اُسکے بعد بائیں کروٹ پھر جائیں اور یہ ہیئت باتفاق قواعد طب اور احکام شرع کے افضل ہو اور جو وقت پیٹ کے بھل لیٹ کر سونا شروع کرے یہ ہیئت مہضم پر بخوبی اعانت کرتی ہو کہ بوجہ ثقل کے عارض غریزی اندر محقق ہوتا ہو اور بند ہو جاتا ہو پس حرارت غریزی میں کثرت پیدا ہوتی ہو چٹ لیٹ کر سونا بہت بُرا ہو کہ اکثر امراض ردی مثل سکتہ اور فالج اور کابوس وغیرہ آمادہ عارض کرتا ہو اسلئے کہ یہ صورت فضول کو مائل بطرف پشت کے کرتی ہو پس جو مجاری فضول آگے کی جانب میں ہیں بند ہو جاتے ہیں جیسے منخرین اور حنک وغیرہ چٹ لیٹ کر سونا ضعیف بیماروں کی عادت ہو جاتی ہو اسلئے کہ اُنکے فضول کے نکلنے میں ضعف پیدا ہوتا ہو اور اعضا بھی اُنکے ضعیف ہوتے ہیں بوجہ اس ضعف کے داہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹنے کا انھیں تحمل نہیں ہوتا بلکہ بہت جلد چٹ لیٹ جاتے ہیں پٹھے پر زور دیکر اسواسطے کہ پٹھے میں بہ نسبت پہلو کے قوت زیادہ ہو اور یہی وجہ ہو کہ وہ اکثر مستحکموں کو سوتے ہیں کہ جس عضل کے ذریعہ سے فک اعلیٰ اور فک اسفل کو جمع کرتے ہیں اُس میں ضعف پیدا ہوتا ہو۔ اور اس حکم خاص کا بیان امراض خردی میں بخوبی کیا جائیگا۔ فصل دسویں اس چیز کا بیان جسکا تھوڑا سا ذکر یہاں کر کے التفصیل اُسکی دوسرے مقام پر کرنی چاہیے بوجہ عادت اطباء کے اس مقام پر امر جماع کا بھی ذکر کیا جاتا ہو اور اُسکا معتدل طور پر کرنا اور اُسکے ضرر کا تدارک بھی بیان ہوتا ہو۔ ہم اس بیان کو باب معالجات خردی پر حوالہ کرتے ہیں ایضاً اور اطباء اس مقام پر کیفیت ادویہ مسئلہ کی اور اُنکے ضرر کا تدارک بیان کرتے ہیں۔ اور ہم اس بات کو بھی کچھ بحث معالجات میں ذکر کریں گے اور کسی قدر جب ادویہ مسئلہ میں کلام کریں گے لکھیں گے لیکن اتنا اس مقام پر ضرر کہتے ہیں کہ حافظ صحت پر واجب ہو کہ ہمیشہ استفراغ بند رہے ہال اور درار اور تقریقی اور نفث کے کرتار ہے۔ اور عورتوں پر واجب ہو کہ اپنے خون حیض کے اجرا کی تدبیر کرتی رہیں جس تدبیر کی توضیح ہم آگے بیان کریں گے اور اپنے مقام پر وہ بچانی جائیگی فصل گیارھویں ضعیف اعضا کی تقویت اور اُنکا فرہ کرنا اور اُنکے حجم کے بڑھانے کا بیان جو اعضا ضعیف ہوں اور چھوٹے ہوں اُنکی تقویت بھی کی جاتی ہو اور اُنکے بڑھنے کی تدبیر کی جاتی ہو۔ جو لوگ سن ہمو اور نشو سے تجاوز کر گئے ہیں اور جو لوگ انتہائے ضعف کو پہنچے ہیں اُنکے واسطے مالش بدن کی بوجہ اعتدال اور ریاضت دائمی جو ہر عضو کے واسطے مخصوص ہو مناسب ہو اسکے بعد زنت کا طلاء کرنا چاہیے اور اسانس کاروکن بھی اسی تدبیر میں داخل ہو خصوصاً اگر عضو متصل سینہ کے ہو یا ریه کے مثال اُسکی یہ ہو کہ مثلاً کسی شخص کی دونوں ہڈیاں تپلی ہوں ہم اُسکو



آب رمان ترش ایک حصہ اور سرکہ نصف حصہ ملا کر جوش دین اور بعد ایک اوقیہ کے قبل شراب کے پینے۔ ایضاً نمک سداب زیرہ سیاہ سے گولی بنا کر خشک کر کے رکھے اور ایک گولی کے بعد دوسری گولی کھائے۔ ایضاً تخم کرنب زیرہ بادام تلخ منقشر فتوح سنستین ملح لفظی نانخواہ سداب یا بس امین سے دو درم ہمراہ آب سرکہ کے نمائندہ شخص پیے جبکہ خوف حرارت کے مضر کا نہ ہو۔ چاشت کے وقت بیوش آدمی پانی اور سرکہ تین مرتبہ متواتر پیے یا دہی کا توڑ خواہ ترش دہی پیے اور کافور سونگے اور سر پہ اپنے سر دچیرین جو رافع ہوں جیسے روغن گل اور سرکہ لگائے۔ علاج شراب خوار کا امراض جزئی میں ہم ذکر کرینگے جبکہ ارادہ ہو کہ بسرعت بیوش ہو جائے اور کچھ ضرر نہ پہنچے شراب میں اشتہ اور عود ہندی بھگو کر پیے۔ اور جبکہ ارادہ ہو کہ بغیر کسی احتیاج کے سکر شدید بغیر علاج کسی عضو کے حسین در زیادہ ہوتا ہو پیدا کرے چاہیے کہ شراب میں شیلیم یعنی منمناد اخل کرے یا شاہترہ اور انیون اور اجوائن ہموزن نصف نصف دم لیکر امجدوز باور سک اور عود خام ایک ایک قراط شراب میں ڈال کر بعد حاجت پیے یا سچ اسود یعنی بنگ سیاہ اور پوست سیروج پانی میں ڈال کر جوش دے اور شراب شراب میں ملائے

**فصل نوین خواب اور بیداری کے بیان میں سبب نوم طبعی اور بات اور ان دونوں کی ضد یعنی لفظہ اور ارق کا اور جو کچھ ہر ایک کے پیدا کرنے میں درکار ہو یا ہر ایک کے دفع کرنے میں بر وقت ایذا پہنچنے کے مضر ہوتا ہو کیسے قضا و پر اپنے مقام میں مذکور ہو چکا ہو اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ ہر ایک انہیں سے کس چیز پر دلالت کرتا ہو اور باقی ماندہ ان چیزوں کے حالات امراض جزوی میں بیان ہو گئے۔ اس مقام پر بقدر مناسب ہر وہ اسبقہ ہو کہ نوم معتدل سے قوت طبعی کو اپنے افعال میں قدرت برہتی ہو اور قوت نفسانی کو راحت پہنچتی ہو اور جو ہر روح میں کثرت ہوتی ہوتا انیکہ اکثر بوجہ سستی اعضا پیدا کرنے نوم کے خلل روح میں ایک مانع پیدا ہوتا ہو جو روح کیون نہ ہو۔ اسی فائدہ نیند کے جہت سے ہر ایک قسم کا ہضم جو اوپر مذکور ہو چکا ہو اچھی طرح ہو جاتا ہو اور ہر ایک قسم کے خلل کا ضعف بر طرف کیا جاتا ہو خواہ ضعف بجمت ماندگی کے ہو یا بسبب جلاع اور غضب کے ہو۔ نوم معتدل بر وقت اعتدال اخلاط کے مقدار اور کیفیت میں رطوبت اور حرارت بیدار کرتی ہو اور مشائخ کے واسطے بہت نافع ہوا واسطے کہ انکی رطوبت کو محفوظ رکھتی ہو اور پھر لاتی ہو اس واسطے جالینوس نے ذکر کیا ہو کہ وہ شب کو قبل سونے کے تھوڑا سا کاہنوشبو کر کے کھا لیتا ہو۔ کاہنوشبو استعمال واسطے نیند پیدا کرنے کے اور خوشبو کرنا اسکا اس فائدہ کے واسطے کہ اسکی تیرید کا تدارک کرے۔ کہتا ہو کہ میں آج تک سونے پر حریص ہوں یعنی باوجودیکہ اب میں بڑھا ہو چکا پھر بھی سونا مجھ کو مفید ہو اور جو ترتیب بذریعہ نوم کے پیدا ہوتی ہو وہ ٹھکانا ہے۔ یہ بہت اچھی تدبیر ہو اس شخص کے واسطے جسے نیند آتی ہو اور اگر سونے سے پیشتر حام کر لے بعد از ان کہ ہضم کامل اس غذا کا ہو چکے جو اسنے کھائی ہو اور بہت سا گرم پانی سر پر ڈالے یہ بھی واسطے نیند پیدا کرنے کے اچھا تدبیر ہو۔ جو تدبیر بہ نسبت اسکے قوی ہو اسے ہم معالجات میں ذکر کریں گے۔ صحیح آدمیوں پر واجب ہو کہ امر نوم کی بخوبی مرعات کریں۔ اور چاہیے کہ با اعتدال اور وقت مناسب میں سوئیں اور سونے میں افراط نہ کریں۔ بیداری کے ضرر سے اپنے دماغ اور تاحی قوے کو بچائیں۔ اگر کسی آدمی کو بیداری کی تکلیف دیکائی ہو اور نیند اس سے دور کیا جاتی ہو جبوقت خون ششی اور قوط قوت کا ہوتا ہو۔ بفضل نوم وہی ہو جو گری ہو۔ ایضاً بفضل وہ نیند ہو جو بعد از غذا طعام کے بطن اعلیٰ سے نیچے معدے سے پیدا ہو اور بعد ٹھہرانے ان اعضاء کے جو تالیع ہضم اول کے ہیں نفع اور قرار سے ایسے کہ سونا اس حالت میں بچند وجود مضر ہو نہ خوشنودی فرج کی پیدا ہوتی ہو اور نہ متصل نیند آتی ہو اور نہ تحمل یعنی نیند کی آمد کی جھپٹی اور نہ تغلب یعنی نیند کا غالبیہ وقت کے سونے سے بر طرف ہوتا ہو باوجودیکہ ایسے وقت کا سونا مضر ہو ایذا بھی دیتا ہو اس واسطے کہ جب ہو کہ تھوڑی شمی کرے اگر اٹھا غذا میں دیر ہو بعد**



ناگرموت اور لونگ اور پوست اتح کا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے شراب کمزور علم میں اس دوا کے ہو جو قلیل افذا ہوا اور نئی شراب جگر کو  
مضر ہو اس سال کبدی بوجہ نفخ کے پیدا کرتی ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہترین شراب وہی ہو جو معتدل ہو کمنگی اور تازگی میں اور صاف  
اور سفید مائل بحالت اور خوشبو مزے میں معتدل نہ ترش نہ شیرین۔ عمدہ شراب جس کا نام معتدل ہو وہ ہو کہ تین حصہ شیرہ انگور اور ایک حصہ پانی  
لیکر ملائیں اور جوش میں لائیں تا انیکہ چوتھا حصہ اسکا ہو جائے۔ جس شخص کو بعد شراب پینے کے کسی طرح کا نفع پیدا ہوتا ہو چاہیے کہ بعد  
شراب کے انار اور آب سرد جو سنے کے طور پر استعمال کرے اور شراب مستقیم دوسرے دن کے صبح کو اور حمام کا استعمال کرے بعد  
اسکے کہ کچھ تھوڑا سا کھالیا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ پانی ملی ہوئی شراب معدے کو ڈھیلا کرتی ہو اور سکر لینے سستی بہت جلد پیدا کرتی  
ہو اس لیے کہ ماہیت کی وجہ سے اسکا نفوذ بہت جلد ہوتا ہو جس شخص کی طبیعت میں تشنگی ہو نہار سہ شراب پینے سے بہتر نہ کرے اور قبل  
اسکے کہ پانی کا اثر پورا کھل اعضا میں پہنچ جائے مرطوبین کو استعمال سے شراب کے اعتنا کرنا چاہیے یا چھپے حرکت مفراطہ کے اس لیے  
کہ ان پھل دو صورتوں کے دماغ اور پٹھ کو ازیت پہنچتی ہو اور تشنگ اور اختلاط عقل میں دلتی ہو۔ حالت مرض میں بھی شراب سے اعتنا  
چاہیے اور فصل گرم میں بھی۔ متواتر سہوش رہنا بہت برا ہو اس واسطے کہ جگر اور دماغ کے مزاج کو فاسد کرتا ہو اور پٹھ کو ضعیف کرتا ہو اور مرض  
عصب اور سکے اور مرگ مفاجات پیدا کرتا ہو شراب کثیر اکثر صفر سے رومی کی طرف بعض معدوں میں تحلیل ہو جاتی ہو اور بعض معدوں  
میں سرکہ تند اور ترش ہو جاتی ہو اور ضرر آن دونوں کا بہت برا ہو بعضوں کی تجویز یہ ہو کہ سستی شراب کی اگر مینے میں ایک یا دو مرتبہ پیدا ہو  
نفع کر لگی اس جہت سے کہ قوائے نفسانی کو سبک کرتی ہو اور راحت دیتی ہو اور درار بول اور تحلیل فضول کرتی ہو۔ یہ بھی معلوم رہے کہ غالب  
ضرر شراب کا دماغ میں ہوتا ہو ضعیف دماغ کو چاہیے کہ سوائے مقدار تحلیل کے کہ اس میں پانی بھی ملا ہو اور قسم کی شراب نہ پیے۔ اور تیسرے  
صائب اس شخص کے واسطے جو شراب بہت پی گیا ہو یہ ہو کہ فوراً تو کر ڈالے اگر آسانی سے ہو جائے بہتر ہو ورنہ بہت سا پانی تنہا یا شند  
ملا کر پیے اور فوراً کے بعد بطور آئرن کے استحام کرے اور بہت سے نیل کی مالش بدن میں کرے سورہے۔ لڑکوں کے حق میں شراب کی  
کیفیت یہ ہو کہ جیسے تھوڑی سی لکڑی پر آگ پر آگ لگنی چاہیے۔ بڑھوں کو اگر تحمل ہو شراب پلانی چاہیے۔ جوانوں کو شراب کی تعدیل  
موافق ہو مگر انکو مناسب یہ ہو کہ پرائی شراب میں آب انار یا آب سرد ملا کر پیں۔ سرد مقامات کے اہل شہر تحمل شراب کے ہو سکتے ہیں مگر گرم  
مقام کے آدمی تحمل نہیں ہو سکتے ہیں۔ جس شخص کو منظور ہو کہ بہت شراب پیے چاہیے کہ بہت کھانا اور شیرینی مطلق نہ کھائے بلکہ تھوڑا سا  
چکنا شوربا پی لے اور تھوڑی سی روٹی ٹکڑے ٹکڑے کر کے چکنی ملا کر کھائے یا گوشت مرغی اور حرکت و سکون میں اعتدال کرے اور زیادہ تب  
اور شقت نہ کرے اور بادام اور سور کو نکھیں کر کے تنقل کرے اور کاغذ اکبر کا استعمال کرے اور اگر کر پیہ اور زیتون المار وغیرہ کا استعمال کرے  
نفع کرے گی اور پینے پر اعانت کرے گی۔ اسی طرح جو چیز کہ بخارات کو سبک کرے مثل تخم کرنب طبی اور زہرہ اور سداب خشک و فودج  
اور ملح فطی اور اجوائن کے جو غذائیں کہ انہیں لزوجت اور تغریہ یعنی چسپیدگی ہو اکثر بخار شراب کو غلیظ کر دیتے ہیں جیسے چکنی سٹھائی  
جنہیں لزوجت ہوا اس لیے کہ مستی کو منع کرتے ہیں اگرچہ شراب کثیر کو قبول نہیں کرتے مگر اس واسطے کہ دیر میں ناند ہوتی ہیں اور سستی کا جلد آنا یا  
بہت ضعیف دماغ کے ہوتا ہو یا بوجہ کثرت اختلاط دماغی کے یا بسبب قوی ہونے شراب کے یا بجمت قلت غذا کے یا اس میں سوویتیری کرنے سے  
یا جس چیز کا استعمال متصل غذا کے ہو ضعیف دماغ کی وجہ سے بصر سستی کا پیدا ہونا اسکا علاج مثل علاج زرا کہ نہ کے ہوا ان لطوفا سے جو اب نزل  
میں مذکور ہیں۔ اور ایسا شخص اگر شراب پیے اسی قسم کی تھوڑی سی پیے جو دیر میں سستی پیدا کرتی ہو اور چاہیے کہ آب کرنب سفید ایک حصہ اور

۲۲۳  
شراب کا بیان  
دوسرے  
۱۰



نافع ہوتی ہو اور بیشتر اگر نہا مستحس طرح پر پانی پیے مضر نہیں ہوتا ہے۔ جو شخص نہار منہ پانی پینے سے بے صبر ہو اور ضبط نہ کر سکے خصوصاً بعد ریاضت کے چاہیے کہ قبل پانی کے تھوڑی شراب میں گرم پانی ملا کر پیے۔ جسے جھوٹی پیاس لگتی ہو اسکو یہ بات جانی چاہیے کہ سور ہنا اور پیاس پر صبر کرنا اسکی پیاس میں تسکین پیدا کرتا ہو اسلئے کہ طبیعت اسوقت کھل اُس مادہ کا جس سے پیاس جھوٹی پیدا ہوتی ہو کر لیتی ہو خصوصاً اگر پیاس پر صبر کر کے سو رہیں۔ اور جسوقت طبیعت ہضم غذا کر رہی ہو اور پیاس معلوم ہونے سے پانی پی لے پھر پیاس معلوم ہوئی اسلئے کہ جو غلط باعث عطش کی ہو وہ برقرار ہو۔ ہر شخص پر واجب ہو خصوصاً جھوٹی پیاس والے پر کہ پانی زیادہ نہ پیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیے بہت سرد پانی پینا برا ہو اگر بے سرد پانی پینے کے چارہ نہ ہو بعد طعام کے جو مقدار کافی ہو اب سرد پینا چاہیے نیگرم پانی پینے سے متلی پیدا ہوتی ہو اور بہت گرم پانی اگر زیادہ پیا جائے معدہ کو ڈھیلا کرتا ہے۔ اور اگر کبھی کبھی پیا جائے معدے کو دھودا لٹا ہوا اور طبیعت کو نرم کرتا ہے۔ شراب اگر سفید اور رقیق ہو گرم مزاج والوں کو موافق ہو۔ اور سرد مزاجین پیدا کرتی ہو بلکہ بیشتر بوجہ طریقے جو در و لہر تہاب معدے سے پیدا ہوا ہو اس میں خفیف کر دیتی ہو۔ اور جس شراب میں کچھ اور روئی جھگوئی لگی ہو قانم مقام سفید اور رقیق کے ہو خصوصاً اگر پینے سے دو گھنٹہ پیشتر جھگوئیں۔ شراب غلیظ شیرین جو شخص بدن کی فربہ اور قوت چاہے اس کے مناسب ہو لیکن اس کے سدے پڑنے سے پر خطر ہے۔ پرانی سرخ شراب سرد اور تلخی مزاج کے موافق ہو۔ ہر قسم کے کھانے پر شراب پینا برا ہو جس کا سبب ہم اوپر بیان کر چکے ہیں پس بدون ہضم طعام اور اس کے منہ ہونے کے نہ پینی چاہیے۔ جو طعام رومی الکیموس ہوا سپر شراب پنی بروقت کھانے یا بعد ہضم کے بھی بُری ہو اسلئے کہ الکیموس رومی کو اطراف بدن تک رومی کر دیتی ہو اسلئے فو کہ پر خصوصاً خرنہ پر شراب کا پینا برا ہو جھوٹی پیاس سے ابتداء کرنا بہتر ہو بہ نسبت بُرے پیالوں کے لیکن اگر کھانے کے اوپر دو تین پیالے پیے تو گرم کو مضر نہیں ہو۔ اسی طرح بعد فصد کے صحیح آدمی کو مضر نہیں ہو۔ مخدومین کو فائدہ شراب کا بخت ادار کے اور مرطب میں کو بوجہ انصاج رطوبت کے ہوتا ہو اور جبکہ عطربت اور خوشبو زیادہ ہو اور مزہ پاکیزہ ہو بہتر ہو۔ شراب بہت اچھی چیز ہو جو غذا کو تمام بدن میں نافذ کر دیتی ہو اور بلغم کو قطع کرتی ہو اور جلا دیتی ہو اور صفیرے کا بول وغیرہ کی طرف سے اخراج کر دیتی۔ غلط سوداوی میں از لالان پیدا کر کے باسانی اخراج کرتی ہو اور اسکی مضرت کو بخت ضد مزاج کے چونکہ گرم تر ہو تو ڈالتی ہو اور جو چیز بدن کے اندر بست ہو جس میں گرمی بہت ہو اور وہ شو غریب ہو اسکو بدن سے نکال لیتی ہو اور ایسی شو کے اقسام قریب ہو کہ ہم اپنے مقام پر بیان کریں جس شخص کے دماغ میں قوت ہوتی ہو بہت جلدست اور بہوش نہیں ہوتا ہو اسکا دماغ اُن بخارات دی کو جو شراب سے چڑھتے ہیں قبول نہیں کرتا اور سوائے اس حرارت مناسب کچھ دماغ پر چڑھتی ہو اور کوئی اثر شراب دماغ کو شراب نہیں ہوتا پس اسوقت اسکا دماغ ایسا صاف ہو جاتا ہو کہ اور وقتوں میں ایسا صاف نہیں ہوتا اور جسکے دماغ میں ضعف ہو اسکا حال اس شخص کے برخلاف ہو۔ اور جس شخص کے سینہ میں کسب طبع کی گستی یا ناتوانی ہو کہ جاذبوں میں اسکی سانس میں شگلی پیدا ہوتی ہو پس وہ کثرت سے شراب خوری نہیں کر سکتا ہو۔ جس شخص کا ارادہ استکثار شراب کا ہو کھانا پیٹ بھر نکھائے اور اپنے کھانے میں اُس چیز کو اختیار کرے جس سے اور پیدا ہو۔ اگر بوجہ طعام و شراب کے استلا پیدا ہو چاہیے کہ ڈر ڈالے اور لازم ہو کہ باعمل پیکر ڈر کرے اور منہ کو سر کرے اور شہد اور چہرے کو سرد پانی سے دھوئے جسکو اذیت شراب سے سخونت بدن و حرارت بدن کی پہونچتی ہو اپنی غذا حصر میں وغیرہ اختیار کرے اور نقل انا ترش اور چوگے سے کرے جسے اذیت شراب کی جانب میں پہونچتی ہو کم کرے اور پانی ملا کر خواہ روئی جھگو کر استعمال کرے اور اس کے اوپر نقل بھی کا کرے۔ اور اگر بوجہ حرارت معدہ اذیت ہوتی ہو جب لاس ترش کیا ہو استعمال کرے اور کسی حد کا فو جو سے یا دھیز جس میں قبض اور تیشی ہو۔ اور اگر بوجہ برودت شراب کی اذیت ہو نقل



ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے اہل تجربہ نے یہ کہا ہے کہ دودھ کے ہمراہ کھائی کھانا نہ چاہیے اور نہ مچھلی دودھ کے ہمراہ کھانی چاہیے کہ ان دونوں غذاؤں سے امراض مزہ مثل جذام کے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھی انکا قول ہے کہ وہی مولیٰ کے ساتھ کھانا چاہیے اور نہ وہی پرندے کے گوشت کے ساتھ کھانا چاہیے اور نہ ستوجا دل کے ساتھ۔ اور کھانے میں وہ تیل اور چکنائی نہ ڈالیں جو تانبے کے برتن میں رکھی ہوئی ہو۔ اور جو کباب بیل یا بکری کی لکڑی کے کوکون سے بھونا گیا ہو وہ بھی نہ کھانا چاہیے مختلف قسم کے کھانے دو طرح سے مضر ہوتے ہیں اول تو انکے ہضم میں اختلاف ہوتا ہے ہضم اور غیر ہضم کا اختلاف پیدا ہوتا ہے دوسرے ممکن ہے کہ مختلف طور کی غذاؤں کے کھانے میں بہ نسبت طعام واحد کے کوئی دوسرا طعام زیادہ کھایا جائے۔ قدیم زمانے کے ارباب مختلف غذاؤں کے کھانے سے گریز کرتے تھے اور صرف گوشت پر دل کو اور روٹی پر بوقت عشاء شب کو قناعت کرتے تھے۔ افضل اوقات غذا کے فصل گرمی میں وہ وقت ہے جو سب سے زیادہ ٹھنڈا ہو جو کہ سالانہ اکثر محدسے میں طوبات صدیدی بھرتیا ہو جس سے بد حالی پیدا ہو جاتی ہے یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ کباب گرم ہضم ہو جائے بہت زیادہ غذا ایت اس میں ہر گزیر دیر میں ہضم ہوتا ہے اور اہور میں باقی رہتا ہے۔ شہد بھی غذا ہے اگر اس میں پیاز ملی ہوئی ہو یا چ کو تو رو تیار ہو اور اگر پیاز زہریا چ۔ انکے کھانا بعض آدمی ایسا خیال کرتے ہیں کہ غلبہ یعنی انگور کو بھنے ہوئے کھانا بہتر ہے اور یہ گمان صحیح نہیں بلکہ بہت زہریا اسی طرح نیند بلکہ واجب ہے کہ گلے اور پیشل دانہ انار کے بلا نقل اختیار کریں یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ تھو خشک مزاج ہے اور طبیعت میں خشکی پیدا کرتا ہے اور چوزون میں رطوبت ہوتی ہے اس جہت سے طبیعت نرم رہتی ہے۔ بہتر مرغ بھنا ہوا وہ ہے جو پیٹ میں بکری یا بچہ گاؤ کے بھونا جائے تا اسکی رطوبت محفوظ رہے یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ شویا چوزون کا اخلاط کی تعدیل زیادہ کرتا ہے بہ نسبت شوربائے مرغ کے لیکن مرغ کے شوربے میں غذا ایت ہے اور کچھ نرم و دوا پاکیزہ ہے اس جہت سے کہ بخار اسکا ساکن ہوتا ہے اور حل یعنی برہ گرم اور پاکیزہ ہے اسیلے کہ اسکی بد بو کی چیز پھیل جاتی ہے اور زیر باج گرم مزاج کو بے زعفران کے دینا چاہیے اور سرد مزاج کو زعفران ڈال کر دینا مناسب ہے اور حلوات یعنی حلوائے اگر پر شکر سے بنائے گئے ہوں اسکا استعمال بڑا ہے اس واسطے کہ سہہ پیدا کرتے ہیں اور پیاس زیادہ ہوتی ہے یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ روٹی اگر ہضم ہو بشرطیکہ زیادہ ہو اسکی مضریت زیادہ ہو اور گوشت اگر ہضم ہو اسکی کم ہو فصل آٹھویں تدبیر میں پانی کے استعمال اور شراب کی اور جو چیز متعلق دونوں کے ہے مزاج معتدل کے واسطے بہت مناسب وہ پانی ہے جو شدت برودت میں معتدل ہو یا بذریعہ برت کے سرد کیا ہو کسی برتن میں کر کے جیسے صراحی میں پانی بھر کر برت میں جھلٹے ہیں انرض جرم برت کا استعمال بہر حال بد ہے خصوصاً اگر برت خراب ہو اور یہی حال ہے اگر برت اچھی ہو اسیلے کہ کھلی ہوئی برت جید سے بچھ اور اعضائے نفس کو ضرر پہونچتا ہے اور تمام احشاء کو بھی اسکا ضرر پہونچتا ہے۔ اور سوائے اس شخص کے جسکا مزاج دسوی ہو اور کوئی مستعمل نہیں ہو سکتا اور اگر فی الحال یہ پانی مضر نہ ہوگا بہت دنوں کے بعد جب سن زیادہ ہوگا ضرر مضر ہوگا۔ اصحاب تجربہ کا قول ہے کہ کنوین اور نہر کا پانی ساتھ ہی نہ پینا چاہیے جب تک ایک ہضم نہ ہوئے۔ پانی کی عمدہ قسم کا اختیار کرنا ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اسی طرح بکری سے پینا پانی درست کرنا بھی نہ کور ہو چکا ہے سرکہ پلانا پانی کی اصلاح کرتا ہے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ نہار سٹھ پانی پینا خواہ بعد ریاضت کے یا استمام کے خصوصاً اگر پیٹ خالی ہو بہت بڑا ہے۔ اسی طرح جھوٹی پیاس جو رات کو سوت اور مخمور لوگوں کو ہوائے اس میں پانی پینا یا جسوقت طبیعت مشغول ہضم غذا پر ہو اور پہلے اس سے بقدر سیراب ہونے کے پانی پی چکا ہو پانی پینا بہت مضر ہے بلکہ بہت بڑا اگر پیاس شدت کی ہو سرد ہوا میں ٹھلے یا سرد پانی سے کلی کرے پھر جب اس تدبیر سے تشکیں نہوائے برتن سے جسکا سٹھ تنگ ہو پانی پیے۔ علاوہ یہ کہ کھانے کو کبھی تیار



عارض ہوتی ہو کہ اسکا صمدید نہ جاتا ہو اور یہ اسوقت ہوتا ہو کہ مائیت تحلیل نہو اور رگون میں اسی طرح باقی رہے۔ یہ لوگ اگر استعمال ریاضت کا قبل اجتماع اس مائیت کے رگون میں کریں بلکہ جو وقت استعمال فواکہ کا کریں ریاضت بھی کر لیا کریں تحلیل ان مائیات کا ہو جائیگا اور حذر انکا کمتر ہوگا یہ بھی چاہنا ضرور ہو کہ اگر خون میں ملغم خام یا مائی موجود ہو بدن سے وہ خون نکل سکیگا اور اس خون سے بدن کی غذا کم نہیگی۔ جو شخص فواکہ کھاتا ہو اسکو سزاوار یہ ہو کہ بعد کھانے کے تھوڑی دیر میں کمرے اور بعد چلنے کے پھر کھائے تاکہ غذا معدے سے پھیل کر اتر جائے۔ جو غذائیں مائیت پیدا کریں یا خلط غلیظ یا لزوجت یا خلط صفراوی ان سے حمایت پیدا ہوتے ہیں اسلئے کہ مائیت پیدا کرنے والی غذا سے خون میں عفونت پیدا ہوتی ہو اور یا لزوجت اور غلیظ غذا سے مجاری اور گذر گاہ اندرون میں سد کے پڑتے ہیں اور صفرا پیدا کرنے والی غذا سے بدن میں سختت یا گرمی پیدا ہوتی ہو اور خون میں حدت۔ جن ترکا۔ یون سے صفرا پیدا ہوا کثرت انکا استعمال جاڑوں میں نافع ہو جیسے پھلکی ترکاری گرمیوں میں فائدہ کرتی ہو ساگر کوئی شخص ایسی حالت میں گرفتار ہو کہ بدون استعمال غذا کے روی کے چارہ نہو چاہیے کہ ایسی غذا کو چند مرتبہ کھائے اور متواتر ایک ہی قسم کا استعمال نہ کرے اور ایک غذا کے ساتھ دوسری غذا مخالف اسکے مزاج کے ملائے۔ پس اگر ایسی بھی غذا کھائے اسکے اوپر کھاسر کہ یا آب انار ترش یا سکجیر ہساوہ یا سفر علی وغیرہ پی لے اور استفراغ کی عادت ڈالے۔ اور جس شخص کو اذیت ترش کھانے کی ہو اسکے اوپر شہد یا شراب کہنہ کا استعمال کرے اور یہ استعمال قبل نفیج اور ہضم کے جائز ہو۔ چکنی غذا کے ہضم کا تدارک کبھی چیز سے کرنا چاہیے جیسے شاہ بلوط اور حب الاس اور خروب شامی اور بیر جو کچلا ہو اور زعفران یعنی پودیلہ دستی اور کڑوی چیز سے بھی اسکی اذیت دفع ہوتی ہو جیسے راسن تلخ اور نکین اور تیز چیز سے بھی اسکی اذیت زائل ہوتی ہو جیسے نانخوش اولسن اور پیاز اور ان چیزوں کی مضرت چکنی چیز سے دفع ہوتی ہو جس شخص کے بدن میں اخلاط ردی ہوں اور قیق بھی ہوں اسکی غذا اچھی زیادہ کرنی چاہیے۔ اور جس شخص کے بدن میں تحلیل باسانی ہوتا ہو اسکو غذائے ترسریع المضم دینی چاہیے جالینوس کہتا ہے کہ غذائے ترسے ہر ایک کیفیت باسانی جدا ہو سکتی ہو گویا ایسی غذا بیمزہ ہو نہ میٹھی نہ کھٹی نہ کروی نہ تیز نہ قابض اور نہ نکین جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اسکو غذائے غلیظ کا تحلیل بہ نسبت اس شخص کے جسکا بدن سمٹا اور کچلا ہو زیادہ ہوتا ہو۔ خشک غذا کا زیادہ استعمال کرنا قوت کو ساقط اور رنگ کو فاسد کرتا ہو اور طبیعت میں خشکی پیدا کرتا ہو۔ اور چکنی غذا سے کسل اور سستی پیدا ہوتی ہو۔ اور کھٹی غذا سے پیری بہت جلد عارض ہوتی ہو۔ اسی طرح تیز غذا جیسے مچ وغیرہ اور نکین غذا معدے کو مضر ہو۔ اور آنکھ کو بھی چکنی غذا جو ترکیب مناسب ہو اگر بعد اسکے غذا ردی کھائی جائے فاسد ہو جائیگی جس غذا میں لزوجت ہو دیر میں ہضم ہوتی ہو اسی جہت سے کھیر مع چھلکوں کے بہت بلند ہضم ہوتا ہو بہ نسبت چھیلے ہوئے کے اور روٹی اس آٹے کی حسین بھوسی ملی ہوئی ہو جلد ہضم ہوتی ہو بہ نسبت چھنے ہوئے آٹے کے جس شخص کو تعب اور مشقت عارض ہوتی ہو جو وقت تدبیر لطیف کر کے غذائے غلیظ کا استعمال کرے جیسے چاول دودھ کے ساتھ بعد سچی بھوک کے اسکے خون میں حدت اور جوش پیدا ہوگا اور محتاج دفع فضول کا بذریعہ قصد کے زیادہ ہوگا اگرچہ بہت قریب زمانہ قصد باقی کو گذرا ہو یہی حکم اس شخص کا ہو جسکو غضب عارض ہو اور غذائے غلیظ کو تناول کرے یہ بھی چاہنا ضرور ہو کہ کبھی غذا کو طبیعت قبل نفیج اور ہضم کے مذہب کر لیتی ہو پس خون کو فاسد کر دیتی ہو کبھی غذاؤں کے بنظر ترکیب اور صفت کے مختلف احکام اور خواص عارض



امتلاء پیدا ہو بہتر ہو نسبت اسکے کہ کھانسی جیز دن سے ہو بہتر یہ جو کہ زیادہ کھانے کے بعد تھوڑا ایلوا بقدر تین چنے کے یا نصف درم ایلوا اور نصف درم علق الانباط یعنی گوند پستے کے دخت کا ایک دانگ پودہ ارنی کا استعمال کرے۔ اور اس سے بھی سبک تر یہ دوا ہو کہ دوا تین چنے کے برابر پودہ ارنی بھی شریک کرتے ہیں سب بہتر یہ جو کہ تھوڑی سی فٹینوں ہمارہ تھوڑی سی شراب کے استعمال کریں اگر انہیں سے کوئی چیز سیر نہ تو ہو یہ تک سویا کرے اور ایک دن غذا ترک کرے پھر جب صبح کو طبیعت سبک ہو جائے گرم پانی سے خواہ حمام میں نہائے اور سینگ کرے اور لطیف غذا کا استعمال کرے اگر باوجود ان تدبیرات کے ہضم نہ ہوا و ثقل اور تہرہ اور کسل باقی رہے جانتا چاہیے کہ فضول غذا کی رگوں میں بھرے ہیں اسلئے کہ جو غذا کے کثیر بافراط ہوا اگرچہ معدے میں ہضم ہو جاتی ہو مگر رگوں میں کثرت ہضم ہوتی ہو بلکہ رگوں میں خام باقی رہ کر تہرہ پیدا کرتی ہو اور اکثر رگوں کو شگافہ کر دیتی ہو اور کسل اور انگڑائی اور جانی پیدا کرتی ہو چاہیے کہ علاج انکا ایسی چیز سے کریں جو رگوں سے بذریعہ اسہال کے فضول دفع کرے پھر اگر غذا میں استہرافراط نہ ہو کہ یہ اعراض پیدا ہوں بلکہ فقط ایک قسم کی اعیان یعنی ماندگی پیدا ہو جائے چاہیے کہ ایک مدت تک اپنے حال پر ٹھہرا رہے اور کسی قسم کی حرکت بذریعہ علاج کے نہ کرے بلکہ طبیعت پر چھوڑ دے بعد اسکے اس قسم خاص میں ماندگی کا علاج کرے جس طریق سے ہم آگے بیان کر چکے ہیں جس شخص کا سن زیادہ ہو جائے اسکا معدہ اتنی غذا قبول کرے جو بروقت جوانی کے قبول کرتا تھا بلکہ فضول اسکے غذا میں زیادہ پیدا ہو گئے پس چاہیے کہ بقدر عادت ایام شباب کے کھائے بلکہ اس سے کم جو شخص جو گرفتہ تدبیر غلیظ یعنی زیادہ کھانے کا ہو جو وقت تدبیر لطیف کرے اور کم کھائے مبنی غذا کم کی تھی اتنی ہو ماننا فز بدن میں داخل ہوگی۔ پھر جب شخص دوبارہ تدبیر غلیظ کرے یا سادے اسکے بدن میں پیدا ہونگے۔ گرم غذاؤں کی مضرت کا تذکرہ اس شخص میں سے ہوتا ہو خصوصاً اگر سنجین بروری ہو اسلئے کہ اقسام سنجین میں بہت مفید ہو اگر اکثر سے بنائی جائے اور اگر شہد سے بنے سنجین سادہ کافی ہو۔ سرد غذاؤں کی مضرت دفع کرنے کے واسطے بعد غذا کے مارا غسل یا شراب غسل اور معجون کوئی کا استعمال کرتے ہیں۔ غلیظ غذا کے بعد حار مزاج ایسی سنجین بروری کا استعمال کرے جسکے برور قوی ہوں۔ اور سرد مزاج معجون غلابی اور فودنجی کا استعمال کرے لطیف غذا سے حفظ صحت زیادہ ہوتی ہو اور قوت کی اعانت اور طبیعت کی اعانت ہوتی ہو۔ اور غذا سے غلیظ اسکی ضد ہو جس شخص کو حاجت سختی اعضا کی بدن میں پیدا کرنے کی ہوا۔ اسکی جہت سے ایسی غذاؤں کا محتاج ہو جو کما کیموس قوی ہوتا ہو چاہیے کہ خوب بھوک کا انتظار کرے اور بعد ایسی بھوک کے ان غذاؤں میں سے بہت زیادہ کھائے تاکہ خوب ہضم ہو جائیں یہ یا منت کرنے والے آدمی اور جنکو قب کثیر ہوتا ہو غذا سے غلیظ کے زیادہ متحمل ہوتے ہیں و ایسی غذاؤں کے ہضم پر انکا نوم قوی اور گرمی تیند جین ہوتی ہو لیکن چونکہ کثرت بدن عرق بکثرت نکلتا ہو اور تحمل لنگے بدن میں زیادہ ہوتا ہو انکے جگر غذا سے غیر ہضم کو جذب کرتے ہیں جنک کہ بخوبی ہضم نہ ہو لے پس وہ لوگ آمادہ ہوتے ہیں واسطے امراض مملک کے آخر خواہ اول عمر میں خصوصاً چونکہ وہ بچت اپنے ہضم کامل کے جو نوم طویل سے پیدا ہوتا ہو اسپر فریفتہ ہوتے ہیں اور وہ نیندا ظل ہو جاتی ہو اگر آخر کار میں بیداری متواتر پیدا ہو خصوصاً جو وقت وہن شیخوخت کو پہنچتے ہیں خواہ کہ رطب و ثقب و شقیط لے آدمیوں خواہ ریاضت والوں کو یا جو لوگ در رنگ صغیر آدمی مزاج ہوں ایسے ہی لوگوں کو مفید ہیں۔ اور انکو قبل طعام کھانا چاہیے جیسے خوبانی اور زوت اور خرپہ اور آڑو اور آو بخاراب اور اگر انکے سوا اور چیز بار و رطب سے تدبیر کریں بہتر ہو اسلئے کہ یہ سب چیزیں خون میں ایک ثابت پیدا کرتی ہیں اسکے جہت سے خون کو بدن میں جوش پیدا ہوتا ہو جیسا آب فواکہ خارج میں جوش کھا جاتا ہو اور اگر ایسی تدبیر سے بالفضل کسی قدر فائدہ بھی مرتب ہوا لیکن خون کو آمادہ عفو نہ کرتی ہو اسی طرح جو چیز خون کو غلط خام سے بھر دے جیسے کھیر اور گلیڑی اسی جہت سے جو لوگ ایسی غذا میں بکثرت کھاتے ہیں حمیات میں مبتلا ہوتے ہیں اگرچہ ابتدا میں اُسے برودت حاصل ہوتی ہو یہ بھی جانتا ضرور ہو کہ غلط فانی میں بھی بیات



اور غذا کے جدائی پیدا کرے اور غذا کی حرارت کو بچا دے بلکہ پانی پینے میں بعد غذا کے اتنی انتظار کرنی چاہیے کہ غذا معدے سے اتر جائے اسکی شناخت اس طرح پر ہوتی ہو کہ پیٹ کے اوپر کے اعضا سبک ہو جاتے ہیں اور اگر پیاس کی وجہ سے بیتابی ہو جاہیے کہ چوس چوس کر تھوڑا سا سرد پانی پیے اور جتنا سرد زیادہ ہو گا تھوڑی مقدار اسکی پیاس بجھانے میں کافی ہوگی۔ اتنی قلیل مقدار سے قوت معدے کی خوشحال اور مجتمع ہو جاتی ہو۔ خلاصہ یہ ہو کہ اگر کھانا کھانے کے بعد پانی پیے نہ درمیان اس مدت کے جس میں کھانا کھاتا ہو بلکہ بعد فارغ ہونے کے اسوقت اسی قدر پانی پینا چاہیے جو طعام کے واسطے نافع ہو۔ پیاس پر صبر کرنا اور غنیمت پر بعد کھانا کھانے کے اُن لوگوں کو مفید ہو جنکا مزاج سرد و تر ہو۔ اور جنکا مزاج گرم ہو انکو مضر ہو۔ اسی طرح بھوک پر صبر کرنا بہ نسبت دونوں کے۔ گرم مزاج والوں کو بھوک پر صبر کرنے سے یہ مضر پیدا ہوتا ہو کہ صفرا انکے معدے پر گرتا ہو پھر جب کچھ کھاتے ہیں معدے میں فاسد ہو جاتا ہو انکو خواب اور بیداری میں وہی کیفیت عارض ہو جاتی ہو جو اوپر بیان ہوئی اس شخص کے حال میں جبکہ معدے میں غذا فاسد ہو جاتی ہو۔ ایضاً اشتہائے طعام بھی انکی فاسد ہو جاتی ہو اسوقت ایسی چیز کا پینا واجب ہو جو اس خرابی سے بچائے اور طبیعت میں نرمی پیدا کرے اور خود بھی سبک ہو جیسے آلو بخارا یا تھوڑی سی شیر خشک جب اشتہائے طعام بحال ہو عود کرے اور پوری ہو جائے اسوقت انکو کھانا مناسب ہو۔ علاوہ یہ ہو کہ جنکے مزاج اصلی مرطوب ہیں خلل انکے بدن میں بہت جلد ہوتا ہو اور انکو بھوک پر پھر بہ نسبت خشک مزاج والوں کے کم ہوتا ہو ان اگر مرطوبت زائد مرطوبت اصلی سے انکے اعضا میں بھری ہو اور وہ مرطوبت اچھی ہو اور انکے بدن کے موافق ہو اس مرطوبت کو طبیعت انکے بدن کی غذا کے تام بالفعل کر دے اسوقت البتہ مرطوب مزاج بھوک پر صبر کر سکتا ہو۔ شراب کا پینا کھانے پر نہایت مضر ہو اسلیے کہ شراب سر ریح المضم ہو اور بہت جلد نفوذ کرتی ہو یہ خود مضم ہو جائیگی اور کھانا مضم ہوگا اس جہت سے سہے پڑ جائیں گے اور عفونت پیدا ہوگی۔ علاوہ کی جہت سے بہت جلد سہے پیدا ہوتے ہیں اسلیے کہ طبیعت شیرینی کو قبل ہضم کے جذب کر لیتی ہو اور سہے پرنے سے اکثر امراض پیدا ہو جاتے ہیں منجملہ انکے استسقا ہو ہوا اور پانی کا غلیظ ہونا خصوصاً اگر میون میں طعام کو فاسد کر دیتا ہو ایسے وقت کھانے کے اوپر پانی ملی ہوئی شراب پینا کچھ مضر نہیں ہو خواہ گرم پانی جس میں عود اور مصطکی ملی ہوئی ہو پینا چاہیے جس شخص کے احشاء گرم اور قوی ہوں جسوقت طعام غلیظ کھاتا ہو اکثر کھانے کے بعد ریح پیدا ہوتے ہیں جو معدے میں اور گرم معدے کے تمد پیدا کرتے ہیں اور مرض مرق اسی قسم سے ہو کہ غذا میں دخانیت کی جہت ریح پیدا ہوں جہاں معدہ خالی ہو اگر کوئی شیطیف کھائے فوراً معدہ اسکو قبول کر لیکر پھر اگر اسکے بعد کوئی غذا غلیظ کھائے معدہ اس سے متنفر ہوئیگا اور ہضم نہ کرے گا پس فاسد ہو جائیگی ان اگر لطیف اور کشیف کے درمیان میں کسی قدر مہلت نہ ہو بہتر ہو کہ ایسے وقت خلو معدے میں غذائے غلیظ کو مقدم کرے اور تھوڑی تھوڑی کھائے پس معدہ اسوقت میں غذائے لطیف سے نفرت نہ کرے گا اگر کوئی شخص کھانے میں افراط کرے اور جو غذا معدے میں پہنچتی ہو اسے کوئی حرکت قوی ہلاے یا بوجہ استعمال مشروب کے سسین تشویش پیدا ہو جائے چاہیے کہ فوراً فر کرے اگر نہ ہو سکے نگرے گرم پانی تھوڑا تھوڑا پیے اسکی جہت سے امتلاء و برطوبت ہو جائیگی اور غذا منخدر ہوگی اور انکے جھپکنے لگے ملی چاہیے کہ لیٹ کر سوئے جتنی دیر تک چاہے مگر اس تدبیر سے بھی آرام نہ ہو یا میر نہ توائل کرے اگر طبیعت کو ایسا پایے کہ اس کیفیت کو دفع کر دے اسی پر قناعت کرے اور نہین تو طبیعت کی اعانت ایسی چیز سے کرے جو آسانی روانی شکم پیدا کرے۔ گرم مزاج اطر فیض سہل یا گھنقد اور صغیر مزی یعنی پروردہ اور سرد مزاج مثل معجون کمونی اور معجون شہار دان اور معجون نمری کا استعمال کریں پیے کی چیزوں سے اگر بدن میں



وہ غذا جو پہلے کھائی ہو تو قریب ہضم کے جب ہوتی ہو اس وقت پھلی غذا اس سے جا کر ملتی ہو اس سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہو کہ ہضم میں اجڑا غذا کے یکساں باقی نہیں رہتے۔ ایک یہ بھی ضروری بات قابل جاننے کے ہو۔ کہ غذا وہی جیت اچھی ہو جو زیادہ لذیذ ہو اس لیے کہ معدہ اس کو زیادہ قبول کرتا ہو اور قوت اس کو بخوبی جذب کرتی ہو بشرطیکہ وہ غذائے لذیذ جو بہترین اچھی ہو اور کل اعضاء رئیسہ صحیح و سالم ہوں یہ شرط کامل ہو کہ اگر مزاج اعضاء رئیسہ کے مناسب اس غذا کے صحیح نہ ہوں یا وہ غذائے رئیسہ کے مزاجوں کے مخالف ہو اور جگر مخالف معدہ کے ہو یا مخالف طبعی سے اس کی طرف التفات نہ کیا جائے گا۔ مغلطہ مضار طعام لذیذ کے یہ مضرت ہو کہ اس کو بکثرت کھا سکتے ہیں۔ پیٹ بھر کھانے کی ترکیب مناسب یہ ہو کہ ایک دن ایک ہی مرتبہ اور وہ صبح و شام کھائے اور سہ ماہی کی بہت ضرورت ہو پس جس شخص کو دو مرتبہ کھانے کی عادت ہو اگر ایک وقت کھائے گا ضعیف ہو جائیگا اور قوت میں کمی آجائے گی بلکہ واجب ہو کہ اگر ضعیف ہضم اس کو عارض ہو کھانا بموجب عادت کے دو ہی مرتبہ کھائے مگر کم۔ اور جس شخص کی عادت ایک وقت کھانی ہو جیسے روزہ دار اور دو وقت کھانا اختیار کرے ضعیف اور کسل اور استرخائے اس کو عارض ہوگا اور دو دنوں وقت کھانے والا پھر اگر دن کے کھانے پر اکتفا کرے ضعیف ہو جائیگا اور رات پر اکتفا کرے گا کھانا بخوبی ہضم نہ ہوگا اور کھٹی و کار اور خست نفس اور متلی اور تلخی دہن اور نرمی شکم پیدا ہوگی اس لیے کہ وہ اپنے معدے پر ایسی چیز وار د کرتا ہو جس کا معدہ خوگر نہیں ہو اور وہ چیز عارض ہوگی جس کی برائی ظاہر ہو خلاصہ یہ ہو کہ اس کی غذا ہضم نہ ہوگی بحیث ان دلائل اور عوارض کے جو آگے مذکور ہوتے ہیں۔ مغلطہ ان عوارض کے اس شخص کو صبر اور بیتابی اور دودھم معدہ کا اور کثرت عارض ہوں گے اور ایسا معلوم ہوگا کہ اس کی آنتیں اور اوچھلکی ہوتی ہیں اور ان اعضاء میں بجای خود انقباض اور شمتنا پیدا ہوتا ہو۔ بول و براز میں اس شخص کے سوزش رہی کبھی بردا طراف بوجہ انصباب صفرا کے طرف معدے کے عارض ہوتا ہو یہ کیفیت ان ابدان کی ہو جو صفراوی مزاج ہیں اور اکثر یہ کیفیت بوجہ صفراوی مزاج ہونے معدے کے پیدا ہوتی ہو نہ ان کے تمام بدن پر صفرا غالب ہو۔ فہمید میں ایسے شخص کے فساد ہو جاتا ہو اور اکثر اوقات کسل مند بہتا ہو جن لوگوں کے معدے میں صفرا بکثرت مجتمع ہوتا ہو ان کو حاجت تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ کھانے کی ہوتی ہو اور ایسی غذا ان کو دیکار ہو جس میں قوت تغذیہ کی بسیرت ہو اور قبل نہانے خواہ حمام کرنے کے ان کو غذا دیکار ہو سولے ان کے اور جو لوگ ہیں ان کو واجب ہو کہ ریاضت اور حمام کر کے کھانا کھائیں اور استحمام سے غذا کو مقدم نہ کریں جس شخص کو حاجت ریاضت سے پہلے کھانے کی ہو چاہیے کہ تنہا تھوڑی سی ردی کھائے جس کا ہضم قبل شروع ریاضت کے ہونے لگے اور جس طرح حرکت قبل طعام کے ضرور ہو کہ ضعیف نہ کرنی چاہیے اسی طرح بعد طعام کے واجب ہو کہ حرکت نرم کی جائے۔ اور جس شخص کو شہوت فاسد ہو خواہ اس کی خواہش تیز کھانے کی طرف ہو اور پیٹے اور چرب کھانے کو سونگے جھوڑے اور نہ کھائے اس کی اصلاح شہوت کے واسطے اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہو کہ مچھلی کھا کر کنبجین اور مولی وغیرہ سے تو کرے۔ ضرور ہو کہ کوئی شخص بھد بھد کھانے حمام کے فوراً مسک وغیرہ کھائے بلکہ صبر کرے اور تھوڑی سی سوئے ایسے آدمیوں کے واسطے مناسب یہی ہو کہ دن و رات میں ایک مرتبہ کھائیں۔ مناسب نہیں ہو کہ بعد کھانے کے سوئے حالانکہ غذا ابھی معدے کے اوپر ٹھہری ہوئی ہو اور معدے سے اُتری نہیں ہو۔ اسی طرح ضرور ہو کہ بعد طعام کے سخت حرکت سے پرہیز کریں اس لیے کہ ایسی حرکت سے نفوذ غذا کا قبل ہضم کے ہو جاتا ہو یا غذا معدے سے بے ہضم کے پسٹل جاتی ہو یا بوجہ پٹنے معدے کے اس کا مزاج فاسد ہو جاتا ہو۔ کھانا کھانے کے بعد بہت سا پانی اس قدر نہ پینا چاہیے کہ درمیان ہضم معدہ



ضروری غذا کے ہضم سے عاجز ہو چند اوقات میں تھوڑی تھوڑی غذا اُسکو کھانی چاہیے۔ سوداوی مزاج کا آدمی غذا سے کم کب کا محتاج زیادہ ہوتا ہو اور زیادہ گرم غذا انہونی چاہیے۔ اور صفراوی مزاج کی غذا سرد تر ہونی چاہیے۔ اور جس شخص کے بدن میں خون گرم پیدا ہوتا ہو اُسکو ایسی غذا چاہیے جس میں تھوڑی سی سردی ہو اور غذائیت اُس میں کم ہو۔ اور جس شخص کے بدن میں خون بلغمی پیدا ہوتا ہو اُسکو ایسی غذا چاہیے جس میں گرمی اور لطیف ہو اور غذائیت کم ہو۔ ہر ایک غذا کے واسطے ایک ترتیب خاص ہو کر اُسکے مراعات کا قضا صحت کو واجب ہو کہ رقیق سریع المضم غذا کو بعد قوی اور سخت غذا کے کھائیں اسیلئے کہ سریع المضم قوی غذا سے پیشتر ہضم ہو کر اس پر تیرتی رہیگی اور اُسکو راہ نفوذ کی نہ ملے گی پس متعفن ہو کر خود بھی فاسد ہو جائیگی اور جو چیز اس سے ملی ہوئی ہو اُسکو بھی فاسد کر دیگی البتہ ایک طور خاص پر ایسی غذا کا استعمال بعد بطبی المضم غذا کے ہو سکتا ہو جہاں آگے لکھتے ہیں ایسا کھانا چکنا سریع المضم کھانا چاہیے کہ اسکے پیچھے بہت جلد قوی اور سخت کھانا کھایا جائے اسیلئے کہ بوجہ اسکے دہنیت کے یہ تو معائنات ہضم ہو کر اتر آئیگا اور سخت اور بطبی المضم کھانا قبل ہضم حید کے بوجہ دہنیت کے اُسکے ساتھ اتر آئیگا اور باعث فساد کا ہوگا۔ مچھلی وغیرہ بعد ریاضت کے جس سے تعب پیدا ہونا کھانی چاہیے کہ خود فاسد ہو جاتی ہو اور اخلاط کو فاسد کر دیتی ہو۔ بعض لوگ ایسے ہیں کہ اُنکو قابض چیز کا استعمال قبل طعام کے جائز ہو جیسے وہ شخص کہ اسکے معدہ میں رخاوت یعنی ڈھیلا پن ہو اسیا کہ اُسکے معدے سے طعام بہت جلد اتر جاتا ہو اور بقدر زمانہ ہضم ہونے کے نہ ٹھہرتا ہو۔ یہ بھی واجب ہے کہ ہمیشہ معدے کا حال اور اُسکے مزاج میں تامل صحیح کیا جائے۔ بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ اُنکے معدے میں غذا سے لطیف سریع المضم فاسد ہو جاتی ہو اور قوی غذا بطبی المضم اچھی طرح سے ہضم ہو جاتی ہو یہ وہی شخص ہو جس کا معدہ آتش مزاج ہو یعنی گرم ہو اور بعض آدمیوں کا حال اسکے برعکس ہو یعنی بطبی المضم غذا اُسکے معدے میں فاسد ہوتی ہو اور سریع المضم بخوبی ہضم ہو جاتی ہو۔ ہر ایک کی تدبیر موافق اُسکی عادت کے کرنی چاہیے شہر وں کو بھی بہ نسبت غذا کے خصوصیت ہو۔ ہر قسم کے پیشہ اور مزاج کو جو خصوصیت اقسام غذا سے ہو اگرچہ وہ خارج قیاس سے ہو لیکن اُسکو یاد رکھنا چاہیے اور تجربہ کا حکم قیاس پر غالب جاننا چاہیے اکثر ایسی غذا جو کسی شخص کی عادت ہوتی ہو اُس میں ایک قسم کا ضرر ہوتا ہو بہ نسبت اُس غذا کے جو عمدہ ہو اور اُسکی عادت نہ ہو۔ ہر ایک سخمہ اور مزاج صحیح کے واسطے ایک غذا مناسب ہو جو اُسکے مشابہ ہو اگر تبدیل دونوں کی منظور ہو یہ بات بالضرر حاصل ہوتی ہو بعض آدمیوں کو بعض قسم کی اچھی غذائیں مضر ہوتی ہیں جو شخص بڑی غذا کھا کر اُسکو ہضم کرے چاہیے کہ اپنی قوت معدی پر نازان نہ ہو کہ غریب بعد تھوڑے زمانے کے اسکے بدن میں ایسے اخلاط ردی پیدا ہوں گے جن سے ملک بیمار یا ناقابل عارض ہونگی۔ اکثر وہ شخص جسکے بدن میں اخلاط ردی ہوں اچھی غذاؤں کے کھانے کا مجاز ہوتا ہو خصوصاً اگر بخت ضعف کے متحمل اس سال کا نہ ہو اور جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اور تحمل بآسانی ہوتا ہو واجب ہو کہ اُسکو غذا سے تر سریع المضم دیکھائے علاوہ یہ ہو کہ جن بدنوں میں تحمل ہوتا ہو اُنکو تحمل غلیظ اور مختلف غذاؤں کا زیادہ ہوتا ہو اور اندرونی اسباب بدن سے اُنکو ضرر کمتر ہو پختا ہو اور اسباب خارجی سے ضرر اُنکو زیادہ ہو پختا ہو۔ اور جس شخص کے بدن میں گوشت زاید ہو اور تناری اور آسودہ حالی میں ہو چاہیے کہ فصد کی عادت ڈالے۔ اور اگر مزاج اُسکا مائل بہ برودت ہو جو ارشاث اور اطریفات گرم کا اکثر استعمال کرتا رہے اور اُن چیزوں کا جنکا خاصہ ہو کہ معدہ اور امعاء اور وہ جداول جو قریب اُن دونوں کے ہیں اُنکا تنقیہ کرنی ہیں۔ بدترین امور یہ امر ہو کہ مختلف غذاؤں کو ساتھ ہی کھائے اُسکے بعد یہ بھی زیادہ برا ہو کہ کھانا کھانے کی مدت طولانی ہو اسیلئے کہ جو شخص کھانا دیر تک کھایا کرتا ہو



معدہ اور اوپر کی آنتیں غذا سے اول سے خالی نہو جائیں اسلئے کہ بہت مضر کال بدن ہی ہو کہ ایک غذا پر دوسری غذا داخل کرین کہ بھی پہلی غذا پختہ اور مضغ ہو چکی ہو۔ اسی طرح کوئی چیز مضر تھمے سے زیادہ نہیں ہو خصوصاً جو تھمے غذا سے ردی سے پیدا ہوا اسلئے کہ تھمے جو غذا سے غلیظ سے پیدا ہوتا ہو وجہ مفاصل اور درد گردہ اور ربو اور نقرس و زخاں طحال و جگر کی اور امراض سوداوی پیدا کرتا ہو اور اگر تھمے غذا سے لطیف سے پیدا ہو حیات عادیہ خبیثہ اور ادم گرم ردی پیدا ہوتے ہیں کبھی بنظر ضرورت کے ایک طعام دوسرے طعام خواہ اسی چیز جو ساتھ طعام کے ہو داخل کرنیکی حاجت ہوتی ہو جیسے کوئی شخص تیز غذا خواہ دشوار کا استعمال کرے اس کے پیچھے بعد اسے زمانے کے کہ بھی پہلی غذا کا مضغ کامل نہوا ہو غذا سے مرطب ہیز ہو سکی کھا لیتا ہو اس تدبیر سے پہلی غذا کا کمیوس درست ہو جاتا ہو ایسے شخص کو ہی تدبیر کافی ہوتی ہو اور اسکو ریاضت کی کچھ حاجت نہیں ہوتی ہو بخلاف اسکے حال اس شخص کا جو بعد غذا سے ریح المضغ اور تیز کے غذا سے غلیظ کا استعمال کرے۔ خفیف حرکت کرنا کھانیکے بعد غذا کو معدے میں ٹھہرا دیتا ہو خصوصاً جس شخص کا ارادہ یہ ہو کہ بعد کھانے کے سو رہے۔ جو امراض نفسانی یا حرکت بدنی کے اسنے گرانباری پیدا ہو مضغ غذا کو منع کرتے ہیں۔ واجب ہو کہ جابو نہیں ایسی غذا جس میں غذائیت کم ہو کھائی جائے جیسے ترکاری بلکہ دہی غذا اس فصل میں کھانی چاہیے جس میں غذائیت زیادہ ہو وہ غذا جو بے ہونی چاہیے اور ایسی غذا اسکا اکتنا ز بدن میں زیادہ ہو یعنی بدن میں خوب خستیدہ ہو۔ اور گرمیوں میں غذا اسکے برضات چاہیے اسکے بعد واجب ہو کہ دونوں قسم کی غذا سے بالکل معیے کو متلی نہ کر دے کہ اس سے زیادہ کی جگہ باقی نہ رہے بلکہ کھانے سے اسوقت ہاتھ کھینچنا چاہیے کہ ابھی تھوڑی سی بھوک باقی ہو۔ تھوڑی سی بھوک بعد کھانے کے باقی رہنا مقتضای رجوع سے ہو بعد ایک گھنٹہ کے جاتی رہتی ہو۔ یہ بھی ضرور ہو کہ غذا میں عادت کا لحاظ رہے اس واسطے کہ بدتر خوش یہ ہو جس سے معدہ بھاری ہو جائے اور بدتر شراب وہ ہو کہ جسکی مقدار اعتدال سے بڑھ کر معدے میں طغیان پیدا کرے اگر ایک دن کھانے پینے میں زیادتی ہو دوسرے دن بھوکا رہنا چاہیے اور ایسے مکانات میں سونا چاہیے جس میں گرمی اور سردی نہوا گر نیند نہ آئے آہستہ آہستہ ٹہلے اور پیچ میں ٹپکتے ٹپکتے ٹھہر جائے اور نہ استراحت کرے تھوڑی سی شراب خالص پیے روفس حکیم کا قول ہو کہ میں ایسے چلنے اور ٹہلنے کو پسند کرتا ہوں خصوصاً بعد اس غذا کے جو صبح کو کھائی جائے کہ ایسی غذا حرکت اچھی طرح سے مقامات عشانائے رگ کو مضغ غذا پر آمادہ کرتی ہو واجب ہو کہ کھانے کے بعد تھوڑی دیر داہنی کروٹ لیٹ کر اسکے بعد بائیں کروٹ لیٹ کر سوتے بعد اسکے داہنی کروٹ لے۔ یہ بھی جانتا چاہیے کہ چاروں طرف لیٹنا اور تکیہ سر پانے رکھ کے زمین سے بلند سونا مضغ پر معین ہو۔ حاصل یہ ہو کہ وضع اعضا کی نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہو یعنی سر عانا اونچا اور پائنتی نیچی ہو۔ مقدار کھانے کی بحسب عادت اور قوت کے مختلف ہو صحیح القوت کی غذا کی مقدار یہ ہو کہ بعد کھانے کے اسکے جسم میں گرائی پیدا نہوا اور نہ شراب میں نہ دعارض ہونے پیٹ میں نفخ اور قراقر اور نہ پیٹ بالکل پر ہو جائے اور نہ بعد کھانے کے متلی عارض ہو اور نہ شہوت کلبی اور نہ سقوط اشتہا اور نہ کندی ذہن اور نہ بیداری اور نہ کھانے کی بوڑکار میں بعد تھوڑی دیر کے اور جس غذا کا مزہ بعد زمانہ اور زکے کا زمین پایا جائے وہ غذا بہت بُری ہو۔ کبھی طعام کے معتدل ہونے پر اس طرح پر بھی دلالت ہوتی ہو کہ بعد کھانے کے نبض عظیم اور نبض صغیر نہو جائے اسلئے کہ اکثر کجبت مزاجت معدے کے واسطے حجاب کے نبض میں تنگی ہوتی ہو پس متواتر ہو جاتا ہو اسی جہت سے قلب کو حاجت ہوا کی زیادہ ہوتی ہو پس نبض عظیم ہو جاتی ہو لیکن اگر قوت ضعیف ہو اسوقت نبض کا عظیم ہونا کچھ ضرور نہیں ہو جس شخص کو بعد کھانا کھانے کے کسی طرح کی گرمی معلوم ہو چاہیے کہ دفعۃً کھانا نہ کھائے بلکہ تھوڑا تھوڑا کھائے تاکہ کجبت امتلاء کے لرزہ کی کیفیت پیدا نہ ہوا اور اسکے پیچھے گرمی قوی تب کے مانند عارض نہو جو وقت کھانے میں گرمی مضغ کی پیدا ہو اور جو شخص قدر



کمی کرنی چاہیے اور پیشتر بعد اش کے اور رنگ اور حرارت کے پلٹ آنے کے دوبارہ آب سرد میں داخل ہوتے ہیں جس شخص کا ارادہ اُسکے استعمال کا ہو چاہیے کہ بتدریج اُسکی ابتدا کرے پہلے پل جو دن گرمیوں میں جب سے زیادہ گرم ہو اُسکی ٹھیک و پیر میں اُسکا استعمال کرے مگر خیال رہے کہ اسدن ہوا نہ چلی ہو اور بعد جماع اور قبل ہضم طعام اور بعد قیاسی دوسرے استفراغ کے اور بعد ہضم کے ایضاً بعد بیداری مضطر کے استعمال جائز نہیں ہو اور بھی بروقت ضعیف ہونے بدن یا معدے کے اور بعد ریاضت مناسب نہیں ہو مگر اُس شخص کو جو نہایت قوی ہو وہ البتہ آب سرد سے غسل بموجب بیان بالا کے کریگا۔ آب سرد سے نہانا جس طرح پر مذکور ہوا حرارت غریزی کو بطرف اندرون جسم کے دفعہ داخل کرتا ہو اور ضعیف کرتا ہو اُسکے بعد تقویت حارہ غریزی کی برسپیل انتظار اور ظہور کے دونی بہ نسبت ضعف کے کرتا ہو یعنی جب قدر آب سرد کے نہانے سے ضعف پیدا ہوتا ہو اُس سے دو چند قوت پیدا ہوتی ہو فصل چھٹی بیان میں تدبیر ماکول کے جو شخص اپنی حفظ صحت کا طالب ہو اُسے واجب ہو کہ اس بات میں کوشش کرے کہ اُسکی غذا کوئی شئی غذائے دوائی سے نہ ہو جسے ترکاری اور فواکہ وغیرہ اسلئے کہ ایسی غذائیں جو لطیف ہیں خون کو جلد ادیتی ہیں اور جو غلیظ ہیں بلغم پیدا کر کے بدن میں گرانی بھاتی ہیں بلکہ واجب ہو کہ غذا اپنی گوشت سے مقرر کرے خصوصاً گوشت بکری کا یا گوسالہ یا بچ گاؤ کا اور روٹی گیہوں کی ایسے گیہوں جو اور چیزوں کی آمیزش سے پاک ہوں اور ایسے کیفیت کے گیہوں ہوں جن میں کوئی آفت ارضی اور سادی نہ ہو بخی ہو میٹھی خیر مزاج کے مناسب ہو اور شراب جو خوشبودار اور پاکیزہ ہو اُسکے سوا اور کوئی چیز کھانے اور پینے میں استعمال نہ کرنی چاہیے مگر برسپیل علاج یا تقدم بالحفظ کے یعنی پہلے سے حفظ صحت کی تدبیر کرنی خوا کہ میں جو چیز بہت مشابہ غذا ہو انجیر اور انگور جو خوب پختہ ہو گیا ہو اور جھوہارا ان مقامات میں جو ان چیزوں کے کھانے کے عادی ہوں اگر ان چیزوں کے کھانے سے بدن میں فضول پیدا ہوں اور اُسکا استفراغ بہت جلد کرنا چاہیے کھانیکا عام قاعدہ یہی ہو کہ جب خوب بھوک معلوم ہو اُسوقت کھانا چاہیے اور بھوک کو ٹالنا چاہیے اور تکلیف بھوک کی اٹھانا بشرطیکہ سچی بھوک ہو اچھا نہیں ہو اور ست اور بیوش لوگوں کے ایسی جھوٹی بھوک نہ دیا تجھ والوں کی سی بھوک نہ دیا اسلئے کہ بھوک پر صبر کرنا معدے میں اخلاط ردی اور صدیدی پیدا کرتا ہو۔ جاڑ و زمیں گرم اگر کھانا اور گرمیوں میں سرد یا ایسا کھانا جو تھوڑا سا گرم ہو مناسب ہو۔ گرم یا ٹھنڈا ہونا کھانے کا باندازہ تحمل اور گوارا ہونے کے ہو۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ طیار بدن کے واسطے شکم سیر ہونے سے بدتر کوئی چیز نہیں ہو ایسا آدمی شکم سیر کر ہمیشہ رہے آخر کار بروقت قحط سالی کے رجوع کبھی پیدا ہوتی ہو۔ اور دبے آدمی کا بھوک کا رہنا اسطرح بُرا ہو۔ مگر اُسکی بُرائی زیادہ ہو جس نے ایک جماعت کثیر ایسی دیکھی ہو کہ قحط سالی میں کھانگی انہرنگی ہوئی پھر جب قحط بر طر ہوا اور کھانا بفریخت انھیں میسر ہوا بدن اُنکے اخلاط سے بھر گئے اور مر گئے علاوہ برآن پر خوری اور بشت استلائے معدہ ہر وقت میں قائل ہو کھانے سے ہو یا شراب سے پس بہت سے آدمیوں کو دیکھا ہو کہ بوجہ استلائے معدہ خناق میں مبتلا ہوئے اور مر گئے اگر براہ خطا کوئی غذائے دوائی سے متعل ہو اُسکے ہضم اور پختہ کر نیکی تدبیر کرنی چاہیے اور جس دوا کے واقع ہونکی امید ہو اُسکا دفع باستعمال ضد اُس چیز کے سچے استعمال غذائے مذکور کے کرنا چاہیے تاکہ غذائے دوائی کا ہضم ہو جائے۔ مثلاً غذائے دوائی اگر سرد ہو جیسے لکڑی اور کدوا اُسکی تعدیل گرم چیز سے جیسے لسن اور گندنا وغیرہ سے کرنی چاہیے اور اگر غذائے دوائی گرم ہو سرد چیز سے اُنکی تعدیل کرنی چاہیے جیسے لکڑی اور بقلۃ الحما لینے خرفہ سے۔ اگر غذائے دوائی ایسی ہو کہ اُسکے استعمال سے سُدے پڑنے کا خوف ہو بعد اُسکے ایسی چیز کا استعمال کرنا چاہیے جو تفتیح سدہ کی کر کے اُسکا اخراج کرے اور بعد اخراج سدے کے کچھ دیر بھوک کھانا چاہیے کہ اُسی زمانے میں کوئی چیز نہ کھائے۔ جو شخص آرزو مند اپنی صحت کا یقیناً ہو چاہیے کہ بے اشتہاے صادق کے کچھ کھائے اور جب تک اُسکا



سجھون خود بخوبی اور فلافل کا استعمال کرے۔ اور جسکی خواہش تحلیل اور دبلے ہونے کی ہو چاہیے کہ بروقت گسٹلی کے استعمال حمام کا کرے اور دیر تک حمام میں بیٹھے۔ اور جو شخص فقط حفظ صحت کا قصد کرے حمام میں نہار منہ بعد ہضم غذا کے معدے اور کبد میں داخل ہوا اور اگر نہار منہ حمام میں جانے سے خوف غلبہ صفر کا ہو قبل دخول حمام کے کوئی لطیف شو تھوڑی سی کھالے۔ گرم مزاج اور صفراوی بدن اس تبدیلی کے داخل حمام میں نہیں ہو سکتا اور با انہما خیر کا درجہ جو نہایت گرم ہو اس میں داخل ہونا ایسے شخص کا حرام ہے بہت اچھا ناشائے لوگوں کے واسطے یہ ہو کہ آب فواکہ خواہ گلاب میں روٹی بھگو کر کھائیں بعد حمام سے نکلنے کے سرد چیز کے پینے سے پرہیز کرنا چاہیے اور حمام کے اندر بھی سرد چیز پینی نہ چاہیے اسلئے کہ اسوقت مسامات بدن کے کھلے ہوئے ہوتے ہیں فوراً اثر بردت ظاہری کا اعضاے رومیہ تک پہنچ سکتی ہے تو توں کو فاسد کر دے گا۔ اسی طرح جو شوہر گرم ہو اسکا بھی استعمال ایسے وقت پر نا جائز ہے اس خوف سے کہ بہت جلد اعضاے رومیہ تک باقذ ہو کر سل یا دن پیدا کرتی ہو۔ اسی طرح واجب ہو کہ یکایک بید رنگ حمام سے باہر نکلے اور نہ بعد حمام سے نکلنے کے سر کھولے اور نہ بدن کو سردی پہنچائے بلکہ واجب ہو کہ فصل شتائین اگر حمام سے نکلے روٹی دار وغیرہ کپڑے دن میں خواہ ادنی لباس میں بدن کو چھپائے۔ جو شخص تب میں گرفتار ہو تو عین وقت تب میں اسے حمام کرنے سے پرہیز واجب ہو۔ اسی طرح جسکو تفرق اتصال یا دم عارض ہو اور پر بیان ہو چکا کہ حمام سے شخین اور تبرید اور ترطیب و خشکی حاصل ہوتی ہے تو نافع ہی ہو اور مضر بھی۔ منافع حمام کے غنید پیدا کرنا مسامات کھول دینا۔ جلا یعنی چرک کا دفع کرنا۔ تحلیل فضول۔ خام مادہ کا نفع دینا۔ غذا کو ظاہر بدن کی طرف جذب کرنا۔ حمام تحلیل میں اسی چیز کی منت کرتا ہو جسکے تحلیل ہونیکا قصد ہو اور جس فضیلہ کے دفع کا ارادہ ہو اور جس اسہال کرتا ہو۔ مانند کو دور کرتا ہو۔ حمام سے اساتے ضرر ہوتے ہیں اگر باطن ہو۔ ضحمت قلب پیدا کرتا ہو۔ اور شئی اور تلی بھی افراط حمام سے پیدا ہوتی ہو مٹھرے ہوئے مادہ کی تحلیل ہو جاتی ہو اور آمادہ بقوت ہو جاتا ہو اور اس مادہ کو نکل جانے پر اور اعضاے ضعیف پر گرنے کو آمادہ کرتا ہو یا بدن وجہ اعضاے ظاہری اور باطنی میں اور ام پیدا ہونے میں مختصر بیان سرد پانی سے نہانے کا سرد پانی سے نہانا اسی شخص کو مناسب ہو کہ جسکی تدریس ہر قسم کی درجہ نہایت پر ہو کچھ سن بھی اسکا اعلیٰ درجہ میں ہو قوت بھی اسکے بدرجہ غایت ہو۔ سحنہ بدن کمال خوبی پر فصل موافق مزاج بدن کے ختم ہوا اور قوت بھی نہوتی ہو اور نہ اسہال ہو اور نہ مرض سہرین مبتلا ہو۔ اور نہ اسکے بدن میں نوازل کی شکایت ہو۔ نہ لڑکا ہونہ بدھا ہو۔ ایسے وقت میں کہ بدن اسکے چمکتی ہو۔ چالاکی ہو۔ کبھی سرد پانی سے غسل بعد نہانے کے گرم پانی سے کیا جاتا ہو۔ جلد بدن کی تقویت کے واسطے اور حرارت کو اندر بدن کے بند کر نیکی غرض سے اگر اس غرض سے نہانا منظور ہو چاہیے کہ پانی میں شدت بردت ہو بلکہ باعتدال بردت ہوئی چاہیے اور کبھی استعمال غسل کا بعد ریاضت کے بھی آب سرد سے ہوتا ہو چاہیے کہ قبل اسکے مالش سخت کی جائے اگر تیل کی مالش کریں بطریق عادات کے زیادہ سختی مناسب نہیں۔ اور ریاضت بعد دلک اور مالش روغن کے معتدل ہونی چاہیے اور بہ نسبت دلک معتدل کے تھوڑی تھوڑی۔ اور بعد ریاضت کے آب سرد سے نہانا اس طرح پر چاہیے کہ دفعۃً کل اعضا میں پانی بہن جائے اسکے بعد تھوڑی دیر بھیگ بدن سے مٹھنا چاہیے جب تک نشاط باقی رہے اور تحمل ہو سکے اور قبل پیدا ہونے پھر ہری کے پھر جب شخص نہانے سے فارغ ہو جیسا ہم بیان کرتے ہیں اسکی غذا میں زیادتی اور شراب میں کمی کرنی چاہیے اور اسکا خیال کرنا چاہیے کہ کتنی دیر میں بدن کا رنگ بحال خود عود کرتا ہو اور گرمی بدستور آجاتی ہو اگر جلدی بدن میں گرمی آجائے اور رنگ بدن کا بدستور ہو جائے معلوم ہو کہ کٹھناب سردی بقدر معتدل اور مناسب تھا اور اگر دیر میں یہ کیفیت پیدا ہو جانا چاہیے کہ مقدار مناسب زیادہ غسل کیا گیا ہو سرے دن اسی شایع



یعنی جو وقت تک اعضا میں نرمی پیدا نہ ہو یا جب تک نرمی اعضا کی بوجہ اس مالش کے زائل ہو کر مائل سختی اور درستی نہ ہو جائے اُس وقت تک اس مالش کو استعمال کرنا چاہیے ورنہ اعضا میں سختی پیدا ہو جائیگی۔ لہٰذا کون میں یہ مالش نشو و نما سے مانع ہوتی ہو اور بالغین میں اُسکی مضرت نہ ہو اگر براہ خطایہ مالش مائل بصلابت ہو بہتر ہو بہ نسبت اُسکے کہ براہ خطا مائل بہ نرمی ہو اس واسطے کہ تحلیل شدید کی تلافی باسانی ہو سکتی ہو بہ نسبت اُس فساد کے جسکی آمادگی بدن کو بذریعہ دلتک نرم کے ہوتی ہو۔ علاوہ یہ ہو کہ دلتک سخت اور یا خشونت اگر بافراط ہو اعضا سے خصلان اور صلبان میں نشو و نما کا مانع ہوتا ہو عنقریب اسکا بیان اور لقیہ شرائط بعد بیان وقت دلتک کے کیا جائے گا ابھی تو ہم دلتک استرداد کے بیان سے فارغ نہیں ہوئے ہیں۔ دلتک استرداد حقیقت میں گویا آخری جزو ریاضت کا ہو لہٰذا واجب ہو کہ اسکی ابتداء روغن سے بقوت کی جائے بعد اسکے اعضا ملتے ملتے جبکے کئے جائیں اور حالت سختی میں ختم کیا جائے اور متعدد ہاتھوں سے یہ مالش کرائی جائے جسکے بدن کی مالش ہو رہی ہو وہ اپنے اعضا کو بعد مالش کے تانے اور دراز کرے تاکہ فضول اُس سے نکلیں اور بعد اُسکے ایک قماط یعنی ناپچ لیکر اطراف پر غنا کے پھیرا جائے اور ہر وقت پھرنے کے جہاں تک ممکن ہو سانس روکے رہے خصوصاً عضل بطن کو ڈھیل کر کے اور عضل صدر کو کھینچ کر اوٹان کر اگر یہ بات آسان ہو اور آخر میں عضل بطن کو بھی کھینچ لے خصوصاً تاکہ پونچے اثر دلتک استرداد کا احتیاط کرے اور درمیان زمانہ ان افعال کے یعنی جب تک سانس روکے رہے اور عضل بطن تانے ہو سٹے اور چپٹ لیٹے اور دونوں پاؤں اپنے مالش کرنے والے کے پاؤں پر رکھے جو لوگ کشتاق ہیں تمام زمانہ ریاضت میں سانس روکے رہتے ہیں۔ اور شیعروہ لوگ دلتک استرداد کا استعمال اثنائے ریاضت میں کرتے ہیں پس ریاضت کو قطع کر کے بعد دلتک استرداد کے پھر ریاضت شروع کرتے ہیں اگر ریاضت کا بڑھانا انہیں منظور ہوتا ہو۔ بکثرت مالش کی حاجت اُس شخص کو نہیں ہو دلتک استرداد میں جسے اپنے بدن میں کوئی حالت زبون اور خراب بنائی جائے اور نہ اُسکا ارادہ بعد دلتک کے ریاضت کرینیکا ہو بلکہ اگر کسی طرحی ماندگی پائے بہ نرمی تیل کی مالش اُس طرح پر کرائے جس طرح ہم آگے بیان کرینگے اور اگر کسی طرح کلپیس بدن میں پایا جائے اعضا کی مالش میں زیادہ اہتمام کیا جائے تاکہ تمام اعضا میں یہ بات پیدا ہو جائے کبھی مالش اور دانا شدت بروقت نوم کے مفید ہوتا ہو بدن میں خشکی پیدا کر کے رطوبت کو مفصل کی طرف روان ہو کر آنے سے منع کرتا ہو فصل پاچوین بیان میں استحمام اور حمام کے فصل سابق میں جس شخص کے واسطے ریاضت کے احکام ناکور ہو اسکو حاجت استحمام محلل یعنی ایسے قسم کا نہانا حمام وغیرہ میں جس سے تحلیل فضول کی حاصل ہو نہیں ہو اسلیئے کہ اُسکا بدن فضول سے پاک ہو۔ حمام کی حاجت اس غرض سے ہوتی ہو کہ بدن کو فائدہ حرارت لطیف کا حاصل ہو اور ترطیب معتدل کا فائدہ ہو اسی وجہ سے واجب ہو کہ یہ لوگ جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہو بہت دیر تک حمام میں نہ ٹھہریں بلکہ آئینہ کا استعمال آنا کریں کہ انکی جلد سرخ ہو کر پھول جائے اور جب تحلیل شروع ہو یعنی جلد سمٹنے لگے ترک کر دیں۔ ہو اس میں ندادت یعنی تری اسطرح پر پیدا ہوتی ہو کہ آب شیر میں گرد انکے گرایا جائے چاہیے کہ یہ لوگ جھٹ پٹ نہا کر حمام سے باہر نکل آئیں۔ ریاضت یافتہ کو چاہیے کہ بہت جلد حمام میں داخل نہوتا انکے استراحت بروہ تمام اُسکو حاصل ہو۔ حمام کے حالات اور شرائط بخوبی اور عمدگی کے اور مقامات میں بخوبی بیان ہوئے ہیں اس مقام کے مناسب اسقدر ہو کہ حمام کے نہانیوں کو چاہیے کہ درجہ بدرجہ حمام کے مکانات میں داخل ہوں اور آخر کار درجہ جو بہت گرم ہوتا ہو اُس میں استقہ ٹھہریں جب تک کہ رب اور اذیت پیدا نہوتا کہ بوجہ تحلیل فضول کے راحت حاصل ہو اور بدن کو آمادگی قبول غذا کی پیدا ہو اور ضعف کے پیدا ہونے سے احتراز کریں اور اس بات سے کہ عفونت شدید اور قویہ بہ نسبت حمیات کے پیدا نہو جائیں جس شخص کو اپنے بدن کی فزہی مطلوب ہو چاہیے حمام میں بعد کھانا کھانے کے داخل ہو اگر سردے پرنیکے خوف سے مامون ہو پھر اگر احتیاط کرے اور گرم مزاج ہو کھینچن کا استعمال کرے تاکہ سرد۔ پرنے سے منع کرے اور اگر سرد مزاج ہو



وہی ہیں جب بدن حالت اعتدال پر ہو گرمی اور سردی میں اکثر گرم یا خشک مزاج کو ریاضت مبتلائے امراض کر دیتی ہے جو یہ شخص ترک ریاضت کرتا ہو صحت پاتا ہو۔ جو شخص ریاضت کرے اُس پر واجب ہو کہ پہلے فضلہ کو امداد اور مشانہ سے بطریق بول و براز کے دفع کرے اُسکے بعد ریاضت میں مصروف ہو اور بدن کی مالش پہلے واسطے آمادگی اور استعداد کے اس قدر کرے کہ حرارت غریزی میں انتعاش یعنی ہوشیاری پیدا کرے اور مسامات کھول دے مالش بدن کی سخت چیز سے کرنی چاہیے اُسکے بعد روغن شین ملکر آہستہ آہستہ اس قدر مالش کریں کہ اُس عضو میں تھوڑی سی تنگی پیدا ہو نہ انیکہ زیادہ گھٹ جائے اور مالش بہت سی ہاتھوں کی جنکے اوضاع مختلف طور پر بدن سے ملاتی ہوں کرانی چاہیے تاکہ جمیع پارہ ہائے عضل کو اثر مالش کا پہونچے بعد اُسکے ریاضت شروع کرے۔ فصل ربیع میں عمدہ وقت ریاضت کا قریب دوپہر کے مکان معتدل میں ہو۔ اور فصل خریف میں جو وقت سردی اور گرمی کا اعتدال ہو اُس وقت ریاضت کرنی چاہیے۔ گرمیوں میں دوپہر سے پیشتر اور جاڑوں میں قاعدے کے موافق تو یہ تھا کہ ریاضت میں تاخیر شام تک کجاے لیکن اور چیزیں اس تاخیر کو منع کرتی ہیں اسلئے واجب ہو کہ مکان میں نمی پر دے چھوڑ کر اور نمکٹھی وغیرہ میں آگ روشن کر کے ہو معتدل کجاے اور اُسکے بعد استعمال ریاضت کا ایسے وقت جو مہضم غذا اور دفع فضول وغیرہ بھی اُس وقت ہو چکا ہو کیا جاوے۔ مقدار میں ریاضت کی تین باتوں کی رعایت واجب ہو پہلے بدن کا رنگ جب تک خوب رہے۔ سُرخی بڑھتی جائے اُس وقت تک ریاضت کا وقت باقی ہو دوسرے حرکات جب تک سبک رہیں وہاں تک وقت ریاضت کا باقی ہو تیسرے اعضا کے پھولنے میں جب تک زیادتی ہو کرے اُس وقت تک وقت ریاضت باقی ہو لیکن جب ان حالات میں کمی آجائے اور پسینا بخارات کا جو رستا تھا بھنے لگے اُس وقت ریاضت کا قطع کرنا واجب ہو ریاضت کو قطع کر کے ایسا تیل لگانا چاہیے جسکی جہت سے پسینا نکلے خصوصاً اگر سانس روک کر ریاضت کی ہو۔ جب کوئی شخص ایک دن پوری ریاضت اپنے مشروط پر کر لیتا ہو اُسکے دوسرے دن اُس شخص کو یہ معلوم ہوتا ہو کہ اُس ریاضت کے بعد کہ قدر غذا مہضم کرنیکی طاقت ہم پہونچتی ہو پس چاہیے کہ دوسرے دن اپنی غذائے معمولی اور ریاضت سابقہ میں کچھ تغیر اور تبدیل نہ کرے بلکہ ریاضت اور غذا بمقدار روز اول کے دوسرے دن باقی رکھے فصل چوتھی دلک یعنی مالش کے بیان میں جو مالش سخت ہوتی ہو اُس سے استواری پیدا ہوتی ہو اور نرم مالش سے بدن ڈھیللا ہو جاتا ہو۔ بکثرت مالش کرنے سے بدن لاغر ہو جاتا ہو۔ معتدل مالش تینوں کیفیتوں میں بدن میں فرہی اور توانائی پیدا کرتی ہے ترکیب عقلی سے اس مقام پر اقسام دلک کے نو ہوتے ہیں نو قسم کے آثار بھی پیدا ہونگے ایضاً مالش کبھی بخشونت یعنی کھڑے کپڑے سے جو کیجاتی ہو خون کو ظاہر بدن میں بہت جلد کھینچ لاتی ہو اور کبھی مالش متبلی خواہ نرم کپڑے سے خون کو ظاہر بدن تک نکلنے سے منع کرتی ہو اور عضو مدلوک یعنی جس عضو کی مالش کی گئی ہو اُس میں بند کر دیتا ہو۔ مالش سے غرض یہ ہو جو بدن متخلخل اور ڈھیلے ہیں اُس میں تکثیف اور سبکی پیدا ہو جائے اور نرم بدن میں سختی اور تکثیف بدن میں خلخل اور سخت بدن میں نرمی اور جو مالش بغرض استعداد کیجاتی ہو وہ ریاضت سے پہلے ہوتی ہو اس مالش کو نرمی سے شروع کرتے ہیں پھر ریاضت کرنے کا وقت قریب آتا ہو مالش میں شدت کیجاتی ہو۔ ہر ایک مالش بغرض استرا دہوتی ہو اُس کا وقت بعد ریاضت کے ہو اور اس کو مسکن بھی کہتے ہیں اس مالش سے غرض یہ ہو کہ فضول عضل میں تختیس ہو رہے ہیں اور بند یہ ریاضت کے انکا تفرغ نہیں ہوا ہو انکی تحلیل ہو جائے اور اس ریاضت کے بعد دلک سے جب یہ حالت ہم پہونچے کہ روٹنے کھڑے ہو جائیں پس ماندگی نہیں پیدا ہوتی ہو۔ واجب ہو کہ یہ دلک تنگ اور نازک و مختل ہو بہتر یہی ہو کہ تیل کی مالش کو تین اور اس مالش کو درشتی اور سختی اور خشونت پر ختم نہ کریں



اس ریاضت میں اگر نرمی کیجائے نیند پیدا کرتی ہو اور براح کو تحلیل کر دیتی ہو اور بقایا امراض سر کو نافع ہو جیسے غفلت و درسیان اور اکثر غہٹوں میں حرکت پیدا کرتی ہو اور طبیعت غریزی کو اس کے افعال پر آگاہ کرتی ہو اور جگہ دیتی ہو اگر سخت پرستھا کر گوارہ جنبانی کیجائے یہ طریقہ مناسب اس شخص کے ہو جو شطرنج اور حمیات مرکب خواہ حمیات ملغی میں مبتلا ہو یا جسے مرض جن لاحق ہو ایضاً ارباب اوجاع و نفوس اور بیماریاں امراض گروہ کہ ان سب کے واسطے ایسی گوارہ جنبانی سے یہ فائدہ مترتب ہوتا ہو کہ جو مادہ آمادہ دفع ہونے پر ہوا اسکی آمادگی بڑھ جاتی ہو اور نرم مادہ میں نرمی زیادہ پیدا ہوتی ہو اور قوی میں زیادہ تر قوت پیدا ہوتی ہو۔ اور گوسالہ کی سواری سے کبھی کبھی یہ فائدہ مترتب ہوتے ہیں لیکن اس میں برائیگیچہ ہونا مواد کا بہ نسبت گوارہ جنبانی کے زیادہ ہو کبھی گوسالہ پر اس طرح پر سوار کرتے ہیں کہ منہ سوار کا دھکی طرف ہوتا ہو ایسی ترکیب اس شخص کو فائدہ ہوتا ہو جسکی بصارت میں ضعف ہو یا ظلمت بصر میں گرفتار ہو اور فائدہ اسکا بہت ہو کشتی اور جہاز و نکی سواری جہام اور استقاء اور سکتہ اور برودت معدہ اور نفخ کو نافع ہو اگر ناوک کو کنارے کنارے لیجائیں اور گرداب میں لیجائیں تو ان امراض کے دفع کرنے میں زیادہ مفید ہو اس واسطے کہ ایسے مقام پر ناوک کے جانے سے کبھی نفس پر خوشی اور رنج پیدا ہوتا ہو اور اگر ناوک کی سواری سے متلی پیدا ہو کر رک جائے اور تو نہو امراض معدہ کو نافع ہو اعضا غذا کی ریاضت تاہم ریاضت بدن کی ہو۔ بصارت کی ریاضت باریک چیز دیکھنے سے ہوتی ہو اور روشن چیز میں رفتہ رفتہ دیکھنے سے بصارت بڑھتی ہو یہ سب سب خفیف آوازوں کے سننے سے مترادف ہوتی ہو اور شاذ و نادر بڑی بڑی آوازوں کے سننے سے بھی سب سب فائدہ ہوتا ہو ہر عضو کی ریاضت خاص کو ہم بیان حفظ صحت ہر عضو میں ذکر کرینگے جسوقت امراض جردی ہر اعضا کے لکھیں گے واجب ہو کہ ریاضت کرنے والا اپنے بدن کے اعضا سے ضعیف تک ریاضت کی گرمی پونچنے نہ دے مگر برسیل تعیت کے مثلاً جسے مرض دوالی ہو واجب ہو کہ جو ریاضت وہ شخص کرے اس میں دونوں پاؤں کے ہلانے کی ضرورت نہ ہو بلکہ پاؤں کی حرکت اسکی ریاضت میں کمتر ہو اور اعضاء کے اعضا مثل گردن اور سر اور ہاتھ وغیرہ کی ریاضت سے جو گرمی تمام جسم میں پیدا ہو وہی گرمی پاؤں تک پونچتی ہو تر سے ضعیف بدن کی ریاضت ضعیف ہوتی چاہیے اور قوی کی قوی یہ بھی جاننا چاہیے کہ ہر ایک عضو کے واسطے بجائے خود ایک ریاضت خاص ہو جیسے آنکھ کو باریک چیز دیکھنے میں اور حلق کو آواز بلند کرنے میں بشرطیکہ یہ دونوں باتیں متدرج واقع ہوں اور وائت اور کان کے واسطے مخصوص ریاضتیں ہیں جنکا ذکر ہر ایک کے باب خاص میں بروقت ذکر امراض ہر عضو کے آئینہ فصل تیسری بیان میں ابتداء وقت ریاضت اور انتہاء وقت ریاضت کے ریاضت کے شروع کرنے کا بروقت ہو کہ بدن فضول سے پاک ہو اور گرد و اجزاء اور عروق کے کیموسات خام اور ردی ایسے موجود ہوں جن میں تمام بدن میں منتشر کر دے رات کی غذا کا ہضم معدے اور جگر اور دلوں میں ہو چکا ہو اور صبح کی غذا کا وقت آچکا ہو تینوں ہضم کے حاصل ہونے پر تھج بول کا قوام اور لون میں دلالت کرتا ہو اسلیے کہ یضج اول وقت انضمام میں پیدا ہوتا ہو اور جب غذا کو ہضم ہو جائے میں زمانہ زیادہ گزر جاتا ہو اور قوت غریزی ایک مدت تک غذا کی تصرف سے خالی رہتی ہو بول میں ناریت پیدا ہو جاتی ہو اور زردی کی حد سے رنگت بول کی بڑھ جاتی ہو یعنی بنی رنگ جو طبعی ہو باقی نہیں رہتا ہی اسوقت ریاضت بھی مضر ہو اسلیے کہ قوت میں ضعف پیدا کرتی ہو اس واسطے کہتے ہیں کہ مقتضائے حال اگر ریاضت شدید کی خواہش کرے مناسب یہی ہو کہ اسوقت معدہ بالکل خالی ہو بلکہ اس میں تھوڑی سی غذا موجود ہو جہازوں بن غلیظہ اور گرمیوں میں لطیف پھر اگر کوئی شخص شکم سیر ہو کہ ریاضت کرے یہ بات بہتر ہو اس سے کہ بھوکھا ریاضت کرے۔ اور گرمی یا ترکیب کی ریاضت بہتر ہو اس سے کہ بدن سرد یا خشک ہو۔ بہترین اوقات ریاضت کے



پھر آئے اور ہر مرتبہ مسافت میں بر نسبت سابق کے کم کرتا جائے یہاں تک کہ اخیر مرتبہ وسط مسافت میں ٹہر جائے اور منجملہ ریاضت کے یہ ہو کہ تلوار یا نیزہ سے کھیلتا ہوا اپنا سایہ یا پرچہ کھائیں اپنے شخص مقابل کے مقام تک پہنچائے اور متصلی بجائے اور یا نوٹکا پٹینا اور بر سے نیچے پھسلنا اور گیند کھیلنا بڑے یا چھوٹے گیند سے اور کھیلنا طباط یعنی لکڑی کی تلوار سے اور پتھر وزنی اور پراگھارنا اور گھوڑے کو ٹھوکر لگا کر اڑانا یا دوڑتے ہوئے گھوڑے کو روک لینا بحالت سواری کے۔ اور شتی لڑائی اور باطشت یعنی حملہ کرنے کی چند قسمیں ہیں ایک یہ ہو کہ دو آدمیوں کے ہر ایک شخص دوسرے کو دونوں ہاتھوں کے سچ میں کمر کی جگہ پر پکڑے اور دونوں اپنے نکل جانے اور چھوڑا لینے کے واسطے زور کریں اور ہر ایک دوسرے کو نچھوڑے اور بھاگنے نہ دے دوسری یہ ہو کہ داہنے ہاتھ سے دھامنا اور بائیں ہاتھ سے بائیں طرف اپنے مقابل کو پکڑے اور منہ ایک کا دوسرے کے سامنے ہو اور اونچا اٹھا کر ٹپک دے کہ وہ پٹ گرے اسکے بعد چپٹ کرنے کے واسطے زور کرے خصوصاً جو وقت کہ مرد مقابل ایک مرتبہ جھکا ہوا ہو اور دوبارہ دراز اور سیدھا ہو ازین قبیل سینہ سے سینہ لڑا کر ایک دوسرے کو پیچھے ہٹانا ازین قبیل ہر ایک کی گردن میں ہاتھ ڈال کر نیچے کو جھکانا ازین قبیل اپنے مقابل کے پاؤں کو پٹینا جسے لنگی مارنا کہتے ہیں۔ اور اپنے دونوں پاؤں سے دوسرے شخص کے دونوں پاؤں کو انگوٹھے کی طرح سے ہٹانا اور دو کرنا اور ازین قبیل اور صورتیں ریاضت بدنی کی جو شتی گریوگ استعمال کرتے ہیں اور منجملہ ریاضت شریفہ کے دو آدمی اپنی جگہ کو بدل کر دوسری جگہ پر چلے جائیں اور پہلے درپے پیچھے کی طرف ہٹنے کو دے وغیرہ کے ذریعہ سے کہ ہر ایک دوسرے کے ہٹنے میں ایک جست و خیز آگے کی جانب کے درمیان میں پڑی اور طفرہ ڈالے اور اس جست و خیز میں نظام ہو یا بلا نظام اور منجملہ ریاضات کے دو ٹکڑوں کی ریاضت ہو اسکی کیفیت یہ ہو کہ آدمی ایک جگہ پر ٹھہرے اور اپنے داہنے بائیں دو ٹکڑے زمین پر گارے کر کے ان کے درمیان میں قیولاج مارنے کی جگہ ہو پس داہنی طرف سے کو دکر بائیں ٹکڑے کو چھوئے اور بائیں طرف سے داہنی طرف کو دکر داہنے ٹکڑے کو چھوئے اور چالاکी استقدر کرے کہ اس سے جلد کو دنا ممکن ہو سخت ریاضتیں اور جلد استعمال کیجاتی ہیں سچ میں دفعہ دے دیکر یا سخت ریاضتیں انکے سچ میں واسطے آرام دہی کے کیجاتی ہیں واجب ہو کہ استعمال میں ریاضت کی طرح طرح کی صورتیں پیدا کی جائیں اور خاص ایک قسم کی ریاضت پر اکتفا کرنا درست نہیں ہو۔ ہر عضو کے واسطے ایک خاص ریاضت معین ہو۔ ہاتھوں اور پاؤں کی ریاضت ہر شخص بخوبی جان سکتا ہو۔ سینہ اور اعضا نفس کی ریاضت کبھی گران بار اور بڑی چیز کے اٹھانے اور مٹانے سے ہوتی ہو اور کبھی تیز چیزوں کے ذریعہ سے اور کبھی مختلف اوصاف کی چیزوں سے ملا کر ہوتی ہو اور اس میں ریاضت منہ اور لمبات یعنی کوسے اور زبان اور گردن کی ہوتی ہو اور ایسی ریاضت تنگ میں خوبی پیدا کرتی ہو اور سپینہ کو پاک کرتی ہو اگر سانس میں تنگی پیدا ہو پھر نکلنے کی ریاضت کرنی چاہیے کہ اس میں کس قدر تمام بدن کی بھی ریاضت ہوتی ہو اور جاری نفس میں وسعت پیدا ہوتی ہو دیر تک آواز بڑھانے میں گورہ خطرہ ہو اور ہمیشہ آواز کا شدید کرنا زیادہ ہوا کے جذب کا باعث ہو اور اس میں بھی خطرہ ہو دیر تک آواز نکالنا یا سر ہر ناز زیادہ ہوا کے نکالنے کا باعث ہو اور اس میں بھی خطرہ ہو۔ واجب ہو کہ نرم قرارت سے آواز کی ریاضت شروع کریں پھر تدریج آواز بلند کرتے جائیں پھر جب آواز بلند خوب ہو چکے اور دیر تک بان رہا کرے زمانہ اس ریاضت کا باعتبار تجویز کریں اسوقت اس ریاضت سے فائدہ عظیم اور نفع بین ظاہر ہوگا اور اگر دیر تک زمانہ اس ریاضت کا مقرر ہوگا معتدل اور صحیح آدمیوں کے واسطے اس میں اندیشہ ہو۔ ہر ایک آدمی کو موافق اسکے مزاج کے ایک ریاضت مناسب ہوتی ہو جو ریاضتیں نرم و مثلاً گوارہ وغیرہ کے ہیں وہ ان لوگوں کو موافق ہیں جن میں نے ضعیف کر یا ہوا در حرکت سے عاجز کیا ہو جو لوگ بوجہ قناعت کے پہلے پھرنے سے عاجز ہوں یا جنگ و نریق کے پینے سے ضعف پیدا ہوا ہو اور مثل ان لوگوں کے اور اسی طرح جن لوگوں کے حجاب میں کوئی مرض ہو



استفراغ اکثر اوقات اسی طرح پر تمام اور پورا ہوتا ہو کہ استعمال ادویہ سمیہ سہلہ کا کیا جائے اور بیشک ایسی دوائیں قوت غریزی کو کمزور کر دیتی ہیں بلکہ اگر یہ دوائیں سہمی بھی ہوں جب بھی انکا استعمال طبیعت پر گرائی اور تحمل غلبہ سے خالی نہیں ہوتا ہو چنانچہ بقراط نے کہا ہو کہ دوائے سہل جس طرح تنقیہ مواد کا کرتی ہو اسی طرح اذیت بھی دیتی ہو اور با اینہم جس طرح مواد فاسد کا استفراغ ہوتا ہو اسی طرح خلط فاضل یعنی اچھی خلط اور طوبات غریزی اور روح وہ روح کہ جو جو ہر حیات ہو اس سے بھی ایک مقدار صالح نکلتی ہو اور یہ سب باتیں قوت اعضائے رئیسہ اور خادسہ کو ضعیف کر دیتی ہیں پس یہ امور اور انکے سوا اور بھی مضرتیں امتلا کی ہیں جو بحال خود متروک ہو جاتی ہیں جو قوت بذریعہ ریاضت کے استفراغ ہو جائے پس ریاضت بڑا کامل سبب مانع ہو واسطے مبادی امتلا کے جو قوت کے اور سبب تدبیرین ہمراہ ریاضت کے نہج صواب واقع ہوں۔ اور با اینہم ریاضت سے حرارت غریزی کا انتعاش یعنی ہوشیاری پیدا ہوتی ہو اور بدن کو سبکی بذریعہ ریاضت کے حاصل ہوتی ہو اسلئے کہ ریاضت لطیف حرارت کو براہ کھنچ کر کے جبکہ فضلہ ہر روز باقی رہ جاتا ہو اسکی تحلیل کر دیتی ہو اور حرکت کی اعانت سے فضلہ کا بھسل کر نکالنا اور اپنے مخرج کی طرف متوجہ ہونا حاصل ہوتا ہو اسی جہت سے باوجود گذرنے مقامے دراز کے فضلہ معتد بہ جمع نہیں ہونے پاتا۔ اور با اینہم جس طرح کہ ریاضت حرارت غریزی کو بڑھاتی ہو اور مقاصل اور اتار کو سخت کرتی ہو اس سختی کی وجہ سے ہر ایک جو اپنے افعال پر قادر ہو کر انفعال سے محفوظ رہتا ہو اسی طرح اعضا کو اوپر خدا کے بوجہ کم ہونے فضلہ کے بسبب ریاضت کے آمادہ کرتی ہو پس قوت جاذبہ کی بھی تحریک پیدا ہوتی ہو اور لٹگی اعضا کی دفع ہو جاتی ہو پھر سب اعضا نرم ہو جاتے ہیں اور طوبات قویں ہو جاتے ہیں اور رسومات نکلتے ہیں۔ اکثر بیات ہو کر تارک ریاضت میں مبتلا ہوتا ہو اسلئے کہ اعضا کی قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں بحبت ترک کرنے اس حرکت کے جو روح غریزی کو کراہ حیات ہر عضو کا وہی ہو بطرف اعضا کے کھینچنے والی ہو فصل دوسری اقسام ریاضت کے بیان میں ریاضت کی ایک قسم وہ ہو جسکی ضرورت ہو کہ کسی عمل یا صنعت کے ہوتی ہو جس پیشہ کو انسان کرنا ہو اور دوسری قسم ریاضت کی اس واسطے کیجائی ہو کہ اس میں مقصود محض ریاضت ہوتی ہو کسی عمل کا تمام اس سے نہیں ہوتا ہو اور اس ریاضت سے خاص منافع ریاضت کے پیدا ہوتے ہیں اور اس دوسری قسم ریاضت کی جدا جدا چند قسمیں ہیں اسی ریاضت سے ایک قسم وہ ہو جو کم ہوتی ہو اور قسم وہ ہو جو زیادتی ہوتی ہو اور ایک قسم شدید ہوتی ہو اور دوسری ضعیف ہوتی ہو ایک سریع ہوتی ہو اور دوسری لطیف تیسری مرکب شدت اور سرعت سے ہوتی ہو ایک قسم متراخی یعنی باہنگی اور بضعف ہوتی ہو اور ہر ایک ایسی دو قسموں میں جو متضاد ہیں ایک قسم معتدل درمیانی موجود ہو۔ اقسام ریاضت کے یہ ہیں منازعت یعنی ایک دوسرے سے کسی قسم کی نزاع واقع ہو۔ اور مباحثت یعنی باہم حملہ کرنا۔ اور ملا کر ب یعنی سینہ سے سینہ پڑ کر مارنا خواہ سینہ پر ایک دوسرے کے گھونسا مارنا۔ اور اخطار یعنی دوڑنا گھوڑے کا یا دوڑنا اور جلد چلنا اور تیر لگانا یا کباد کشی کرنا۔ اور دوہین یعنی ناوک کا تیر پھینکا اور کسی چیز میں سوراخ کر کے بذریعہ ریمان وغیرہ کے لٹکنا۔ اور جمل یعنی ایک پاؤں چلنا کہ جسے لنگڑی کہتے ہیں اور شمشیر زنی اور نیزہ بازی کرنا اور گھوڑے پر چڑھنا اور بے لاگ ہو کر ہاتھ پر ہاتھ مارنا اسکی صورت یہ ہو کہ آدمی طرات قدم پر کھڑا ہو کر دونوں ہاتھ آگے یا پیچھے بڑھا کر جلد جلد ہاتھ مارے اور یہ قسم ریاضت کی نہایت شریف ہو منجملہ ریاضت لطیف و نرم کے جھولا جھولنا اور پیٹنگ لگانا اور گھوارہ میں کھڑے ہونا یا بیٹھنا یا لیٹنا اور زواروں اور سیریات جو دونوں جھوٹی قسم کی کشتیاں ہیں ان پر سوار ہونا اور اس سے قوی تر ریاضت و نٹ اور گھوڑے اور عماری دار و نٹ پر سوار ہونا اور گوسالہ کی سواری ہو منجملہ ریاضت قوی کے ریاضت میدانی جو اسکی صورت یہ ہو کہ آدمی ایک مسافت میں کسی میدان میں ڈھنکی مقرر کرے پہلے وہاں سے کسی قدر دوڑے اور اس میں تک دوڑ کر پہلے پاؤں



کا لحاظ رہے کہ یکبارگی مطالعہ کتاب کی رحمت اُن پر نہ ڈالی جائے۔ اور اسی چھ برس کے سن میں اُنکی آرام دہی میں کمی اور تعب میں زیادتی قبل از طعام کے کرنی چاہیے بنید یعنی شراب خرماد وغیرہ اُنکو ہرگز ندینی چاہیے خصوصاً وہ لڑکا جسکا مزاج گرم و تر ہو ایسے کہ جو مضرت بنید کی استعمال سے پیدا ہوتی ہو یہ ہو کہ پینے والے کے بدن میں تولید مرار ہوتی ہو اور یہ مضرت بہت جلد پیدا ہو جاتی ہو۔ اور جن منفعت کی بنید کے بلانے میں امید ہوتی ہو وہ یہ ہو کہ اور اصرافے کا ہو جائے اور ترطیب اُنکے مفصل کی حاصل ہو اور یہ دونوں منفعتیں مطلوب نہیں ہیں ایسے کہ خلط صفر قبل استعمال بنید کے اتنا زیادہ نہیں ہو کہ اُسکا اور بار بار بول کیا جائے اور مفصل اُنکے ترطیب سے مستغنی ہیں ایسے کہ رطوبت کے سن میں خود وہ زندگی کر رہے ہیں۔ چاہیے کہ سرد پانی شیرین پاکیزہ بمقدار خواہش کے اُنکو ملا کرے اور یہ بات ہمیشہ اُنکی تدبیر میں درست رہے یا تک کہ اُنکا سن چودہ برس کا ہو پونچھ۔ اور اُسکا بھی خیال رہے کہ ہر روز کس قدر اُنکی رطوبات میں کمی ہوتی ہو اور خشکی اور سختی پیدا ہوتی ہو پس رفتہ رفتہ ریاضت اُنکی کم کرائی جائے اور سخت ریاضت قطعاً متروک کی جائے یہ بات درمیان سن صبا کے سن ترعرع تک ملحوظ رہے اور معتدل ریاضت کا التزام کریں۔ اور بعد اس سن یعنی چودھویں برس کے اُنکی تدبیر یہ ہو کہ جس سے نمود ثمر سے اور حفظ صحت حاصل ہو چاہیے کہ ہم حفظ صحت کی تدبیر کا ذکر کریں اور پہلے اُن چیزوں کا بیان کریں جس پر بار کا تدبیر صحیح لوگوں کا ہو جو بالغ ہیں۔ اور ابتداء اس بیان کی ریاضت سے کریں۔ تعلیم دوسری بیان میں اس تدبیر مشترک کے جو واسطے بالغین کے درکار ہو اور اُس میں سترہ تفصیل ہیں فصل پہلی کیا ان میں فحش ریاضت کے جو وقت کہ پوری تدبیر حفظ صحت کی یہ ہو کہ پہلے ریاضت کرے بعد اسکے تدبیر غذا میں مصروف ہو اسکے بعد تدبیر نوم کی کرے لہذا واجب ہو کہ ہم ابتداء کلام ریاضت سے کریں۔ ریاضت وہ حرکت ارادی ہو جو نفس عظیم اور متواتر کی طرف شخص انسانی کو مضطر کرتی ہو اور جس شخص کو توفیق استعمال ریاضت کی بروجہ اعتدال اپنے وقت خاص میں ہو اُس شخص کو ہر ایک علاج سے بے پروائی حاصل ہوتی ہو یعنی جس علاج کی خواہش امراض مادی اور امراض مزاجی کو جو تالیع امراض مادی کے ہوتے ہیں (اور اُن سے پیدا ہوتے ہیں) ہوتی ہو اور استغنا معالجہ سے اس وقت حاصل ہوتی ہو جب کہ تمام تدبیریں اُس شخص کی موافق اور صائب ہوں بیان اس دعویٰ کا یہ ہو کہ ہم لوگ جیسا اوپر معلوم ہو چکا تھا بقای حیات بطرف غذا کے باصطراحت محتاج ہیں اور ہماری حفظ صحت اسی غذا سے ہو سکتی ہو جو ہمارا مناسب ہو اور اپنے مقدار اور کیفیت میں معتدل ہو اور کسی غذا میں یہ صفت بالقوہ نہیں ہو کہ تمام و کمال ہمارے جسم کی غذا بالفعل بن جائے بلکہ ہر ایک غذا سے ہر قسم میں ایک فضل باقی رہ جاتا ہو اور طبیعت اُس فضل کی استفراغ میں کوشش کرتی ہو مگر تنہا طبیعت کے ذریعہ سے پورا استفراغ ہر فضل کا نہیں ہو سکتا بلکہ لامحالہ ہر قسم کے فضل سے کسی قدر باقی رہ جاتا ہو خواہ جرم فضلہ کا یا اثر اُسکا پھر حقیقت تواتر اور مکرر باقی رہتا ہو قہوری قہوری بقایا سے ایک مقدار معتد بہ فضلہ کی کجا ہو جاتی ہو اور اُسکے اجتماع سے مواد فضلیہ حاصل ہوتے ہیں جسے بدن کو بہ چند وجوہ ضرر پہنچتا ہو ایک وجہ یہ ہو کہ اگر ان مواد میں عفونت آ جائے امراض عفونت پیدا کریں گے اور اگر ان مواد کی کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے بڑھ جائے امراض سوء مزاج پیدا کریں گے اور اگر اُنکی مقدار بہت ہو جائے امراض استثنائی جنکا بیان ہو چکا ہو از قسم امراض ادعیہ اور مجاری کے انھیں پیدا کریں گے اور اگر یہ مواد کسی عضو پر گریں ورم پیدا کریں گے اور ان مواد کے بخارات جو ہر روح کے مزاج کو فاسد کر دیتے ہیں پس لامحالہ ان مواد کے استفراغ کی طرف باصطراحت حاجت ہوتی ہو اور انکا



معدے میں ہونے لگتا ہے اور معدے سے اتر جائے ازاں جملہ لڑکوں کو درم حلق در میان فم اور مری کے عارض ہوتا ہو اور اسے ذی کبھی کبھیں  
 اور کبھی بڑھتے بڑھتے یہ درم عضل اور مرہ پشت تک پہنچتا ہو واجب ہو کہ اس مرض میں طبیعت کو بذریعہ شیانف کے تسلیں کریں بعد اسکے  
 رب السوس وغیرہ سے علاج کریں جو رافع اور مخی اور محلل ہو ازاں جملہ کبھی لڑکوں کو بروقت سونے کے خرخرہ عظیم پیدا ہوتا ہو واجب  
 ہو کہ اسی کوٹ کر شہد کے ساتھ چٹائیں یا زیرہ کوٹ کر ہمراہ شہد کے استعمال کریں ازاں جملہ کبھی لڑکوں کو ریج الصبیان یعنی  
 اصل الصبیان جو ایک قسم کی صرع ہو عارض ہوتی ہو اسکے علاج کا ذکر بخوبی باب امراض راس میں کیا ہو لیکن اس مقام پر بھی چند دواؤں  
 ایسی جو بہت مفید ہیں بیان کیجانی ہیں صغر چند بیدستر زیرہ ہموزن لیکر پیسین اور بقدر تین جو کے پلائیں ازاں جملہ خروج مقعد کا مرض  
 لڑکوں کو اکثر ہوتا ہو جسکو کاخ نکلتا کہتے ہیں چاہیے کہ پوست انار اور اس تراور جفت بلوط اور گل سرخ خشک اور قرن سوختہ گوسفند اور  
 پیشکری اور پانچ سوختہ گوسفند اور بازو برابر لیکر پانی میں جوش دیں تاکہ اثر دواؤں کا نکل آئے بعد لڑکے کو اس پانی میں چھلائیں بشرطیکہ  
 نیم گرم ہو ازاں جملہ لڑکوں کو بوجہ سردی کے پیش عارض ہوتی ہو پس اسوقت انکو یہ دوا مفید ہو حروف باہلی اور زیرہ ہر ایک ساٹھ دن ماش  
 لیکر کوٹ کر چھائیں اور روغن گاؤ کمنہ میں ملا کر کھیں اور سرد پانی کے ساتھ بقدر مناسب استعمال کریں ازاں جملہ یہ ہو کہ کبھی لڑکوں کے  
 پیٹ میں کیڑے پڑ جاتے ہیں اور انکو اذیت دیتے ہیں اکثر یہ کیڑے گرد مقعد کے پیدا ہوتے ہیں کہ انکو چھپنے کہتے ہیں اور بڑے بڑے  
 لائے کیڑے بھی پیدا ہوتے ہیں اور انکو ہر دہی کہتے ہیں لیکن چوڑے اور چٹے جنکو کدودان کہتے ہیں لڑکوں کے پیٹ میں کتر پیدا  
 ہوتے ہیں۔ لائے کیڑے یعنی ہر دہی انکا علاج یہ ہو درمنہ کا پانی دودھ میں تھوڑا تھوڑا بقدر طاقت کے پلائیں۔ اور کبھی انکے پیٹ پر  
 ضماں لگانا کی حاجت ہوتی ہو پس ہنستین اور بارنگ کاہلی اور تلخہ گاؤ اور شحم خنظل سے ضماں کرتے ہیں۔ چھوٹے کیڑے جنکو چھپنے کہتے ہیں  
 انکا علاج یہ ہو کہ راس اور ہڈی ہموزن لیکر دونوں کے برابر شکر ملا کر پانی کے ہمراہ استعمال کریں ازاں جملہ کبھی لڑکوں کی ران چل جاتی ہو  
 اسوقت اس ران پر لٹھی اور گل سرخ اور ناگرموتہ اور آرد جو آرد مسور سپیکر چھڑکنا چاہیے فصل چوٹھی تدبیر اطفال کی اسوقت میں  
 جب سن صبا کو پہنچیں واجب ہو کہ تمامی توجہ دستی اخلاق میں لڑکوں کے صرف کی جائے تاکہ اخلاق درست ہوں اسطر جبر کہ لڑکے کی  
 حفاظت کی جائے کہ اسے غضب شدید یا خوف زائد یا غم اور فکر عارض نہ ہو ہر وقت اسی بات کا لحاظ رہے کہ اسکی خواہش دلی کس چیز کی ہو اور  
 کون چیز اسے اچھی معلوم ہوتی ہو وہی اسکو دینی چاہیے اور کون چیز نا پسند ہو وہ اسکے پاس نہ لیجانی چاہیے کہ اس تدبیر میں دو مقصود ہیں  
 ایک ذاتی ہو کہ سن طفولیت سے اسکا نشو و نما خوش اخلاق پر ہوتا ہو اور خوبی اخلاق بننے بلکہ لازم کے ہو جاتی ہو دوسری نفع  
 بدنی ہو جیسے کہ اخلاق ردی سے اقسام سوے مزاج کے پیدا ہونے میں اسی طرح اگر لڑکا خو گرفتہ اخلاق بدکا ہو جائے وہ سو مزاج جو  
 مناسب ان اخلاق کے ہو گویا داخل طبیعت ہو جائیگا طبیعت اخلاق ردی کے پس غضب کی وجہ سے سخوت اور گرمی مزاج میں پیدا ہوتی  
 ہو اور غم کی وجہ سے خشکی اور بلادیت یعنی کندی ذہن کی قوائے نفسانی کو ڈھیلا کر دیتی ہو اور مزاج کو اہل طرف لغت کے  
 کرتی ہو۔ تعدیل اخلاق اور درستی عادات سے نفس اور بدن دونوں کی حفظ صحت ہوتی ہو۔ جو وقت لڑکا خواب سے بیدار ہو  
 مناسب یہ ہو کہ اسے نہلا میں گرم پانی سے اسکے بعد اسے ایک گھنٹے تک کھیلنے دین بعد اسکے تھوڑا سا کھانا کھلائیں اور کھانے کے بعد پھر  
 اسے کھیلنے دیں جب خوب کھیل چکے پھر اسے آب گرم سے نہلائیں بعد اسکے پھر غذا دیں اور تا امکان بعد کھانے کے پانی نہ پلائیں تاکہ فاقہ قبل مضم  
 کے پیدا نہ ہو جب اس ترتیب سے اسپر چھ برس گزریں مکتب خانہ میں بخدمت معلم اور مودب کے بٹھائیں اور اس بارہ میں تدریج اور آہستگی







تاکہ تھے بلغمی ہو جائے اور صحت پائے۔ یا صمغ عربی اور کثیر اہلانہ رب السوس قند سفید کا سفوف بنا کر دودھ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا پلا میں  
 ازرا بخلمہ کبھی اطفال کو سوتے نفس عارض ہوتا ہو اسوقت دونوں کان کی جڑوں کو اور زبان کی جڑ کو روغن زیتون سے ملنا چاہیے اور دبا کر  
 تر کرانی چاہیے۔ اسی طرح روغن مذکور سے مالش کر کے اُسکی زبان اندر کو پہنچی جائے کہ وہ بھی نفع کرتی ہو۔ اور گرم پانی اُنکے منہ میں پکھانا چاہیے  
 اور لعوق تخم کتان اور عسل کا بنا کر استعمال کرنا چاہیے ازرا بخلمہ قلاع بھی لڑکوں کو بکثرت عارض ہوتا ہو اسواسطے کہ جھلی اُنکے منہ اور زبان  
 کی بہت نرم ہو کہ آہستہ چھوئے کی بھی متحمل نہیں ہو چہ جاکہ ماہیت لبن اُس جھلی میں جلا پیدا کرتی ہو یہ جلا اُنکو اذیت دیتی ہو اور موٹ قلاع  
 کی ہوتی ہو بدترین قلاع جو لڑکوں کو عارض ہو وہ ہو چکا رنگ مثل کوئلے کے سیاہ ہو کہ یہ اکثر قائل ہو جاتا ہو۔ اور اسلم اقسام قلاع  
 جسمین لڑکا جانبر ہوتا ہو وہ ہو جو سفید یا سُرخ رنگ ہو مناسب ہو کہ سبک دوا اور دویہ قلاع سے جو امراض جزوی میں مذکور ہیں استعمال  
 کیجائے۔ اکثر لڑکے کو پسپا ہوا بنفشہ تنہا خواہ گل سُرخ اور تھوڑی سی زعفران ملا کر دینا کافی ہوتا ہو اور کبھی تنہا خرنوب بنٹی۔ اور کبھی  
 عصارہ برگ کا ہو و برگ غلب الثعلب اور برگ خرفہ کافی ہوتا ہو۔ اگر قلاع زیادہ قوی ہو تو اصل السوس پیکر دینی چاہیے اور  
 اکثر مسوڑھوں کے درم اور قلاع کو مرہ کی اور بازو اور قشور کندر پیکر عسل میں ملا کر استعمال کریں۔ اور اکثر رب توت ترش اور رب انگور  
 قلاع اطفال میں کافی ہوتا ہو۔ اور کبھی دھونا مقام ماؤن کا شراب عسل یا ماء العسل سے اور اسکے بعد استعمال کسی شو محففت کا جو بھی  
 مذکور ہو چکا ہو استعمال کرنا نافع ہوتا ہو۔ پھر اگر اس سے قوی تر دوا کی ضرورت ہو چاہیے کہ عروق قشور رمان بخنے پوست اندرونی انار  
 اور گلنار اور ساق ہر ایک کیس ماشہ ماشہ ماشہ تخم ثبوت سب ماشہ پیکر بارچہ نیز کر کے چھڑکیں ازرا بخلمہ کبھی لڑکوں کے کان سے  
 رطوبت ہتی ہو اسلئے کہ اُنکے بدن خصوصاً دماغ میں رطوبت زیادہ ہو چاہیے کہ ایک کپڑا شند اور شراب ملا کر تر کوں جسمین تھوڑی سی پشکری  
 اور زعفران اور فطر و نملی ہو کان میں رکھیں اور پیشتر کپڑے کو فقط شراب محض یعنی از جبین تھوڑی سی زعفران شریک ہو بھلو کر کان میں  
 رکھنا کافی ہوتا ہو ازرا بخلمہ اکثر لڑکوں کے کان میں درد بھی خواہ رطوبی پیدا ہوتا ہو اسکا علاج رسوت معتز اور نمک طرزداد و سور اور مرہ کی  
 اور اندرائن کے برج اور اہل اسمین سے جسکو چاہیں تیل میں پکا کر کان میں چپکائیں ازرا بخلمہ لڑکوں کے دماغ میں درد گرم پیدا ہوتا ہو چکا نام  
 عطاش ہو کبھی اس درد آئندہ اور حلق تک پہنچا اور چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا ہو اسوقت واجب ہو کہ تدبیر اور تربط بلغم کی پوست کو  
 اور خیار سے کریں یا لکویا عصارہ برگ خرفہ سے علاج کریں اور دھون گل تھوڑا سا سرکہ میں ملا کر اور زردی بیضہ کی ہمراہ روغن گل کے بھی  
 نافع ہو۔ ان دواؤں میں سے بدل بدل کر ہمیشہ استعمال کرتے رہیں ازرا بخلمہ لڑکے کے سر میں کبھی پانی بھر جاتا ہو اسکو ہننے امراض میں  
 کتاب سوم میں بیان کیا ہو ازرا بخلمہ کبھی اُنکے سر کی پھول جاتی ہیں اسبہر افیون و دھوا کر طلا کرنا چاہیے بعد اُنکے طبع یا بونہ اوکب باد صغ  
 سے دھونا چاہیے ازرا بخلمہ کبھی بہت زیادہ رونے کے حد قہ چشم لڑکوں کے سفید ہو جاتے ہیں اسکا علاج عصارہ برگ غلب الثعلب کیا جاتا ہو  
 ازرا بخلمہ سلاق یعنی ملکون کا موٹا ہو کر سُرخ ہو جانا اور موٹا ہونا بخت روئیکہ پیدا ہوتا ہو اسکا بھی علاج برگ غلب الثعلب سے کریں ازرا بخلمہ  
 حمیات لڑکوں کو عارض ہوتے ہیں اُنکے حمیات کی عمدہ تدبیر یہ ہو کہ علاج مرضہ کا کیا جائے اور وضع کو آب انار ہلہ خمیں او شہد کے پلا جائے  
 یا عصارہ خیار قدسے کا فور اور شکر ملا کر دینا چاہیے بعد اُنکے کالنے کی تدبیر کریں اسطرح پر کہ عصارہ قصب یعنی مکثہ کو چوڑ کر سر اور پاؤں پر لگائیں اور  
 کچھ اڑھادیں کر اس ذریعہ سے قرین لڑکوں کی ہو جاتی ہو ازرا بخلمہ کبھی بہت میں لڑکوں کے سچ ہوتا ہو پس نشیتے ہیں اور روتے ہیں چاہیے کہ اُنکے پیٹ کی  
 انکسید آب گرم اور بہت سا روغن گرم اسمین تھوڑا موم ملا کر کریں ازرا بخلمہ کبھی اُنکو عطاس یعنی چیٹک متواتر آتی ہو اگر یہ مرض بخت درم



بدن میں اشتعال خون ہو قصد یا حجامت کرائی جائے۔ اور اگر امتلا کسی اور خلط کی معلوم ہو خاص اسی خلط کا استفراغ کرانا چاہیے یا حاجت جس طبیعت کی خواہ اطلاق طبیعت کی یا منع صعود بخار کی بطرف سر کے یا اصلاح اعضائے تنفس کی یا تبدیل کسی اور سور مزاج کی ہو یا کسی چیزوں سے علاج کیا جائے جو مناسب اور موافق اسی سور مزاج کے ہوں۔ پھر اگر معالجہ اسکا بذریعہ اسہال کے ہو یا اسہال خود بخود عارض ہو یا علاج بذریعہ تڑکے کیا جاوے یا خود بخود تڑکے ہو مگر قوی ہو پس مناسب یہ ہو کہ اس دن کوئی اور عورت دودھ پلائے۔ اب ہم امر من جبروی لڑکوں کے جو اکثر عارض ہوتے ہیں بیان کرتے ہیں ازاں جملہ وہ اذرام ہیں جو مسوڑھوں میں بروقت نکلنے دانتوں کے پیدا ہوتے ہیں۔ یا وہ اذرام ہیں جو دانتوں میں بجانب کھنٹین پیدا ہوتے ہیں اور تشنج انہیں اوتار میں بروقت نکلنے دانتوں کے پیدا ہونا جو وقت یہ درم خواہ تشنج عارض ہو چاہیے کہ انگلی سے اس مقام کو دبائیں بہت نرمی کے ساتھ اور جو روغن دانت کے اگنے کے مقام میں مذکور ہو چکے ہیں انگلی بالمش کو ہن اور شہد کو روغن بابونہ خواہ ہمراہ غلک البطم کے ملیں اور سر پر نظور پانی کا حسین بابونہ اور شہد جوش دیا گیا ہو کر بن۔ ازاں جملہ لڑکوں کو دست بروقت نکلنے دانتوں کے بکثرت آتے ہیں بعضوں کا یہ گمان ہو کہ سبب اس اسہال کا یہ ہوتا ہو کہ لڑکا ایک غلغلہ شور مچی مسوڑھوں سے ہمراہ دودھ کے چوستا ہو اسی وجہ سے اسہال عارض ہوتا ہو۔ اور چاہیے کہ سبب اسہال کا یہ ہو بلکہ چونکہ طبیعت پیدا کرنے میں ایک مادہ کے زیادہ مصروف ہوتی ہو اس وجہ سے ہضم غذا کا بخوبی نہیں کرتی اور کبھی چونکہ در مسوڑھوں میں عارض ہوتا ہو یہ بھی ایک سبب ہضمی کا ابدان ضعیفہ میں ہو سکتا ہو۔ اسہال لڑکوں کا اگر کم ہو اسکے علاج کی طرف مشغول ہونا چاہیے اور اگر افراط کا خوف ہو اسکا تدارک اس طرح پر کریں کہ زیرہ اور گل سرخ کو سرکہ میں بھگو کر سیٹ کو سنیکسین یا باجرہ جو تھوڑے سے سرکہ میں پکا یا جاوے اس سے تمکید کریں اگر اس سے فائدہ نہ واقع (یعنی سعدہ بچہ حیوانات جسکو ہندی میں چستہ کہتے ہیں) بھڑک کا ایک دانگ سرد پانی میں ملا کر ملائیں اور بروقت اسہال کے اس بات کی احتیاط رکھیں کہ دودھ اسکے معدے میں پچھنے نہ پائے وہ احتیاط اس طرح پر ہو سکتی ہو کہ دودھ کے قائم مقام کوئی اور غذا تجویز کریں جیسے نرم میوہ نیمبرشت اور لب انجری یعنی گودا روٹی کا پانی میں پکا کر یا ستوپانی میں ملا کر کھلائیں ازاں جملہ لڑکوں کو قبض شکم عارض ہوتا ہو اس عارضہ سے نجات انکو بذریعہ لٹیک موش کے یا اسے شہد میں ملا کر شیاٹ طیار کریں ہوتی ہو خواہ یہ دونوں خبر و اور فوہج اور اصل السوس آسمانگوئی کنبسہ یا حلا کر شیاٹ کریں یا تھوڑا سا شہد بچہ برابر چنے کے غلک البطم کھلائیں اور نرم نرم روغن زیتون کی مالش کریں اور اسکی ناف پر تلخہ گاؤ اور بخور مریم ملا کر لگائیں ازاں جملہ لڑکوں کے مسوڑھوں میں لمنع شدید پیدا ہوتی ہو پس روغن اور بوم اور چربی اور نمکین گوشت ستر ہوا ان چیزوں کی تمکید نفع کرتی ہو ازاں جملہ لڑکوں کو تشنج عارض ہوتا ہو اکثر سبب اس تشنج کا فساد ہضم یا وجود شدت صحت عصب کے ہوتا ہو خصوصاً جو لڑکا موٹا تازہ ہو اور بدن میں اسکے رطوبت زیادہ ہو اسکا علاج روغن ایرسا اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن خیرمی یعنی شب بوسے کیا جاتا ہو ازاں جملہ اکثر لڑکوں کو کزرا عارض ہوتا ہو اسکا علاج قنار الحار کو پانہن جوش دیکر یا بذریعہ روغن بنفشہ مع روغن قنار الحار کے کیا جاتا ہو اگر اسکا احتمال ہو کہ جو تشنج اسکو عارض ہوا ہو بعد حیات اور اسہال سخت کے اور تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا ہو تو اسکے مفاصل کو تنہا فطر روغن بنفشہ میں ڈبو دینا چاہیے خواہ روغن بنفشہ میں بوم صاف کیا ہوا ملا دیں اور انکے دماغ پر روغن زیتون اور روغن بنفشہ وغیرہ بہت سی چپکائیں۔ اسی طرح اگر انکو کزرا یا بس عارض ہو ازاں جملہ انکو کھانسی اور زکام عارض ہوتا ہو اسکے علاج میں ہم بخویز کرتے ہیں کہ بہت سا گرم پانی اسکے سر پر ڈالا جائے اور زبان پر اسکے شہد ملا جائے بعد اسکے سچ زبان انگلی سے دبائیں



بلکہ آہستہ آہستہ ہلانا چاہیے۔ دودھ پینے سے پہلے رونا لڑکے کا اچھا ہو اور مفید ہو۔ مدت طبعی دودھ ہلانے کی دو برس ہو۔ اگر لڑکے کی خواہش اس دو برس کے اندر کسی اور چیز کے کھانے کی ہو رفتہ رفتہ دینا چاہیے اور اس بارہ میں اسپر تشدد نہ کرنا چاہیے بھر جب اس کے دانت نکلنے شروع ہوں فنانے قوی کی طرف آہستہ آہستہ لانا چاہیے مگر کوئی سخت چیز جکا چینا دشوار ہونے لگتی چاہیے۔ سب سے پہلے یہی بہتر ہو کہ نرم ٹکڑا روٹی کا مرنعہ چاکر لڑکے کو کھلائے بعد اسکے پانی یا شہد یا شراب یا دودھ میں بھگو کر دینا چاہیے اور بعد اسکے ٹھوڑا سا پانی پلانا چاہیے اور اکثر اوقات پانی میں شراب ملا کر دینی چاہیے اور درمیان اسکے اور کھانے کے اتنا ٹھوڑا فاصلہ بھی نہ ہونے پائے کہ اس کا معدہ ممتلی ہو جائے پھر اگر لڑکے کو رحمت امتلا سے طعام کی اور نفع مشکم اور بیاض بول عارض ہو ہر چیز کے کھانے سے اس کو باز رکھیں۔ بہتر نسبت غذا دینے لڑکے کے یہی ہو کہ پہلے ترنج یعنی مالش دہن وغیرہ کی کر لیں اور نہلا لیں اسکے بعد غذا دیں۔ جب دودھ چھوٹنے کا زمانہ آئے اور دودھ چھوٹ جائے بہتر ہو کہ اس کو از قس حریہ اور سبک گوشت کا خوگر کریں۔ اور دودھ چھوڑنا لڑکے کا یکبارگی مناسب نہیں ہو۔ بلکہ آہستہ آہستہ چھوڑنا چاہیے اور آٹے اور شکر کی لانی اور گول کھجوریں پکا کر چوسانا چاہیے۔ اگر دودھ چھوڑنے میں بہت چٹلے اور تنگی کرے اور کسی طرح نہ چھوڑے چاہیے ایک ایلا اور خذ ایک دھم پیکر پٹان پر طلا کریں دودھ چھوٹ جائیگا۔ خلا یہ کہ تدبیر اطفال کی بنظر مناسب مزاج کے بذریعہ ترطبیب کرنا چاہیے ایلے کہ ترطبیب مناسب مزاج کے ہو اور غذاء اور نمومین اس کی حاجت ہو اور ریاضت معتدل جسکے اعتدال میں زیادتی ہو لڑکوں کے واسطے درکار ہو اور یہ ریاضت گویا امر طبعی انکے واسطے ہو اور طبیعت اس کی متقاضی ہو ایلے کہ دفع فضول بوجہ ریاضت کے بخوبی ہوتا ہو۔ جو وقت لڑکے سن طفولیت سے تجا ذکر کے سن صبی تک پہنچیں اور سیدھے کھڑے ہونے لگیں اور حرکت انکے ہاتھ پاؤں میں پیدا ہو مناسب نہیں ہو کہ حرکت سخت درشت کا انھیں تحمل کرایا جائے اور یہ بھی جائز نہیں ہو کہ چلنے پھرنے اور بیٹھنے کو تحمل اس کو قبل ظاہر ہونے اس کی خواہش طبعی کے کرایا جائے اگر بدون خواہش طبعی کے اسے نشست و برخاست کی تکلیف دی جائیگی اس کی ہڈیوں اور پشت میں آفت پہنچے گی پس واجب یہ ہو کہ پہلے پہل جب وہ بیٹھنے لگے اور زمین پر اپنے بدن کا زور ڈالے ایک ٹکڑا چمڑے کا چکنا بچھائیں اور اسپر اس کو پھیلنے دیں تاکہ زمین کی خشونت سے اس کی جلد کو گرنے نہ پہنچے۔ اور اسکے سامنے سے لکڑی اور چھری وغیرہ جو بدن میں گزرتی یا جھتی یا کاٹ ڈالتی ہو ہٹا دیں۔ اور اونچی جگہ سے اس کو پھیلنے نہ دیں جب دانت اسکے چھوٹ کر برآمد ہوں مناسب ہو کہ کوئی چیز سخت چبانے نہ پائے ورنہ بوجہ چبانے کے جس مادے سے دانت پیدا ہوتے ہیں وہ بھی فنا ہو جائیگا اس وقت مناسب ہو کہ خرگوش کا بھیجا اور مرغ کی جربی اٹھ مقام پر ملین جو بوجہ او بھرنے دانت کے پھول گیا ہوا اُس دوا سے باسانی چھوٹ کر نکل آئیگا اور جب بخوبی دانت او برائے سر اور گردن میں لڑکے کے زیت مغسول گرم پانی میں ملا کر ملین اور ٹھوڑا سا روغن زیت کانوں میں ٹپکائیں جب یہ دانت اس قدر طاقت دار ہو جائیں کہ اُن کے کاٹ سکے اس وقت لڑکا اپنی انگلی کو منہ میں لیجا کر کاٹنے لگتا ہو اس وقت واجب ہو کہ ایک ٹکڑا ملمی کا جوا بھی خشک نمونی ہو اس کو دیا جائے کہ دانتوں سے کاٹے اور یہ دوا بہت نافع ہو اور آئندہ قروح اور اد جاع مسوڑے کے واسطے سد باب کرتا ہو۔ اس طرح یہ بھی ضرور ہو کہ اسکے منہ میں شہد و نمک کی مالش کریں تاکہ مسوڑوں کا درد پیدا نہ ہو جائے۔ پھر جو وقت یہ دانت مضبوط ہو جائیں اور تال و کمال برآمد ہوں ٹھوڑا سا رب السوس خواہ اصل السوس جو بہت سخت نمو اسکے منہ میں رکھنا چاہیے اور گردن میں بوقت نکلنے دانتوں کے زیت شیریں خواہ اور کوئی میٹھا تیل ملنا چاہیے۔ اور جب لڑکا شروع کرے ہمیشہ دانتوں کی جردن میں مالش کرنی چاہیے فصل تیسری بیانیں معالجہ اُن امراض کے جو لڑکوں کو عارض ہوتے ہیں جن کو ان کے علاج میں مقدم تدبیر حفظ صحت مرضہ کی ہوتا انیکہ اگر نطفون ہو کہ مرضہ کے



اسکی غذا حیرہ جو کہ جو اور سبوس گندم اور جوہ مناسب سے طیار کرتے ہیں مقرر کریں۔ اور واجب ہو کہ اسکے حریرے اور غذا میں بیج رازیانہ اور تخم اسکا اور تخم شبت اور کلونجی وغیرہ شریک کریں یہ بھی کہتے ہیں کہ پستان برہوش یعنی بھڑا اور مرغینے بکری کا کھانا بھیت اسکے کہ آئینہ و دھو رہتا ہو دودھ کے زیادہ کرنے میں نافع ہو اسلئے کہ آئینہ مشاکلت اور مشابہت ہو دودھ سے اور باخاصیت بھی اثر ہو۔ تجربہ میں آیا ہو کہ ایک رسم افہ یعنی دیک یا خا طین خشک کر کے آتش جو میں چند روز متواتر کھلائیں البتہ نہایت سودمند ہو۔ اسی طرح سلا فہ یعنی فشرہ نکلیں مچھلی کے سر کا سونے کے پانی میں ملا کر پلائیں۔ مچھلی ان چیزوں کے جسے دودھ میں افزائش ہوتی ہو کہ ایک اذقیہ روغن گاؤ لیکر اسپر تھوری سی شراب خالص ڈال کر پلائیں۔ یا آرد و گندھ شراب میں ملا کر صاف کر کے پلائیں اور پستان پر نفل نار دین مع روغن زیتون و شیر مادہ خر سے ضما کریں یا ایک اذقیہ بھونا ہوا بیگن جھکا اوتار کر شراب میں جھانک کر پلائیں۔ یا سبوس گندم اور مولی شراب میں جوش دیکر پلائیں۔ ایک اور قوی دوا یہ ہوشبث تین اذقیہ تخم حندقوتی یعنی گدہ پر نیا تخم گندنا ہر واحد ایک اذقیہ اور رطبہ یعنی حندقوتی بری اور رطبہ یعنی تیتھی ہر واحد دو اذقیہ سکوعصارہ رازیانہ اور شہد اور سکے میں ملا کر قدرے کھلائیں۔ اگر دودھ بھت کثرت کے ایذا دیتا ہو اور فاسد ہو جاتا ہو بھت احتقان اور کثافت کے فکالم کرنے سے کم ہو جاتا ہو۔ اور ایسی چیزوں کے کھانے سے خنین غذا ثبت کم ہو۔ اور سینے اور پستان پر زیرہ اور سرکہ میکہ ضما د لگانے سے کم ہو جاتا ہو۔ باطین خسار اور سرکہ یا مسور جو سرکہ میں ملائی جائے اور اسکا ضما د کیا جائے اور شور پانی بعد ضما د لگانے کے پیا جائے جب بھی دودھ کم ہو جائیگا اسطرح پودینا کثرت استعمال کرنا۔ اور بکثرت مالش دینا پستان کا دودھ کو زیادہ کرتا ہو جس دودھ میں بوسے بد آتی ہو شراب بے کانی کے پینے سے اور معطر غذاؤں کے کھانے سے علاج کرنا چاہیے۔ مرضعہ کے مدت وضع حمل کی یہ شرط ہو کہ تھوڑے دن اسکو وضع حمل سے گذرے ہوں مگر بہت کم بھی ہوں بلکہ ڈیڑھ یا دو مہینے گذرے ہوں۔ اور لڑکا پیدا ہوا ہونہ لڑکی اور پوری مدت طبعی یعنی تو مہینے پر لڑکا پیدا ہوا ہو اور اسقاط ہوا ہو اور اس عورت کو عادت اسقاط کی ہو۔ یہ بھی ضرور ہو کہ مرضعہ کو ریاضت معتدل کرائی جائے اور کیوس جلد بٹنے والی غذا کھلائی جائے۔ اور زمانہ رضاع میں اسکے ساتھ جاع کیا جائے کہ اس سے خون جن میں حرکت پیدا ہوتی ہو اور دودھ کی بوم کم ہو جاتی ہو اور بگڑ جاتا ہو بلکہ اکثر پیٹ سے رہ جاتی ہو آئینہ دونوں لڑکوں کا ضرر ہوتا ہو دودھ پینے والے کو دودھ کم ملتا ہو اور جن میں کو پوری غذا نہیں ملتی ہو ہمیشہ بروقت دودھ پلانے کے خصوصاً پہلی مرتبہ واجب ہو کہ تھوڑا سا دودھ دو بھر چھینکے بن اور پستان کے منہ کو دبا کر دودھ سے بھر کر لڑکے کے منہ میں دینا چاہیے تاکہ چوسنے میں اسکو وقت ایسی نہ پڑے کہ آلات خلق اور مری میں الم ہو بچے اور اپنے کام سے سکا رہو جائیں اور ضعف پیدا ہو جائے۔ اور یہ بھی لازم ہو کہ ہمیشہ بروقت دودھ پلانے کے تھوڑا سا شہد چٹا یا کوئین کر بہت نافع ہو اور شہد میں اگر تھوڑی سی شراب ملا دیں بہت بہتر ہو۔ بہت سا دودھ ایک مرتبہ پلانا مناسب نہیں ہو بلکہ صواب یہ ہو کہ تھوڑا تھوڑا چند مرتبہ کر کے پلائیں پھر اگر ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کر دودھ پلایا جائے بیشتر تند اور نفخہ اور کثرت ریا ح اور بیاض بول عارض ہو جاتا ہو اگر یہ عوارض پیدا ہو جائیں پھر اسکو دودھ نہ دینا چاہیے اور بہت دیر تک بھوکھا رکھیں اور سلانے میں اہتمام کو بن یہاں تک کہ ہضم ہو جائے۔ اکثر اولی ایام دلاوت میں تین مرتبہ سے زیادہ دودھ پلانا نہ چاہیے۔ اور انھیں دفون میں سوائے مان کے اگر کوئی مرضعہ دودھ پلائے بہتر ہو گا جیسا ہم اوپر کہ چکے۔ اسی طرح اگر دائی کے فراج میں کوئی فساد برپا ہو یا کوئی مرض ایذا خواہ اسہال کثیر یا احتباس مواد عارض ہو تو مناسب یہ ہو کہ دوسری سے دودھ پلوائیں جب تک اسکا فراج درست ہو جائے۔ اسی طرح اگر بنظر ضرورت کہ مرضعہ کو کسی دوا کے پلانے کی حاجت ہو کہ اسکے واسطے ایک کیفیت خاص ضرورت غالب ہو انوقت بھی اس سے دودھ نہ پلوائیں۔ اگر دودھ پینے کے بعد لڑکا سو جائے تو بہت روز روز گوارے کو نہ پلائیں کہ اس جہت سے معدے میں دودھ مل جاتا ہو



مجنون عورت سے دودھ پلانے کو منع فرمایا ہو۔ ایک یہ بھی حکمت اس حکم کی جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے عسلادہ بدخلق ہو جانے لڑکے کے سمجھ میں آتی ہو کہ مجنون عورت کو بے التفاتی لڑکے کی پرورش میں اور کی اسکی مدارات میں ہوتی ہو اس سے وہ بخوبی متاثر نہیں ہوتا ہو۔ ہیبت پستان میں یہ شرط ہو کہ دونوں سمٹے ہوئے اور بڑے بڑے ہوں اور بوجہ بڑے ہونے کے ٹٹکے نہ ہوں۔ اور یہ بھی اچھا نہیں ہو کہ بہت بڑے ہوں سختی اور نرمی میں معتدل ہونا بہت ضرور ہو۔ دودھ کی شرط یہ ہو کہ قوام اور مقدار اسکی معتدل ہو اور رنگ مائل بسفیدی تیرہ اور سنہرے اور سرد اور سرخ نہ ہو خوشبو اچھی ہو اور اس میں بوئے ترش اور عفن نہ آئے مرہ شیرین ہو اور ترشی اور تلخی نہ ہو اور مقدار میں بہت ہو اور اجزا اسکے تشابہ ہوں۔ پھر اس وقت بہت رقیق اور سیال یا بہت غلیظ مثل پیپر کے ہو اور نہ اس کے اجزاء رقت اور غلظت میں مختلف ہوں اور کھٹ اسپر بہت سارے آئے۔ کبھی اسکے قوام کا تجربہ ناخن پر ٹپکا کر کیا جاتا ہو اگر بہ جائے رقیق ہو اور اگر ناخن کی طرف جھکتا ہوا ٹپکا جائے وہ غلیظ ہو۔ اسی طرح شیشہ میں بھر کر تجربہ کرتے ہیں اس میں کب قدر مریغے بول ڈال کر انگلی سے ہلاتے ہیں کہ اس ذریعہ سے مقدار اسکی جنیت اور باییت کی دریافت ہوتی ہو اسیلئے کہ اچھا دودھ وہی ہو جس میں جنیت اور باییت برابر ہو۔ اگر باطن پر ایسے دودھ پلانے کی حاجت پڑے جس میں یہ اوصاف نہ ہوں اس وقت پلانے کی تدبیر اور علاج مرضعہ سے اس دودھ کی اصلاح کرینگے۔ پلانے کی تدبیر مصلح یہ ہو کہ غلیظ دودھ جو کر یہ الراکھ ہو اسکو دودھ کر ہو اس میں رکھ دین کہ رقیق ہو جائے اور بوسے بزنکھ جائے۔ اور جس میں حرارت زیادہ ہو اسکو نہار منہ پلانا مطلقاً جائز نہیں ہو۔ اور علاج مرضعہ کا یہ ہو کہ اگر اسکا دودھ گاڑھا ہو سکھین بزدوری جو شانہ ملطقات کے ساتھ مثل فودج اور زوقا اور حاشا اور صقر جیلی وغیرہ کے پلائی جائے۔ اور خورش اسکی ماہی طرح وغیرہ سے مقرر کیجائے اور کسی قدر مولی بھی اس کی غذا میں داخل رہے اور سکھین میں گرم پانی ملا کر دایہ کو تو کر اس میں اور معتدل ریاضت کا اسے خوگر کریں۔ اور اگر مزاج دایہ کا گرم ہو سکھین ہمراہ شراب رقیق کے پلائیں الگ الگ خواہ دونوں ملا کر۔ اور اگر دودھ اسکا رقیق ہو اچھی غذا سے آسودہ حالی اس کی کیجائے اور ریاضت سے منع کریں اور جو چیزیں خون غلیظ پیدا کرتی ہیں غذا میں تجویز کیجائیں۔ اگر تپ وغیرہ کوئی مانع نہ ہو شراب شیرین یا دوشاب انگور کا استعمال کرتے رہیں۔ اور زیادہ سونے کا خوگر کریں۔ اور اگر دودھ اسکا رقیق اور کر یہ الراکھ ہو کھانا اس کا خوشبودار چیزوں سے (جیسے دارچینی زعفران فرنفل وغیرہ) معطر کریں اور اگر دودھ کم ہو اسکے سبب کو سوچیں اور دریافت کریں کہ دودھ میں کمی بسبب سوء مزاج تمام بدن کے ہو یا فقط پستان کے سوء مزاج سے دودھ میں کمی ہوئی ہو۔ اور اسکی شناخت ان علامات سے جو اوپر تحریر ہو چکے ہو سکتی ہو۔ اور لمس پستان سے بھی دریافت ہو سکتا ہو اگر دلیل سے پیدا ہو کہ اسکے پستان میں حرارت ہو یا مزاج میں آتش جو اور پالک وغیرہ سے غذا مقرر کریں۔ اور اگر بروقت مزاج کی ثابت ہو یا سدہ یا ضعف قوت جاذبہ کا دریافت ہو غذا سے لطیف مائل بحرارت زیادہ کیجائے۔ اور نیچے پستان کے سنگیان لگائیں مگر بہت سخت نہ ہوں اور ایسی ہی صورت میں گاجر کے بیج اور خود گاجر منفعت عظیم پیدا کرتی ہو۔ اگر دودھ کی کمی کا سبب کمی غذا سے مرضعہ ہو

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



میں روغن زیتون شیرین چکائیں کہ وہ آئندہ اور طبقات جسم کو اور ہر عضو کو چرک وغیرہ سے دھو ڈالتا ہو فصل دوسری رضاع اور نقل کے بیان میں لڑکے کو دودھ پلانا اور اسکو غذا دینے کی کیفیت یہ ہو کہ جب تک ممکن ہو لڑکے کو اسکی ماں کا دودھ پلائیں اسلئے کہ ماں کا دودھ لڑکے کی اس غذا سے بہت مناسب ہو جو قبل ولادت کے رحم میں اسکو پہنچتی تھی یعنی خون حیض کا گرمی خون دودھ کی طرف تسخیل ہوا اور لڑکا اسکے ہضم کی قابلیت زیادہ رکھتا ہو اور اس سے مالوت ہو تا ایک تجربہ عینی ثابت ہوا ہو کہ لڑکے کے منہ میں اسکی ماں کا سر پستان دے دینا بہت مفید ہو کہ جو چیز اسکو اذیت دے رہی ہو دفع ہو جاتی ہو۔ اور دن بھر میں دو یا تین مرتبہ زیادہ دودھ پلانا چاہیے۔ اور ابتداء ولادت میں بکثرت ارضاع مختلف عورتوں سے نکرائیں اگرچہ بات اچھی ہو کہ لڑکا اپنی ماں کا دودھ پہلے نہ پیے جب تک کہ اسکا دودھ معتدل نہ ہو جائے اور بہتر یہ ہو کہ پہلے ٹھوڑا شیر چٹائیں بعد اس کے دودھ پلائیں یہ بھی ضرور ہو کہ جس عورت کا دودھ لڑکا پیے صبح کے وقت دو یا تین مرتبہ اُسے دودھ ڈالیں بعد اسکے سر پستان لڑکے کے منہ میں دین خصوصاً اگر دودھ میں کوئی معیب ہو۔ اور جو دودھ خراب یا تیز ہو بہتر یہی ہو کہ اسے نہ پلائیں جسوقت کہ ناراض ہو اور با اینہم واجب ہو کہ لڑکے کے واسطے دو چیزوں کا التزام کریں جو نافع ہیں اور اسکے مزاج کو تقویت دیتی ہیں۔ ایک تو لڑکے کو آہستہ آہستہ پلانا۔ اور دوسرے ہلاتے وقت کچھ گانا برطبق موسیقی کے یا ایسی خوش آوازی سے جو لڑکے کے ہلانے کے واسطے مخصوص ہو لیکن پلانا اور گانا اسی قدر ہو کہ جسکی لڑکے کو قابلیت ہو اور اسکی واقفیت آمادگی ریاضت اور موسیقی پر رفتہ رفتہ بڑھے ہلانے سے ریاضت بدنی اور موسیقی سے ریاضت نفسانی پر آمادگی بڑھتی ہو۔ اگر ان کے دودھ پلانے سے کوئی مانع پیدا ہو مثلاً وہ ضعیف ہو یا دودھ میں فساد ہو یا اہل باحراق ہو مناسب ہو کہ اسکے واسطے مرضہ بنے دودھ پلانے والی کی تلاش کریں مگر مرضہ ان شرائط کے ساتھ ہو چکا ہم آگے ذکر کریں گے۔ بعض شروط بنظر سن و سال مرضہ کے ہیں اور بعض بنظر سحرہ اور بعض بنظر اخلاق کے اور بعض بنظر ہیئت پستان کے اور بعض بنظر کیفیت دودھ کے اور بعض بنظر اس امر کے کہ یہ دودھ کتنے دنوں کا ہو۔ اور بعض شروط بنظر جنس مولود و مرضہ کے پسراور دختر کی راہ سے معتبر ہوتے ہیں حیثیت سب شروط کسی مرضہ میں پائے جائیں ضرور ہو کہ اُسکی غذا کا اچھا اہتمام کیا جائے یعنی گھیوں اور خندروس یعنی رومی مہون اور گوشت حلال یعنی گوسفند کیالہ سے مقرر کیا جائے۔ یا گوشت جدا یعنی بھیرا اور وہ مچھلی جسکے گوشت میں بوسے باور سختی نہ ہو۔ اور کا ہو بھی اسکے واسطے اچھی غذا ہو۔ اور نوا کہ سے سیب اور سر اور انا شیرین اور انگور اور انجیر اور بادام اور ہندک اسکو کھلانا چاہیے۔ بدترین بقول واسطے دانی کے جو جیر یعنی لٹ جیرہ اور رائی اور جنگلی تلسی کہ یہ چیزیں دودھ کو بگاڑ دیتی ہیں اور پودینہ میں بھی کسی قدر قوت ہو کہ دودھ کو بوجہ تجفیف کے خراب کر دیتا ہو۔ شروط مرضہ کے یہ ہیں سن میں پچیس سے تیس برس تک ہو اسواسطے کہ یہی سن شباب اور سن صحت اور کمال کا ہو۔ سحرہ اور ترکیب جسم کی شرط یہ ہو کہ خوش رنگ اور قوی گردن کشادہ سینہ اور عضل چوڑے اور گوشت سخت اور لاغری اور فرہی میں متوسط اور بدن میں گوشت زیادہ اور چربی کم ہو۔ اخلاق کی شرط یہ ہو کہ پسندیدہ اور اچھے ہوں آثار نفسانی جو بڑے مثل غضب و غم و حسد میں سے انکا اثر اُسپر دیر میں ہو۔ علیٰ ہذا القیاس اور اخلاق بد سے بری ہو اسلئے کہ اخلاق بد مزاج کو فاسد کر دیتے ہیں بیشتر اُسکی تاثیر بذریعہ دودھ کے لڑکے میں پہنچتی ہو اسی واسطے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے



خلج کریں ہننے اسکے بدن کو سخت کرنا اس واسطے تجویز کیا ہو کہ ابتداء ولادت میں لڑکا ہر ایک چیز سے جو اسکے بدن سے ملتی ہو ازیت پاتا ہو خواہ وہ چیز گرمی پیدا کرے یا سردی اسلئے کہ جلد اسکی رقیق اور گرم ہوتی ہو پس ہر ایک چیز بہ نسبت اسکے بدن کے سرد اور سخت اور خشک ہو۔ اگر ضرورت ہو تو مکرر تلج کریں گے اور ضرورت یہ ہو کہ اسکے بدن میں میل اور رطوبت زیادہ ہو بعد تلج کے نیلگرم پانی سے اسکو نہلائیں اور اسکے دونوں نتھنے ہمیشہ اُن انگلیوں سے جنکے ناخن ترشے ہوئے ہوں پاک کرتے رہیں اور آنکھوں میں روغن زیتون ٹپکائیں اور اسکے مقام براز کو انگشت خنفر سے دبائیں تاکہ انیکہ کھل جائے اور ہر قسم کی ہر دوت سے اسکی حفاظت کریں جب اسکی ناف گر جائے یہ اکثر بعد تین یا چار دن کے واقع ہوتا ہو۔ تدبیر صائب یہ ہو کہ آبِ فاکستر صحت یا فاکستر عروق یعنی پے پاشنہ گو سالہ یا فاکستر قلعی اس میں سے جسکو چاہیں شراب میں ملا کر چھڑکیں۔ اور جبوقت ہم چاہیں کہ اسکے دست بند اور پا پند کو گوارے میں باندھیں پس ضرور ہو کہ قابلہ شروع کرے کہ اسکے اعضا کو بہ نرمی دبائے تاکہ جو عضو قابل چوڑے ہونے کے ہو چوڑا ہو جائے اور جسے باریک ہونا ہو باریک ہو جائے اور ہر عضو اپنی عمدہ شکل پر آجائے۔ یہ سب افعال نہایت نازکی سے کرنے چاہئیں کہ قابلہ انگلی کے سروں سے اسکو چھوئے اور نرم نرم دبائے اور چند روز متواتر ایسے ہی افعال کی مداومت کرے۔ اور دونوں آنکھیں مولود کی پارچہ لٹھی وغیرہ سے پاک کرتے رہیں اور اسکے مثانہ کو دبایا کرے تاکہ اخراج بول کا باسانی ہو بعد اسکے دونوں ہاتھ نہا لچ وغیرہ پھیل کر دونوں کلائیوں کو دونوں زانوؤں سے ملا دے اور عامہ سر میں باندھے یا ٹوپی قبہ دار اڑھا دے اور ایسے مکان میں جسکی ہو معتدل ہو سلائے اور وہ مکان سرد نہ ہونے پائے۔ اور یہ بھی ضرور ہو کہ وہ مکان سایہ دار اور خوب تار یک ہو کہ اس میں کسی قسم کی شاع کا گذر نہ ہو۔ اور اسکا سر فرش خواب میں تمام بدن سے اونچا رہے اور اسکی گردن یا اطراف اور پشت کسی طرف بچھونے پر جھکنے نہ پائیں ایسے کہ ترچھے ہو جائیں۔ اور معتدل پانی سے فصل گرا میں اور مائل بحرارت پانی سے بشرطیکہ تیز نہ ہو جاڑوں میں اسکو نہلائیں۔ عمدہ وقت اسکے نہانے کا یہی ہو کہ جب دیر تک سو کر اٹھے۔ اور ایک دن میں دو تین مرتبہ بھی نہلانا جائز ہو جس قدر میل اور پسینے کی کمی اور بشتی ہو۔ اور مناسب ہو کہ پانی رفتہ رفتہ شیر گرم کیا جائے اگر فصل گرمی کی ہو۔ اور جاڑوں میں اعتدال حرارت پانی کا ملحوظ رہے اور اسی قدر نہلائیں کہ بدن اسکا گرم اور سرخ ہو جائے خصوصاً جاڑوں میں بعد اسکے حمام سے اس کو باہر نکالیں اور اسکا بخوبی لحاظ رکھیں کہ پانی اسکے کان کے پردے تک نہ پہنچنے پائے اور بروقت نہلانے کے واجب ہو کہ مولود کو اس طرح پر لیں کہ اسکا داہنا ہاتھ قابلہ کی بائیں کلائی پر رکھا ہو اور مولود سینہ کے بھل لیٹا ہو اور پشت اسکی اوپر کی جانب ہو تاکہ زور قابلہ کے ہاتھ کا اور بوجھ اسکے جسم کا سینہ پر پڑے اور پشت پر نہ پڑے اور اس بات میں کوشش کی جائے کہ بروقت نہلانے کے اسکی دونوں ہتھیلیاں پشت سے اور دونوں قدم سر سے بہ نرمی و آسانی ملائیں بعد اسکے نرم کپڑے سے پانی کی رطوبت پاک کر لیں مگر پاک کرنے میں بھی نرمی کا لحاظ رہے پھر اسکو پیٹ کے بھل لٹائیں اسکے بعد میٹھ کے بھل اور ہمیشہ بروقت حیات اور بٹ لٹانے کے بدن پوچھتے جائیں اور بدن کو دباتے جائیں بعد اسکے اعضا کی شکل درست کرتے جائیں اور اسکے بعد الٹ دیں اور ایک کپڑے سے باندھیں اور اسکی ناف



بہت سے آدمی کہتے ہیں کہ اجل طبعی یہی ہے کہ قبل از وقت طبعی بخت فنا سے حرارت غریزی کے پیدا ہو جائے اسباب غار جی سے اور  
اجل عرضی اور غیر طبعی دوسرے قسم کی ہے۔ پس صناعت حفظ صحت کی وہی ہے جو بدن انسان کو بہ تندستی اسی حد معین تک اور اس  
سن تک جسکا اجل طبعی نام ہے پونچا دے اور جو چیزیں مناسب اس جسم کی صحت کے ہیں انکی محافظت کرے اس محافظت کی  
خاص اور مدبر دو قوتیں ہیں کہ طبیعت انکی غلام تصور کی جاتی ہے۔ ایک طبیعت ہے اور یہ قوت غاذیہ ہے کہ بدن میں بلاتحمل  
اور اس جوہر سے جو اہل ارضیت اور رائیت کی طرف ہر بنا بنا کر چھوڑتی جاتی ہے۔ دوسری قوت حیوانی ہے اور یہ قوت نابضہ ہے  
یعنی شرائین کی حرکت دینے والی واسطے ترقی قلب کے تاکہ چھوڑے بدل مایہ لعل کو روح سے جسکا جوہر ہوائی اور ناری ہے۔ اور  
چونکہ غذا شبیہ مغذی کے بالفعل نہیں ہوتی اس واسطے ایک قوت منجرہ پیدا کی گئی کہ غذا کو بالفعل مشابہ مغذی یعنی اس عضو  
کے جسکی یہ غذا بنے گی کر دے بلکہ اس غذا کو غذا کے بالفعل بنا دے۔ اور درحقیقت اس فعل کے تمام ہونے کے واسطے ہستیا  
آلات اور مجاری پیدا کیے گئے کہ انکے ذریعہ سے جذب اور امساک درہنم تمام ہوتا ہے پس ہم کہتے ہیں کہ منتہاے کار صناعت  
حفظ صحت کا درستی اور تبدیل ان اسباب عامہ لازمہ کی ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اور اکثر توجہ اس صناعت کا سات چیزوں  
کی تبدیل میں ہوتا ہے اول صلاح مزاج دوسرے اختیار ماکول اور مشروب تیسرے تنقیہ فضول چوتھے حفظ ترکیب پانچویں  
صلاح ہوا چھٹے اصلاح ملبوس ساتویں تبدیل حرکات بدنی و نفسانی۔ انھیں ساتوں کے بعض اقسام میں  
نوم و لقیظ بھی داخل ہے۔ یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہے کہ ہر اعتدال کی ایک حد خاص مقرر نہیں ہے اور نہ واسطے صحت  
کے ایک ہی حد معین ہے۔ اور نہ یہ بات ہے کہ ہر واحد مزاج کا اس بات میں داخل ہے کہ اسکے واسطے صحت کسی طرح کی یا  
اعتدال کسی قسم کا علی الاطلاق ثابت کیا جائے بلکہ ایک امر درمیانی و دامرون کے پایا جاتا ہے یعنی بعض مرض پر یہ بات  
صادق آتی ہے کہ اسبغ غالباً صحت یا اعتدال کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ اور بعض مزاج تحت میں اس حکم کے دخل نہیں ہیں پس باتو  
وہ لائق صدق نقیض اس قضیہ مطلقہ عامہ موجبہ کلیہ کے ہے۔ یعنی وہ مزاج ہمیشہ غیر صحیح اور غیر معتدل رہتا ہے۔ پس سالبہ جزئیہ امہ  
کا مصداق ہے جسکو موجبہ معدولہ المحمول لازم ہے اسلئے کہ موضوع امر وجودی ہے۔ یا کبھی اس مزاج پر صحت اعتدال کی کوئی قسم  
صادق آتی ہے۔ اور کبھی مرض سے متصف ہوتا ہے۔ پس چاہیے کہ شروع کر میں ہم پہلے تدبیر اس مولود کی جسکا مزاج نہایت درجہ  
معتدل ہے۔ تعلیم ہلی فن تدبیر مولود کے بیان میں جو وقت سے وہ پیدا ہوتا ہوتا و فیکہ کھڑے ہونے کی طاقت  
آئے۔ تدبیر ان حاملہ عورتوں کی جو قریب بولادت ہوں مباحث امراض جزئی میں بیان ہوگی۔ اور لڑکا معتدل المزاج  
جو وقت پیدا ہو اسکی تدبیر بموجب قول ایک جماعت فضلا کے یہ ہے کہ سب سے پہلے اسکی ناف کا ٹین چار انگلیوں سے  
زیادہ چھوڑ کر اور کاٹنے کے مقام کو ایک پاکیزہ ڈورے سے باندھیں جو باریک بٹا ہوا ہو اور غیرہ سے تاکہ گزند نہ  
ہو پونچائے اور اسی مقام پر کپڑا ایک روغن زیتون میں ڈبو کر رکھیں۔ ناف کے تراشنے میں میری یہ تجویز ہے کہ ہلدی و مردم لالہ  
اور انزروت اور زیرہ اور آشتہ اور مر یہ سب چیزیں ہموارن پسکد اسکی ناف پر چھڑکین اور بہت جلد اسکے  
بدن کی تلخ کرین یعنی پانی میں نمک پسا ہوا گھول کر اسکے بدن کو دھوین تاکہ جلد اسکی سخت اور قوی ہو جائے۔  
بہت اچھا نمک وہ ہے جس میں کسی قدر شامنج اور قسط اور ساق اور جالین اور صمغ ملا ہوا اور نال درمنہ کی



غریزی میں جو بمنزلہ مادہ یار و عن چرغ کے پیدا ہوتی جاتی ہو اسلئے کہ چرغ کے واسطے بھی دو رطوبتیں ہیں پانی اور روغن کے باقی رہنے تک چرغ روشن باقی رہتا ہو۔ اور پانی کی جہت سے بجھ جاتا ہو جیسے گلاس وغیرہ کی روشنی میں دیکھا جاتا ہو مترجم کہتا ہو اس مقام پر پانی سے مراد وہ رطوبت نہیں ہو جسکی جہت سے اجزا روئی وغیرہ کے جس سے قلیل چرغ بنایا جاتا ہو متصل سے نہیں اور جبکہ فنا ہونے سے قلیل خاکستر ہو جاتا ہو جیسا کہ حمیات کے بحث و ق میں اسکی تفصیل آتی ہو کہ اسکو شیخ نے اس مقام پر تیسری رطوبت غرض کیا ہو بلکہ بیان پانی سے وہ پانی مراد ہو جو گلاس وغیرہ میں بھرا ہوتا ہو اور تیل اسکے اوپر رہتا ہو جیسے آملی وغیرہ نے بھی تصریح کی ہو مگر اسی طرح حرارت غریزی کا قیام بسبب رطوبت غریزی کے ہوتا ہو اور اخقان اس حرارت کا بخت رطوبت غریبہ کے ہونا ہو اور رطوبت غریبی کا بڑھ جانا بخت ضعف ہضم وغیرہ کے ایسا خیال کیا جاتا ہو جیسے رطوبت مائی چرغ کی بڑھ جائے پس اگر قلیل پانی سے تر ہو جو بے کیفیتی اور برائی اشتعال چرغ میں پیدا ہوتی ہو کہ کبھی روشنی دیتا ہو اور کبھی قریب بجھنے کے ہو جاتا ہو۔ اور حرارت ہماری اس رطوبت مائی کو مختلف صورتوں سے جدا کرتی ہو۔ ایسا ہی حال ہمارے جسم کا اور ہماری حرارت غریزی کا بہ نسبت رطوبت غریبہ کے ہونا ہو کہ اسوقت بخت عروض سو ہضم اور تخمہ وغیرہ کے چرغ حیات قریب بجھنے کے ہو پختا ہو تا انیکہ طبیعت تصرف کامل کر کے نقد اس رطوبت کا کسی قسم کے استفرغ سے کرے۔ آخر کا جب یہ تحفیف تمام ہوتی ہو اور رطوبت اصلی فنا ہو جاتی ہو اسوقت موت طبعی واقع ہوتی ہو۔ اور بدن ہمارا جب تک باقی رہتا ہو اسکے بقا کا سبب یہ نہیں ہو کہ بدن کی رطوبت طبعی جو ابتداء خلقت سے ہو اور اولی ہو اسنے مقابلہ حرارت عالم کا ہو اور آفتاب سے اور حرارت اپنے بدن کا جو اسکی طبیعت میں ہو کیا ہو اور مقابلہ اس چیز کا جو اپنی حرکات میں اس مقادمت شدیدہ کو پیدا کرتا ہو بھی کیا ہو اسلئے کہ یہ طبیعت اس مقابلہ میں بہت ضعیف تھی لیکن استبدال بدل تحلیل اس رطوبت کا جو بذریعہ غذا وغیرہ کے ہوتا رہا ہو اسنے اس رطوبت کو واسطے مقابلہ ہر ایک قسم کی تحلیل کے برپا اور قائم کیا ہو۔ پھر ہم نے بیان کیا ہو کہ غذا میں قوت تصرف کرتی ہو اور اسکا استحصال ایک حد معین تک کرتی ہو نہ ہمیشہ۔ اور صناعت حفظ صحت کی ایسی نہیں ہو کہ موت کی ضامن ہو یا بدن کو آفات خارجیہ سے بچاتی رہے اور نہ ایسی بہ صنعت ہو کہ ہر ایک انسان کو عظمیٰ تک جو مناسب نوع انسان کے علی الاطلاق ہو ہو پختا ہو بلکہ یہ صناعت فقط دو چیزوں کی ضامن ہو۔ رطوبت میں عفونت نہ آنے دے اور رطوبت کی حمایت ایسی کرے کہ اس میں تحلیل جلد نہ آنے پائے ہاں رطوبت کی قوت میں یہ بات ہو کہ اس مدت تک باقی رہے جسکو بحسب اپنے مزاج اولی کے یہ رطوبت قسطنی ہو اور یہ خواہش رطوبت کے باقی رہنے میں اس مدت تک تبدیر صائب پری ہو سکتی ہو وہ تدبیر یہ ہو کہ استبدال بدل تحلیل کا بقدر امکان ہو کرے اور جتنے اسباب بعجلت تحفیف پیدا کرنے والے ہیں انکا غلبہ ہونے پائے نہ کہ اسباب تحفیف کے مطلق پیدا ہونے پائیں اور ایسی تدبیر کی جائے جو تولید عفونت سے بچا کر ضمانت اور جراست بدن کی غلبہ حرارت غریبہ سے خارجا اور داخل کرے اسواسطے کہ تمام ابدان قوت رطوبت اصلی اور حرارت اصلی میں برابر نہیں ہیں بلکہ اسباب میں ابدان مختلف ہیں پس ہر ایک بدن کے واسطے ایک حد معین ہو کہ اسی حد تک مقاومت اور مقابلہ اس خشکی اور جفاف کا کر سکتا ہو جو خشکی بنظر مقتضای مزاج اور حرارت غریزی اور رطوبت غریزی اس بدن کی واجب ہو اور اس حد سے بڑھ کر مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن کبھی اس حد سے بیشتر اور اس زمانہ سے پہلے بہ سبب قوع ایسے اسباب کے جو معین تحفیف پر ہوں یا بوجہ دیگر مہلک ہوں بعض ابدان کو تاب مقادمت کی ساقط ہو جاتی ہو یعنی وہ حد معین وقت معین طبعی سے پہلے آجاتی ہو۔ اور



ہوتی ہو دوسری آفت نقصان اس رطوبت کا اور اس میں فساد عارض ہونا اور اس رطوبت کا تغیر ہو جانا اس طرح ہر کہ صلاحیت  
امداد حیات کی باقی نہ رہے۔ اور یہ تغیر مختلف تغیرات کے ہوا اگرچہ انجام اس کا بھی خشکی کی طرف ہوتا ہو اس طرح ہر کہ پہلے رطوبت فساد  
ہو جاتی ہو اور اسکی ہیئت مخالف اس ہیئت کے ہو جاتی ہو جو صلاحیت ہمارے بدن ہونے کی نہ رکھے پھر آخر کار میں ہیئت نقصان کے  
متحمل ہوتی ہو اسلئے کہ عفونت کا قاعدہ ہو کہ پہلے رطوبت کو فساد کرتی ہو بعد اسکے متحمل کرتی ہو۔ اور ایک غرض خشک خاکسری  
کو بعد تحلیل کے چھوڑ دیتی ہو۔ یہ دونوں آفتیں ان آفات سے خارج ہیں جو اسباب سے لاحق ہوتی ہیں جیسے بربودت زائد کہ اس  
رطوبت کا انجماد کر دے یا اور اقسام زہر کے یا انواع تفرق القصال جو مملکت میں خواہ اور تمام امراض یہ دونوں کمالات  
کی جو ابھی نہ کور ہو میں ہماری اس بحث کلی سے مخصوص ہیں اور لالو اسی کے ہیں کہ ہم ان دونوں کا اعتبار حفظ صحت میں  
کروں اور ہر ایک قسم کا وقوع اسباب خارجی اور باطنی دونوں سے ہوتا ہو۔ اسباب خارجی جیسے ہوا جو تحلیل اور نقصان  
پیدا کرتی ہو۔ اسباب باطنی جیسے حرارت غریزی جو ہمارے بدن میں ہو اور ہمارے رطوبات کی تحلیل کیا کرتی ہو اور  
حرارت غریبی جو ہمارے بدن میں غذاؤں وغیرہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہو کہ وہ حرارت ہماری رطوبات کو متعفن کرتی  
ہو یہ سب اسباب اس رطوبت کے خشک کرنے کی وجہ سے ہمارے بدن کی تحفیف پر معین ہیں بلکہ اول استکمال ہمارا اور  
اول ہماری رسائی اور قدرت افعال کے کرنے پر بہت سی خشکی عارض ہونے کے ذریعہ سے ہوتی ہو بعد اسکے جفاں ستر رہتا  
ہوتا نیکہ تمام ہو جاتا ہو اور فکے رطوبت اصلی یکسر ہو جاتی ہو جس سے تغیر بلفظ موت کرتے ہیں۔ اور یہ جفاں و خشکی جو ہم کو  
عارض ہو کر رہتی ہو ایک مرضوری ہمارے واسطے ایسا ہو کہ اسکے ہونے میں کوئی چارہ نہیں ہو اسلئے کہ ہم اول خلقت میں نہایت  
رطوبت پر ہوتے ہیں اور ہماری حرارت ضرور اس رطوبت پر غالب ہوتی ہو اگر غالب ہوتی تو اس رطوبت میں بند ہو کر حرارت میں احتقان  
پیدا ہوتا ہو۔ اور جبکہ ہماری حرارت اس رطوبت پر ہمیشہ غالب ہو کچھ نہ کچھ اپنا فعل ہمیشہ ضرور کرتی ہو یعنی اس رطوبت میں ہمیشہ کسی قدر خشکی  
پیدا کیا کرتی ہو۔ اثر اولی جو اس حرارت کی تحفیف کا ظاہر ہوتا ہو یہی ہو کہ ہم کیفیت اعتدال کو سن معتدل میں ہو بخین یا وجب  
ہمارے بدن حد معتدل کو جو بنظر خشک ہونے رطوبت کے حاصل ہوتا ہو بخین اور حرارت بحال خود باقی ہو اور دوبارہ تحفیف  
بقدر تحفیف اول کے ہوتی ہو بلکہ اس سے قویتر ہوتی ہو اسلئے کہ مادہ کم ہو اور حرارت زیادہ پس مادہ قابلیت خشک ہونے کی رکھے گا  
اور رفتہ رفتہ یہ تحفیف مرتبہ اعتدال سے بالضرور بڑھ جائے گی اور ہمیشہ خشکی بڑھتی جائے گی یہاں تک کہ رطوبت کا فنا ہو جائے  
پس حرارت غریزی بالعرض اپنے آپ کو بجھا دیتی ہو اور فنا کرنے کا سبب عارضی ہوتی ہو اسلئے کہ بالاصالت اپنے مادے کو یعنی رطوبت  
غریزی کو فنا کرتی ہو جیسے چراغ کہ اپنے آپ کو خود ہی بجھا دیتا ہو جب اپنے مادے کو یعنی رطوبت روغن کو فنا کرے۔ اور جبکہ رطوبت  
بڑھتی جاتی ہو حرارت میں نقصان پیدا ہوتا جاتا ہو پس ہمیشہ عجز حرارت کا ستر رہتا ہو تا نیکہ بدرجہ غایت ہو بخین ہو اور عجز نہ جانے  
رطوبت کا طرف بدل یا تحلیل کے بڑھتا جاتا ہو یعنی بہت نقصان حرارت کے ہمیشہ جو غذا متحمل ہو کر جو بدن ہوتی ہو اس میں کمی ہوتی  
جاتی ہو جب ہم سن نو سے تجاوز کرتے ہیں بائیں لحاظ تحفیف کی زیادتی دو وجہوں سے ہوتی ہو ایک تو مادہ اصلی یعنی رطوبت غریزی میں کمی  
ہونا نقصان کا سبب جس سے بدل یا تحلیل کا گھٹنا جاتا ہو دوسرے رطوبت غریزی میں فی نفسہ بہت تحلیل حرارت کے کمی  
ہوتی جاتی ہو اس سبب سے ضعف حرارت زیادہ ہوتا جاتا ہو کہ یہ سبب کو جو ہر اعضا پر غلبہ ہوتا جاتا ہو اسکی رطوبت



جزوی شرح مزید احکام بول و برز وغیرہ کی کیجائے گی۔ دوسرا فن کتاب اول کا فن طب میں تمام ہوا اس میں انٹھانوں سے فصلیں تعلیم  
فن تیسرا حفظ صحت کا بیان اور اس میں ایک فصل اور پانچ تعلیم میں فصل مفرد سبب صحت اور مرض اور  
ضرورت کے بیان میں علم طب کا نہ سمت اولی دو جزو کی طرف منقسم ہوتا ہو۔ جزو نظری۔ اور جزو عملی۔ اور  
دونوں قسمیں علمی اور نظری ہیں یعنی قوت نظری اور فکر منطقی دونوں سے متعلق ہی لیکن مخصوص باسٹم نظری  
وہی قسم ہو جس میں افادہ علم آراء یعنی علم قیاسات کا ہوتا ہو اور احکام کلیہ نقطہ بیان ہوتے ہیں۔ اور علم کسی عمل کا  
اس میں بیان ہوتا ہو جیسے وہ علم طب کا جس میں بیان مزاج۔ اور اخلاط۔ اور قوی۔ اور اقسام امراض۔ اور اعراض  
اور اسباب کا کیا جاتا ہو۔ مخصوص باسٹم عملی وہ جزو ہو جس میں افادہ علم کیفیت عمل اور تدبیر کا ہوتا ہو جیسے وہ جزو جس میں تعلیم  
اس بات کی ہوتی ہو کہ حفظ صحت بدن خاص کی ایک خاص حال پر کیونکر کرنی چاہیے اور معالجہ ایک بدن کا جس میں ایسا  
ایک مرض ہو کس طرح کیا جائے۔ یہ گمان کبھی نکرنا چاہیے کہ جزو عملی سے یہی مراد ہو کہ اس میں مباشرت اور عمل درکار ہو بلکہ مراد  
جزو عملی سے وہ قسم ہو جس میں تعلیم علم مباشرت اور عمل کی کیجائی ہو۔ شاید ہم نے اسکو ادراک کتاب میں بخوبی بیان کیا۔ فن اول  
اور ثانی میں قسم نظری کلی علم طب کے بیان سے ہم فراغت پا چکے اور اب ہم اپنی فکر کو بطرف باقی ماندہ چیزیں میں قسم عملی کی اسی طب  
سے بہ نچ کلی صرف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جزو عملی طب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم میں علم تدبیر ابدان صحیحہ کا ذکر ہو کہ انکی حفظ  
صحت کیونکر کیجائے اور کسی تدبیر سے صحت بحال خود باقی رہتی ہو اور اسکا نام علم حفظ صحت ہو۔ دوسری قسم میں علم تدبیر بدن  
مریض کا ذکر ہو کہ بدن مریض کس طرح اپنی حالت صحت اصلی پر لایا جاتا ہو اور اسکا علم علاج نام ہو۔ ہم اس قسم عملی کو شروع  
کرتے ہیں اور پہلے اس میں مختصر بیان قواعد حفظ صحت کا کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہر گاہ مبداء اول ہمارے ابدان کے  
تکون اور پیدائش کی دو چیزیں ہیں ایک مٹی مرد کی اور صحیح اسکی نسبت یہ ہے کہ وہ قائم مقام سبب فاعلی ہمارے ابدان  
کی ہے جیسے کہ فضل مفرد تعلیم یا پچوین فن اول میں بیان ہو چکا۔ دوسری مٹی عورت کی ہو اور خون حیض اور صحیح اسے اسکی  
نسبت یہ ہے کہ قائم مقام جزو مادہ کی ہو۔ یہ دونوں جو ہر اس بات میں شریک ہیں کہ ہر ایک ان میں کا جو ہر سیال اور  
رطب ہو اگرچہ بعد اس خاصیت کے اور امور میں مختلف ہیں اور انیت اور ارضیت خون حیض اور مٹی عورت میں زیادہ ہو  
اور ناریت اور ہوائیت مرد کی مٹی میں غالب ہو۔ باین لحاظ واجب ہوا کہ پہلا انعقاد ان دونوں چیزیں کا رطوبت کے  
ساتھ ہوا اگرچہ ارضیت اور ناریت بھی مادہ تکون میں موجود تھیں اور ارضیت میں جو صلابت تھی اور ناریت میں جو قوت انضاج  
تھی ان دونوں نے ایک دوسرے کی اعانت کر کے لطفہ منعقد میں سختی اور استلج پیدا کی مگر یہ سختی اور استلج اس درجہ تک نہیں  
ہو چکی ہو جیسے اجسام سخت مثل تجر اور شیشہ وغیرہ کے سخت اور منعقد ہوتے ہیں کہ اس میں سے کوئی شے فعل اور انفعال حرکت یومی  
اور یسلی سے تحلیل نہیں ہوتی یا ایسی چیز تحلیل ہوتی ہو جو محسوس نہیں ہوتی پس یہ چیزیں آفات عارضہ سے جو بوجہ تحلیل دائمی اور طول  
زمانہ کے عارض ہوتا ہو حفاظت اور امان میں رہتی ہیں اور لطفہ بستہ کا حال ایسا نہیں ہو اسی جہت سے ہمارے ابدان  
دو قسم کی آفات میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور ہر ایک قسم کے واسطے ایک سبب داخلی اور ایک سبب خارجی  
ہوتا ہے پہلی آفت تحلیل اس رطوبت متوی کی ہے جس سے ہماری خلقت ہوئی ہو اور یہ تحلیل بتدریج اور رفتہ رفتہ



مل جائے۔ کبھی استدلال لون براز سے کیا جاتا ہے۔ لون طبعی براز کا ناری ہو جسکی ناریف خفیف ہو اگر اس رنگ میں شدت ہو کثرت مرار پر دلالت کرے گا اور اگر ناریت میں نقصان ہو نیم خامی اور عدم نفیج پر دلالت ہوگی اور اگر سفید ہو بیشتر سفیدی بخت شدہ کے ہوتی ہو جو جری مرار میں چڑھے اسوقت یرقان پر دلالت کرتا ہو اور اگر سفیدی کے ہمراہ فیج ہو کہ اس میں بوندہ کی آئے یہ بیاض دلالت درمیلہ کے ٹنگانہ ہونے پر کرے گا۔ اکثر اوقات صحیح آدمی آسودہ حال جو تارک ریاضت کا ہو صدیدی براز دفع کرتا ہو اسکے ذریعہ سے اسکے بدن کا تنقیہ اور اچھی طرح کا استفراغ ہو جاتا ہو اور اسکے بدن کا ترہل و رستی جو بخت ترک ریاضت کے ہو زائل ہو جاتی ہو جیسا کہ بحث بول میں بیان کر چکے ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ بافراط ناری ہونا براز کا اکثر اوقات منتہائے مرض میں نفیج پر دلالت کرتا ہو اور اکثر زبون حالی پر سیاہ براز کی دلالت مثل سیاہ بول کے ہو کہ احتراق شدید یا نفیج مرض سوداوی یا استعمال کسی سیارہ رنگ کی چیز پر یا پینے پر ایسی شراب کے جو استفراغ سودے کا کرے دلالت کرتا ہو۔ اور پہلی دلالت اسکی جو احتراق شدید پر ہو ردی ہو اور جو براز سودے خالص سے پیدا ہو فقط اسکے لون سے استدلال کافی نہیں ہو۔ بلکہ اسکی ترشی اور عفو صیت اور زمین کا جوش کھانا بھی دیکھا جاتا ہو۔ اور یہ اوصاف ردی ہیں براز میں ہوں یا قرمیں۔ اس براز کے خواص میں سے یہ ہو کہ اس میں چمک ہوتی ہو خلاصہ یہ ہو کہ محض خلط سوداوی کا نکلنا اکثر قاتل ہوتا ہو یعنی ہلاکت پر دلیل ہوتا ہو سیاہ کمیوس کا نکلنا اکثر نافع ہو اسلئے کہ نکلنا سودے اصلی کا غایت احتراق بدن اور فناے رطوبت پر دلالت کرتا ہو۔ سبز رنگ کا برار انطفا یعنی فرد ہو جانے حرارت غریزی پر دلالت کرتا ہو اور رنگ تیرہ بھی اسی طرح پر ہو کبھی استدلال ہیئت براز سے بھی ہوتا ہو اسی طرح پر کہ بستہ اور سمٹا ہوا ہو یا پھولا ہوا۔ پھولا ہوا مثل گوبر کے بیج پر دلالت کرتا ہو۔ کبھی استدلال وقت براز سے بھی کیا جاتا ہو پس براز اگر جلد اور وقت عادت سے پیشتر خارج ہو دلیل ردی ہو۔ کثرت مرار یا ضعف قوت ماسکہ پر دلالت کرتا ہو۔ اور اگر دیر میں خارج ہو ضعف ہاضمہ اور بردت امعا اور کثرت رطوبت پر دلالت کرتا ہو۔ آواز کا پیدا ہونا یا بیخ پر دلیل ہو۔ بڑے بڑے اور طرح طرح کے رنگ براز کے ردی ہیں انکا ذکر ابواب جزوی میں کیا جائے گا۔ فضل براز کی وہی قسم ہو کہ بستہ ہو اور اجلا اسکے ہم رنگ ہوں اور مائیت کا مہوسست کے ساتھ اختلاط زیادہ ہو مخن اور قوام اسکا مثل شہد کے ہو اور آسانی دفع ہو لنوع اور خراش پیدا نہ کرے اور رنگ اسکا مثل بہ زردی اور بد بو مطلق نہیں اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بو ہو اور اسکے نکلنے وقت آواز ایسی جیسے برتن سے پانی گرتے وقت ہوتی ہو پیدا ہو اور نہ اسکے ساتھ قراقر اور نہ اس میں زبدیت ہو اور وقت عادت پر برآمد ہو مقدار اسکی ماکول سے نسبت معتدل رکھے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ استوائے براز ہر طرح کا اچھا نہیں اور نہ ہر طرح کی ملاست اچھی ہو اسلئے کہ یہ دونوں کبھی بسبب نفیج کامل کے پیدا ہوتے ہیں جس سے ہر جزو براز کا ہر رنگ اور تشابہ ہو جاتا ہو۔ اور کبھی بوجہ احراق اور ذوبان کے یہ دونوں پیدا ہوتے ہیں اس وقت بدترین علامات سے خیال کیے جاتے ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ براز معتدل القوام جو مائل برقت ہو وہی محمود ہوتا ہو جسکے خروج کے ہمراہ قراقر اور ریا ح نہوں اور نہ رک رک کر تھوڑا تھوڑا نکلے ورنہ جائز ہو کہ اسکا نکلنا رقیق ہو کہ بخت آمیزش صدید کے جو طبیعت پر گران خاطر تھا ہوگا اور وہی صدید اسکو معاین بستگی سے منع کرتا تھا کبھی اور طرح کی بھی علامتیں عروق وغیرہ میں ظاہر ہوتی ہیں مگر ان میں بحث کرنی مباحث جزوی سے مناسبت رکھتی ہو۔ اسی طرح بحث امراض



کیسا ہی ہو وسط میں بول کے ایک شو مثل روئی کے گائے کے ہوتی ہو۔ اور اکثر ایک چیز مثل دانے کے بروقت ہلانے کے چڑھتی اترتی ہو اور اگر کبھی زیادہ ظاہر ہو پس وہ اول حمل ہو اور اگر سرخی ظاہر ہو تو وہ آخر حمل ہو خصوصاً جو وقت بردقت ہلانے کے مکرر ہو جائے۔ بول انفساء کا اکثر احوال میں سیاہ مثل روشنائی اور سیاہی دیکھ کے ہوتا ہو فصل گیا رھوین بول حیوانات کے بیان میں اکثر طبیب کو حیوانات کے بول کی شناخت بھی مفید ہوتی ہو جب کوئی شخص براہ امتحان اور دھوکا دینے کے انسان کے بول کی جگہ حیوان کا بول چلے پھر اس وقت طبیب کو دشواری ہوتی ہو۔ کتنے ہیں کہ بول گدھے کا اور وہ میں مثل گچھے ہوئی چکناٹی کے ہوتا ہو کہ درت لیے ہوے غلات جو خارج سے ہم پہنچتی ہو۔ اور خجّر کا بول بھی چکناٹی میں مثل بول خر کے ہوتا ہو مگر اس سے صاف زیادہ ہو۔ اور ایسا ظاہر ہوتا ہو کہ نصف فاروہ اوپر کا صاف ہو اور نصف نیچے کا کہ درت ناک۔ اور بول غنم یعنی گوسفند کا سفید ہوتا ہو اور زردی میں آدمی کے بول کے قریب ہے تا ہو مگر اس میں قوام درست نہیں ہوتا اور نقل اسکا مثل تیل کے ہوتا ہو یا مثل تیل کے نقل کے ہوتا ہو اور بقدر غذا اسکی اچھی ہو بول میں صفائی زیادہ ہوتی ہو۔ بول ہرن کا مشابہ بول گوسفند کے ہوتا ہو مگر قوام اور نقل نہیں ہوتا۔ اور کبھی بول غنم سے صفائی میں زیادہ ہوتا ہو گھوڑے کا پیشاب کبھی کے بول کے قریب ہوتا ہو فصل یا رھوین ایسی چیزوں کے بیان میں جو مشابہ بول کے ہوتی ہیں گھنٹیں اور کل ترجمہ میں مثل اصل اور بخیر اور آب زعفران وغیرہ کے۔ ان سب کا یہ قاعدہ ہو کہ بقدر قریب دیکھیں صاف معلوم ہونگی۔ اور بول انکے برخلاف بقدر قریب دیکھیں غلیظ معلوم ہوگا۔ ماہی اسل کا کف زرد ہوتا ہو اور آب بخیر کا نقل کنارے بیٹھا ہو اور بیچ میں نہیں ہوتا ہو اور نہ دستی اور ہمواری پیدا ہوتی ہو اور نہ اس میں حرکت ہوتی ہو پس اسقدر بیان احوال بول کا شاید کافی ہو اور کتب جزئیہ میں یا تفصیل حالات بول کی عنقریب بیان ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ **فصل تیرھویں دلائل براز کے بیان میں** براز کی مقدار سے کبھی استدلال اس طرح پر کرتے ہیں کہ جو چیز کھائی گئی ہو اسکی مقدار سے جتنا فضلہ براز کا دفع ہونا مناسب ہو اس سے کم ہو یا زیادہ یا برابر یہ بات بخوبی معلوم ہو کہ زیادتی براز کی بابت کثرت حجم اختلاط کے ہوتی ہو اور قلت براز کی بوجہ قلت اختلاط کے یا بخت احتباس مقدار کثیر براز کے اور اور قولون یا الفاغے میں یعنی ان باریک امعاء میں جو آب تشریح میں مذکور ہو چکے ہیں۔ اور یہ احتباس مقدمہ قوائج ہو کہ ضعف قوت دفع پر دلالت کرتا ہو۔ اور کبھی استدلال قوام براز سے کیا جاتا ہو۔ رطوبت قوام کی یاسوں پر دلالت کرتی ہو یا سوختم پر۔ اور کبھی ضعف جداول یعنی وہ گین جو موٹی انٹریوں میں پیشگوانگی رطوبت جذب کرتی ہیں پھر وقت ضعف کے یہ جداول رطوبت کو نہیں چوتی ہیں کبھی نزلات سر سے ٹپکتے ہیں اس سے براز میں طوبت پیدا ہوتی ہو کبھی کھانے سے یہ چیز کے جو براز میں تری پیدا کرے۔ براز ترکی لزوجت کبھی ذوبان اعضا سے علی پر دلالت کرتی ہو اگر بوسہ بد ہو۔ و کبھی کثرت اختلاط ردی پر جن میں لزوجت ہو دلیل ہوتی ہو اور اس وقت میں زیادہ بوسہ بد نہیں ہوتی۔ اور کبھی لزج غذاؤں کے کھانے سے (جسکی مقدار تحلیل ہو اور مزاج میں حرارت ہو کہ اس جہت سے ہضم جید ہو سکے) یہی لزوجت پیدا ہوتی ہو جو براز شکل بد ہو جوش و رشحت حرارت پر دلالت کرتا ہو یا راج کثیر کی آمیزش پر خشک برابلقب اور تحلیل پر دلیل ہوتا ہو یا کثرت در بول پر یا ایک حرارت ناری پر جو مزاج میں پیدا ہو یا خشک غذاؤں کے کھانے پر یا زیادہ دیر تک معائنہ ٹھہرے رہنے پر جیسا اپنے مقام پر اسکا بیان کتاب چہارم میں کیا جائیگا اگر براز خشک و سخت کے ساتھ رطوبت بھی ہو دلالت کرے گا خشکی اسکی محبت طحل زمانہ احتباس کے ہو ایسے رطوبات میں جو مانع خرمج براز نہیں یا وصف جسکی لزج سے براز بہت جلد دفع ہوتا ہو نہیں ہو۔ اگر طول احتباس بھی ہو اور نہ علامات رطوبت کے (معائنہ پائے جائیں پھر سبب سے براز خشک کا گرنا کسی فضلہ کا جو صیدی ہو اور لزج اس میں زیادہ ہو جائے کبھی سے جو امعا متصل میں تصور کیا جائیگا اور اسکے خرمج میں جہلت اور دیر نوگی بخت لزج اس فضائے کے مگر اتنی دیر میں یہ براز خشک رطوبت سے



رہے ہیں دلالت کرتا ہو۔ اور فرق صحیح ان دونوں میں نظر بحال قوت کیا جاتا ہے کہ زبان میں قوت ضعیف ہوتی ہو اور استغرائی میں ضعیف نہیں ہوتی جس بول کا رنگ خراب ہو اور شراب و دلالت کرے جھوڑا زیادہ ہو اسلم ہوگا۔ اور اگر رکرک کراد کم ہو شکر کثیر بر دلالت کرے گا جیسے بول سیاہ اور غلیظ جس بول کا حال قلت اور کثرت میں مختلف ہو یعنی بہت سا اور کبھی تھوڑا اور کبھی بند ہو جائے دلیل محابہ طبیعت پر ہو ایسی کوشش کے ساتھ جس سے طبیعت کو لقب حاصل ہوتا ہو اور یہ کیفیت ردی ہو۔ بول کثیر امراض حادہ میں اگر اسکے بعد راحت مریض کو نہ پہنچے وق یا تشنج التہابی کے پیدا ہونے پر دلیل ہوتا ہو اور یہی حال عرق کثیر کا حمایت حادہ میں ہو۔ اگر بول قطرہ قطرہ حمایت حادہ میں بے ارادہ ٹپکے آفت و ماعی پر دلیل ہوتا ہو جو عقبہ و عضل و ماعی تک پہنچ گئی ہو۔ پھر اگر تپ میں وقت ایسے بول کے سکون ہو اور دلائل سلامت موجود ہوں رعاف کی خبر نہ گاہ ورنہ اختلاط عقل اور فساد پر دلیل ہوگا۔ صحیح آدمی کا بول اگر رقیق اور کم ہو جائے اور اسی طرح ہمیشہ آیا کرے اور گرائی اور درد تیکاہ میں محسوس ہو اطراف گردہ کے درمخت پر دلالت کرے گا۔ مرض قویخ میں اگر بول کثرت پر آمد ہو انداخت کی بیشتر اشارت دیتا ہو خصوصاً اگر سفید ہو اور باسانی برآمد ہو فصل اول مضمون بول صحیح اطراف توضیح اور فاضل کے بیان میں یہ بول وہی ہو جس کا قوام معتدل ہو رنگ لطیف مائل با ترچی رسوب محمود کہ اس میں بوجہ بیان بالاکے سفیدی اور پستی اور ملاست اور استوار اور استانت شکل ہو۔ بوائسکی معتدل نہ تندا اور بدبو اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بو نہ ہو۔ ایسا بول جو وقت کسی ایسے مرض میں جو فتنہ برآمد ہو جسکی حدت زیادہ ہو جدائی مرض اور حصول صحت پر اسکے دوسرے دن دلیل ہوگا فصل نوین بول استمان کے بیان میں لڑکوں کا بول رنگ میں مائل دودھ کے رنگ کی طرف ہوتا ہو کھانگی غذا یہی ہو اور مزاج میں اُنکے رطوبت زیادہ ہو اور مائل سفیدی ہوتا ہو۔ اور صبیان کا بول غلیظ اور خفین زیادہ بول شبان سے ہوتا ہو اور پراگندگی اجزا اس میں زیادہ ہوتی ہو جیسا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ بول شبان کا مائل بطرف ناریت اور احتیال قوام کے ہوتا ہو۔ بول کمول کا مائل طرف بیاض اور رقت کے ہوتا ہو اور اکثر غلیظ ہوتا ہو بقدر اندازہ اس فضول کے جسکا استفراغ اُنکے بدن سے بکثرت ہوتا ہو۔ بول مثلخ میں بیاض اور رقت بہ نسبت کمول کے زیادہ ہوتی ہو کبھی شاذ و نادر انکا بول غلیظ بھی ہو جاتا ہو جب غلاطت انکے بول میں شدید ہو شکر نیرے کی پیدائش کی امید ہوتی ہو فصل دسویں بول مرد اور عورتوں کے بیان میں عورتوں کا بول ہر حال میں غلیظ شدیداً بیاض اور رونق میں کم بول سے مردوں کے ہوتا ہو اور یہ بات بخت کثرت فضول کے ہوتی ہو جو ان میں پیدا ہوتے ہیں اور اس سبب کہ ضعف اُنکے ہضم میں زیادہ ہوتا ہو اور مسامات اُنکے وسیع ہوتے ہیں ایسے کہ جو فضول کو دفع کرتے ہیں انکی گنجائش بخوبی مسامات میں ہوتی ہو اور اس سبب سے کہ انکے آلات بول کی طرف انکے ارحام سے بہت سے رطوبات متخلخل ہو کر آتے ہیں۔ بول مرد کا اگر ہلکا یا جاے مائل با کدورت اور کی طرف ہو جاتا ہو۔ اور اکثر مرد کے بول میں کمورت ہوتی ہو۔ اور بول عورتوں کا ہلانے سے مکر نہیں ہوتا اسلیے کہ اسکے اجزا میں تمیز نہیں ہوتی۔ اور اکثر عورت کے بول کے ادب ایک شکر زبدی گول ہوتی ہو۔ اور اگر کسی قدر کمورت عورت کے بول میں آتی ہو تو بہت کم ہوتی ہو۔ بول مرد کا بعد جامع کے اس میں لکیریں ڈورون کی شکل کی ایسی ہوتی ہیں جیسے ایک ڈر دوسرے میں بنا ہوا ہو۔ بول حاملہ عورتوں کے صاف ہوتے ہیں اور اسکے اوپر اترنگ مثل دھوین کے ہوتا ہو اور بیشتر انکا بول مثل نخود آب کے ہوتا ہو یا مثل جوش آب یا چو گو سفند وغیرہ کے زرد رنگ جس میں زرقعت ہو اور اسکے اوپر بیا ہوتا ہو



اس رسوب کا حال امراض خرمیہ کی بحث الدم میں ذکر کرینگے اور حسب وقت بول میں رسوب شکل علقہ احمر کے پیدا ہوا اور مریض بجا رطوبہ طحال مبتلا ہو  
 بعد اس رسوب کے مرض طحال نفع ہو جائیگا۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ امراض شامہ میں بطرف بول کے خون کثیر نہیں نکلتا اس واسطے کہ مثلاً نہ کی گزین  
 ملی ہوئی اور اسکے جرم میں مضمی ہوئی اور تنگ و رتھوڑی ہیں کثرت رسوب کے ذریعہ سے دلالت رسوب کی پس نظر کثرت اور قلت کے اس طرح پر ہو کر کثرت  
 رسوب سبب غلی کی کثرت پر اور قلت رسوب سبب غلی کی قلت پر دلالت کرتا ہے اور مقدار میں چھوٹا اور بڑا ہونا اسکی دلالت اس طرح کی ہے جیسا  
 خواطی میں بیان ہوا کیفیت رسوب کے لحاظ سے دلالت رسوب کی لیکن کثرت لون کے پس سیاہ رسوب لیل روی ہوا ان قسم پر چکا ہونے کا کیا  
 اسلم رسوب براہ لون کے وہی ہو جیسا ہوا اور نایت سیاہ ہو سبب رسوب موت پر دلالت کرتا ہے اور تھمر پر اور زرد شدت حرارت و مرض  
 کی خیانت پر اور سفید رسوب اس میں سے محمودہ ہو چکا ہو اور کچھ چکے ہیں۔ اور غیر محمود یعنی مذموم مخاطی۔ مری غزوی یعنی شکل ہریش۔ اور  
 رخوی یعنی جو شکل کھ ہو یہ سب نفع بول کے مخالف ہیں سبز رسوب بھی وہی ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ سیاہ ہو جاتا ہے پس حکم میں رسوب سود کے داخل  
 ہے۔ اور بوسے رسوب طریقہ استدلال کا اور بیان ہو چکا وضع رسوب سے اسکے چکنے اور در در سے ہونے کے ذریعہ سے استدلال ہوتا ہے چکا اور  
 برابر ہونا اجزاء رسوب محمود کا بہتر ہے اور برے رسوب کا برابر ہو اور در در ہونا ریاخ اور ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہے مکان رسوب سے  
 استدلال اس طرح پر ہو کہ اگر رسوب ل کے اوپر ہوا ساو غام کہتے ہیں۔ اور اگر بیچ میں پھرا ہوا ساو معلق کہتے ہیں اور اس میں نفع پس نسبت غلام  
 کے زیادہ ہوتا ہے متعلق رسوب ہی بہتر ہے جس کا ریشہ اور پزیرہ نیچے کی طرف مائل ہو۔ راسب وہ رسوب ہے جو نشین ہو اور اس میں نفع کامل  
 ہوتا ہے۔ یہ باتیں رسوب محمود کی ہیں۔ اور رسوب مذموم جتنا سبک ہو بہتر ہے جیسے رسوب سود کہ جتنی سیاہی کم ہو اتنا ہی چھا ہے یہ بات حیات جاہ  
 میں ہوتی ہے۔ اس طرح اگر خلط بلغمی ہو یا سوداوی پس غلام بہتر راسب اسلے کہ غلام دلالت کرتا ہے خلط کے لطیف ہو جانے پر مگر یہ کہ سبب سو کے  
 اوپر آنے کا کثرت ریاخ ہو اگر کثرت ریاخ ہو پس طانی یعنی غلام اسلم ہوا اسکے بعد متعلق اور جب سے برتر راسب ہو سبب سو کے اوپر چڑھنے کا حرارت تصعید  
 کرنے والی بارش ہوتی ہے جو رسوب تمیز ہو حالت غلاظت محل میں اور پڑھتا ہو خصوصاً اگر رسوب سبک ہو اور بول رفیق میں نیچے بیٹھ جاتا ہے اگر  
 رسوب ثقیل ہو حسب وقت رسوب طانی یا معلق اول مرض میں ظاہر ہو اور بدستور ہمیشہ ایسا ہی ہو دلالت کرے گی کہ جبران بذریعہ خراج کے ہو گا مگر خفیا اور  
 تا تو ان لوگوں کا مرض فقط رسوب محمود سے جو طانی یا معلق ہو دفع ہو جاتا ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا۔ رسوب طانی یا معلق جو چکنا ہو اگر شایع ہو چکا ہو  
 کے ہو یا مستغرق ہو یا اسکا اختلا مثل اجتماع زلابیہ کے ہو ردی ہو اور زلابیہ ایک قسم کی روٹی ہے خواہ سٹھانی جیسے حلیمی وغیرہ  
 پھولی ہوئی ہو سو راختار۔ اور اکثر ظہور ثقل طانی غیر جدید کا ہوتا ہے کہ وہ محل خود ہے لیکن یہ بات ابتدائے نفع میں تھی ہے بعد اسکے رفتہ رفتہ جو  
 اور خوبی طبعی جاتی ہے پھر معلق ہو جاتا ہے اسکے بعد راسب تا ہی یہ بات سو کے دلالت دی ہوتے نہیں کرتی ہو لیکن اگر اسکے بعد رسوبی  
 پیدا ہونے لگیں پس جو خوف ابتدا عرض میں پیدا ہوا ہو اسکا ظہور واجب ہو زمانہ رسوب زمانہ کے لحاظ سے استدلال رسوب کا اس طرح پر  
 کیا جاتا ہے کہ اگر بول نفع کے ساتھ ہی رسوب پیدا ہو جائے علامت جدید ہو نفع مادہ کی اور اگر رسوب کے پیدا ہونے میں دیر ہو یا نہ پیدا ہو  
 دلیل عدم نفع پر ہوگی اور جتنی تاخیر رسوب کے پیدا ہونے میں کم دیر ہوگی نفع میں بھی اس قدر تاخیر سمجھنا چاہیے ہیات آمیزش رسوب کی خواہ  
 بول میں جیسا کہ بول لم اور بول مسم یعنی جرب میں ذکر کیا ہے وہی سمجھنا چاہیے فصل ساتویں دلالت قلت اور کثرت بول کے بیان میں بول  
 قلیل المقدار ضعف قوت پر دلالت کرتا ہے اور بول مقدار شرب سے کم برآمد ہو دلالت کرتا ہے کہ تحلیل مشرب کا بہت ہو گیا یا اسہال  
 شکم ہو گا یا استسقے کی استعداد بدن میں زیادہ ہے۔ بول کثیر المقدار بھی ذوبان اور استفراغ پر ان فضول کے جو بدن میں کچل



پیدا ہوتی ہیں بخوبی فرق کر سکتا ہو اگر ان علامات کو یاد کرے جو ابھی خراطی میں مذکور ہو چکی ہیں۔ اگر پیشانی مائل سیاہی ہو پس وہ خون کے احتراق سے ہوتا ہو۔ خصوصاً احتراق خون طحال سے۔ جمیع اقسام رسوب صفائی کے جو بہ سبب امراض مثلاً اور گردہ مجاری اور بول کے پیدا ہونے امراض حادہ میں ردی اور ملک ہوتے ہیں۔ صفائی کے اقسام میں قسم لحمی کا حال و پیر بیان ہو چکا اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ یہ اکثر رسوب گردہ سے ہوتا ہو اور کسی وقت گردہ سے نہیں ہوتا۔ پھر گردہ سے اس وقت ہوتا ہو جب لحم کی طبیعت صحیح ہو اور بول میں نفیج بھی ہو اور ذوبان اعضاے بدن میں نہ ہو اور اگر ہمراہ اس رسوب کے حمی بھی ہو اور بول میں نفیج نہ ہو پس یہ رسوب ذوبان اعضاے بدن سے ہوگا۔ بول نفیج یافتہ صحت آوردہ پر لیل ہوتا ہو اس واسطے کہ امراض گردہ مانع نفیج بول کے نہیں ہوتے اسلئے کہ نفیج کا مقام گردہ سے اوپر ہو۔ رسوب دسمی چربی اور سین اور گوشت کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہو کامل تردالت اس دسمی کو ہوا جو مثلاً ماء الذہب محلول کے ہونے میں۔ اور کبھی استدلال موضع ذوبان سے بوجہ قلت اور کثرت اور آمیزش اور خالص ہونے کے کیا جاتا ہو اسلئے کہ اگر رسوب کی مقدار کثیر اور متمیز ہو جانا چاہیے کہ جانب گردہ سے شحم گردہ کی ذوبان سے ہو۔ اور اگر مقدار کم ہو اور آمیزش زیادہ ہو مکان بعید سے پیدا ہوا ہو۔ اگر بول میں ایک ٹکڑا سفید مثل دانہ انار کے نظر آئے یہ ٹکڑا شحم گردہ سے ہوگا۔ رسوب مدی دلالت کرتا ہو کثافتہ ہونے پر خصوصاً وہ قرصہ جو اعضاے بول میں ہو یا تخصیص اگر اس بول میں ٹھل محسوس ہو اسب ہو۔ مخاطی خلط غلیظ خام پر دلالت کرتا ہو یا بکثرت بدن میں ہو یا آلات بول سے دفع ہوئی ہو یا بحران عرق النساء اور وجع مفاصل کا ہو۔ بحران پر استدلال بند خفیت کے کیا جاتا ہو جو بعد بول کے پیدا ہو کبھی یہ رسوب لطیف اور رقیق ہوتا ہو پس گمان کیا جاتا ہو کہ یہ رسوب محمود ہو اس واسطے کہ جب ہو کہ امراض حادہ میں ہیأت رسوب محمود کو دیکھ کر فریفتہ نہ ہو اگر رسوب محمود وقت نفیج میں برآمد نہ ہو اور نہ دلیل نفیج کی موجود ہو۔ اور کبھی یہ رسوب رقیق اور لطیف دلالت شدت برودت مزاج گردہ پر کرتا ہو۔ فرق مدی اور خام میں یہ ہو کہ مدی میں بد بو ہوتی ہو اور پہلی دلیل درم کی موجود ہوتی ہو اور اسکے اجزاء کا اجتماع اور افتراق آسان ہوتا ہو۔ اسی مدی سے ایک قسم وہ ہوتی ہو جسکو آمیزش مایہ زیادہ ہوتی ہو اور کسی قسم میں آمیزش کم ہوتی ہو اور اجزاء متمیز زیادہ ہوتے ہیں۔ اور خام میں کدورت اور غلاظت ہوتی ہو اجزاء اسکے آسانی سے یکجا اور متفرق نہیں ہوتے جس بول کا رسوب مخاطی و بکثرت ہو اگر یہ بول بکثرت آخر قریل و راجع مفاصل میں برآمد ہو خیریت پر دلیل ہوگا۔ رسوب شعری یعنی شکل بالون کے بہت بستہ ہونے رطوبت غلیظ لزجہ کے جو متطیل ہو پیدا ہوتا ہو حرارت نے پائا اثر کر کے اسکو اس شکل پر کر دیا ہو۔ اکثر یہ رسوب سفید ہوتا ہو اور کبھی سرخ اسکا انعقاد گردہ میں ہوتا ہو کہتے ہیں کبھی طول میں چند بالشت کا برآمد ہوتا ہو۔ رسوب مشابہ خمیر کے ٹکڑوں کے جو بھیکے ہوئے ہوں ضعف معدہ اور امعاء اور دونوں جگہ کے ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہو بیشتر اسکا سبب کھانا دودھ یا دہی کا ہوتا ہو۔ رسوب رملی ہمیشہ حصاۃ پر دلالت کرتا ہو بستی ہو چکی ہو یا ہوتی ہو یا بستہ ہو کر گل رہی لیکن سرخ رملی گردہ کی پتھری پر دلالت کرتا ہو۔ اور اگر سرخ نہ ہو مثلاً نہ کی پتھری پر دلالت کرے گا۔ رسوب مادی اکثر دلالت اسکی بلغم یا مدہ ہوتی ہو کہ اس مدہ کو بکثرت دیر تک ٹھہرنے کے تغیر لون اور اجزاء کا بارہ ہونا عارض ہوا ہو اور کبھی بکثرت احتراق کے جو مدہ کو عارض ہو یہ رسوب پیدا ہوتا ہو۔ رسوب غلیظ یعنی جو شکل خون بستہ کے ہو اگر اسکے اجزاء میں آمیزش زیادہ ہو ضعف جگر پر دلالت کرے گا اور جو اس سے کم ہو مجاری بول کے اخراج پر اور ان کے تفرق اتصال پر اور اگر اجزاء اس سوکے متمیز ہوں اکثر مثلاً نہ او قصبہ برآمد ہوگا اور بہت تفصیل



پیدا بھی ہوتا ہے لیکن نہیں ہوتا بلکہ تھوڑا سا رسوب انکے بول میں یا سطح بالائے بول پر ہوتا ہے یا - حلق بچ میں رہتا ہے - یہ بات کچھ مفرد نہیں  
ہو کہ اور ہر بول خارج ہو ہر فرد اور فرداً رسوب پیدا ہوا البتہ جس بول کا نفع بخوبی ہو چکا ہو اس میں رسوب کا فوراً پیدا ہونا ضروری  
بلکہ واسطے امتیاز اور معرفت رسوب کے واجب ہو کہ بعد خروج بول کے تھوڑی دیر صبر کریں اور پھر ملاحظہ کریں - رسوب غیر طبعی  
کی کئی قسمیں ہیں - خراطی - نخالی - کرسی - شیشی - شیشیہ زرنج - سرخ - زرد گہرا - لٹی - دسمی - ندی - مخاطی - شیشیہ - پارہ ہاے  
خمیر جو پانی میں ترکیب کئے ہوں - دموی - خلقی - اس میں سے شعری - رملی - حصوی - اور اس میں سے رمادی - خراطی - قشوی  
اس میں سے صفاحی جبکہ اجزا بڑے بڑے سفید اور سرخ ہوں یہ قسم اکثر دلائل کرتی ہو کہ اعضاے قریبہ بخاری بول سے  
جدا ہوئی ہو - اور قشر بعض دلائل کرتا ہے کہ مثلاً نہ سے بخت قروح مثلاً نہ یا جرب مثلاً نہ کے یا بوجہ مائل اور پھر جانے مثلاً نہ کے برآمد  
ہوتا ہو اور قشر احمر لخمی دلائل کرتے ہیں کہ اگر وہ سے آتے ہیں یا کوبھی صفاحی میں ایسے لکڑے برآمد ہوتے ہیں جنکا رنگ  
تیرہ گون اور سیاہ ہوتا ہو اور مثلاً نہ فلس ماہی کے یہ نہایت ردی ہو - جتنے اصناف رسوب غیر طبعی کے آگے مذکور ہوتے ہیں سب سے  
زیادہ اسکی ردات ہو اور صفحات اعضاے اصلہ کے چھلنے پر دلائل کرتی ہو پہلی دو قسمیں یعنی خراطی اور نخالی اکثر مضر نہیں  
ہوتیں بلکہ مثلاً نہ کو پاک کرتی ہیں بعض اطباء نے حکایت کی ہو کہ ایک شخص نے ذرا بچ جو ایک جوان زہراک ہو کھالیا اسکے بول  
میں سفید چھلکے برآمد ہوئے مثلاً نہ انڈے کے اس چھلکے کے جو نیچے پوست سخت کے ہوتا ہو یہ چھلکے جو قوت پانی میں گھولے جاتے  
تھے کھل جاتے تھے اور رنگ سرخ پیدا کرتے تھے فقط بذریعہ اس بول کے وہ شخص چھا ہو گیا اور زندہ رہا خراطی کی ایک قسم وہ ہے  
جو عرض میں ان دونوں قسموں سے کم ہو اور قوام میں غلیظ زیادہ ہو - اگر سرخ رنگ ہو اسکا نام کرسی یعنی رنگ اسکا مثل  
شکر کے ہوگا اور اگر سرخ نہ ہو اسکو نخالی کہتے ہیں - کرسی اگر سرخ ہو کبھی اس میں اجزا جگر کے خرق ہو کر آتے ہیں - اور کبھی خون  
سوختہ جگر کا اس میں ہوتا ہو - اور کبھی گرہ سے ہوتا ہو لیکن گرہ سے جو آتا ہو اس میں انصال لخمی زیادہ ہوتا ہو اور جو  
خون جگر سے آتا ہو وہ مثلاً نہ اس رسوب کے زیادہ ہوتا ہو جو لخمی ہو اور تفتیت اور پارہ پارہ ہونے کی قابلیت زیادہ رکھتا  
ہو - اور اگر زردی مائل زیادہ ہو گرہ سے ہوگا اسواسطے کہ جگر سے جو آتا ہو اس میں کسی قدر سیاہی سرخی کے ساتھ ہوتی ہو  
اور کبھی اس رسوب کے ساتھ وہ بھی رسوب ہوتا ہو جسکے اجزا جگر سے آتے ہیں نخالی یعنی جسکی شکل مثل بھوسی کے ہوتی ہو کبھی  
جرب مثلاً نہ سے ہوتا ہو اور کبھی اعضا کے ذوبان یعنی پھٹنے سے - ان دونوں میں فرق یہ ہو کہ اگر بچ قضیب میں خا - ش  
اور بول میں بوے بد ہو تو وہ رسوب جرب مثلاً نہ اور قروح مثلاً نہ سے ہوگا خصوصاً اگر اس بول سے پہلے بول مدی ہو چکا  
علی الخصوص اگر تمام دلائل نفع کے موجود ہوں اس وقت مثلاً نہ کے اوپر کی رگون کا صحیح المزاج ہونا یعنی ہوا اور ان میں  
کسی طرح کا تغیر یا سور مزاج واقع نہیں ہو بلکہ مرض نفس مثلاً نہ میں ہو لیکن اگر رسوب نخالی کے ساتھ التہاب وضعفت  
اور سلامت اعضاے بول پانی جائے اور اسکا رنگ مائل بہ تیرگی ہو یہ رسوب ذوبان اعضا سے ہوگا - اور  
سویقی یعنی شیشی جسکی صورت مثل شند کے ہو اکثر اسکا رنگ احراق سے خون کے ہوتا ہو اور وہ مائل بہ سرخی ہوتا  
ہو اور اکثر ذوبان اعضا سے پیدا ہوتا ہو یا ان میں خراش کی وجہ سے اگر مائل بہ سفیدی ہو - اور کبھی جرب مثلاً نہ سے  
پیدا ہوتا ہو - ناظر کتاب ہذا و شیشی کی ان دونوں قسموں میں جو ذوبان اعضا اور جرب مثلاً نہ سے



رومی اور بردوت پر دلالت کرتا ہو فصل چھٹی دلائل اقسام رسوب کے بیان میں پہلے ہم یہ بات کہتے ہیں کہ استعمال اہل لفظ رسوب اور ثقل کا عرف لغت کے مخالف ہو اس لیے کہ وہ استعمال لفظ رسوب اور ثقل کا خاص اس چیز پر نہیں کرتے جو بیٹھ جائے اور نہ نشین ہو بلکہ جس چیز کا قوام غلیظ ہو اور راسیت سے متمیز ہو جائے اگرچہ بیچ میں ٹھہرے یا پانی کے اوپر آجائے اسکو رسوب اور ثقل کہتے ہیں بعد اسکے ہم کہتے ہیں کہ رسوب کے ذریعہ سے استدلال کئی طور پر ہوتا ہے جو ہر رسوب سے اور اسکی مقدار اور کیفیت اور وضع اجزاء اور اسکے ٹھہرنے کی جگہ اور زمانہ اسکے خرمیج کا اور کیفیت اسکے آمیزش کی اجزاء بول میں جو ہر رسوب سے دلالت اس طرح پر ہوتی ہے کہ رسوب طبعی ہو اور محمود یعنی بہتر منقسم اور نفع طبعی پر دلالت کرے یہ رسوب وہی ہے جو سفید رنگ نہ نشین اجزاء میں اتصال اور اجزا یکساں اور برابر رکھتا ہو۔ اور یہ بھی ضرور ہو کہ ہر ایک جزو کی شکل مستدیر یعنی گول اور اسی یعنی کپنی اور برابر لطیف مشابہ رسوب گلاب کے ہونے نسبت دلالت کرنے رسوب کے نفعی مادہ پر تمام بدن میں مثل نسبت اس مادہ کے ہو جو سفید اور یکساں مشابہ القوام ہو نفع ورم یہ لیکن مدہ کثیف ہوتا ہو اور رسوب لطیف۔ رسوب و ثقل دلیل جیدہ اگرچہ رنگ اور استوائے قوام ہوا استوائے قوام نزدیک قدماے اطباء کے نفع پر زیادہ دلالت کرتا ہو بہ نسبت بیاض کے اس لیے کہ مستوی القوام جو اس قدر سفید ہو بلکہ احمر قانی ہو خوب تر ہو اس ابیض سے جس میں خشونت اور ناہمواری ہو۔ اکثر رسوب بگول ہوتا ہو اور بہت عمدہ رسوب کہ ابیض نہو سب سے پہلے رسوب احمر ہو اسکے بعد رسوب زرد اسکے بعد رسوب زرخشی ماور بدر رسوب کی ابتدا عدسی سے ہوتی ہو۔ اور لوگ جو کہتے ہیں اسکی طرف التفات نہ کرنا چاہیے کہ بیاض کبھی عدم نفع سے ہوتا ہو اور استوار بدون نفع کے نہیں ہوتا۔ اور بعض قسم کا بیاض جو جزو باقی آمیزش بیچ کے رسوب میں ہوتا ہو۔ رسوب رومی جو قابل مذمت کے ہو اسکا متفرق اور پراگندہ ہونا بہتر ہو استوائ اور یکجا ہونے سے۔ رسوب دی کی شناخت بخوبی مقرب بیان ہوتی ہو۔ رسوب جید کہ جس میں ہم اسوقت کلام کر رہے ہیں کبھی مدہ رفیق اور خام رفیق سے متمیز ہونا ہو لیکن مدہ میں اور رسوب میں بدبو کا فرق ہو یعنی مدہ میں بوے بد آتی ہو اور خام میں اور رسوب میں استواری اجزا کا فرق ہو یعنی خام کے اجزا استوار اور یکجا ہوتے ہیں۔ اور رسوب ان دونوں کے مخالف لطافت اور خفت میں ہوتا ہو۔ اور یہ رسوب جسکا ذکر ہو رہا ہے خاص امراض میں اسکا پیدا ہونا مطلوب ہو۔ حالت صحت میں اسکی خدائش نہیں ہو اس لیے کہ مریض اپنے اور غیر ذہن میں احتباس مواد رومی کو بخوبی پہچانتا ہو اور اس میں شک نہیں کرتا۔ اگر مواد میں نفع نہو فساد پر دلالت کرے گا اور صبح کو ہمیشہ یہ ضرور نہیں ہو کہ جو غلط اسکے بدن سے خارج ہوتی ہو پہچانا کرے بلکہ مناسب یہ ہو کہ یہ رسوب گھر صبح میں پیدا ہوا لیے فصول پر دلالت کرے جو غذائے غیر منقسم سے جدا ہوتے ہیں۔ اسکے بعد ایک ایسی چیز بارہ ہو کہ نہ نشین بول میں ہوتی ہو نفع یافتہ ہو یا غیر نفع ہو۔ لاغرا اندام کے بول میں بہ حالت صحت ثقل راسب کم ہوتا ہو خصوصاً وہ لوگ جسکو ریاضات کی فراغت ہو۔ اور جو ارباب پیشہ ایسے ہیں کہ انکو اپنی صناعت میں تعب زیادہ ہوتا ہو۔ یہ رسوب بکثرت بول میں ایسے فرہ آرمیون کے ہوتا ہو جو آسودہ حال اور بے فکر و اندیشہ ہوں۔ اسی طرح واجب نہیں ہو کہ لاغرا آرمیون کے بول میں بکالت مرض امید رسوب کی اس قدر یکجائے جتنے مریض فرہ اندام کے بول میں ہو سکتی ہو اس لیے کہ لاغرا اندام کے امراض اکثر دفع ہو جاتے ہیں اور کسی قدر رسوب انکے بول میں پیدا نہیں ہوتا۔ اور اکثر اگر



دلالت کرتا ہو۔ اور کبھی ایسا بول اگر ہمیشہ رہے لیٹر غرض پر دلالت کرتا ہو۔ جو بول کہ اسکا رنگ مشابہ رنگ کسی عضو بدن کے ہو ہمیشہ آنا  
 ایسے بول کا دلیل ہو کہ مرض اسی عضو میں ہو۔ بعض اطباء نے کہا ہے کہ اگر نیچے بول کے ایک شکر مشابہ ابریا د خان کے ہو مرض میں  
 طول ہوگا۔ اور اگر تمام مرض میں بول اسی کیفیت کا ہو موت کی خبر دیتا ہو۔ خام اور مدہ جو بول میں نکلتا ہو اس میں تفرقہ اندو  
 بدبو کے کیا جاتا ہو کہ وہ مدہ میں ہوتی ہو۔ جو بول مختلف الاجزا ہو جیسے اجزا بڑے اُس میں زیادہ ہوں دلالت کرے گا کہ فعل  
 طبیعت کا پورا ہو اور طبیعت نفعی برقرار ہو اور مساوات خوب کھلے ہوئے ہیں جس میں بول میں دورے سے نظر آئیں اور بعض کا بعض  
 ملا ہو جانا چاہیے کہ وہ بول بعد جلع کے خارج ہوا ہو فصل چوتھی رائج بول کے دلائل کے بیان میں اطباء کہتے ہیں کہ  
 کبھی کسی مریض کا بول ایسا نہیں دیکھا گیا جسکی بو موافق رائج بول صحیح آدمی کے ہو۔ ہم کہتے ہیں اگر بول میں کسبندہ بول قیضا ہو  
 بروقت خراج اور اخراج خامی پر دلالت کرتا ہو۔ اور اکثر امراض حادہ میں موت حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہو۔ اور اگر بول میں بے بد  
 ہو اور اسکے ساتھ دلائل نفعی کے موجود ہوں سبب بول کا خارش و زخم آلات بول کے خیال کرنا چاہیے اور اس پر استدلال خاص  
 علامتوں سے جسکا بیان آئندہ کیا جائے گا کرنا چاہیے۔ اور اگر نفعی نہ ہو یہ بھی سبب ہو سکتا ہو کہ جرب اور قروح وغیرہ موجود ہوں  
 اور یہ بھی جائز ہے کہ بھت عفونت کے پیدا ہوا ہو۔ اگر ایسا بول حیات حادہ میں ہو اور سبب آفت اعظم بول نمود دلیل  
 رسوات پر ہو۔ اگر بول میں بوے ترش آئے دلالت کرے گا کہ عفونت اخلاط بار دہ میں ہو مثل بلغم اور سودا کے اور ان پر حرارت  
 غریزی مستولی اور غالب ہوتی ہو۔ لیکن اگر مرض حاد ہو بوے ترش بول کی موت پر دلیل ہو سکتا ہے کہ یہ بو اس وقت دلالت کرتی ہو  
 حرارت غریزی کی موت پر اور استیلا سے بروقت طبیعت پر باد وجود حرارت غریبہ کے۔ بوے بول جو اہل بھادات ہو غلبہ خون پر دلالت  
 کرتی ہو۔ اور جس بول میں بوے بد زیادہ ہو غلبہ صفر پر دلیل ہو اور بوے بد اہل بر ترشی غلبہ سودا پر۔ بول بد بو جو وقت صحیح  
 آدمیوں کو ہمیشہ آیا کرے ان حیات پر دلالت کرے گا جو عفونت سے پیدا ہوتی ہیں۔ یا اس عفونت کے کم ہونے پر اور  
 نکال جانے پر دلالت کرے گا جو اسکے بدن میں جھتس ہو عفونت کے نکل جانے کی شناخت یہ ہو کہ اسکے بعد خفت پیدا ہوگی۔  
 جو وقت امراض حادہ میں بد بو بول برآمد ہوتے ہوتے زوال اس بوے بد کا اس سے ہو جائے اور یہ زوال بتدیج نہ  
 ملکہ دفعہ ہو اور بعد زوال کے راحت مریض کو حاصل نہ ہو بول علامت سقوط قوی کی ہوگا فصل پانچویں ان دلائل  
 کے بیان میں جو باعتبار زبد کے یا خون میں زبد کی پیدائش رطوبت اور اس ریج سے جو پانی کے اندر گھسی ہوئی ہو زبد  
 دفع کے مع خروج بول کے ہوتی ہو۔ جو ریج خارج بدن سے ہو ہمراہ بول کے ہو اسکو جسم بول میں کسی قدر اعانت زبد پر ضرور  
 ہوتی ہو خصوصاً جس وقت کہ ریج تمام بدن میں غالب ہو جیسے وہ لوگ جنکے بدن تدبیر نفاسات کثیرہ کے ہوتا ہو  
 زبد کی دلالت کبھی بذریعہ لون کے ہوتی ہو جیسے زبد سیاہ یا اشقر برقان پر دلالت کرتا ہو۔ اور کبھی زبد کی دلالت  
 بھت چھوٹے اور بڑے ہونے کے ہوتی ہو۔ بڑا ہونا کف کا لزوجت پر دلالت کرتا ہو۔ اور کبھی دلالت بھت قلت اور کثرت  
 کے ہوتی ہو۔ کثرت زبد کی لزوجت اور ریج کثیر پر دلالت کرتی ہو۔ یا زبد کے بدیر پیٹھنے یا جلد بیٹھ جانے سے دلالت ہوتی ہو  
 اور میں بیٹھا زبد کا لزوجت پر دلالت کرتا ہو۔ بڑے بڑے ٹکڑے زبد کے جو بہت دیر تک باقی رہیں امراض گردہ میں طول  
 مرض پر دلیل ہوتے ہیں اسلئے کہ انکو دلالت ریح اور لزوجت پر ہو۔ حال یہ کہ خلط لزج امراض گردہ میں دی ہو کہ انکو



محمود ہے۔ اور بیشتر بول غلیظ کد رکشہ کا بعد بول غلیظ قلیل کے خارج ہونا دلیل خیریت کی ہوتا ہے۔ اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے کہ جو وقت بول غلیظ کد رجو متھوڑا متھوڑا آتا تھا دفعہ کثرت برآمد ہوا اور سہولت دفع ہو جو مادہ باعث بول غلیظ قلیل کا تھوڑا منفر اور شگافہ ہو جائے اس بول سے اکثر مرض دفع ہو جاتا ہے وہ مرض خواہ حمیات مادہ میں سے ہو یا اور امراض متلائی یا محض متلا ہو کہ ابھی اس مرض میں پیدا ہوا ہے۔ اور یہ قسم بول کی نادر الوقوع ہے۔ جو بول لون طبعی پر ہونی اتر جی جو وقت اس میں غلیظ کی افراط ہو جائے گا یہ بول بخوبی پریشان کرتے مواد کثیرہ پر دلالت کرتا ہے اور اس دلالت کی صحت باسانی دفع ہونا بول کا کرتا ہے۔ اور کبھی ایسا بول تلف مرض پر دلیل ہوتا ہے اس لیے کہ اسکو دلالت کثرت اخلاط اور ضعف قوت پر ہوتی ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ بدشواری خارج ہو اور مقدار میں کم ہو بول غلیظ کی قسم جدید جس سے بحران امراض طحال اور حمیات مختلط کا ہوتا ہے اس میں استوائہ اجزا کی توقع نہیں ہوا اس لیے کہ طبیعت دفع میں عمل کرتی ہے اور بجائے مستوی اور غیر مستوی دونوں کو دفع کر دیتی ہے۔ بول منشور یعنی جبکہ اجزا بوجہ کثرت جوش کے پراگندہ ہوں بالکل کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہے اور باہر کا یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ طبیعت بطرف نفع دینے اخلاط کے مشغول ہے۔ وہ بول غلیظ جبکہ شغل نہتی ہو حصہ گروہ پر دلالت کرتا ہے جس بول غلیظ سے دلالت انفجار اور ام پر ہوا سپر استدلال بذریعہ اس چیز کے ہوتا ہے جو اس میں ملکر برآمد ہوتا ہے اور اس چیز سے ہوتا ہے جو اس بول سے پہلے پیدا ہوئی ہو۔ علی ہولی چیز سے استدلال جیسے کہ اسپر دلوے بد دلالت کرتی ہے یا پھر پھر جو بول میں مثل سفید یا سرخ پتروں کے یا مثل بھوسے وغیرہ کے دفع ہوتے ہیں کہ جسے استدلال دم کے ٹوٹنے پر بعد بول کے ہو سکتا ہے۔ اور بول سے پہلے جس علامت سے استدلال ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً قبل از بول علامت دم یا قرحہ مثلاً یا گردہ کی خواہ جگر یا اطراف صدر کے قرحہ کی موجود ہو یہ دلیل ہوگی دم کے شگافہ ہونے پر۔ پھر اگر اس بول سے پہلے بول غسالی شبیہ غسالہ گوشت تازہ کے برآمد ہوا ہو مرض جدید میں ہوگا۔ یا براز غسالی پہلے ہوا ہو دم یا قرحہ مقعر کبد میں ہوگا۔ اور اگر بول سے پہلے ضیق نفس اور سرفہ خشک و درج ناقص اعضا سے سبب میں پیدا ہو دم ذات الحجب شگافہ ہو کر ازراہ شریان عظیم کے مادہ مرض کا دفع ہو اور اگر اس بول میں مدہ نفع یا قرحہ برآمد ہو تو ہوگا اکثر صحیح آدمی آرام طلب جسے ریاضت ترک کی ہو ایسا بول جو مشابہ مدہ اور صدیہ کے ہو دفع کرتا ہے کہ اس ذریعہ سے اپنے بدن کا تنقیہ ہو کر لیتا ہے اور جو تریل اور سستی اسکے بدن میں بوجہ ترک ریاضت کے پیدا ہوتی ہے بعد اس بول کے دفع ہو جاتی ہے۔ ایضا جو وقت جگر خواہ وہ اعضا جو متصل جگر کے ہیں انہیں سسے پڑ جائیں بیشتر بول غلیظ تابع کھل جانے ان سدوں کے ہوتا ہے اور مادہ ان سدوں کا براہ بول دفع ہوتا ہے۔ اور یہ غلاظت مثل غلظت ریم کے نہیں ہوتی۔ اور جو غلاظت بول کی بوجہ شگافہ ہونے دم کے ہوتی ہے وہ مثل ریم کے ہوتی ہے اگر بول غلیظ مائل بہ سیاہی ہو اور اسکے ساتھ درد بھی بائیں طرف ہو مرض طحال میں ہو غلے ہذا القیاس اگر درد ذات کے اوپر یا بالائے شکم ہو مرض معدے میں ہو۔ اور اکثر یہ بات امراض سدہ جگر اور مجاری بول سے پیدا ہوتی ہے۔ بول مکدر اکثر سقوط قوت پر دلالت کرتا ہے اور جو وقت قوت ساقط ہو برودت غالب ہو جاتی ہے اس وقت بول مثل اولے کے نکلتا ہے۔ بول مکدر جبکہ رنگ شبیہ شراب ردی اور خراب کے ہو یا چنے کے پانی کا سارنگ ہو زنان حاملہ کا ہوتا ہے۔ یا ان لوگوں کا جنکے احشائیں اور ام گرم مریض ہوں۔ وہ بول جو مشابہ بول خچر کے ہو یا مشابہ بول دواب کے ہو اور اسکی صورت یہ ہو کہ گویا بھولا ہوا متخائل ہو بخت شدت جوش کھانے کے ایسا بول فساد اخلاط بدن پر دلالت کرتا ہے۔ اور اکثر اسکی دلالت خام ہوتی ہے کہ اس میں کسی قدر حرارت نے اثر کر کے ریح غلیظ کو براگینختہ کر دیا ہے۔ اسی طرح کبھی یہ بول ویر صلیع کے جو آئندہ آنیوالا ہے یا صلیع موجود ہے



ہوا ہو۔ یا صفراے مخی اگر اسکا رنگ مائل زردی ہو۔ اور اگر بول میں کوئی رنگ نہ تحلیل پانے بلغم زجاجی پر دلالت کرے گا۔ اور یہ بات اکثر مصرع کے بول میں پیدا ہوتی ہو۔ جو بول رقیق کہ اس میں رنگ بکثرت ہو جانا چاہیے کہ اسکا رنگ بوجہ نفیج کے نہیں ہو اسلئے کہ اگر نفیج اس میں پیدا ہوتا تو اس میں بھی کسی قدر ظاہر ہوتا یعنی قتل نفیج کا پہلے قوام کو درست کرتا لیکن یہ رنگ مثلاً بکثرت ملنے مرہ صفرا کے بول میں ہوا ہو اس واسطے کہ اول قتل انفاج کا یہی ہو کہ قوام درست ہو بعد اسکے رنگ بدلے اسی وجہ سے اگر بول رقیق زرد رنگ تمام مدت مرض میں خارج ہو کرے شرار و فساد پر دلالت کرے گا اور قوت قوت ہاضمہ پر جو قوت بول رقیق ایسا نظر آئے کہ اسکے اجزاء میں سرخی اور زردی کا اختلاف ہو یقین کرنا چاہیے کہ صاحب بول کو کسی طرح کا تعب جس سے التهاب حرارت ہوتا ہو عارض ہوا ہو۔ اور اگر بول رقیق میں کچھ اشیا مثل سبوس کے نظر آئیں اور مثلاً میں کوئی مرض نہ ہو یہ کیفیت کبھی احتراق بلغم کے ہوگی۔ بول غلیظ امراض حادہ میں بہر حال کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہو اور اکثر ذوبان پر بھی دلیل ہوتا ہو۔ اور ذوبانی بول وہ ہو کہ اگر تھوڑی دیر تک رہنے دین مجھد اور غلیظ ہو جائے خلاصہ یہ ہو کہ بول کی کدورت بوجہ اجزائے ارضی کے جسمیں سچ بھی شامل ہو کر اجزائے مائی سے مختلط ہو پیدا ہوتی ہو جو قوت یہ تینوں چیزیں مجتمع ہوں کدورت حاصل ہوتی ہو۔ اور جب ان تینوں میں سے ایک دوسرے سے جدا ہو جائے صفائی حاصل ہوتی ہو۔ بعد اسکے یہ بھی ضرور ہو کہ بول کے تین حالتوں میں نظر کی جائے۔ پہلی یہ حالت ہو کہ بروقت خروج کے بول رقیق ہو اور بعد اسکے غلیظ ہو جائے ایسے بول کو دلالت اس بات پر ہوتی ہو کہ طبیعت کو شش کر رہی ہو اور انفاج میں مصروف ہو لیکن مادہ نے ابھی ہر طرح کی اطاعت نہیں کی کسی قدر قبول اثر ہوا ہو اور کبھی ایسا بول ذوبان اعضا پر دلالت کرتا ہو جب اسکی علامات موجود ہوں۔ دوسری حالت یہ ہو کہ بول بروقت خروج کے غلیظ ہو اور بعد اسکے صاف ہو جائے اور شری غلیظ بول سے بذریعہ رسوب اور تہ نشین ہونے کے متمیز ہو جائے یہ بول دلالت کرتا ہو کہ طبیعت نے مادہ کو مقبور کر دیا ہو اور خوب نفیج دیا ہو۔ اور جس قدر اسکی صفائی بڑھتی جائے اور رسوب زیادہ ہوں اور جلد پیدا ہوں نفیج پر زیادہ تر دلیل ہوگا۔ تیسری حالت متوسط ہو درمیان اول اور دوم کے یعنی بروقت خروج کے قوام اسکا نہ غلیظ ہو اور نہ رقیق اگر یہ حالت ہمیشہ رہے اور طبیعت میں قوت بحال خود ثابت ہو گمان ہوگا کہ نفیج تمام کو چوبچ جائے گا۔ اور اگر قوت بحال خود ثابت نہ ہو خوف اس بات کا ہوگا کہ نفیج سے پہلے مریض ہلاک ہو جائے گا۔ اور اگر اس طرح کا بول حالت متوسط پر زمانہ دراز تک رہے اور سطح کی علامت خوف دہندہ از قسم ضعیف قوت وغیرہ پیدا نہ ہوں نہ بعد از مدہ اور نہ بول ثوران مادہ اور نہ باری بخاری پر دلالت کرتا ہو جو بول پہلے رقیق ہو کر غلیظ ہو جائے جیسے حالت اول میں بیان ہوا اور یہی کیفیت اسکی مستمر رہے بہتر ہو نسبت اس بول کے جو غلیظ قوام پر اکثر اوقات خارج ہو کرے اور اسکی غلاظت میں کمی و بیشی نہ ہو۔ اکثر اوقات بول غلیظ اور مکدر ہو جاتا ہو بوجہ سقوط قوت کے نہ بوجہ دفع طبیعت کے۔ جو بول مائی خارج ہوتا ہو اور بائیت پر باقی رہے البتہ عدم نفیج پر دلیل ہو۔ بہت عمدہ بول غلیظ وہ ہو سکا نکلتا آسانی ہو اور اسکے اجزاء سکھنے کے ساتھ ہی جدا ہو کر بیٹھ جائیں یہی بول فالج کو دور کرتا ہو اور نیز امراض بلغمی کو جو بول کہ غلیظ دفع ہوتا ہو اور بعد اسکے اس میں رقت بتدریج شروع ہوا و کثرت سے برآمد ہوا کرے یہ علامت



بدن رطوبت کو زیادہ جذب کرتے ہیں اس واسطے کہ نمودار میں زیادہ ہو پس زیادہ مادہ کی انکو حاجت ہو۔ جو وقت انکا بول حیات  
 حادثہ میں بہت رقیق ہو جائے لڑکے اپنے حال طبعی سے زیادہ بعید ہوں گے اور ہمیشہ رہنا اس کیفیت کا لڑکوں میں  
 ہلاکت پر دلالت کرتا ہو مگر یہ کہ اسکے ہمراہ علامات صالحہ اور ثبات قوت ہو اس وقت بول رقیق لڑکوں میں ایک خراج جو آئندہ  
 ہونے والا ہو اس پر دلیل ہوگا خصوصاً نیچے ناحیہ جگر کے۔ اسی طرح اگر ایسا بول صحیح آدمی کو ہمیشہ ہوا کرے اور اسکی کیفیت ان میں  
 تبدیلے ایک دم پر دلالت کرے گا اس مقام پر جہاں انکو در محسوس ہوا کرتا ہو۔ اور اکثر ایسے لوگ ہمراہ استمرار رقت بول کے ایک  
 در در گردہ یا تیگاہ میں احساس کیا کرتے ہیں۔ پس معلوم ہوگا کہ وہ مقام تیگاہ اور گردوں کا مستعد واسطے دم کے ہو پھر اگر درد  
 اور ثقل مقام خاص میں نہ ہو بلکہ تمام بدن میں ہو شور اور جدری اور ایسے اور ام پر جو تمام بدن کو شامل ہوں دلالت کرے گا  
 رقت بول کی بروقت بحران کے بدون تدریج اور آہستگی کے دفعہ نکس مرض کی خبر دیتی ہو۔ بول کا بکرے غلیظ ہونا اکثر حالات  
 میں عدم نفع پر دلالت کرتا ہو اور اکثر حالات میں نفع پر ان اخلاط کے دلیل ہوتا ہو جنکا قوام غلیظ ہوا وقت میں حیات غلطی کے  
 خواہ بروقت شکافہ ہونے اور ام غلطی کے ایسا بول ہوتا ہو۔ اکثر ولادت اس بول کے امراض حادثہ میں برائی پر  
 ہوتی ہو مگر ہمیشہ بول کا رقیق رہنا شر پر زیادہ تر دلالت کرتا ہو ایسے کہ بول غلیظ پھر کسی قدر ہضم پر دلالت کرتا ہو  
 اور وہ ہضم ایسا ہو کہ بول کے قوام کو کسی قدر درست کرتا ہو پس باہن نظر کہ اس بول کو ہضم پر اور قوت دافہ کے  
 دفع میں مستقل ہونے پر دلالت ہو امید صلاح ہو سکتی ہو۔ اور باہن نظر کہ غلط قوام فساد مادہ اندک کثرت اور مانع ہونا اسکا  
 نفع سے جسکے ذریعہ سے تیز نائیت بول میں ہوتی ہو اور رسوب پیدا ہوتا ہو شر پر دلالت کرتا ہو۔ اور ان دونوں باتوں پر  
 یعنی صلاح اور شر پر استدلال اس طرح پر کیا جاتا ہو کہ اگر بعد بول کے راحت پیدا ہو بول کا غلیظ ہونا بوجہ ہضم کے  
 ہی۔ اور اگر ضعف زیادہ ہو جائے غلاظت بول کی جہت فساد اور کثرت مادہ کی ہوگی۔ سلم بول غلیظ حیات  
 میں وہی ہو جو کثرت یکبارگی دفع ہو۔ اور اگر تھوڑا تھوڑا دفع ہو دلیل کثرت اخلاط اور ضعف پر ہوتا ہو۔ نافع بول غلیظ  
 کی وہ قسم ہو جسکے بعد بول معتدل ہمراہ راحت مریض کے خارج ہو۔ اگر بول رقیق امراض حادثہ میں غلیظ ہو جائے  
 اور مریض کو اسکے بعد راحت حاصل نہ ہو وہاں اخلاط یا اعضا کے گھٹنے پر دلالت کرے گا۔ صحیح آدمی کی جو وقت یہ کیفیت ہو  
 کہ بول غلیظ ہمیشہ جاری رہے اور کسی قسم کا درد اطراف سر میں خواہ انکساریے ٹوٹنا بڑی وغیرہ کا محسوس ہو اسکو تب کی  
 خبر دیتا ہو اور بیشتر یہ بات صحیح آدمی میں زیادہ دفع ہونے فضول سے بطریق بحران کے یا جہت شکافہ ہونے قروح کے  
 اطراف مجاری بول کے پیدا ہوتی ہو۔ رقت اور غلط دونوں جو بجا فراط ہوں اس واسطے عدم نفع پر دلالت کرتے ہیں  
 کہ نفع کو اعتدال قوام مانع ہوتا ہو۔ غلیظ کا نفع یہ ہو کہ مائل یا جانب رقت ہو جائے۔ اور رقیق کا نفع یہ ہو کہ پختہ ہو کر  
 اند کے غلیظ ہو جائے۔ بول غلیظ جیسا ہم اوپر لکھ چکے کبھی صاف اور شفاف ہوتا ہو اور کبھی غلیظ میں کدورت ہوتی ہو  
 فرق درمیان غلیظ شفاف اور رقیق کے یہ کہ غلیظ شفاف جو وقت ہلایا جائے حرکت دینے سے تاکہ اس میں لہریں پیدا ہوں  
 اسکے اجزاجن میں لہریں پیدا ہوتی ہیں چھوٹے نمونہ بلکہ اس میں بڑی بڑی لہریں پیدا ہونگی اور حرکت اسکی لٹی ہوگی اور  
 جب بول غلیظ شفاف میں کف بہت پھولا ہوگا اور دیر میں بیٹھے گا اس بول کو وہ بغم پیدا کرتا ہو جس میں ہضم حید



ہوتا ہو۔ اور کبھی بوجہ کثرت خون کے مگر اکثر ضعف جگر ہی سے ہوتا ہو۔ جو سور مزاج جگر پر کیوں نہ غالب ہو۔ اور اس ضعف جگر پر  
ضعف قوت اور انحلال اسی قوت کا دلالت کرتا ہو پھر اگر قوت قوی ہو بیشک یہ بول کثرت خون سے ہو گا اور خون میں  
زیادتی اُس مقدار سے بڑھ جائے گی جتنی مقدار تک قوت مزیدہ تمیز کامل مانیت سے کر سکے۔ اور منجملہ الوان مرکب کے زیتی ہو  
اور یہ وہ دردی ہو جس میں دہنیت یعنی چکنائی کی آمیزش ہو۔ اور یہ رنگ مشابہ روغن زیتون کے ہوتا ہو۔ اور  
کسی قدر شفاف چمکتا ہو جس میں چکنائی کی چمک ہوتی ہو۔ اور قوام اسکا شفاف مائل بغلاطت ہوتا ہو۔ اور اکثر احوال میں یہ  
بول شر بہ دلیل ہوتا ہو اور بہتری اور نضج اور صلاح حال پر دلالت نہیں کرتا ہو۔ اور کبھی بندرت استفراغ مواد دموی پر  
جن میں وسومت ہو برسبیل بحران دلالت کرتا ہو۔ یہ بات اُس وقت ہوتی ہو کہ جب اُس بول کے بعد راحت پیدا ہو۔  
اور مملک اس قسم میں وہ بول ہو جس میں ہمراہ وسومت کے بوے بد ہو خصوصاً جب بخوڑا تھوڑا ہو۔ اور جب اس بول  
میں کوئی چیز مشابہ غسالہ گوشت تازہ کے ملتی ہو نہایت ردی ہو۔ اور یہ بول اکثر استسقا اور سل اور قولنج ردی میں ہوتا  
ہو۔ اور اکثر بعد بول سیاہ کے بول زیتی ہوتا ہو دران حالیکہ بول سیاہ مقدم ہو اُس وقت یہ بول صلاح کی علامت ہوتا ہو۔  
اور بیشتر بول زیتی جو تھکے دن مرض کے دلالت کرتا ہو کہ مریض ساتوین دن موت پائے گا بشرطیکہ وہ مرض امراض حادہ  
سے ہو۔ بالجلہ بول زیتی کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ یا تمام مقدار اسکی چکنی ہو یا نیچے کے اجزا چکنے ہوں۔ ۲۔ یا اوپر کی سطح  
چکنی ہو۔ ۳۔ ایضاً یا زیتی بول رنگ میں مثل روغن زیتون کے ہو جیسے مرض سل میں خصوصاً ابتداءے سل میں۔  
یا فقط قوام میں زیتی ہو۔ یا دونوں میں جیسے امراض گردہ میں یا کمال شدت اور آخر درجہ سل میں ہو۔ اور منجملہ  
الوان مرکب کے ارغوانی ہو کہ وہ ردی اور قتال ہو اسلئے کہ دلالت کرتا ہو کہ احتراق دونوں مرہ کا ہوا یعنی مرہ سودا  
اور مرہ صفرا کا۔ کبھی سرخ رنگ ایسا ہوتا ہو کہ اُس میں سیاہی کی آمیزش ہوتی ہو اس بول کو دلالت حیات مرکب پر  
اور اُن حیات پر جو اخلاط غلیظ سے پیدا ہوں ہوتی ہو۔ پھر اگر سیاہی میں صفائی آتی جائے اس طرح پر کہ سیاہی بول کی  
اوپر چڑھتی جائے اور نیچے سے صاف ہوتا جائے ذات الخنب پر دلالت کرے گا فصل تیسری قوام بول  
اور اسکی صفائی اور کدورت کے بیان میں قوام بول کا غلیظ ہوتا ہو یا رقیق یا معتدل۔ بہت رقیق  
عدم نضج پر ہر حال میں دلالت کرتا ہو مرض کے اوقات اربعہ میں سے کوئی وقت کیوں نہ ہو۔ اور اسی طرح بول قیق  
عروق کے سدوں پر خواہ ضعف گردہ یا ضعف مجاری بول پر دلالت کرتا ہو۔ اگر ضعف قوت جاذبہ میں ہو تو  
سوائے مقدار رقیق کے غلیظ کا جذب نہیں ہوتا۔ اور اگر دافعہ میں ضعف ہو فقط رقیق کو جو مطیع دفعہ پر ہو  
خارج کرے گی۔ ایضاً بول رقیق بکثرت پانی پینے پر دلالت کرتا ہو۔ اور ایسے مزاج پر جس میں برودت شدید مع  
یہوست ہو۔ امراض حادہ میں بول رقیق ضعف قوت ہاضمہ پر دلالت کرتا ہو۔ اور عدم نضج اکثر جمیع قوی کے  
ضعف پر دلیل ہوتا ہو کہ آب مشروب میں کسی طرح کا تصرف طبیعت نہیں کرتی ہو بلکہ جیسا پانی پیا جاتا ہو ویسا ہی  
مجاری بول سے پھسل کر نکل آتا ہو۔ ایسا بول رقیق لڑکوں میں نہایت ردی ہو بہ نسبت جو انون کے اسلئے کہ  
لڑکوں کا بول طبعی بہ نسبت جو انون کے غلیظ تر ہوتا ہو کہ انکے مزاج میں رطوبت غالب ہوتی ہو اور اُنکے



یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ کبھی بول سفید ہوتا ہے اور مزاج گرم صفا دی ہوتا ہے۔ یا بول سُرخ ہوتا ہے اور مزاج بار دہنی ہوتا ہے سو سہل  
 کہ صفر جس وقت مجری بول سے نکلتا ہوتا ہے اور بول سے مختلط نہیں ہوتا ہے بول سفید رنگ باقی رہ جاتا ہے پس ضرور بول سفید کی  
 کیفیت میں تامل کرنا چاہیے پس اگر اسکی رطوبت چلتی ہو اور ثقل بہت اور گاڑھا ہوا در قوام بول کا مائل بطرف غلاظت  
 کے ہو جانا چاہیے کہ بیاض برودت اور بغم سے پیدا ہوئی ہو۔ اور اگر رنگ چمکتا ہوا نہواور نہ ثقل میں کثرت اور مشابہ  
 صیقل کی ہوئی چیز کے ہو مجتمع الاجزاء اور نہ سفیدی مائل بہ تیرگی ہو جانتا چاہیے کہ یہ سفیدی بجمت پوشیدہ ہو نے  
 خلط صفا دی کے کسی دوسرے مقام پر ہو یعنی صفر بول سے الگ ہو کر کسی مقام میں بدن کے پوشیدہ ہو رہا ہو۔ اگر  
 بول مرض حاد میں سفید ہو اور اس مقام پر دلائل سلاست کے موجود ہوں جبکہ ذریعہ سے خوف سرسام وغیرہ کا نہو سکے  
 جانتا چاہیے کہ مادہ حادہ کسی اور مجری کی طرف مائل ہوا ہو اور معاین ایسے وقت سنج عارض ہو گا یعنی خراش پیدا ہوگی۔  
 امراض بار دین میں سرخ بول ہونے کا سبب منحصر چند امور میں ہو۔ یا بجمت شدت درد کے جس سے تحلیل صفرے کی ہوئی ہو  
 جیسے قولنج بار دین عارض ہوتا ہو۔ یا کوئی سدہ بلغمی جو اس مجری میں پڑ جاتا ہو درمیان مرارہ اور امعا کے واقع ہو پس  
 انضباب صفرے کا طرف امعا کے طبعی اور عادی نہیں ہوتا بلکہ باضطرار ہر اسی بول اور اس کے ساتھ نکلنے پر آمادہ ہوتا ہے  
 جیسا کہ قولنج بار دین میں یہ بھی اتفاق ہوتا ہو۔ یا بجمت جگر کے اور اسکی قوت کم ہونے سے کہ تیز درمیان مائیت اور خون  
 کے کرے بول سرخ ہوتا ہو جیسے استسقاء بار دین اور ان امراض میں جو اکثر ضعف جگر سے پیدا ہوں مگر یہ بول مشابہ  
 غسالہ گوشت تازہ کے ہوتا ہو۔ یا یہ سبب اس احقان کے جو سدہ سے پیدا ہوتا ہو پس بغم کے رنگ کو اندر رگون کے  
 بوجہ عفونت لاحقہ کے بدل دیتا ہو۔ شناخت اسکی یہ ہو کہ اس بول کی مائیت اور ثقل بموجب اوصاف مذکورہ بالا کے  
 ہوتی ہو بعد اس کے رنگ اسکا ضعیف ہوتا ہو اور چمکتا نہیں ہو۔ اور صفرادی بول کا رنگ اکثر چمکتا ہوا ہوتا ہو۔ اور  
 اکثر ایسی صورت میں پہلے بول سفید ہوتا ہو بعد اس کے سیاہ اور بدبو ہو جاتا ہو جیسے یرقان میں۔ کھانا کھانے کے بعد بول سفید  
 ہوتا ہو اور ایسا ہی رہتا ہو بیان تک کہ ہضم شروع ہو پس رنگ آنا شروع ہو جاتا ہو۔ اور اسی وجہ سے جنکو بیماری  
 سر یعنی بیداری کی ہوتی ہو انکا بول سفید ہوتا ہو اور اس رنگ کی اعانت تحلیل ہو جانا حار غریزی کا کرتا ہو لیکن  
 آئین چمکتا نہیں ہوتی بلکہ مائل بہ کدورت ہوتا ہو بجمت نفیج نمونے کے۔ اور سرخ رنگ کا بول فضل ہو امراض حادہ  
 میں بول مائی سے۔ اور اس فیض بنظر اپنے قوام کے بھی مائی سے بہتر ہو۔ اور سُرخ برنگ خون میں بخونی بہت احمر صفا دی  
 کے زیادہ ہو۔ اور احمر صفا دی بھی اس قدر ناک نہیں ہو اگر صفراساکن ہو اور مخوف ہو اگر صفراسمحرک ہو۔  
 بول احمر امراض گردہ میں ردی ہو اسلئے کہ وہ اکثر دلالت درم گرم پر کرتا ہو۔ اور سر کے اد جاع میں اختلاط عقل سے  
 خبر دیتا ہو۔ جس وقت امراض حادہ میں بول سُرخ برآمد ہونا شروع ہو اور اسی طرح باقی رہے اور اس میں رسوب  
 نہو خوف ہلاک کرنے کا ہوگا۔ اور درم گردہ پر دلالت کرے گا۔ اور اگر باوجود سرخی کے کدورت ہو اور اسی طرح  
 باقی رہے درم جگر۔ اور ضعف حار غریزی پر دلالت کرے گا۔ بول کے الوان میں چند الوان مرکب ہیں ازراہ بول غالی  
 ہو مشابہ غسالہ گوشت کے جو تازہ ہو۔ اور مشابہ اس خون کے جس میں پانی ملایا جائے۔ اور کبھی بوجہ ضعف جگر کے



امراض حادثہ میں بھی ہوتا ہے جیسے بول سیاہ کسی مریض کا رقیق ہوا اور اس میں تعلق مختلف اطراف میں پایا جادے پس یہ بول اکثر دوسرا اور  
سہرا و صم اور اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر تھوڑا تھوڑا نکلتے اور زمانہ طویل میں واقع ہوا اور بول اسکی تیز ہوا اور حمیات  
میں ایسا بول خارج ہوا ہو اس وقت میں اس بول کو درد سر اور اختلاط عقل پر زیادہ دلالت ہوگی۔ اور اگر باوجود تب کے  
سہرا و صم اور اختلاط عقل اور درد سر موجود ہو عرفاً آئندہ پردلیل ہو۔ یہ بھی ممکن ہو کہ بول سیاہ سنگ گردہ کا سبب حکم نفس  
نے لکھا ہو کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ میں بہتر ہو اور نیز ان امراض میں جنگا ہیجان اور سوزش اختلاط غلیظ سے ہوا اور بول سیاہ  
امراض حادثہ میں ممکن ہو میں کتنا ہوں کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ میں بھی ردی ہو اگر احراق شدید ہمراہ ان امراض کے  
پایا جائے اس وقت اور سب علامات میں تامل کرنا چاہیے۔ بول سیاہ مناسب دلائل میں مشائخ کے نہیں ہو بنا برآں قواعد کے جواب پر  
معلوم ہو چکے اور اسکا واقع ہونا بدون سبب عظیم کے مشائخ میں اور اسی طرح عورتوں میں ممکن نہیں ہو۔ بول سیاہ بعد تعب و شقت کے  
مشائخ بالیس پردلیل ہوتا ہو۔ بالجلد بول سیاہ ابتدائے حیات میں قاتل ہو اور انتہائے حیات میں بھی اگر کسی ہمراہ خفت مرض میں نظر ہر نو  
مہلک ہو اور بحران حید پردلیل نہیں ہو یا پھر ان طبقہ بول سفید کا۔ بول سفید سے دو معنی سمجھے جاتے ہیں۔ ایک یہ ہو کہ خفیف اور  
شفاف ہو اسلئے کہ عوام الناس شفاف کا بھی ابض نام رکھتے ہیں جیسے صاف شیشہ یا صاف بلور کو بھی سفید کہتے ہیں۔ دوسرے  
حقیقت میں سفید جبکہ رنگ مضق بصر ہو جیسے دودھ اور کاغذ اور یہ ابض شفاف نہیں ہوتا ہو کہ اس میں بصر نفوذ کرے اسلئے کہ شفاف  
حقیقت میں جمیع اقسام الوان کے معدوم ہونے کو کہتے ہیں۔ اگر بول سفید بعضی شفاف ہو برودت زائد پردلیل ہوگا اور بہت  
کہ نفعی اختلاط سے یاس ہو۔ اور اگر بول شفاف غلیظ ہو بلغم پر دلالت کرے گا۔ بول ابض حقیقی بے غلط کے نہیں ہوتا اسکے  
بعض اقسام کی سفیدی مثل مخاط کی ہوتی ہو اور کثرت بلغم خام پر دلالت کرتی ہو۔ اور بعض اقسام کی سفیدی مثل دسم کے ہوتی ہو  
یعنی مشابہ اس پکنائی کے جو بدن انسان میں ہو اور یہ رنگ چربی کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہو۔ اور بعض اقسام کی سفیدی مثل  
چربی کے ہوتی ہو اور یہ بول بلغم پر دلالت کرتا ہو یا پگھلنے پر کسی عضو کے جو واقع ہو چکا ہو یا قریب واقع ہونے والا ہو۔ اور  
بعض قسم کی سفیدی فقاعی یعنی برنگ بوزہ یا درہڑہ ہو مگر رقت توام بھی یہ بول قروح ریناک اور آفات مجاری بول پر  
دلالت کرتا ہو اور اگر مدہ نہ تو ایسی سفیدی بجمت غلبہ مادہ کثیرہ کے جو خام ہو پیدا ہوتی ہو اور بیشتر اسکے ساتھ رنگ مثانہ کا  
مرض بھی ہوتا ہو۔ بعض قسم کی سفیدی بول مشابہ منی کے ہوتی ہو اور بیشتر بحران اور ام بلغمیہ اور تہل احتشا اور ان امراض کا جو  
بلغمی زجاجی سے پیدا ہوتے ہیں ایسے بول سے ہوتا ہو۔ لیکن جسوقت بول مشابہ منی کے برسبیل بحران اور بوجہ اور ام بلغمیہ کے  
نہو بلکہ ابتداء پیدا ہو مندر بہ سکتے یا فالج ہوتا ہو۔ اگر بول سفید جمیع اوقات میں تب کے برآمد ہو عجیب نہیں کہ وہ تب بطرف  
ربع کے منتقل ہو جائے۔ بول رصاصی رنگ کا جس میں رسوب نہو بہت بُرا ہو۔ اور بنی صاف امراض حادثہ میں مہلک ہو  
اور سفیدی پیشاب کی امراض حادثہ میں کسی قسم کی ہو بعد رنگین بول کے اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ خلط صفر اوی کا  
سیلان عضو متورم یا اسعال کی طرف ہوا ہو۔ اور اکثر یہ میلان بطرف سر کے ہوتا ہو اس طرح جسوقت بول حیات میں تھکتا ہوا ہو  
دفعۃً سفید ہو جائے اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہو جو عنقریب ہونے والا ہو جسوقت پیشاب حالت صحت میں سفید ہوتا ہو عدم نفع  
پردلیل ہوگا۔ اور چربی کے رنگ کا پیشاب جو شبیہ روغن زیتون کے ہو حیات حادثہ میں موت کی خبر دیتا ہو یا دق کی



ہوتا ہو۔ اور جمع البقرجی انھیں امراض میں سے جو جن میں رنگ بول کا زیادہ اور نہایت با حدت ہوتا ہو تیسرا طبقہ سبزی کا ہو جیسے وہ بول کہ مائل بہ فسق یعنی پستی ہو بعد اسکے رنگاری اور آسانی اور نیلا بعد اسکے کراٹی یعنی گندیکا رنگ۔ پستی رنگ لعل کا دلالت برودت پر کرتا ہو اسی طرح جس رنگ میں سبزی ہو سو اسے رنگاری اور کراٹی کے کہ یہ دونوں احراق شدید پر دلالت کرتے ہیں مگر کراٹی بہ نسبت رنگاری کے اسلم ہو۔ اور رنگاری بعد ثقب اور مشقت کے دلالت تشنج پر کرتا ہو۔ لہٰذا کون میں سبز بول تشنج پر دلالت کرتا ہو اور آسانی رنگ برودت شدید پر دلالت کرتا ہو اکثر اوقات میں اور اس سے بیشتر سبز رنگ کا بول ہوتا ہو بعض طبایہ کہتے ہیں کہ آسانی رنگ کا بول زہرینے پر دلالت کرتا ہو۔ اگر سو باس بول کے ساتھ ہوا میر حیات کی ہو سکتی ہو ورنہ خوف ہلاکت صاحب لعل کا قوی ہو ورنہ رنگاری رنگ کا بول ہلاکت پر زیادہ دلالت کرتا ہو جو تھا طبقہ سیاہ رنگ کا ہو ایک قسم بول سیاہ کی وہ جو چکی سیاہی زعفرانی رنگ کے بعد ہوتی ہو جیسے ریان میں اور اس رنگ کو دلالت صفرے کی کثافت اور احراق پر بلکہ اس خلط سوداوی پر ہوتی ہو جو خلط صفراوی سے پیدا ہوا اور ریان پر بھی اسکو دلالت ہوتی ہو۔ ایک بول سیاہ وہ جو چکی سیاہی اقم سے شروع ہوتی ہو اسکو دلالت سوداے دموی پر ہوتی ہو۔ اور ایک سیاہی بول کی سبزی اور نیلگون سے شروع ہوتی ہو اسکو دلالت سوداے خالص پر ہوتی ہو نہ گونہ بول سیاہ یا شدت احراق پر دلالت کرتا ہو یا شدت برودت پر یا فتاے حرارت غریزی اور اسکے پس پا ہونے پر یا بحران پر جو واسطے دفع فضول سوداوی کے طبیعت سے واقع ہو۔ احراق سے جو بول سیاہ ہو اسپر استدلال اس طرح کیا جاتا ہو کہ اُس بدن میں احراق شدید موجود ہو اور اس سے پہلے زرد اور سرخ بول ہو چکا ہو اور ثقل اس بول میں برا گندہ ہو اور ہر جگہ پر برابر کم ہو اور مجموع اور یکجا بھی نہوا و سیاہی میں کثرت نہو بلکہ مائل زعفرانی اور زردی اور اقم کے ہو۔ اگر یا مائل زردی ہو اکثر ریان پر دلالت کرے گا۔ اور جو بول سیاہ ہو جو برودت کے ہو اسپر استدلال اس طرح پر کرتے ہیں کہ پہلے اس بول سے سبز یا تیرہ بول ہو چکا ہو اور ثقل تصور اور یکجا جیسے سوکھا ہوا ہو اور خلط سودا اس بول میں خالص ہوتی ہو کھچان و لون مزاج کے بول میں اس طرح پر فرق کیا جاتا ہو کہ اگر بول سیاہ میں رائحہ قوی شدت ہو حرارت پر دلالت کرے گا اور اگر کسی طرح کی بو نہو خواہ کم ہو برودت پر دلیل ہو گا اسلئے کہ طبیعت کا زور جب بہت گھٹ جاتا ہو اور تصرف کامل نہیں کر سکتی بول میں مطلق رائحہ نہیں ہوتا سقوط قوت غریزی سے سیاہی بول پر اس طرح استدلال کر سکتے ہیں کہ بعد بول کے ہر وقت قوت گھٹتی جاتی ہو اور تحلیل قوائے کی ٹرحتی جاتی ہو دفع طبیعت اور بحران کے ذریعہ سے اگر بول سیاہ ہو وہ اسی طرح پر ہو جیسے آخرین حائے ریح خواہ بروقت تحلیل پانے امراض طحال اور وجہ پشت اور رحم خواہ حیات سوداوی نہاری ہوں یا لیلی یا انحلال آفات جو رحم میں احتباس حیض سے عارض ہو خواہ احتباس سے اُس چیز کے جسکے جاری ہونے کی عادت مقدر سے ہو خصوصاً ایسے اوقات میں اگر طبیعت یا مناعت طبادر پر اعانت کرے کہ اسوقت دفع بحرانی بخوبی ہوتا ہو اسی طرح دفع بحرانی بول سیاہ سے اُن عورتوں کو ہوتا ہو جنکا حیض بند ہو گیا ہو اور طبیعت فضائے خون کو قبول نہ کرتی ہو اور شناخت قبول نہ کرنے کی یہ ہو کہ بول سیاہ سے بیشتر بول مائل بلا نفع خارج ہو۔ اور بعد اس بحران کے جو اوقات مذکورہ بالا میں لکھا گیا خفت مرض میں پیدا ہوتی ہو اور یہ بول مقدار میں کثیر اور دافر ہوتا ہو اور اگر یہ باتیں نہوں ضرور بول سیاہ علامت ردی ہو خصوصاً امراض حادہ میں علی الخصوص اگر مقدار میں کم ہو پس اسکی قلت سے معلوم ہوتا ہو کہ رطوبت کو احراق نے فنا کر دیا ہو جب قدر بول سیاہ غلیظ ہوتا ہو اتنا ہی بُرا ہوتا ہو اور جتنا رقیق ہو اتنی ہی ردا دت کم ہوتی ہو۔ کبھی بوجہ پینے شراب کے جو سیاہ یا سرخ ہوا و طبیعت مطلق اُس میں تصرف نہ کرے بول سیاہ یا احمر قانی ہوتا ہو کہ شراب بعینہ براہ بول خارج ہو جاتی ہو اور اُس میں کچھ خطرہ نہیں ہو۔ اکثر بول سیاہ لیل بحران علاج کی



قوام سے ہماری مراد یہ ہو کہ بول کستور غلیظ یا رقیق ہو۔ اور خنس کہ دورت اور صفاسے یہ غرض ہو کہ نفوذ بصیر کا باسانی ہوتا ہو یا بدشواری۔  
 وجہ فرق درمیان اس خنس اور خنس قوام کے یہ ہو کہ قوام کبھی غلیظ ہوتا ہو اور بول صاف ہوتا ہو جیسے سپیدی اندھے کی یا سرخ مہی جو  
 پگھلا یا ہوا ہو اور جیسے روغن زیتون۔ اور کبھی بول کے قوام میں باوجود رقت کے کہ دورت ہوتی ہو جیسے کہ دورت آلودہ پانی کہ اندھے  
 کی سپیدی سے اُس میں رقت زیادہ ہوتی ہو۔ اور سبب کہ دورت بول کا آمیزش اجزائے غریب کی ہو جن کا رنگ مخالف رنگ بول کے ہو  
 سیاہی مائل اجزا ہوں یا کسی اور رنگ کے مگر غیر محسوس ہوں اور بوجھ چھوٹے ہونے کے انکی تیز نوسکے مگر شفاف نظر آنا قارورے  
 کا منع کرے۔ اور ان اجزا اور سوب میں یہ فرق ہو کہ سوب کی تیز حس کبھی لگتی ہو اور لون میں اور ان اجزا میں یہ فرق ہو کہ لون جو ہر طوبت  
 میں پھیلا ہوا اور اس سے بہت ملا ہوا ہوتا ہو فصل دوسری الوان بول کے دلائل لون بول کے کئی طبقہ میں پہلا طبقہ زردی  
 کا تبنی سے شروع ہوتا ہو اور تبنی خشک گھاس کے رنگ کو کہتے ہیں اسکے بعد اترجی اسکے بعد اشقر یعنی زردی مائل سرخی اسکے بعد نارنجی  
 اسکے بعد نارنجی جبکہ رنگ شبیہ رنگ زعفران کے ہو اور گہرا زردی ہو اسکے بعد زعفرانی جبکہ رنگ شبیہ ریشہ زعفرانی کے ہو اور  
 اسکو احمرناصح یعنی دھندلہ کہتے ہیں۔ اور بعد اترجی کے جتنے رنگ مذکور ہوئے سب حرارت پر دلالت کرتے ہیں اور درجے  
 حرارت کے بحسب درجہ الوان کے مختلف ہوتے ہیں کبھی باعث ان الوان کا حرکات شدید یا وضع شدید یا بھوک ہوتی ہو  
 یا انقطاع مادہ مشروب کا یعنی جس چیز کا استعمال پینے میں کیا جائے اسکا مادہ براہ بول خارج ہوتا ہو دوسرا طبقہ بعد ان طبقات  
 مذکورہ بالا کے طبقات حرمت کے ہیں ان میں سے پہلے اصعب ہو یعنی اشقر مائل سرخی بعد اسکے گلابی ہو۔ اسکے بعد احمر قافی یعنی بہت  
 سرخ بعد اسکے احمر اترم یعنی سرخ جس میں تھوڑی سی سیاہی ہو اور یہ سب قسم غلبہ خون پر دلالت کرتے ہیں۔ اور جو رنگ مائل زعفرانی ہو  
 مزاج میں صاحب بول کے غلبہ مٹو صفر کا ہوگا۔ اور جو بول مائل باقم ہو غلبہ خون پر دلالت کرے گا بول ناری کو دلالت حرارت پناہ ہو نسبت  
 احمر اور اترم کے اسلئے ندی جو شبیہ رنگ زعفران کے ہو اس میں صفا ویت غایت ہوتی ہو اور صفرے میں بہ نسبت خون کے گرمی زیادہ ہو۔  
 بول کا رنگ امراض حادہ محرقہ میں مائل زعفرانی اور ناری ہوتا ہو۔ پھر اگر زعفرانیت کے ساتھ رقت بھی ہو حالت نفع پر  
 دلالت ہوگی۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ابتداء نفع ہو اور قوام میں ظہور بخوبی نہیں ہوا۔ اور جو وقت زردی کی شدت حدانیت  
 اور اسکی انتہا تک پہنچنے جاننا چاہیے کہ حرارت نے زیادتی رنگ کو پورا کر دیا ہو۔ اور یہ درجہ ابتداء حرمت خالص کا ہو۔ پھر اگر صفائی  
 بول میں زیادہ ہو حرارت معض نقصان میں ہوگی کبھی امراض حادہ میں مخصوص بول خون ہوتا ہو بدون اسکے کہ کسی رنگ کا مٹو  
 گھلجائے اُس بول کو دلالت متلائے خون پر بافراط ہوتی ہو اگر ایسا بول تھوڑا تھوڑا اور بدبو مٹو خطر ہو اس سے اس بات کا خوف ہوتا ہو کہ  
 خون مخالف کی طرف گرا ہو خون کے رنگ کا بول سبب زیادہ ہو جو قوام میں رقیق ہو اور رنگ و ہیأت خون میں ہو اور بدبو کی حالت پر  
 باقی رہے اگر اس رنگ کا بول بکثرت ہو بیشتر دلیل خوبی کی ہو حمیات حادہ اور حمیات مختلطہ میں اسلئے کہ اکثر ایسا بول دلیل بحران و حرق  
 مادہ کی ہو لیکن اگر ابتداء میں دفعہ قبل از وقت بحران کے رقیق ہو جائے اسوقت دلیل نکس مرض پر ہوتی ہو اور اسی طرح اگر بعد بحران کے دفعہ فترت  
 رقیق نہ ہو اور بدبو غلیظ باقی رہے وہ بھی اچھا نہیں ہو۔ یرقان میں جب قدر بول زیادہ سرخ ہوتا ہو انیکہ مائل سواد ہو جائے اور کچھ آہیں  
 ڈوبنے سے خوب رنگین ہو جائے کہ وہ رنگ خود بخود چھوٹ جائے اور جب قدر یرقان میں بول کی کثرت ہو اتنا ہی بہتر اور سلامتی  
 مریض اسی میں ہو اسلئے کہ یرقان میں اگر بول سفید ہو یا سرخ ہو مگر سرخی میں کمی ہو اور مرض اپنے حال پر باقی ہو اسسقا کا خوف

فانی یعنی  
 رنگ رالین  
 حرکت لون  
 کس یعنی  
 معنی



کھانا اُسی وقت نہ کھایا اور پانی نہ پیا ہو چوتھے استعمال ایسے ماکول اور مشروب کا نکلیا ہو جس سے قارورہ رنگین ہوتا ہو جیسے عسفران اور ملتاس کہ یہ دونوں بول کو طرف زردی اور سرخی کے مائل کرتے ہیں خواہ ہری ترکاریاں کہ اُنسے بول میں ہنری پیدا ہوتی ہو یا تری یعنی کا بجی کہ وہ بول میں سیاہی پیدا کرتی ہو۔ یا شراب مسک جو بول کو اپنے رنگ کی طرف تغیر دیتی ہو یا پانچوین کہ ہو کہ اُنسے بدن پر کوئی رنگین چیز نہ لگی ہو جیسے ہندی کہ اس کے خضاب کرنے والے کا بول کبھی رنگین اور سُرخ ہو جاتا ہو چھٹے استعمال ایسی چیز کا نکلیا ہو جو دار صفرا اور غم کا کرے ساتوین ایسے حرکات اور اعمال نہ کر چکا ہو اور نہ ایسے احوال خارجی میں جو مجرب طبیعت سے باہر ہیں مثلاً جو بول کا رنگ کسی طرح تغیر کر دیتے ہیں جیسے ناقہ یا بیداری یا تعب یا اگر سنگی اور غضب یہ سب چیزیں بول کو زردی اور سرخی کی طرف پھیرتی ہیں اور جماع کہ یہ بھی بول کو مائل بسا ہی شدید کرتا ہو۔ اور قرا و استفرغ کہ یہ دونوں بھی اصلی رنگ اور قوام بول کو متغیر کر دیتے ہیں آٹھوین در رنگ کا ہونا بول کا بھی اس میں تغیر پیدا کرتا ہو۔ اسی واسطے کہا ہو کہ چھ گھنٹہ رکھ کر بول کو نیکھیں اس واسطے کہ دلائل اُنسے ضعیف ہو جاتے ہیں در رنگ اسکا متغیر ہو جانا ہو اور نقل اسکا پگھل جانا ہو۔ یا متغیر یا کثیف ہو جاتا ہو۔ علاوہ بران میزے نزدیک بعد ایک گھنٹہ کے بھی ملاحظہ بول کا کرنا چاہیے۔ اور مناسب ہو کہ کل بول ایک قارورہ وسیع میں لیں اور اس میں سے کچھ گرائیں اور بول کا حال فوراً بعد بول کرنے کے متغیر ہو جاتا ہو بلکہ تھوڑی دیر قارورے میں رکھ کر ایسی جگہ کہ دھوپ درمیان لگے دیکھتے ہیں اس واسطے کہ دھوپ سے جوش قوام بول میں پیدا ہوتا ہو اور ہوائے سرد سے انجماء در قوت بول میں ہو جاتا ہو۔ یہ حفاظت بول کی اس غرض سے ہوتا کہ رسوب میں بخوبی تمیز ہوا درست لال تمام ہو۔ ہر ایک بول کا حال ایسا نہیں ہو کہ فوراً بعد بول کرنے کے اس میں رسوب پیدا ہو جائے سوائے اُس بول کے جس میں نفع بخوبی ہو گیا ہو جس شیشی کو ایک مرتبہ پیشاب بھر کر دھویا نہو اُس میں دوبارہ پیشاب رکھنا چاہیے۔ لڑکوں کے بول میں لائل اور علامات کم ہوتے ہیں خصوصاً چھوٹے لڑکے اسلیے کہ طبیعت اُنکی نرم ہوتی ہو اور مادہ رنگ پیدا کرنے والا اُنکے بدن میں ساکن اور ڈوبا ہوا رطوبات میں ہوتا ہو اور اُنکی طبیعت میں ضعف بخدے ہوتا ہو اور بوجہ کثرت استعمال نوم کے دلائل نفع کے باطل ہو جاتے ہیں۔ طرف جسمیں بول کو طبعیہ دیکھتے جسم شفاف سے بنا ہوا اور اسکا جو ہر پاکیزہ ہو جیسے صاف شیشہ یا بلور۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ شیشی قارورہ کی جتنی دیکھنے والے کے نزدیک ہوتی ہو غلط بول کا بڑھتا جا ہو اور جتنی دور ہوتی ہو بول کی صفائی زیادہ ہوتی ہو۔ اور اسی قاعدہ سے سب قسم کے میل اور آمیزش میں فرق کیا جاتا ہو جو وقت امتحان کوئی قارورہ میں کچھ ملا کر لائے۔ قارورہ جب شیشے میں بھرن تو اسکی حفاظت سردی اور دھوپ در ہوائے ضرر ہو اور روشنی میں دیکھنا چاہیے مگر شمع آفتاب کی اسپر نہ پڑے بلکہ جو مکان کہ شمع آفتاب سے روشن ہو اُس میں دیکھنا چاہیے۔ بعد پورے ہونے ان شروط کے حکم اعراض بول پر جو دریافت ہوتے ہیں کرنا چاہیے۔ یہ بھی معلوم ہو کہ دلالت اول بول کو حال جگر پر اور جو راہ بول کے آنے کی ہو اور احوال عروق پر ہوتی ہو اور بتوسط اس دلالت کے احوال اعراض پر دلالت ہوتی ہو۔ نہایت صحیح دلائل خبر بول دلالت کرے وہی ہیں جو بہ نسبت جگر کے ہوں خصوصاً محب جگر پر جن لائل کا اعتبار بول میں کیا جاتا ہو سات فضول میں مختصر ہیں۔ اخص لون۔ اخص قوام۔ اخص صفائی اور کدورت۔ اخص رسوب یعنی پیشاب چیزیں۔ اخص مقدار قلت و کثرت۔ اخص رائحہ۔ اخص زہد یعنی کف۔ بعض آدمی ان اجناس میں غلبہ لعل اور غلبہ طعم کو بھی دخل کرتے ہیں۔ اور ہم نے بہ ذات خود ان دونوں کو ساقط کر ڈالا کہ اس طریقہ استدلال میں کراہت اور طبیعت نفرت کرتی ہو جس لون سے ہماری مراد وہ چیز ہو جسکو جس بھر در یافت کرے الوان سے یعنی سواد اور بیاض اور جو رنگ درمیان ان دونوں کے ہو۔ اور اخص



ہو جاتی ہے اور نبض نلی ہوتی ہے۔ پھر جب زمانہ الخطا کا ہو چلتا ہو اور دم میں تحلیل پیدا ہو یا شگافہ ہو جائے نبض قوی ہو جاتی ہے اسلئے کہ جو تحلیل اور گرانی قوت پر تھی بر طرف ہو جاتی ہے۔ اور ارتداد میں بوجہ کمی درد اور تندر کے تخفیف ہو جاتی ہے۔ نبض کا تغیر بحسب مقدار دم کے یہ ہے کہ بزرگی دم کی عظمت احوال اور اعراض کو مستلزم ہے۔ اور چھوٹا ہونا دم کا اس بات کو مقتضی ہے کہ احوال میں کمی اور کوتاہی ہو۔ تغیر نبض کا بحسب عضو متورم کے اس طرح ہے کہ اعضاء عصبانی کا دم نبض کی صلابت اور نشاریت زیادہ کرتا ہے۔ اور رگون کا دم عظم میں زیادتی اور اختلاف میں شدت پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر دم شریان میں ہو جیسے طحال اور یہ میں اور عظم نبض کا اسی وقت تک ثابت رہتا ہے جب تک قوت ثابت ہے۔ اور جو اعضا رطب و نرم ہیں ان کا دم نبض میں موجیت پیدا کرتا ہے جیسے دماغ اور تغیر نبض کا بواسطہ اعراض دم کے اس طرح ہے کہ دم ریه کا نبض میں کیفیت خناتی پیدا کرتا ہے۔ اور دم جگر کا کیفیت بول کی نبض میں پیدا کرتا ہے۔ اور دم گردہ کا نبض میں تنگی اور تنگی پیدا کرتا ہے۔ دم عضو قوی الحس کا مثل معدے اور حجاب کے نبض میں کیفیت تشنج اور خشکی کی پیدا کرتا ہے۔ فصل اٹھارہویں احکام نبض کے از قبیل عوارض نفسانی کے بیان میں فعل غضب جب تک قوت کو براہیختہ کرتا ہے اور دفعہ قوت میں بسط پیدا ہوتا ہے اسلئے نبض کو عظیم اور شاہق زیادہ اور سریع اور متواتر کرتا ہے۔ اختلاف نبض کا حالت غضب میں ضرور نہیں ہے اسلئے کہ انفعال یکساں ہے لیکن اگر عقد کے ساتھ خوف بھی پیدا ہو اس وقت کبھی غلبہ غضب کو ہوتا ہے اور کبھی خوف کو اور اسی طرح اگر خجالت اور شرمندگی عارض ہو یا عقل سے نزاع اس امر میں واقع ہو کہ اثر غضب کا جبکہ اور غضبناک ہوا ہے پوچھنا چاہیے یا ٹھہر جانا چاہیے اس وقت اختلاف نبض میں پیدا ہوتا ہے۔ لذت کا یہ حال ہے کہ چونکہ اس میں حرکت قوت کی خارج کی طرف بہ نرمی ہوتی ہے بمقدار غضب کے لذت موجب سرعت نبض کی نہیں ہوتی اور نہ اتنا تواتر پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط نبض کے عظیم ہونے سے کفایت اور حاجت بر آری ہو جاتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔ اور یہی حال سرد اور خوشی کا ہے کہ اس میں اکثر نبض عظیم اور لین ہوتی ہے اور بطور تفاوت کی طرف مائل غم کا یہ حال ہے کہ اس میں حرارت اندر بدن کے بیٹھ جاتی ہے اور مختنق ہوتی ہے اور قوت یکبارگی گرفتہ ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے اسلئے نبض صغیر ضعیف متفاوت بطی ہو جاتی ہے۔ فرج اور ترس کا یہ حال ہے کہ اگر یکایک طاری ہو نبض کو سریع مرتد مختلف غیر منتظم کرتا ہے اور اگر دیر پا اور رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہے جو تغیر کہ ہم سے پیدا ہوا ہے فرج سے بھی وہی تغیر پیدا ہوتا ہے فصل انیسویں تغیر سیات نبض کا بوجہ ان چیزوں کے جو مخالف طبیعت کے ہیں جن چیزوں سے سوء مزاج پیدا ہوتا ہے جو ہر ایک قسم سوء مزاج کی نبض کا حال اور پر بیان ہو چکا ہے اسے دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور جو چیزیں مخالف طبیعت قوت میں تنگی پیدا کرتی ہیں انکی جہت سے نبض میں اختلاف عارض ہوتا ہے۔ اور اگر قوت میں تنگی شدید ہو نبض کا نظام اور وزن معدوم ہو جاتا ہے۔ تنگی پیدا کرنے والی چیز وہ کثرت مادہ ہے کہ اس سے دم پیدا ہو یا نہ پیدا ہو۔ اور جو چیزیں مخالف طبیعت تحلیل قوت کریں ان سے نبض ضعیف ہو جاتی ہے اسکی مثال جیسے درد شدید یا آلام نفسانی جو تحلیل قوی کریں جملہ دوسرا۔ تعلیم تیسری۔ فن دوسرا بیان میں بول و ہزار کے جس میں تیرہ فصلیں ہیں فصل پہلی عام طور بول کا بیان بذریعہ بول کے استدلال کرنا احوال بول سے مناسب نہیں ہے جب تک غایت چند شروط کی نگرانی اول ضرور ہے کہ بول اول صبح کا کہ انسان نے اسی پر صبح کی ہو یعنی جو سوکر بوقت صبح اٹھا ہو اسکا پہلا بول معتبر ہے دوسرے دیر تک باوجود خطرہ کے بول رات کو روکا نہ تو تیسرے صاحب بول نے



مگر اس قدر کم ہوتی ہو جتنا بوجہ اٹھانے کا مکان روز بروز ہوتا ہو۔ پھر چونکہ یہ مکان تھوڑا تھوڑا روز بڑھتا ہو اسی جہت سے انکی قوت پر احکام قوت متوسطہ کے کیے جاتے ہیں اور حاجت کی شدت اور پر بیان ہو چکی بایں نظر انکی نبض عظیم سریع متواتر ہوتی ہو فصل سوطویں نبض و جالع کے بیانیہ میں دروسے نبض میں تغیر یا بخت شدت کے ہونا ہو یا اسلئے کہ در عضو ریس میں ہوا اسوجہ سے کہ در و مدت و رات سے پیدا ہوا ہو۔ ابتدا میں در و قوت کا ہیجان کر کے اسکو واسطے مقابلہ اور دفع کرنے مادہ اور تیزی حرارت کے حرکت دیتا ہو اسواسطے نبض عظیم سریع ہو جاتی ہو اور تفاوت کی نبض میں شدت ہوتی ہو کیونکہ برآمد حاجت عظم اور سرعت سے ہو جاتی ہو۔ پھر جبوقت در و کی ابتدا دہی میں قوت ہو جاتی ہو جیسا ہم فصل بانیسویں جملہ و دوسرا تعلیم و دوسری فرع و سرے میں بیان کر چکے ہیں کہ بوجہ زیادہ ابتدا دہی در و کے نبض کی کیفیت و گرگون ہو جاتی ہو اور کم ہوتی جاتی ہو تا انیکہ نبض کا عظم و سرعت مفقود ہو جاتا ہو اور اسان دونوں کے قائم مقام پہلے تو شدت تواتر ہوتا ہو بعد اسکے صغیر بہت شدت در و میں نبض در وی اور غلی ہو جاتی ہو جب اس سے زیادہ شدت ہو نبض میں تواتر پیدا ہوتا ہو اسکے بعد مرضی ہلاک ہو جاتا ہو فصل سترھویں نبض و داءم کے بیان میں در و کے بعض اقسام ایسے ہیں کہ تب پیدا کرتے ہیں یا بخت بڑے ہونے در و کے خواہ بوجہ شرافت عضو متورم کے۔ بہر حال ایسے اور ام نبض میں تغیر پیدا کرتے ہیں بدن کے کسی مقام پر کیونکہ واقع ہون بلکہ انکا تغیر عام میں پیدا ہوتا ہو مگر انکا تغیر نبض میں ہی ہوتا ہو جو تب سے مخصوص ہو اور ذکر تفصیلی انکا باب حمیات کتاب چوتھی میں ہوگا۔ بعض ورام جنسے تب پیدا نہیں ہوتی ہو لکن جو تغیر نبض میں پیدا ہوتا ہو وہ تغیر خاص اسی عضو کی نظر سے ہوتا ہو جیسے در و بالذات پیدا ہو اور بیشتر بالعرض نبض میں تغیر اس در و سے بخت تغیر تمام بدن کے پیدا ہوتا ہو یعنی چونکہ اس در و پیدا ہوتا ہو اور تمام بدن کیفیت در و سے متاثر ہوتا ہو نبض میں بھی اس طرح کا تغیر حادث ہوتا ہو۔ در و کا تغیر نبض میں بالنبض قسم در و کے ہوتا ہو یا بخت وقت اور زمانہ در و کے یا بوجہ کمی اور بیشی مقدار در و کے یا بسبب عضو متورم کے یا بخت اس عرض اور کیفیت کے جو تابع در و کے ہو اور اسکو لازم ہو قسم در و کی وجہ سے تغیر اس طرح ہو کہ مثلاً اگر در و گرم ہو تو قسم در و کی نبض کو انتشاری اور مقدار و مرتش کرتی ہو اور سرعت اور تواتر نبض کا بھی پیدا ہوتا ہو اگر کوئی چیز رطوبت پیدا کرنے والی نبض کو نرم کر کے۔ مقابلہ اس در و کا نکرے ورنہ انتشاریت باطل ہو جاتی ہو اور اسکے قائم مقام موجبیت پیدا ہوتی ہو اور تعداد و سرعت و ارتعاش اور تواتر در و گرم کو ہمیشہ لازم ہوتا ہو۔ اور جیسے بعض اسباب نبض کے انتشاریت کو اس در و میں منع کرتے ہیں اسی طرح بعض اسباب ایسے بھی ہیں جو انتشاریت کو زیادہ اور بخوبی ظاہر کرتے ہیں۔ در و نرم نبض کو موجی کر دیتا ہو اگر یہ در و بہت سرد ہو نبض کو بطنی اور متفاوت اور صلب کر کے اسکی انتشاریت کو زیادہ کرتا ہو۔ خراج یعنی بھوڑے کا مادہ جسوقت بلکجا ہو جائے اور یکم بڑے نبض کو انتشار سے بطرف موجبیت کے پھیر دیتا ہو اس جہت سے کہ ترطیب اور تلئیں اجتماع رطوبت کو مانع ہوتی ہو۔ اور اختلاف نبض کا بوجہ ثقل مادہ کے زیادہ ہو جاتا ہو مگر سرعت و تواتر میں اکثر تخفیف ہوتی ہو اسواسطے کہ حرارت عارضی میں بوجہ نفع مادہ کے سکون پیدا ہوتا ہو نبض کا بدل جانا جب اوقات در و کے اس طرح ہو کہ جب تک کہ در و گرم زمانہ تزیید پر باقی ہو انتشاریت اور ارتعاش اور سرعت رہتی ہو اور بڑھتی جاتی ہو اور صلابت میں بھی زیادہ ہوتی ہو جب تک کہ در و کے جو زیادہ ہوتا ہو اور تعداد میں زیادہ دتی بوجہ در و کے ہوتی ہو۔ اور جسوقت زمانہ منتہا کا قریب پہنچتا ہو جمیع اعراض میں زیادہ دتی ہوتی ہو سولے میں عرض کے جو تابع قوت ہو پس نبض میں ضعیف پیدا ہو کہ سرعت اور تواتر زیادہ ہوتا ہو۔ پھر اگر اعراض دیر تک ٹھہریں عرض باطل



جی احکام مختلف ہیں جس وقت سوتا ہوا آدمی از خود بیدار ہوا اور اسکی نیند پوری ہو جائے اسوقت نبض باطل بطرف غلظت اور سرعت کے آہستہ آہستہ ہوتی ہو اور اپنی حالت اصلی اور طبی تک پہنچ جاتی ہو۔ اور جو شخص دفعۃً کسی ناگہانی سبب سے بیدار ہو اسکی نبض میں یہ حالت پیدا ہوتی ہو کہ سست ہو جاتی ہو اور سک کر چلتی ہو جیسے یہ بیدار ہوا ایسے کہ قوت سبب ناگہانی سے منہضم ہو جاتی ہو اور پھر اسکی نبض غلظت سرچ متواتر ہو جاتی ہو اور ارتعاش میں مختلف ہوتی ہو اسواسطے کہ یہ حرکت بیداری کی مشابہ حرکت قصری کے ہو کہ التاب حرارت بھی پیدا کرتی ہو اور چونکہ قوت دفعۃً بطرف اس جنبہ کے جو باطن عارض ہوتی ہو تو حرکت ہوتی ہو حرکات مختلف پیدا ہوتے ہیں پس نبض منقش ہو جاتی ہو مگر دیر تک یہ کیفیت باقی نہیں رہتی بلکہ بہت جلد بطرف اعتدال رجوع کرتی ہو ایسے کہ سبب اسکا اگرچہ مثل قوی کے ہو لیکن ٹھہرا سکا کم ہو اور شور کے بطلان کا بہت جلد جو فصل تیرہویں احکام منقبض یا ضمت کے بیان میں ابتداء ریاضت اور جب تک ریاضت مستعمل رہے نبض غلظت اور قوی ہوتی ہو و جب یہ ہو کہ عارضہ غریزی میں زیادتی ہوتی ہو اور قوت خارجہ غریزی کی بڑھتی ہو۔ ایضا ابتداء ریاضت و اعتدال ریاضت میں نبض سرچ اور متواتر ہوتی ہو ایسے کہ حاجت ترویج کی بحسب حرکت کے زیادہ ہو جاتی ہو پھر اگر ریاضت کی مداومت ہو جائے اور زمانہ دراز تک رہے خواہ ریاضت طو لانی کرتے کرتے یکبارگی اس میں بہت کمی واقع ہو وہ فوائد جو موجب قوت ہیں باطل ہو جائیں گے پس نبض اسوقت ضعیف اور صغیر ہو جاتی ہو ایسے کہ عارضہ غریزی کا اغلال پیدا ہوتا ہو مگر سرعت اور تواتر دوسب سے لازم ہوتا ہو شدت حاجت اور قوت قوت۔ اس بات سے کہ نبض کے عظیم کرنے میں کافی ہو۔ پھر ہمیشہ سرعت کم ہوتی جائے گی اور تواتر بڑھتا جائیگا۔ پھر اخیر میں اگر ریاضت بدستور رہے اور ناتوانی نہ ہو جائے نبض غلی ہو جاتی ہو جو بہت ضعیف اور شدت تواتر کے اور جب اس سے بھی زیادہ ریاضت میں افراط ہو تو بہت ہلاکت پہنچتی ہو اور قبضہ آثار اغلال کے ہیں سب پیدا ہو جاتے ہیں پس نبض غلی ہو جاتی ہو بعد اسکے غلیت مائل بہ تفاوت ہو کہ بطور مع ضعف اور صغر کے پیدا ہوتا ہو فصل چودھویں احکام منقبض نہانے والوں کے بیان میں استحکام یا گرم پانی سے ہوتا ہو یا سرد پانی سے۔ گرم پانی سے نہانا پہلے تو قوت اور حاجت کو زیادہ کرنا ہو پھر جسوقت بافراط تامل کرتا ہو نبض میں ضعف پیدا ہوتا ہو یا جالینوس کہتا ہو کہ اسوقت میں نبض صغیر اور ضعیف اور تفاوت ہو جاتی ہو۔ میں کہتا ہوں کہ ضعیف اور صغیر کرنا نبض کا ایسے استحکام سے ضرور صادر ہوتا ہو مگر آب گرم جسوقت باطن بدن میں تسخین بوجہ حرارت عرضی کے پیدا کرتا ہو اکثر بعد تدریجی برکے پانی پر وقت قضاے طبیعت اسکی یعنی تبرید غالب ہوتی ہو۔ اور اکثر ٹھنڈی تک وہی کیفیت حرارت عرضی کی باقی رہتی ہو پس اگر غلبہ کیفیت عارضی کا ہو نبض سرچ اور متواتر ہو جاتی ہو۔ اور اگر پانی کی طبیعت اصلی غالب کے نبض بطی اور تفاوت ہوتی ہو۔ اور اگر حرارت عرضی کی تسخین اس افراط سے تکمیل قوت کرے کہ نو بہت غشی کی پہنچ جائے اس وقت بھی نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہو۔ سرد پانی سے نہانے میں اگر برودت پانی کی اند بدن کے پہنچ جائے نبض ضعیف اور صغیر ہوتی ہو اور تفاوت اور بطور بھی پیدا ہوتا ہو۔ اور اگر اند بدن کے برودت نہ پہنچے بلکہ حرارت کو اندر صبح کرے قوت زیادہ ہو کہ اند کے عظیم ہو جائیگی اور سرعت در تواتر کم ہو جائیگی جو پانی حیات میں یعنی زمین کے برقی وغیرہ میں بہتے ہیں انہیں سے جبکہ مزاج میں خنک غالب ہو ان سے استحکام کرنے سے نبض میں صلاحیت زیادہ ہوتی ہو اور غلظت میں کمی ہو جاتی ہو۔ اور جو پانی حیات کے سخن میں نبض کی سرعت زیادہ کرتے ہیں مگر یہ کہ تحلیل قوت زیادہ کریں پس اسوقت وہی اعراض نبض میں پیدا ہوں گے جتنے بیان سے ہم فارغ ہو چکے یعنی ضعیف نبض کے جناس غلی و دودی وغیرہ پیدا ہونے فصل پندرہویں زنانہ جانمہ کی نبض کے بیان میں حاجت ترویج کی زنانہ حاملین بحسب مشارکت لہ کے زیادہ ہوتی ہو گویا کہ ایسی عورتیں وہ بھی حاجت رکھتی ہیں اور ایک مرتبہ سانس لینا اسکا ہر روز دو مرتبہ سانس لینے کے ہوتا ہو اور قوت ایسی عورتوں کی زیادہ تو یقیناً نہیں ہوتی اور بہت کم بھی نہیں ہوتی



کرتا تو اکثر شراب قوت میں زیادتی کرتی ہو۔ ہر حال میں شراب زیادتی حاجت کی نبض میں پیدا کر کے سرعت نبض کو نہیں دھاتی پانی کا یہ حال ہو کہ چونکہ نفوذ غذا کا بذریعہ پانی کے ہوتا ہو اس جہت سے نبض کو پانی قوی کر دیتا ہو اور پانی کا فعل مشابہ فعل شراب کے ہوتا ہو۔ اور پھر چونکہ پانی گرمی نہیں پیدا کرتا ہو بلکہ تبرید پیدا کرتا ہو اس لیے زیادتی حاجت میں نبض کو بمرتبہ زیادتی حاجت شراب کے نہیں پہنچاتا ہو فصل بارہویں اُن تغیرات نبض کے بیان میں جو خواب و بیداری سے پیدا ہوتے ہیں خواب کے وقت میں احکام نبض کے بحسب وقت خواب اور بحسب حال ہضم کے مختلف ہوتے ہیں نبض اول خواب میں ضعیف اور ضعیف ہوتی ہو اس لیے کہ حرارت غریزی کی حرکت ابتداء خواب میں بطرف انقباض اور اندر جانے کے ہوتی ہو نہ بطرف انبساط اور باہر آنے کے کیونکہ حرارت غریزی اس وقت میں تمام و کمال متوجہ نفس کی حرکت دینے پر طرف باطن کے واسطے ہضم غذا اور فیج فضول کے ہوتی ہو اور مثل مقہور اور مجبور کے محصور ہوتی ہو اور اس وقت نبض بطور اور تفاوت میں شدید ہوتی ہو بسبب اس کے کہ حرارت میں اگرچہ زیادتی بجمت احتقان اور اجتماع کے پیدا ہوتی ہو مگر وہ تدریجاً جو بروقت بیداری کے بحسب تقاضا سخاوت کے اور بوجہ حدوث حرکات کے تمام معدوم ہو گیا۔ اور حرکت نبض میں پیدا کرتی ہو اور بہت زیادہ بطرف سورملج کے مائل کرتی ہو اور اجتماع اور احتقان جو معتدل ہوں ان میں حرارت کا زیادہ کرنا اور انکی حرارت کا بطرف قلب کے منجر ہونا کم ہوتا ہو۔ ناظر کتاب ہذا کو بخوبی معلوم ہو کہ حالت تعب کی سانس اور اسکا قلق بہت زیادہ ہوتا ہو نسبت سانس اور قلق اس شخص کے جسکی حرارت متعین ہو اس لیے کہ اسکی حرارت مشابہ نوم کے ہوتی ہو مثال اسکی جیسے کوئی شخص بحالت بیداری ایسے پانی میں غوطہ مارے جسکی برودت معتدل ہو کہ اسکی حرارت اگرچہ اندر جسم کے متعین ہوتی ہو اور قوی ہو جاتی ہو مگر اسکی قوت حرارت کی اتنی نہیں بڑھتی کہ سانس زیادہ جلد جلد چلنے لگے جیسے بعد ریاضت اور تعب چلتی ہو اور اگر بخوبی تامل کیا جائے معلوم ہوگا کہ حرکت سے زیادہ حرارت پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہو۔ حالت بیداری میں تبخین فقط بوجہ حرکت بدن کے پیدا نہیں ہوتی یہاں تک کہ اگر بدن ساکن ہو حرارت پیدا نہ ہو بلکہ موجب تبخین حالت بیداری میں حرکت روح کی ہر طرف خارج بدن کے اور حرکت علی الاتصال روح کی بوجہ پیدا ہونے روح کے ہوتی ہو۔ پھر جو وقت ہضم طعام ہو جاتا ہو قوت روحانی بڑھتی ہو بوجہ از دیا قوت کے بذریعہ غذا کے اور جو توجہ روح کی طرف اندر بدن کے واسطے تدبیر غذا کے بھی ہر طرف ہو جاتی ہو اور توجہ اور انصراف اسکا بطرف خارج و نیز بطرف مبدی روح یعنی قلب کے ہوتا ہو اسی جہت سے اس وقت نبض عظیم ہو جاتی ہو اور پھر چونکہ بروقت ہضم طعام کے فزاج میں بوجہ غذا کے تسخین زیادہ ہوتی ہو اور شریان نبض کی بہت نفوذ کرنے پر طو بات غذا کی کے نرمی میں زیادہ ہو جاتی ہو اور سرعت اور توازن میں کثرت نہیں ہوتی اس لیے کہ نفوذ غذا کا زیادتی حاجت ترویج کی نہیں کرتا ہو تاکہ سرعت اور توازن پیدا ہو اور نہ اس قدر حاجت برآری ہوتی ہو کہ جو سبب غایت نبض کے عظیم ہونے کا ہو بذریعہ تغذیہ کے پیدا ہو اور نبض کے عظیم ہونے کی ضرورت باقی نہ رہے اور یہ ہستیا محتاج الیہ عظیم کا نبض کے عظیم ہونے سے مانع ہو اس وجہ سے نبض عظیم ہوتی ہو۔ پھر جو وقت سونے والا دیر تک سوتا ہو نبض ضعیف ہو جاتی ہو کہ احتقان حرارت غریزی کا اندر ہوتا ہو اور قوت جسکی شان سے یہ ہو کہ حالت بیداری میں بالذات استفرغ مستفرغ ہوتی رہتی ہو وہ استفرغات خواہ بذریعہ ریاضت کے ہوں یا اور کسی وجہ سے نحوس ہوں یا غیر محسوس و ہی قوت نیچے انہیں فضول کے رک جاتی ہو لیکن جو وقت نوم غلوے معدے میں واقع ہو اور کوئی چیز ایسی نہ پائے جسکو ہضم کیے ہو وقت مزاج کو مائل بجانب برودت کرتی ہو پس صغیر و رطوبہ اور تفاوت پیدا ہوتا ہو اور بڑھتا جاتا ہو۔ بیداری کے واسطے



کہ سرعت نبض اسوقت تو اتنے زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ تغیر دیر تک ٹھہرتا ہو گا اسکا سبب یہ تاک نہ ٹھہرے۔ اور اگر ماکول و مشروب اس مقدار سے کم ہو اختلاف تنظم پیدا ہو گا۔ اور قلت مقدار میں نبض کا اختلاف اور عظم اور سرعت کم ہوتا ہے اور تغیر اسکا بکثرت ثابت نہیں ہوتا ایسے کہ مادہ کم ہو بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ پھر اگر قوت میں کمی اور ضعف بکثرت زیادتی یا کمی ماکول و مشروب کے ہو دونوں صورتوں میں نبض صغیر اور تفاوت میں آخر کو مشابہ ہو جاتی ہے اور اگر طبیعت قوی ہضم پر ہو کر استحالة غذا کا کردیتی ہے پھر نبض معتدل ہو جاتی ہے۔ شراب میں ایک خصوصیت زائد ہے کہ مقدار کثیر اسکی اگرچہ موجب اختلاف نبض ہوتی ہے مگر اس قدر اختلاف کہ معتد بہ ہو اور غذائے کثیر برابر مقدار شراب کے جیسا اختلاف پیدا کرتی ہے وہ اختلاف شراب نہیں پیدا کرتی۔ یہ خاصیت بکثرت مخجل جو ہر شراب اور لطافت اور رقت اور خفت کے اسمیں ہوتی ہے لیکن اگر شراب بالفعل سرد ہو پس جو تغیر اور سرد چیزیں بالفعل نبض میں پیدا کرتی ہیں شراب بھی پیدا کرتی ہے مثلاً نبض کو صغیر اور متفاوت اور بطی کر دیتی ہے۔ اور یہ تغیر نبض میں بکثرت سرعت نفوذ شراب کے بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔ پھر جبوقت اندرونی حرارت اسکو گرم کرتی ہے شائد یہ تغیر جو بوجہ برودت فیصلی کے پیدا ہوا تھا زائل ہو جاتا ہے اور شراب بدن میں جبوقت نفوذ کرتی ہے دوران حالیکہ وہ گرم ہو اسکی حرارت بہت بعید حرارت غیری سے نہیں ہوتی اور تحلیل فوراً عارض ہوتا ہے۔ اور اگر شراب سرد بالفعل بدن میں نافذ ہوتی ہے اسکی ایذا دہی اسقدر ہوتی ہے کہ اور سرد چیزیں اتنی موزنی نہیں ہیں ایسے کہ اور سرد چیزیں بعد گرم ہونے کے نفوذ کرتی ہیں اور سریع النفوذ نہیں ہوتی ہیں بخلاف شراب کے کہ وہ قبل گرم ہونے کے نفوذ کر جاتی ہے اور اس جہت سے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے خصوصاً ایسے ابدان میں جو متعدد ایسے ضرر کے ہیں اور گرم بالفعل شراب کا ضرر اسقدر نہیں ہے اگر کالت گرمی نفوذ کر جائے ایسے کہ اسکی تخفین اول ملاقات میں اتنی نہیں ہوتی کہ ایذا کا دل دے سکے بلکہ طبیعت اسکو قبول کر کے اسے حصہ مناسب پر تقسیم کر کے تفریق اور تحلیل کرتی ہے۔ اور سرد شراب اکثر طبیعت کو اپنے فعل سے باز رکھ کر اسکی حرارت بجھا دیتی ہے قبل اسکے کہ طبیعت واسطے تقسیم اور تحلیل کے قائم ہو۔ یہ وہ تغیر نبض کا ہے جو بکثرت مقدار شراب اور حرارت اور برودت کے پیدا ہوتا ہے لیکن جبوقت اعتبار تقویت کا کیا جائے اسکے واسطے احکام اور بھی ہیں ایسے کہ شراب بذات خود صحیح آدمیوں کی مقوی ہے اور قوت غیری کو ہوشیار کر دیتی ہے کہ جو ہر روح میں بہت جلد زیادتی پیدا کرتی ہے جو تبرید اور تخفین شراب سے پیدا ہوتی ہے اگرچہ بہ نسبت اکثر ابدان کے ضرر ہے پھر بھی یہ تبرید اور تخفین کبھی کسی مزاج کو موافق بھی ہوتی ہے کیونکہ جو چیزیں بار دہین جن لوگوں کو سوء مزاج حار ہو انکی قوت کو بڑھاتی ہیں جیسا جالیسنوس نے ذکر کیا کہ آب انار محو والمزاج کو مدام تقویت دیتا ہے اور مارا لعل ہمیشہ بار دالمزاج کی قوت بڑھاتا ہے اور شراب باین لحاظ کہ وہ بالطبع حار یا بار دہی کبھی ایک گروہ کو تقویت دیتی ہے اور دوسرے گروہ میں ضعف پیدا کرتی ہے مگر ہمارا کلام اس وقت شراب کے اس فعل میں نہیں ہے بلکہ اس وقت ہم شراب کی اس قوت میں بحث کرتے ہیں جسکے ذریعہ سے اسکا استحالة بطرف روح کے جلد تر ہو جاتا ہے کہ یہ قوت شراب کی ہمیشہ مقوی ہوتی ہے۔ پھر اگر شراب کی اعانت بدن کی حرارت یا برودت کیے تقویت اسکی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور اگر بدن کی حرارت یا برودت مخالف تقویت شراب کے ہو اس تقویت میں نقصان بحسب اسی مخالفت کے پیدا ہوتا ہے۔ پس تغیر نبض کا بموجب اسی قوت شراب کے ہوتا ہے اگر قوی ہو نبض کی قوت زیادہ کرتی ہے۔ اور اگر سخونت زیادہ ہو نبض میں حاجت ترویج کی بڑھاتی ہے۔ اور اگر سرد ہو مقدار حاجت سے کم



زیادہ کرتی ہو اور جوان مردی نفس میں۔ اور جو حرارت تاج سو مزاج کے ہوتی ہو جس قدر برصق ہو قوت میں ضعف پیدا کرتی ہو۔ مزاج بارو کی نبض جہات نقصان کی طرف مائل ہوتی ہو جیسے صغر خصوصاً بطور اور نقاد اگر جرم شرابان نرم ہو عرض نبض کا اور بطور اور نقاد زیادہ ہوتا ہو۔ اور اگر سخت ہو اس سے کم ہوتا ہو۔ جو ضعف نبض کہ اسکو سو مزاج بارو پیدا کرتا ہو بہت زیادہ ہوتا ہو نسبت اس ضعف کے جو سو مزاج حار سے پیدا ہوتا ہو اسلئے کہ حاجت مناسب ہو حرارت غریزی سے۔ مزاج رطب کی نبض میں موجیت اور استغراض زیادہ ہوتا ہو خشک مزاج میں تگی اور صلابت۔ پھر اگر قوت قوی ہو اور حاجت شدید ہو ذوالقرنین اور تیشہ اور مرض پیدا ہوگی۔ ناظرین کتاب ہذا تو اعد مذکورہ بالا کو یاد کر کے مرکب مزاج کی نبض پیدا کر سکتے ہیں کبھی ایک ہی شخص کے بدن کی نصف جانب گرم ہوتی ہو اور نصف سرد اسوجہ سے اسکے دونوں جانب کی نبض میں ایسا اختلاف پیدا ہوتا ہو جسے حرارت اور برودت جانیں ان کی مقتضی ہو پس اسکی نبض گرم جانب کی مثل حار مزاج کے ہوتی ہو اور سرد جانب کی مثل بارو مزاج کے ہوتی ہو۔ اسی جگہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہو کہ انبساط اور انقباض نبض کا برطبق جزر اور مد قلب کے نہیں ہوتا بلکہ یہ طریقہ انبساط اور انقباض جرم شرابان سے ملکر پیدا ہوتا ہو فصل نوین نبض فصول کے بیان میں ربع کی نبض معتدل ہر چیز میں ہوتی ہو اور قوت میں زیادہ۔ اور ضعیف میں نبض متواتر اور سریع ہوتی ہو کہ حاجت وید کی زیادہ ہو اور صغیر اور ضعیف بوجہ انحلال قوت کے ہوتی ہو اسلئے کہ روح بحبت حرارت خارجی کے جو بافراط غالب ہوتی ہو تحلیل ہو جاتی ہو۔ جاڑ دن میں نبض کا تفاوت اور بطور اور ضعف شدت ہوتا ہو باوجودیکہ صغیر ہوتی ہو اسلئے کہ قوت بعض ابدان میں ضعیف ہو جاتی ہو۔ اور حرارت غریزی اندر جسم کے محقق ہو کر مجتمع ہوتی ہو پس قوت قوی ہو جاتی ہو اور یہ بات اس وقت ہوتی ہو کہ مزاج میں حرارت غالب ہو اور برودت کے مقابلہ میں قادر ہو اثر برودت کا زیادہ قبول نہ کرنا ہو کہ اسوقت برودت اندر بدن کے داخل نہوگی۔ خریف میں نبض مختلف اور مائل بہ ضعف ہوگی۔ اختلاف بہ سبب کثرت احتمال مزاج کے جو خریف میں عارض ہوتا ہو کہ کبھی گرم ہو جاتا ہو اور کبھی سرد اور ضعف بھی اسی وجہ سے ہوتا ہو اسلئے کہ مزاج مختلف کو ہر وقت میں زیادہ ایذا پہنچتی ہو بہ نسبت مزاج متشابہ اور مستوی کے اگرچہ تشابہ اور استواز بون حالی میں ہو اور چونکہ خریف کا زمانہ طبیعت حیوانی کے متناقض ہو اسلئے کہ خریف میں ضعف اور میں زیادہ ہوتا ہو یہ بھی ایک دلیل اختلاف نبض کی ہو سکتی ہو اور جو فصول در میان فصول چارگانہ کے ہوں انکی نبض مناسب دو فصول کی کیفیت کے ہوتی ہو جبکہ سچ میں نبض واقع ہو فصل سومین تبص بلا و اور شہرون کے بیان میں بعض بلا و اور شہر معتدل ہوتے ہیں اور ربعی یعنی اٹلے خواص رطب ہوا کے مناسب فصل ربع کے ہوتے ہیں۔ اور بعض بلا و حار صیفی ہوتے ہیں۔ اور بعض برودت میں مثل شتا کے۔ اور میں میں مثل خریف کے ہوتے ہیں یہ احکام نبض کے ہر بلا میں بقیاس ان احکام کے ہونگے جنکا بیان نبض فصول میں ہو چکا فصل گیارھویں میں نبض کے بیان میں جو کھانے پینے سے حادث ہوتی ہو کھانے پینے کی چیزیں نبض کے حال کو اپنی کیفیت اور کثرت کی جہت سے متغیر کرتی ہیں کیفیت کا تغیر اس طرح ہو کہ جس قدر مائل بہ تین یا تیرید ہوں موافق اسی کیفیت کے نبض میں تغیر پیدا ہوتا ہو۔ اور کثرت میں اس طرح ہو کہ اگر ماکول و مشروب کی مقدار معتدل ہو نبض کے عظیم اور سرعت اور قوت میں زیادتی پیدا ہوگی اسلئے کہ قوت اور حرارت میں زیادتی حاصل ہوتی ہو۔ اور یہ تاثیر مدت تک ثابت رہتی ہو۔ اور اگر مقدار ماکول و مشروب کی زیادہ ہو نبض میں اختلاف غیر منظم پیدا ہوتا ہو اسلئے کہ طعام قوت پر گرائی پیدا کرتا ہو۔ اور ہر ایک گرائی بموجب اختلاف نبض کے ہوتی ہو ارکا فانیس نے کہا ہے



کہ جو سست آماؤ جنبش اور لرزش پر کرتی ہو اور جسم سخت اور خشک کے ایک جز کی حرکت دینے سے آخر تک حرکت پیدا ہوتی ہو۔ اور جسم طبعاً اور لین میں یہ بات جائز ہو کہ ایک جز و اس کا قبول حرکت کرے اور اس کے قبول سے دوسرا جز منفعل ہو کیونکہ ایسا جسم انفعال کو جلدی قبول کرتا ہو اور بہت جلد دوسرا ہو جاتا ہو۔ اور صورت کو بہت جلد بدل دیتا ہو۔ دودی اور غلی نبض کا سبب شدت ضعف ہوتا ہو۔ ہا انیکہ بطور اور تواثر اور اختلاف جزا نبض میں مجتمع ہو جائے اس لیے کہ قوت کو استطاعت حرکت انبساط پیدا کرنے کی دفعہ واحد میں نہیں ہو بلکہ تھوڑا تھوڑا انبساط اجزا میں پیدا کرتی ہو نبض ردی الوزن کا سبب اگر نقصان احوال زمان میں وزن خراب ہو زیادتی حاجت تھوڑی کی ہو۔ اور اگر احوال زمان حرکت میں ردی الوزن ہو اس کا سبب زیادتی ضعف کی ہو خواہ حاجت اطفائے حرارت کی نہوتی۔ اور نقصان زمانہ حرکت بوجہ سرعت انبساط کے اس کا سبب مغائر اس سبب کے ہو نبض متنگی اور خالی اور تار اور بار اور شاہق اور خفص کے اسباب ظاہر ہیں واللہ اعلم بالصواب **فصل ساتویں نبض سنان اور بعد وزن و مرد کے بیان میں مردوں کی نبض** چونکہ قوت انکی شدید ہوتی ہو اور حاجت ترویج کی انکو زیادہ ہوتی ہو اعظم اور اقوی ہوتی ہو۔ اور چونکہ انکی حاجت بذریعہ نم ہونے کے تمام ہوتی ہو اس لیے انکی نبض بہ نسبت عورتوں کے زیادہ بطنی اور شدت متفاوت اکثر اوقات ہوتی ہو کچھ چونکہ ہر ایک نبض جسم میں قوت ثابت ہو متواتر ہو جاتی ہو اس لیے واجب ہو کہ ہمیں سرعت بھی پیدا ہو اس واسطے کہ سرعت کا وجود تواتر سے بیشتر ہوتا ہو لہذا چونکہ نبض مردوں کی بہت بطنی ہوتی ہو ہمیں تفاوت بھی شدید ہوتا ہو۔ لہذا کون کی نبض بوجہ رطوبت کے بہت نرم ہوتی ہو اور ضعیف تر اور شدت متواتر اس لیے کہ حرارت انکی قوی ہو اور قوت قوی نہیں ہو اس واسطے کہ ابھی وہ کمال نشوونما نہیں ہو چکے ہیں مگر انکی نبض بقیاس انکے جسم کے غلیظ ہوتی ہو کیونکہ بدن انکے مقدار میں چھوٹے ہیں ہا انکی نبض بنظر نبض ان لوگوں کے جو کمال نشوونما کا کر چکے ہیں غلیظ نہیں ہو مگر سرعت و تواثر میں شدید ہوتی ہو بوجہ حاجت زائدہ کے اس لیے کہ لڑکوں میں بخار و خانی کا اجتماع بوجہ کثرت ہضم کے زیادہ ہوتا ہو اور قوت انکی ہضم میں عاجز ہوتی ہو اور اسی جہت سے حاجت اخراج فضول اور ترویج خارجہ غریزی کی ان میں زیادہ ہوتی ہو۔ جو انوں کی نبض غلیظ میں زائد ہوتی ہو اور سرعت و تواثر میں ناقص۔ اور تفاوت میں بدرجہ غایت پہنچتی ہو مگر اول شباب کی نبض غلیظ تر اور وسط شباب کی قوی تر ہوتی ہو۔ ہم فصل تیسری تعلیم تیسری فن اول میں ثابت کر چکے ہیں کہ حرارت صبیان اور شبان کی قریب تشابہ کے ہو پس حاجت ترویج کی بھی دونوں میں قریب قریب ہوگی لیکن چونکہ قوت شبان میں زیادہ ہو پس نبض غلیظ ہو کر سرعت اور تواثر سے مستغنی ہو جاتی ہو۔ مدار کا نبض کے غلیظ ہونے میں قوت پر ہو اور حاجت ترویج کی غلیظ پر داعی ہوتی ہو اور اعتدال جرم شریان کا اسپرین ہوتا ہو کھول کی نبض میں صغیر زیادہ ہوتا ہو کجیت ضعف کے اور سرعت بھی اسی وجہ سے کم ہوتی ہو اور بوجہ عدم حاجت ترویج کے اور اسی جہت سے اس میں تفاوت بھی زیادہ ہوتا ہو ضعیف جہاں کھول کو پہنچ گیا ہو نبض انکی صغیر اور متفاوت اور بطنی ہوتی ہو اور بیشتر بہ سبب رطوبات غریبہ کے نبض میں نرمی پیدا ہوتی ہو نہ بوجہ رطوبت غریزی کے **فصل آٹھویں نبض انحرصہ کے بیان میں** گرم مزاج کو حاجت ترویج کی زیادہ ہوتی ہو پس اگر قوت اور آلہ مساعدت کرے نبض غلیظ ہوتی ہو اور اگر قوت یا آلہ دونوں میں کوئی مساعد نہ ہو موجب تفصیل مذکور بالا کے نبض دقیق یا صغیر ہوگی۔ اور اگر حرارت بوجہ سوء مزاج کے نہ ہو بلکہ طبعی ہو اور سوء مزاج قوی صحیح ہوگا اور قوت بہت قوی ہوگی۔ ایسا گمان نہ کرنا چاہیے کہ حرارت غریزی کی زیادتی قوت میں نبض کے نقصان پیدا کرتی ہو بلکہ جتنی حرارت غریزی بڑھتی جاتی ہو قوت جو ہر روح میں



بعض اوقات میں طول نبض پر ہزال یعنی لاغری عین ہوتی پس طویل ہو جاتی ہے۔ عریض ہونا نبض کا یا بوجہ خلا سے عروق ہوتا ہے اور کثیف طبعیہ ناعل طبقہ سافلہ کی طرف ہوتا ہے پس نبض عریض ہو جاتی ہے۔ یا عریض ہونا نبض کا بھت زیادہ نرم ہونے جرم شریان کے ہوتا ہے۔ اور تو اثر کا سبب ضعف یا کثرت حاجت بوجہ حرارت کے۔ کفادت کا سبب یا ضعف ہو یا قوت کا اس مقدار پر ہو چکا کہ نبض عظیم ہو جائے اور بروت شدید حاجت اطفائے حرارت کی کم کر دے۔ یا بذریعہ غایت سقوط قوت ہو کہ مریض قریب بسلامت پہنچے۔ اسباب ضعف نبض کے وہ امور ہیں جو بدن انسان میں تغیر پیدا کریں جیسے احم اور بیداری اور استغفار اور لاغری اور غلط روی یا زیادت مغرط اور اخلاط کی حرکت یا انکی ملاقات اعضا سے شدید کس سے یا ان اعضا سے جو نزدیک قلب کے ہیں اور کل وہ چیزیں جسے بدن میں تحلیل پیدا ہو۔ اسباب صلابت نبض کے خشکی جرم شریان کی یا شدت تعدد ہونا یا بوجہ شدت بروت کے جرم شریان میں انجماد پیدا ہونا۔ اور کبھی صلابت نبض کی بحران میں بھت زیادتی کوشش کے اور اعضا میں نمد پیدا ہونے کی وجہ سے بطور دفع طبیعت کے پیدا ہوتی ہے۔ اسباب مہمی نبض کے کثیف ترین ہیں جو بالطبع ترتیب پیدا کریں سطح وہ امراض ہیں جیسے استسقا اور لیٹریس یا وہ اسباب ہیں جو طبعی ہوں نہ مرضی جیسے استسقا۔ سبب اختلاف نبض کا باوجود ثبات قوت کے گرانی کسی مادہ کی طعام یا خلط سے اور ضعف قوت میں اختلاف نبض کا بوجہ مجاہدہ قوت و امراض کے ہوتا ہے۔ ایضا اسباب اختلاف سے استسقا عروق کا ہو خون سے اور ایسے اختلاف کو فصد زائل کر دیتی ہے۔ کثرت خون کی جو شدت موجب اختلاف ہوتی ہے وہی ہو کہ خون میں لزوجت ہو اور روح کی حرکت میں بوجہ اس لزوجت کے اختناق پیدا ہو کہ شریان میں حرکت روح کی بخوبی نہ ہو سکے خصوصاً اگر یہ تراکم یا بستگی روح کی قریب قلب کے واقع ہو۔ مجملہ اسباب اختلاف کے جو بہت جلد اختلاف پیدا کریں استسقا معدے کا ہو طعام سے۔ اور غم و فکر کسی چیز میں لیکن اگر معدے میں کوئی خلط روی ہمیشہ رہے اختلاف بھی دائمی ہو گا۔ اور بیشتر نوبت پر خفقان ہونے کی وجہ سے نبض خفقانی پیدا ہوگی سبب نبض نشاری کا اختلاف اس خلط کا ہو کہ اندر جرم شریان کے موجود اور عفونت اور خامی اور خفج میں مختلف ہو یا جرم شریان میں صلابت اور نرمی کا اختلاف ہو۔ یا اعضا سے عصبانی میں نرم ہو۔ ذوالقرنین کا سبب شدت قوت اور احتیاج شدید اطفال حرارت کی اور سختی جرم شریان کی اس قدر کہ مہمی خواہش قوت کو انبساط نبض کی ہو بوجہ صلابت کے آٹا انبساط دفعہ واحد میں نہ کرے جیسے کوئی شخص کسی چیز کو کاٹنا چاہے ایک ہی وار میں اور وہ شے ایک وار میں نہ کٹ سکے پھر دوسرا وار لگاتا ہے خصوصاً اگر زیادتی حاجت کی دفعہ پیدا ہو سبب نبض خاری کا یہ ہے کہ قوت ضعیف ہو پس کوشش سے طرف استراحت کے حرکت شروع کرے اور رفتہ رفتہ استراحت سے طرف کوشش کے حرکت کرے۔ جو نبض حالت احدہ پر ثابت ہو اسکو دلالت ضعف قوت پر زیادہ ہے۔ اور ذنب لغار اور جو نبض مشابہ ذنب لغار کے ہو اسکو دلالت کسیدہ قوت پر ہے۔ اور اس بات پر کہ ضعف بدرجہ غایت نہیں پہنچا۔ ذنب لغار کی نہایت ردی وہ قسم ہے جسے ذنب منقضی کہتے ہیں یعنی کم ہوتے ہوتے فنا ہو جائے۔ اس کے بعد ثابت کی روارت ہے۔ اس کے بعد ذنب جامع کی سبب ذنب فقرہ کا ماندگی قوت کی ہو کہ اس کی جہت استراحت کی واسطے فقرہ واقع ہوتا ہو یا کوئی عارض دفعہ پیدا ہو کہ استراحت کی طرف نفس اور طبیعت دفعہ متوجہ ہو نبض تشنج کا سبب حرکت غیر طبعی قوت میں اور قوام آلہ کی روارت ہوتی ہے نبض مرتعد بھت قوت اور صلابت آلہ کے اور احتیاج شدید بطور اطفائے حرارت کے پیدا ہوتی ہے اس سے کم اگر حاجت ہو تو نبض میں ارتقا پیدا نہیں ہوتا۔ نبض موجی کا سبب اکثر ضعف قوت ہوتا ہے کہ بھت شدت ضعف کے دفعہ انبساط نہیں ہو سکتا قدرے قدرے انبساط پیدا ہوتا ہے کبھی نبض موجی کا سبب نرمی شریان کی ہوتی ہے اگرچہ قوت میں زیادہ ضعف نہ ہو اس لیے کہ آلہ تراور نرم جنبش اور تحریک کو قبول نہیں کرتا اس لیے کہ ایک جزو میں حرکت جدا گانہ پیدا ہوتی ہے بخلاف آلہ خشک اور سخت کے



قوام نبض میں داخل نہیں ہیں ان میں سے ایک قسم اسباب مغیرہ لازمہ کی ہو کہ جو بوجہ اپنے اقسام نبض میں تغیر احکام دیتے ہیں۔ اور ایک قسم غیر لازمی ہو اور انکو مغیرہ علی الاطلاق کہتے ہیں۔ اسباب ماسکہ تین ہیں۔ قوت حیوانی جو نبض میں حرکت پیدا کرتی ہو اور مقام ہکا قلب میں ہو اور اسکا بیان تفصیلی فصل چوتھی تعلیم چھٹی فن اول میں ہو چکا ہو۔ دوسرا سبب کہ ہو اور وہ رگ نبض کی ہو جسکا ذکر تشریح اعضا میں ہو چکا ہو۔ تیسرا سبب احتیاج طرف بجھانے حرارت قلب کے ہو اسکی خواہش واسطے مقدار معلوم اطفائے حرارت سے ہوتی ہو اور با اندازہ حرارت اسکی حد معین ہوتی ہو کہ زیادہ اشتعال حرارت میں احتیاج اطفائی زیادہ ہوتی ہو اور کمی میں کم اور اعتدال حرارت میں معتدل۔ اسباب ماسکہ کے افعال کجبت قتران کسی سبب اسباب لازمہ اور مغیرہ علی الاطلاق کے متغیر ہو جاتے ہیں فصل چھٹی موجبات اسباب ماسکہ کے بیان میں جسوقت کہ لینے شریان نبض بوجہ نرمی کے مطیع ہوا اور قوت قوی ہو اور حاجت اطفائے حرارت کی شدید نبض عظیم ہو گی۔ اور حاجت اطفائے حرارت کی ان تینوں میں زیادہ تر معین نبض کے عظیم ہونے پر ہوتی ہو پھر اگر قوت میں ضعف ہو نبض لامحالہ صغیر ہو جائیگی۔ اور اگر رگ میں نبض کے صلابت ہو اور حاجت اطفائے حرارت کی کم ہو نبض میں نہایت صغیر پیدا ہو گا۔ اور صلابت رگ کی نقطہ نبض میں صغیر پیدا کرتی ہو۔ لیکن جو صغیر سبب صلابت کے پیدا ہوتا ہو اس میں اور اس صغیر میں جو بوجہ ضعف کے پیدا ہوتا ہو یہ فرق ہو کہ پہلی صورت میں نبض صغیر صلب ہوتی ہو اور ضعیف نہیں ہوتی اور نہ کج افراط نصیر اور تخفیف یعنی پست ہوتی ہو جیسے بردقت ضعف قوت کے کمی احتیاج اطفائے حرارت سے بھی نبض میں صغیر پیدا ہوتا ہو اگر اسوقت نبض میں ضعف اور صلابت اور افراط قصر اور تخفیف کا اسقدر نہیں ہوتا ہو کہ یہ صغیر بمقدار صغیر ضعف پہنچے اور صغیر صلابت مع القوت زیادہ ہو نہایت اس صغیر کے جو کمی حاجت اطفائے حرارت سے مع القوت پیدا ہوا اسلیئے کہ قوت ہمراہ عدم احتیاج اطفائے حرارت کے اعتدال میں زیادہ کمی نہیں کرتی اسواسطے کہ اس مقام پر کوئی مانع از قسم صلابت اسطے نہیں ہوتا البتہ بکثرت عدم احتیاج اطفائے حرارت کے سائل بطرف ترک زیادتی اعتدال کے ہوتی ہو یعنی اگر عدم حاجت اطفائی زیادہ ہو زیادہ اعتدال پر نبض باقی نہیں رہتی اور زیادہ اعتدال کی کچھ حاجت بھی نہیں ہو۔ اگر حاجت اطفائے حرارت کی زیادہ ہو اور قوت قوی ہو اور شریان نبض کی بوجہ صلابت کے مطیع عظیم میں نہ اسوقت ضرور کہ نبض میں سرعت پیدا ہوتا کہ جس قدر انبساط بوجہ نہوے عظم نے قوت ہوا ہو سرعت سے اسکا تدارک کرے۔ اور اگر قوت ضعیف ہو اسوقت یہ نبض عظیم ہوگی ورنہ سیرل پس ضرور ہو کہ متواتر ہو جائے کہ جو چیز بوجہ فقدان عظیم اور سرعت کے قوت ہوئی ہو تو اتار سے اسکا تدارک ہو اور دھڑات کثیرہ نبض متواتر کے قائم مقام ایک حرکت نبض عظیم یا دو حرکت سیرل کے ہوا نبض کی مثال ایسے شخص سے دیجاتی ہو جسے حاجت ایک بھاری چیز اٹھانے کی ہو اگر اسکی قوت ایک مرتبہ اٹھا لینے میں اس کا عظیم کے کافی ہو تو ایک ہی مرتبہ میں اٹھا لیتا ہو ورنہ اس بوجہ کے دو حصہ کر کے اٹھانے میں جلدی کرتا ہو خواہ چند حصہ کر کے اٹھاتا ہو مگر جتنے حصہ زیادہ کرتا ہو اسقدر اٹھانے میں عجلت بھی ہوتی ہو اور ہر قسم کو مقدار اپنی طاقت کے بدریاء عجلت اٹھا لیتا ہو اور ہر ایک حصہ کے اٹھانے کے بعد دوسرے حصہ کے اٹھانے میں باز نہیں آتا اور قائل نہیں کرتا اگرچہ ہر ایک حصہ کو اٹھا کر دوسری جگہ پہنچانے میں بطنی ہو یا ان اگر نہایت درجہ ضعیف ہو اسوقت دوبارہ اٹھانے میں بھیستی کرتا ہو اور دوسری جگہ بوجہ پہنچانے میں مشقت زیادہ ہوتی ہو اور وہاں سے ویر میں پلٹتا ہو اگر قوت قوی ہو اور اسطے ہوگا حاجت اطفائے حرارت کی شدید ہو کہ اعتدال سے اس میں شدت زیادہ ہو اسوقت نبض عظیم اور سیرل ہو جاتی ہو۔ اور اگر حاجت اطفائے حرارت کی اس سے بھی زیادہ ہو اسوقت نبض عظیم متواتر ہوتی ہو۔ طول نبض میں حقیقۃ اسباب عظم سے پیدا ہوتا ہو۔ اگر اسباب عظم نبض کے پائے جائیں درجہ عرض و عمق میں مثلاً صلابت مانع زیادتی کی ہو یعنی نبض کے استعاضہ سے صلابت منع کرے اور کثافت لحم اور جلد کے شقوق سے مانع ہو اور بالعرض



منقطع ہو جائے اور پھر سر پہ موجی یہ وہ نبض ہو کہ اجزا رگ کے عظم اور صغیر میں مختلف ہوں یا شقوق اجزا اور عروق میں یکساں نہ ہو یا تقدم و تاخر اجزا کا شروع حرکت نبض سے مختلف ہو نرمی کے ساتھ اور بہت صغیر ہو اور کسی قدر اسکے واسطے عرض ہو ایسا محسوس ہو جیسے پانی کی لہریں ایک کے پیچھے ایک سیدھے میں چلی آتی ہیں اور ان میں لپی اور بلندی اور سرعت اور بطور کا اختلاف ہو و و دی مشابہ موجی کہ ہوتی ہو مگر نبض صغیر اور شدت متواتر کہ اسکے تواتر میں گمان سرعت کا ہوتا ہو حال آنکہ نبض میراج نہیں ہو مگر نبض صغیر اور نہایت درجہ متواتر ہوتی ہو و و دی اور نلی کا اختلاف شقوق اور تقدم و تاخر میں زیادہ ظاہر اور محسوس ہوتا ہو بہ نسبت اس اختلاف کے جو انکے عرض میں ہو بلکہ شاید اختلاف عرض کا ظاہر نہیں ہوتا انتشاری دندانہ دار نبض ہو مشابہ موجی کے اختلاف اجزا میں شقوق یعنی بلندی اور عرض اور تقدم و تاخر کے لحاظ سے لیکن بہ نسبت موجی کے اس میں صلابت زیادہ ہوتی ہو اور باوجود صلابت کے اسکے اجزا میں صلابت کا اختلاف بھی ہوتا ہو۔ اور یہ نبض میراج متواتر صلب و اجزا میں اسکے باعتبار عظم اور انبساط اور صلابت و لین کے اختلاف ہوتا ہو ذنب لقا رہ وہ نبض ہو جس میں رفتہ رفتہ اختلاف ہوتا ہو کبھی نقصان سے طرف زیادتی کے بتدریج بڑھتی جاتی ہو اور کبھی زیادتی سے طرف نقصان کے آہستہ آہستہ گھٹتی ہو اور یہ اختلاف کبھی نبضات کثیرہ میں ہوتا ہو اور کبھی نبضہ واحد کے اجزا کثیرہ میں اور کبھی نبضہ واحد کے اجزا واحد میں مگر خاص اختلاف ذنب لقا رہ کا متعلق ضرب عظیم سے ہو اور کبھی باعتبار سرعت بطور اور قوت و ضعف کے بھی ہوتا ہو سبلی نبض مثل تکرار ہوتی ہو اور نقصان سے شروع کر کے انتہا میں ایک حد زیادتی تک پہنچ کر پھر بتدریج گھٹتی ہو تا انیکہ حد اول کو نقصان میں پہنچ جاتی ہو پس گویا کہ دو تین چوہے کی موٹے کنارے سے ملکر ایک ہو گئیں ذوالقرعین اسکی تعریف میں اطباء مختلف ہیں۔ ایک گروہ اسکو نبضہ واحد قرار دیتے ہیں کہ تقدم و تاخر میں مختلف ہو۔ اور بعض طبائے کہتے ہیں کہ یہ دو نبضہ ملحق ہو گئے ہیں اور حاصل یہ ہو کہ یہ دونوں کے درمیان اتنا زمانہ نہیں ہو کہ میں کجائش اس قدر ہو انقباض کے بعد انبساط پیدا ہو۔ یہ بات کچھ ضرور نہیں ہو کہ جب دو قریب محسوس ہوں نبضہ بھی دو ہوں ورنہ نبض منقطع انبساط میں جسے عائد کہتے دو نبضہ قرار دیے جائیں۔ بالضرور دو نبضہ وہی کہلاتے ہیں کہ نبض کی حرکت شروع ہو اور انبساط پیدا ہو پھر بطور عمق بدن کے حرکت انقباضی کرے پھر دوبارہ انبساط پیدا ہو ذوالقرعہ اور واقع فی الوسط جبکا ذکر اوپر ہو چکا اور غزالی اور واقع فی الوسط میں یہ فرق ہو کہ غزالی میں دوسرا قریع قبل تمام ہونے پہلے قریع کے پیدا ہو جاتا ہو اور واقع فی الوسط میں دوسرا نبضہ زمانہ سکون اور تمام ہونے پہلے قریع کے پیدا ہوتا ہو مگر مرکبات کے نبض تشنج اور متعش اور ملتوی یعنی وہ نبض جو مثل لپٹے ہوئے ڈورے یا مفتولے ڈورے کے ہوتی ہو اور یہ اختلاف از قسم تقدم و تاخر اور وضع اور عرض کے پیدا ہوتا ہو اور متواتر از قسم ملتوی کے ہو تشابہ متعش یعنی کانپتی ہوتی نبض کے چوتی ہو مگر انبساط متواتر پوشیدہ ہوتا ہو۔ اسطرح استوار وضعی سے شقوق میں خروج متواتر کا مخفی ہوتا ہو مگر تعدد متواتر میں ظاہر ہوتا ہو مگر اکثر سیلان اس نبض کا ایک ہی جانب میں ہوتا ہو۔ اور اکثر نبض متواتر اور ملتوی اور رائل جاتا ہوا حدین خشک امراض میں پیدا ہوتی ہیں نبض مرکب کے غیر تنہا ہی اقسام ہیں جبکا کچھ نام نہیں ہو فصل جو تھی نبض کے اقسام طبعی ہر ایک قسم نبض کی اقسام مذکورہ بالا سے جو مقضی تفاوت کی زیادتی اور نقصان میں ہوں ان میں سے نبض طبعی وہی ہے جسے ہر قسم کا معتدل ہونے اوپر کہا ہو سوائے جنس قوت کے ان جنس میں طبعی وہی ہو جو قوی ہو قوت میں اگرچہ بعض ایسے اصناف کی نبض بوجہ زیادتی قوت کے مثلاً اعظم ہو گئی اس حجت سے طبعی قرار دینی۔ اور جو اصناف متخل زیادتی اور نقصان کے نہیں ہیں ان میں نبض طبعی مستوی تنظیم اور جیدالوزن ہو فصل پانچویں اسباب انواع تکرار نبض کے اسباب نبض کے کسی قدر اسباب تمام ضروری ذاتی داخل قوام نبض میں ہیں اور انکو ماسک کہتے ہیں۔ اور نبض اسباب



دوسری مابین وزن جیسے لڑکوں کی نبض کا وزن شیوخ کی نبض کا ہو تیسری خارج الوزن کہ اسکا وزن مشابہ وزن کسی سن کے منو نبض کا وزن سے بکثرت خارج ہوتا تبصرہ عظیم پر ولالت کرتا ہو فصل دوسری نبض مستوی اور مختلف کے بیان میں نبض کا اختلاف یا بہت سی نبضات میں ہو یا ایک ہی نبض میں ایک نبض کا اختلاف یا نبض کے بہت سے اجزاء میں ہو یعنی جہاں جہاں انگلیاں رطبی جانی ہیں ہر ایک انگلی کے نیچے اختلاف ہو یا جزو واحد میں یا ایک انگلی کے نیچے اور بہت سی نبضات کا اختلاف کبھی مندرج یعنی رفتہ رفتہ کمی یا بیشی میں یکساں ہوتا جاتا ہو مثلاً ایک نبض کسی قسم کی شروع ہو بعد اسکے اسی قسم میں زیادتی نبضات ہوتی جائے یا نقصان ہوتا جائے اور سن یا دتی اور نقصان کا یہاں تک اتنا رہے کہ نہایت درجہ زیادتی یا نہایت درجہ نقصان تک آہستہ آہستہ پہنچ جائے یا اختلاف مناسب درجہ پہنچے آخر درجہ کے جہاں سے بڑھنا یا گھٹنا شروع ہوا ہو پھر وہیں سے شروع ہو یا آخر درجہ زیادتی اور نقصان سے پلٹنا بھی رفتہ رفتہ بطور مناسب ہوا اور پھر اسی مقام پر پہنچے جہاں سے ابتدا زیادتی یا نقصان کی ہوئی تھی۔ یا دوبارہ۔ یا مقام ابتدا پر پہنچ کر بطور انتہائے زیادتی اور نقصان کے پہلے طرز کے مخالفت طرز جدا گانہ شروع کرے۔ اور بیشتر انتہا تک پہنچتی ہو اور کبھی مقام انتہا سے پہلے منقطع ہو جاتی ہو یعنی اس سلسلہ کو بیچ میں چھوڑ دیتی ہو اور بیشتر اس خارج سے تجاوز کرتی ہو یا وجہ بیچ میں سلسلہ منقطع ہوتا ہو کبھی درمیان میں فترہ واقع ہوتا ہو یعنی سکون ہو جاتا ہو یا کوئی قسم نبضہ مغائر اس سلسلہ کا واقع ہو جاتا ہو۔ اور کبھی اختلاف نقطہ کا سطح پر ہوتا ہو کہ بیچ میں سلسلہ اختلاف کے نبض کی قسم ذوالفترہ واقع ہوتی ہو۔ اور نبض ذوالفترہ اسکو کہتے ہیں کہ جسوقت اسید حرکت کی ہو سکون پیدا ہو جائے۔ اور واقع فی الوسط اس نبض مختلف کو کہتے ہیں کہ جسوقت اسید سکون کی ہو اس میں حرکت پیدا ہو جائے۔ اختلاف نبض کا بہت سے اجزاء میں ایک نبض کے با اجزاء نبض کی موضع میں ہو یا اجزاء کی حرکت میں۔ موضع اجزاء کا اختلاف سطح ہوتا ہو کہ شریان کے اجزاء کی نسبت جہات سہ میں مختلف ہو اور چونکہ جہت ہر جسم کی چھ ہیں چھ طرح کا اختلاف پیدا ہو سکتا ہو یا اختلاف حرکت اجزاء کا یا سرعت و بطور میں ہو یعنی ایک جزو نبض کا قبضہ زمانہ میں ایک حرکت انبساطی کرے دوسرا جزو دیا میں کرے۔ خواہ اختلاف تقدم اور تاخر حرکت میں ہو یعنی ایک جزو قبل وقت اپنی حرکت خاص کے خورک ہو خواہ بعد وقت اپنی حرکت کے مگر بہ نسبت اپنے دوسرے جزو کے سریع و بطور ہو یا اختلاف قوت اور ضعف میں ہو۔ یا عظیم اور صغیر میں اجزاء کے اختلاف ہو۔ اور ان چاروں اختلاف کی ہر ایک قسم یا ترتیب مستوی پر جاری ہو یا ترتیب میں بھی اختلاف زیادتی و نقصان واقع ہو۔ اور ترتیبی اختلاف یا دو جزو میں و انگلیوں کے نیچے محسوس ہو یا تین یا چار انگلیوں کے نیچے پیدا ہو۔ اور ان صورتوں میں ترکیب بھی ہو سکتی ہو بہ قاعدہ تبدیل ترتیب اجتماع کے اختلاف نبض جزو واحد میں منقطع۔ اور عائدہ اور متصل ہوتا ہو منقطع وہ اختلاف ہو کہ جزو واحد میں انفصال نظام کا خفیف فترہ سے واقع ہوا اور جزو واحد بوجہ فترہ کے اتصال سے جدا ہو جاتا ہو اسکی طرفین میں کبھی اختلاف سرعت اور بطور اور تشابہ کا ہوتا ہو۔ اور عائدہ سے یہ مراد ہو کہ جزو واحد نبض عظیم کا صغیر ہو جائے یا بطور عظیم ہونے کے بہ نرمی عود کرے۔ اسی عائدہ کی قسم میں سے نبض متداخل بھی ہو۔ اور متداخل وہ نبض ہو کہ ایک نبضہ بحسب اختلاف کے مثل دو نبضہ کے معلوم ہو یا دو نبضہ بحسب متداخل کے مثل ایک نبضہ کے معلوم ہوں۔ اور اسی طرح پر مختلف کا حال بھی اس قسم میں لحاظ کیا جاتا ہو متصل وہ نبض ہو جسکا اختلاف درجہ بدرجائے اتصال ہے۔ ہر جبکا فصل جہت تغیر میں اس قسم سرعت بطور غیر محسوس ہو یا اسکا انفصال جہت اتصال میں سرعت و بطور سے یا اعتدال سے غیر محسوس ہو۔ یا اسکا اختلاف اعتدال میں سرعت بطور کے یا عظیم و صغیر خواہ دونوں قسم کے اعتدال میں بہ نسبت اس جہت کے حد فترتال بتدریج کیا جاتا ہو یا غیر محسوس ہو۔ اور نبض کبھی بیچ تشابہ متماز ہوتی ہو اور کبھی حسب اتفاق باوجود اتصال کے اسکے بعض اجزاء میں اختلاف شدید ہوتا ہو اور بعض میں کمتر فصل تیسری مرکب اقسام نبض کے جنکے نام جدا گانہ ہیں۔ اغزالی نبض ہو جسکے ایک جزو میں مختلف ہو اس طرح کہ اس جزو کی حرکت بطور



محسوس ہوں مترجم کہتا ہے جالینوس کا قول جو اوپر گذرا کہ یہ پانچوں نسبتیں محسوس مناسبات وزن سے ہیں اور انہیں شرط معرفت موسیقی کی شناخت کی بنیاد بنی ہو شاید بنظر معرفت وجدائی کے ہو۔ بہت سے آدمی ایسے دیکھے کہ انکی خلقت موزون ہوتی ہو کہ وہ وزن شعرا و نال سر کو بمقتضائے طبیعت پہچان لیتے ہیں۔ اور اکثر ایسے دیکھے کہ باوجود مهارت قواعد فن عروض اور قوافی کے و نیز ممارست قواعد فن موسیقی کے نہ ایک شعر موزون پڑھ سکتے اور نہ غیر موزون کے سکتے اور زحافات کو شناخت کر سکتے ہیں اور نہ بادی سرانگوں پر معلوم ہوتا اور نہ بے تالا ہونا گانے والے کا انکو دریافت ہو سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کی نسبت البتہ جو دشواری شیخ نے لکھی درست ہو بلکہ بعد کمال مهارت کے بھی فن موسیقی میں اسنے شناخت نبض کی ان نسبتوں کی محال عادی ہو بہر حال مترجم کو ان پانچوں نسبتوں کی تفصیل مع تمثیلات لکھنی ضرور ہے جو واضح ہو کہ اگر باب موسیقی اسی بعد کو جو کسی دوسرے بعد کی نسبت دو چند ہو منسوب بالکل کہتے ہیں اور یہ دوسری صورت ہے جسکو جالینوس نے کہا ہے کہ یہ نسبت کل کے ہو مثال اسکی ایک سرکار تفرع تین ہو اور دوسرے کا چھ پس دوسرا نسبت پہلے کے نسبت بالکل کی رکھتا ہو۔ اور جو نغمہ بہ نسبت دوسرے نغمہ کے ڈیوڑھیا ہو اور وہ بعد کسی اور بعد پر بقدر نصف کے زائد ہو ان دونوں میں نسبت بالخمسہ کہتے ہیں مثال اسکی ایک نغمہ دو ہو اور دوسرا تین ہو پس تین دوسرے ایک عدد زائد ہو جو نصف ہو و دکا اور یہ بقول جالینوس کے تیسری نسبت ہے جسکو اسنے نسبت بالخمسہ کہا ہے۔ اور جو نغمہ کسی نغمہ پر بہ نسبت ثلث کے زیادہ ہو جیسے چار اوپر تین کے اسکو نسبت بالاربعمہ کہتے ہیں اور یہ چوتھی نسبت ہے جو بقول جالینوس میں اس عنوان سے مذکور ہوئی اور جو نغمہ کسی دوسرے پر بقدر ربع کے زیادہ ہو جیسے پانچ اوپر چار کے اسکو نسبت بالاربعمہ کہتے ہیں اور یہ پانچویں نسبت ہے جو بقول جالینوس میں مذکور ہوئی۔ اور جو نغمہ کہ اس میں دو نسبتیں یعنی نسبت بالکل اور نسبت بالخمسہ مجتمع ہوں کیسے طرح کی تالیف کیوں نہ ہو اسکو اصطلاح موسیقی میں نسبت ثلاثہ اصناف کی کہتے ہیں ایسے کہ نسبت کل سے دو نامراد ہو اور نسبت بالخمسہ سے ڈیوڑھیا مراد ہو جو وقت یہ دونوں جمع کیے جائیں گویا کہ مراد ہوگی ڈیوڑھے کا دوٹا اور ڈیوڑھے کا دوٹا ضرور سہ چند ہوتا ہے پس مجموعہ ان دونوں نسبتوں کا مساوی سہ چند اصل کے ہو گا مثال اسکی دو اور چھ پس و او چھ کی نسبت مولف ہے نسبت چھ سے طرف تین کے اور نسبت تین سے طرف دو کے اور بتعبیر میں ہم اسکو اس طرح پر کہیں گے کہ چھ دو کے ڈیوڑھے کا دوٹا ہے یعنی تین گنا۔ پھر چونکہ نسبت چھ کی طرف تین کے نسبت بالکل یا نسبت صحت کی اور نسبت تین کی طرف دو کے نسبت بالخمسہ یعنی ڈیوڑھی کی ہو اور نسبت چھ کی طرف دو کے نسبت ان اطراف کے جو مولف دو نسبتوں سے ہوں پس چھ کو طرف دو کے نسبت میں گئی یعنی ثلاثہ اصناف کی ہو اور یہی وہ نسبت ہے جو ڈیوڑھے کے دوٹے میں ہوتی ہو اور یہ پہلی نسبت ہے جو بقول جالینوس میں جسکو اسنے مجموعہ نسبت کل اور خمسہ کا تجویز کر کے نسبت سہ چند نام رکھا ہے پس ان قول جالینوس کا پڑھ کر کہ قدر محسوس مناسبات وزن سے یا نسبت سہ چند کے ہو یا دو چند کے بعد اسکے ڈیوڑھے کی اسکے بعد وہ نسبت جس میں زیادتی ایک ثلث کی ہو اسکے بعد سوائی و سوسین جنس اخوذ ہو نبض کے وزن سے اور نبض کا وزن بقیاس مقداروں چار زمانے کے جو واسطے دو حرکت انبساط اور سکون کے کیا جاتا ہے اگرچہ جس انسان کی ضبط وزن سے قاصر ہو تاہم قیاس مقدار نسبت ازمنہ انبساط کا جو در بیان دو انبساط کے ہوتا ہے کہ سکتا ہے حال یہ ہو کہ جو زمانہ کہ اس میں حرکت ہوتی ہو تا زمانیکہ سکون رہے محسوس ہو سکتا ہو اور جو لوگ زمانہ حرکت کو زمانہ سکون سے اور زمانہ سکون کو زمانہ سکون سے قیاس کرتے ہیں وہ ایک قسم کو دوسری قسم میں اخل کرتے ہیں اگرچہ یہ دخل جائز ہو محال نہیں ہو مگر اسکا خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات غیر حید ہے اور نبض کا وزن ہی ہے جس میں نسبت موسیقاری مذکور دفع ہو بھی ہم کہتے ہیں کہ نبض یا حید الوزن ہو یا ردی الوزن و ردی الوزن کی تین قسمیں ہیں پہلی متغیر الوزن اور مجاوز الوزن اور یہ وہ نبض ہے کہ اسکا وزن متصل وزن اس سن کے ہو جسکے قریب صاحب نبض ہو پانچا ہو جیسے صبیان کی نبض کا وزن سادی نبض شان کے ہو



یا اجزائے بنف و احد یا جز و احد کے تمامی اقسام مذکورہ بالا میں کرے ممکن ہو لیکن بال اس سبب تفصیل کا انھیں پانچ قسموں میں ہوگا اور  
 سب اقسام انھیں پانچ قسموں کی طرف رجوع کرینگے بنف مستوی علی الاطلاق وہی ہو جو ان پانچوں قسموں میں مستوی ہو۔ و اگر ان پانچ میں  
 سے کسی ایک قسم میں مستوی ہو اسکو مستوی علی الاطلاق نہ کہیں گے بلکہ جس قسم میں استواء ہوگا اسی قسم میں اسکو مستوی کہیں گے مثلاً مستوی قوت  
 میں یا مستوی سرعت میں۔ اسی طرح مختلف وہ بنف ہو جو مستوی نہ ہو اسکا مختلف ہونا بھی یا علی الاطلاق ہو یعنی جمیع اقسام اور اعتبارات میں  
 غیر مستوی ہو۔ یا کسی خاص میں غیر مستوی یا مختلف ہوں میں جن میں جسکا اعتبار بلحاظ نظام اور غیر نظام کے ہوتا ہو اسکی دو قسمیں ہیں مختلف منظم مختلف  
 غیر منظم منظم وہ بنف ہو کہ جسکے اختلاف کا ایک طرز و محفوظ ہو اور اس نظام میں خلل نہ پڑے اور اسی اختلاف کا ہر فرع میں دورہ ہو کرے یعنی بنف  
 سانس دیتی ہو یا خالی پڑتی ہو تال دینے میں اسی قدر سانس دینا ہر فرع میں پایا جائے۔ یا جقدر کوئی قرع انسا ط کا تیسری چوتھی پانچویں میں حساب سے  
 الگ پڑتا ہو اور جلد ہوتا ہو اسی حساب سے دوسرے دورے میں الگ پڑے یا جلد یا دیر میں واقع ہو اور اسکی دو صورتیں ہیں۔ ایک منظم علی الاطلاق یعنی جو  
 اختلاف اس میں پیدا ہوا ہو مگر اترعات میں ہی اختلاف باقی رہے۔ اور ایک منظم دوری کہ اس میں دو یا تین قسم کے اختلاف ہوں مگر ہر اختلاف کا  
 دورہ اپنے حساب پر پورا اترے۔ اور ان مختلف اقسام کے اختلافات سے ملکر ایک دورہ پیدا ہو کہ پھر پھر کر دہی آیا ہو۔ اور مختلف غیر منظم وہ بنف ہو  
 کہ اختلاف واحد یا اختلاف چند اس میں محفوظ نہیں۔ اگر خوب اس نوین جنس میں شامل کیا جائے تو مثل آٹھویں جنس کے ٹھہرے گی اور غیر مستوی  
 کے تحت میں اخل ہوگی طبیب کو مناسب ہو معلوم کرے کہ بنف میں طبیعت موسیقاری موجود ہو جسے صناعت موسیقی ترکیب لغات یعنی ترکیب سروں کی  
 نسبت مناسب ہے آپس میں بیچ حدت اور ثقل کے اور بحساب و دارالایقاع یعنی دو تالوں کی بمقدار اس زمانہ کے جو درمیان ہر ایک تال کے فاصلہ کا  
 واقع ہوتی ہیں تمام ہوتی ہو۔ اس طرح حال بنف کا کہ نسبت بنف کے زمانوں کی سرعت اور تاثر میں نسبت ایقاعی ہو اور نسبت احوال اسی بنف کی  
 قوت اور ضعف میں اور مقدار نسبت میں مثل نسبت تالیقی کے ہو۔ اور طرح کے زمانہ ایقاع اور مقدار سروں کی کبھی متفق اور یکساں خوش آئند ہوتی ہو اور  
 کبھی غیر متفق اسی طرح اختلافات جو درمیان احوال بنف کے واقع ہوتے ہیں کبھی منظم ہوتے ہیں اور کبھی غیر منظم۔ ایضاً نسبت احوال بنف کی قوت  
 اور ضعف اور مقدار میں کبھی متفق ہوتے ہیں اور کبھی غیر متفق بلکہ مختلف اور یہ اختلاف جنس اعتبار نظام سے خارج ہو جائیگا سوس کی یہ رائے ہو کہ جو صورتیں  
 مناسبات وزن سے محسوس ہوتی ہیں اور بخوبی ظاہر ہوتی ہیں ان پانچ صورتوں سے جنکا آگے ذکر ہوگا کوئی ایک صورت ہوتی ہو۔ آیا سبب  
 جموع کل اور خمسہ کے اور یہ نسبت سے چند کی ہو۔ اسلئے کہ یہ نسبت مولف ہو ڈیوٹر ہے کی دوتے سے اور اسی نسبت کو اصلاح موسیقی میں مجموعہ نسبت  
 کل اور خمسہ کا کہتے ہیں اور کل معنی ضعف ہو اور خمسہ یعنی ڈیوٹر ہے ۲ یا نسبت وزن کی بالکل ہو اور دہی ضعف ہی یعنی ضعف کو اصل سے تفاوت  
 مثل کل اصل کے ہر جیسے چار کا تفاوت دو سے دو عدد کا ہو جو سادی کل اصل یعنی دے کے ہو ۳ یا نسبت وزن کی یا خمسہ یعنی ڈیوٹر ہے کے ہو اور ہر  
 نسبت بالخمسہ سے وہ زیادتی ہو جو اصل پر بقدر نصف کے زیادہ ہو جیسے تین کو دو سے ایک کی زیادتی ہو اور وہ نصف ہو دو کا ۴ یا نسبت وزن کی  
 بالاربعمہ ہو اور اسی سے مراد وہ زیادتی ہو جو بمقدار ثلث اصل کے ہو جیسے چار کو اوپر تین کے کہ ایک کی زیادتی ہو اور وہ ثلث تین کا ہو ۵ یا نسبت  
 وزن کی بالکل دومرتبہ کر کے ہو اور وہ زیادتی راجع اصل کی ہو جیسے پانچ کو اوپر چار کے ایک کی زیادتی ہو اور یہی نسبت سوا کے کی کہلاتی ہو۔ یہ پانچ نسبتیں  
 کمی بیشی کی محسوس ہوتی ہیں بعد اس کے محسوس نہیں شیخ کا مقولہ ہے میں ان نسبتوں کا بھی ضبط کرنا اور پہچاننا محض بندر یوحس کے دشوار جانتا ہوں۔ اور جو  
 شاق فن موسیقی میں ہو اور ایقاعات اور تناسب لغات کو بندر یوحس صناعی کے پہچانتا ہو اور اسکو قدرت شناخت موسیقی کی بخوبی ہو کہ  
 مصدوعی شو کو اپنے معلومات سے قیاس کرے شیخ اگر اپنی فکر کو خچ کرے اور بطرف ال بنف کے تامل کرے ممکن ہو کہ یہ پانچوں نسبتیں بنف میں اسکو



میں شریان کے ساتویں جنس معتبر ہو باعتبار زمانہ سکون کے اٹھویں جنس لی جاتی ہو باعتبار استوار اور اختلاف جنس کے نویں جنس  
 یا خود ہو باعتبار انتظام جنس کے اختلاف میں یا ترک اسی انتظام کے دسویں جنس معتبر ہو باعتبار وزن کے مقدار جنس کو باعتبار قطر اقل  
 یعنی طول عرض عمق کی دلالت ہوتی ہو پس حال جنس کے باعتبار مقدار کے نوحہ پر ہیں۔ بسیط۔ اور مرکب۔ بسیط کی نو قسمیں ہیں۔ طولی۔ قطری۔  
 معتدل۔ باعتبار قطر طولی کے۔ عرضی۔ صبیح۔ معتدل۔ باعتبار قطر عرضی کے۔ منحنی۔ مشرق۔ معتدل۔ باعتبار قطر عمقی کے۔ طولی۔ وہ جنس ہرگز اسکے  
 اجزا طول میں مقدار طبعی سے علی الاطلاق زیادہ ہوں اور وہ مزاج معتدل حقیقی ہو یا مقدار طبعی خاص بنسبت اسی شخص سے طول میں اجزا  
 جنس کے زیادہ ہوں۔ اور یہ معتدل وہی ہو جو اس شخص خاص کے واسطے چاہیے۔ ان دونوں اعتدال کا فرق اوپر بیان ہو چکا۔  
 قصیدہ جنس طولی کی ضد ہو یعنی مقدار معتدل حقیقی یا شخصی سے اجزا اسکے طول میں کم ہوں۔ اور معتدل وہی جنس ہو جو درمیان طولی و قصیر  
 کے ہو۔ علیٰ ہذا القیاس تینوں قسمیں عرض کی۔ اور تینوں قسمیں باعتبار قطر عمق کے بھی بلحاظ زیادتی اور کمی اور اعتدال ہر قطر کے معتبر ہوتی  
 ہیں۔ ان اقسام بسیط سے جو اقسام مرکب پیدا ہوتے ہیں جنس کے لیے خاص نام مقرر ہو اور بعض کا کچھ نام نہیں ہو۔ جو جنس طولی و عرض اور  
 ارتفاع تینوں میں زیادہ ہو اسکو عظیم کہتے ہیں۔ اور جو قطار ثلاثہ میں کم ہو اسکو صغیر کہتے ہیں۔ اور درمیان عظیم اور صغیر کے معتدل ہو  
 اور جو جنس عرض اور شقوق میں زیادہ ہو اسکو انقیاط کہتے ہیں۔ اور جو عرض اور شقوق میں کم ہو اسکو دقیق کہتے ہیں۔ اور درمیان ان  
 دونوں کے معتدل ہو دوسری جنس جو باعتبار رقرعات کے معتبر ہو اسکی تین قسمیں ہیں۔ قوی۔ اس جنس کو کہتے ہیں جو بنا جنس کی انگلیوں اور رقت  
 حرکت انبساط کے اس زور سے لگے گویا انگلیوں کو ہٹا دیگی۔ اور ضعیف۔ مقابل ہر قوی کے کہ نیچے انگلیوں بنا جنس کے کم محسوس ہو۔ اور  
 معتدل وہ ہو جو درمیان ضعف اور قوت کے فرج اصابع کو کہے تیسری جنس یا خود باعتبار زمانہ ہر ایک حرکت کے ہو اسکی بھی تین قسمیں ہیں۔ سریع  
 وہ جنس ہو جو مسافت اپنی حرکت کی تھوڑی دیر میں طے کرے۔ اور بطی اسکے ضد ہو اور معتدل وہ ہو جو درمیان سریع اور بطی کے ہو جو شخصی جنس باعتبار  
 قوام آلہ کے معتبر ہوتی ہو اسکی بھی تین قسمیں ہیں۔ لین۔ وہ جنس ہو جو اندر کی طرف باسانی دب جانے کی قابلیت رکھے۔ اور صلب۔ وہ ہو جو اسکے ضد ہو۔  
 اور معتدل درمیان لین اور صلب کے ہو یا چوپین جنس کا اعتبار باعتبار اس مادہ کے ہوتا ہو جو حرکت کے اندر موجود ہو اسکی بھی تین قسمیں ہیں۔ متلی۔ وہ  
 جنس ہو کہ اسکے اندر طوبت بھری ہوئی محسوس ہو بقدر حد۔ کے اور خلا محض معلوم نہ ہو۔ اور خالی وہ ہو جو اسکے ضد ہو اسکو فارغ کہتے ہیں۔  
 اور معتدل وہ ہو جو درمیان متلی اور فارغ کے ہو چوتھی جنس کا اعتبار باعتبار طبعی جنس کے ہوتا ہو اسکی بھی تین قسمیں ہیں۔ جامد۔ اور معتدل۔ ہاتھوں میں  
 جنس باعتبار مقدار زمانہ سکون کے ہو اور اسکی بھی تین قسمیں ہیں۔ متواتر۔ وہ جنس ہو کہ جسکے وقوع میں زمانہ سکون کا بہت کم ہو اور اسکو متدار کہ  
 دھکا ٹٹ بھی کہتے ہیں۔ اور متفاوت متواتر کی ضد ہو اور اسکو متفرخی و متخلخل بھی کہتے ہیں۔ اور معتدل درمیان متواتر اور متفاوت کے ہو۔ پھر زمانہ سکون کا  
 بحساب انقباض کے شمار کیا جاتا ہو اور اگر انقباض مطلق دریافت نہ ہو اس زمانہ کا شمار بحساب اسکے کیا جائیگا جو زمانہ درمیان دو حرکت انقباض کے واقع ہو  
 اور اگر اور اک زمانہ انقباض کا ہو سکے تو اسکا اعتبار باعتبار زمانہ طرفین کے کیا جائیگا اور مراد طرفین سے انبساط اور انقباض ہیں اٹھویں جنس جسکا  
 اعتبار باعتبار استواء اور اختلاف کے ہوتا ہو اس اعتبار سے یا جنس مستوی ہو یا مختلف یعنی غیر مستوی۔ استواء یعنی شائبہ ہو یا جید حرکت شائبہ  
 یا انقباضی جنس کا یا جید جز کا اجزاء سے ایک جنس کے یہ ایک جزو کا اجزاء جنس واحد سے پانچ چیزوں میں معتبر ہوتا ہو عظیم و صغیر۔ قوت و ضعف  
 سرعت و بطور۔ تواتر و تفاوت۔ صلابت و لین۔ تا انیکہ جنس واحد کبھی ایسی ہوتی ہو کہ آخر انبساط اسکا سریع تر ہوتا ہو بلحاظ پھیلنے حرارت کے  
 یا ضعیف تر ہوتا ہو بحسب ضعف کے۔ اگر کوئی چاہے کہ اس قسم میں زیادہ بسیط کرے اور استواء اور اختلاف کا اعتبار بنسبت نشا جنضات



اور نباض کی اٹھکی کو صدمہ ہو چائے۔ اور انقباض حرکت وہ ہو کہ اندر کی طرف سمیٹے۔ فائدہ ان دونوں حرکتوں کا تدبیر روح کی بذریعہ  
تسکین کے ہو کہ حرکت انقباضی سے تسکین اندر کو پہنچتی ہو۔ اور انبساطی سے جو ہوا سے گرم اندر بھری ہوئی ہو دفع ہوتی ہو نبض میں بحث دو طور پر  
ہو سکتی ہو۔ کلی اور جزئی جزئی بحسب ایک ایک مرض کے۔ ہم اس مقام پر قواعد کلیہ علم نبض کے بیان کرتے ہیں۔ اور احکام جزئی اراستہ جزئی کے  
ساتھ بیان کرینگے پس کہتے ہیں کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کی دو حرکت اور دو سکون سے مرکب ہو اسلئے کہ ہر ایک نبض میں دو حرکتیں انبساطی  
اور انقباضی ہوتی ہیں اور ہر دو حرکت مختلف کے بیچ میں ایک سکون ضرور ہوتا ہو اسلئے کہ دو حرکت مختلف کا یکجا ہونا محال ہو سطح پر  
محال ہو کہ جب پہلی حرکت اپنی مسافت کی نہایت اور کنارے پر پہنچ جائے اور دوسری حرکت مخالف شروع ہو پھر بدولت کل یعنی  
درمیان پڑنے سکون کے پہلی حرکت کا انقطاع اور دوسری حرکت کی ابتدا نہیں ہو سکتی۔ برہان اس مسئلہ کی علم طبعی میں بیان ہوتی ہو  
جب یہ بات مسلم ہوئی چارہ نہیں ہو بدون اسکے کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کے واسطے تا انیکہ دوسری حرکت لاحق ہو چارہ جزو درکار ہونگے  
دو حرکت اور دو سکون باین تفصیل۔ پہلے حرکت انبساطی اسکے بعد ایک سکون درمیان اس حرکت اور حرکت انقباضی کے پھر حرکت انقباضی  
اسکے بعد وہ سکون جو بعد انقباض اور قبل انبساط کے ہوتا ہو حرکت انقباض کی اکثر طبیبوں کے نزدیک ہرگز محسوس نہیں اور بعض مدعی  
ہیں کہ محسوس ہوتی ہو۔ قوی نبض میں بوجہ قوت کے محسوس ہوتی ہو اور عظیم میں بہت بلندی اور ارتفاع کے۔ اور صلاب میں بسبب شدت  
مقاومت کے۔ اولیٰ میں بوجہ طول زمانہ حرکت کے جالینوس کہتا ہو میں زمانہ دراز تک حرکت انقباضی سے غافل رہا اسکے بعد  
میں نے اس حرکت کے محسوس کرنے کا عمدہ کیا تا انیکہ کس قدر مجھے آگاہی ہوئی بعد تحوڑے زمانہ کے بہت استواری اور مضبوطی سے میں نے  
اسکو پہچانا اسکے بعد مجھ پر روانے علم نبض کے کھلنے جو شخص مثل میرے متعدد ہو مثل میرے وہ بھی نبض کو دریافت کر لے گا۔ اگر جیسا یہ منکرین  
کہتے ہیں کہ حرکت انقباضی محسوس نہیں ہو حقیقت میں صحیح ہو تو اس میں شک نہیں کہ حرکت انقباض کی اکثر حال میں غیر محسوس ہو ہاتھ میں  
ساعد کی رگ جو واسطے نبض کے مقرر کی گئی اسکے تین فائدے ہیں۔ اول تو ہاتھ میں لینا اس رگ کا آسان ہو اور اسکے کھل جانے میں نبض کو  
زیادہ حاشی اور انکام نہیں ہوتی اور اسکی وضع سامنے قلب کے سیدھی ہو اور اس سے قریب ہو مناسب ہو کہ جس نبضی ہاتھ نباض کا ادھر  
ہاتھ کی نبض دیکھنی مطلوب ہو ایک ہی جانب پر ہون یعنی پہلو پر ہون اس طرح پر کہ انگوٹھا اگر اوپر ہو تو خضر زمین کی طرف ہو یا برعکس پہلو کے  
رخ پر ہاتھ رہنے کا فائدہ یہ ہو کہ اگر ہاتھ منکب ہو یعنی چپت ہو نبض عرض میں پڑھ جاتی ہو اور اشراف یعنی بلندی میں اور طول میں ٹٹائی ہو  
خصوصاً جبکہ ہاتھ دبلے ہوں۔ اس طرح جو ہاتھ مستقل یعنی پٹ ہو کہ پشت اسکی اوپر کی طرف ہو اشراف اور طول نبض کا پڑھ جاتا ہو اور عرض  
گھٹ جاتا ہو۔ واجب ہو کہ جس وقت کسی نبض دیکھے وہ شخص غضب و سرور اور ریاضت اور تمام انفعالات سے خالی ہو۔ اور شکم سیر  
استقرار نہ ہو کہ پیٹ میں گرانی ہو اور بہت گرم نہ ہو اور کسی عادت محمود کا اس وقت تارک نہ ہو اور نہ کسی امراض عادت کو اس وقت  
اختیار کیے ہو یہ بھی ضرور ہو کہ امتحان نبض معتدل جید الاوصاف سے کیا جائے تاکہ اسپر اور نبضوں کا قیاس کریں۔ اسکے بعد ہم یہ  
کہتے ہیں کہ جن اجناس کے درجہ سے اطباء حال نبض کا پہچانتے ہیں برطبق اس شناخت کے جو ہم آگے ذکر کرینگے انکی دس قسمیں ہیں اگر چہ اسکا کل  
طبیب ہی ہو کہ انکو نو قسموں میں منقسم کرے پہلی خمس لی جاتی ہو مقدار زمانہ انبساط سے دوسری خمس ماحوذہ کیفیت فرع حرکت سے دوسرے صاب کے  
یعنے نبض کا اٹھکیوں میں گنتا تیسری خمس معتبرہ زمانہ ہر حرکت سے چوتھی خمس معتبرہ ہر نسبت قوام آگے ایفہ و شریانی حرکت نبض میں تیزی  
ہو سکے قوام کی سختی اور نرمی وغیرہ یا پچوین خمس لی جاتی ہو باعتبار خالی ہونے اور پرنے شریان کے چھٹی خمس ماحوذہ یا باعتبار حرارت اور سردت



یہ مواد جو وقت متوجہ انتقال کے بجانب تختانی ہوتے ہیں شرا سیف میں تمداد و نقل ظاہر ہوتا ہے۔ اور اگر بجانب فوق مائل ہوتے ہیں اُس پر بد حالی نفس کی اور منیق نفس اور عس نفس اور تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہے۔ اور ایک النصاب نیچے سے شروع ہو کر اوپر کی جانب جاتا ہے اور گرائی جانب تر قوہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور دوسرا عرض ہوتا ہے۔ اور بیشتر اثر اس انتقال کا بازو اور ہونچے میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور جو مادہ مائل بجانب فوق ہوتا ہے اگر دماغ میں جاگزین ہو نہایت ردی ہوتا ہے اور اس میں خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ پھر اگر بطرف اس گوشت نرم کے جو چھپے دونوں کا لون کے ہو مائل ہو امید خلاص کی ہوتی ہے۔ رعاف ایسے مقام پر دلیل حید ہو۔ تمام اور ام حثائین رعاف بہت عمدہ دلیل ہے۔ اور پوری بحث اور ام کی نسبت آئندہ اباحت میں ملاحظہ کرنی چاہیے جان ہم ایک ایک عضو کے دم کو بیان کرینگے فصل گیا رصوبین علامات تفرق اتصال کے بیان میں تفرق اتصال اگر اعضاے ظاہری میں عارض ہو جس اسپر واقع ہوتی ہے۔ اور اگر تفرق اتصال اعضاے باطنی میں ہو وجہ ثاقب یا ناخس یا اکمال اسپر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر تفرق اتصال کے ساتھ تپ نہو۔ اکثر تاج تفرق اتصال کے ردائی کسی غلطی کی ہو مثل نفث الدم یا اگر ناخون کا کسی فضلے وسیع میں یا ٹکنا مدہ خواہ ریم کا اگر بعد علامات دم اور آنکے نفع کے ہوتا ہے۔ اور جو تفرق اتصال بعد دم کے واقع ہوتا ہے اکثر اسکو دلالت شکافہ ہونے بوجہ نفع کے ہوتی ہے۔ اور کبھی نہیں ہوتی ہے۔ اگر نفع سے منفجر ہوا ہو بعد شکافہ ہونے دم کے تپ میں تسکین ہوگی۔ اور پپ نکل جائے گی۔ اور گرائی میں سکون اور نخت ہوگی۔ اور اگر بدون نفع کے شکافہ ہو در دین شدت اور زیادتی ہوگی۔ کبھی استدلال تفرق اتصال پر اعضا کے اپنے مقام سے اٹھ کر جانے اور ہٹ جانے سے کیا جاتا ہے۔ اگر چہ بالکل جدا نہو جائے جیسے فتق میں۔ اور کبھی نکلنے والی چیزوں کے بند ہونے سے اور اپنے مجاری میں نہ ہو پچنے سے استدلال کیا جاتا ہے۔ اور بیشتر جب ایسی چیزوں کے مجاری بند ہو جاتے ہیں ان مواد کا انصباب ایسی جگہ ہوتا ہے جس جگہ تفرق اتصال ہو جائے اور مسلک طبعی سے الگ نہیں ہوتا جیسے کسی شخص کی آنتیں میٹ جائیں اگر براز ٹکا بند ہو جائے بیشتر تفرق اتصال ایسا مخفی ہوتا ہے کہ اسپر آگاہی نہیں ہو سکتی۔ اور بیانات کلی جو اد پر بند کر ہوئے ہیں تفرق اتصال کی شناخت میں کافی نہیں ہو سکتے بلکہ احتیاج بیانات تفصیلی اور مباحث جزئی کی انکی شناخت میں ہے کہ بہ نسبت ایک ایک عضو کے جدا گانہ ذکر کیا جائے۔ اور یہ اس طرح ہے کہ مثلاً کوئی عضو بے حس ہو خواہ شامل اس رطوبت کا نہو جو اس سے جاری ہو یا اس میں گنجائش اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی نہو یا کسی عضو پر اسکو ایسا اعتماد نہو کہ اسکے اٹھ کر جانے سے یہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اور ام میں سخت اعراض اور اسی طرح تفرق اتصال میں سخت اعراض زیادہ تر اسی وقت ہوتے ہیں کہ دم یا تفرق اتصال اعضاے عصبی میں جکی حس زیادہ ہو واقع ہوں کہ یا ورام اور تفرق اتصال اکثر تملک ہوتے ہیں۔ اور غشی اور تشنج تو ان میں ہمیشہ لاحق رہتا ہے غشی بوجہ شدت وجع کے۔ اور تشنج بحبت عصبی ہونے عضو کے۔ ان اور ام اور تفرق اتصال کے بعد اس قسم کے اعراض میں شدت ہوتی ہے جو مفاصل پر ہوتے ہیں اسلئے کہ وہ علاج کو دیر میں قبول کرتے ہیں اسواسلئے کہ مفاصل میں حرکت زیادہ رہتی ہے اور جو فضا نزدیک مفاصل کے ہو انصباب مواد کی استعداد اس میں زیادہ ہے۔ اور انجا کہ نبض اور بول بھی علامات کلیہ احوال بدن سے ہیں مناسب ہے کہ تھوڑی سی کیفیت انکی بھی بیان کی جائے جملہ پلا۔ تعلیم تیسری فن دوسرا اور اس میں انیس فصل پہلی بیان کلی نبض کا نبض حرکت ان اعضا کی جو جنین روح بھری ہوتی ہے اور وہ اعلیٰ روح کلماتے ہیں۔ اور یہ حرکت مرکب دو مختلف حرکات انبساط اور انقباض سے ہوتی ہے۔ انبساطی حرکت وہی ہے جو نبض باور کو ابھرے



اسکے ٹھوکنے اور بجانے سے آواز پیدا ہو جیسے درمیان استسقاء زقی اور طبعی کی آواز سے تمیز کی جاتی ہے۔ اور استدلال بذریعہ لمس کے سطح پر ہوتا ہے لمس کے ذریعہ سے تمیز درمیان نفخہ اور ساعہ یعنی تپوری کے ہوتی ہے۔ اس طرح پر کر نفخہ میں تعدد ہوتا ہے اور دبانے سے گرٹھا بڑتا ہے اور رطوبت روان اور ہمتی ہوئی نہیں ہوتی۔ یا غلط لڑھچ اسلئے کہ حمل میں ان دونوں میں تمیز کرتی ہے۔ اور فرق درمیان نفخہ اور سحج کے ذاتی نہیں ہے بلکہ سحج صورت حرکت ٹھہرنے اور ہلنے میں فرق ہوتا ہے فصل سومین علامات دلالت کرنے والے اور ام کے ظاہری اور ام پر جس اور مشاہدہ دلالت کرتا ہے۔ اور باطنی اور ام اگر گرم ہوں انہیں تپ لازم دلالت کرتی ہے۔ اور ثقل محض دلالت کرتا ہے اگر عضو متورم میں جس ہو۔ اور ثقل مع دردناخس کے دلیل ہوتا ہے اگر عضو متورم ذی جس ہو۔ یا اگر کوئی آفت اس عضو کے افعال میں پیدا ہو وہ بھی دلالت ورم پر کرتی ہے۔ یا مہین دلالت میں ہوتی ہے۔ اور تاکید اس دلالت کو اس بات سے ہوتی ہے کہ بجانب اس عضو کے کسی قدر انتفاخ محسوس ہو بشرطیکہ اس انتفاخ سے جس متعلق ہو سکے۔ ورم بارود کے تابع و رد بالضرور نہیں ہوتا اور اسکے علامات کلی کی طرف اشارہ کرنا دشوار ہے۔ اور اگر ہم اسکا بیان آسان تجویز کریں ایسے کلام کی حاجت ہوگی جو ہلکوا اور اس کلام کے سمجھنے والے کو عاجز کر دیگی۔ پس مناسب یہی ہو کہ اور ام بارود کا بیان مباحث امراض جزئیہ میں جہاں ایک ایک عضو کا جدا جدا ذکر ہوگا کیا جائے۔ اس مقام پر ہم اسی قدر کہتے ہیں کہ جسوقت کوئی گرائی کسی مقام پر پیدا ہو اور درد محسوس نہو اور با اینہمہ دلائل غلبہ بلغم کے پائے جائیں تجویز کرنا چاہیے کہ ورم بلغمی ہے۔ پھر اگر اسکے ساتھ غلبہ خالص سودا کا ہو تو وہ سوداوی ہے خصوصاً لمس کرنے میں صلابت پائی جائے کہ صلابت فصل لائل سود سے ہے۔ اگر اور ام گرم اعصاب میں ہوں صج شدید اور حمیات قوی ہونگے اور بہت جلد تمدد و اختلاط عقل میں ڈال دیتی ہے اور حرکات فیض و بسط میں آفت شروع ہو جاتی ہے جمیع اور ام احشاک باریکی اور لاغری مراقب میں پیدا کرتے ہیں اور جسوقت مادہ ورم احشایہ ہونے لگتا ہے اور نوبت خراج یعنی پھوڑے ہونے کی پہنچتی ہے درد اور تپ میں شدت اور زبان میں خشونت شدید پیدا ہوتی ہے۔ بیداری بڑھ جاتی ہے۔ اعراض عظیم اور بخطر ہو جاتے ہیں ثقل زیادہ ہو جاتا ہے۔ اکثر صلابت اور گرائی محسوس ہوتی ہے بیشتر بدن میں لاغری بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے۔ دونوں آنکھیں اندر کو بند ہوئی بیٹھی جاتی ہیں جسوقت ریم پڑتی ہے تیزی تپ درد اور ضربان کی ٹھہر جاتی ہے۔ اور بجائے درد کے ایک چیز مثل کھجلی کے پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر ورم جمرہ ہو یا صلابت ہو جمرہ میں خفت اور صلابت میں نرمی پیدا ہوتی ہے اور جوارع اعراض الم دہندہ ہیں سب میں سکون ہو جاتا ہے۔ گرائی انتہا سے زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ پھر جب رمد شگافہ ہوتا ہے پہلے اس سے لرزہ جب رمد ریم کے عارض ہوتا ہے پھر بسبب لنس مادہ کے تپ عارض ہوتی ہے۔ اور نبض غریض ہو جاتی ہے جب رمد استفرغ مادہ کے۔ اور اختلاف نبض میں پیدا ہوتا ہے اور ضعف اور صغور اور بطور اور تفاوت عارض ہوتا ہے۔ اور سقوط شہوت ظاہر ہوتا ہے۔ اکثر اطراف میں گرمی آجاتی ہے۔ مادہ ورم کا اپنی جہت مناسب میں دفع ہوتا ہے خواہ بطریق نفث یا براہ بول خواہ بطرف براہ جہ علامت بعد شگافہ ہونے ورم کے بالکل تپ میں سکون پیدا ہونا اور تنفس میں آسانی اور قوت میں دستی اور مادہ کا جلد دفع ہونا اپنی جہت مناسب میں بھی انتقال مادہ اور ام باطنی کا ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے ہوتا ہے اور یہ انتقال کبھی اچھا ہوتا ہے اور کبھی برا ہوتا ہے انتقال جید یہ ہے کہ مادہ عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے منتقل ہو جیسے اور ام دماغ کا مادہ پس گوش کرے۔ یا ورم جگر کا طرف کش ران کے۔ اور انتقال ردی یہ ہے کہ عضو خسیس سے منتقل ہو کر طرف عضو شریف کے جائے۔ اور جسے یہ بات عارض ہوتی ہے اسے اذیت پر صبر بہت کم ہوتا ہے جیسے مادہ ذات الجنہ طرف قلب کے یا ذات البیضاء کے منتقل ہو۔ واسطے انتقال اور ام باطنی کے و نیز انتقال بدہ اخراجات باطنی کے بجانب تحت یا فوق کے علامات ہوتے ہیں کہ



پیاں میں کمی مگر یہ کہ باغم شور ہو اس وقت پیاں میں کی ہوگی خصوصاً سن شیخوخت میں پیاں بہت کم ہوگی ضعیف ہضم۔ ترشی اور غصہ پیدہ  
بول۔ کثرت نوم۔ کسل۔ استرخاء اعصاب۔ بلادت ذہن۔ زخمی نبض مائل بطرف بطور اور تفادت کے۔ اسکے بعد سن۔ عادت تباہی کثرت  
پیشہ۔ بلد بھی علامت باغم کی ہوتی ہیں۔ خواب میں پانی نہر میں برفت باران۔ اولے۔ رعد وغیرہ نظر آتے ہیں۔ علامات قلبہ صفرا۔  
زردی رنگ بدن خصوصاً آنکھوں کی۔ تلخی وہاں خشونت زبان اور خشک ہونا اسکا۔ تھنوں میں خشکی۔ لذت پانا نسیم سرد سے۔ شدت  
عطش۔ نبض میں سرعت۔ ضعف اشتہائے طعام۔ متلی۔ تو صفراوی زرد یا سبز۔ براز رقیق جس میں لیس ہو۔ بدن میں قشر برہ ایسا ہو  
جیسے سویاں چھتی ہیں۔ اسکے بعد۔ تدبیر مقدم۔ عادت مزاج۔ بلد فضل۔ سن۔ پیشہ بھی دلیل ہوتا ہو۔ خواب میں شعلہ اٹھتے ہوئے نظر آنا۔  
اور جھنڈے زرد نظر آنا اور جن چیزوں میں زردی نمود نظر آئیں۔ اور التهاب اور حرارت مثل حمام اور آفتاب وغیرہ نظر آئے۔ علامات  
غلبہ سودا خشکی بدن۔ تیرگی اور سیاہی خون اور اسکا غلیظ ہونا۔ زیادتی و سواس فکر۔ سوزش فم معدہ۔ اشتہائے کاذب۔ بول میں تیرگی  
اور سیاہی اور سرخی توام میں غلظت۔ رنگ بدن کا سیاہ ہونا۔ اور اسپر بال بکثرت تمام ہونا۔ کمر خبط سودا سپید بدن جس میں بل کم ہوں  
پیدا ہوتا ہو۔ ایضا علامات سودا کے۔ بہق اسود کا پیدا ہونا۔ اور قروح خبیثہ کا۔ اور نیز امراض طحال کی کثرت۔ اور سن۔ مزاج۔ عادت۔  
بلد۔ پیشہ فضل۔ تدبیر مقدم بھی اسپر دلیل ہیں۔ خواب ترساک مثل تاریکی۔ اور گھرے گھرے۔ اور سیاہ چیزیں ہولناک دیکھے  
فصل ہاتھوں میں علامات دلالت کرنے والے سہندوں کے جو وقت احتقان مواد کا اندر جسم کے ہوا اور اسپر دلائل قائم ہوں اور تمد محسوس ہوں  
اور دلائل امتلا کے تمام بدن میں محسوس نہوں اس صورت میں سہندے ضرور ہونگے۔ سہندوں کی وجہ سے نقل جب محسوس ہوتا ہو کہ وہ  
سہندے ایسے مجاری میں پورے ہیں جن میں جاری ہونا مواد کا ضرور ہے جیسے جگر میں ایسے کہ جو غذا بطرف جگر کے جاتی ہے اگر کوئی مانع اسکی راہ میں ہو  
تو قسم سہندے کے بہت سی غذا مجتمع ہو کر محسوس ہو جائیگی اور نقل زائد پیدا کرے گی کہ اتنا نقل درم میں نہیں ہوتا۔ فرق نقل درم اور نقل غذا میں شدت  
نقل اور تپ کے ہونے سے کیا جاتا ہو لیکن سہندے اگر ایسے مجاری میں نہ پورے نقل محسوس نہوگا بلکہ احتباس نفوذ خون کا بکثرت تمد کے  
محسوس ہوگا۔ اکثر جبکی رگون میں سہندے پورے اسکا رنگ زرد ہو جاتا ہو ایسے خون اسکے مجاری میں پھیل کر ظاہر بدن تک  
نہیں آتا فصل نوین علامات والہ ریاح پر ریاح پر کبھی استدلال بسبب اس درد کے کیا جاتا ہو جو اعضائے ذی حس میں  
پیدا ہو۔ اور یہ درد مانع ہوتا ہو اس تفرق اتصال کے جو ریاح سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور کبھی استدلال ریاح پر ان حرکات سے  
کیا جاتا ہو جو حرکات اعضا میں پیدا ہوں۔ اور آوازوں سے بھی استدلال ریاح پر کیا جاتا ہو۔ اور بدیعہ لمس کے بھی استدلال ہوتا ہو۔  
درد سے اس طرح استدلال ہوتا ہو کہ وجہ درد ریاح پر دلالت کرتی ہو خصوصاً جو وقت خفت کے ساتھ ہو۔ اور اگر وجہ ایک مقام سے حرکت  
کرے تو اسکی دلالت ریاح پر تمام ہو جاتی ہے۔ یہ حرکت اور درد اسوقت ہوتا ہو کہ تفرق اتصال اعضائے ذی حس میں ہو لیکن مثل ہڈی  
یا گوشت غدوی کے اگر ریاح پیدا ہوں انہیں درد ظاہر نہیں ہوتا کبھی ہڈی میں ایسے ریاح پیدا ہوتے ہیں کہ اسکو توڑ ڈالتے ہیں اور  
پاش پاش کر ڈالتے ہیں مگر درد نہیں ہوتا۔ لیکن بوجہ محسوس ہونے ہڈی کی شکستگی کے اس عضو کو جو اس ہڈی کے متصل ہے۔  
کھنکھناتی ہے جس سے محسوس ہوتی ہو۔ استدلال ریاح پر بوجہ حرکت اعضا کے بذریعہ اختلاج ریاحی کے ہوتا ہو کہ ریاح پیدا ہو کر حرکت کرتے  
ہیں اور انکی حرکت بطرف انقلاب و تحلل کے ہوتی ہو۔ استدلال بذریعہ اصوات کے اس طرح ہوتا ہو کہ کبھی آوازیں خود ریاح پر دلالت کرتی ہیں  
جیسے قراق وغیرہ یا جیسے طحال میں آواز محسوس ہوتی ہو اگر وجہ ریاحی پیدا ہو کہ اسوقت طحال اندر کودا جاتا ہو۔ یا یہ کہ جس عضو میں ریاح پیدا ہو۔



یہ وہی شخص ہو جسکے اعضا کا مزاج متشابہ نہ ہو بلکہ اسکے اعضاء میں تغیر ہو جو مزاج کے اعتدال سے ہوا ہو کہ ایک عضو اس کا طرف ایک قسم مزاج کے اعتدال سے خارج ہو اور دوسرا طرف ضد اس مزاج کے ہو پھر اگر بنائے اعضا غیر متناسب ہو اس کا مزاج بہت روی ہوگا یہاں تک اسکے فہم و عقل میں بھی خرابی ہوگی جیسے کوئی شخص کہ پیٹ اسکا بڑا ہو اور انگلیاں چھوٹی چہرہ گول سر انداز مناسب سے بڑا یا چھوٹا پیشانی اور سینہ اور گردن اور دونوں پاؤں پر گوشت ہوں گویا اسکا چہرہ نصف دائرہ ہو اگر دونوں فلک سے کردی شکل ہوں اسکے مزاج میں اختلاف زیادہ ہوگا۔ اسی طرح اگر سر اور پیشانی گول ہو مگر سینہ اسکا بہت لا بجا اور گردن بہت موٹی دونوں آنکھوں میں ملاوت حرکت ہو وہ شخص نیکی سے بہت دور ہو فصل چھٹی علامات امتلا کے بیان میں امتلا کی دو قسمیں ہیں ایک امتلا سے ظنون خلاط ہوتی ہے دوسری بحسب قوت۔ امتلا بحسب ظنون یہ ہے کہ خلاط اور ارواح اگرچہ کیفیت میں درست ہوں مگر مقدار میں زیادہ ہوں تا انیکہ تمام مقامات ایسے بھر جائیں اور ان میں تمدد پیدا ہو ایسا شخص بروقت حرکت کے خطرہ میں ہوتا ہے اسیلے کہ اکثر بوجہ امتلا کے رگین پھٹتی ہیں ان میں سیلان یہاں تک ہوتا ہے کہ دم گھٹنے لگتا ہے اور خناق اور صرغ اور سکتہ پیدا ہوتا ہے۔ علاج ایسے شخص کا بہت جلد فصد کر دینا۔ قوت کا امتلا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ خلاط سے اسکو اذیت بوجہ مقدار خلاط کے نہ پہنچے بلکہ بحسب روی ہونے کیفیت خلاط کے کہ اسی وجہ سے خلاط قوت کو مغلوب کرتے ہیں اور ہضم اور نفیج میں مطیع نہیں ہوتے ہیں ایسے امتلا کا آدمی امراض عفونت میں گرفتار ہوتا ہے۔ علامات جلد امتلا سے ادعیا کے یہ ہیں۔ اعضا میں گرانی پیدا ہو۔ چلنے پھرنے میں کسل و ماندگی۔ رنگ سرخ ہو جائے۔ جلد پھول جائے اور تمدد پیدا ہو نبض میں امتلا۔ قارورہ میں غلاظت۔ آستہا میں کمی۔ بصارت میں کوتاہی اور ایسے خواب نظر آئیں جو گرانی پر دلالت کریں مثلاً دیکھے کہ آسمین حرکت کی طاقت نہیں ہے یا ٹھنڈے کی۔ یا بارگراں اٹھا لیا ہے۔ کلام کرنے پر بوجہ بوجہ کے قادر نہ ہو جیسے خواب میں اڑتے ہوئے آپکو دیکھنا۔ اور سرعت حرکت کرتے ہوئے۔ خلاط رقیق اور انکے قدامت قدر پر دلالت کرتا ہے علامات امتلا کے بحسب قوت یہ ہیں کسل۔ اور نفق۔ اور قلت شہوت مثل قول کے آسمین بھی ہوتی ہے۔ اور اگر امتلا بحسب قوت کے تنہا ہو۔ رگون میں زیادہ ارتفاع۔ اور جلد میں زیادہ تمدد نہ ہوگا۔ اور نبض میں امتلا اور عظم۔ اور بول میں زیادہ غلاظت اور رنگ میں زیادہ سرخی نہیں ہوتی۔ اور بدن ٹوٹنا اور ماندگی ہوتی ہے۔ اور تیج بعد حرکت اور تصرفات بدنی کے ہوتا ہے۔ خواب اسکے خارش۔ اور لنوع۔ اور احراق۔ اور بوسے بلکہ زیادہ ہوتے ہیں۔ اور جو خلاط غالب ہوں اپنے خاص دلائل ہر ایک غلط کے جنکا آئندہ ذکر ہوگا دلالت کرتے ہیں۔ اکثر اوقات امتلا بحسب قوت قبل استحکام اپنے دلائل کے مرض پیدا کرتا ہے فصل ساتویں علامات غلبہ ہر ایک خلاط کے بیانیہ میں خوں اگر بدن میں غالب ہو اسکے علامات امتلا، ادعیا کے علامات کے قریب ہیں۔ اسی وجہ سے غلبہ خوں سے نقل بدن میں اور دونوں آنکھوں کی جڑ میں خصوصاً سر اور دونوں کتھین میں پیدا ہوتا ہے۔ انگڑائی۔ جمائی۔ متلی۔ پیشگی جو ہر وقت لازم رہے۔ اور کدورت جو اس۔ اور ملاوت فکر۔ اور ماندگی بدون تعب سابق کے۔ اور شیرینی منہ کی وقت بیوقت ہو سرخی زبان کی۔ اور بدن پر دہل۔ اور زبان میں چھانے کل آئیں۔ اکثر ان مقامات سے جو باسانی پھٹاتے ہیں جیسے تھنا اور سوڑھا اور مقعد وغیرہ سے خوں نکلا کرے۔ کبھی غلبہ خوں پر مزاج دمی۔ تدبیر گذشتہ میں۔ بلد حاضر۔ عادت۔ بعد زمانہ سے فصد نہ کھلنا دلالت کرتا ہے۔ خواب جو غلبہ خوں پر دلالت کرتے ہیں ایسے ہوتے ہیں۔ سرخ بیرون کو دیکھنا۔ یا اپنے بدن سے خوں بتنا نظر آئے۔ یا خوں میں آپکو آلودہ دیکھے۔ ازین قبیل اور علامات جو مشابہ انکے ہیں۔ غلبہ بلغم کے علامات۔ رنگ میں زیادہ سفیدی ہونا۔ بدن دھیرا ملس نرم اور سرد۔ نقاب دہن کی کثرت اور لزوجیت



توجہ نہ کرنا۔ اور بے شری سے اور حسن ظن سے اور امید قوی ہر چیز میں کہنی سے اور مساوت قلبی سے اور نشاط ملا اخلاق مردانہ ملا اور کل میں کمی سے اور قلت انفعال ہر چیز سے دلالت حرارت پر کرتی ہیں۔ اور ان باتوں کی اضداد برودت پر دلیل ہیں۔ ثابت رہنا غضب کا اور برقرار رہنا رضا کا اور جو چیز خیال میں آئے اسکا ثبات اور جو حافظہ میں ہوا اور سوائے اسکے اور چیزوں کا ثابت اور برقرار رہنا خشکی مزاج پر دلالت کرتا ہے۔ زوال انفعالات کا بسرعت رطوبت پر دلیل ہے۔ ازین قبیل احلام اور منامات یعنی بد خوابی اور جھانپنے کی طرح جس شخص کے مزاج میں حرارت غالب ہو اکثر اسکو ایسے ہی خواب ہوتے ہیں کہ مثلاً آگ کے سلسے ہو اور دھوپ میں جلتا ہو۔ اور جسکے مزاج پر برودت غالب ہو وہ خواب میں دیکھتا ہو کہ برف میں ٹھہرا ہوا ہو یا سرد پانی میں ڈوبتا ہو۔ اسی طرح ہر بات خلط کا آدمی مناسب اپنی خلط کی چیزوں کو خواب میں دیکھتا ہو۔ یہ سب لائل جکا ہم نے ذکر کیا خواہ اکثر دلائل کے علامات مزاج کے بنظر اصل خلقت کے ہیں لیکن مزاج غریب غرضی اگر عار ہو اسپر اشتعال حرارت کا بدن میں موزی ہونا اور حمیات سے اذیت پانا اور وقت حرکت کے قوت کا ساقط ہونا بجمت ثوران حرارت کے اور پیاس میں افراط ہونی اور قم معدہ میں التهاب اور صفحہ میں تلخی اور نبض میں ضعف اور سرعت شدید اور تواتر اور گرم چیزوں کے استعمال سے ایسا ہونچتی اور سردات کے استعمال سے تسکین اور گرمی کی فصل میں زبون حالی اسپر دلالت کرے گی۔ اور دلائل مزاج بار غیر طبعی کے قلت ہضم اور قلت عطش اور اسراف و مفاصل اور کثرت حمیات بلغمی کی اور نزلہ سے ایذا پانی سرد چیزوں کے استعمال سے گزندہ ہونچنا گرم چیزوں کے استعمال سے تسکین ہونی جاڑوں کی فصل میں زبون حالی۔ اور دلائل مزاج طب غیر طبعی کے مناسب لائل برودت کے ہیں مگر انکے ساتھ بدن کا ڈھیلا ہونا لعاب کا بہنا مخاط یعنی رینٹ کا ٹکنا رو آئی طبیعت کی بد بھی ترجمہ چیزوں کے استعمال سے ایذا ہونچنی کثرت نوم کی ہونی سپونوں کا بھوننا اور دلائل مزاج خشکی غیر طبعی کی نقشہ یعنی سوختگی۔ بیداری۔ لاغری جو غرضی ہو خشک چیز کے استعمال سے ایذا پانی۔ خریف میں بون حالی مرطب کے استعمال سے تسفی۔ گرم پانی۔ اور خون لطیف کو فی الحال جذب کر لینا اور انکو بہت زیادہ قبول کرنا فصل چوتھی خلاصہ علامات معتدل کے بیان میں جتنے اچھے علامات اور پر گزر گئے ہیں ان سب کو یکجا کر کے علامات مزاج معتدل اسطرح پر حاصل ہوتے ہیں۔ سلس حرارت اور برودت اور رطوبت اور بیوسٹ اور سختی اور نرمی میں معتدل ہو سہ رنگ پسیدی اور سرخی میں معتدل ہو سہ سختی کا اعتدال فرہی اور لاغری میں اور مائل بطرف فرہی کے سہ رنگین نہ بہت بیٹھی ہوئی ہوں اور نہ بہت ابھری ہوئی گوشت پر اور گوشت سے جدا ہوں۔ سہ بال کثرت اور قلت میں بلکہ ہونے بالوں میں اور گرہ دار اور سیدھے ہونے میں معتدل ہوں۔ لڑکپن میں رنگ بالوں کا اشقر اور مائل سیاہی میں شباب میں۔ خواب اور بیداری میں اعتدال ہوئے درست ہونا اعضا کا حرکات اور چلنے میں۔ قوت تخیل اور تفکر اور تذکر کی سہ اخلاط کی افراط اور تفریط میں متوسط ہونا مثلاً تھوڑا اور صین میں تو سہ یا غضب و رعون میں تو سہ۔ استنگدلی اور نرم دلی میں تو سہ۔ اضطراب فعال اور وقار میں تو سہ۔ تکبر یعنی غور و فروغی میں تو سہ۔ کل فعال صحت تمام ہوں۔ مملک اور جودت اور سرعت نمونیں ٹھہرنا۔ اس وقت کا زمانہ وراثت ہو سہ خواب لذیذ دیکھے کہ جسمین خوش ہوا اور خوش آواز بان اور جمع سرور اور خوشدلی سے استیناس ہو سہ انجوب ہونا اسکا ہر ایک کے نزدیک سہ اکثادہ روا اور ہاشاش پاش رہنا۔ خواہش طعام اور شرب کی سہ معدے میں ہضم جید اور جگر اور عروق میں اور واضع تشریحی میں تمام بدن کے سہ معتدل حال نکالنے میں فضول کے جاری معتاد سے فصل پانچویں بیان علامات اس شخص کا جو اعتدال سے خارج ہو



اور جبکہ توسط سے درمیان طبیعت اور رطوبات کے فعل تمام ہوتا تھا وہ ضعیف ہو گیا ہو پس طبیعت اپنے فعل سے ٹھہر جاتی ہو اور سامنا رطوبات سے حرارت غریبہ کا ایسے وقت ہوتا ہو کہ حرارت غریزی کا تصرف رطوبات میں نہیں ہوتا اس جہت سے حرارت غریبان رطوبات کے تصرف پر قادر ہو جاتی ہو اور ان رطوبات پہ غالب اگر حرکت غریبہ انکی تحریک کرتی ہو پس عفونت پیدا ہو جاتی ہو پس معلوم ہو کہ حرارت غریزی اگر جمیع قوتوں کا ہو۔ اور برودت سب قوتوں کے منافی ہو اس کا نفع اصلی مطلق نہیں ہو بالعرض کسی قدر نافع ہو جس طرح فصل تیسری تعلیم دوسری میں بیان ہوا۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہو حرارت غریزی اور برودت غریزی کوئی نہیں کہتا اور نہیں نسبت یکا میں طرف برودت کے چگونگی حالات بدن کی جیسے نسبت یکا جاتی ہو طرف حرارت کے ساتوں قسم حالت خواب بیداری کی۔ ان دونوں کا اعتدال اعتدال مزاج پر دلالت کرتا ہو خصوصاً دماغ کے اعتدال پر زیادتی نوم کی رطوبت اور برودت سے ہوتی ہو۔ اور زیادتی بیداری کی حرارت اور برودت سے ہوتی ہو خصوصاً دماغ کی حرارت اور برودت سے آٹھویں قسم وہ دلائل ہیں جو بلحاظ افعال کے مقبر ہوتے ہیں۔ اگر افعال کا استمرار جرجری مہجی پر ہو اور ہر ایک فعل تمام اور کامل ہو اگرے اعتدال مزاج پر دلیل ہو گا۔ اور اگر تغیر افعال کا بطرف حرکات مفرد کے ہو حرارت مزاج پر دلیل ہو۔ اسی طرح افعال میں سرعت بھی حرارت پر دلالت کرتی ہو جیسے نشوونما میں سرعت یا بالون کا جلدی نکل آنا اور دانتوں کا جلدی برآمد ہونا۔ اور اگر افعال میں بلامت اور ضعف ہو کسل و رمانگی اور سستی رہا کرے برودت مزاج پر دلیل ہو گی اگرچہ کبھی افعال کا ضعف در بلامت اور سستی بجست حرارت مزاج کے بھی عارض ہوتی ہو تاہم تغیر جرجری طبعی سے خالی نہیں ہو بشرطیکہ ضعف ہو کبھی بسبب زیادتی حرارت کے بھی اکثر افعال طبعی فوت ہو جاتے ہیں اور ان میں نقصان پیدا ہوتا ہو جیسے نوم کہ اکثر بسبب حرارت مزاج کے باطل یا کم ہو جاتی ہو اسی طرح بعض احوال طبعی بجست برودت کے کبھی زیادہ ہو جاتے ہیں جیسے نوم مگر یہ افعال احوال طبعی میں علی الاطلاق داخل نہیں ہیں بلکہ ان کا شمار افعال طبعی میں کسی شرط اور سبب کی وجہ سے ہوتا ہو۔ نوم کی طرف حاجت حیات اور صحت کو علی الاطلاق نہیں ہو بلکہ اس سبب سے ہو کہ روح شغل افعال سے خالی ہو کر آرام پائے تاکہ جو تعب اسکو حالت بیداری میں بوجہ فعل و افعال کے عارض ہوا ہو نوم میں بوجہ سکون کے زائل ہو جائے یا اس وجہ سے کہ روح کو احتیاج ہضم کرنے میں غذا کے توجہ زائد کی ہو۔ اور حالت بیداری میں دونوں فعل یعنی ہضم غذا و دیگر افعال کے پورا کرنے میں طاقت ہو پس حالت نوم میں چونکہ اور افعال سے معطل ہو جاتی ہو توجہ ہضم غذا پر بخوبی کرتی ہو۔ اس سے یہ ثابت ہو کہ نوم کا محتاج الیہ ہونا بجست کسی قدر عجیب کے ہو۔ اور عاجز ہونا روح کا یا نیند کا ایک امر غیر طبعی ہو اور خارج حد طبیعت سے ہو اگرچہ غیر طبعی ہو یا میں لحاظ کہ اسکی ضرورت ہو اسیلئے کہ طبعی کا اطلاق ضروری پر با شراک لفظی ہوتا ہو۔ اس قسم کی دلالت بالتحصیل مزاج معتدل پر ہو یا میں طور کہ افعال معتدل ہوں اور تمام ہو جائیں۔ اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور برودت پر انکی دلالت تخمینہ ہو۔ بخلاف قوی دلائل کے حرارت مزاج پر آواز کا قوی اور بلند ہو جانا اور کلام میں جلدی اور سلسلہ کلام کا منقطع ہونا غصہ کا جلد آنا حرکات میں جلدی خصوصاً آنکھ کی حرکت اگرچہ ان امور کا ظہور کبھی سبب عام سے نہیں ہوتا بلکہ ایسے سبب ہوتا ہو جو کسی عضو سے خاص ہو نویں قسم دفع فضول برنی اور کیفیت اس چیز کی جود دفع ہوتی ہو پس دفع اگر مستمر ہو تو جو چیز براہ بول و برازا و عرق وغیرہ خارج ہوتی ہو تیز ہو اور اسکی بواور تیز اور قوی ہو اگر وہ رنگین ہوتا ہو اور بریان اور پختہ ہو اگر اسکی شان سے بریان اور پختہ ہوتا ہو تو وہ مزاج گرم ہو۔ اور جو فضول اس کے مخالف ہیں برودت مزاج پر دلیل و سوسین قسم بلحاظ افعال اور انفعالات تو اسے نفسانی کی مقبر ہوتی ہو مثلاً ہر ایک کام میں کوشش زیادہ کرتی ہو اور تھوڑی سی بات ناگوار خاطر ہوتی ہو کیا سست اور فہم کا تیز ہونا اسکا عکس میں دست اندازی ہو اور برے کاموں کی طرف



اور بخوبی ہوا اور ضرر سے کم ہو۔ اسکا جواب ہم یہ دین گے کہ جو شیعہ منفعل نہیں ہوتی، ہر اپنی شیعہ سے وہ ایسی ہوتی ہو کہ اسکی کیفیت اور اسکی شیعہ کی کیفیت نوع میں واحد ہوتی ہو و نیز طبیعت میں۔ اور اسخن شیعہ ابرو سے نہیں ہو بلکہ دو گرم چیزیں بھی کہ ایک ان میں کا بنسبت دوسرے کے زیادہ گرم ہو مختلف ہوتی ہیں اور ان میں ایک دوسرے کا شیعہ نہیں ہوتا پس جو چیز بہت گرم نہیں ہو تقیاس بہت گرم چیز کے سرد ہو۔ اور اسی جہت سے کہ ان دونوں میں تضاد مشہور می پایا گیا بہ سبب اختلاف مقدار حرارت کے ایک دوسرے سے منفعل ہوتی ہیں پس حسین گرمی کم ہو اسکو انفعال اسی جہت سے ہوتا ہو کہ وہ بنسبت بہت گرم بارو ہو نہ اس نظر سے کہ دونوں خارج ہیں۔ اسی طرح جو نہایت سرد ہو اس سے بھی اسخن منفعل ہوتا ہو اور جس میں کم برودت ہو اسے بھی انفعال ہو جو تضاد کے ہوتا ہو لیکن ایک ان دونوں کا جو بہت گرم ہو غیر اسخن یعنی کم گرم کی کیفیت کو بڑھا دیتا ہو یعنی جو ان میں سے قوی تر ہو اسکی کیفیت حسین ہوتی ہو اور دوسرے کی کیفیت کا جس میں نقصان ہوتا ہو پس استحالہ اسکا طرف اس چیز کے جسکی کیفیت بڑھی ہوئی ہو اور اسکی کیفیت اسکے معین ہوتی ہو اسان تر ہو مترجم لکھا ہو فرض کرو کہ ایک پانی نہایت گرم ہو اسکو ایک شیر گرم پانی سے ملائیں تو ضرور دونوں کی شیر گرمی اور گرمی میں تخیر ہو جائیگا لیکن محسوس اسی پانی کی کیفیت کا ہوگا جو شیر گرم تھا۔ دونوں پانی میں یہ کیفیت تخیل تھیں یعنی حرارت اور شیر گرم ہونا اور یہ ظاہر تھیں اس طرح شیر گرم پانی میں کسی قدر حرارت ضعیف محسوس بھی تھی اور گرم پانی میں کسی قدر برودت مخفی تھی خفیف حرارت شیر گرم پانی کو قوی حرارت گرم پانی کی بڑھائے گی اور خفیف برودت شیر گرم پانی کی شدید حرارت گرم پانی سے ملکر کتاب حرارت کا کرے گی مگر یہ استحالہ بطرف ضد حقیقی کے نہیں ہو بلکہ استحالہ شیر گرم پانی کا طرف گرمی کے یعنی استحالہ ایک شو کا طرف ضد مشہوری کے سہل بھی ہو اور اسان بھی متن علاوہ یہ ہو کہ اس پر ایک اور چیز ہو جو محقق بعض مشارک کیفیت میں ہو اور ان میں ناقص بھی ہو مثلاً گرم مزاج براہ طبیعت کے جو بسعت قبول تاثیر خارج۔ دوا کی کرتا ہو اس جہت سے کہ ہاں مزاج تاثیر اپنے مندی (کہ وہ برو مانع ہو واسطے زیادتی لتخین حرارت موثرہ خارجیہ کے) باطل کرتا ہو جب یہ دونوں یعنی خارج اور حرارت خارجی ملکر اور برودت مانع کو باطل کر کے ایک دوسرے کے معین لتخین پر ہوتے ہیں اسکے بعد دونوں کیفیتوں اشتداد تمام پیدا ہوتا ہو لیکن جب وقت خارجی قصد کرے کہ اعتدال باطل ہو جائے خارج غریزی جو اندر بدن کے ہو اسکے اس راوے کی مقاومت کرتا ہو اور اس فعل کو خوب فائدہ ہوتے کہ گرم زہر کی مقاومت اور انکے دفع مضرت اور انکے جو ہر کافسا دکرنا سوائے حرارت غریزی کے اور کسی سے نہیں ہوتا پس حرارت غریزی طبیعت کی واسطے ایسا آلہ ہو کہ ضرور اس حرارت کو جو خارج سے وارد ہو دفع کرتی ہو اس طرح پر کہ روح کو اسکے دفع پر حرکت دیتی ہو اور خارج خارجی کے بخار کو ہٹا کر اسکی تحلیل کرتی ہو اور مادہ خارج کو دور کر دیتی ہو۔ اسی طرح شو بارو جو خارج سے وارد ہو حرارت غریزی بخت ضد کے اسکے ضرر کو دفع کرتی ہو۔ اور یہ خاصیت برودت غریزی کی نہیں ہو اسلیے کہ برودت فقط خارج خارجی کی حرارت کو بوجہ ضد کے منع کرتی ہو اور برودت خارجی کی برودت کو منع نہیں کرتی۔ حرارت غریزی ایسی عمدہ چیز ہے کہ رطوبات غریزی کی حفاظت کرتی ہو اس بات سے کہ حرارت غریبہ اسپر غالب ہو اسی وجہ سے جو وقت حرارت غریزی قوی ہوتی ہو طبیعت اسکے ذریعہ سے رطوبات میں تصرف نفع اور مضہم کرنے پر قادر ہوتی ہو اور انکے صحیح رکھنے پر محافظ ہوتی ہو پس رطوبات کو بطور اپنے تصرف کے طبیعت متحرک کرتی ہو اور حرارت غریبہ کے تصرف سے باز رکھتی ہو اسی جہت سے رطوبات میں عفونت نہیں آتی ہو۔ اور جس وقت حرارت غریزی ضعیف ہوتی ہو رطوبات کے تصرف سے طبیعت الگ ہو جاتی ہو اسلیے کہ جو آلہ فعل طبیعت کا یعنی حرارت غریزی تھا



جیسی سے امید نہیں کہ اسکے بال اشقر ہوں تاکہ اسکے اعتدال مزاج پر استدلال کیا جائے وہ مزاج معتدل جو اسکے صنف کے واسطے ہو۔ اور عقلانی سے سیاہ بالوں کی امید نہیں ہوتا کہ اسکے مزاج کی گرمی پر استدلال کیا جائے یعنی وہ مزاج جو اسکے صنف خاص کو واسطے ہو۔ سن کو بھی بالوں میں تاثیر ہو پس جو انون کا حال مثل مکان اقلیم جنوبی کے ہو اور لڑکوں کا مثل شمالی کے اور کھول متوسط ہیں۔ کثرت بالوں کی لڑکوں میں دلالت کرتی ہے کہ مزاج اُنکا سوداوی ہونا ضرور ہو جب بڑا ہوا اور بڑھا ہو کثرت بالوں کی اس بات پر دلیل ہے کہ بالفعل سوداوی مزاج ہو چوتھی قسم وہ دلائل ہیں جو رنگ بدن سے متعلق ہیں۔ سپیدی رنگ کی دلالت کرتی ہے کہ خون بدن میں نہیں ہو یا کم ہو اور برودت مزاج پر دلیل ہے اسلئے کہ اگر اسکے ساتھ حرارت اور غلط صفراوی ہوتی ہر مینہ رنگہ رد ہو جاتا۔ سرخ رنگ بدن کا کثرت خون اور حرارت پر دلیل ہے۔ اور زردی اور اشقر کثرت حرارت پر دلالت کرتے ہیں مگر زردی کو صفراوی پر زیادہ دلالت ہے۔ اور اشقر کو خون پر اور خون کو صفراوی پر۔ اور کبھی زردی خون کے نہونے پر دلیل ہوتی ہے اگرچہ صفراوی بھی نہو جیسے بعد نقاہت مرض کے رنگ زرد ہو جاتا ہے تیرگی رنگ کی شدت برودت پر دلالت کرتی ہے پس اسکے سبب خون بدن کا کم ہو کر منجمد ہو جاتا ہے اور غلط سودا کے مستحیل ہو جاتا ہے اور رنگ جلد کو سیاہی کی طرف بدل دیتا ہے۔ گندم گون ہونا حرارت پر دلیل ہے۔ اور سفیدی ہونا برودت اور برودت پر دلیل ہے اسلئے کہ یہ رنگ سودا کے خالص کے تابع ہوتا ہے جیسی یعنی چونے کا رنگ صبح برودت و بلغیت پر دلالت کرتا ہے و صافی یعنی سپیدے کا رنگ برودت و رطوبت پر مع کسی قدر سودا ویت کے دلالت کرتا ہے اسلئے کہ اس رنگ میں سفیدی تھوڑی سنہری کے ساتھ ہوتی ہے جیسی کہ تابع بلغم کے رنگ یا مزاج مرطوب کے ہوگی۔ اور سنہری تابع خون جلد کے جو بال بسواد و حسین بلغم کی شرکت ہو کہ اُسے اسکو سنہر کر دیا۔ عاجی یعنی تھکی دانت کا سا رنگ بدن کا برودت بلغم چس میں تھوڑا صفرا ملا ہو دلالت کرتا ہے اکثر تغیر رنگ کا سبب جگر کے طرف زردی اور سفیدی کے ہوتا ہے اور بسبب طحال کے طرف زردی اور سیاہی کے۔ اور امراض بواسیری میں طرف زردی اور سنہری کے مگر یہ حکم دائمی نہیں ہو بلکہ اس میں بھی اختلاف بھی واقع ہوتا ہے زبان کے رنگ سے استدلال بدن کے ساکن بگون کے حال پر قوی ہے۔ آنکھ کے رنگ سے استدلال مزاج داغ پر قوی ہے کبھی ایک ہی مرض میں دو عضو کے مختلف رنگ ہو جاتے ہیں جیسے سپیدی زبان کی بحالت جاری ہرقان کے جو بحبت شدت سوزش مرار کے عارض ہو تمام بدن میں اور جلد چہرہ کی سیاہ ہو جاتی ہے یا پانچویں قسم وہ دلائل جو بنظر طبیعت اعضا کے معتبر ہوتے ہیں۔ گرم مزاج کا سینہ چڑا ہوتا ہے۔ اور زردگی اطراف اور انکا استادہ ہونا بے تنگی اور کوتاہی کے اور رگون کا کشادہ اور ظاہر ہونا نبض کا عظیم اور قوی ہونا عضل کا عظیم ہونا اسکا مفاصل سے قریب ہونا یہ علامات گرم مزاج کے ہیں اسلئے تمام افعال تشویہ اور ہیات گرمی حرارت اور برودت سے تمام ہوتے ہیں اور تابع حرارت کے اعضاء امور کے ہوتے ہیں اسلئے کہ قوائے طبعی بحبت حرارت کے تہیم افعال پیدا الہل و اتمام خلقت سے قاصر سے رہتے ہیں خشک مزاج کے تابع سوختگی اور مفاصل کا ظاہر ہونا اور غضروف کا حجزہ اور سینی میں نمودار ہونا اوناک کا سیدھا اور تپلا ہونا چھٹی قسم وہ دلائل جبکہ اعتبار بوجہ افعال دلائل اعضا کے ہوتا ہے اگر کوئی عضو بہت جلد گرم ہو جائے بے اسکے کہ اسکو زیادہ استعمال یا فراولت یعنی کجائی حرارت کی حاجت ہو وہ حار المزاج ہو یعنی جو بدن تھوڑی ہی گرم شے کے استعمال سے زیادہ حرارت حاصل کرے اسکا مزاج حار ہے اسلئے کہ استخوانیں مناسب میں آسان ہوتا ہے نہ بہت استعمال کے طرف کیفیت مخالف کے۔ اور اگر بہت جلد سرد ہو جائے امر بالعکس ہوگا۔ دلیل بعینہ وہ ہے جو مذکور ہوئی۔ اگر کوئی عرض کہے کہ دونوں مقام پر امر بالعکس ہونا چاہیے اسلئے کہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ ہر شے میں اثر اسکی ضد کا زیادہ ہوتا ہے اور یہی بدیہی بات ہے کہ اس میں کسی طرح کا شبہ ہو اور تمھارا کلام کہ خبص مناسب کی طرف استحالة باسانی ہوتا ہے اس بات کو لازم کرتا ہے کہ افعال شبیہ سے اولیٰ



جس سے تغذیہ اعضا کا ہوتا ہے بروقت بھوک کے نہیں پاتا اس بات کو دلالت اسی پر ہے کہ یہ مزاج اسکا طبعی ہے۔ اور اگر یہ کھلی علقین  
ہمراہ سین اور شحم اور تریل بدن کے نون جاننا چاہیے کہ مزاج اسکا غیر طبعی ہو بلکہ عرضی اکتسابی ہو سین اور شحم میں کمی حرارت پر دلالت  
کرتی ہو اسلئے کہ ان دونوں کا مادہ خون کی دسومت سے ہو اور علت فاعلی ان دونوں کی بروقت ہو اسی واسطے جگر کے لئے کمی ہوتی ہے  
اور اثر یون پر زیادتی۔ اور قلب پر سین اور شحم کی زیادتی بہ نسبت جگر کے بحبت مادہ کے ہو نہ بوجہ مزاج اور صورت کے اسلئے کہ تو طبیعت  
کا اسی مادہ سے متعلق ہو سین اور شحم کا بدن پر منجمد ہونا کم و بیش بحسب قلت و کثرت حرارت کے ہوتا ہے۔ جو بدن لخم ہو اور سین  
کثرت سین اور شحم کی نوا اسکا مزاج گرم و تر ہوتا ہے۔ اور اگر گوشت سرخ زیادہ ہو اور سین اور شحم کم ہو افراط رطوبت پر دلیل ہو اور اگر  
یہ دونوں زیادہ ہوں افراط بروقت اور رطوبت پر دلیل ہو اور اس بات پر کہ بدن بار و رطب ہو۔ زیادہ تر ضعیف بار دیا بس بدن  
ہوتا ہے۔ اسکے بعد حار یا بس بعد اسکے یا بس جو حرارت اور بروقت میں معتدل ہو اسکے بعد بدن حار جو رطوبت اور بیوست میں معتدل ہو  
قسم تیسری جو دلائل بالون کی جست سے لیے جاتے ہیں اور آئین لحاظ اسنے امور کا ہوتا ہے۔ جلدی نکلتا یا دیر میں نکلتا بالون کی یا  
قلت یا باریک ہونا یا گندہ ہونا اسکے سیدھا ہونا یا پیچھا ہونا ہنگ بالون کا اس استدلال میں ایک قاعدہ متکمل ہو جلدی بالون کا  
نکلتا یا دیر میں نکلتا اس سے استدلال اس طرح پر ہوتا ہے کہ جسکے بال دیر میں نکلیں یا نہ نکلیں اور اسکے بدن میں ایسے علامت نون کہ  
اسمین خون کم ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اسکا مزاج نہایت مرطوب ہو۔ اور اگر جلد نکل آئین تو بدن اسکا اتنا مرطوب ہوگا بلکہ مائل بہ بیوست ہوگا  
گندہ اسکے مزاج کی حرارت اور بروقت پر استدلال و رد لائل سے کرنا چاہیے جسکا ذکر ہو چکا ہے ان اگر بدن میں حرارت اور بیوست مجتمع ہو  
بہت جلد بال نکلیں گے اور ان میں کثرت اور گندگی ہوگی اسکی دلیل یہ ہے کہ بالون کی کثرت زیادتی حرارت پر دلالت کرتی ہے اور گندہ ہونا  
کثرت کے ساتھ اسکو دلالت بخان کی زیادتی پر ہے جیسے جو بالون میں سوائے لڑکوں کے اسلئے کہ لڑکوں کا مادہ بخاری ہو و خانی نہیں ہو اور  
ان دونوں بالون کی ضد یعنی بروقت اور رطوبت سے دیر میں بال اگتے ہیں اور دقیق اور کم ہوتے ہیں۔ اور استدلال شکل سے  
بالون کی اس طرح پر ہے کہ جو قدرت یعنی پیچھا ہونا حرارت اور بیوس پر دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی اسکو دلالت ہوتی ہے کہ سورخ اور  
مسام پیچھا رہے اور یہ بات مزاج کے تغیر سے نہیں بدلتی ہے۔ اور حرارت اور بیوست تغیر مزاج سے بدل جاتی ہے اور سیدھا ہونا بالون کا  
پیچھا رہنے کے ضد پر دلالت کرتا ہے۔ رنگ کے ذریعہ سے اس طرح استدلال کیا جاتا ہے کہ سیاہی بالون کی حرارت پر دلالت  
کرتی ہے۔ اور میگوں ہونا بالون کا بروقت پر دلالت کرتا ہے اور اشقر ہونا اور سرخ ہونا اعتدال پر دلالت کرتا ہے۔ اور سفید ہونا  
یا بروقت اور رطوبت پر دلالت کرتا ہے جیسے پیری میں یا نہایت خشکی پر جیسے گھاس کو بروقت خشکی کے جب اسکی سیاہی جانی  
رہے ایک سفیدی عارض ہوتی ہے اور وہ رنگ سبز مائل بسفیدی ہوتا ہے۔ اور یہ بات آدمیوں کو بعد ان امراض کے عارض  
ہوتی ہے جو خشکی پیدا ہوتی ہے سبب پیری کا نزدیک ارسطاطالیس کے استحالہ ہر طرف لون بلغم کے اور نزدیک جالینوس  
کے پھیوند لگنا جو غذا کو لازم ہو بروقت بال بنجانے کے اگر غذا سرد ہو اور طبی حرکت ہو جب تک کہ مسام میں نفوذ کرتی ہے  
اور اگر ارسطاطالیس اور جالینوس کے اقوال میں تامل کیا جائے تو قریب قریب معلوم ہونگے اسلئے کہ سبب  
لینیم کی سفیدی کا اور علت سفید ہونا جسم متکرج یعنی پھیوند لگی ہوئی کی ایک ہی چیز ہے۔ اور تحقیق اسکی طبیعت  
میں ہے۔ اور بعد اسکے جاننا چاہیے کہ ابدان اور مواد و لون کو بالون میں تاثیر ایسی ہو کہ اسکی رعایت کرنی مناسب ہو



باتبع ہو پس مریض سے اُن علامات کو پوچھے گا جو مشارک اعضائے عضولیل میں ہیں اور محسوس اور ایذا دہ نہیں ہیں کہ انکی ایذا دہ ظاہر ہو  
اور نہ ایسے اعراض پیدا کرتے ہیں جو قریب اعراض ایذا دہندہ کے ہوں البتہ انکے تابع چند امور بعید ایسے ہیں کہ جو محسوس ہیں اور  
مریض بچہ اِلت انکو عوارض مرض اصلی کا جوان ظاہری اعراض کے واسطے معروض بعید ہو قرار دیتا ہو۔ ان امور کی معرفت  
سوائے طبیب کے اور کسی کو نہیں ہوتی۔ اور طبیب بھی اکثر ہدایت تا ب اسی وجہ سے ہوتا ہو کہ افعال کی مضرت میں تامل کرے  
اگر مضرت افعال کو سابق پائے حکم کرے گا کہ مرض مشارک ہو تاہم بعض اعضا ایسے ہیں کہ اکثر حال میں انکے امراض متاخر ہوتے ہیں  
ب نسبت امراض دوسرے اعضا کے مثلاً سر کا یہی حال ہو کہ اُسکے امراض بشارت کم امراض معدے کے ہوتے ہیں عکس کا بہت کم  
ہو یعنی معدے کے امراض تالاج امراض سر کے نہیں ہوتے ہیں۔ ہم ناظر کتاب کے سامنے چند علامات امراض اصلی اور عارضی کے لائے ہیں اور  
بطور عموم بیان کرتے ہیں اور وہ امراض جو ہر ایک عضو سے خاص ہیں انکا بیان باب امراض خاصہ میں کیا جائیگا۔ امراض ترکیب تک  
جو مرض ظاہر ہو اُسے جس پہچانے گی۔ اور جو مرض ان میں سے باطنی ہو سوائے استلاء اور شدہ اور ورم اور تفرق القصال کے  
محصور کرنا اُسکا حکم کلی میں دشوار ہو۔ اسی طرح جو اقسام استلاء اور شدہ اور ورم اور تفرق القصال کے ایک ایک عضو سے خاص ہیں  
کہ انکا بیان بھی بطور کلی نہیں ہو سکتا اسلئے مناسب ہو کہ ان دونوں کا بیان مباحث خبری میں کیا جائے فصل تیسری علامات  
امرضہ کے بیان میں جن دلائل سے معرفت احوال مزاجوں کی ہوتی ہو انکی دس قسمیں ہیں ہمیلی قسم تیس ہے۔ اور تیس سے اس طرح  
شناخت ہوتی ہو کہ تامل کیا جائے کہ تیس مریض کا مساوی تیس صحیح کے بدن معتدل سے ہواے معتدل میں ہو یا نہیں۔ اگر مساوی  
تیس صحیح کے ہو اعتدال پر دلالت کرے گا۔ اور اگر لامسہ صحیح المزاج کا اُس بدن کی گرمی یا سردی۔ یا نرمی۔ یا سختی سے جس طرح سے  
زیادہ منفعل ہو اور اسوقت کوئی سبب خارجی ہو یا غسل یا اور قسم کے سخن اور مبرد سے نہ جس سے بدن میں گرمی یا سردی زیادہ  
ہوتی یا سختی اور نرمی بڑھتی یا گھٹتی ہو اُس وقت اُس بدن کے غیر معتدل مزاج ہونے پر حکم کرنا چاہیے۔ کبھی اطراف بدن کی  
نرمی اور خشکی سے بھی حال بدن کا پہچانا جاتا ہو اگر اطراف کی نرمی اور خشکی کسی سبب غریب کی جہت سے ہو یا اینہم نرمی اور  
سختی کے جہت سے حکم کرنا صحت دلائل اعتدال کے تقدم پر موقوف ہو یعنی پہلے حرارت اور برودت کے اعتدال کے دلائل  
موجود ہو لین تب نرمی اور سختی کی طرف لحاظ کرنا چاہیے اسلئے کہ اگر یہ دلائل ہوں ممکن ہو کہ حرارت حادثہ تیس سخت اور برودت  
کو نرم کر دے چہ جا کہ تیس معتدل کہ اُسکی تحلیل بہ نسبت تیس خشک کے زیادہ کرگی اور نرمی پیدا ہوگی پس تو ہم اس بات کا ہوگا  
کہ یہ تیس باطنی نرم اور تر ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہو کہ حرارت موجودہ تیس بار د اور لین کو سخت کر دے چہ جا کہ تیس معتدل کہ  
اسمیں ایجاد پیدا کر کے تکثیف ظاہر کرے گی پس گمان کیا جائے گا کہ تیس باطنی خشک ہو جیسے برف اور گھی لیکن برف کا منفق  
ہونا بہت ہو کر ہوتا ہو اور گھی کا انعقاد بطور قوام غلیظ کے ہوتا ہو۔ اکثر قابل اسل نفعال کے اُس مزاج کا بدن ہو جو نرم باطنی ہو اگر  
خفیف ولا غر ہو اسلئے کہ خافی اس میں زیادہ ہوتی ہو دوسری قسم وہ دلائل ہیں جو لحم اور شحم سے ماخوذ ہیں اسلئے کہ گوشت سرخ اگر زیادہ ہو  
دلالت حرارت اور رطوبت پر کرے گا اور اس بدن میں سختی ہوگی۔ اور اگر گوشت خشک ہو اور چربی زیادہ ہو دلالت حرارت  
اور تیس پر کرے گی۔ تیس اور شحم باخراط ہمیشہ دلالت برودت پر کرتے ہیں۔ اور بدن ڈھیلہ ہو جاتا ہو اگر ہمراہ اسکے  
اگر تیس تنگ ہوں اور خون کم ہو اور صاحب جسم بر وقت بھوک کے بہت ضعیف اور نرا رہو جائے اسلئے کہ خون اصلی



اعضا عصبی مثل مثانہ کے ہوتی ہو۔ جو چیز اسپر دلا ل کرتی ہو کہ شوشہ مستغرق جو ہر اعضا سے اصلی سے نہیں ہو اسکی دلائل اس طرح ہوتی ہو کہ  
 کہ خروج شوشہ کا غیر طبعی ہو جیسے اخلاط سلیمہ یا خون حیوانی خارج ہو۔ یا اس سبب سے کہ اسکی کیفیت غیر طبعی ہو جیسے خون فاسد خروج اسکا  
 معتاد ہو یا غیر معتاد۔ یا اس سبب سے کہ شوشہ مستغرق ہر طرح سے غیر طبعی ہو جیسے پتھری۔ یا اس سبب سے کہ اسکی مقدار غیر طبعی ہو اگرچہ خروج  
 اسکا طبعی ہو۔ اور مقدار کا غیر طبعی ہونا قلت سے ہو یا کثرت سے جیسے براز اور بول معتدل مقدار سے یا کم یا زیادہ۔ یا اس سبب سے کہ اسکی کیفیت  
 غیر طبعی ہو اگرچہ خروج اسکا معتاد ہو جیسے براز اور بول سیاہ۔ یا اس جہت سے کہ جس راہ سے وہ نکلا ہو وہ راہ غیر طبعی ہو کو نکالنا اسکا اور کسی  
 راہ میں طبعی ہو جیسے براز کا نکالنا منہ سے ایلا دس میں۔ وجہ کے دلائل درجہ ہون میں منحصر ہیں ایسے کہ درو یا اپنے مقام پر دلا ل کرے مثلاً  
 اگر دائی طرف ہو تو جگر میں ہوگا۔ اور بائیں طرف ہو تو طحال میں ہوگا۔ اور کبھی در دایمی قسم سے اپنے سبب پر دلا ل کرتا ہو جیسا تعلیم باب  
 میں مفصل بیان ہو چکا مثلاً اگر ثقیل ہو دلا ل کرے گا کہ درم عضو غیر حساس میں ہو یا ایسے عضویں ہو جسکی حس باطل ہو گئی ہو اور وجہ محدود  
 کثرت مادہ پر دلا ل کرتا ہو اور وجہ لافح مادہ حادہ پر دلا ل کرتا ہو دلائل درم کے تین طرح پر ہوتے ہیں۔ کبھی دلا ل جو ہر درم سے  
 ہوتی ہو جیسے سرخی اور پر دم صفراوی کے اور سختی سوداوی پر۔ اور کبھی موضع درم سے دلا ل ہوتی ہو کہ دائی جانب کا درم دلا ل کرتا  
 ہو کہ نزدیک جگر کے ہو۔ اور بائیں جانب کا درم اس بات پر دلا ل کرتا ہو کہ اطراف طحال میں ہو کبھی دلا ل بندریہ شکل درم کے ہوتی ہو  
 اگر طالی ہو معلوم ہوگا کہ نفس جگر میں درم ہو۔ اور اگر طولانی ہو معلوم ہوگا کہ اس عضویں میں ہو جو اوپر جگر کے واقع ہو یا در دلائل وضع کے یا موضع درم سے  
 ہوتے ہیں یا مشارکات سے موضع درم کے دلائل ظاہر ہیں۔ اوپر مشارکات اس طرح پر جیسے استدلال کیا جائے اوپر ایک درم کے جو انگلی میں  
 ہو سبب سابق سے بانظر کہ یہ الم جیت ایک آفت کے ہو جو چھٹی زوج میں عنق کے ازواج عصبانی کے عارض ہوتی ہو فصل دوسری  
 علامات فارقہ درمیان امراض خاصہ اور مشارک کے بیان میں چونکہ امراض کی کیفیت ہو کہ کبھی ابتداء ایک عضو خاص میں  
 عارض ہوتے ہیں۔ اور کبھی بمشارکت دوسرے عضو کے پیدا ہوتے ہیں جس طرح سر کو امراض محد سے مشارکت ہوتی ہو لہذا واجب ہو  
 کہ ایک حد فارق درمیان مرض اصلی اور مرض مشارک کے ایسی تجویز کی جائے جو علامت فاصل ہو اور ایک کو دوسرے سے جدا کرے  
 پس ہم کہتے ہیں کہ واجب ہو تامل کرنا اس بات میں کہ دوا ریون میں سے پہلے کون عارض ہوئی وہی اصلی ہو اور دوسری مشارک ہو  
 یا دونوں میں سے کون بیماری ایسی ہو کہ ایک کے زائل ہونے کے بعد دوسری باقی رہتی ہو کہ وہی اصلی ہو۔ اور کبھی شناخت بالاضد بھی ہوتی ہو  
 مثلاً مرض مشارک وہی تجویز کیا جاتا ہو جو کسی مرض کے پیچھے عارض ہو اسکی ضد یہ ہو کہ جو پہلے عارض ہو وہی اصلی ہو۔ یا مرض شاکی وہ ہو  
 جسمیں سکون کسی اور مرض کے سکون سے پیدا ہو اسکی ضد یہ ہو کہ مرض اصلی وہ ہو کہ اپنے ہمراہی کے سکون سے اس میں سکون نہ ہو لیکن کبھی  
 معرفت بالاضد میں غلط واقع ہوتا ہو اس طرح پر کہ اکثر مرض اصلی محسوس نہیں ہوتا اور نہ ابتداء میں زیادہ ہوتا ہو بعد اسکے جب مرض مشارک ظاہر  
 ہوتا ہو اصلی کا بھی ضرر محسوس ہوتا ہو حالانکہ مرض مشارک در حقیقت بعد مرض اصلی کے عارض ہو اور اسکے پیچھے پیدا ہو لیکن چونکہ ظہور میں  
 مرض مشارک بمنزلہ اصلی کے معلوم ہوتا ہو اس جہت سے ہی گمان ہوتا ہو کہ مرض اصلی بھی مشارک یا عارض ہو اور بشیر مرض اصلی سے بالکل غفلت  
 ہوتی ہو اور فقط عارضی شرکی مرض پر آگاہی ہوتی ہو اس غلط سے بچنے کی تدبیر ہو کہ طبیب علم تشریح اعضا سے تجویز واقف ہوتا کہ  
 مشارک اعضا کی اس علم کے ذریعہ سے پہچانے اور جو آفات ایک ایک عضو میں واقع ہوتے ہیں خواہ محسوس ہوں یا غیر محسوس پس  
 توقف کرے گا مرض میں حکم قطعی کرنے سے اور اسکو اصلی بدون تامل صحیح کے قرار نہ دے گا ایسے کہ یہ بھی ممکن ہو کہ عرض اس مرض کا



حاصل کرنے تاکہ اسکو شناخت جو ہر کی ہر ایک عضو کے حاصل ہوا اور وہ بخوبی جانے کہ یہ عضو کئی ہو یا غیر کئی اور اسکی خلقت کیسی ہو مثلاً اس شکل کا  
 ورم اس عضو میں ہو سکتا ہو یا اسکے غیر میں یعنی شکل اس عضو کی مناسب اس ورم کے ہو یا غیر مناسب ہو۔ اور یہ پہچانے کہ اس عضو میں کوئی عضو نہیں  
 ہو سکتی ہو یا اسکے گرد نہیں جاسکتی بجبت اسکے کہ وہ مزق ہو اور بوجہ نفش دینے کے جو مادہ اس میں ہو بخوبی ہو اسکو بتا دیتی ہو جیسے معام  
 اور اگر احتباس مادہ کا اس میں ممکن ہو یا بوجہ ازلاق کے کوئی چیز اس سے جدا ہو سکتی ہو پس کون سی چیز قابل محبتس ہونے کے ہو اور  
 کون چیز قابل بیل جانے کے ہو جب اسکا مقام پہچانے گا اس وقت جس چیز کا حس و حر یا ورم سے کرے گا اسپر حکم قطعی اسطرح پر  
 کرے گا کہ یہ وجہ یا ورم خاص اسی عضو پر وارد ہوا ہو یا اس سے کچھ دور ہو۔ اور چونکہ مشارکت اس عضو کی پہچانے گا حکم کرے گا کہ یہ  
 وجہ اس عضو خاص میں ہو یا بمشارکت کسی دوسرے عضو کے ہو۔ اور یہ بھی جانے گا کہ مادہ کا اینغاث یعنی براہینغہ ہونا نفس عضو  
 میں ہو یا اسکے شریک سے یہ مادہ وارد ہوا ہو۔ اور اگر یہ مادہ جدا ہوا ہو تو خاص جو ہر عضو سے جدا ہوا ہو یا یہ عضو راہ میں  
 اس عضو کے واقع ہو جس میں سے انفصال اس مادہ کا ہوا ہو۔ اور یہ پہچانے گا کہ یہ عضو کون دہ کو محتوی ہو مثلاً پہچانے گا کہ اس چیز کا ٹکٹا اس  
 عضو سے ممکن ہو یا نہیں اور فعل اس عضو کا پہچانے گا تاکہ اگر اسکے فعل میں کوئی آفت ہو اسی سے اسکے مرض کو پہچانے۔ یہ باتیں ایسی ہیں کہ انہیں  
 عالم تشریح کے واقفیت حاصل ہوتی ہو۔ اور معلوم ہوتا ہو کہ جو طبیب امراض باطنی کی تدبیر کرنا چاہے اسکو تشریح کے جاننے کی بہت ضرورت  
 ہو پھر اگر اسکو علم تشریح حاصل ہو جائے چاہیے کہ استلال کرنے میں امراض باطنی کی چھ چیزوں پر اعتماد کرے پہلے افعال میں جو مضرتیں  
 پہونچتی ہیں انکا لحاظ کرے اور یہ بات اور معلوم ہو چکی ہو کہ افعال کی کیفیت اور کمیت اور انکی دلالت اولی بدنی چیزوں پر دائمی  
 اور ہمیشہ رہتی ہو دوسرے جس چیز کا استفراغ ہونا ہو اسکو دیکھے اور مادہ مستفرغہ کی دلالت دائمی ہو مگر اولی میں جو دائمی اسوجہ سے  
 ہو کہ اس سے تصدیق مرض کی ہمیشہ ہوتی ہو اور اولی اس جہت سے نہیں کہ اسکی دلالت بواسطہ نفضج اور عدم کے ہوتی ہو تیسرے وجہ  
 چوتھے ورم یا بخون وضع چھٹا اعراض ظاہر کہ جو مناسب ہوں۔ اور دلالت ان چیزوں کی اولی اور دائمی نہیں ہو۔ اب ہم ایک  
 ایک کی دلالت بتفصیل بیان کرتے ہیں۔ افعال سے استلال اسطرح پر ہوتا ہو کہ حسبوقت کوئی فعل اپنی مجری طبعی پر جاری نہو دلالت  
 ہوگی کہ قوت عضو کو کوئی آفت پہونچی ہو اور قوت میں آفت پہونچنے سے مرض پیدا ہوتا ہو اسی عضو میں جسکی قوت ماؤف ہوئی ہو۔ فعال  
 کی مضرتیں طرح سے ہوتی ہو یا کم ہو جائے جیسے آنکھ کی بصارت ضعیف ہو پس دور کی شے تک کم پہونچے اور سافت قریب دیکھ  
 سکے۔ یا معدہ ضعیف ہو جائے کہ بدشواری اور دیر میں تھوڑی چیز مضیم کرے۔ یا فعل میں تغیر واقع ہو جیسے آنکھ اس چیز کو دیکھے جبکہ  
 وجود نہو یا جیسے وہ چیز ہو برخلاف اسکے دیکھے۔ یا معدہ کہ طعام کو فاسد نہ کرے مگر سو مضیم پیدا کرے۔ یا فعل کیسر باطل ہو جائے جیسے مطلق آنکھ سے  
 نظر نہ آئے۔ یا معدہ سے مطلق فعل مضیم ہو سکے دلائل استفراغ اور احتباس کے بھی چند طرح ہیں۔ یا احتباس غیر طبعی ہو مثلاً احتباس اس خیر کا  
 ہو جسکی شان سے استفراغ ہو مثل اس شخص کے جسکا بول و براز بند ہو جائے یا استفراغ غیر طبعی ہو اور یہ بات یا اس وجہ سے ہو کہ شے مستفرغ  
 ہو ہر اعضا ہو یا جو ہر اعضا نہیں ہو اگر جو ہر اعضا کا استفراغ ہو اسکی دلالت میں طرح پر ہوتی ہو۔ یا نفس جو ہر عضو پر دلالت کرتی ہو جسطرح  
 برآمد ہونا طبقہ کا تھوک میں قصہ یہ کہ سٹرنے پر دلالت کرتا ہو۔ یا بجبت مقدار کے دلالت کرے جیسے چھلکے براز میں حجاج میں اگر غلیظ  
 ہوں قرعہ معامے غلاظ پر دلالت کریں گے اور اگر رقیق ہوں تو باریک تر لیون کے قرعہ پر دلیل ہونگے۔ یا بوجہ لون کے دلالت  
 کرے جیسے سوب قشری سُرخ بول میں اسکی دلالت اعضاے لحمی مثل گردہ وغیرہ کے خراش پر یا سوب ابيض ہو تو اسکی دلالت اوپر



۱۴۹ اعضا مشبہت ہوتے ہیں کہ شروع ہو کر ہر مرض کے منقطع ہو جاتے ہیں جیسے حماسے عادیہ اور وجع ناخس یا صلیق النفس اور سرقر یا بس یا  
 بنض نشاری ذات الجنب کے ساتھ۔ اور بعض اعراض کے واسطے کوئی وقت معلوم نہیں ہو کبھی تابع مرض ہوتا ہو اور کبھی نہیں ہوتا ہو جیسے درد  
 سر واسطے تپ کے۔ اور بعض اعراض آخر مرض میں پیدا ہوتے ہیں ان میں علامات بحران اور نیز علامات نفج کے اور علامات نفج ہونے کے ان میں  
 میں سے علامات ہلاکت کے ہیں اور یہ علامات اکثر امراض عادیہ میں ہوتے ہیں بعض علامات ایسے ہیں جنکی دلالت امراض پر ظاہر اعضا میں ہوتی  
 ہو اور وہی یا خاص محسوسات سے ہوں جیسے احوال لون کے اور حالات لمس کی سختی اور نرمی اور حرارت اور برودت وغیرہ میں۔ اور یا محسوسات  
 مشترکہ سے ہوں یعنی دوس خواہ زیادہ سے دریافت ہوں اور یہ ماحوز خلقت اعضا اور اوضاع اور حرکات اور سکون اعضا سے ہوتے ہیں مثلاً سرخ  
 احوال باطنی پر دلالت کرتے ہیں جیسے اختلاج ہونٹھ کا اور پرز کے۔ اور ان احوال کی زیادتی اور کمی مقدار اور عدد پر دلیل ہوتی ہیں کبھی انکو دلالت  
 احوال اعضا سے باطنی پر ہوتی ہے جیسے چھوٹا ہونا انگلیوں کا جگر کے چھوٹے ہونے پر دلالت کرتا ہو۔ استدلال براز سے اس طرح پر کہ سیاہ ہو یا زرد ہو  
 جس بصر ہو اور قراقر سے استدلال نفج اور بعضی پر سخی ہو ازین قبیل استدلال خوشبو اور منہ کے ذائقہ وغیرہ سے ہو۔ اور استدلال ناخن کے گول  
 ہو جانے سے دق اور پس بصر ہوتا ہو مگر از قسم محسوسات مشترکہ ہو۔ کبھی ایک محسوس ظاہری ایک امر باطنی پر دلالت کرتا ہو جیسے خسارے کا  
 سرخ ہونا ورم ریبہ پر اور ناخن کا گول ہونا قراقر سے یہ استدلال بذریعہ حرکات اور سکانات کے بیان میں بسط تفصیلی چاہتا ہو۔ جو اعراض از قسم  
 سکون محسوس ہوتے ہیں جیسے سکنت اور صرع اور غشی اور فالج اور اعراض از قسم حرکت جیسے تشنہ برہ۔ نافض۔ فواق۔ عطاس۔ تنادب۔ تمطی۔  
 سعال۔ اختلاج۔ تشنج جوقت شروع ہو۔ ان میں سے کوئی چیز فعل طبیعت اصلی کا ہوتا ہو جیسے کھانسی۔ اور کوئی چیز فعل طبیعت عارضی کا ہوتا ہو  
 جیسے تشنج اور عشتہ اور کوئی چیز محض ارادی ہوتی ہو جیسے قلق اور سہمی۔ اور کوئی چیز مرکب حرکت ارادی اور حرکت طبعی دونوں سے ہوتی ہو  
 جیسے کھانسی یا بول۔ اس مرکب میں بعض چیز ایسی ہو کہ ارادہ طبیعت پر سابق ہوتا ہو جیسے کھانسی۔ اور بعض طبیعت ارادے پر سابق ہوتی ہو  
 بشرطیکہ ارادے میں تاخیر ہو جیسے بول اور براز۔ اور جو عارض محض طبیعت سے ہوتا ہو اس پر آگاہی یا بذریعہ حس کے ہوتی ہو جیسے تشنہ برہ  
 اور کسی میں آگاہی حس کو نہیں ہوتی اسلئے کہ وہ محسوس نہیں ہو جیسے اختلاج ریبہ حرکات بنظر ذات کے بھی مختلف ہوتے ہیں جیسے  
 کھانسی کہ فی نفسہ اختلاج سے قوی ہو کبھی اسکے عدد و حرکات میں اختلاف ہوتا ہو مثلاً چھینک کہ اُسکے حرکات کے عدد بہ نسبت کھانسی  
 کے زیادہ ہیں اسلئے کہ سعال محض اعضا سے سینہ کے تحریک سے تمام ہوتی ہو۔ اور چھینک عضلہ سر و سینہ دونوں کی تحریک سے تمام  
 ہوتی ہو۔ اور کبھی اختلاف مقدار خوف و خطر میں ہوتا ہو جیسے حرکت میں فواق یا بس کے خطرہ زیادہ ہو بہ نسبت سرفہ خشک کے  
 اگرچہ حرکت کھانسی کی قوی ہو کبھی اختلاف اس چیز میں ہوتا ہو جو طبیعت کی اعانت کر لے پس کبھی ایک آلہ ذاتی سے طبیعت استعانت  
 چاہتی ہو جیسے اخراج ثقل یا براز میں عضلہ بطن سے مدد چاہتی ہو۔ اور کبھی استعانت آلہ غریب سے چاہتی ہو جیسے کھانسی میں ہوا کی اعانت  
 درکار ہو۔ کبھی اختلاف بذریعہ اس اعضا کے ہوتا ہو جو متنازی اس حرکت کے ہوں جیسے کھانسی اور تنوع یعنی آبکائی۔ کبھی اختلاف اسے فاعل  
 میں ہوتا ہو جیسے اختلاج کا مبدطبعی ہو اور کھانسی کا نفسانی۔ کبھی اختلاف مادہ میں ہوتا ہو جیسے کھانسی کہ اسکا مادہ نفث ہو یعنی جو طوبت منہ  
 سے نکلے اور اختلاج کا مادہ ریحی ہو۔ یہ علامات ظاہر اعضا سے دلالت کرتے ہیں اور اکثر انکی دلالت احوال ظاہری پر ہوتی ہو اور کبھی  
 ان سے امراض باطنی پر بھی استدلال کیا جاتا ہو جیسے سرخی و خسارے اور پر ذات الریبہ کے منجملہ علامات کے وہ علامتیں ہیں جسے  
 امراض باطنی پر استدلال کیا جاتا ہو مگر لائق بحال استدلال یہ ہو کہ اگر ان علامات سے امراض باطنی پر استدلال کرنا چاہتے تو پہلے معرفت علم تشریح کی



تعلق ہو جیسے نرف الدم یا اسہال خصوصاً ترقیق اخلاط کا۔ مائیت استسقا جس وقت اخلاط رقیقہ بکثرت دفعہ روان ہونے سے پیدا ہوتی ہو اور پیدائش اسکی بھی چاک کرنے و بیلہ کبیرہ سے ہوتی ہو جس وقت اُس سے مدہ کثیر دفعہ جاری ہو اور اسی طرح اگر خود بخود و بدینہ میں شگاف پیدا ہو اور پھٹ جائے اور ایضا عرق کثیر اور ریاضت بحد افراط اور اوجاع ہر قسم کے یہ سب چیزیں تحلیل روح کی کرتی ہیں۔ اگرچہ کبھی مزاج میں بھی تغیر پیدا کر دیتی ہیں بعض قسم کا درد ایسا ہوتا ہو کہ تحلیل روح میں تاثر اسکی زیادہ ہوتی ہو جیسے درد فم معدہ کا محدود ہوا یا فاع یا جو درد قریب اطراف قلب کے ہو۔ حیات سے بھی ضعف ہو تحلیل و استسقاغ بدنی اور روحانی کے ہوتا ہو اور تبدیل مزاج بھی ہو جاتی ہو مساوات کا وسیع ہو وراثت ضعف تحلیل پر معین ہو اور بہت بھوکا رہنا بھی اسی قسم سے ہو۔ کبھی ضعف تمام بدن کا ایک عضو یا اسکے جزو کے تابع ہوتا ہو جیسے ضعف بدن کا اسل ذیت سے پیدا ہوتا ہو جو فم معدہ کو پہنچنے والا نیکہ قوت اسکی تحلیل ہو جائے جس شخص کا قلب و دماغ تھوڑی اذیت سے زیادہ متاثر ہوتا ہو اسکو بقراری اور انحلال قوت بہت جلد تھوڑی چیز سے ہو جاتی ہو کبھی سبب ضعف بدن کا بکثرت مشقت اٹھانے اور اس سے ہونا ہو اور کبھی بعض جزو اعضا کے خلقت میں ضعف ہوتے ہیں بنسبت بعض اجزاء کے۔ اور کبھی ایک عضو بنسبت دوسرے عضو کے ضعف ہوتا ہو جیسے یہ اور دماغ پھر اسکا قبول بنسبت اُس چیز کے جسکو قوی دفع کرین اصل خلقت میں بذاتہ ہوتا ہو۔ اگر دماغ کو خصوصیت ایسے مکان بلند سے ہوتی جان اب ٹھہرا ہوا ہو ہر آئینہ اسقدر ضعیف ہوتا کہ اس میں طاقت قبول فصول کی مطلق نہوتی اور بروقت پہنچنے فصول کے اسکی قوت باقی نہ رہتی تعلیم تیسری میں گیارہ فصلیں اور دو جملہ ہیں فصل پہلی میں کلام کلی اعراض اور دلائل میں کیا جاتا ہے اعراض وہ علامات ہیں جو ایک حالت پر حالات نثار بدینہ سے دلالت کرتے ہیں۔ یا کسی امر حاضر پر کہ یہ دلالت بقول جالینوس فقط مریض کو فائدہ دیتی ہو ان چیزوں میں جسکا کرنا مریض کو لائق ہو یا انکی دلالت امر گزشتہ پر ہوتی اور بقول جالینوس اس سے فقط طبیب کو انتفاع ہوتا ہو کہ وہ استدلال کرتا ہو اس دلالت سے بطور پیشین بینی کے اپنی صناعت میں اور اسکا وثوق اپنے اعتقاد میں بوجہ مشورہ کے ان دلالات سے زیادہ ہو جاتا ہو۔ یا انکی دلالت امر آئندہ پر ہوتی ہو اور اس دلالت سے بنا بر قول جالینوس کے طبیب در مریض دونوں منتفع ہوتے ہیں طبیب کو فائدہ پیشین بینی کا ہوتا ہو اور مریض بوجہ واقفیت کے تدبیر مناسب پر قائم رہتا ہو اور سود تدبیر نہیں کرتا۔ حالت صحت کے بعض علامات ایسے ہیں جو اعتدال مزاج پر دلالت کرتے ہیں اور انکا ذکر اپنے مقام پر کیا جائیگا۔ اور بعض علامات استولے ترکیب پر دلالت کرتے ہیں انہیں سے بعض جوہری اور اصلی ہیں مثلاً خلقت۔ وضع بقدر۔ عدد۔ اسی طور پر ہون جو اس بدن کے لائق ہیں اسکی تفصیل اسباب گزشتہ میں بخوبی ہو چکی ہو اور بعض علامات عارضی ہیں جیسے جن جلال و بعض علامات عامی ہیں اور بھی اقسام تمام افعال کے اور مترہنے انہیں افعال کے اور کمال کے پس جس عضو کا فعل تمام ہو وہ حالت صحت پر ہو اور طریقہ استدلال کا افعال سے اعضاے رئیسہ پر یہ ہو کہ دماغ کے احوال افعال ارادی کے اور افعال حس و توہم کے دیکھے جائیں۔ اور قلب کا حال بند نفس و نبض کے دریافت کیا جائے۔ اور جگر کا بوسیلہ بول و براز کے ملاحظہ کیا جائے اسلئے کہ ضعف جگر کو بول و براز شبیہ بخمالہ گوشت تازہ کے تابع ہوتا ہو جو اعراض کہ امراض پر دلالت کرتے ہیں ان میں سے بعض اعراض نفس مرض پر دلالت کرتے ہیں جیسے خلات نبض کا سرعت میں سچ تب کے کہ وہ نفس جمی پر دلالت کرتا ہو۔ اور بعض اعراض مقام مرض پر دلالت کرتے ہیں جیسے نثاریت نبض کی جسوقت کہ در اطراف صدر میں ہولالت کرتی ہو کہ درم غشا اور حجاب میں ہو۔ اور اوجی ہونا نبض کا ایسے ہی وقت میں کہ در اطراف صدر میں ہو دلیل ہو کہ دم جرم ریہ میں ہو بعض اعراض سبب مرض پر دلالت کرتے ہیں جیسے علامات استسقا کے مختلف طور پر کہ ہر قسم کا حال ایک جلاگانہ متلا پر دلالت کرتا ہو۔ بعض



پہنچائے گا بہ نسبت اور قوائے حاسہ کے فصل چوتھیں کیفیت الم پہنچانے حرکت کے حرکت سے درپیدا ہوتا ہو اس جہت سے کہ تمدید یعنی کچا کوا در رض یعنی پاش پاش ہونا اور نسخ یعنی کبھر جانا پیدا ہونا ہوا و انتہا علم فصل پنجم کیفیت الم پہنچانے اختلاط رومی کا بیان اختلاط رومی سے در دیا بہ سبب انکی کیفیت کے پیدا ہوتا ہو کہ لافع ہو یا بخت کثرت اختلاط در پیدا ہو یا دونوں ملکر در پیدا کرین فصل چھٹیں کیفیت الم رسانی ریا ح کے بیان میں ریح سے بوجہ تمدید کے در پیدا ہوتا ہو اور جس ریح سے تمدید پیدا ہو یا وہ ریح بخولیف اور بطون اعضا میں موجود ہو جیسے نفخہ معے میں یا طبقات اعضا اور لیف اعضا میں ریح پیدا ہو جیسے قولنج ریحی میں یا طبقات مختلف میں یا جھلی کے نیچے اور ہڈی کے اوپر یا اگر عضل کے درمیان ہڈی اور گوشت اور جلد کے یا کسی عضو کے جیسے اندر عضل صدر کے ریح پیدا ہوتی ہو اور جلدی پر آگندہ ہو جائے یا ریح کا بادی رنگ ٹھنڈا کجاس قلت اور کثرت و غلاظت اور رقت مادہ ریح کے اور کثافت اور تخلخل عضو کے ہوتا ہو فصل ہتائیسویں اسباب احتباس اور استفراغ کے بیان میں اسکا پہچانا بہت آسان ہو اگر اجناس احتباس اور استفراغ جو اوپر بیان ہو چکے ہیں انہیں غور کیا جائے پس میں دیکھنا چاہیے فصل اٹھائیسویں اسباب تخمہ اور امتلا کے بیان میں تخمہ اور امتلا کے اسباب خارجی بھی ہوتے ہیں اور اسباب مادی سے استعمال اس چیز کا ہو جو شدت ترطیب کرے پھر بدن کو حاجت ترطیب کول و مشروب کی نہ ہے بعد اس کے جب ماکول و مشروب کی ترطیب اس ترطیب کے ساتھ کیا ہو مادہ کی افزایش بدن سے ہوگی اور تصرف طبیعت کا ہضم کرنے میں مادہ کے فساد ہو جائے گا جیسے بکثرت حام کرنا خصوصاً بعد طعام کے موانع تخلل رطوبت جیسے زیادہ آرام دہی جسم کو اور ریاضت اور استفراغ کا ترک کرنا کھانے پینے میں ترغدا و خوشحالی اور بد تدبیری۔ اور کبھی اسباب تخمہ کے داخلی بھی ہوتے ہیں جیسے ضعف قوت ہاضمہ کہ ہضم نہ کر سکے یا ضعف قوت دفعہ یا ماسکہ میں کہ اسکی جہت سے اختلاط اندر بند ہو جاتے ہیں اور دفع نہیں ہوتے۔ یا جاری بند ہو جائیں فصل انیسویں اسباب ضعف اعضا کے بیان میں یا سبب ضعف کا جرم پر کسی عضو کے وار د ہو یا جو روح حائل قوت متصرف کی عقوبت میں ہو اس پر یا نشتر یا نشتر پر وار د ہو۔ جو ضعف کہ اسمیں اسکا سبب خاص عضو میں وار د ہو۔ یا سو مزاج شکم ہوتا ہو خصوصاً سو مزاج بار د۔ اگرچہ سو مزاج خارجی اکثر ایسا فعل کرتا ہو کہ اس سے ضعف پیدا ہو جیسے سو مزاج بار د کہ تخریر پیدا کر کے فساد مزاج روح کر دیتا ہو جس طرح کوئی شخص مزاج حام میں ٹھہرے بلکہ جیسے حام وغیرہ میں غشی غارض ہو۔ اور سو مزاج یا بس قوی کو نفوذ سے منع کرتا ہو کہ تکلیف مسامت پیدا ہوتی ہو۔ اور سو مزاج رطب بہت خفا اور ٹھیلانے اور مانع ہونے کے ضعف پیدا کرتا ہو۔ اور کبھی کوئی مرض امراض ترکیب خاص کہ وہ مرض جسکی اذیت بخوبی ظاہر نہ ہو عضو کو ضعیف کرتا ہو۔ مرض اور الم یا فنت عضو کی پٹھہ میں ہی اسکو ڈھیل کر دیتے ہیں یا سبب کل افعال طبعی اور ارادی بذریعہ لیف اور اسکی ترکیب و تالیف کے تمام ہوتے ہیں۔ اور ہضم بھی اساک جید کی طرف ہیأت چند پر محتاج ہو اور یہ بھی بذریعہ لیف کے تمام ہوتا ہو۔ اور جو ضعف جہت اسکے عارض ہوتا ہو کہ سبب خاص روح میں ہو تو وہ یا سو مزاج ہو یا تخلل روح کا بوجہ استفراغ خاص روح کے یا کسی اور چیز کے استفراغ کے روح کا استفراغ تابع ہو جس صورت میں سبب ضعف خاص قوت پر وار د ہوتا ہو اسکی وجہ کثرت اور تکرار افعال ہوتی ہو کہ اسکی جہت سے قوت میں کمی آجاتی ہو اور اگرچہ ہمراہ اس کثرت کے تخلل روح کا بھی سبب یکجائی ایک سبب کے دوسرے سبب کے ساتھ واقع ہوتا ہو جو قوت ہم شمار اسباب کا دوسرے طور پر پکیریں گے اور اسوقت اسباب بعیدہ کو جو واسطے اسباب ملاصقہ کے سبب واقع ہوتے ہیں بھی ذکر کریں گے تب اسباب سو مزاج کے معلوم ہونگے۔ انہیں اسباب میں سے فساد آب و ہوا اور اشیاے خوردنی کا ہو۔ انہیں اسباب میں سے وہ چیزیں ہیں جو اولاً روح کو خالی کر دیتی ہیں جیسے بوے بدیا خراب ہو جانا پانی کا خواہ پھیلنا سمیت کا ہوا یا بدن میں مچھلا اسباب ضعف کے وہ چیزیں جو استفراغ سے



میں بیان ہوا مگر یہ یادہ بردقت پھاڑنے طبقات مذکور کے بھی متبہ ہوتا ہے و جمع خدر یعنی جس رد سے عضوں کو ہوجائے سبب اس کا یا نہایت  
 سرد مزاج ہو یا مسام کے بند ہونے سے منفذ اس روح حساس کے جو اس عضو تک پہنچ رہے ہو بند ہو جائیں اور یہ اندام سامات منافذ روح کا بوجہ بند ہونے کے ہو  
 یا امتلا از طرف روح کی وجہ سے و جمع ضربانی جس میں لپک سی پیدا ہوا اس کا مادہ گرم ہوتا ہے سرد نہیں ہوتا اس لیے کہ سرد مادہ کیسا ہی ہونے پر سخت  
 در نہیں پیدا کرتا ہے جب تک کہ مستحیل بطرف حرارت کے نہ ہو۔ و جمع ضربانی کا حدوث دم حار سے اس طرح ہوتا ہے کہ جس وقت دم گرم ہو اور اس کے  
 قریب کا عضو حساس ہو کہ ضربانی کی ضرب ہمیشہ اس کو پہنچے جب تک کہ وہ عضو سلیم خالی دم سے ہو حرکت ضربانی کی جو اندر کی طرف ہوتی ہے اس کا جس  
 اس عضو کو نہیں ہوتا اور جب اس عضو میں دم پیدا ہوا اور قضا درمیانی ضربانی و عضو مذکور منصفیہ یا تکٹ جائے اس وقت اس کی حرکت کا جس عضو مذکور  
 کو ایسا ہوگا کہ ضربانی کی حدت سے اس عضو میں دم پیدا ہوگا و جمع تقیل کا سبب دم اس عضو کا جو جسمین بالذات جس نہو مثل ریہ و گردہ اور  
 طحال کے اس لیے کہ یہ دم بخت گرانی کے نیچے کی طرف کھینچا ہوا کشش کی وجہ سے وہ عضو بھی مع اس لفافہ کے جسمین یہ عضو لپٹا ہوا جس لسی لفافہ کے  
 قریب سے ہے جو نیچے کو کچے گا اسی طرح وہ علاقہ جہاں اس لفافہ کا مثبت ہے وہ بھی نیچے کو کچے گا پس لفافہ اور علاقہ دونوں جس کر نیچے اسکے نیچے کے  
 کھینچنے کا اور در تقیل پیدا ہوگا کبھی مادہ اس رد کا عضو حساس میں ہوتا ہے مگر شدت الم کی وجہ سے جس عضو کی باطل ہو جاتی ہے جیسے سرطان جو  
 قم معدے میں ہو کہ اس کی گرانی محسوس ہوتی ہے اور در بخت بطلان جس کے محسوس نہیں ہوتا و جمع اعیانی یعنی جو در بوجہ ماندگی کے پیدا ہوا اس کا  
 سبب یا تعب ہوتا ہے اس کا نام تہی ہو یا ایک خلط ایسی ہو جو ہر دو اعضاء میں پیدا کرے اس سے جو در اعیانی پیدا ہوتا ہے اس کو تھوری  
 کہتے ہیں۔ یا ب سبب بک کے پیدا ہوا اس کو نافع کہتے ہیں۔ یا ایک خلط لاذع سے ہوا اس کو اعیانی قروحی کہتے ہیں۔ اور ان جمیع اقسام سے اوجاع کباب  
 پیدا ہوتے ہیں کہ اس کا بیان خاص مقامات پر کیا جائیگا منجملہ مرکبات و جمع اعیانی سے وہ در دو جو بنام درمی معروف ہوا اس کی ترکیب تھوری اور  
 قروحی سے ہوتی ہے و جمع لاذع کا سبب ہی خلط ہے جس میں کیفیت حادہ موجود ہے و فصل کیسویں اسباب سکون و جمع کے بیان میں  
 سکون و جمع کا سبب یا بخت قطع ہو جانے سبب موجد کے اور استفراغ سبب مذکور کے ہوتے جیسے سویا اگر کماں جس وقت مقام در میں ضما  
 کرے۔ یا بوجہ ترطیب و در نوم کے چونکہ قوت اندر پیٹھ جاتی ہے اور اپنے فعل سے باز رہتی ہے اور در ساکن ہو جاتا ہے۔ یا مسکرات کے استعمال سے  
 یا وہ چیز جو بروقت پیدا کرتی ہے مقام در میں خدر پیدا کرے جیسے تمامی مخدرات مگر مسکن حقیقی وہی پہلی قسم ہے جس سے قطع سبب ہوتا ہے۔  
 فصل یا کیسویں جو باتیں در سے پیدا ہوتی ہیں ان کے بیان میں در سے قوت کی تحلیل ہو جاتی ہے اور اعضا اپنے خاصہ فعال سے  
 باز رہتے ہیں کہ ان کا فعل باطل ہو جاتا ہے تاکہ اعضاء تنفس سانس لینے سے باز رہتے ہیں۔ یا اعضاء تنفس کے فعل میں تشویش ہوتی ہے کہ سانس  
 منقطع یا متواتر ہو جاتی ہے حاصل یہ ہو کہ مجراے غیر طبعی پر سانس کی درآمد برآمد ہوتی ہے جو کبھی در سے پہلے عضو گرم ہو جاتا ہے اور اس کے اخیر میں  
 سردی پیدا ہوتی ہے جو بوجہ تحلیل کے اور بخت اسکے کہ روح اور حیات سردی لازم ہے فصل کیسویں اسباب لذت کے بیان میں یہی دو قسم  
 میں مختصر ہیں پہلی جنس وہ ہے جو غیر طبعی کو مزاج طبعی کے طرف متغیر کر دے کہ اس کا احساس مانع ہو دو قسمی جنس وہ ہے جو اتصال طبعی کو دفعہ  
 پھیر لائے اور جو چیز دفعہ نہیں واقع ہوتی ہے وہ محسوس نہیں ہوتی پس سبب لذت بھی نہیں ہوتی۔ لذت کے معنی یہ ہیں کہ ملائم اور مناسب طبعیت  
 کا حس ہو وہ بذریعہ قوت حاسہ کے ہوتا ہے اور احساس بوجہ انفعال اسی قوت کے ہوتا ہے جس وقت احساس ملائم یا منفانی کا ہو لذت  
 یا الم بحسب تاثیر کے پیدا ہوگا اور چونکہ لامستہین بہ نسبت اور حواس کے کثافت زیادہ ہے اور جس تاثیر منفانی یا ملائم کو قبول کرتی ہے اس کی کثافت  
 بجزبی کرتی ہے اسی وجہ سے احساس اس کا ملائم کو نزدیک صاحبان طبیعت کثیفہ کے نہایت لذیذ ہوگا اور احساس اس کا امر منفانی کو بہت ملائم



قرار دین کہ وہ بالذات خود سبب وجع کا ٹھہرایا جائے اگرچہ اسکے ساتھ کبھی تفرق اتصال بھی عارض ہو۔ اور تحقیق بیان اس مسئلہ کا علم طب میں نہیں ملتا بلکہ طبیعیات میں بیان ہونا چاہیے۔ مگر ہم بطور اشارہ فقہ اساذکر کرتے ہیں کہ در کبھی تشابہ لاجرا عضو در سیدہ میں ہوتا ہو یعنی بعض میں درد ہو ہر جگہ پر یکساں ہوتا ہو۔ اور تفرق اتصال البتہ یکساں نہیں ہوتا۔ اسوقت ثابت ہو گیا کہ جو اعضا تفرق اتصال سے خالی ہوں انکا درد تفرق اتصال کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ سو مزاج سے ہوتا ہو۔ ایضا بروت اسی مقام پر درد پیدا کرتی ہو جہاں پر قبض اور جمع اجزا کا کرتی ہو اور جس مقام کو بالفعل سرد کرتی ہو۔ اور تفرق اتصال جو جو جہ بروت کے ہوتا ہو وہ اس مقام پر نہیں ہوتا جہاں پر بالفعل سرد ہو جائے بلکہ موضع تبرک کے اطراف میں ہوتا ہو اسکا بھی یہی نتیجہ ہو کہ وجع اور تفرق اتصال میں لزوم نہیں ہو۔ ایضا وجع کے معنی ضروری ہیں کہ احساس موثر منافی کا بحیثیت منافات کے نہ ہونا ہو اس سے یہ لازم آتا ہو کہ وجع یعنی درد پیدا کرنے والی چیز وہی منافع ہو جو دفعہ محسوس ہوتی ہو۔ اور چونکہ حتم ہر شے کی کلیۃ منکس ہوتی ہو اس کا عکس کلی ہر شے کا کہ ہر ایک محسوس منافی بحیثیت منافات کے مجمع ہو۔ اب غور کرنا چاہیے کہ جسوقت بروت منافع منافی محسوس ہو اور اس سے دسے بالفقر تفرق اتصال حادث نہ ہو تو اس مقام پر احساس منافی کا ہوگا یا نہ ہوگا اور اگر احساس منافی کا ہوگا تو یہ وجع ہوگا یا نہیں۔ اسی بیان سے واضح ہوتا ہو کہ تیز مزاج کا دفعہ سبب وجع کا ہو مثل تفرق اتصال کے کبھی درد کی جہت سے حرارت پھیل جاتی ہو پس رد پھیل جاتا ہو یعنی وجع بعد وجع کے پیدا ہوتا ہو کبھی بعد درد کے ایک کشاکش باقی رہتی ہو کہ حقیقت میں وہ درد نہیں ہو بلکہ وہ ایسی چیز ہو کہ خود بخود متحمل ہو جاتی ہو اور جاہل نادانی سے اسکے علاج میں مشغول ہوتا ہو پس ضرر پہونجتا ہو فصل بیسویں اسباب جملہ اقسام وجع کے علیحدہ علیحدہ اقسام ان وجع کے جنکد اسطے اہل خاص مقرر ہیں پندرہ ہیں۔ ۱۔ احکاک ۲۔ خشن ۳۔ ناخس ۴۔ ضاغط ۵۔ ممد ۶۔ مسخ ۷۔ کسر ۸۔ رخو ۹۔ ثابت ۱۰۔ مسلی ۱۱۔ خدر ۱۲۔ فزانی ۱۳۔ ثقیل ۱۴۔ اعیانی ۱۵۔ لاغ و وجع حاک یعنی چھلنے والے درد کا سبب تیز غلط یا شور ہوتی ہو وجع خشن کا سبب ایسی غلط ہوتی ہو جس میں خنوت اور دشمنی ہو وجع ناخس یعنی چھنے والے درد کا سبب وہ چیز ہو جو غشا کو عرض میں کھینچے ایسی کشش سے کہ اسکا اتصال کو گویا جدا کر دیگی۔ اور یہ درد کبھی حس میں یکساں ہوتا ہو اور کبھی یکساں نہیں ہوتا اور جو یکساں نہیں ہوتا ہو اسکا سبب یا تو یہ ہو کہ جس چیز پر جھلی کھینچی ہو اور اسے لمس کرتی ہو اس عضو کے اجزا سختی اور نرمی میں یکساں نہیں ہوتے جیسے رتقہ واسطہ غشا استبطن اتصال کے جسوقت ورم ذات الجنب کا پہلو کو ادھر کی طرف کھینچتا ہو۔ یا مثلاً اس عضو کے اجزا یکساں حرکت میں نہ ہوں جیسے جھالی جھلی کا جو ابھی ندر کوڑ ہوئی۔ یا یہ کہ اجزا اس عضو کے حس میں یکساں نہ ہوں خواہ بوجہ طبیعت کے یا کوئی آفت خارجی بعض اجزا کو پہونچی ہو کہ اسکے حس میں کمی ہو گئی ہو وجع ممد کا سبب یعنی وہ درد جو عضو کو کھینچتا ہو یا ایک سنج یا غلط ایسی ہوتی ہو کہ عصب و عضلہ کو کھینچے گویا دونوں کنارے عصب یا عضل کی طرف متوجہ عصب کھینچا جاتا ہو وجع ضاغط یعنی گھٹا ہوا اور درد کا سبب مادہ ہو جو مکان عضو کو تنگ کرے یا وہ رخ ہو جو عضو میں تکثیف اور ٹھنسا پیدا کرے اس عضو کا حال ایسا ہو جاتا ہو کہ ہر طرف سے گویا دباؤ میں پڑا ہو اسی جہت سے اس میں انضفاط اور تنگی پیدا ہوتی ہو وجع مسخ یعنی جو طول میں تفرق اتصال پیدا کرے اسکا سبب وہ مادہ ہو جو درمیان عضلہ اور غشا کے درائے اور اتصال غشا بلکہ اتصال عضل میں تفرق پیدا کرے وجع کسر یعنی ٹوٹنے والے درد کا سبب یا یہ جو درمیان استخوان و غشا کے محل یعنی ڈھانچے والے کے متوسط ہوا ایک بروت ایسی ہو جو اس جھلی کو لقوت کھینچے وجع رخو یعنی نرم درد کا سبب یا مادہ ہو جو گوشت عضل میں تدریجاً پیدا کرے اور اسکے درمیان تدریجاً پیدا ہو اور نرم اسکو اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ گوشت بہ نسبت پھلے اور جھلی اور وتر کے نرم ہوتا ہو وجع ثاقب یعنی گھٹنے والے یا سوراخ کرنے والے درد کا سبب ایک مادہ غلیظ یا بچ ہو جو درمیان طبقات عضلات اور غلیظ مثل جرم معالے قولون کے بند ہو جائے اور ہر وقت اسکو پھٹا رہے اور اس میں نفوذ کرتا رہے پس ایسا محسوس ہو کہ گویا اس میں سوراخ کرتا ہو بروت وغیرہ سے وجع مسلی یعنی جس رو میں ایسا حلو ہو کہ کلاسی کوئی چیز سمائی جاتی ہو اور مادہ اس رو کا بعینہ اسی عضو میں ہوتا ہو وجع ثاقب



قائم اور درست ایسا ہو کہ بدن کسی سبب مخالف طبیعت کے اکثر اسی مزاج پر رہیں بعد اسکے اعضا کو ایک مزاج دوسرا غریب یا عارض ہو جو مزاج اصلی کے مخالف اور اسکے ضد ہو مثلاً پست اصل مزاج کے گرم یا سرد زیادہ ہو اسوقت قوت حس بہت درود اس مزاج کے امر منافی طبیعت کو حس کیے پس اسکو الم ہو پختے اسلئے کہ الم کے معنی ہی ہیں کہ موثر منافی کو منقرض منافی کے دریافت کیے سو مزاج متفق یہ ہو کہ اس میں احساس الم کا بالکل نہیں ہو اسوجہ سے کہ مزاج مخالف طبیعت کے جو ہر اعضاے اصلی میں استقدر ممکن ہو جاتا ہو کہ مزاج اصلی کو باطل کر دیتا ہو اور یہی مزاج مخالف مزاج بننے والے اعضاے اصلی کے ہو جاتا ہو اور اس سو مزاج متفق سے در زمین پیدا ہوتا کہ محسوس نہیں ہو جس اسی چیز کی ہوتی ہو جس محسوس سے قوت حاسہ فعل ہو اور طبیعت بدنی اسی حالت ممکنہ سے جو اس میں تخریر حال میں پیدا کر کے منفعل نہیں ہوتی بلکہ انفعال اس ضد سے ہوتا ہو جو طبیعت میں ایسا تغیر کرے کہ اسکو حالت اصلی سے دوسری طرف پھر دے اسی جہت سے دق کے مریض کو گرمی تپ کی محسوس نہیں ہوتی جبکہ صاحبے یوم کو حرارت اپنی تپ کی محسوس ہوتی ہو یا صاحبے غب کو باوجودیکہ گرمی دق کی ان دونوں تپ کی گرمی سے بہت زیادہ ہو سبب یہی ہو کہ حرارت دق کی مستحکم اور جو ہر اعضا میں ایسی ٹھہر جاتی ہو کہ بمنزہ حرارت اصلی کہ ہو جاتی ہو اور غب کی حرارت بوجہ قریب ہونے عضو کے اس غلط سے جیسے حرارت پیدا ہوتی ہو محسوس ہوتی ہو اصل عضو میں مستحکم نہیں ہوتی بلکہ اعضا ابھی تک اپنے مزاج اصلی پر باقی ہوتے ہیں کہ جسوقت یہ غلط حار اس عضو سے دور ہو جائے پھر وہ عضو اپنی حالت اصلی پر آجائے اور اس میں کسی طرح کی حرارت باقی نہ رہے ہائی گرمیہ پست دق کے منتقل ہو گئی ہو اسوقت بعد دور ہونے غلط کے حرارت عضو میں باقی رہی ہو سو مزاج متفق آہستہ آہستہ عضو میں ٹھہر جاتا ہو کبھی اسکے ٹھہرنے کی مثال حالت صحت میں بھی دسٹے سمجھانے کے اس طور پر دیکھائی ہو کہ جو شخص چار زمین نما کے گرم پانی سے یا نیکرم سے اس نہانے سے ایک تھراور اذیت پیدا ہوگی اسلئے کہ بدنی کیفیت مخالف کیفیت پانی کے ہو پھر جب بار بار پانی بدن پر ڈالا جائیگا رفتہ رفتہ ایک تپ پانی کی اسکو معلوم ہوتی ہو یعنی جبکہ اسکے بدن سے مریض ہوا کی کیفیت دفع ہوتی جاتی ہو اسقدر اسکو لذت حاصل ہوتی جاتی ہو پھر جب ایک گھنٹہ تک عام میں بیٹھے تو کبھی ایسا ہوتا ہو کہ بدن اسکا گرم ہو جاتا ہو اتنے ہی گرم پانی سے جو اسنے نہانے میں متعال کیا تھا پھر چھپکا یا ہی پانی اپنے بدن پر گرنا شروع کرتا ہو بدن میں تشعیرہ پیدا ہوتا ہو اگر اسکو بار بار کرے جب یہ بات یعنی انداز ہی سو مزاج مختلف کی اور عدم انداز ہی سو مزاج متفق کی دونوں میں ہو چکی پھر ہم کہتے ہیں کہ اگرچہ دوسرے میں سے ایک جنس اسباب الم کی سو مزاج مختلف بلکہ ہر ایک مزاج مختلف بلکہ ہر ایک چیز حار بالذات یا بارد بالذات خواہ رطب یا بس بالعرض کو ضرور نہیں ہو کہ الم نہ ہو پچائے اسلئے حار اور بارد اصطلاحی دو کیفیت فاعلی ہیں اور رطب یا بس و کیفیت منفعلہ میں تو ام انکی ماہیت کا ایسا نہیں ہو کہ انکی جہت سے ایک جسم دوسرے جسم میں اثر کرے بلکہ رطوبت و میوہ است ایسی کیفیتیں ہیں کہ انکے سبب ایک جسم دوسرے جسم سے اثر قبول کرے یا بس چیز جو الم ہو پچائی ہو اسکا الم ہو پچانا بالعرض ہوتا ہو اسلئے کہ میوہ است کو ایک سبب جنس آخر سے مانع ہوتا ہو اور وہ تفرق اتصال ہو کہ یا بس بھت شدت قبض کے فقط تفرق اتصال کا سبب تا ہو اور جالینوس نے بعد تحقیق اپنے ہر ایک اسطرچ جو کیا ہو کہ سبب فاعلی وجہ کا فقط تفرق اتصال ہو اور کوئی چیز نہیں ہو اور حار بھی جو وجہ پیدا کرتا ہو اسوجہ سے سبب جہت ہو کہ تفرق اتصال ہو اور بارد بھی جو وجہ پیدا کرتا ہو اسی سبب ہو کہ اسکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہو اسلئے کہ بارد بوجہ شدت کشیف و جمع کرنے اجزاء کے اسکو یہ بات ضرور لاحق ہوتی ہو کہ اجزاء کا جذب مقام کثافت میں نزدیک و دور کہ ہو جائے پس جس طرف سے کشیف اجزاء آتے ہیں ان پر تفرق اتصال ہو جائیگا۔ اس میں جالینوس نے بیان کیا کہ اجزاء بعض کتابوں میں اسے شہدہ ہوا ہو کہ تمام محسوسات سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہو اور کسی قدر ایسے بھی محسوسات ہیں کہ انکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہو مثلاً سیاہ چیز مبصرات میں اس سبب الم ہو پچائی ہو کہ جمع کرنا اجزاء کا اس میں مثبت ہو اور سبب چیز اسوجہ سے اندازتی ہو کہ اس میں تفرق بصر زیادہ ہو اولیٰ اور ثانیٰ و درشن و قات میں اس جہت الم پیدا کرتی ہو کہ تفرق عصب اس میں زیادہ ہو۔ اور کبھی چیز میں جو کہ قبض زیادہ ہو اسکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہو اسلئے محسوسات و سخت افارین بھی جہت تفرق کے اندازتی ہیں حرکت ہوا کی بروقت ملاقات پر وہ صلاح کے تیز ہوتی ہو صحیح اور حق اس مسئلہ میں یہ رائے ہو کہ تغیر مزاج کو بمنزہ جنس کے



اور فی نفسہ قوت جاذبہ کا شدید ہونا اور بذریعہ دلک یا تنفس یا ضاؤ وغیرہ کے جاذبہ کی شدت کو بدھ پونچا جیسے زفت وغیرہ کا ضاؤ اور یہ دوسری صورت زیادتی استخوان کو خاص ہو غدد سے اسکو کچھ واسطہ نہیں ہے فصل پندرھویں اسباب نقصان استخوان اور غدد کے بیان میں یہ بات یا اصل خلقت میں واقع ہوتی ہو جیسے مادہ میں نقصان ہو جائے۔ یا جس قوت سے حل میں تصرف اور تدبیر ہوتی ہو اس میں خطا واقع ہو۔ یا وہ قوت جو صفت ہو یا اور آفات خارجی نازل ہوں جیسے قطع یا ضرب خواہ فاسد کرنا برودت کا۔ یا آفات داخل میں پیدا ہوں کہ پڑی ٹہری جیسے یا متعفن ہو جائے۔ فصل سولھویں اسباب تفرق اتصال کے بیان میں یہ اسباب کبھی داخل ہوتے ہیں اور کبھی خارجی۔ داخلی اسباب جیسے کوئی خلط کا لٹا کر خرق یا تریاہ خنی یا ایسی خشکی جس سے شگاف پیدا ہو یا امتلاہ رکھی جس سے تعدد پیدا ہو۔ یا امتلاہ رکھی جو غائر یعنی اندر جا کر چھوے۔ یا امتلاہ خلطی جو تہہ خلط میں پیدا کرے اسکو جھارتا ہو یا بدن کے اندر نفوذ کرنا ہو تا کہ حرکت قوی سے اسکو غذا دے۔ یا خلطی امتلاہ ایسا ہو کہ غائر ہو جائے یعنی فرو رفتہ ہو جائے۔ یہ سب اسباب یا بجت شدت حرکت کے پیدا ہوتے ہیں یا کثرت مادہ سے۔ یا شدت حرکت واقعہ سے جو خلافت پر مجری طبعی کہ ہو یا حرکت بروقت امتلاہ کے اور جو چیز مشابہ حرکت کے ہو جیسے زیادہ چٹھیا یا اچھلنا کودنا۔ یا اور ام کے ٹکافتہ ہونے سے تفرق اتصال ہوتا ہو۔ اور جو اسباب خارج میں ہوتے ہیں انکی مثال جیسے ایک جسم کسی جسم میں تعدد پیدا کرے مثلاً حل کے یا اور بوجھ کی چیزیں یا کاٹ ڈالے جیسے تلوار یا جلا ڈالے جیسے آگ یا پسٹیل لے جیسے پتھر کی ایسی چیزیں جو وقت جسم میں خلا پاتی ہیں طول میں جب بندھ کرے کرڈالتی ہیں۔ اور اگر امتلاہ ہو طول میں شگاف دعوہ کو نافذ کرتی ہیں یا کوئی جسم سوراخ پیدا کرے جیسے تیر یا دانت چھجائے خواہ کاٹ کھائے جیسے کتا۔ سانپ۔ آدمی فصل سترھویں اسباب قرصہ کے بیان میں قرصہ کا پیدا ہونا یا دم کے ٹوٹنے سے ہوتا ہو۔ یا زخم کے پک جانے سے یا ثبور کے مٹ جانے سے فصل اٹھارھویں اسباب فم کے بیان میں یہ اسباب کسی قدر بوجہ مادہ کے ہوتے ہیں اور کسی قدر ہیئت عضو سے۔ جو اسباب بوجہ مادہ کے ہوتے ہیں وہ مختصر اس میں ہیں کہ امتلاہ میں ایک چیز کا چھ چیزوں سے ہو جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں یعنی چاروں خلطیں اور سببائی اور رکھی اور جو دم صورت عضو سے پیدا ہوتا ہو اسکی کیفیت ہو کہ عضو واقع قوی ہو اور عضو قابل ضعیف ہو اور آبادی اسکو فضلاء کے قبول کرنے میں یا بوجہ طبیعت اصلی کے ہو کہ اسکی خلقت سطح پر ہوئی ہو مثلاً جلد کے کیا اس میں سخاوت زیادہ ہو مثلاً گوشت نرم کے جو میں سچا کیوں میں واقع ہر پس گوشت اور بغل اور اور بہر یعنی کشان کے یا قبول فضلہ کی آماوگی بوجہ وسیع ہونے راہ کی طرف اسکے اور تنگ ہونے راہ کے اس سے نکلنے میں۔ یا قابلیت اسوجہ سے ہو کہ اسکی وضع جانب تحتانی میں ہو یا اسوجہ سے کہ سکا جم چھوٹا ہو جو چیزائے اُس میں سے بشواری نکل سکے مادہ غذا وغیرہ سے۔ یا اسوجہ سے کہ وہ عضو مضم غذا میں ضعیف ہو بوجہ پونچنے کسی آفت کے۔ یا کوئی چوٹ ایسی لگے کہ اس میں مادہ متعفن ہو جائے یا اس عضو سے تحلیل مفقود ہو اس چیز کا جسے بذریعہ یا صحت کے تحلیل ہونا چاہیے۔ یا اس عضو میں حرارت زائد ہو کہ وہ جذب مادہ کرے پھر یہ حرارت باطنی ہو جیسے گوشت میں ہو۔ یا اور کسی چیز کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہو مثلاً دریا حرکت شدید خواہ کوئی اور چیز سخن کے ذریعہ سے حرارت اس عضو کی بڑھ گئی ہو یہ سب اسباب قابلیت فضول کے ہیں کہ سر یعنی ٹوٹنے کی جہت سے جو دم پیدا ہوتا ہو اس میں بھی ایک سبب ان اسباب کورہ سے ضرور ہوتا ہو جیسے پس جانے سے اور اسی طرح تنگی عضو کی یا تمد جس سے ہر شگفتگی ہوتی ہو اور پڑی بذات خود اور دانت میں بھی کبھی دم آجاتا ہو اسلیئے کہ ہر ایک میں ان میں سے نمونہ ہوتا ہو اور غذا کو قبول کرنا ہو اور بھگتا ہو رطوبت سے اور عفونت کو بھی قبول کرنا ہو پس دم کو بھی قبول کرنا فصل انیسویں اسباب حج کے علی الاطلاق از انجا کہ حج بھی ایک حال غیر طبعی ایسا ہو جو بدن حیوان کو عارض ہوتا ہو پس مناسب ہو کہ ہم اسکے اسباب بطور کلی بیان کریں۔ دردی تعریف ہم اس طرح کر رہے ہیں کہ حج دریافت کرنا ہر ایسے جس کے ایک ہر منافی کا ہو۔ اور کل اسباب حج کے جن میں مختصر میں ایک جنس وہ ہے کہ جو حج کو فہم متیز کرے اسکو سوا مزاج مختلف کہتے ہیں دوسری جنس تفرق اتصال کی ہو سو مزاج مختلف سے ہماری یہ مراد ہو کہ اعضا کے واسطے بنظر ذائقہ ایک مزاج



فصل چھٹی اسباب سہل ہونے اور مجاری تنگ ہو جانے کے بیان میں سہل کا پیدا ہونا پہلے یا بجرت واقع ہونے کسی شے غریب کے کسی مجری میں ہونا اور یہ غریب یا سہل کا ہو جیسے پتھری یا مقدار اسکی غریب ہو جیسے نقل براز کا مقدار میں بہت بڑا یا کیفیت میں غریب ہو اور کیفیت کی غریب یا بجرت غلاظت کے ہو یا بوجہ لزوجت یا بسبب بخار جیسے علقہ بے خون منجھ جو قریب گوشت ہونے کے ہوئے۔ یا قسام سہل دالنے والے ایسے ہیں جو مجری میں پڑتے ہیں ازجہ اسباب وہ چیز ہو جو ایک ہی جگہ ٹھہری رہے اور وہ بھی چیز ہو جو اس مکان میں مضطر اور تردد ہو اور کبھی سہل بوجہ لمبائے سوراخ کے جو بہت اندر آئی خرمک مل گیا ہو پیدا ہوتا ہو۔ اور کوئی شے زائد گنے سے جیسے لحم ٹوٹی یعنی گوشت بھینے کا بھی مجاری کو تنگ کر دیتا ہو۔ اور بجرت شدت قوت ماسک کے اور بسبب باندھنے عصبانہ کے خوب کھینچا بھی ضیق مجاری پیدا ہوتی ہو۔ یا قریب کا مجری بجرت درم زائد کے اپنے ہمایہ کے مجرے کو تنگ کرے یا بروقت شدید سے مجرے منعقب ہو جائے۔ یا بجرت خشکی کے جو بوجہ قافض چیز کے پیدا ہو۔ جاڑوں کی فصل میں سدوں کی کثرت بجرت حقائق فضول بسبب قہر و تشدد کے ہوتی ہو فصل ساتویں اسباب کشادگی مجاری کے بیان میں مجاری پھیلتا ہے میں یا بجرت ضعف قوت ماسک یا حرکت قوی دافعہ کے۔ اور ازین بل تنگی نفس کے۔ یا اور بفتح خود اور وہ مضیہ جو گرم اور تر ہوں انکے استعمال سے مجاری وسیع ہو جاتے ہیں اور تنگی مجاری کی انکے اضداد میں ہوتی ہو بوجہ سہل کے فصل آٹھویں اسباب خشونت اور دشتی کے بیان میں خشونت پیدا ہوتی ہو یا بجرت شدت جلا کے کہ لقطع حاصل ہوتی ہو جیسے سرکہ یا فضول ترش میں۔ یا تحلیل زیادہ ہو جیسے نہ پھین میں۔ یا فضول تیز اور حاد ہوں۔ یا ایسی چیز قافض ہو کہ بوجہ بیوست کے خشونت پیدا کرے جیسے اشیاء عصبہ یعنی بٹھی یا سرکہ چیز بوجہ کثافت پیدا کرنے کے خشونت لائے۔ یا اجزاء ارضی کسی عضو پر جم جائیں مثلاً غبار وغیرہ کے فصل نویں اسباب طلبت کے بیان میں بلاست کا سبب یا وہ چیز ہو جو بوجہ اپنی لزوجت کے چسپندہ ہو۔ یا ایسی چیز تحلیل کر لے طلبت کرے کہ مادہ کو نرم کرے اور سکور وان کرے کہ تکلف دور کرے سطح عضو سے فصل دسویں اسباب خلع اور مفارقت مخرج کے بیان میں اپنے مقام سے کسی عضو کا جدا ہو جانا۔ یا بسبب شش کے ہوتا ہو جیسے کسی شخص کا عضو کھینچا جاوے اور راز کیا جائے یا تیک کر اٹھ جائے۔ یا بسبب ایک حرکت سخت کے جو باعث اس چیز کے ہو کہ اپنے مقام سے ہٹا دیتی ہو جیسے کوئی شخص اپنے پائوں کو زور سے پھیر کرے۔ یا بسبب ایسی چیز کے جو درختی ہو اور رطوبت پیدا کرے جیسے مرض قبلہ میں عارض ہوتا ہو۔ یا بجرت حدوث ایسی چیز کے جو مضہ جو ہر باط کا ہو کہ سکور و آواز یا اسکو اعتداس سے باز رکھے جیسے جذام اور عرق النساء فصل گیارھویں اسباب اس بات کے کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو نزدیک سے منع کرے اسکا سبب یا قریب کا عضو کا غلیظ ہو جانا۔ یا نشان کسی قرحہ کا پڑ جانا۔ یا تشنج۔ یا استرخا۔ یا خشکی خلط کے جوڑ میں پیدا ہونی۔ یا جوڑ کا مخرج اور جرت ہو جانا۔ یا کوئی خلفی سبب تاجر فصل بارھویں اسباب اس بات کے کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو دور ہونے سے منع کرے سبب اسکا یا غلیظ ہونا یا لمبا یا نشان زخم کا یا تشنج اور یا خلفی سبب ہو فصل تیرھویں اسباب کت غیر طبعی کے بیان میں سبب اسکا یا ایسی خشکی جس سے ضعف پیدا ہو جیسے خشک عیشہ۔ یا ایسی خشکی سے تشنج پیدا ہو جیسے فواق یا اس یا تشنج یا اس۔ یا ایسے فضول جنکی وجہ سے تشنج پیدا ہو۔ یا ایسے فضول جو راہ میں اور مسافر گون کے بند کریں اور اپنے نفوذ کو طرف عضو کے بوجہ سدوں کے منع کریں۔ یا ایسے فضول جنکی حالت مرد میں اعضا کو اندر ہونے بجرت بروقت کے جیسے لزہ میں یا بوجہ لذع کے جیسے قشریہ میں۔ یا بسبب اندر چلے جانے حرارت غریزی کے اور کم ہونے حرارت کے پس عضل کو درد کاری بروقت کی پہنچتی ہو اور سنج پیدا ہو کہ طالب تحلیل ہوتی ہو اور اپنا خلاصی جاتی ہو جیسے خنلاج میں۔ اور یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ اس قسم کا مادہ اگر تھوڑے بخار سے پیدا ہوا ہو تو اکثر اپنی پیدا ہوگی۔ اور جو اس سے زیادہ قوی ہو تو ماندگی پیدا ہوگی اگر زیادہ ساکن ہو کبھی اور اقسام کی ماندگی پیدا ہوتی ہیں جنکا آگے ذکر ہو گا بجرت متحرک ہونے مادہ کے۔ اور اگر اس سے بھی قوی ہو قشریہ پیدا ہوگا۔ اور جو اس سے بھی قوی ہو تو لزہ پیدا ہوگا۔ ریجی مادہ جو وقت عضل میں بند ہو جائے خنلاج عضو کا پیدا ہوتا ہو اور پھر گنے لگتا ہو فصل چودھویں اسباب یا دلی استخوان اور عدد اور مقدار کے بیان میں اسکا سبب کثرت دلی



کہتے ہیں - اور احراق کے یہ معنی ہیں کہ جو ہر رطب کو جو ہر یابس سے جدا کرے سطح پر کہ رطوبت کی تصعید ہو جائے اور یابس تہ نشین ہو  
اور تخمین ہمارے یہ ہو کہ رطوبات سب کے سب اپنے طبائع نوعیہ پر باقی رہیں مگر سخونت انکی بڑھ جائے تاکث ظاہر بدن میں بھی پیدا ہونے سے  
تخمین حاصل ہوتی ہو اسلئے کہ بخار اندر بدن کے بند ہو جاتے ہیں مثلاً اور غفل بھی اندر بدن میں پیدا ہونے سے سخونت حاصل ہوتی ہو اسلئے کہ  
بخارات پھیل جاتے ہیں جالیئوس کی عادت ہو کہ مجموع ان اسباب سببہ گانہ کو پانچ قسموں میں مختصر کرتا ہے حرکت جو بافراط و تفرات ملاقات  
اُس چیز کی جسکی سخونت بافراط و تفرات حارہ جو بوجہ تناول کسی چیز کے پیدا ہو سکے تکاثف و عفونت فصل دوسری مبررات کے بیان میں  
تبریز جن چیزوں سے حاصل ہوتی ہو انکی بھی بہت سی قسمیں ہیں - ایک حرکت بافراط جس سے تحلیل حار غریزی کی ہو جائے سکون بافراط  
جو حار غریزی کو اندر جسم کے محقق کرنے سے کثرت غذا ماکول یا مشروب سکونت غذا کی جو افراط ہو سکے غذا سے بار و سرد دواے بار و سکون ملاقات  
اُس چیز کی جو بافراط سخونت پیدا کرے غذا خواہ ہو یا پانی زمین کبری کی زیادہ تحلیل بدن میں پیدا ہونا کہ اسکی جہت سے حار غریزی تھوڑے  
مکان سے بہت پھیل جاتا ہو نہ دیر تک ملاقات کرنا جسم کا اُس چیز سے جو باعث تادل سخونت پیدا کرے جیسے حمام میں دیر تک ٹھہرنا زیادہ تک  
پیدا ہونا کہ اسکی جہت سے حار غریزی میں اختلاف پیدا ہوتا ہو مثلاً ملاقات اُس چیز کی جو بالفعل بردوت پیدا کرے مثلاً ملاقات اُس چیز کی جو  
بالقوہ تبرید کرے اگرچہ بالفعل گرم ہو مثلاً بافراط احتباس پیدا ہونا اسلئے کہ اس سے بھی اختلاف حرارت غریزی کا ہوتا ہو مثلاً بافراط استفراغ کونا  
اسلئے کہ اس سے مادہ حرارت مفقود ہو جاتا ہو اور بعد اسکے کفول دفع ہون استفراغ روح اور مدفن کا ہوتا ہو مثلاً بہت کھینچ کر یا نہ غذا اعضا کا اور  
اکثر باندھے رہنا اس سے بھی بردوت پیدا ہوتی ہو اسلئے کہ راہ آمد رفت حرارت کی بند ہو جاتی ہو مثلاً اور ہم جو بافراط ہو مثلاً وضو سے اور خوشی  
مثلاً اور لذت جو بعد افراط پونچے مثلاً اور پیشہ جو مبرد ہو جیسے ملاحی اور دھویوں کا پیشہ مثلاً اور نیم خام اور خام رہنا غذا کا جو مادہ عفونت کے ہو جاتی  
ہو جالیئوس کی عادت ہو کہ ان باتیں قسموں کو چھ قسموں میں مختصر کرتا ہے حرکت مفراط مثلاً ملاقات اُس چیز کی جو تبرید کرے یا بہت سخونت پیدا کرے  
یہاں تک کہ تحلیل کرے مثلاً اور مادہ مبرد مثلاً اور قلت غذا کی بافراط مثلاً اور کثرت غذا کی بافراط فصل تیسری مرطبات کے بیان میں اسباب  
رطوبت پیدا کرنے والے بہت ہیں سکون سکون مثلاً احتباس اس خلط کا جسے نکالنا چاہیے استفراغ اُس خلط کا جو خشکی پیدا کرے کثرت غذا مثلاً  
غذا مرطبت دواے مرطبت مثلاً ملاقات مرطبات کی خصوصاً حمام یا تنصیص بعد کھانا کھانے کے مثلاً ملاقات اُس چیز کی جو تبرید کرے رطوبت کو محقق کرے  
مثلاً ملاقات اُس چیز کی جو تخمین لطیف کرے منجر رطوبت بدن کو ہوائے لافرج معتدل فصل چوتھی مخففات کے بیان میں خشکی پیدا کرنے والے اسباب بھی  
بہت ہیں مثلاً حرکت مثلاً بیداری مثلاً کثرت استفراغ جین جاع بھی داخل ہو سکے قلت غذا خشک غذا کا استعمال مثلاً دواے نجف سے تو اثر حرکات نفسانی کا مثلاً ملاقات  
خشک کرنیوالی چیزوں کی مثلاً دواے زین قبیل نہانا ہو قابض پانی سے نہ مری اس قدر جس سے انجاد ہو کہ عضو کا جذب غذا کو اپنی طرف بند ہو جائے مثلاً استعمال  
ایسی چیز قابض کا جو سدے پیدا کرے نفوذ کو منع کرے مثلاً انہیں اسباب میں سے ملاقات اُس چیز کی جو خشکی حرارت شدید ہو جو بافراط تحلیل کرے تا انیکہ  
کثرت ستمام بھی اسی قسم میں شمار کیا گیا ہو فصل پانچویں مفسدات شکل کے بیان میں فاسد کرنے والی شکل کے اسباب کئی قدر تو خلقت ولی میں پیدا ہوتے ہیں  
ہیں کہ انکے وجود سے قوت مصورہ یا مغیرہ جوئی میں ہوا اپنے فعل کے تمام کرنے میں قاصر ہو جاتی ہو مثلاً بعض اسباب بعد ہونے رحم کے پیدا ہوتے ہیں مثلاً بعض  
اسباب بروقت گود میں لینے اور گوارہ ہلانے کے پیدا ہوتے ہیں مثلاً اور بعض اسباب رچی میں جیسے ضرر و سقط عا بعض اسباب متعلق اسباب کے ہیں کہ قبل سختی اور  
استحکام اعضا کے لڑکا چلے پھرنے لگے ایضاً کچھ اسباب متعلق با امراض مثل ظلم اور سل و تشنج اور استرخا اور تندہ کے اور کبھی فزہی زائد اور  
لاغری مفراط سے بھی فساد شکل پیدا ہوتا ہو اور کبھی بسبب ورام کے اور کبھی بجمت امراض وضع کے مثلاً اور کبھی بوجہ اندمال قروح کے



اور اسی طرح قواعد استعمال آب سرد کے بھی مذکور ہوں گے ذکر موجبات نفخ شمس کا اور ریگ میں مدفون ہونا اور اسمین لوٹنا اور تیل میں بھیکنا اور پانی منہ پر چھڑکنے کا بیان و صوب کا اثر خصوصاً چلنے میں علی الخصوص جب حرکت شدید ہو جیسے جلد چلنا یا دوڑنا اس تحلیل فضول کی بقوت اور بذریعہ عرق کے ہوتی ہو اور نفخ پر لگندہ ہوتا ہو اور اورام کی تحلیل ہو جاتی ہو۔ اور فری اور استسقا بھی رفع ہوتا ہو اور ربو اور انصباب نفث کو نفع ہوتا ہو۔ اور صدماع بار درمن رفع ہو جاتا ہو۔ اور وہ دماغ جسکا مزاج بار درہو قوی ہو جاتا ہو جب تک صوب میں بدن تر نہ ہو بلکہ خشک رہے وجہ و رک اور درگروہ اور ادجاع مفاصل اور اختناق رحم کو نافع ہو۔ اور رحم پاک ہو جاتا ہو اگر دصوب میں بدن کو کھول کر چلے تو کھال سمٹ جائیگی اور مثل کوئلہ کے سیاہ ہو جائیگی اور مسامات کے منہ پر مثل داغ دینے کے نشان پر جائیگی اور تحلیل بخار برطرف ہو جائیگا۔ دصوب میں ٹھہرنا ایک جگہ پر جلد کے جلانے میں زیادہ اثر کرتا ہو بہ نسبت چلنے پھرنے کے اور تحلیل اسمین بہت کم ہوتا ہو سب قسم کی ریگ میں قوی تر ریگ یا واسطے خشک کرنے رطوبات اطراف جلد کے ہو کبھی اسکے اندر بیٹھے ہیں جسوقت کہ گرم ہو۔ اور کبھی اسمین فن کر دیتے ہیں اور کبھی بدن پر تھوڑی تھوڑی ڈالتے ہیں پس دل و جاع اور امراض مذکورہ بالا کے تحلیل کرتی ہو اور خلاصہ یہ ہو کہ تحفیف شدید بدن میں پیدا کرنی ہو۔ تیل میں ڈوبنا جیسے رغن زیتون میں کبھی جنکے بدن میں ماندگی ہوتی ہو۔ یا وہ لوگ جنکو حمیات طویل بار در عارض ہوں نافع ہو۔ اور ان لوگوں کو بھی نفع کرتا ہو جنکے حمیات کے ساتھ اعصاب و مفاصل میں درد ہو اور اصحاب تشنج اور کزاز اور احتباس بول کو مفید ہو مگر رغن نیت حام سے باہر گرم کیا جائے اور اگر رغن نیت میں ثعلب یعنی لوٹری اور ضعیف یعنی گفنا کو جس طرح ہم آگے کہیں گے پکائیں یہ اصحاب و جاع مفاصل اور فقرس کے واسطے عمدہ علاج ہو نیز مھلونا اور اسیر پانی چھڑکنا اس قوت کو تیز کر دیتا ہو۔ جو بوجہ کرب و التهاب حمیات کے شست ہو گئی ہو۔ اور بروقت غشی کے بھی ہوشیاری پیدا کرتا ہو خصوصاً گلاب و سرکہ یا دیشتر شہوت کو صحیح اور برائیکھتہ کرتا ہو جو لوگ نزلہ یا در دسیر میں مبتلا ہوں انکو سفر ہو جملہ دوسرا تعلیم دوسری کا شمار ایک ایک سبب کا جو ہر ایک عوارض بدیہ کے واسطے ہوتا ہو اور اسمین فصلیں ہیں میں فصل پہلی مستحانات کے بیان اسمین مستحانات یعنی گرم کرنے والی چیزیں کئی قسم کی ہیں جیسے غذائے معتدل مقدار میں یا حرکت معتدل و اسمین بلاضات معتدل بھی داخل ہیں اور دلک معتدل یعنی ماشل و غیر معتدل یعنی دنانا اور دفع مجامع بلا شرط یعنی خالی سنگی توڑ وانا اسلیے کہ کچھ لگنے سے بہت خون نکلنے کے بروقت حاصل ہوتی ہو ایضاً جو حرکت کہ شدید اور تھوڑی سی اسمین کثرت ہوا و حد افراط کو نہ پہنچے اس سے بھی تسخین پیدا ہوتی ہو اور غذائے گرم اور دوائے گرم اور حمام معتدل یعنی وہ حمام کہ جسکے پانی اور ہوا کی گرمی کسی آلہ وغیرہ کے ذریعہ سے معلوم ہو۔ اور صناعت مستحانہ جیسے حداد اور طباخ اور ردین وغیرہ اور ملاقات گرم کرنے والی چیزوں کی بشرطیکہ تسخین بافراط نہ کریں جیسے ہوا اور ضا وغیرہ اور بیماری اور نوم معتدل جن شروط پر فصل تیرھویں جلد اول تعلیم دوسری میں بیان ہوئی اور غضبناک ہونا ہر حال میں تسخین پیدا کرتا ہو اور ہم یعنی اندہ جب تک بافراط نہ ہو مگر بافراط ہو بروقت حاصل ہوگی اور فرج معتدل ایضاً عفونت سے بھی گرمی پیدا ہوتی ہو اسکی خاصیت فقط یہی ہو کہ حرارت غریبہ پیدا کرے اور فعل اس حرارت کا تسخین مطلق اور احراق نہیں ہوا اسلیے کہ تسخین احراق سے ضرور کم ہوتی ہو اور کبھی تسخین واقع ہوتی ہو اور عفونت نہیں ہوتی اور کبھی قبل عفونت کے تسخین ہوتی ہو اسواسطے کہ عفونت اکثر اسی طرح واقع ہوتی ہو کہ بعد مقدار اس سبب کے جو سخن خارجی ہو ایک سخونت خارجی مادہ رطب میں متعل رتبی ہو اور اس طوبت کو کیفیت صالحہ سے متغیر کر دیتی ہو بحبت اثر مزاج اس جو ہر کے کہ یہ رطوبت اسمین بھری ہو بدن اسکے کہ اسل وہ کو کسی دوسرے مزاج کی طرف پھرنے کی طبیعت اس مادہ کی نوع سے جدا گاہ ہو عفونت کا فعل اسی قدر ہو۔ اور کبھی مادہ رطب کو حرارت اپنی مزاج حال سے متغیر کر کے دوسری نوع کی طرف لیجاتی ہو اسکو نفیس نہیں بلکہ مضمر



ابھی آئین تھوڑا سا بیٹھتے ہیں پس ترطیب پیدا کرتا ہو اگر قبل عرق نکلنے کے بدن سے اسکو پونچھ ڈالیں۔ اور کبھی استعمال حمام کا نہ اٹھتے اور حالت گرمی اور خلائے معدے میں ہوتا ہو اسوقت تجھیف شدید پیدا کر کے بدن کو لاغرا و ضعیف کر دیتا ہو۔ اور کبھی شکم سے ہونے کے ثور سے زمانے کے بعد ہوتا ہو تو اسوقت فربہ پیدا کرتا ہو اس سبب کہ ظاہر بدن کی طرف جذب مادہ کرتا ہو مگر اسوقت حمام کا استعمال سدے بھی پیدا کرتا ہو کہ اس کے سبب سے معدے اور جگر سے غذاے نا پختہ بطرف اعضا کے منتقلی ہو۔ اور کبھی استعمال حمام کا بروقت آخر مضغ اول قبل از خلائے معدہ ہوتا ہو پس نفع کرتا ہو اور با اعتدال فربہ پیدا کرتا ہو جو شخص حمام کو بغرض ترطیب استعمال کرے جیسے مذکور اسکو واجب ہو کہ پانی میں اسقدر بھیگے جب تک کہ ضعف پیدا نہ ہو بعد اسکے تیل کی مالش بدن میں کرے تاکہ ترطیب مادہ حاصل ہو اور جو باہیت اندر بدن کے مسام میں نافذ ہو اسکا ضرس کرے اور اندر جلد کے اس باہیت کو محقق کرے اور اس شخص کو زیادہ ٹھنڈا حمام میں مناسب نہیں ہو اور قہنی دیر ٹھہرے مقام معتدل میں قیام پذیر ہو اور حمام کی زمین پر پانی زیادہ گرایا جائے تاکہ بخارات بہت اٹھکر ہوا میں ترطیب پیدا کریں اور حمام سے سیرج و شقت جو انکو لازم ہو منتقل ہوں اور وہ سواری خاص جو ان کے واسطے طیار کجائی ہو جسکا بیان باب حمیات میں آتا ہو اسی پر سوار کر دیے جائیں اور سرد و خوشبو حمام سے نکلنے کے بعد فوراً لگائی جائے اور ایک گھنٹہ جا مکہ میں ٹھہرائے جائیں تاکہ انیکہ معتدل سانس لے لگے۔ مرطبات میں سے آب جو خواہ شیر لاغ یعنی گدھی کا و دودھ پلایا جائے ٹھنڈے حمام میں زیادہ ٹھہرے اس پر خوف غشی کا ہو گا اسلئے کہ زیادہ ٹھہرنے سے قلب میں گرمی پیدا ہوتی ہو اور پہلے ٹولن تیل کا ہوتا ہو حمام میں باوجود کثرت منافع کے ضرر بھی ہوتے ہیں کہ اسکی جہت سے ریزش فضول کی طرف اعضاے ضعیف کے بسوالت ہوتی ہو اور بدن جھپلا ہوتا ہو اور ٹھہرے کو ضرر پہنچتا ہو۔ اور حرارت غریزی کی تحلیل ہو جاتی ہو۔ اور شہاے طعام ساقط ہو جاتی ہو اور قوت باہ میں ضعف پیدا ہوتا ہو۔ حمام کے واسطے بھی فضول یعنی اقسام مقرر ہیں جو ان پانیوں کے جو حمام میں مقرر ہیں کہ اگر وہ پانی نظرونی یا کبریتی یا دریائی خواہ رماوی یا شور براہ طبیعت کے ہوں یا بذریعہ صنعت کے آئین یا مزاج پیدا کیے جائیں یا انہیں ہونچ خواہ آب الفار یا کبریت وغیرہ جو شربے جائیں ایسے پانی تحلیل اور لطیف کرتے ہیں اور تہل بدن کا دور کرتے ہیں اور فربہ زائد کو گھٹاتا دیتے ہیں اور انصباع و کو بطرف فروج کے منع کرتے ہیں جبکہ بدن میں عرق مدنی یعنی نارو ہوا اسکو مفید ہو۔ نجاسی اور حیدری اور شور پانی بھی امراض رو اور رطوبی کو از قسم اوجاع نفرس و فاضل در استرخا اور ربا و امراض گردہ کو نافع ہو اور ٹوٹے ہوئے اعضا کے جوڑنے میں تقویت دیتے ہیں اور دل اور فروج کو بھی فائدہ دیتے ہیں اور خاصگی پانی فم اور لہاۃ اور انکھ میں استرخا ہو گیا ہو اور کان کی رطوبت کو مفید ہو۔ اور حیدری پانی خاص معدے اور طحال کو بہت نافع ہو۔ شور پانی جسم میں رقت ہو جس اعضا جو قابل مواد ہوں انکو فائدہ کرتا ہو اور جن سینوں کی یہ حالت ہو یعنی قابلیت مواد کی انہیں ہوا انکو استوار کرتا ہو بعدہ مرطوب در صاحب استقامت و دفع کو نفع کرتا ہو شبی اور زاجی پانی میں نہانا ذوق لدم کو مہینہ ہو۔ اور جو خون براہ مقدار ہوا وہ بھی خون حیض کو فائدہ مند ہو اور قلب معدہ اور استقامت کو جو بلا سبب ہو اور تنہج اور افراط عرق کو بھی مفید ہو۔ کبریتی پانی اعصاب کو پاک کرتا ہو اور جلد و اوتار میں تسکین پیدا کرتا ہو اور ظاہر بدن کو شور اور قروح رومی جو مزمن ہوں اور جو نشانات رشت ہوں اور کافت اور بقیہ برص سے پاک کرتا ہو۔ اور جو فضول مفاصل یا طحال یا جگر پر گرتے ہوں انکی تحلیل کر دیتا ہو اور صلاحیت جسم کو نافع ہو اگر پانی معدے کو دھیللا کرتا ہو اور شہاے طعام ساقط کرتا ہو پانی اس زمین کا جس پر گھاس نہ اگے یا اس زمین کا جہاں قنفل لہو یا ایک قسم کا قیر پیدا ہو اس میں نہانا کو رطوبت سے بھر دیتا ہو اسی واسطے آئین غوطہ نہ لگانا چاہیے اور شخص شہین بدیر ہوتی ہو خصوصاً واسطے رحم اور مٹانہ اور تو لون کے گرم پانی رومی جو واسطے نمل کے جو شخص کا مادہ ہو کہ حماۃ یعنی کبریتی چشموں میں استھام کرے واجب ہو کہ باسانی اور سکون المزاج اور تدریج غسے غسل کرے نہ دفعۃً جن باتین حفظ صحت کے قواعد بیان ہوئے آئین بعض احکام حمام کے دوبارہ ایسے ذکر کئے جائیں گے جس میں نظر کرنی مادیہ و حفظہ وغیرہ بالاکے واجب ہو



قوت نوعیہ کو توڑ دالتی ہو اور اسکے مزاج کو بدل دیتی ہو پس اسکو اتنی دیر تک اپنی اصلی کیفیت پر باقی نہیں رکھتی جتنا زمانہ اسکو باطن میں قرح ڈالنے کا درکار ہو۔ دوسرا سبب یہ کہ ہمراہ کسی اور چیز کے کھائی جاتی ہو جو اسکی قوت کو توڑ دیتا ہو تیسرا سبب یہ ہو کہ اذعیہ غذا میں ایسی رطوبت سے تلجائی ہو کہ غلیظ ہو دیکر اسکی قوت ٹوٹ جاتی ہو۔ چوتھا سبب یہ ہو کہ خارج میں بروقت صفادہ کے مقام واحد میں ٹھہری رہتی ہو اور اندر ایک جگہ ٹھہرنے نہیں پاتی۔ پانچواں سبب یہ ہو کہ خارج میں بروقت صفادہ وغیرہ کے اسکا اتصال باستواری ہو تا ہو اور داخل میں فقط اس کوئی ہوئی متحرک ہوتی ہو اور اتصال کا مل نہیں ہونے پاتا جیسا کہ یہ ہو کہ جسوقت اندر پہنچتی ہو قوت طبعی اس میں تدریج و تصرف کرتی ہو کہ اسکا فضلہ فوراً دفع ہو جاتا ہو اور مقدار جدید تحلیل و جذب ہو جاتی ہو یہ سفیدی کا اثر پیاز کے اثر کے برعکس اس سبب سے ہو کہ اسکے اجزاء غلیظ ہیں مسامات میں نفوذ خارج سے نہیں کرتے اور اگر کسی قدر نفوذ بھی ہوتا ہو تو جاری روح اور اعضائے رئیسہ تک اسکی رسائی بخوبی نہیں ہوتی اور جسوقت کھایا جائے تو امر بالعکس ہو جائیگا یعنی غلیظ اجزاء سے نقل اعضائے باطنی پیدا ہو گا جاری روح اور اعضائے رئیسہ تک بخوبی نفوذ کرے گا اور پھر چونکہ طبیعت سمیہ جو سفیدی میں ہو اسکا ثوران بافراط بدون قوی تاثیر خارج غریزی کے نہیں ہوتا اور خارج سے صفادہ کرتے ہیں بحجہ ملاقات یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی اور داخل میں یہ بات بخوبی پیدا ہوتی ہو۔ اس قسم کے احکام کا اعادہ بقدر ضرورت کتاب دویہ مفردہ میں بھی کیا جائیگا

فصل آٹھویں موجبات استحمام اور دھوپ کرنے کے بیان میں بعض طباجنکو دعویٰ خداقت ہو انھوں نے کہا ہو کہ حمام دہ بہتر ہو جو چرانا ہو اور اسکی فضا صحت ہوا اسکی پاکیزہ ہو۔ پانی اسکا شیرین ہو۔ اور بعض لوگوں نے یہ زیادہ کہا ہو کہ مقدار اسکی گرمی کی بقدر مناسب اس مزاج کے ہو جو اس میں جانا چاہیے یہ بھی جائز ضرور ہو کہ فعل طبعی حمام کا یہ ہو کہ اسکی ہوا سے سخونت اور پانی سے ترطیب پیدا ہو بیت اول حمام کا بہرہ اور مرطب ہو اور دوسرا درجہ سخن اور مرطب ہو۔ اور تیسرا درجہ سخن اور محفف ہو جس شخص نے کہا ہو کہ پانی اعضائے اصلی کی ہرگز ترطیب نہیں کرتا بذریعہ پینے کے اور نہ بوسیۃ اتصال کے اسکے قول کی طرف التفات نہ کرنا چاہیے۔ کبھی حمام میں جانے سے سوائے تغیرات مذکورہ بالا کے اور تغیرات بھی عارض ہوتے ہیں بعض ان تغیرات کے باعرض ہوتے ہیں اور بعض بالذات ایسے کہ گو خود بھی کبھی یہ بات عارض ہوتی ہو کہ اسکی ہوا بوجہ کثرت تحلیل خارج غریزی کے تدریج پیدا کرتی ہو۔ اور جو ہر اعضا یعنی بوجہ کثرت تحلیل رطوبات اصلی کے تحفیف پیدا ہو جاتی ہو اگرچہ کچھ فائدہ رطوبت غریبہ کے پیدا ہونے کا بھی اس سے حاصل ہوتا ہو اور اگر پانی نہایت گرم ہو جلد میں بدن کے شعریہ پیدا ہوتا ہو پھر اسکے مسامات سمٹ جاتے ہیں اور پانی کی رطوبت بدن کے اندر نہیں پہنچتی اور نہ اچھی طرح سے تحلیل مقصود حاصل ہوتی ہو۔ پانی حمام کا کبھی سخونت اور برودت ساتھ ہی اس سے پیدا ہوتی ہو تخمین بہت گرم ہونے کے پیدا کرتا ہو اگر اسکی گرمی فاطر سے کم ہو اسوقت اس سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہو اور بوجہ احتقان حرارت کے اگر بار بار دہو تو چونکہ اسکی ہوا سے احتقان حرارت حاصل ہوتا ہو اور تمام حرارت احتشامیں جمع ہو جاتی ہو پھر جسوقت سرد پانی بدن پر وارد ہوتا ہو اند جسم کے حرارت پیدا ہوتی ہو اور تبرید بھی اسی وجہ سے ہوتی ہو کہ جسوقت پانی میں بدن زیادہ تر بھیجے حصول برودت کا دو سبب ہوتا ہو ایک تو یہ کہ پانی بالطبع بار دہو آخر میں اس سے تبرید ضرور حاصل ہوگی اگرچہ حرارت ارضیہ کی وجہ سے گرم ہو جائے مگر یہ گرمی ثابت نہیں رہتی ہو بلکہ زائل ہو جاتی ہو اور فعل طبعی پانی کا یعنی تبرید اس مقدار میں جبکہ بدن پانی لیتا ہو باقی رہتی ہو ایضا پانی گرم ہو یا سرد ہر حال میں رطب ضرور ہوتا ہو اور جسوقت ترطیب میں افراط ہوئی احتقان حرارت غریزی کا بوجہ کثرت رطوبت کے اسکی حرارت کو بچھا دیتا ہو پس تبرید حاصل ہوتی ہو۔ حمام سے کبھی بوجہ تحلیل کے بھی سخونت حاصل ہوتی ہو جسوقت کہ غذا سے غیر منہضم بدن میں ہو یا کوئی خلط بار و جبکہ نفع نہوا ہو پس غذا کو بوجہ تخمین کے منہضم کر دیتا ہو اور خلط میں نفع پیدا کرتا ہو کبھی استعمال حمام کا بطور خشکی کے ہوتا ہو پس اس سے تحفیف حاصل ہوتی ہو اور صاحبان استسقا کو اور جبکہ بدن میں تراب یعنی ڈھیلا پن ہو فائدہ کرتا ہو اور کبھی حمام تر مستعمل ہوتا ہو۔ اور کبھی اس میں دیر تک بیٹھنے میں بوجہ تحلیل اور تعریق کے تحفیف پیدا کرتا ہو اور



بعد خورگرم ہونے خلوص اور خشکی مدد کے واقع ہو جیسے نہایت پر خوری زمانہ خوش حالی کے جو بعد نہایت بھوکے یا مٹھکے واقع ہوا مگر اس کے  
مثلاً اور ام اور شور کے ہیں۔ استفراغ اس چیز کا جس کا صحن واجب ہو۔ یا بخت قوت دفعہ کے ہوتا ہو۔ یا صنعت ماسک سے یا مادہ مستفیع موذی ہوتا  
ہو کہ بوجہ کثرت کے گرانی پیدا کرتا ہو۔ یا بخت بھوکے تمدید پیدا کرتا ہو۔ یا بوجہ حدت اور تیزی کے لذاع پیدا کرتا ہو۔ یا ایسا قیق ہوتا ہو گویا کہ خود بخود  
بہنے لگتا ہو اور اسکا دفع ہو جانا آسان ہوتا ہو اور کبھی اس مادہ رفیق کے سیلان کو وسعت مجاری میں ہوتی ہو جیسے سیلان مٹی پیدا ہوتی ہو یا بجاری تین  
انشقاق طولاً پیدا ہوتا ہو یا انقطاع مجاری عرض میں خواہ مجاری کے مسخ کھل جاتے ہیں جیسا رعات میں کبھی وسعت مجاری کی ایک سبب سے  
داخل ہو یا خارجی پیدا ہوتی ہو جو وقت شوق قابل احتباس کا استفراغ ہو جائے بروقت مزاج کی پیدا ہوتی ہو ایسے کہ جو مادہ حار غریزی یعنی مروج  
اور خون کو نرم کرتا تھا اور جس سے حار غریزی کو غذا ملتی تھی نکلتا ہو اور کبھی استفراغ کے بعد حرارت مزاج کی پیدا ہوتی ہو اگر مادہ مستفیع بارد المزاج  
مثلاً بلغم کے ہو یا قریب باعتدال مزاج مثلاً خون کے اس وقت خلط صفراوی جو نہایت گرم ہو غالب ہوتی ہو پس سخونت پیدا ہوتی ہو کبھی استفراغ سے  
پیدا ہوتا ہو جو دائمی اور بالذات ہوتا ہو کبھی استفراغ سے رطوبت عارض ہوتی ہو جس طرح حرارت کا عارض ہونا سمجھنے بیان کیا اور یہ رطوبت کے وقت  
استفراغ اس خلط کے جو ضعف تھی پیدا ہوتی ہو یا بخت عاجز ہونے حرارت غریزی کے ہضم غذا سے چونکہ بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہو رطوبت عارض ہوتی ہو  
مگر یہ رطوبت مزاج اصلی کو نافع نہیں ہو اور نہ رطوبت غریزی کھلاتی ہو وہ حرارت جو بعد استفراغ کے ہو حرارت غریزی نہیں ہو بلکہ جو استفراغ  
مفرط ہو اسکے بعد بروقت اور میں ہر اعضا اور انکی طبیعت میں پیدا ہوتا ہو اگرچہ بعض اعضا میں حرارت غریبہ اور رطوبت غیر صالحہ بھی لاحق ہوتا  
کبھی استفراغ مفرط کے بعد امراض آئیدہ سے مدد بھی پیدا ہوتا ہو ایسے کہ میں گون میں اور اندام انکے مسالک میں بافراط ہو جاتا ہو اسکے بعد  
تشخیصی اور کثرت پیدا ہوتے ہیں۔ احتباس اور استفراغ جو بعد اعتدال ہوں اور بوقت حاجت نفع ہوں بہت نفع ہوتے ہیں اور حالت صحت  
کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسباب ضروریہ کے احتباس میں ہمارا کلام پورا ہو چکا اگرچہ انہیں کچھ ایسے اقسام بھی بیان ہوئے جو ضروری تھے اب ہم  
اور قسم کے اسباب کا ذکر شروع کرتے ہیں فصل اٹھارھویں کلام کلی ان اسباب میں کہ اتفاقاً بدن میں پیدا ہوتے ہیں  
نہ انکی ضرورت ہوتی ہو اور نہ انسے کچھ ضرورت پہنچتی ہو اسباب غیر ضروری اور غیر مفردہ چیزیں ہیں جہاں اپنی جنس کے طبیعت میں داخل  
نہیں ہیں اور نہ مخالف طبیعت کے ہیں یہ وہی چیزیں ہیں جو بدن انسان سے ملتی ہیں سوئے ہوا کے کہ وہ اسباب ضروری ہیں بلکہ مثلاً استحمام  
اور اقسام دلت وغیرہ کے ہم ایک کلام کلی ان اسباب کے بیان میں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو چیزیں بدن انسان میں خارج سے ملاقات کر کے عمل  
کرتی ہیں انکا اثر و طرح ہوتا ہو یا جزو لطیف شے کا بدن کے مسامات میں بوجہ قوت غائضہ کے نفوذ کرتا ہو۔ اُفتت کی شان بھی ہو کہ اندر بدن کے  
دوب کر نافذ ہو جائے یا جذب اعضا کا مسامات سے کرے خواہ دونوں باتیں جمع ہوں۔ یا اس طرح پر فعل کرے کہ اس میں مخالف کو یقیناً دخل نہ ہو بلکہ  
محض بوجہ کیفیت کے بدن کو کسی اثر کی طرف پھیرے اور فعل یا اسوجہ سے ہوتا ہو کہ اس سے کیفیت بالفعل محسوس ہوتی ہو جیسے طلا جو بالفعل غرض  
ہو بذریعہ برف وغیرہ کے کہ اس سے بالفعل تبرید حاصل ہوتی ہو۔ یا کماؤن یعنی سینک بالفعل کہ بذریعہ آگ وغیرہ گرم کیا جائے کہ اس سے بالفعل سخونت  
حاصل ہوتی ہو۔ یا یاثر اُشمن بالخاصیت ہو جیسے تخلیق سنگ شہم کی وسطی انتہا قلب کے بعض چیزیں بوجہ ملاقات کے تغیر دیتی ہیں اور کھانے پینے میں کچھ  
تغیر نہیں دیتی ہیں جیسے باز کہ اگر اسکا خارج سے ضما د کیا جائے قرعہ الدیتی ہو اور کھانے میں کسی مقدار پر کیوں ہو قرعہ میں پیدا کرتی ہے اور بعض چیزیں  
اسکے برعکس میں جن طرح سفیدہ کہ اگر پیا جائے تغیر عظیم پیدا کرے اور طلا کو نہ سے کچھ اثر مضر نہیں کرتا بلکہ بعض چیزیں دونوں طرح سے اثر کرتی ہیں  
پہلی قسم کے اثر کرنے کا ایک سبب چھ اسباب میں سے ہوتا ہو۔ ایک سبب یہ کہ مثلاً پیاز جو وقت داخل بدن میں پہنچے قوت باطنہ جلدی کر کے اصلی



اسکی ہر ایک پانی سے زیادہ ہو جسکے پٹھ میں درہو اسکو مضرت پہنچتی ہو اور جوش دینے کے بعد یہ فساد بھی برطرف ہو جاتا ہو لیکن اگر خراب پانی سے بنی ہو اور برف نے قوت غریبہ اپنے گرنے کے مقام کی حاصل کی اسکا استعمال اسی طور پر اچھا ہو کہ پانی اس سے کسی برتن میں مثل مراحی وغیرہ کے ٹھنڈا کر بن اور اسکا اثر بروقت اس طرح پر لین کہ شرکت اسکی پانی میں نہونے پائے۔ سرد پانی جسکی مقدار معتدل ہو صحیح آدمیوں کو بہت موافق ہو اگرچہ پٹھ کو مضرت ہو اور جنکے احشائے درم ہوا لگو بھی ضرر پہنچاتا ہو۔ سرد پانی سے شہوت طعام پر گاہی ہوتی ہو اور مدد استوار ہو جاتا ہو۔ اور گرم پانی سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہو اور طعام کی گرمی فرد ہو جاتی ہو اور اس سے پیاس میں تسکین نہیں ہوتی ہو بیشتر مرض استفراغ و قیہ پیدا کرتا ہو۔ اور بدن کو لاغر کر دیتا ہو جس پانی کو آگ سے گرم کیا ہو اگر فائز یعنی نیم گرم ہو متلی پیدا کرے گا اور اگر اس سے بھی زیادہ گرم اور نازک ہو پیا جائے تو اکثر معدے کو فضول سے دھو ڈالتا ہو۔ اور مدانی شکم پیدا کرتا ہو لیکن کثرت استعمال اسکی بڑی قوت معدے کو سست کرتا ہو اور جو پانی بہت گرم ہو اکثر قوی لہج کو دفع کرتا ہو اور طحال کے ریاح کو توڑ دیتا ہو جن لوگوں کو گرم پانی مصنوعی مفید ہو وہ مثل مصرع اور اصحاب بالخیولیا اور صاحبان صلیع بارہ اور اصحاب مد اور وہ لوگ جنکی حلق میں یا دویائی گوشت میں بھانتوں کے شور ہوں یا پس گوش میں درد ہو اور اصحاب نوازل اور وہ لوگ جنکے حجاب میں قروح ہوں یا انحلال فرد یعنی تفرق اتصال نواحی سینہ میں ہو خواہ اور اجض اور بول میں مبتلا ہوں اور ادجاع کو آب گرم سے تسکین ہوتی ہو۔ آب شور لاغری اور جلد میں خشونت اور خشنگی پیدا کرتا ہو اور پہلے بوجہ جلائے ذاتی کے اسہال پیدا کر کے آخر میں بخت قوت تخفیف کے جو اسکی طبیعت میں ہو جس سال کرتا ہو اور خود کو فاسد کر کے حکم اور جرب پیدا کرتا ہو جس پانی میں کدورت ہو سنگریزے اور سدہ پیدا کرتا ہو پس چاہیے کہ بعد استعمال ایسے پانی کے مدارات کا استعمال کریں لیکن مسطون یعنی جسکے دست جاری ہوں اکثر ایسے پانی سے نفع ہوتا ہو۔ اسی طرح قطن پانی غلیظ اور ثقیل ہیں چونکہ وہ بطن میں احتباس پیدا کرتے ہیں اور دیر میں معدے سے اترتے ہیں یہ بھی مسطون کو مفید ہیں۔ اور تریاق اس پانی کی دسوت اور حلاوت ہو۔ نوشادری پانی طبیعت کو روان کرتا ہو یا جلائے خواہ اس میں ٹھنیں یا اس سے خقان کریں شہی پانی جس میں بھٹگری کا اثر ہو روانی فضول حیض کو دفع کرتا ہو۔ اور نفث لدم اور سیلان بوا سیر کو بھی نافع ہو مگر تب کو مستعد جمی کے بدن میں برا لگنے کرتا ہو۔ حدیدی پانی ورم طحال کو گھلا دیتا ہو اور باہ پینین ہوتا ہو۔ نحاسی پانی فساد مزاج کی اصلاح کرتا ہو۔ اگر چند پانی اچھے اور برے ہیں مختلط ہو جائیں انہیں سے قوتیر کا اثر غالب ہوگا۔ ہمتے تبر فاسد پانی کے باعث سیر کی مسافریں میں کر کے ہو۔ دویائی احکام پانی کے اور اسکی صفات داسکے اصناف کی قوتیں خاص پانی کے باب میں اس مقام پر ذکر کرینگے جہاں ادویہ مفردہ کا بیان ہوگا فصل سترھویں موجبات احتباس اور استفراغ کے بیان میں احتباس اس چیز کا جسکو الطبع نکالنا چاہیے یا بخت ضعیف قوت دفع کے ہوتا ہو۔ یا تو جہت قوت ماسکہ کے کہ وہ شہ قابل الدفع کو دیر تک ٹھراتی ہو یا بخت ضعیف ہاضمہ کے اسکو قوا طبعی تا اختتام ہضم اسی شہ کی طرف میں دیر تک ٹھراتا ہو یا تجارتی میں تنگی اور سدے پڑ جائیں۔ یا مادہ غلیظ اور بالز و جہت ہو خواہ مادہ کثیر ہو کہ اسکے اخراج پر دفعہ قاذو یا قوت ارادیہ کو اسکے دفع کے قضا ج پر جس مفقود ہو جائے قیہ لہج پانی میں ہوتا ہو۔ یا قوت طبعی کسی اور طرف متوجہ ہو طرح بھران میں احتباس بول و براز سبب طبیعت کے استفراغ بھران پر کسی اور جہت میں ہو جاتا ہو جہت احتباس اس شہ کا جسکا استفراغ ضرور ہو واقع ہو اسوجہ سے اکثر امراض پیدا ہوتے ہیں جو امراض کہ بعد امراض ترکیب پیدا ہوتے انہیں سے سد پڑ جاتا ہو اور استفراغ اور شہ رطوبی اور مثل اسکے ہیں۔ اور امراض سور مزاج مثل عفونت یا حقان ریح اور خون کا خواہ اسکا استعمال طرف ناپیت کے۔ ایضاً حرارت غریزی جہت طول زمانہ احتقان کے مجھ جاتی ہو یا بخت شدت احتقان کے بروقت پیدا ہوتی ہو ایضاً رطوبت کا غلبہ تمام بدن میں ہو جاتا ہو۔ امراض مشترکہ بوجہ احتباس کے پیدا ہوتے ہیں مثلاً جھٹا نا رگوں وغیرہ کا اور انہیں سے رطوبت کا جاری ہونا تخرید ترین اسباب امراض سے خصوصاً جہت



اسکے ضرر سے امان ہوتی ہو کنوئیں اور کارنیز کا پانی بقیاس چشمہ کے پانی کے ردی ہوتا ہوا سیلے کہ یہ پانی محقق اور صند ہوتے ہیں اور اجزاء ارضی کی مخالفت ان میں زمانہ دراز تک ہستی ہو کہ خالی کسی قدر عفونت سے نہیں ہوتے اور جو وقت نکالے جاتے ہیں ایک قاسم کی قوت انہیں ایک حرکت پیدا کرتی ہو یعنی نکالنے والے کی اپنی قوت طبعی سے یہ متحرک ہو کر مائل نظموں میں ہوتے اور نہ اپنی قوت سے پوشیدہ ہوتے ہیں بلکہ چند حیلہ اور کاری گری انکے نکلنے میں خرچ کیجاتی ہو تب انکو قابلیت ترشح کی حاصل ہوتی ہو۔ ان سب میں جس پانی کی آمد سیسے کے نلوں میں ہو بہت بُرا ہے کہ قوت رصاص کی افندگی ہو اور قروح اسکا پیدا کرتا ہو۔ پانی تالاب کے گڑبھون کا کنوئیں سے بُرا ہوتا ہوا سیلے کہ کنوئیں کا چشمہ بہت آب کشی کے ہمیشہ متحرک رہتا ہو اور بہت دیر تک وہ پانی محل احتقان میں نہیں ٹھہرتا اور جو گڑبھون تالاب یا دریا کے کنارے کھودے جاتے ہیں اسکی آمد و شد زمین کے متعفن راہوں میں دیر تک ہوتی ہو اور چشمہ تک پہنچ کر یا ہر نکلتا اسکا اعلیٰ حرکت سے ہوتا ہو کہ وہ حرکت قوت اندفاع سے نہیں پیدا ہوتی بلکہ اسکے معدے میں کثرت ہوتی ہو اس سے باہر نکل آتا ہو اور روانے میں فاسد اور متعفن کے اچھی زمین میں نہیں ہوتا پانی زمین سخت یا اس زمین کا جو ٹپک آلود ہو اور وہ پانی جو برف کی زمین کا ہو غلیظ ہوتا ہو۔ آب بستہ خصوصاً جو دھوپ کے سامنے کھلا ہو ردی اور ثقیل ہوتا ہو جاڑوں میں بجمت برف ریزی کے سرد ہو جاتا ہو گرمیوں میں صوب و عفونت کی وجہ سے گرم ہو جاتا ہو جاڑوں میں اس پانی سے بلغم پیدا ہوتا ہو اور گرمیوں میں صفرا اور بوجکثافت اور اختلاط اجزائے ارضی اور متخلل ہونے اسکے اجزائے لطیف کے پینے والوں کو مرض طحال عارض ہوتا ہو اور دراق انکی پی پی ہو جاتی ہیں اور احشائیں انکے بد حالی اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اطراف و موندھے اور گردن سخت ہو جاتی ہو اور خواہش کھانے کی بڑھ جاتی ہو اور پیاس غالب ہوتی ہو اور قبض شکم پیدا اور بلزبد شوری ہوتا ہو اور بیشتر مبتلا استقامت ہوتے ہیں اس واسطے کہ احتباس بہت کا انکے بدن میں ہوتا ہو۔ اور کبھی ذات الریہ اور ذلق الاسماء اور درد طحال میں مبتلا ہوتے ہیں۔ پانوں ان لوگوں کے پتلے اور جگر ضعیف ہو جاتے ہیں۔ خورش بوجہ مرض طحال کے کم ہو جاتی ہو۔ جنوں اور بولواسیر اور دوالی اور ذات الریہ اور دم رخوائیں پیدا ہوتا ہو خصوصاً عورتوں میں۔ انکی عورتوں کا حاملہ ہونا اور اس حمل کی ولادت دونوں دشوار ہوتے ہیں اور اکثر جنین جس میں دم ہونے کے حل کا نتیجہ ہوتا ہو۔ مرض رجا کا انکی عورتوں میں بہت ہوتا ہو اور اس بیماری کو حمل کا زب کہتے ہیں۔ انکے رگوں میں درہیضی وہ فق جو آنت اترنے سے پیدا ہو بکثرت ہوتا ہو اور جوانوں کو دوالی اور فرج حسان بہت عارض ہوتے ہیں اور انکے فرج دیر میں اچھے ہوتے ہیں شہوت انہیں غالب ہوتی ہو۔ اسمال نکا دشوار ہوتا ہو اور اسمال میں لذت اور قرحہ احتسابی ہوتا ہو۔ حملے ریح اکثر انکو عارض ہوتی ہو اور شایخ میں حمائے محرقہ پیدا ہوتی ہو سیلے کہ انکے طبائع اور بطول میں میں غالب ہوتا ہو۔ بستہ پانی کسی قسم کا کیون نہ ہو معدے کو موافق نہیں ہو۔ اور چشمہ کا پانی چلو میں بھر کر جو لیا جاے اسکا حکم بستہ پانی کے قریب ہو مگر اگر کدیر تغذیہ ضعیف ہو کہ اسکی بقا و موضع واحد میں یر تک نہیں ہوتی جب تک چشمہ کا پانی جاری نہ ہو اس میں کسی قدر ثقل ضرور ہوتا ہو اور اکثر اس میں قبض بھی ہوتا ہو اور اسکا استحالہ بطرف سخونت کے باطنی اعضا میں جلد ہوتا ہو اسی جہت سے اصحاب حمیات و ران لوگوں کو نہیں غلبہ صفر ہو موافق نہیں ہوتا بلکہ اسکا استعمال ان بیاہیوں میں مناسب ہو جو محتاج صبل و انضاج کے ہیں جس پانی میں جو ہر معدنی فلزات کی آغیز ہو خواہ وہ جیرے جو قریب پانی ہو اور سطح وہ پانی حسین جو تک بکثرت پیدا ہو ردی ہوتے ہیں مگر بعض اقسام میں ایسے پانیوں کے منافع بھی ہوتے ہیں جس پانی پر قوت لوہے کی غالب ہو تقویت احشائے اُس سے منفعت حاصل ہوتی ہو اور ذرب کو منع کرتا ہو اور جمیع قوائے شہوانی کو برپا کرتا ہو حال ایسے پانی کا اور جو اسکے قائم مقام ہو عرق پیچ کر کرین گے کچ اور برف اگر خالص ہو اور کسی قوت دی کی اس میں آمیزش نہ خواہ اسکو پانی کرین یا اس میں پانی ٹھنڈا کرین یا اسکو پانی میں ڈال کر استعمال کریں ہر طرح بہتر ہو اور اسکے اقسام حالات میں زیادہ اختلاف ایسا نہیں ہوتا کہ جظاہر ہو لیکن کثافت



پیدا ہوتی ہے کہ پانی کے جوہر سے ملجائے میں مترجم کہتا ہے پانی میں جو چیز بیٹھتی ہو یا ڈوبتی ہو اسکا یہی قاعدہ ہے کہ جتنا وزن پانی کا جو خاص اس شو کے پیچھے ہو اگر برابر ہو یا زیادہ تو نہیں ڈوبتی اور اگر کم ہو تو ڈوب جاتی ہے، نیز ہر اس قاعدے کا طبع یا جہاز قانون کو بخوبی ہوتا ہے کہ تھوڑے پانی میں انکی ناؤ بیٹھ جاتی ہے، جس دینے سے وہ کثافت پانی کی جو بوجہ برودت حاصل ہو ضرور دفع ہو جاتی ہے اور اس قدر تخفیف پیدا ہوتا ہے کہ قوام پانی کا نہایت رقیق اور پتلا ہو جاتا ہے اسوقت چونکہ بوجہ تخفیف کے اجزاء میں خفت پیدا ہوتی ہے یعنی اجزاء ہوائی زیادہ شریک ہو جاتے ہیں ممکن ہے کہ وہ اجزاء ارضی جو پانی میں مل گئے تھے اور نیچے نہیں بیٹھ سکتے تھے اب بیٹھ جائیں اور پانی اسکے اختلاط سے پاک ہو کر قریب بسیط پانی کے ہو جائے اور جس قدر پانی بذریعہ بخارات کے اڑنے سے باقی رہا ہو لطافت اور خفت میں قریب اسی پانی کے ہو جو اڑا گیا ہو اسلئے کہ پانی جو قوت آمیزش سے پاک ہو جائے اسکے اجزاء لطافت میں نشاہ ہو جاتے ہیں پھر اسوقت جو اجزاء دخان ہو کر صعود کریں انکو باقی ماندہ اجزاء پر زیادہ فضیلت نہیں رہتی۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ پانی جو ش کھانے سے لطافت طرح کی پیدا کرتا ہے کہ اس سے کثافت برودت کی بوجہ حرارت کے زائل ہو جاتی ہے اور اجزاء ارضی جو اُس میں ملے ہوتے وہ بیٹھ جاتے ہیں۔ ایک دلیل بطور تجربہ کے یہ ہے کہ اگر غلیظ پانی مدت تک کسی ظرف میں رکھا رہے اسکے اجزاء نیچے اس قدر بیٹھیں گے کہ رسوب انکا معتد بہ ہوا اگر وہی غلیظ پانی جو ش دیا جائے فوراً سب اجزاء بیٹھ جائیں گے اور جو پانی منقرا ہوا باقی رہے وہ سب در صاف ہوتا ہے اور سبب سوب کا یہی ہے کہ بذریعہ طبع کے پانی کے قوام میں رقت حاصل ہوتی ہے ہم برابر دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے نرون کے پانی مثل حجون کے خصوصاً وہ پانی جو نیچے سے لیا جائے بروقت چلو بھرنے کا سہین نہایت کدورت ہوتی ہے بعد تھوڑے زمانے کے صاف ہو جاتا ہے اور ایک ہی مرتبہ میں اس قدر صاف ہوتا ہے کہ اگر دوبارہ اسکو صاف کریں پھر اُس میں کوئی چیز معتد بہ نہ نشین نہیں ہوتی۔ ایک گروہ کے لوگ وینیل کے پانی کی میع میں افراط شدید کرتے ہیں اور چار خوبی اُس میں ثابت کرتے ہیں۔ منبع اسکا دور ہو۔ اور گذر گاہ اسکی پاکیزہ۔ دکن سے اتر کی طرف ہر مقام پر جاری ہے۔ جتنے پانی اُس میں جتے ہیں لطیف اور پاکیزہ ہیں عمیق ہونا اس نہر کا خاص اسکی صفت نہیں اُس میں اور بھی نہرین شریک ہیں جتنے پانی خراب ہیں اگر ہر روز انکو صاف کریں ہر روز راز سرفو کچھ کچھ نہ نشین ضرور ہوگا اور با اینہم جو چیز نہ نشین پتی ہے وہیں ہوتی ہے جو چھٹ پٹ نہیں ہوتی ہے اور با وجود مکر صاف کرنے کے پھر اچھی طرح صاف نہیں ہوتا۔ سبب اسکا یہ ہے کہ اجزاء ارضی بسولت اسی پانی سے دفع ہوتے ہیں جس میں غلاظت اور لزوجت اور دھنسیت ہوا اور کثیف میں اسکا نہ نشین ہونا ایسا آسان نہیں ہوتا بعد طبع اور جو ش دینے کے مرتبہ شخص کا ہر بیٹھنے کا اس طرح پر کہ پانی کو کسی مشک وغیرہ میں بھر کے خوب ہلائیں۔ عمدہ پانی کی قسم سے آب باران جو خصوصاً جو گرمیوں میں بر سے گر جتے ہوئے بادل سے اور جو پانی ایسی بدلی سے بر سے جسکے ساتھ سخت ہوائیں جلتی ہیں اسکے بخار میں کدورت ہوتی ہے اور جو پانی ایسے ابر سے ٹپکتا ہے وہیں بھی کدورت ہوتی ہے پس جو ہر اس پانی کا خالص نہیں ہوتا بلکہ خشوش ہوتا ہے عفونت آب باران میں بہت جلد آ جاتی ہے اگر چہ یہ پانی جمیع اقسام آب سے بہتر ہو اسکی وجہ یہ ہے کہ رقت اُس میں زیادہ ہوتی ہے مفسد ہوائی اور ارضی اُس میں بہت اثر کرتا ہے اور اسکی عفونت سے اگر استعمال کیا جائے تعفن اخلاط پیدا ہوتا ہے اور آواز اور سینہ کو بہت ضرر کرتا ہے۔ ایک قوم نے جلد تعفن ہونا اسوجہ سے تجویز کیا ہے کہ اسکی پیدائش ایسے بخارات سے ہوتی ہے جو مختلف رطوبات سے اٹھتے ہیں اور اگر یہی بات صحیح ہو تو آب باران لائق خدمت کے ہو عمدہ اقسام میں شمار کیا جائیگا بلکہ سبب یہی ہے کہ اسکے جوہر میں لطافت زیادہ ہوتی ہے اور جوہر لطیف کا قوام قابلیت لفعال کی زیادہ رکھتا ہے۔ اگر آب باران کو آگ پر چڑھا کر جو ش دیں پھر عفونت کو کم قبول کرتا ہے اگر ترش چیزیں کھائی جائیں اور آب باران کے پینے کی ضرورت ہو جو قابل عفونت ہے اسوقت



ہو سکتا۔ پانیوں کے اقسام مختلف ہیں جو ہر اہمیت میں تو اختلاف نہیں ہو مگر چونکہ مختلف چیزیں اُس ملتی ہیں اور کیفیات چند سے متلیف ہوتا  
 ہے اور وہ کیفیات اُس پر غالب ہوتے ہیں اس جہت سے اُس میں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ فضل پانی کی قسموں میں چشمہ کا پانی ہو مگر سب طرح کے چشمہ کا  
 پانی افضل نہیں ہو بلکہ اُس زمین کا چشمہ جو زمین سنگ لاخ ہو جسکی مٹی پر کوئی حالت اور کیفیت غریب ایسی غالب ہو جو پانی میں اثر کرے یا زمین  
 پر پتھر کی ہو کہ اُس میں قابلیت عفونت ارضی کی ہو مگر زمین سنگ لاخ کا چشمہ سنگی زمین سے بہتر ہو پھر ہر ایک میں سنگ لاخ کا چشمہ بھی بہتر نہیں ہو بلکہ  
 وہ چشمہ جس کا پانی جاری ہو پھر ہر ایک چشمہ جاری بھی نہیں سنگ لاخ کا اچھا نہیں ہو بلکہ اُس زمین سنگ لاخ کا جاری چشمہ جس پر صوبہ پانی ہو  
 اور ہوا کے سامنے کھلا ہو کہ اس صورت میں چشمہ جاری ایک فضیلت حاصل کرتا ہو اور جو چشمہ جاری ہو بلکہ راکہ ہو اُسکو موابہت آفتاب و ہوا سے  
 ایسی رداوت حاصل ہوتی ہے کہ اگر اُس پر صوبہ پانی ہو اور ہوا اُس تک نہ پہنچے اتنی رداوت نہیں ہوتی۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ چشمہ مٹی پر  
 جاری ہونے کا پانی ان چشموں سے بہتر ہوتا ہے جو پتھروں پر جاری ہوں ایسے کہ مٹی پانی کو صاف کر دیتی ہے اور جو چیزیں غریب اور مختلف مزاج کے پانی  
 میں ملی ہوئی ہیں انکو کھینچ لیتی ہے اور پانی کو خوش رنگ و صاف کر دیتی ہے اور پتھر سے یہ فعل صاف نہیں ہوتا مگر ضروری ہے کہ جس مٹی پر پانی جاری ہو وہ  
 مٹی سنگ لاخ ہونی چاہیے اور عرض حاتمہ ہو یعنی جسکے نیچے کبریت وغیرہ نکلتے ہیں اور نہ شورہ زار ہو اور نہ اور کسی قسم کی مٹی ہو۔ پھر اگر باتفاق یہ پانی  
 بہت گھرا ہوا اور روانی میں تیزی ہو جو پانی کثرت کے جو چیزیں اُس میں ملتی ہو اُسکو اپنی طرف متجلی کر لے اور صوبہ کی طرف جاری ہو یعنی کچھ  
 کی طرف سے پورپ کی طرف خصوصاً مشرق صیفی کی طرف جاری ہو یہ پانی سب سے بہتر ہو علی الخصوص جبکہ مبدیہ یا چشمہ در ہو جو پانی اُتر  
 یا دکن یا کچھ کی طرف بہتا ہو وہ نہایت ردی ہو خصوصاً جبوقت ہوا جنوبی چلے اور جو پانی اونچے مقام سے گرتا ہو اور تمام صفات مذکورہ بالا بھی  
 اُس میں موجود ہوں وہ سب سے بہتر ہو اور اسکا ایسا حال ہو کہ پیئو والے کو شیریں معلوم ہوتا ہو۔ شراب کو اُسکی مقدار زائد کی آمیزش کا تحمل نہیں ہو۔  
 وزن میں سبک ہوتا ہو ٹھنڈا اور گرم بہت جلد ہوتا ہو ایسے کہ اُس میں تھنل حالت برودت کا جا ڈون میں زیادہ ہوتا ہو اور گرمیوں میں لت سحرنت کا  
 نہ کوئی مزہ اُس پر غالب آتا ہو اور نہ کوئی بو غالب ہوتی ہو اور انخدار اُسکا شریعت سے بہت جلد ہوتا ہو جو چیزیں اُس میں پکائی جاسے بہت جلد کھائی جاسے اور  
 بہت جلد پکجائی ہے۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ پانی کا وزن کرنا بہت مفید قاعدہ ہوا اسکے حال کے پہچاننے میں پس سبک پانی اکثر اوصاف میں افضل ہوتا  
 ہے۔ کبھی وزن پیمانہ سے پہچانا جاتا ہے اور کبھی سطح کے دو کپڑے ہوزن مختلف پانی میں بھگوئے جائیں خواہ دو ٹکڑے ردی کے بعد اُسکے دونوں خشک کر کے  
 وزن کیے جائیں جسکا وزن زیادہ سبک ہو وہ پانی افضل ہو مگر جم کہتا ہے وزن اور سبک نہ پانی کا پیمانہ کے ذریعہ سے بدون دریافت وزن  
 صنفی کے ممکن نہیں ہوزن کی میا میں تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ پانی نسبت سونے کے اُنٹل حصہ کم ہو یعنی جس طرف میں اُنٹل تولہ سونا سا چلے  
 اُس میں ایک تولہ پانی آئیگا۔ اُس وزن صنفی کو مقیاس مقرر کر کے ہر پانی کا حال دریافت ہو سکتا ہے جس تصعید اور تقطیر سے بھی بری قسم  
 پانی کی اصلاح ہو سکتی اور تصعید اور تقطیر ممکن ہو فقط جوش دینے سے اصلاح ہو سکتی ہو ایسے کہ جوش دیا ہو پانی بنا بر شہادت علماء  
 فن کے نفع کم پیدا کرتا ہو اور جلد مضم ہو جاتا ہو جہاں طبکا کو ایسا خیال ہوا ہے کہ پانی کے لطیف اجزا جوش دینے سے اُڑ جاتے ہیں اور کثیف پانی  
 رہ جاتے ہیں پس جوش دینے میں پانی کے کچھ فائدہ نہیں ہو بلکہ مضرت ہو ایسے کہ کثافت اسکی زیادہ ہوتی ہو مگر اس بات کو ضرور جاننا چاہیے کہ پانی  
 اپنے صفات میں متبادل اجزا ہو لطافت اور کثافت میں اس واسطے کہ جسم بسیط ہو مگر کثیف ہو پھر کثافت میں اس جہت سے پیدا ہوتی ہے کہ شدت کیفیت  
 برودت اُس پر غالب ہوتی ہو یا اجزاء ارضی ایسے چھوٹے چھوٹے اس میں مل جاتے ہیں کہ انکا جدا کرنا ممکن نہ ہو اور نہ وہ اجزاء نیچے بیٹھ سکیں اس واسطے کہ انکی  
 مقدار ایسی نہیں ہوتی ہو کہ اپنے وزن سے پانی کے اتصال کو شق کر کے نیچے بیٹھ جائیں جب نہیں بیٹھ سکتے ہیں تو باضطراریہ بات



بدن سے اپنے جوہر میں تسخیل ہوتی ہے اور کیفیت میں بھی استحالہ پاتی ہے مگر پہلا استحالہ اسکا کیفیت میں ہوتا ہے۔ کوئی قسم دو اسے غذائی کی پہلے طرف حرارت کے تسخیل ہوتی ہے پس گرمی پیدا کرتی ہے جیسے لسن۔ اور کوئی قسم پہلے طرف برودت کے تسخیل ہوتی ہے پس تبرید کرتی ہے جیسے کاہو۔ پھر جو وقت استحالہ اسکا تمام ہو کر خون حاصل ہوتا ہے اکثر فعل اسکا تسخین ہوتا ہے خون کو بڑھا کر اور کیونکر تسخین پیدا نہ کرے حال انکا اسکا جزو حار تسخیل ہو گیا اور اسکی برودت باقی نہ رہی لیکن کبھی ہمراہ ہر ایک کے ان دونوں سے اصلی کیفیت سے کسی قدر بعد استحالہ جوہری کے بھی باقی رہتی ہے اسی جہت سے جو خون کا ہو سے پیدا ہوتا ہے اس میں کسی قدر برودت بھی ہوتی ہے یا جو خون لسن سے پیدا ہوتا ہے اس میں کٹھن قوی سی حرارت بھی زائد بر حرارت خون ہوتی ہے لیکن یہ برودت اور حرارت تھوڑی دیر رہتی ہے اور وہ غذائیں انہیں سے بعض اقسام قریب کے ہیں اور بعض قریب غذا کے جس طرح غذا بنظر اپنی ذات کے بعض قسم کی طبیعت قریب جوہر خون کے ہے جیسے شراب و زردی بھینہ و مار اللحم۔ اور بعض قسم کی طبیعت جوہر خون سے کسی قدر بعید ہے جیسے روٹی اور گوشت۔ اور بعض قسم ایسی ہے جسکی طبیعت جوہر خون سے بہت بعید ہے جیسے غذائیں دوانیہ غذا حال بدن میں تغیر کیفیت اور کمیت دونوں طرح سے کرتی ہے کیفیت کا تغیر تو اوپر معلوم ہو چکا۔ اور کمیت کا تغیر سطح کے اگر مقدار غذا کی بڑھ جائے اور ختمہ اور سدے پیدا ہو کر عفونت اخلاط میں واقع ہوگی۔ یا مقدار غذا کی بہت کم ہو تو ذبول اور لاغری پیدا ہوگی زیادتی کمیت غذا سے ہمیشہ تبرید حاصل ہوتی ہے مگر جب عفونت پیدا ہو تو اسوقت بالغرض تسخین بھی ہوتی ہے اس لیے کہ عفونت جس طرح حرارت میں سے پیدا ہوتی ہے اس طرح عفونت سے حرارت غریبہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ غذا لطیف بھی ہوتی ہے اور کثیف بھی لطیف غذا وہ ہے جس سے خون قوی پیدا ہو۔ اور کثیف غذا اسے کہتے ہیں جس سے خون غلیظ پیدا ہو۔ ہر ایک لطیف اور کثیف یا تغذیہ بدن کا بکثرت کرے یا تھوڑا تغذیہ کرے۔ مثال غذاے لطیف کثیر غذا کی شراب و اللحم زردی بھینہ گرم کیا ہوا یا نیم برشت یہ سب چیزیں تغذیہ زیادہ کرتی ہیں بلکہ اکثر جوہر ان چیزوں کا تسخیل بخدا ہو جاتا ہے مثال کثیف قلیل غذا کی جن میں بعض چیزیں قدرتیہ یعنی گوشت کبوتر کچہ یا خشک گوشت یا بادجان یعنی میگوں اور مثال سکے۔ ان چیزوں میں سے خون کی طرف کم تسخیل ہوتا ہے مثال لطیف قلیل غذا کی جلد اب و وجوہ کارہی معتدل لقوام اور کیفیت ہوا اور پھلون میں جس طرح سیب و انار وغیرہ مثال کثیف کثیر غذا کی بھینہ بھونا ہوا گوشت گاؤں و ایضا لطیف اور کثیف دونوں کبھی ردی الکیموس ہوتے ہیں اور کبھی انکا کیموس محدود بنتا ہے مثال لطیف کثیر غذا جب الکیموس کی زردی بھینہ شراب و اللحم مثال لطیف کثیر غذا ردی الکیموس کی پھینٹ اور گوشت اس پر مرغ کا جسکے بال و پر سے برآمد ہو چکے ہوں مثال لطیف قلیل غذا جب الکیموس کی کاہو انار سیب مثال لطیف قلیل غذا ردی الکیموس کی مولی رائی اور اکثر ترکاریاں مثال کثیف کثیر غذا جب الکیموس کی بھینہ بریان بزرغالہ یکساں مثال کثیف کثیر غذا ردی الکیموس کی گوشت گاؤں و گوشت بطور گوشت اسب مثال کثیف قلیل غذا ردی الکیموس کی قدیدہ انھیں غذاؤں میں سے غذائے معتدل بھی مرکب ہو سکتی ہے فصل سوطوں میں پانی کے اقسام کا بیان پانی بھی ایک رکن ارکان بدن سے ہے اسکو خصوصیت یہ ہے کہ مشروبات میں داخل ہوتا ہے نہ باین غرض کہ تغذیہ بدن کا اس سے حال ہو بلکہ غذا کو نافذ کرتا ہے اور اس کے قوام کو درست کرتا ہے جو پہنچے کہا کہ پانی سے غذا حاصل نہیں ہوتی ہے اس واسطے کہ جو چیز غذا دینے والی ہے اسکی قوت قریبہ یہ ہے کہ خون ہو جائے اور اس کے بعد اس میں یہ قوت ہوتی ہے کہ عضوا انسان کا جزو ہو جائے اور جسم بسیط میں قابلیت اسکی نہیں کہ صورت خن کی قبول کرے یا صورت کسی عضو انسان کی اس پر طاری ہو جب تک کہ اس جسم بسیط میں ترکیب نہ ہو مگر پانی میں اتنی بات ہے کہ غذا کے سیلان اور رقیق ہونے میں عانت کرتا ہے اور پانی کو بطور بدرقعہ کے پینا غذا کو رگون میں اور مخارج میں نافذ کرتا ہے اس نفوذ میں غذا کو پانی سے استغنا نہیں ہو سکتی اور اسکا فعل تغذیہ بدن کا بے رقتہ و سیلان کے تمام نہیں



فعل محسوس نمونہ مثلاً گرمی یا سردی پیدا کرے کہ اسپر حس باطنی اور ظاہری کو آگہی نہو جب تک کہ مکرر یا بکثرت اسکا استعمال نہو دوسرا مرتبہ یہ ہو کہ اسکا فعل بہ نسبت اول کے قوی ہو لیکن بالفعل ضرب میں اس سے محسوس نہو اور افعال بدنی کو مجرای طبعی سے متغیر نہ کرے مگر کوئی اور عارض پیدا ہو مثل فعل اورین اور بلد وغیرہ کے کہ اسکی اعانت سے اسکا ضرب تبیین ہو جائے خواہ بکثرت اسکا استعمال کیا جائے تیسرا مرتبہ یہ ہو کہ اس دو کا فعل ضرب میں پیدا کرے مگر اس مقدار کو نہ پہنچے کہ ہلاک کرے یا فزاج کو فاسد کر دے چوتھا مرتبہ یہ ہو کہ اسکا ضرب مملک ہو اور مزاج کو فاسد کر دے یہ خاصیت ادویہ سمیہ کی ہو۔ اور یہ تاثیر جو بیان ہوئی تاثیر بالکیفیت ہو اور جو چیز کہ مجموع اجزائے جو ہری سے مملک ہو وہ سم ہو۔ پھر ہم سرے سے دلیل مختصراً ادویہ کے مراتب اربعہ میں بیان کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جو چیز ایسی بدن انسان پر وارد ہو کہ اسکے اور بدن انسان کے درمیان میں فعل و افعال جاری ہو سکے۔ یا وہ چیز بدن انسان سے خود متغیر ہو جائے گی مگر بدن میں کوئی تغیر پیدا نہ ہوگی۔ یا وہ چیز خود بھی متغیر ہوگی اور بدن کو بھی متغیر کر دے گی۔ خود متغیر نہو اور بدن میں تغیر پیدا کرے۔ یہ تین صورتیں قابل لحاظ طبیب کے ہیں۔ پہلی صورت یعنی جو چیز کہ بدن سے متغیر ہو اور اس میں کوئی تغیر معتد بہ پیدا نہ کرے اسکی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ خود متغیر ہو کر مشابہ بدن کے ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ متغیر ہو کر مشابہ بدن کے نہو۔ اگر مشابہ بدن کے ہو جائے تو وہ غذائے مطلق ہو ہماری اصطلاح میں۔ اور اگر مشابہ بدن کے نہو تو وہ دوائے معتدل ہو۔ اور جو چیز بدن انسان سے متغیر ہو اور اس میں تغیر بھی پیدا کرے وہ بھی دو حال سے خالی نہیں ہے۔ یا انیکہ حطر بدن سے متغیر ہوتی ہو بدن کو بھی متغیر کرتی ہو بعد اسکے اخیر میں اسکو بدن سے ایسا تغیر حاصل ہوتا ہو کہ بدن کے تغیر دینے کا اثر اس سے باطل ہو جاتا ہو یا یہ کہ اسکا حال انجام کار میں ایسا نہو بلکہ بعد افعال ثانی کے بھی بدن کو متغیر کرے اور سمین فساد پیدا کرے۔ ان دونوں میں پہلی قسم یعنی جسکا انجام کار میں فعل تغیر کرنے بدن کا باطل ہو جاتا ہو اسکی بھی دو صورتیں ہیں۔ یا یہ کہ بعد متغیر ہونے کے بدن سے مشابہ بدن کے ہو جائے اسکو اصطلاح میں غذائے دوائی کہتے ہیں۔ یا یہ کہ مشابہ بدن کے نہو وہ دوائے مطلق ہو دوسری قسم یعنی جو آخر کار میں بھی بدن کو تغیر دے اور اسکو فاسد کرے اسکو اصطلاح میں دوائے سخی کہتے ہیں۔ اور جو چیز بدن انسان سے بالکل متغیر نہو اور بدن کو متغیر کر دے وہ سم مطلق ہو۔ ایسا سمجھنا چاہیے کہ سم مطلق کو کسی طرح کا تغیر بدن سے نہیں ہوتا اور حرارت غریزی بدن کی بروقت ہضم کے سم میں کسی قدر گرمی نہیں پیدا کرنی اسلیے کہ اکثر سموم جب تک کہ حرارت غریزہ کے فعل سے سخت نہیں حاصل کرتے کچھ اثر نہیں کرتے ہیں بلکہ ہماری مراد یہ ہو کہ سم کی صورت طبعی میں کچھ تغیر نہیں ہوتا بلکہ وہ فعل کرتا جاتا ہو اور صورت طبعی باقی رہتی ہو تا انیکہ بدن فاسد ہو جائے کبھی طبیعت سم کی خود جارہوتی ہو پس اسکی حرارت طبیعت کی خاصۃ تحلیل روح میں اعانت کرتی ہو جیسے زہر سانپ اور بیش کا کبھی طبیعت زہر کی بارہوتی ہو اسکی طبیعت بالخاصہ روح کے بچانے اور سست کرنے میں معین ہوتی ہو جیسے زہر کچھو اور سوکران یعنی پھاڑی ننگ کا مکمل وہ چیز جس سے تغذیہ بدن کا ہوتا ہو کبھی آخر کار میں ایک تغیر طبعی یعنی تسخین بدن میں پیدا کرتی ہو اسلیے کہ جو وقت غذا مستحیل طرفین کے ہوگی ضرور بدن کی تسخین کچھ بڑھے گی تا انیکہ کا ہو اور کدو سے بھی باوجودیکہ بارہ میں یہ تسخین پیدا ہوتی ہو مگر ہم اس تغیر طبع کا قصد اس مقام پر نہیں کرتے ہیں اور نہ اس تسخین کا لحاظ کرتے ہیں بلکہ جو تغیر بدن کا ہم اس بحث میں ذکر کرتے ہیں اس سے مقصود یہی ہو کہ مشر مستعمل کی کیفیت سے صادر ہو اور نفع اس شکر کی بھی اپنے حال پر باقی ہو اور کسی غلطی کی طرف متجہل نہو دوائے غذائی



ایک کمال ہو جو اسے عنصر کے بحسب اس استعداد کے حاصل ہوتا ہو جو مزاج سے حاصل ہوتا ہو جیسے قوت جذب کی مقناطیس میں یہ طبیعت ہر نوع کی انواع نبات اور حیوان سے جو بعد مزاج کے حاصل ہوتی ہو جو بوجہ آمادہ کرنے مزاج کے۔ اور لبا لٹ کے جیسے مزاج میں ان میں سے کسی مزاج کی بعینہ یہ طبیعت نہیں ہوتی اور نہ نفس مزاج مرکب کی یہ کیفیت ہو اس لیے کہ یہ حرارت نہیں ہو اور نہ برودت اور نہ رطوبت اور نہ بیہوش ہو نہ یہ طبیعت بسیط ہو اور مرکب بلکہ یہ طبیعت مثلاً رنگ ہو یا بو ہو نفس طبعی اور حیوانی ہو یا کوئی دوسری صورت ہو جو محسوسات میں داخل نہیں ہو۔ یہ صورت جو بعد مزاج کے حادث یا حاصل ہوتی ہو کبھی اس کا کمال منحصر سی بات میں ہوتا ہو کہ دوسری سے کوئی اثر قبول کرے جس وقت یہ صورت عین قوت انفعالی ہو اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو کہ اس میں کمال کسی غیر میں اثر کرنے کا ہو جس وقت یہ صورت محض قوت ہو غیر میں کچھ فعل کرنے کی یعنی قوت فاعل ہو۔ اور جو چیز کسی غیر میں اثر کرتی ہو کبھی اس کا فعل بدن انسان میں ہوتا ہو اور کبھی نہیں ہوتا اور جس کا فعل بدن انسان میں ہوتا ہو وہ بھی کبھی فعل مناسب کرتی ہو اور کبھی غیر مناسب۔ اور یہ سب اقسام کے فعل اس کا مصدر اس شو کا مزاج نہیں ہوتا بلکہ اس کی صورت نوعیہ سے جو بعد مزاج کے حادث ہوتی ہو صادر ہوتے ہیں۔ اسی واسطے ہم کہتے ہیں کہ صدر اس فعل کا مجموعہ جو ہر شے سے ہوتا ہو یعنی صورت نوعیہ سے نہ بذریعہ کسی کیفیت کے کیفیات اربعہ سے۔ مناسب فعل کے مثال یہ ہو جیسے فادانیا (جسے عود صلیب بھی کہتے ہیں) صرغ کو باطل کرتی ہو۔ اور مخالف فعل کی مثال یہ ہو کہ خشکی ایسی پیدا کرے جو مفسد جو ہر انسان کے ہو اب ہم اصلی مطلب پر رجوع کرتے ہیں جس وقت ہم کوئی چیز مشروبات یا مطلق کو لینے اور پر سے لگائی ہوئی دوا کو کہیں کہ یہ گرم ہو یا سرد ہو اس وقت ہماری مراد یہ ہو کہ اس میں قوت حرارت اور برودت ہو نہ انیکہ بالفعل گرم یا سرد ہو کہ قوت لمس سے اس کی حرارت دریافت ہو جیسے آگ یا برف۔ اور یہ بھی ہم مراد دیتے ہیں کہ اس دوا میں جو قوت ہو اس سے جو حرارت یا برودت پیدا ہوگی ہمارے بدن کی حرارت و برودت سے زیادہ ہوگی۔ اور اس قوت سے ہماری مراد وہ قوت ہو جسکو ہم ایسے وقت اعتبار کرتے ہیں کہ اس وقت حرارت ہمارے بدن کی اس دوا کی قوت میں کچھ فعل کرے اس طرح ہر کہ جس وقت حاصل اس قوت دوائی کا ہماری خارجہ غیری سے منفصل ہو تو اس دوا کی حرارت بالفعل پیدا ہو جائے۔ کبھی اس قوت سے ہم ایک اور چیز مراد دیتے ہیں یعنی قوت کو بمعنی خوبی استعداد کے بولتے ہیں مثلاً ہم کہتے ہیں کہ کبریت حار بالقوہ ہو اس کا یہ مطلب ہوتا ہو کہ حرارت پیدا کرنے کی استعداد اس میں قوی ہو۔ کبھی ہمارا اتفاق مزاج غالب کی طرف ہوتا ہو مثلاً ہم کہیں کہ یہ شے حار یا بارد ہو تو اس سے یہ مراد ہوتی ہو کہ اسکے ارکان اولی کے مزاجوں میں حرارت کا مزاج غالب ہو اور اس وقت ہم کو انفات اس طرف نہیں ہوتا کہ ہمارا بدن اس دوا میں کیا فعل کرے گا۔ اور کبھی ہم کہتے ہیں یہ شے بالقوہ ایسی ہو اس وقت قوت کو بمعنی ملکہ اور کیفیت راسخہ کے لیتے ہیں جیسے قوت اس کتاب کی جو بالفعل تارک ہو کتابت کا اور قادر ہو اوپر کتابت کے جیسے ہم کہیں کہ بیش بالقوہ مفسد ہو اس معنی اخیر اور پہلے معنی میں یہ فرق ہو کہ پہلے جب تک بدن اس کا استعمال ظاہری نہ کرے اس کی قوت کا اثر بالفعل ظاہر نہیں ہوتا اور یہ اخیر کی قسم یا تو اس کا اثر بجز ملاقات کے بدن انسان میں ہو جاتا ہو جیسے سانپ کا زہر خواہ تھوڑا سا استعمال کیفیت میں جیسے بیش۔ اور پہلی قوت میں اور اس قوت میں جسکو ہم معنی ملکہ اور استعداد کے لکھا ہو ایک اور قوت متوسط یعنی درمیانی ہو جیسے اودہ ستمیہ نہ مراتب اودہ بہ نظر تاثیر کے جار مقرر کیے گئے پہلا مرتبہ یہ ہو کہ جس چیز کا استعمال بدن انسان میں ہو اس کی کیفیت کا



حولون بصر کو بروقت انزال کے لازم ہو۔ یہ احوال ایسے ہیں کہ انکے قبول کرنے سے ایک قوم کی طبیعت متنفر ہوئی ہو اور وہ ایسی باتیں سمجھتے ہیں  
 سمجھتے انکے انکار کی وجہ یہی ہو کہ باریک آثار وجود پر انکو اطلاع نہیں ہو لیکن وہ لوگ جو دریاے معرفت حقائق اشیائیں دیکھتے ہیں ایسی  
 باتوں کا انکار مثل انکار محالات کے نہیں کرتے۔ ازین قبیل اتباع حرکت خون کی جو اس شخص کے بدن میں جو متعدد حرکت خون کا ہو جو قوت کہ سرخ چیز کی طرف  
 کبھرت نظر کرے اور ان میں زیادہ تامل کرے جیسے سرخ چیزوں کے دیکھنے سے مکسیر جاری ہو جائے یا آشوب چشم بر جھپکے۔ ازین قبیل اتون  
 کا کند ہونا جو قوت کسی غیر کو کھانی کھانا ہوا دیکھے یا رنج ہو پوچھا کسی عضو میں جو قوت کسی دوسرے شخص کے عضو کو متاثر پائے اور اسکو خوف  
 ہو۔ ازین قبیل مزاج کا بدل جانا بروقت تصور خوفناک چیزوں کے یا سرد لانے والی چیزیں فصل پندرہویں موجبات ماکول اور  
 مشروبات کے بیانیہ میں کھانے پینے کی چیزیں انسان کے بدن میں تین طرح فعل کرتی ہو کبھی انکا فعل محض انکی کیفیت کے ذریعے سے ہوتا ہو  
 اور کوئی فعل انکا بذریعہ عنصر مادہ کے ہوتا ہو ایک فعل انکے مجموع امور ذاتی سے صادر ہوتا ہو بشیر مفہوم اور معانی ان الفاظ کے بحسب استعمال  
 متعارف اہل لغت کے قریب قریب ہیں لیکن ہم انکے استعمال میں ایک اصطلاح خاص مقرر کرتے ہیں ان معنوں پر کہ قریب ہو کہ انکے طرف ہم اشارہ  
 کریں۔ جو فاعل کہ محض اپنی کیفیت سے کوئی فعل کرے اسکی شان سے یہ بات ہوتی ہو کہ جب بدن انسان میں حال گرم ہو جائے یا سرد یا کسی چیز  
 بدن کی گرمی سے گرمی اور سردی سے سردی پیدا کرتی ہو مگر مشابہ بدن انسان کے نہیں ہو جاتی۔ اور جو فاعل براہ اپنے عنصر مادہ کے فعل کرتا  
 ہو وہ ایسا ہوتا ہو کہ اسکی طبیعت کا استحالة ہو جاتا ہو پس وہ کسی عضو اعضاے بدن انسان کے جزو کی صورت قبول کرتا ہو لیکن اسکا عنصر جو قبول  
 قبول صورت مذکورہ کرتا ہو کبھی اس میں ایک بقیہ ابتدا میں جب تک کہ انقاد اور تشبہ تمام ہو اسکی اصلی کیفیت سابقہ کا باقی نہیں رہ جاتا  
 ہو اگرچہ وہ کیفیت کیفیات بدن انسان میں بھی ہوتی ہو لیکن اس شے تحصیل کی باقی ماندہ کیفیت بدن انسان کی کیفیت سے شدید ہوتی ہو  
 جیسے خون جو کھانے سے پیدا ہوا اسکے ہمراہ ایک برودت ایسی ہوتی ہو جو مزاج انسان کی برودت سے زیادہ ہو اور برودت  
 اس وقت تک باقی رہتی ہو جب تک کہ ہو خون طرف تحصیل ہو کر صلاحیت اس بات کی رکھے کہ کسی عضو انسانی کا جزو بن جائے۔  
 یا جو خون کہ لمس سے پیدا ہوتا ہو اس میں برخلات خون متولدہ کا ہو سے ایک قسم کی حرارت باقی رہ جاتی ہو جو حرارت  
 بدن انسان سے زیادہ ہوتی ہو جو فاعل کہ مجموع اجزاء جو ہری سے فعل کرتا ہو اسکے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی صورت نوعیہ کے  
 ذریعے سے کرتا ہو جسکی وجہ سے اسکی ماہیت حاصل ہوئی ہو اور اسکا وجود خاص متعین ہوا ہو ابھی کسی کیفیت خاص کے ذریعے سے  
 جو دخل اسکی ماہیت میں نہیں ہو یہ فعل اس سے سمرزد نہیں ہوتا ہو خواہ وہ کیفیت مشابہ بدن انسان کے ہو یا نہ ہو کیفیت سے  
 مراد ہماری ایک کیفیت ہو چاروں کیفیات حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست سے جو فاعل بذریعہ کیفیت کے ہوا اسکے  
 مادہ کو اس فعل میں کچھ دخل نہیں ہو اور جو فاعل بذریعہ عنصر کے ہو اسکا یہ حال ہو کہ جب اسکا عنصر اپنے جو ہر اصلی سے بذریعہ قوت بدن  
 انسان کے تحصیل ہو پہلے قائم اس چیز کے ہوتا ہو جو بدن انسان سے متخلل ہوتی ہو اور دوبارہ حرارت غریزی اسکو تیز کر کے خون میں بڑھا  
 دیتی ہو۔ اور کبھی اسکا کوئی فعل بذریعہ باقی کیفیت کے تیسری مرتبہ ہوتا ہو۔ اور جو فاعل اپنے مجموع جو ہر سے فعل کرتا ہو اسکا فعل  
 بذریعہ اس صورت نوعیہ کے ہوتا ہو جو بعد ایسے مزاج کے حاصل ہو کہ بسا اٹھ کے یکجا ہونے سے پیدا ہوا ہو کہ ان بسا اٹھ سے ملکر واحد  
 مستعد قبول نوع خاص اور ایک صورت زائدہ کے بسا اٹھ کی صورت پر حاصل ہوئی ہو اور یہ صورت نئی جو پیدا ہوتی ہو ان کیفیات دے  
 سے نہیں ہو جو واسطے عنصر مادہ کے تھی اور نہ یہ صورت بعینہ وہ نیا مزاج ہو جو ان بسا اٹھ سے پیدا ہوا ہو بلکہ یہ صورت



اور اس مادہ میں بخونیت پیدا کرتی ہو پس حار غریزی تمام بدن میں پھیل جاتا ہے اسی وجہ سے حرارت غریزی سے تمام بدن گرم ہو جاتا ہے۔  
 اگر نوم بدن میں اخلاط حار صغریٰ پائے اور زمانہ خواب کا طبعانی ہو بدن میں حرارت غریبہ پیدا کر کے گرمی ظاہر کرتی ہے۔ اور  
 اگر بدن اخلاط اور غذا سے خالی ہو اسوقت بدن میں سردی پیدا کرتی ہے اس سبب سے کہ روح غریزی کی تحلیل ہوتی ہے اور اگر  
 کوئی خلط جوت ہا ضمیمہ پر اسکا ہضم دشوار ہو بحالت نوم بدن میں موجود ہو جب بھی بدن سرد ہو جائے گا ایسے کہ وہ خلط عاصی  
 بدن میں منتشر ہوتی ہے۔ بیداری کے افعال خواب کے ضد ہیں مگر جس وقت بیداری میں افراط ہو مزاج و دماغ کا فاسد ہو جاتا ہے کہ ایک  
 قسم کی خشکی عارض ہوتی ہے اور ضعف دماغ پیدا ہو کر اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور اخلاط سوختہ ہو کر امراض حادہ پیدا ہوتے ہیں  
 نوم میں اگر افراط ہو تو ان اعراض کے ضد پیدا ہوتے ہیں کہ بلا دت قوائے نفسانی میں اور نقل دماغ میں عارض ہوتا ہے اور  
 امراض بارہ پیدا ہوتے ہیں ایسے کہ شید تحلیل کو منع کرتی ہے۔ اور افراط بیداری اشتہاء زیادہ کرتی ہے اور خوب بھوک پیدا کرتی  
 ہے اس سبب سے کہ مادہ کی تحلیل کرتی ہے اور نقصان ہضم میں بوجہ تحلیل قوت کے ہوتا ہے۔ بے چینی اور کرٹین بدن اور میان  
 خواب و بیداری کے ضایت بد حالی کی دلیل ہے۔ غالب حالت نوم میں ہی ہے کہ حرارت اندرون جسم کے ہوتی ہے اور برودت ظاہر جسم پر  
 اسی جہت سے اور صے کی ضرورت سوتے وقت اتنی ہوتی ہے کہ بیداری میں استقرائیں ہوتی۔ بقیہ احکام نوم اور جو کچھ اسکے خواص  
 اور آثار پہچانے گئے ہیں انکی نسبت آئندہ مقامات میں اکثر مقامات پر تعرض کیا جائے گا فصل چودھویں موجبات حرکات  
 نفسانی کے بیان میں جمیع عوارض نفسانی کے تابع خواہ ہمراہ حرکات روح کے یا بطرت داخل یا بطرت خارج کے ہوتے  
 ہیں اور یہ حرکت یا دفعہ ہوتی ہے یا تصوراتی تصوراتی اور جو قوت حرکت روح کی طرف خارج کے ہوتی ہے اندر جسم کا سر ہو جاتا  
 ہے اور اکثر جب حرکت بافراط ہوتی ہے دفعہ تحلیل ارواح کی ہو کر ظاہر اور باطن دونوں سرد ہو جاتے ہیں اور اسکے بعد  
 غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہے۔ اگر حرکت روح کی اندر کی طرف ہو اسکے تابع برودت ظاہر اور حرارت باطن ہوتی ہے۔ اور کبھی ان  
 روح کا شدت ہوتا ہے تو ظاہر اور باطن دونوں سرد ہو جاتے ہیں انکے بعد بھی یا غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہے۔ حرکت روح کی طرف خارج  
 کے یا دفعہ ہو جیسے بر وقت غضب کے یا بتدریج ہو جیسے بر وقت لذت اور فرح معتدل کے۔ اور حرکت روح کی طرف داخل کے  
 یا دفعہ ہو جیسے بر وقت فرح یعنی خوف شدید کے یا بتدریج ہو جیسے بر وقت حزن اور ملال کے۔ احتقان اور تحلیل جو ادھر  
 بیان ہو رہی تھی وجہ سے غشی یا موت عارض ہوتی ہے وہ بے اسی حرکت روح کے واقع ہوتے ہیں جو دفعہ ہو مگر نقصان اور  
 زبول اصلی اسی حرکت کے تابع ہے جو اندک اندک ہو۔ ہماری مراد نقصان سے احتقان بتدریج ہے اور ایک ایک جزو میں  
 احتقان ہو دفعہ۔ اور زبول اصلی سے تصور تصور تحلیل مراد ہے جو دفعہ نہو۔ کبھی حرکت روح کی ایک ہی وقت میں داخل اور خارج  
 دونوں طرف ہوتی ہے جو قوت ایسا امراض ہو جو کونوں باتین لازم ہیں مثلاً ہم کہ اسکے ساتھ کبھی غضب اور حزن دونوں ہوتے ہیں  
 پس دونوں حرکتیں مختلف پیدا ہوتی ہیں یا خجالت کہ اسوقت پہلے حرکت روح کی طرف باطن کے ہوتی ہے پس جب عقل اور  
 تجویز بلشتی ہو اور انقباض خاطر میں انبساط پیدا ہوتا ہے روح کی حرکت بطرت خارج کے ہوتی ہے اور رنگ سرخ ہو جاتا ہے کبھی نفع  
 بدن کا ایسی ہیأت نفسانی سے ہوتا ہے جو مغائر ان اشکال کے ہیں جنکا ہم نے ذکر کیا مثلاً تصورات نفسانی ایسے امور طبعی برائے نفع  
 کرتے ہیں جیسے اظہار کچھ اس صورت کا پیدا ہوتا ہے جس صورت کا خیال نزدیک محبت کے ہوا اور اسکا رنگ قریب ہنس رنگ کے ہوتا ہے



برودت ہو یا مین ہو یا نہیں۔ اور اسکے گرد دریا نائے پٹا معا دن کیسے ہیں۔ اس شہر کے آدمیوں کا حال صحت اور مرض میں کیسا اور کونسی بیماری کے خوگر ہیں قوت بدنی اور اشتہار طعام اور جودت ہضم کیسی ہو اور کونسی غذا انکی خوش ہو۔ مکانات اس شہر کے وسیع اور شاد ہیں یا تنگ گلی کوچہ ہوا دار ہیں یا نہیں۔ بعد اسکے یہ بھی واجب ہو کہ روزانہ اور دروازے پورب یا اتر کی طرف مقرر کریں۔ بنامہ قانون کی ایسی ہو کہ پورا بخوبی اسکے اردو دھوپ کا رخ ہر طرف سے ہو کہ ہوا کی اصلاح اسی بات سے ہوتی۔ اور قرب چشمہ شیریں کا جو بڑے بڑے اور جاری ہوں اور پانی انکا لذیذ ہو اور عسقی ہوں اور صاف و پاکیزہ ہو اور جاڑوں میں سرد ہو جائے اور گرمیوں میں گرم ہے بر خلاف ان شہروں کے جو پوشیدہ ہیں ایسے پانی کا اختیار کرنا بہت اچھا اور نافع ہو۔ اب ہم ہوا اور مساکن کے بیان کو تمام کر چکا در شج و بسط انکے حالات کو لکھ چکے مناسب ہو کہ جو اسباب ہوا اور مساکن کے ساتھ شمار کیے گئے ہیں انکو بھی بیان کر دیں فصل بارہویں موجبات حرکت و سکون کے بیان میں حرکت کا فعل انسان بدن میں بحسب شدت و رصفت اور قلت اور کثرت کے مختلف ہوتا ہے جبکہ حرکت کے ساتھ سکون مختلف ہوتا ہے اعتدال پیدا کرتا ہے اور بات نزدیک حکما کے ایک قسم سبب کی جدا گانہ ہو۔ اور اس سے بھی اختلاف ہوتا ہے کہ جو مواد جسم میں بھرے ہوئے ہیں انہیں حرکت سے غلبہ پیدا ہوتا ہے حرکت شدید اور کثیر اور قلیل جو سکون سے ملی ہوئی ہو حرارت میں سبب پیدا کرنے کی شرکت رکھتی ہو مگر جو حرکت شدید کثیر ہو اس میں حرکت میں جو کثیر غیر شدید ہو اور وہ حرکت شدید جو سکون سے ملی ہوئی ہو یہ فرق ہو کہ حرکت شدید بخون بدن میں زیادہ پیدا کرتی ہو اور تحلیل اگر انہیں ہوتی ہو تو کم ہوتی ہو۔ اور کثیر تحلیل ہنرمی کرتی ہو مگر بہ نسبت تخنیں کے تحلیل زیادہ کرتی ہو۔ جسوقت افراط ان دونوں قسموں کی حرکت میں ہو بالعرض برودت حاصل ہوتی ہو ایسے کہ خارج غریزی میں تحلیل ہوتی ہو اور خشکی بھی عارض ہوتی ہو اور اگر بروقت کثرت یا غلبہ مواد کے واقع ہو تو کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل کا معین ہوتا ہے اور کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل میں نقصان پیدا کرتا ہے مثلاً جیسے حرکت و صومیوں کی بروقت دھونے کے کہ اس میں برودت اور رطوبت عارض ہوتی ہو۔ اور اگر ایسی حرکت ہو جیسے لہار بروقت کام کرنے کے کرتے ہیں اس سے نہایت گرمی اور خشکی پیدا ہوتی ہو۔ سکون سے ہمیشہ برودت حاصل ہوتی ہو ایسے کہ حرارت برانگیختہ حالت سکون میں نہیں ہوتی اور احتقان رطوبت کا اندر جسم کے پیدا ہوتا ہے اسی جہت سے سکون ترطیب کو بھی زیادہ کرتا ہے کہ تحلیل فضول کا بروقت سکون کے مفقود ہوتا ہے فصل تیرھویں موجبات خواب و بیداری کے بیان میں نوم شاہ سکون کے ہو اور بیداری مثلاً حرکت کے ہو اور دونوں کو بعد اس مشابہت کے چند امور ایسے خاص ہیں جنکی تفسیر کرنی ضرور ہو۔ نوم قولے طبعی کو تقویت دیتی ہو اس واسطے کہ بروقت سونے کے حرارت غریزی اندر جسم کے تحقیق ہو جاتی ہو اور قوائے نفسانی کو ڈھیل کر دیتی ہو اس سبب سے مساکن صوح نفسانی کی ترطیب کرتی ہو اور ان مساکن میں رخصا اور سستی پیدا کرتی ہو۔ جو ہر روح کو بخت منع کرنے تحلیل کے کہ دھت ناک کرتی ہو مگر جمیع اقسام کی ماندگی زائل کر دیتی ہو اور جدا اخلاط بافراط استفراغ پارہے ہوں انکو منع کرتی ہو ایسے کہ حالت بیداری کی حرکت سیلان کو ان اخلاط کے جو مستعد سیلان ہوں زیادہ کرتی ہو۔ مگر جو مواد کہ بطرف جلد ہوں انکے نکالنے پر نوم دفعۃً اعانت کرتی ہو ایسے کہ حرارت کو اندر محصور کر دیتی ہو اور غذا کی تقسیم بدن میں کر کے جو چیز قریب جلد ہوتی ہو اسکو دفع کر دیتی ہو اس طرح کہ اسکے دفع کے مانع کو اندر محقق کرتی ہو مگر بیداری اس فعل میں بہ نسبت نوم کے زیادہ ہو علاوہ بران نوم میں بہ نسبت بیداری کے پسینہ زیادہ برآمد ہوتا ہے ایسے کہ تقریب نوم کی سبیل غلبہ کے مادہ پر ہو۔ انیکہ تحلیل رقیق متصل کی کر کے تقریب کرے جسکے بدن میں سے حالت نوم میں عرق بہت برآمد ہوا کوئی اور سبب تقریب کا ظاہر نہ ہو جانتا چاہیے کہ اسکا بدن اتنی غذا سے مشغولی ہو کہ جبکا تحلیل نہیں ہو سکتا۔ اگر نوم کسی مادہ کو مستعد ہضم بالنعج پر پائے اسکا استحالة بطرف طبیعت خون کے کر دیتی ہو



عارض ہوتا ہو اسلئے کہ عسر ولادت کے سبب سے جو کمرن اطراف معدن میں پھٹ جاتی ہیں اسی طرح اجزاء عصب و ریف کے بھی پھٹ جاتے ہیں عروق کے پھٹ جانے سے سل عارض ہوتی ہو اور عصب و ریف کے پھٹنے سے کڑا نہ ہوتا ہو۔ مرق لطن انکا بمنہ زلفانہ کے ہوتا ہو بوقت شدت عسر ولادت کے۔ لڑکوں کو قفق مائی عارض ہوتا ہو اور جب جوان ہوتے ہیں خود بخود زائل ہو جاتا ہو۔ لڑکیوں کو ماء السطن اور رطوبت رحم عارض ہوتی ہو جب سن زاید ہوتا ہو خود بخود دور ہو جاتی ہیں۔ آشوب چشم آن لوگون کو شاذ و نادر عارض ہوتا ہو اور اگر ہو تو نہایت شدید ہوتا ہو۔ بلا جنوبی کے احکام دی ہیں جو بلا دھارہ اور فصول حارہ کے احکام میں۔ پانی آن بلا دھارہ کے اکثر شور اور کپتی ہوتے ہیں سردی میں آن لوگون کے مواد و طبی بھرے ہوتے ہیں اسلئے کہ باجنوبی کا فعل بھی ہو۔ دوانی شکم آنکو ہمیشہ عارض رہتی ہو اسلئے کہ اسکے سردی سے ہمیشہ رطوبت معدے پر گر کر کرنی ہو۔ غضا آنکے ڈھیلے و ضعیف ہوتے ہیں۔ حواس میں آنکے گرائی خواہش طعام اور شراب کا خمار یبیب صنف ہر اور معدے کے زیادہ ہوتا ہو قروح آنکے دیہیں چھے ہوتے ہیں اور قرحل پیدا ہوتا ہو۔ عورتوں کا حیض بکثرت جاری رہتا ہو اور بدشواری حاملہ ہوتی ہیں اور اکثر اسقاط ہو جاتا ہو اسلئے کہ یہ بیماری انہیں کثرت سے ہوتی ہو اور کوئی سبب اسقاط کا نہیں ہو۔ مردوں کو اسہال خونی اور بواسیر اور رمد رطب جو بہت جلد تحلیل ہوتا ہو عارض ہوتے ہیں۔ کمول کا یہ حال ہو کہ جب کاسن چاس برس سے بڑھ جائے آنکو فالج بکثرت نوازل کے لاحق ہوتا ہو۔ اور عام کمول کو سبب متلا سے مرکہ بلو اور صبح اور تھو عارض رہتا ہو حمیات غشی پیدا ہوتے ہیں جن میں حرارت اور برووت مجتمع ہوتی ہو۔ حمیات آنکے طویل و رشتوی اور لیلی ہوتے ہیں حمیات حارہ کثر عارض ہوتے ہیں اسلئے کہ اسہال انہیں بکثرت ہوتا ہو اور لطیف اخلاط کی تحلیل ہوتی رہتی ہو۔ شرقی بلاد میں جو ایسے شہر ہیں جنکے پورب کجانب کھلی ہوئی اور اسی کھلتی ہوئی جانب کے سامنے آباد ہیں صحیح اور ہوا وہاں کی جیدا اور آفتاب ول نہار میں آن پر طلوع کرتا ہو اور وہاں کی ہوا کو صاف کرتا ہو اور جب اُس جانب سے نکل آتا ہو ہوا صاف ہو جاتی ہو ہوائیں ایسے شہروں میں لطیف چلتی ہیں کہ آفتاب کی طرف سے آتی ہیں اور آفتاب خود بھی آنکے پیچھے اپنی عرضی حرکت سے متحرک ہوتا ہو اور حرکت ہوا اور آفتاب کی یکساں ہوتی ہو۔ بلاد مغربی جنکی جانب مغرب کھلی ہوئی ہو اور پورب کی جانب بند ہو ان کے سامنے تھوڑی دیر تک نہیں آتا اور ادھر آفتاب کا سامنا ہوا کہ اُسے بعد آفتاب کا شروع ہوتا ہو اسی وجہ سے وہاں کی ہوا میں لطافت نہیں پیدا ہوتی اور نہ ان بلاد میں آفتاب خشکی پیدا کرتا ہو بلکہ آنکو تر اور غلیظ چھوڑ دیتا ہو۔ اگر ایسے شہروں میں آفتاب کی طرف سے ہوا آئے تو ہوا مغرب سے آسکتی ہو اور رات کے وقت آتی ہو اسی وجہ سے احکام اس بلاد کے مثل احکام بلاد مرطوبہ المزاج اور غلیظ حرارت میں معتدل کے ہوتے ہیں۔ اگر ہوا میں ان بلاد کے کثافت عارض نہوتی البتہ طبیعت ہوا کی مشابہ بریج کے ہوتی مگر یہ ہوا صحت میں بلا شرقی کی ہوا سے بہت کم ہو لیل تفات کرنا اُس شخص کے قول کی طرف جسے یقیناً یہ بات تجویز کی ہو کہ قوت ان بلاد کی مثل قوت بریج کے علی الاطلاق ہو کچھ ضرور نہیں بلکہ یہ بلاد بقیاس اور جانب کے شہروں کے بیشک اچھے ہیں۔ ایک قسم کی بُرائی ان شہروں میں یہ ہو کہ آفتاب جب آنکے سامنے آتا ہو اسوقت بہت گرم ہوتا ہو اور تھیں اقلیم پر بکثرت بلندی کے آمادہ ہوتا ہو اور دفعۃً بعد برووت شب کے انہیں طلوع کرتا ہو۔ اور چونکہ انکی ہوا کا مزاج مرطوب ہو آوازیں انکی مٹی بھی ہوتی ہیں خصوصاً فضل خریف میں بکثرت نزلے کے اختیار مساکن اور انکے تھیم اسباب کا بیان جو شخص کسی شہر میں رہنا اختیار کرے اسکو لائق ہو کہ پلے ہانکی مٹی کی قسم کو بچانے اور حال شہر کا بلندی اور پستی میں دریافت کرے۔ اور اسکا بھی لحاظ کرے کہ اسکے جانب کو کسی کھلی اور کون پوشیدہ ہو۔ اور پانی اور اسکی خاصیت اصلی اور اسکا گذر اور کھلا اور بند ہونا اور نیچا ہونا بھی معلوم کرے اور یہ بھی سمجھ لے کہ معرض انکشاف ہو یا نہیں اور ہوا اس پانی تک پہنچتی ہو یا سطح زمین سے دور ہو۔ اور اُس مقام کی ہواؤں کو بچانے کے صحیح ہیں اور



میں کھڑے عارض ہواؤں کی جاتی ہے۔ اور جو ہواؤں کے واسطے دماغ تک پہنچ جاتی ہے۔ صیغ کی فضل ان میں بہت گرم ہوتی ہے اور شہر میں سردی کی زیادتی ہوتی ہے۔ بلند زمین کے مکانات کے رہنے والے بہت صحیح اور قوی اور بزرگ درختوں میں بڑی بڑی ہوتی ہیں بہت بلاد کے رہنے والے ہمیشہ شدت حرارت سے اذیت ہوتا ہے۔ ہواؤں کی جاتی ہے۔ اور پانی سرد انگوٹھیں ملتا خصوصاً اگر پانی ان کے شہر میں بہت ہوا یا تھوڑی دین میں جاری ہو خواہ زمین شہر یا زمین علاقہ یہ ہر کہ ایسے بلاد کے پانی بسبب ہوا کے بھی رومی ہوتا ہے۔ جو بلاد زمین سنگ لاش میں آباد ہوں وہ کہہ ہوئے زمین آسمان ہوں کہ پانی زیادہ تر مٹی کے سے انکی ہوا بند ہو جائے ان بلاد کی ہوا نہایت گرم ہوتی ہے اور شہر میں سرد ہوا جاتی ہے اور ان کے بدن سخت ہوتے ہیں اور بدترانہ اور پانی بہت اذیت دیتی ہے۔ قوی میوہ اور میوہ کی ان پر خالص ہوتی ہے اور بدترانہ اور سنگ لاش کے دھوئی کھاتی ہے کا دماغ میں بھرا ہوا زمین میں اگر مودہ کا عرصہ فاصلات میں انکی طبیعت اور تیز۔ برکت کے ہواؤں کی آبادی وہاں کے لوگوں کا حکم مثل اور بلاد بارہ کے ہواؤں کے بلاد میں ہوا بہت طبیعت پر جب تک کہ زمینیں صلیبی ہوں یا کینہ ہوتی اور بعد کھینچنے کے اگر پانی ایسے جانب میں ہوں کہ شہر میں ہواؤں کو زمین گرم ہو کہ ٹپٹ جاتی ہے۔ دریاؤں کے بلاد کا حال ہو کہ وہاں کی حرارت اور برودت معتدل ہوتی ہے ایسے کہ رطوبت ان بلاد کی انفعال میں حاصلی و منفرد ہوتی ہے اور جو چیز رطوبت میں قائم ہوتی ہے ان کے نفوذ کو قبول نہیں کرتی ہر مگر کیفیت رطوبت کی ان بلاد میں غلبہ ہوتی ہے۔ اگر یہ بلاد شمالی ہوں قرب دریا کا اور نشیب زمین کا انکی تغیریل کرے گا۔ اور اگر جنوبی ہوں اور ہواؤں کی بنظر عرض بلکہ گرم ہواؤں وقت قرب دریا اور نشیب زمین کا ان کے اعتدال کو مضبوطی لگائے ان دونوں کی ضد میں اعتدال حاصل ہوتا ہے یعنی ارتفاع مکان اور بعد دریا ان بلاد کا اعتدال قائم کرے گا شمالی بلاد کا حکم ان دونوں میں ان بلاد بارہ کے مثل ہیں جن میں عارض عصر اور حقائق بخارات بکثرت ہوتے ہیں اور اخلاط ان بلاد میں بکثرت باطن میں جمع ہوتے ہیں مقتضاً ان بلاد کا یہ بھی ہو کہ مضمحل ہوتا ہو اور عریض ہوتی ہے اور رعات بکثرت عارض ہوتا ہے ایسے کہ امتلا بہ میں زیادہ ہوتی ہے اور اعتدال کم ہوتا ہے۔ ہواؤں میں بکثرت جاتی ہیں۔ صریح ان بلاد میں عارض نہیں ہوتی ایسے کہ اندرون جسم میں محبت ہوتی ہے اور عارض غریبی کی باطن میں کثرت ہوتی ہے۔ ہر کہ کسی کو صریح عارض ہوا نہایت قوی ہوتی ہے ایسے بدرون سبب قوی کے عارض نہ ہوگی۔ قروح ان کے بدن کے بہت جلد اچھے ہوتے ہیں ایسے کہ انہیں قوت ہوتی ہے اور خون ان کے بدن میں صالح ہوتا ہے اور خارج سے کوئی سبب یا انہیں ہوتا کہ ان کے قروح میں رفا اور نرمی پیدا کرے۔ اور چونکہ حرارت ان کے قلب میں زیادہ ہوتی ہے اخلاط سببی یعنی مثل درندوں کے رکھتے ہیں۔ انکی عورتیں خور حسی سے بخوبی پاک نہیں ہوتیں۔ ایسے کہ حسیں کے خون کی روانی ان کے بدن میں پوری نہیں ہوتی کہ سمات میں قبض ہوتا ہے اور جو چیز خون کو روان کرے اور مساک میں رفا پیدا کرے وہ ان کے بدن میں نہیں پیدا ہوتی ایسا واسطے وہ عورتیں بنا بر قول طبائے عارضینے بانچہ ہوتی ہیں ایسے کہ ان کے رحم حسی سے پاک و صاف نہیں ہوتے۔ حالات عورتوں کے ہمارے مشاہدہ اور تجربہ کے بلاد بزرگ میں خالوت ہوتے ہیں بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ ان عورتوں کی شدت حرارت غریبی قائم مقام ہوتی ہے اس نقصان کے جو ان کے بدن میں نقصان اسباب خارجی سرخی اور سیلان پیدا کرنے والی سے پیدا ہوا ہے یعنی جو کام سیلان اور رفا کا اسباب سے خارجی پیدا ہونا چاہیے وہ انکی حرارت غریبی سے حاصل ہوتا ہے۔ طبائے بھی کہتے ہیں کہ ان عورتوں کو اسقاط کر عارض ہوتا ہے اور یہ ایک دلیل صحیح ہے اس بات پر کہ ایسے بلاد کے رہنے والے قوی المزاج ہوتے ہیں۔ ولادت ان کے لڑکوں کی بدشواری ہوتی ہے اس واسطے کہ اعضائے دلالت ان کے لیفت اور عروق وغیرہ سے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور زمین بند ہوتی ہیں۔ اگر اگر اسقاط کرنے میں سبب اسکا برودت ہوتی ہے۔ دودھ انہیں کم پیدا ہوتا ہے اور قوام میں قلیظ ہوتا ہے ایسے کہ برودت کا غلبہ نفوذ اور سیلان کو منع کرتا ہے کبھی ایسے بلاد میں خصوصاً ضعیف القوی کو مثل عورتوں کے کہ ازاد رسل عارض ہوتی ہے۔ باخصیص جس وقت وضع حمل کرتی ہیں انکو سالہ کنز از بکثرت شدت زحیر یعنی چھش کے



ہو اسے شمالی اس رطوبت کو پھڑک کر بطرف باطن جسم کے لیجاتی ہو اور کبھی اس رطوبت کو کھول کر بطرف خارج دفع کرتی ہو اسی واسطے ایسے وقت  
سیلان مواد کا سر سے زیادہ ہوتا ہو اور بیاریان سینہ کی بہت ہوتی ہیں جو بیاریان باد شمالی سے پیدا ہوتی ہیں انکی تفصیل یہ ہے پھول میں درد ہونا  
وجہ مثانہ وجہ رحم عسر بول سرفہ درد پہلو اور پسلی اور سینہ اور شہریرہ پہلو دون میں ہو اسے جنوبی بدن میں سستی پیدا کرتی ہو مسامات کھول دیتی ہو  
اغلاطین جہ سیمان ہوتا ہو انکو بطرف خارج دفع کرتی ہو۔ سر میں گرانی پیدا کرتی ہو۔ قروح میں فساد برپا کرتی ہو۔ امراض میں ٹکس پیدا کرتی ہو  
بدن میں ضعف پیدا کرتی ہو۔ قروح اور تقرس میں ایک قسم کی خارش پیدا کرتی ہو۔ درد سر کا سیمان ہوتا ہو۔ نیند میں غلبہ پیدا ہوتا ہو۔  
حمیات میں عفونت پیدا ہوتی ہو مگر حلق میں خشونت اس ہوا سے پیدا نہیں ہوتی۔ سپردا ہوا اگر آخر شب و رات میں نار میں چلے تو اس ہوا سے  
لمکراتی ہو حسین اعتدال بذریعہ آفتاب کے ہو جاتا ہو اور لطافت پیدا ہو جاتی ہو۔ اور رطوبت کم ہو جاتی ہو۔ پھر اس وقت کی ہوا ہوا گرم  
خشک لطیف ہوتی ہو۔ اور اگر آخر روز اور اول شب میں پڑا چلے اسکا حکم خلاف اس حکم کے ہے یعنی سرد تر غلیظ ہوگی حاصل یہ ہے کہ پڑا پھول سے  
بہر حال بہتر ہو۔ پھول ہوا اگر اول روز اور آخر شب میں چلے تو آفتاب کی حرارت اس میں کچھ اثر نہیں کرتی اس جہت سے کثیف اور غلیظ  
ہوتی ہو اور اگر آخر روز اور اول شب میں چلے اسکا حکم برعکس ہو فصل گیا رھو میں طبائع مساکن کے موجبات کا بیان  
تغیرات ہوا کے بیان میں کچھ حالات مساکن اور بلاد کے بھی ہم بیان کر چکے مگر اب ہم چاہتے ہیں کہ ایک کلام مختصر دوسری ترتیب پر  
بیان کریں اور اسکا لحاظ نہیں کیا گیا کہ مضافین گذشتہ کی تکرار ہو کر بدون تکرار کے ادا سے مطلب بھی نہیں ہو سکتا ہو۔ یہ بات تو اوپر  
معلوم ہو چکی کہ مساکن اور بلاد کے حالات بنسبت بدن انسان کے بلندی اور پستی اور دریا اور پہاڑوں کی وجہ سے جو گرد بلاد کے ہون  
مختلف ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ مٹی کی تاثیر بھی آب و ہوا میں اختلاف پیدا کرتی ہو اگر مٹی خالص ہو یا سیاہ ہو یا اس میں  
قوت سعدی ہوا سب کی تاثیر بدن انسان میں جدا جدا ہو۔ اور بانی کا زیادہ اور کم ہونا اور درخون کا گردش ہونا یا ہونا یا معادن  
اور قبروں کا قریب شہر کے واقع ہونا اور مدار جزیرہ متغیر شہر ہوئی گردش کے ذلنا ان اسباب سے بھی مزاج میں شہر کے تغیر عظیم واقع ہوتا ہو اور  
یہ بھی معلوم ہو چکا کہ مزاج ہواؤں کے بنسبت عرض بلد و مٹی اور قرب پہاڑ اور دریاؤں سے اور خاص نظر ان ہواؤں کے جو اس بلد میں چلتی ہیں کو  
دریافت کیا جاتا ہو۔ الغرض جو ہوا بہت جلد سرد ہو جائے بروقت غروب آفتاب و گرم ہو جائے بروقت طلوع آفتاب کے وہ لطیف ہو اور جو  
انکے مخالف ہو وہ کثیف پھر سب ہواؤں میں بدتر وہ ہوا ہو جو دل میں تنگی پیدا کرے اور سانس کو روکے۔ اور اب ہر ایک مسکن کا حال  
جدا جدا ہم بیان کرتے ہیں جس شہر میں گرمی زیادہ ہو رنگ بدن کا سیاہ ہوتا ہو۔ اور بال سید اور گول مثل سیاہ مچ کے ہو جاتے ہیں۔ مضاف  
میں ضعف ہوتا ہو۔ اگر اس ہوا میں تحلیل زیادہ پیدا ہو اور رطوبت کم ہوں پیری جلد تر عارض ہوتی ہو جیسے جش کے لوگ تین مس کی جو میں  
بڑھے ہو جاتے ہیں دل میں آنکھ خوف بہت ہوتا ہو اسلئے کہ روح میں تحلیل زیادہ ہوتی۔ اور گرم بلاد کے لوگوں کے بدن نرم ہو جاتے ہیں مساکن  
سرد کے لوگ قوی اور شجاع ہوتے ہیں ہضم اسکا بہت درست ہوتا ہو جیسا اور پر بیان ہوا۔ پھر اگر برودت کے ساتھ رطوبت بھی ہو تو نیم گرم ہوتے  
ہیں۔ اور رگین گوشت سے بند ہوتی ہیں مثلاً اصل انہی جو کہ پرنسپل شہر تے یا نرم اندام اور نازک بدن ہوتے ہیں موطبات کے لوگ سمجھانے اچھے اور  
جلد انکی نرم استرخا انکے اعضا میں بیاضت کرنے سے جلد آجاتا ہو فصل صیف انکی بہت گرم نہیں ہوتی اور نہ شتا میں انکے بروقت فالج آتی ہو کہ جس  
رطوبت سے انکے بدن متغیر ہوتے ہیں اسکو پھڑک دیتے ہیں۔ حمیات فزہ اور اسماں در کنا خون جفیض اور لوسیر کا انہیں کثرت ہوتا ہو قروح اور  
بولسیر و عرق اور قلاع اور صرغ کی انہیں کثرت ہوتی ہو۔ بلادیا لیس کے آدمیوں کو بیات عارض ہوتی ہو کہ انکے مزاج میں خشکی پیدا ہوتی ہو اور انکی جلد



عقون کو قبول نہیں کرتا بلکہ ایسی کیفیت میں استحالہ ہو جاتا ہے یا اسکا جو ہر متحمل ہو کر کسی دوسرے بسط کی طرف جلا جاتا ہے بلکہ ہماری مراد ہوا سے وہ ہوا ہے کہ جسکا جسم جو میں بھرا ہوا اور پرانگندہ ہوا اور اس میں ہوا سے جیتی اور اجڑے لائی جو بخارات زمین سے پیدا ہوتے ہیں اور اجڑے ارضی جو دھان میں ملکر معدود کرتے ہیں درخت اور اجڑے ناری سب سے ہوتے ہیں۔ پھر اس جسم مرکب کا جو ہم ہوا نام رکھتے ہیں اسکی ایسی مثال ہے جیسے آب دریا اور نالوں کے پانی کو ہم پانی کہتے ہیں اگرچہ وہ آب لعل و بسط نہیں ہے بلکہ مرکب ہے ہوا اور ارض و نار سے مگر جو غالب ہے پانی ہے۔ یہ ہوا جسکا ذکر اوپر ہو کبھی متعفن ہو جاتی ہے اور اسکے جوہر میں دانت آ جاتی ہے جیسے نم لے اور گڑھوں کے پانی میں عقون پیدا ہوتی ہے اسکا جوہر بھی ردی ہو جاتا ہے اکثر عارض ہونا ہوا اور عقون ہوا کا آخر میں گرمی اور آخر ترخیف کے ہوتا ہے۔ جو بخار یا نیا سے پیدا ہوتی ہیں اسکا ذکر ہم اور کسی مقام پر کرینگے یعنی آخر کتاب چارم میں بعد حیات کے مگر وہ بیان جو اس ہوا کی کیفیات سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ حرارت اور برودت میں اس کیفیت تک پہنچے کہ جسکا تحمل نمونے تا انیکہ زراعت اور تولد اور تناسل میں فساد عارض ہو اور یہ فساد یا بد استحالہ کے طرف متعفن کے ہو جیسے شدت سے گرم ہو جائے اور فساد عارض ہو یا استحالہ طرف غیر جنس کے ہو جیسے سرد ہو جانا ہوا کا اگر میوں میں کسی سبب خارجی کے عارض ہونے سے ہو۔ ہوا میں جو بوقت تغیر ہو بہت سے عوارض بدنی پیدا ہوتے ہیں اسلیے کہ ہوا جو وقت متعفن ہوتی ہے اور اخلاط میں تعفن پیدا ہوتا ہے اور اخلاط کے تعفن سے جو غلط قالب میں محصور ہو یعنی خون وہ کبھی متعفن ہو جاتی ہے اسلیے کہ تعفن ہوا کا بہت جلد قلب تک پہنچتا ہے بلنسبت اعضاء کے۔ اور اگر ہوا میں گرمی زیادہ پیدا ہوتی ہے جو بربند و حصیل ہو جاتے ہیں اور طویات تحلیل ہو کر پیاسی یا دہ معلوم ہوتی ہے اور تحلیل روح کی ہو کر قوت ساقط ہو جاتی ہے۔ ہضم جید نہیں ہوتا اسلیے کہ خارج غریزی یعنی خون جو اندر بدن کے ہوا و طبیعت کی صحت افعال کا وہی الہو تحلیل ہو جاتا ہے اسی وجہ سے رنگت میں زردی آ جاتی ہے کہ رنگ سرخ کرنے والے اخلاط تحلیل پاتے ہیں اور صفرا سب اخلاط پر غالب ہوتا ہے اور قلب میں گرمی غیر طبعی پیدا ہوتی ہے اور اخلاط میں وانی پیدا ہو کر عقون آ جاتی ہے اور جو تجا و لیت اندر دینی میں اور جو اعضاء ضعیف ہیں انکی طرف متعفن اخلاط میل کرتے ہیں۔ ہوا سے گرم اچھی نہیں ہے حق میں ان بدنوں کے جو خوشحال ہیں البتہ کبھی مستفی مغلوج اصحاب کو از بار و نزلہ بار و شیخ رطوبی اور لقوہ کو مفید ہوتی ہے۔ ہوا سے بار و خارج غریزی یعنی روح اور خون کو اندر جسم کے محصور اور بند کرتی ہے جب تک اس میں اسقدر افراط نہ کہ تمام باطن میں خارج غریزی کو بجھا دے کہ اس سے موت واقع ہوتی ہے۔ اور جب تک سرد میں افراط ہو مواد کو سیلا آج باز رکھتی ہے مگر اس سے نزلہ پیدا ہوتا ہے اور پٹھوں میں ضعت ہو جاتا ہے اور قصبہ ریه کو ضرر شدید پہنچتا ہے۔ اور جب برودت ہو اس میں اس کم ہوا ہضم کو قوی کرتی ہے اور تمام افعال باطنی کو قوت دیتی ہے اور آثار شہوت اور خواہش طعام کو بقوت ظاہر کرتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ شدت آرمیوں کو ہوا سے سرد و بہت مناسب ہے بلنسبت ہوا سے زیادہ گرم کے ہوا سے سرد کے ضرر ان افعال میں ہیں جو متعلق پٹھوں سے ہیں اور مسامات کو بند کرتی ہے اور پٹھوں کے اندر جو رطوبت بھرتی ہے اسکو بخور و لیتی ہے ہوا سے مرطوب اکثر افراد جن کے موافق ہر رنگ و جلد کو درست کرتی ہے اور گرمی پیدا کرتی ہے اور سام کو پاک و رکشاہ کرتی ہے مگر عقون بہرہ آدگی پیدا کرتی خشک ہوا کے افعال بالکلیہ ہوا سے مرطوب کے خلاف ہیں فصل سوم ہواؤں کے اصلی طبیعت کے بیان میں جنہ حالات ہوا کے از قسم تیرات کسی قدر بیان کیے مگر اب ہمارا یہ ارادہ ہے کہ بلنسبت ہواؤں کے اثر کے ایک قول جامع دوسری ترتیب کہیں اور بادشالی سے شروع کیوں کہ اس میں کم کثرتیں کہ بادشالی تقویت دیتی ہے اور بدن کو مضبوط کرتی ہے اور سیلان رطوبت کا جو ظاہر بدن میں ہوتا ہے اسکو منع کرتی ہے اور مسامات کو بند کرتی ہے اور ہضم کو قوی کرتی ہے اور والی شام برطوت کرتی ہے اور بول میں اور پیدا کرتی ہے ہوا سے وانی کی عقون کو زائل کر کے اسکو درست کر دیتی ہے۔ اگر پہلے با جنوب چلے اور اسکے بعد شمال چلے تو ہوا سے جنوبی سے سیلان رطوبت ہوتا ہے اور



کہ جس طرف گرمی زیادہ ہو اور آفتاب نزدیک ہو اور طوبہ کی یہ وجہ ہو کہ دریا بطرف جنوب کے ہلو گون سے جو مکان نقل چارم کے  
ہیں واقع ہیں اور باوصفیکہ ہوا جنوبی حرارت آفتاب کا فعل آئین قوی ہوتا ہو اور بخارات زیادہ اٹھ کر ہواؤں سے ملتے ہیں اسی جہت سے اس میں  
ارضا اور سستی بدن کی زیادہ پیدا ہوتی ہو شمالی ہوا سرد ہوا سیلے کہ پاٹرون پر اور سرد مقامات جن میں برت بکثرت ہو اسپر گز کر ہم تک  
پہنچتی ہو اور یا بس بھی ہو کہ اسکے ہمراہ بخارات کثیر نہیں ہوتے اسلئے کہ خلل جانب شمال میں کم ہو اور نہ یہ ہوا دریا کے جاری پانی پر گزرتی ہو  
جو اس میں رطوبت پیدا ہو بلکہ یا تو بستر پانی پر اسکا مرد ہوتا ہو یا میدانوں پر سے گزرتی ہو یہ ہوا ہر وقت اور رطوبت میں معتدل ہو  
مگر خشکی میں بنسبت پچھو کے زیادہ ہو اسلئے کہ شمال میں مشرق کے دریا بنسبت شمال مغرب کے کم ہیں اور ہم شمالی ضرورتیں متحرک کرتا ہو  
یہ خاصیت پُر و ا ہوا کی بنسبت اُن بلاد کے ہو جہاں کا شیخ الرئیس متوطن ہو ہمارے بلاد میں جسکا عرض بلد ستائیس در طول قریب چودہ  
کے ہو پُر و ا ہوا مرطوب ہو اور اسوجہ سے ہاتھ پاؤں کا ٹوٹنا اور اوجاع مفرمہ کا اشتداد اور دیگر عوارض رطوبی زیادہ ہوتے ہیں مگر  
پچھو ہوا میں رطوبت ہو مگر کم اسلئے کہ وہ دریاؤں پر سے گزرتی ہو ہم تک پہنچتی ہو اور اس جہت سے کہ حرکت آفتاب کی اور حرکت پچھو ہوا کی  
آپس میں ضد رکھتی ہو باین وجہ اس ہوا کی تحلیل آفتاب نہیں کرتا ہو جیسے پُر و ا ہوا کی کرتا ہو خصوصاً اکثر ابتدا سے بہار میں پیدا ہوا چلتی ہو  
اور پچھو اکثر آخر روز میں چلتی ہو اسی واسطے اکثر پچھو ہوا میں گرمی کم ہوتی ہو بنسبت پُر و ا کے اور اٹل بطرف برودت کے ہوتی ہو اور  
پُر و ا بہت گرم ہوتی ہو اگرچہ پُر و ا اور پچھو دونوں بقیاس باد شمال اور جنوب کے معتدل ہیں کبھی ان احکام میں بحبت اختلاف بلاد کے فرق  
ہو جاتا ہو کم سبب و قسم کے پیدا ہوتے ہیں مثلاً بعض بلاد میں ایسا فرق ہوتا ہو کہ ہولے جنوبی سرد ہو جاتی ہو بحبت قریب ہونے برف کے  
پاٹرون کے کہ اکثر ہوا میں گزرتا ہو بلکہ برودت ہو جاتی ہیں اور کبھی شمالی ہوا بنسبت جنوبی کے زیادہ گرم ہو جاتی ہو اسلئے کہ خشک میدانوں میں  
اسکا گند ہوتا ہو اور سموم وہ ہوا کے گرم ہو جو گرم میدان سے گزرتا ہو یا از قسم اُن دھانات کے ہو جو جو میں علامات ہلکا اور خون انگیز سے پیدا  
ہوتے ہیں مثلاً آگ کے اسلئے کہ وہ دھانات اگر تحلیل اور گران ہیں انہیں اسی جگہ پر شعلہ اٹھ کر بھڑک پیدا ہوتی ہو اور جزو لطیف اس سے  
جدا ہو جاتا ہو اور ثقیل نیچے اترتا ہو کہ اس سے کسی قدر التاب اور ناریت باقی رہتی ہو چینی ہوا میں قوی ہیں بنا برتجو نیز علامت فلاسفہ کے انکی  
ابتدا بحسب فوق سے ہوتی ہو اگرچہ انکے مواد کا مبدیہ ہو مگر مبدیہ انکے حرکات اور سلنے اور سخت ہونے کا اور یہ کیجا نب ہو اور یہ حکم تو عام  
اور کلی ہو یا اکثری اثبات اس حکم کا حکیم طبعی کے ذمہ تحقیق میں اس مسئلہ کے ہم ایک فصل جدا گانہ لکھیں گے جو وقت بیان مکان اور بلاد کا کر نیکی خطرات  
بلاد کا بحسب مٹی کے کئی کئی طرح پر ہوتا ہو اور اقسام اسکے مختلف ہیں بعض قسم وہ ہو جسے طین النحر کہتے ہیں وہ مٹی ہو جو آمیزش ریگ و شورے وغیرہ  
سے پاک ہو جیسے ہندوستان میں سینڈول ہوتا ہو اور ایک قسم ہو جو مشابہ پتھر کے ہوتی ہو اور اس میں حیرت غالب ہوتی ہو اور ایک قسم ایسی ہو کہ میں ریگ  
کی آمیزش بہت ہوتی ہو اور بعض قسم مٹی کی سیاہ ہوتی ہو پھر اسکی دو قسم ہیں ایک قسم تری ہو یعنی زباب ناک اور دوسری شورہ ناک اور بعض  
ایسی ہو کہ اسپر قوت معانی غالب ہے ہو مگر ہر قسم کی مٹی اپنے شہر کی آب ہوا میں تخرید کرتی ہو فصل نویں بیان میں تائیرات تغیرات ہوا کے  
جو روی ہیں اور خلافت مجری طبعی کے ہیں جو تغیرات خارج طبیعت سے ہیں یا بوجہ بدلنے جو ہر ہوا کے ہوتے ہیں یا بحسب تغیر ہونے  
کیفیت ہوا کے جو ہر ہوا کا تغیر ہو گا اس میں داریت پیدا ہوا یہ روارت اس جہت سے نہو کہ اسکی کوئی کیفیت میں کمی اور بیشی پیدا ہو یہ ہوا بانی ہو  
کہ آئین عفوئت آجاتی ہو جیسے پانی میں عفوئت پیدا ہوتی ہو کسی گڑھے میں بھر ہوا اور اسکا فزہ اور رنگ بدل جائے ہماری مراد ہوا سے  
ہوا سے بسیط محض نہیں ہو اسلئے کہ وہ ہوا اگر دہمارے بدن کے نہیں ہو اور اگر ہوا سے بسیط کا وجود ہو تو شاید اس کے مخالف ہو ہر اہل سبط ہر



ایسے کہ نشیب کے مقام کی آبادی چونکہ زمین سے ایسی جگہ متصل ہے جس میں سخونت اور گرمی بوجہ اشتداد شعاع شمس کے قریب ارض کی وجہ سے زیادہ ہو  
 اس میں حرارت بھی زیادہ ہو مگر یہ کیفیت انہیں مقامات کی ہر جو قریب ہمارے مسکن کے ہیں۔ اور بلندی پر جو بلور واقع ہیں جہاں آس جگہ سے  
 دور ہر جہاں شعاع آفتاب کی شدت ہوتی ہو اس سبب سے آس مقام میں سردی زیادہ ہوتی ہو دلیل اس مسئلہ کی طبیعت میں بیان ہوتی ہو  
 اگر عین مثل آس گڑھی کے ہو جبکہ عمق عرض سے زیادہ شعاع اس مقام پر زیادہ بند ہوگی اور گرمی بھی زیادہ ہوگی اور جس مقام میں طبعی سبب  
 پہاڑوں کے ہو اگر پہاڑ اس مقام میں مغز لہ جائے قرار کے ہو تو وہ اسی قسم میں داخل ہو جبکہ ابھی بیان ہوا اور اگر پہاڑ اس کے گرد ہو تو ہم  
 وہ ہو جبکہ بیان تفصیلی کا اب ہم ارادہ کرتے ہیں۔ پہاڑ کی تاثیر جو زمین و طرح سے ہوتی ہو ایک طریقہ یہ ہو کہ پہاڑ آفتاب کی شعاع کو  
 بلند پر بھیر لاتا ہو یا آفتاب کی شعاع کو بلند سے چھپا دیتا ہو۔ دوسرا طریقہ یہ ہو کہ ہوا کے آنے کو بلند سے منع کرے خواہ ہوا کے چلنے کی  
 اعانت کرے مثال پہلے طریقہ کی پہاڑ کسی شہر کے اتر طرف ہو اور وہ شہر خط استوار کے قطب شمالی کی طرف واقع ہو یا ہریل کلی  
 کے تو آفتاب اپنے مدار میں اُسپر چمک کر گرمی کا انکاس شہر کی طرف کرے چمکے وہ شہر گرم ہو جائیگا اگرچہ شمالی ہو اسی طرح اگر پہاڑ شہر سے  
 پچھم طرف ہو اور پورب کی جانب چلی ہو جب بھی انکاس شعاع کا بلند پر ہوگا۔ اور اگر پہاڑ پورب کی طرف ہو تو اس قدر گرمی بلند میں  
 نہ پیدا ہوگی ایسے کہ اس پہاڑ سے آفتاب کا سامنا بعد زوال کے ہوگا اور بعد زوال کے آفتاب ساعت بساعت پچھم طرف بڑھتا جاتا  
 ہو اور اس پہاڑ سے دور ہو جاتا ہے پس تیزی کیفیت حرارت شعاع کی بھی کم ہوتی جاتی ہو۔ اور پچھم طرف کی یہ کیفیت نہیں ہوتی بلکہ ہر طرف  
 ہر وقت صبح سے لیکر جب تک آفتاب اس پہاڑ کے آرمین نہ آئے قریب ہوتا جاتا ہو مثال دوسرے طریقہ کی ہو اور کو پہاڑ  
 اس طرح منع کرے کہ شہر کے اتر طرف واقع ہو اور با و شمال جو تہرید کرتی ہو اسکا سد راہ ہو اور بکثرت آسمین با جنوبی جو تشخیص  
 پیدا کرتی ہو چلے۔ یا وہ شہر اس طرح پر واقع ہو چچ میں دو پہاڑوں کے کہ ہوا کے نکلنے کی راہ کھلی ہو مگر تنگ ہو اس جگہ پر یہ ہوا بہت  
 زور سے چلے گی بہ نسبت اس شہر کے جو صحرائیں واقع ہو ایسے کہ ہوا کی شان سے یہ بات ہو کہ جب تنگ راہ پاتی ہو برابر اس طرف کھتی ہو اور  
 سکون و آرام نہیں ہوتا اسی طرح پانی وغیرہ بہنے والی چیزوں کا بھی حال ہو اور علت اسکی طبیعت میں چھانی جاتی ہو۔ نہایت معتدل  
 شہر پہاڑوں کی لحاظ سے باعتبار چھپنے اور کھلنے کے وہی شہر ہو جبکہ پورب اور اتر کھلا ہو اور پچھم اور دکن بند ہو۔ دریاؤں کی یہ کیفیت ہو کہ جو شہر  
 قریب دریا کے واقع ہیں ان میں رطوبت زیادہ ہوتی ہو پھر اگر دریا اتر کی طرف واقع ہو رطوبت کے ساتھ برودت بھی پیدا ہوگی اس لیے کہ  
 ریح شمال پانی پر چمکے اور اسکی برودت حاصل کرے اس شہر تک پہنچے گی۔ اور اگر دریا دکن طرف ہو ہوا جنوبی زیادہ تر غلبہ ہوتی ہو خصوصاً  
 اگر ہوا کوئی متغیر پائے مثل پہاڑ وغیرہ کے کہ اُسپر شہر کہ شہر تک پہنچے۔ اگر دریا پورب طرف ہو اسکی تربیت واسطے جو کہ بہت زیادہ ہوگی نسبت  
 اس کے کہ پچھم طرف واقع ہو اس واسطے کہ حرارت آفتاب کی پورب طرف کے دریا پر زیادہ شہر لگی اور تحلیل میں بھی زیادتی پیدا ہو اگر کوئی اور قریب بھی  
 زیادہ آفتاب کو اس صورت میں ہوگا اور مغرب کی جانب میں ایسا ہوگا حاصل یہ ہو کہ قریب دریا کا تربیت ہوا میں نہادہ پیدا کرنا ہو پھر اگر ہوا  
 بکثرت چلے اور زمین پر چلنا اسکا کسی پہاڑ وغیرہ کے ذریعہ سے رک جائے تو عفونت سے محفوظ ہوگا اور اگر ہوا دریا کی روانگی پر قارہ نہواؤں کے  
 چلے تو خود ہوا بھی مستعد عفونت پر ہوگی اور غلط طبع میں بھی عفونت پیدا کرے گی ایسی ہوا جو مستعد عفونت ہو با و شمال ہوا کے بعد پیدا ہو اس کے چھو اور بہت  
 ہواؤں میں ہوا سے جنوبی ہو۔ جو تغیرات ہوا میں نظر نفس ہوا کے ہوتے ہیں و طرح ہوتے ہیں اور اسکا بیان بھی ہم دو طرح سے کرتے ہیں۔ ایک بیان  
 بطریق کلی اور دوسرا بیان بطور جزئی اور مخصوص اس واسطے کہ ہر ملک کے یہ بات علی الخصوص ہو کہ ہوا سے جنوبی اکثر بلاد میں گرم اور تر ہوتی ہو اور شمال میں سرد



ستارے بہت دور ہو جاتے ہیں اسکی وجہ سے حرارت میں کمی ہو جاتی ہے مگر تاثر سلامت کی گرمی پیدا کرنے میں ایسی نہیں ہے جیسے ہمیشہ سلامت یا مقاربت کے وقت میں ہوتی ہے زمین کے وہ امور جو باعث تغیرات ہواہیں ان میں سے ایک سبب اختلاف عرض بلد کا ہے خط استواء سے دور ایک سبب بلد کا اونچا اور نیچا ہونا خواہ پھاڑوں کی وجہ سے خواہ بخت دریا کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ اور ایک سبب اختلاف ہواؤ کا یہ بھی ہے ہواؤ کی قسم بھی موجب اختلاف ہو کر تپیں جو بلکہ قریب مدار اس سرطان کے شمال میں واقع ہے یا قریب مدار اس جدی کے جنوب میں ہے اسکی صفت بہت گرم ہوتی ہے نسبت اُس بلد کے جو اُس مدار سے دور ہے خط استوار اور شمال تک واجب ہے کہ اُس شخص کے قول کی تصدیق کی جائے جسکی یہ رائے ہے کہ جو قاف نیچے معدل النہار کے ہے قریب باعتدال ہے اس واسطے کہ سبب سامانی اُس جگہ پر گرمی پیدا کرنے والا ایک ہی ہے اور وہ سبب سلامت آفتاب کی سمت الراس سے ہے اور یہ سلامت یعنی سامنا تنہا زیادہ موثر نہیں ہے بلکہ سلامت کا ہمیشہ رہنا البتہ موثر قوی ہے اسی واسطے گرمی بعد نماز عصر کے شدید ہوتی ہے نسبت ٹھیک پہر کے اور اسی واسطے گرمی بروقت ہونے آفتاب کے آخر سرطان و رادل اسد میں زیادہ ہوتی ہے نسبت اُس کے کہ آفتاب نہایت میل کلی کو پہنچے حالانکہ قریب اور سلامت نسبت ہمارے اس وقت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اسی واسطے جو وقت کہ آفتاب اس سرطان سے پھرنا ہے اس حد تک کہ جو اس سے میل جنئی میں کمتر ہے تخمیناً وہ حرارت اُسکی زیادہ ہوتی ہے نسبت اُس وقت کے کہ جب آفتاب کو میل معدل النہار سے برابر اس حد کے ہو اور ابھی راس سرطان تک نہ پہنچا ہو۔ اور جو واقعہ کہ برابر خط استواء کے ہے اُسکی سمت الراس سے آفتاب کو سلامت چند رفتہ رفتہ ہے اُس کے بعد بہت جلد آفتاب اُس مقام سے دور ہو جاتا ہے اسلئے کہ زیادتی اجزائے میل کے نزدیک و نون نقطہ و انقلاب کے یعنی انقلاب بھی و خریفی بلکہ اکثر نزدیک دونوں نقطہ انقلاب کے تین یا چار خواہ کچھ زیادہ دن کی حرکت چونکہ محسوس نہیں ہوتی کچھ اثر ظاہر نہیں کرتی ہے۔ پھر چونکہ متصل میل کلی کے یہی کیفیت ہوتی ہے شمالی ہو خواہ جنوبی کہ آفتاب گویا خیر واحد میں اُس مقام پر بہت دراز تک رہتا ہے اس جہت سے فعل تسخین کا اُس سے زیادہ صادر ہوتا ہے جو مترجم کہتا ہے قریب قریب کے مدارات یومی جو متصل میل کلی کے ہیں اگرچہ بعد انصراف کے نقطہ میل کلی سے ہر روز بعد میں کمی اور بیشی ہوتی ہے مگر یہ کمی اور بیشی حرارت اور تمازت کی کمی کرنے میں کچھ موثر نہیں ہوتی اور قیاساً مقتضی اسکا ہے کہ بہت دنوں تک موثر نہ ہو۔ فرض کرو کہ ایک مکان کی ہوا اس میں کوئلے کی آگ سے گرم کی جائے جب وہ مکان خوب گرم ہو چکے تو پھر اُس مکان کی اُسی مقدار گرمی باقی رکھنے کے واسطے تھوڑی سی آگ کافی ہوگی اور گرمی بڑھانے کے واسطے بشرطیکہ وہ گرمی سابق موجود ہو تھوڑی سی آگ کافی ہوگی یہی حال حرارت جسم آدمی کا ہے کہ جس وقت آفتاب میل کلی پر پہنچتا ہے اور جو سماوی پر حرارت غالب جاتی ہے نسبت اُس حرارت کے میل کلی سے انصراف آفتاب کا اور مائل جنوب ہونا جس قدر قریب میں کمی کرتا ہے حرارت بہت دن تک نہیں کھٹتی بلکہ تھوڑے دنوں تک بڑھتی جاتی ہے متن ضرور اس بات کا اعتقاد کرنا چاہیے کہ جن بلاد کا عرض قریب میل کلی کے ہے انہیں حرارت اور گرمی زیادہ ہوتی ہے اور بعد اُنکے اُن بلاد میں گرمی زیادہ ہوتی ہے جو دونوں طرف کے میل کلی سے پندرہ درجہ کے قریب ہوا ایسی گرمی خط استوار کے نیچے باوجود سلامت آفتاب کے سمت الراس پر نہیں ہوتی جیسے اُن آبادیوں میں جو قریب راس سرطان کے ہیں باوجود سلامت آفتاب کی گرمی کے زیادتی ہوتی ہے اور جو شہر اور بلاد کہ اُنکا فاصلہ میل کلی سے پندرہ درجے پر زیادہ ہے وہاں سردی زیادہ ہوتی ہے یہ اختلاف حرارت اور برودت ہوا کا بہت اختلاف عرض بلد کے ہے اور کچھ حرارت اور برودت کی تخصیص نہیں ہے کہ اکثر احوال و اعراض میں یہ منشا ہے جن اختلاف بحسب دفع مخصوص ملک کی بلندی یا پستی میں ہے اور اُسکی تفصیل یہ ہے کہ انشیب کے مقام کا شہر ہمیشہ زیادہ گرم رہتا ہے اور بلند مقام کا شہر اُس میں سردی زیادہ ہوتی ہے

سلسلہ میں کئی مقامی اس مسافت کا ہر جانبک آفتاب بھارت شمال یا جنوب سر کے اوپر آتا ہے اور جدا تنگ سایہ لگتی وغیرہ کا سال بھر میں ایک یا دو مرتبہ غائب ہو جاتا ہے ۱۶۴۸ء میں جو ڈا صلیب زمین سے آسمان تک ہوا اسکو جو کہتے ہیں ۱۲



تو ضعیف خلقت ہوتا ہو بعد اسکے مرجاتا ہو یا سقیم الحال ہو رہتا ہو۔ اور اکثر آدمیوں کو بدیالیں اور اسہال خون اور نزول بکثرت عارض ہوتے ہیں خصوصاً شیوخ کو کہ انکے پٹھوں میں انصباب کمزور ہوتا ہو اکثر تو بزرگ مفاجات مرجاتے ہیں اسلئے کہ مساکت و ح میں جو کم نزلات کا دفعہ بکثرت ہو جاتا ہو۔ پھر اگر ربیع مطہر اور جنوبی ہوا اور اُس سے پہلے شتائے شمالی گذر چکی ہو اس سال کی صیف میں حمیات عادیہ اور مدوریں طبیعت اور اسہال موی کی کثرت ہوتی ہو اور اکثر یہ چیزیں نزلہ سے پیدا ہوتی ہیں اور جو بلغم جاروں میں اندرونی جو تھیف میں جمع ہوتا ہو انکا دفع بحبت حرکت کے پیدا ہونا جو خصوصاً اُن ابدان میں جنکے مزاج مرطوب ہیں مثل عورتوں کے اور عفونت کی بھی اسی فصل میں کثرت ہوتی ہو اور حمیات عفنہ زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ اگر اس سال کی صیف میں بروقت طلوع شعری عبور (یعنی یانہ جو تھوڑے کے میں ان کے گزرنے کے بعد مطابق ماہ بعد دون کے ہندی میں ہوتا ہو) پانی برے اور ہوائے شمالی چلے البتہ امید بیہودی ہو سکتی ہو اور یادہ امراض کی بھی تحلیل ہو جاتی ہو سب سے زیادہ تر مسخر فیصل واسطے انوائے اور صبیان کے ہو جو ان میں سے بچ جاتا ہو ریح سوداوی میں مبتلا ہوتا ہو اسلئے کہ اخلاط میں اتراق پیدا ہوتا ہو اور خاکستر ہو جاتے ہیں اور بعد دفع کے استسقا بوجہ ریح کے پیدا ہوتا ہو اور درج طحال اور ضعف جگر بھی اسی احتراق کی وجہ سے عارض ہوتا ہو۔ مشائخ میں اس سال کا ضرر کم ہوتا ہو اور جس بدن میں تبرید کا خوف ہو یعنی جنکو تبرید مضر ہو وہ بھی کم متاثر ہوتے ہیں اگر بعد صیف یا بس شمالی کے خریف مطہر جنوبی وارد ہو اس سال کے جاروں میں بدنکو استعداد در دسر پیدا ہونے کی زیادہ ہوگی اور کھانسی بہت پیدا ہوگی اور آواز بیٹھ جائیگی اور سل پیدا ہوگی اس واسطے کہ زکام اکثر عارض رہیگا جو وقت صیف یا بس جنوبی پر خریف مطہر شمالی وارد ہو جاروں در دسر اور اسکے بعد نزلہ اور کھانسی اور گرفتگی آواز کی کثرت ہوگی۔ پھر اگر صیف جنوبی پر خریف شمالی وارد ہو امراض عصر اور حفن یعنی بستگی مادہ کی کثرت ہوگی اور ان دونوں بیماریوں کی شناخت اور بیان ہو چکی۔ اگر صیف اور خریف دونوں جنوبی اور تر ہوں تو رطوبت کی کثرت ہو اور جب جاڑے کی فصل آئے تو اس سال وہی امراض عصر جو اوپر بیان ہوئے عارض ہونگے۔ اور یہ بھی کچھ دور نہیں ہو کہ احتقان بخارات اور ازدحام اور کثرت مواد کی اور نفیس کا مفقود ہونا امراض عفونت کی طرف ہونا چاہیے۔ اور شتائے اسبات سے خالی ہوگی کہ مرض پیدا کرے اس واسطے کہ مواد کثیر جو پہلے سے متحقن ہو رہے ہیں انکو پانی ہو اور اگر صیف اور خریف دونوں یا بس شمالی ہوں جو شخص رطوبت کی شکایت کرتا ہو اور بھی عورتوں میں منتفع ہونگی سوائے انکے اور لوگوں کو بدیالیں و نزول مفرغہ اور حمیات عادیہ اور بالینو عارض ہونگے۔ جاروں میں جب سردی زیادہ ہو اور پانی بھی خوب برے حرقتہ البول پیدا ہوگا۔ اور گرمیوں میں جب شبت حرارت دیہوست کی ہو خوانیق پیدا ہونگے قتال ہوں یا غیر قتال منفر اور شگافہ ہوں خواہ ہوں نخل بدن ہوں یا خارج اور بول بھی پیدا ہوتا ہو اور حصبلہ و جدری اور حقیقا پیدا ہونگے مگر مریض کی سلامتی احوال کثرت ہوگی اور مدور فساد خون اور احتباس حین اور کرب و نفث بھی پیدا ہونگے شتائے خشک کی اگر ربیع بھی خشک ہو وہ نہایت مددی ہو۔ و باورخت اور نباتات کو بھی فاسد کر دیتی ہو پس اسکے چرنے والے جانور خواہ اسکے پیل ببول کھانے والے آدمیوں کے مزاج میں بھی فساد آجاتا ہو فصل آٹھویں میں تاثیر تغیرات ہوا اور اضی میں در مخالف مزاج طبیعت کے نہیں ہیں ضرر ہو کہ اس وقت ہم تمام اور کمال تغیرات غیر طبعی ہوا کے جو مخالف طبیعت کے نہیں ہیں اور کسب امراضی اور سادی کے پیدا ہوتے ہیں بیان کریں اگرچہ اکثر امور کی طرف ہم نے ذکر فصول میں بھی اشارہ کر دیا ہو۔ جو تغیرات تابع امور سادی کے ہیں ان میں سے ایک قسم کا غیر یہ بھی ہو کہ جو سبب تاثیر کو اکب کے عارض ہوتا ہو اسلئے کہ اکثر ایسا ہو جاتا ہو کہ بہت سے ستارے خیر یعنی مکانات احد میں آفتاب کے ساتھ جمع ہوجاتے ہیں اسوجہ سے تخمین با فراط ان بلاد میں پیدا ہوتی ہو جو اُس مقام جماع سے مسامتہ رکھتے ہوں قریب مسامتہ ہوں۔ اور کبھی اکثر بلاد کے سمت الراس سے



برودت ظاہری ملکہ انکو پختہ ہے یہ باریان جیسے نوازل اور نزول کے ہمراہ جبریاں ہوتی ہیں۔ اگر صیف شمالی یا بس ہو تو باغی مزاج اور نواں کو  
تفیع ہو جاتی ہے۔ اور صفراوی مزاج کو اور یا بس صیف انکو کم نکلیں اور حمیات حادہ مزاج لاحق ہوتے ہیں اور سفر کے احتراق سے بوجہ احتقان کے  
تعلبہ سودا کا ہوتا ہے حریفین امراض کی کثرت ہوتی ہے اسلئے کہ آدمی پہلے تو اس میں دن کو تازت آفتات میں پہلے پھرتے ہیں پھر انکو سردی کی شب ہوتی ہے  
اور نوک بکثرت پیدا ہوتے ہیں جبکہ کھانے سے اخلاط فاسد ہو جاتے ہیں اور قوت گرمیوں میں تحلیل ہو جاتی ہے اور اخلاط خریفین میں بکثرت گولت دی  
کے فاسد ہو جاتے ہیں اسلئے کہ لطیف کی تحلیل گرمیوں میں ہو جاتی ہے اور کثیف خرق ہو کر یا فی رجا تہ میں آکر کوئی خلط بکثرت برانگیختہ کرے طبیعت کے  
آمادہ دفع اور تحلیل پر ہوتی رات کی برودت اسکو پھر بستہ کر دیتی ہے اور خون فیصل خریفین میں بہت کم ہو جاتا ہے بلکہ فیصل بکثرت اپنے بار یا بس مزاج کے  
مخالفت مزاج خون کے ہو کہ وہ حار و طبع ہے اسی جہت سے تولد خون پر فیصل معین نہیں ہوتی اور فیصل صیف میں چونکہ پہلے سے تحلیل خون کی آئین ہو چکی ہے  
وہی قلت فیصل میں باقی رہتی ہے اور اخلاط صفراوی زرد خواہ سیاہی کثرت ہوتی ہے اور اخلاط سیاہ اس جہت سے زیادہ ہوتے ہیں کہ صیف کی حرارت سے  
خلط صفراوی حاکمتر ہو جاتی ہے اسلئے خریفین میں سودا بکثرت پیدا ہوتا ہے صیف اخلاط کو خاکستر کرتی ہے اور یسوست پیدا کرتی ہے۔ اور خریف اسکو سرد  
کرتی ہے۔ ابتدا سے خریف کی قدر موافق مشایخ کے مزاج کے ہوتی ہے اور اخیر فیصل کا انکو شدت مضر ہوتا ہے امراض خریف کے یہ میں جرب و قشر یعنی  
خارش خشک و رتوبائیے داد اور سرطان اور اوجاع مفاصل اور حمیات مختلفہ یعنی مرکبہ اور حملے راج بکثرت کثرت خلط سودا کے جسکی دلیل مذکور ہو چکی  
اور اسی سبب طحال بڑھ جاتی ہے۔ اور تقطیر البول بھی اسی فیصل میں عارض ہوتا ہے کہ مزاج مثانہ کا حرارت اور برودت میں مختلف ہو جاتا ہے۔ اور  
عسر البول بکثرت تقطیر البول کے زیادہ ہوتا ہے اور ذوق الامعاء اسی جہت سے پیدا ہوتا ہے کہ برودت فیصل کی رقیق اخلاط کو باطن کی طرف دفع کرتی ہے  
اور عرق النساء پیدا ہوتی ہے اور ذبح صفراوی خریفین میں ہوتا ہے اور ذبح بلغمی ربيع میں اسواسلئے کہ سبب ہر ایک کا ان دونوں قسموں میں سے خلط  
ہو جبکہ ہر ایک کے زمانہ موجود کی فیصل سے پہلے جو فیصل ہے یا بلغمی کرے یعنی ذبح بلغمی ربيع میں اس جہت سے ہوتا ہے کہ جاذبون کی فیصل جو ربيع سے  
مقدم ہو بلغم کو برانگیختہ کر دیتی ہے اور ذبح صفراوی خریفین میں بہت ثوران صفرا کے فیصل صیف میں ہوتا ہے۔ اور فیصل خریفین میں یا بس کی بھی  
کثرت ہوتی ہے اور کبھی کبھی پیدا ہوتا ہے۔ اور امراض ریہ اور دلشاد و درد دران بھی پیدا ہوتے ہیں اسلئے کہ حرکت فیصل کی صیف میں ہو کر خریف  
میں اسکا عصر یعنی پختہ ہو کر کجائی ہوتی ہے پیٹ میں کثرت بھی خریفین میں یا دہ پیدا ہوتے ہیں کہ قوت ہاضمہ ہضم اور دفع سے ضعیف ہوتی ہے جدی  
کی بھی اس فیصل میں کثرت ہوتی ہے خصوصاً اگر خریفین میں ہو علی الخصوص اس سے پیشتر اگر فیصل صیف بہت حار گذر چکی ہو جنون بھی اس فیصل  
میں زیادہ ہوتا ہے اسوجہ سے کہ اس فیصل میں اخلاط صفراوی ہیں وارت پیدا ہوتی ہے اور خلط سوداوی سے اخلاط صفراوی کی ترکیب ہوتی ہے خریفین  
بیماروں کو جبکہ ریہ میں قرعہ ہو یعنی اصحاب سل کو بہت مضر ہو اور اگر سل کی ابتدا ہو اور بخوبی یہ مرض ظاہر نہ ہو اس فیصل میں اسکا اشتباہ برطرف جاتا  
ہو اور بخوبی اسکے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ وق مفرد میں جو لوگ مبتلا ہوں انھیں بھی فیصل خریفین بکثرت خشکی پیدا کرنے کے بہت مضر ہے۔ بقایا  
امراض صیف کے واسطے فیصل خریفین بمنزلہ ضامن کے ہے۔ عمدہ احوال خریفین یہ ہو کہ طب و مطہر ہو۔ اور بدترین خریفین وہی ہے جس میں یسوست زیادہ ہو  
فیصل ساتویں سال کے احکام مرکب کے بیان میں جسوقت شلے جنوبی کے بعد ربيع شمالی پیدا ہو اور اسکے بعد فیصل گرمی کی بہت  
سخت ہو اور پانی بہت برے اور ربيع میں استفراغ مواد کا نہوتا انیکہ صیف آجائے ایسے سال کے فیصل خریفین میں لڑکے بہت مرینگے  
اور سچ امعاء اور قروح امعاء اور غب غیر خالص جسکے زمانے میں طول ہو بکثرت پیدا ہوں گے۔ اگر جاذبون میں اس سال کے  
رطوبت زیادہ ہو تو عورتوں کے جننے کی ربيع میں امید ہو یا اندک سبب سے انکے حمل کا اسقاط ہو جاتا ہے اور اگر بندرت لڑکا پیدا ہوا



امراض ربیع سے نجات دینے والی کوئی چیز مثل فصد و استفراغ اور تغلیل طعام کے نہیں ہو اور شراب حسین زیادہ پانی ملا ہو اور اسکی قوت سکو توڑ  
 ڈالی گئی ہو اسکا بھی استعمال بکثرت کرنا اکثر امراض ربیعی سے نجات دیتا ہو۔ لڑکوں کے مزاج سے اور جبکا مزاج اس کے مزاج سے قریب ہو فصل  
 ربیع بہت موافق ہوتی فصل شتائی جی جڑوں کی تغصیل میں مضم بخوبی ہوتا ہو اسلئے کہ جو ہر حار غریزی لینے روح اور خون جو اندر بدن کے  
 ہوتا ہو اور تحلیل نہیں پاتا پس قوت ہضم کی متعلق بحرارت اندرونی ہو بڑھ جاتی ہو یہ بھی ایک سبب ہو کہ فواکھ اس فصل میں کم پیدا ہوتے ہیں  
 اور اکثر آدمی غذائے حقیقی پر اقتصار کرتے ہیں اور حالت امتلا میں حرکات بھی کم کرتے ہیں اور گرم کپڑوں کی پناہ میں رہتے ہیں۔ اس  
 فصل میں تیزی خلط صفرا کی اور سب فصلوں سے زیادہ ٹوٹ جاتی ہو جو جو برودت کسی فصل کے اور چھوٹے ہونے دن اور بڑی ہونے  
 رات کے اور مواد کا احتقان یعنی گھٹنا اندرون جسم کے زیادہ ہوتا ہو اور مقطعات اور ملطقات کے استعمال کی حاجت زیادہ ہوتی ہو جی جڑوں کی  
 بیماریاں اکثر بلغمی ہوتی ہیں اور بلغم کی پیدائش بھی اس فصل میں زیادہ ہوتی یہاں تک کہ اکثر تر بھی بلغمی ہوتی ہو اور جو ادمام اس فصل میں ہوتے  
 ہیں رنگ انکا مکمل بسبب یہی ہوتا ہو زکامی امراض کی کثرت ہوتی ہو ابتداء ان امراض کی ہوائے خریفی سے ہوتی ہو اسلئے پیچھے ذات الجنبہ  
 ذات الریہ بجز الصوت یعنی سگی آواز اور جلع حلق ہوتے ہیں اسلئے بعد خاص پہلو میں ورشت میں در پیدا ہوتے ہیں اور شبھوں میں آفت  
 اور در و سرکہ نہ بلکہ سکتہ اور صرع بھی پیدا ہوتی ہو۔ یہ سب امراض بحبت کثرت احتقان مواد بلغمی کے عارض ہوتے ہیں۔ شبھوں کو جڑوں  
 میں بہت اذیت ہوتی ہو اور اسی طرح جبکا مزاج مثلاً شلج کے ہو۔ اور متوسط سن کے لوگوں کو جڑوں میں نفع پہنچتا ہو بول ربوب اس  
 فصل میں زیادہ ہوتے ہیں بنسبت گرمی کے۔ اور مقدار بدل کی زیادہ ہوتی ہو فصل گرمی کی تحلیل اخلاط کے قوت اور افعال طبعیہ کو ضعف کرتی  
 ہو اسلئے کہ تحلیل میں بافراط ہوتی ہو اور خون اور بلغم ہوتا ہو اور صفرا بڑھ جاتا ہو آخر میں اس فصل کے صفرا سیاہ باقی رہ جاتا ہو اسلئے کہ حقیق کی تحلیل جاتی  
 ہو اور غلیظ میں احتباس اور احتقان پیدا ہوتا ہو اور شلج میں یا جبکا مزاج قریب شلج ہو ایک قسم کی قوت گرمیوں میں پیدا ہوتی ہو رنگت  
 زرد ہو جاتی ہو اسلئے کہ خون تحلیل ہوتا ہو جس سے سرخی کی پیدائش ہو۔ جو بیماریاں مادی گرمی کی فصل میں ہوتی ہیں بہت جلد دفع ہو جاتی ہیں  
 اسلئے کہ قوت جبوقت قوی ہو اور ہوا کو مصیبت تحلیل پر پائے انفاج مادہ مرص کا کر کے اسکو دفع کرتی ہو۔ اور اگر قوت میں ضعف ہو حرارت ہوا  
 بکثرت ہستی اور ارجاء پیدا کر کے ضعف کو بڑھادیتی ہو پس قوت ساقط ہو جاتی ہو اور موت پیدا کرتی ہو جس فصل میں ضعیف کی حرارت اور بہت  
 ہو امراض کو جلد جدا کرتی ہو اور ضعیف رطبہ دہ کو خوب گرفت کرتی ہو اور امراض کی مدت آئین طولانی ہوتی ہو اسی جہت سے اکثر قروح  
 کا انجام اکلہ کی طرف ہوتا ہو اور استقضاء اور زلق الامعاء عارض ہوتا ہو اور طبیعت نرم ہو جاتی ہو اور ان سب باتوں پر بکثرت متاثر ہوتا  
 اوپر سے نیچے کی طرف خصوصاً سر سے رطوبات کا اترنا معین ہوتا ہو امراض فصل گرما کے حائے غلبہ و وسطیہ اور محرکہ اور لاغر ہو جانا بدن کا اور  
 او جلع میں در مکان کا۔ اور مدیعی آشوب چشم اس فصل میں اکثر عارض ہوتے ہیں خصوصاً جبوقت اس فصل میں ہوا کم چلے اور حرورہ شوریعی ضعیف  
 جو اس فصل کی مناسب ہیں زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ اگر ضعیف ربیع ہو لینے ہوا ربیع کی آئین چلے کہ حرارت اور برودت اور یہ سب کم ہو تو اسوقت  
 پتہ کا حال اچھا ہوتا ہو خشونت اور حدت یا بس تو نہیں کم ہوتی ہو اور عرق زیادہ نکلتا ہو بحران کی امید بخوبی ہوتی ہو اسلئے کہ حار رطب  
 بحران کے مناسب ہوتا ہو کہ حار تحلیل کرتا ہو اور رطب ارجاء اور توسیع مسام کرتا ہو۔ کہ ضعیف جنوبی ہو آئین باؤن کی کثرت ہوتی ہو اور بیماریاں مثل  
 جدی اور حصہ کے بکثرت ہوتی ہیں۔ اور اگر ضعیف شمالی ہو کمائل برودت اور پس ہو تو دہ صحت زیادہ پیدا کرتی ہو لیکن آئین امراض عصر بہت  
 عارض ہوتا ہیں۔ امراض عصرہ بیماریاں ہیں جو سیلان مواد سے بحبت حرارت باطنی اور ظاہری کے پیدا ہوتی ہیں جبوقت ان مواد سائل سے



ہو رنگ کو مسخ کرتی ہو اسلئے کہ خون کو اندر سے جذب کر کے باہر جاتی ہو اور اگر حرارت میں ہوا کے افراط ہو زردی رنگ کی پیدا  
کرتی ہو اسلئے کہ جب قدر خون اندر سے جذب کر کے باہر لاتی ہو اسے تحلیل کر دیتی ہو اور ایسی ہوا کے گرم میں پسینا زیادہ نکلتا ہو اور پیشاب  
کم آتا ہو اور ضعف ہضم پیدا ہوتا ہو اور تشنگی بھی زیادہ پیدا کرتی ہو۔ ہوائے بارد استواری پیدا کرتی ہو اور ہضم پر معین ہوتی ہو اور اربول  
زیادہ کرتی ہو بسبب احتقان رطوبت کے اور کبھی ان رطوبات کو پسینے وغیرہ کی طرف سے تحلیل کر دیتی ہو اور نقل براز کو کم کر دیتی ہو  
اسلئے کہ عضلہ سے معتد کو منحصر کرتی ہو یعنی فشرہ کرتی ہو بذریعہ کثافت کے اور اسے مستقیم کی اعانت اور بھی انصاف عضلہ سے  
معتد کو معین ہوتی ہو اسی جہت سے براز کا خرچ ہوشواری ہوتا ہو اسلئے کہ مجراے دفع کا کوئی معین نہیں ہوتا لہذا دیر تک براز  
مجراے میں ٹھہرا رہتا ہو۔ ایضا چونکہ ماہیت براز کی براہ بول زیادہ کھجائی ہو لہذا اسکی دفع میں سہولیت باقی نہیں رہتی۔ ہوائے  
رطب جلد میں نرمی پیدا کرتی ہو اور ہوائے یابس جلد میں خشکی اور بدن میں ہزال پیدا کرتی ہو۔ ہوائے مکرر اور باکدورت سے توجش  
نفس پیدا ہوتا ہو اسی وجہ سے ثوران اخلاط میں ہو جاتا ہو ہوائے مکرر اور چیر چو اور ہوائے غلیظ اور چیر اسلئے کہ ہوائے غلیظ وہ  
ہو اور چو چھپنی گندگی اور پھولے ہونے میں یکساں ہو اور اس میں کسی چیز کی آمیزش نہ ہو۔ اور ہوائے مکرر وہ ہو جس میں اجسام غلیظ  
لے ہوں۔ دونوں باتوں پر دلیل یہ ہو کہ چھوٹے ستارے کم ظاہر ہوں اور جن ستاروں میں زیادہ چمک ہو انکی روشنی اچھی طرح بخوبی  
ظاہر ہو جیسے وہ ستارہ ہو جبکہ نام مرعش ہو اور بہت غلاظت اور کدورت ہوا کا کثرت بخارات اور دخانات کی اور قلت اچھی ہواؤں  
کی ہو اور اس بیان کو ہم دوبارہ اس مقام پر ذکر کریں گے جہاں تغیرات ہوا جو خارج از طبیعت ہیں شروع کریں گے۔ جو فصل انہی کیفیت  
مناسب پر وارد ہوا اسکے احکام خاص میں اور آخر ہر فصل کا اور ابتداء اس فصل کی جو آخر سے کسی فصل کے متصل ہو دونوں  
فصلوں کے احکام اور امراض مشترک ہیں۔ ربیع جو وقت اپنے مزاج معتدل پر ہوا فصل ہر سبب فصلوں سے اور وہ مناسب  
ہو مزاج ریح اور خون کے اور باوجودیکہ مزاج ربیع کا معتدل ہو جیسا ہم نے ذکر کیا ہو پھر بھی تھوڑی سی حرارت لطیف آسمانی اور رطوبت  
طبعی کی طرف مائل ہو۔ ربیع میں رنگ مسخ ہو جاتا ہو اسلئے کہ خون کو اندر سے بطرف خارج کے باعتبار جذب کرتی ہو اور اس وجہ  
حرارت کو نہیں پہنچتی ہو کہ خون کو مثل صیف گرم کے تحلیل کر دے ربیع میں امراض مزمنہ کا ہیجان ہوتا ہو اسلئے کہ یہ فصل اخلاط بستہ کو  
جاری کر کے اس میں سیلان پیدا کرتی ہو اس وجہ سے اس فصل میں جنکو مرض بالبخولیا کا ہو انکے مرض کا ہیجان ہوتا ہو اور جس شخص کے  
اخلاط جاڑوں میں پیدا ہوئے ہوں کہ حرص کھانے کی اسکو زیادہ ہو اور ریاضت کم کرے ایسا شخص ربیع میں ان امراض کا مستعد  
ہوتا ہو جنکو یہ اخلاط اور مواد براہینتہ کرتے ہیں اسلئے کہ ربیع آن اخلاط کو تحلیل کرتی ہو جس وقت فصل ربیع اپنے اعتدال میں طولانی ہو  
امراض صیفی بہت کم پیدا ہونگے جو امراض ربیع میں پیدا ہوتے ہیں وہ یہ ہیں اسہال دسوی رعات۔ ہیجان بالبخولیا صفراوی  
مزاج میں۔ اور ام۔ ونبل خوانیہ اور یہ مہلک ہوتے ہیں اور جمیع اقسام کے خراجات ربیع میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور اکثر رگس ہشک خون  
برکد ہوتا ہو۔ نفث الدم سعال خصوصاً اس حصہ میں ربیع کے جسکی ہو امشاہ جاڑوں کے ہو اور جنکو یہ امراض ہوتے ہیں حال انکا  
بہت زدی ہوتا ہو خصوصاً جسے مرض سل کا ہو۔ اور چونکہ ربیع بلغمی مزاج میں مواد بلغم کو متحرک کرتی ہو اس جہت سے کہ اور فالج اور  
اوجاع مفاصل پیدا ہوتے ہیں۔ ان امراض میں واقع ہونے کا سبب ایک یہ بھی ہوتا ہو کہ حرکات بدنی و نفسانی بافراط صادر ہوتے  
ہیں اور خنثات کا استعمال بھی زیادہ کیا جاتا ہو کہ یہ دونوں باتیں طبیعت ہوا کو معین ان امراض کے حدوث پر کرتی ہیں امراض



فصل موجود کی جہت سے عارض ہوتے ہوں خصوصاً فصل صیف اور فصل خریف کا زیادہ ٹھنڈا کہ اسکی وجہ سے امراض اور امراض خریفی  
 ضرور پیدا ہوتے ہیں یہ بھی جانتا ضرور ہو کہ فصول کی تاثیر کا انقلاب اسوجہ سے نہیں ہوتا کہ اوقات اور زمانہ بدل جاتا ہو بلکہ یہ تغیر  
 بسبب تغیرات کیفیت کے ہوتا ہو جو ہمراہ انقلاب فصول کے پیدا ہوتا ہو اور تغیرات کیفیات ہی کو تغیر احوال میں بڑی تاثیر ہو (دن کے چھوٹے  
 بڑے ہونے سے یہ تغیرات پیدا نہیں ہوتے) اسی وجہ سے اگر ایک ہی دن میں (جو مثلاً ۱۲ گھنٹے کا ہو) ہوا کی حرارت تبدیل بہ برودت  
 ہو جائے اسی دن اخیر بدنی حسب خواہش تغیر ہوا کے پیدا ہو گا بنظر صحت ابدان کے یہ بات بہت اچھی ہو کہ خریف میں بارش ہو کر  
 اسکی پوست کو برطرف کر دے اور جاڑوں میں گرمی اور سردی بعد اعتدال ہو کر بالکل سردی معدوم بھی ہو اور نہ اتنی زیادہ ہو کہ  
 تحمل نہ سکے اور یہ کیفیتاے مذکورہ بہ قیاس ہر ایک بلد کے مناسب طور پر ہونی چاہئیں۔ ایسے معتدل سرما کے بعد اگر فصل بربیع اپنے  
 ہمراہ بارش بھی لیتی آئے اور بربیع کے بعد گرمیاں جو آئیں انہیں بھی کسی قدر بارش ہو جایا کرے پھر کیا پوچھنا اس سے بہتر بربیع اور صیف  
 ہونے میں کتنی یا کچھ نفع فصل ہوا کے جمید کے بیان میں اچھی اور جمید ہوا وہی ہو جس میں بخارات اور دخنہ وغیرہ نہیں اور  
 صاف آسمان کے نیچے کی ہوا دیواروں اور چھتوں کے مانند اور نیچے گھٹ کر غلیظ اور خراب نہ ہو گئی ہو۔ ہاں البتہ جو وقت ہوا کا مزاج  
 خراب ہو جاتا ہو اس وقت تو دیواروں اور چھتوں کی گھٹی ہوئی ہوا اچھی ہوتی ہو اور کھلی ہوئی زیر آسمان کی ہوا قبول تغیر اور اثر مست  
 کا زیادہ کرتی ہو اس حالت کے سوا جملہ اوقات میں کھلی ہوئی ہوا ہر طرح افضل ہو۔ وہی ہوا جمید جسکا بیان شروع فصل ہذا میں ہوا  
 اچھی ہو اور صاف اور پاک ہو جس میں بخارات جمیل اور نیستان وغیرہ کے نہیں ملتے ہیں اور نہ اس میں بخارات گندہ خندقون کے یا  
 مستغن گھورہ اور مغربہ وغیرہ کے یا پانی بھرنے کے گھاٹ جسے پن گھٹ کہتے ہیں اس کے بخارات سے یہ پاک ہوتی ہو یا اس زمین کے بخارات  
 سے پاک ہوتی ہو جس میں ترکاریاں بولی گئی ہوں جسے ہم لوگ باڑی کہتے ہیں خصوصاً کرنا در جرجیر کے کھیت کے بخارات سے پاک ہوتی ہو  
 یا درختوں کے جھنڈ جہاں گھنے درخت لگے ہوئے ہوں وہاں کے بخارات سے پاک ہوتی ہو خصوصاً جب وہ درخت زہریلے ہوں جیسے شوط  
 کے درخت یا بادام اور انجیر کے درختوں کے بخارات اور نہ اس ہوا میں بدبو ہواؤں کی آمیزش ہوتی ہو اور نہ اس ہوا سے اچھی ہوا کی  
 آمیزش کسی روئی جاتی ہو بلکہ برابر آمدیاح فاضلہ کی اسکی طرف ہوا کرتی ہو جیسے ترہری کہ ہمارے بلاد میں آمد ہواے شمالی کی اونچے  
 مقامات سے ہو۔ ایضاً وہی ہوا جمید ایسی ہوتی ہو جو کسی عین گرٹھے میں بند نہیں تھی کہ دھوپ کے وقت تو گرم ہو جائے اور رات کو سرد  
 جھٹ پٹ آسمین خصوصیت مقام کے وجہ سے برودت آجائے۔ ایضاً وہ عمدہ ہوا کسی نو تعمیر دیوار کے اندر کی ہو جسکی عمارت اچھی مٹی سے  
 نہیں ہو بلکہ چونہ وغیرہ کسی خراب مٹی سے وہ دیوار بنائی گئی ہو یا ہرنال وغیرہ بدبو چیزوں سے اس مقام کی ہوا میں تغیر ہو گیا ہو اور  
 ابھی وہ دیوار خواہ جس جگہ کنگل ایسی بدبو چیزوں سے ہوتی ہو جو اچھی طرح خشک نہ ہوئی ہو۔ اور نہ وہ ہوا ایسی ہو کہ اگر حلق میں چھینچے  
 سانس میں پھنڈا پڑے جیسے حلق میں نجسی جاتی ہو یہ بھی جانتا ضرور ہو کہ وہ تغیرات ہوا کے جواز خود بمقتضائے طبیعت ہوا کے فصول  
 مخالف طبیعت ہوا کے ہوں یا مخالف بھی نہ ہوں بہر حال ایسے تغیرات خارجیہ بھفظ دورہ اور تنظیم اوقات کے واقع ہوتے ہیں  
 اور کبھی بے ترتیب اور بے نظم ہوتے ہیں اصح احوال فصول وہ حالت ہو کہ فصل اپنی طبیعت پر بموجب حالت فصل میں خلاف طبع تغیر پیدا ہو  
 امراض کو پیدا کر لگی اور غالباً ہی ضرر پیدا ہو گا چھٹی فصل کیفیات ہوا سے جو افعال صادر ہوتے ہیں انکے بیان میں جو ہوا گرم ہو وہ  
 تحلیل رطوبات کرتی ہو اور جلد میں ارفا پیدا کرتی ہو یعنی دھبلا بن پیدا کرتی ہو۔ پھر اگر اسی ہوا سے حار کی حرارت میں معتدل



سے بیش از حد قوت ابدان کو ضعیف کرتا ہے (۴) اور جس مزاج کو کوئی مرض ایسا عارض ہو کہ اس مرض سے کوئی فصل مناسب ہو اگرچہ اصلی مزاج سے وہ فصل مخالف ہو مگر بہ نسبت مرض لاحق کے اس مزاج کو وہ فصل موافق ہوگی اگر پُر پُر دو فصلوں کی طبیعت اپنی اپنی اعتدال سے خارج ہو جائے اور یہ خروج از اعتدال دونوں فصلوں کا جس طبیعت کی طرف وہ ان دونوں طوائف غیر معتدل میں بھی تضاد کی نسبت ہو لیکن اس تضاد اور مخالفت میں افراط و تفریط نہ ہو مثلاً فصل سرما میں جنوبی ہوا چلنے سے حرارت اور رطوبت پیدا ہوئی تھی کہ یکا یک فصل ربیع آئی اور اُس میں ہوائے شمالی چلنے سے برودت اور یوبست پیدا ہو گئی ایسی صورت میں اس دوسری فصل غیر معتدل کا آنا مثلاً ربیع مذکور کا بارش ہو جانا اکثر ابدان کو موافق ہوگا اور تعدیل پیدا کرے گا اس لیے کہ ربیع مذکور کی برودت اور یوبست اس سرما کی حرارت اور رطوبت کا تدارک کرے گی جو پہلے گزر چکی تھی اس طرح اگر فصل سرما میں کسی وجہ سے یوبست زیادہ عارض ہو جائے اس کے بعد ربیع جو آئی اُس میں بھی رطوبت کا غلبہ ہو تو یہ ربیع بھی تعدیل اُس میں کسی وجہ سے یوبست اور جب تک بافراط رطوبت پیدا نہ ہو ورنہ دراز تک بھی نہ ٹھہرے اُس وقت تک یہ ربیع تعدیل ہی کرتی رہے گی ہاں جب اتنی دیر تک اس کی رطوبت زائد ٹھہرے کہ اب حاجت تعدیل کی نہ رہی ہو پھر اس وقت ربیع مذکور کی طرف رطوبت زائدہ سے ترطیب ضرر پیدا ہوگی کسی ایک فصل کا متغیر اعتدال سے ہونا اس قدر وبا کو پیدا نہیں کرتا ہے جبکہ کہ فصل کثیرہ کا تغیر اعتدال سے ہو جانا طبیعت یعنی حدوث امراض و بانیہ کا باعث ہوتا ہے بشرطیکہ ان فصلوں کثیرہ کا بھی اسی طرح مورث و با ہو جس طرح فصل واحد کا تغیر مورث و با تھا اور اگر تغیر فصل کثیرہ کا تدارک تغیر کسی فصل مورث و با کا کرے وہ تغیر فصل کثیرہ ایراث و با میں ایک فصل کے تغیر مورث سے زیادہ موثر ہوگا بلکہ مصلح تغیر فصل اول کا ہوگا سب سے زیادہ جس ہوا میں عفونت کی قابلیت ہو اسی ہوا کا فراج ہو جو گرم و تر ہو۔ اکثر ہوا میں مختلف مقامات کی متغیر اور فاسد ہو جاتی ہے جو جگہ نشیب و فراز میں اختلاف ہو و نیز جو مقامات زیادہ نشیب و گرہ سے ملحق ہوں اور سطح ہموار زمین کی ہوا اور اسی طرح اونچی زمین اور ٹیلے کی ہوا بہت کم خراب ہوتی ہے بلکہ اونچے مقامات کی ہوا ہموار اور سطح مقام کی ہوا سے زیادہ اچھی رہتی ہے فصلوں کے معتدل رہنے میں یہ بھی ایک شرط ہے کہ ہر ایک فصل کی کیفیت اپنے لائق حالت پر ہو پس صیف میں لازم ہے کہ گرمی رہے اور جاڑوں میں سردی اس طرح ربیع اور خریف بھی اپنی اسی کیفیت پر ہو جو اوپر بیان ہوئی۔ جو فصل اپنے لائق مزاج سے منحرف ہوگی ضرر و امراض روی کو پیدا کرے گی۔ اور جو سال پورا جاڑوں کی فصلوں میں مناسب طور کی فصلوں پر شامل نہ ہوگا تمام سال خراب عالی رہے گی جیسے اگر تمام سال رطوبت ہی کا غلبہ رہے یا یوبست کا خواہ حرارت خواہ بارہ مہینہ سردی رہے گا ایسے سال کے مذکورہ میں وہی امراض بنے رہیں گے جس کیفیت سے ان امراض کو مناسب ہوا و قطع نظر اسکے کہ تمام سال وہ امراض پیدا ہونگے ان امراض کو طول مدت بھی ہوگا اس لیے کہ ایک فصل جب خرابے جاتی ہے امراض کی مورث ہوتی ہے نہ کہ سال کا سال پورا خراب ہو مثل اگر کسی فصل بار و کایہ خاصہ ہو کہ مغربی مزاج کے بدن میں صبح اور فالج اور سکتہ اور نقوہ اور تشنج وغیرہ کو پیدا کر دیتی ہے یا فصل گرم بد صفراوی میں جنون اور حیات صفراویہ یا اورام حارہ پیدا کرتی ہے پھر اگر تمام سال کسی خراب کیفیت پر رہے کیسا امراض مناسبہ کو پیدا نہ کرے گا نہیں بلکہ ضرر پیدا کرے گا اور وہ امراض دیر با بھی رہیں گے۔ اگر قبل اپنے وقت کے جاڑوں کی فصل جلد آجائے ان امراض کو پیدا کرے گی جو لائق بحال شتا کے ہیں اس طرح اگر اپنے وقت سے پہلے گرمی آجائے امراض صیفی کو پیدا کرے گی۔ ہر ایک فصل کی آمد میں وہ امراض متغیر ہو جاتے ہیں جو اس آئندہ فصل کے پہلے فصل گذشتہ کی وجہ سے پیدا ہوتے تھے۔ جب کوئی فصل دیر تک ٹھہرے گی اُن میں امراض کی کثرت ہوگی جو اس



کی وجہ سے قبولِ شخین کی استعداد بھی زیادہ ہوتی ہو اور استعمال ہونا ناریت کی طرف اس وجہ سے ہوتا ہو کہ فصل گرما پہلے گزرنے کی وجہ سے ہو انون  
ہوا کرتی تھی اسی فصل کی حرارت نے ہوائے خریفی کو آمادہ استعمال نہ کر رکھا ہو اور خریفیت کی راتیں سرد ہوتی ہیں اس لیے کہ ہمارے سمت الراس سے  
آفتاب دور ہوتا ہو اور ہوائے خریف جو لطیف و متخلخل ہوتی ہو شدت قبول تاثر ان موثرات کا کرتی ہو جو موثرات اسی ہوا پر وارد ہوں فصل ربیع  
زیادہ تر قریب با اعتدال ہو حرارت اور برودت میں اس لیے کہ اگرچہ آفتاب کو بعد سمت الراس سے ہماری ربیع میں بھی اسی قدر ہوتا ہو جبکہ خریف میں  
ہوتا ہو لیکن پھر بھی جو سما ربیع میں قبولِ شخین اور تبریدی کی قابلیت اس قدر نہیں رکھتا جس قدر کہ خریف میں رکھتا ہو اسی وجہ سے ربیع کی رات  
اعتدال حرارت اور برودت میں دن سے زیادہ مختلف نہیں ہوتی کچھ تھوڑی سی برودت یا خشکی جو گوارا ہو شب کو ہو جاتی ہو مگر کوئی  
معتراض اعتراض کرے کہ تم کہتے ہو کہ ہوائے خریف میں لطافت زیادہ ہوتی ہو پھر کیا وجہ ہو کہ رات کو اسی ہوا میں برودت کا جاتی  
ہو اور سردی پڑتی ہو اور ربیع کی شب سے خریف کی شب میں زیادہ سردی ہوتی ہو حالانکہ لطافت ہوا کی بنا پر ہوائے خریفی شب میں  
بہ نسبت ربیع کے گرم ہوتی چاہیے جواب یہ ہو کہ ہوائے خریف میں چونکہ متخلخل زیادہ ہوتا ہو اسی وجہ سے جس طرح قبولِ حرارت  
دن کو کرتی ہو اسی طرح شب کو اثر برودت کو بہت جلد قبول کرتی ہو اس طرح پانی بھی زیادہ متخلخل ہوتا ہو اور لطافت بھی اس میں زیادہ  
ہوتی ہو اسی واسطے اگر پانی کو گرم کر کے اسکی برف جانی منظور ہو بہ نسبت سرد پانی کے گرم پانی بہت جلد جم جائیگا اس لیے کہ  
برودت ہوا کی گرم پانی میں بوجہ متخلخل کے زیادہ نفوذ کرتی ہو۔ ایک یہ بھی بات ہو کہ ربیع کی برودت کا احساس ہمارے ابدان  
کو اتنا نہیں ہوتا جو جس قدر خریف کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو ہوتا ہو اسکا سبب یہ ہو کہ ربیع میں ہمارے ابدان  
جاڑوں کی سردی سے نکل کر گرمی کی طرف آیا چاہتے ہیں تو بدن کو سردی کی خوگری ہوتی ہو اور جاڑوں کی سردی اٹھاتے اٹھاتے  
برودت کے متحمل ہو جاتے ہیں اب تھوڑی برودت ربیع کی ناگوار نہیں ہوتی بلکہ خوش آئند معلوم ہوتی ہو بخلاف فصل خریف کے کہ اس سے  
پہلے گرمی ہوتی ہو اور گرمی کے خوگر ہمارے ابدان دفعۃً سردی کی طرف آتے ہیں لہذا احساس برودت کا زیادہ کرتے ہیں یہ بھی  
ایک وجہ وجہ خریف میں سردی زیادہ معلوم ہونے کی ہو کہ فصل خریف متوجہ سرا کے طرف ہوتی ہو یعنی جاڑوں کی آمد کی  
خبر دیتی ہو لہذا خریف کو مناسبت قوی زمستان سے ہو اور ربیع سرا کو چھوڑ کر گرمی کی طرف متوجہ ہوتی ہو یہ بھی جانتا ضرور ہو  
کہ اختلاف فصول چارگانہ ہر اقلیم میں خاص خاص امراض پیدا کرتا ہو لہذا طبیب پر واجب و لازم ہو کہ ہر ایک اقلیم کی نسبت اظہار  
فصول کو اچھی طرح پہچان لے تاکہ ابدان کو مضرات سے بچانے کی طرف اور تدبیر حفظ و تقدم کی بخوبی کرے اور اس پر بوجہ جمالت اصول  
تدبیر کے یہ امر مخفی نہ رہے کبھی کسی فصل کا ایک دن خواصل و آثار میں مشابہ کسی اور فصل کے دن سے ہو جاتا ہو مثلاً ایک دن کی کیفیت  
بوجہ اسباب سماوی وارضی کے جاڑوں کی سی ہو جاتی ہو اور دوسرے دن جیسے مساکھ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہو اور ایک دن ایسا  
ہوتا ہو کہ اسکی دوپہر میں سردی اور دوپہر میں گرمی ہو جاتی ہو چوتھی فصل احکام فصول اور تغایر آثار کے  
بیان میں (۱) عموماً یہ بات ہو کہ ہر ایک فصل اسی مزاج کو موافق ہوتی ہو جو مزاج صیح اس فصل کے مناسب ہو (۲)  
اور جسکو کسی قسم کا سوء مزاج مناسب کیفیت کسی فصل کے عارض ہو ایسے مزاج کو وہ فصل مضرت پہونچاتی ہو (۳) ہاں اگر کسی فصل  
میں اخراجات اعتدال سے بیش از حد پیدا ہو جائے اس وقت جو مزاج کو مضرت ہوتی ہو یعنی جس مزاج کے یہ فصل مناسب براہ کیفیت  
تھی اسے مضرت ہوتی ہو اور جسکو جمالت اعتدال خود مضرت تھی اسے تو بدرجہ بامضرت ہوگی اس لیے خروج فصل کا اعتدال



تجفیف پیدا کر دیتی ہو۔ علاوہ ان دلائل اور تجربات کے رطوبت سرما کی مغنڈل ہو جانے پر فصل ربیع کی ادنیٰ حرارت سے اور بھی ایک  
شہر ہو وہ یہ ہو کہ رطوبات کا ٹھہرنا جو سما میں (خواہ اسکو گرم فرض کر دیا جو کو سرد فرض کر دے) ہونے میں سکتا جب تک کہ ہمیشہ ان رطوبات  
کو جدید رطوبت سے برابر امداد نہ پہنچا کرے اور بقایا یوست جو محتاج جو سما کی امداد متصل کی نہیں ہو جو اجسام کھلے ہوئے مثل فواکیر و قندار  
کے ہوا میں رہتے ہیں یا خود ہوا جو زیر آسمان رہتی ہو ان سب اشیاء میں رطوبت کا باقی رہنا محتاج مدد اس واسطے ہو کہ نقطہ ہوا سے شدید البرد  
سے انکی ترطیب باقی نہ رہ سکے اسلئے کہ ہوا کو جو ہم شدید البرد کہتے ہیں اسکی شدت برودت کو ہم بقیاس اپنے بدن کے خیال کرتے ہیں اور  
ہوا کی برودت ان آب و مقامات پر جو ہمیشہ نگاہ ہمارے ہین اس قدر نہیں ہو کہ جو تجفیل کے ترطیب پیدا کرے بلکہ یہ ہوا جملہ احوال و اوقات میں اسی  
سبب سے ٹھنڈی ہو کہ آسمان صوب اور وضو تارگان کی قوت پہنچا کر تی ہو جس قوت یہ مدد ہوا کو اور وغیرہ کی وجہ سے نہ پہنچتی اور ٹھنڈی رہتی  
رہی بہت جلد جفات اور خشکی ان اشیاء میں بلکہ خود ہوا سے مذکور میں پیدا ہو جائیگی اور فصل ربیع میں ٹھنڈی اکثر ہوتا ہو اور تجفیر کم ہوتی ہو اسکا  
سبب یہ ہو کہ تجفیر دو امروں سے پیدا ہوتی ہو (۱) حرارت لطیفہ اور مقدار میں کم ہو جو ظاہر میں ہوتی ہو (۲) وہ حرارت جو اندر زمین  
کے پوشیدہ اوچھپی ہوتی ہو اسکا اتنا قوی ہونا درکار ہو کہ زمین کے اوپر تک اگر ظاہر ہو جائے اور یہ دونوں سبب تجفیر کے فضل شتا میں  
موجود ہوتے ہیں اسلئے باطن زمین جاڑوں میں بہت گرم ہوتا ہو اور باطن ارض کا جاڑوں میں زیادہ ہوتا اصول طبیعات میں بیان کیا  
ہو اور حرارت جو کی جاڑوں میں بہت ہو قلیل ہوتی ہو پس سرما میں دونوں سبب تجفیر کے موجود ہیں شدت حرارت باطنی سے زمین  
کی تصفید یا تجفیر پیدا ہوتی ہو اور کی حرارت جو کی وجہ سے تغلیظ ہو جاتی ہو خصوصاً برودت کے وجہ سے خود ہوا میں تکاثف پیدا ہو کر  
ہوا کو مستحیل طرف بخاریت کے کر دیتا ہو اور فصل ربیع میں نہ تو باطن زمین میں زیادہ حرارت ہوتی ہو اور نہ جو سما میں اس قدر  
حرارت کی اسی وجہ سے تجفیل فصل ربیع میں قوی تر ہو نسبت تجفیر کے اسلئے کہ حرارت باطن ارض کی فصل ربیع میں نہایت ہی کم ہوتی  
ہو اور جو کچھ ہوتی ہو وقتاً تقدم صیف کی وجہ سے زمین کے اوپر آ جاتی ہو یا ایضاً فصل ربیع میں زمین کے اوپر ایک ایسی حرارت دفعہ  
ظاہر ہوتی ہو جو حرارت منجرہ سے زیادہ قوی تر ہوتی ہو یا شاید اسکی تجفیر بلطف ہوتی ہو اسلئے کہ اس حرارت کو مادہ پر غلبہ اور تساہل زیادہ  
ہوتا ہو اور ہمراہ اس کے تجفیر طبع کے زیادتی حرارت جو کی ہو کہ تجفیل کو تمام کر دیتی ہو۔ یہ آثار اور افعال اکثر پیدا ہوتے ہیں اور صدولان  
آثار کا تنہا انھیں اسباب مذکورہ بالا سے ہوتا ہو اگر اسباب ارضی و سماوی ان کے ہمراہ ہوں تو آثار و منائر آثار مذکورہ کے  
بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ پھر یہ بھی ہو کہ ربیع میں جو ہر سبق تخلل صیف کے مادہ بخارات میں کثرت اس قدر ہوتی ہو جو بخار صاف عاتک  
پہنچ کر تلطیف پائے جس قدر فصل شتا میں کثرت ہوتی ہو انھیں اسباب کو نظر کر کے واجب ہو کہ طبائع ربیع کے یوست اور رطوبت میں  
بھی مائل باعتبار ہوں جس طرح حرارت اور برودت میں معتدل ہیں بلکہ بانہم ہم ادائل ربیع کو مائل برطوبت ہونا تجویز کرتے ہیں  
اسکے ساتھ یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ ادائل ربیع کا بعد اعتدال رطوبت اور یوست سے اور میلان بہ طرف رطوبت کے اتنا نہیں ہو چقدر  
کہ مزاج ادائل خریف دور ہو اور ادائل یوست ہو۔ بعد ازاں فصل خریف میں شدت اعتدال حرارت اور برودت کے بھی اگر ہم قائل  
نہ ہوں تو بعد از صواب نہ ہوگا (بلکہ بامعنا ہے) کہ خریف میں بہ نسبت حرارت اور برودت کے بھی زیادہ اعتدال نہیں ہو  
اسلئے کہ ٹھیک و پیر کا زیادہ فصل خریف کا مشابہ گرمیوں کے ہوتا ہو (اور کنوار کی وجہ میں تو جیسی سخت ہوتی ہیں انکو سبب بھی جانے میں ہیں)  
اور ان اوقات میں خریف کی مشابہت موسم سرما کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہو کہ ہوا کے خریفی میں پس شدت ہوتا ہو اور اسی میں



یہ سب فوراً پیدا ہو جاتی ہے اور بخوشی سی تیرید سے ترطیب کبھی پیدا نہیں ہوتی یا کہ امر بالعکس ہو کہ بخوشی سی حرارت ترطیب کے پیدا کرنے میں قوی ہو جو بوقت کسی جسم میں بوجہ برودت کے مادہ پیدا ہوا ہو کیونکہ اندر حرارت سے تخریر پیدا ہوتی ہے پس ترطیب حاصل ہوتی ہے اور اسی اندر حرارت سے تخلیل پیدا نہیں ہوتی کہ میں پیدا کرے۔ یہ بخوشی سی برودت تکشف مساوات کرنے میں رطوبات کے ذریعہ سے جمع رطوبات میں کہہ سکتی ہے اسی وجہ سے فصل ربیع کا موطوب ہونا بوجہ بقا باسے رطوبت خشت کے مخصوص نہیں ہو جس طرح خریف میں خشکی فصل گرما کی مخصوص ہوتی ہے اسی سے کہ رطوبت ربیع کی معتدل ہو کہ کم ہو جاتی ہو اتنے زیادہ تخلیل میں کہ اتنے زمانہ میں یہ سب خریف کی برودت خریف سے اعتدال پر نہیں ہوتا ہو شاید کہ فصل ترطیب کا برودت سے صادر ہونا اور فعل تحفیف کا حرارت سے پیدا ہونا اس کیفیت سے کہ اس کا دینے حرارت سے ترطیب جمع جاتی ہو اور دینے برودت سے تحفیف نہیں ہوتی فعل مثلاً نسبت میں عدم و ملکہ کے ہو کہ فاعل ترطیب کو ایجا و امر بخوشی کرنا پڑتا ہو اور فاعل تحفیف کو ایجا و کسی اس کی کہ فی نہیں پڑتی ہو بلکہ فقط کسی امر وجودی کو فنا کر دینا اسی سے تحفیف پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے ان دو فاعلوں کے افعال میں تضاد کا تقابل ہوگا۔ کیونکہ تحفیف کا فعل اس مقام پر اپنے فضول کے امر میں پس ہی ہو کہ جو ہر طرب یا سہی رطوبت کو مقصود کر دینا اور یہ مراد نے حرارت سے بھی پیدا ہو سکتا ہو برخلاف ترطیب کے اس لیے کہ ترطیب پیدا کرنے میں کسی جوہر یا کسی کامفقود کر دینا یا کا نہیں ہو بلکہ ایک جوہر طرب کا ایجا و کرنا چاہیے لہذا نسبت درمیان فعل ترطیب و فعل تحفیف کے بلکہ اس میں نسبت درمیان رطوبت اور یسوست کے بھی تقابل عدم اور ملکہ کے ہوئی کہ یسوست امر عدمی ہے اور رطوبت ملکہ اور امر وجودی ہے پس ہر حال میں ہوا کہ امر عدمی یعنی یسوست کے پیدا کرنے میں زیادہ وقت اور احتیاج اور متعددہ کی نوعی لہذا باسانی پیدا ہو جائیگی بخلاف قوت کے کسی شخص کو یہ اشتباہ عارض ہو کہ جب ہم ہوا کو کبھی یا بس اور کبھی رطوبت بولتے ہیں تو اس سے مراد ہماری یہ ہوتی ہے کہ صورت ہوا کی یا کیفیت طبعی ہوا طبعیہ یا بس ہے لہذا جو فصل مرطوب ہوگی وہ ایجا و اس ہوا کی کریم کی جسکی صورت یا کیفیت اصلی مرطوب ہے اور جو فصل محفف ہے جیسے فصل گرما وہ ایجا و اسی جوہر ہوا کا کریم جو فصل یا بس جوہر ترطیب و تحفیف میں تقابل عدم اور ملکہ کا نہ ہے گا بلکہ ہم فن کلیات میں طرب کی ہوا کی رطوبت یا بس یا طبع ہونیکا تعرض نہیں کرتے خواہ تو اس تعرض کسی اور عرض سے کبھی کرتے ہیں ہاں اس فن میں ہوا سے رطوبت ہماری مراد فقط یہی ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بہت سے بخارات مائیدہ ملے ہیں اور لہذا مرطوب ہو گئی ہے یا ہوا سے رطوبت یہ مراد ہوئی ہے کہ اس ہوا میں بوجہ کثافت جو تکشف سے کسی امر خارجی کے پیدا ہوئی ہو اسکی کیفیت مثلاً طوبت بخاراتی کے ہو گئی ہو اور ہوا سے یا بس ہوا کا مراد یہ ہوتی ہے کہ اس ہوا سے وہ بخارات مائی سمجھوں نے اسکو مرطوب کر دیا تھا جدا ہو گئی اب یہ ہوا یسوست میں مشابہ جوہر ہوا کی ہو گئی ہے جو بوجہ تخلل کے یا مراد یہ ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بخارات ارضیہ زیادہ ملے ہیں اب اس ہوا کا جوہر بوجہ اخلاط بخارات ارضیہ کے مشابہ ہوا کے یسوست میں ہو گیا ہو نتیجہ سارے بیانات کا یہ ہوا کہ ربیع سے فضول رطوبات خشت کی بخوشی حرارت حاصل کر کے اس میں اعتدال نسبت طوبت اور یسوست کے پیدا کر دیتی ہے اور یہ بخوشی سی حرارت اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ آفتاب قریب سمت الاراس کے ہوتا ہو اور خریف میں بخوشی سی برودت جو بوقت سمت الاراس سے پیدا ہوتی ہے وہ برودت جو ہوا کو مرطوب نہیں کر سکتی۔ علاوہ اس لیل کے اگر تمنا راچی جائے تجربہ سے بھی اس معوی کو ثابت کر سکتے ہو سو ہوا میں مثلاً خشک کپڑے کو لٹکا دو اور گرم ہوا میں تر کپڑے کو اس کے بعد امتحان کر دو اور دونوں کو مثلاً ایک گھنٹہ لٹکنے دو پھر دیکھو تو وہی کہ تر کپڑا جلد خشک ہوا یا خشک کپڑے میں بھی جلد آئی جب تجربہ کر کے یہی معلوم ہوگا کہ جتنی جلد تر کپڑا خشک ہوتا ہو اتنی جلدی سے خشک کپڑے میں بھی نہیں آتی اس سے بھی ثابت ہوا کہ بخوشی برودت طوبت پیدا نہیں کر سکتی ہے اور بخوشی سی حرارت



ایسا متوہم ہوتا ہو کہ جو خط شامی آفتاب سے چوٹ کر زمین پر آتا تھا بروقت انعکاس شعاع خط پر اسی شعاع کے پلٹ گیا کہ زاویہ پیدا ہوئی نہیں ہوا تفصیلی بیان زیادتی حرارت کے سبب کا ہو کہ بعض مسقط شعاع شمس یعنی آفتاب کی شعاع کا جس جگہ زمین پر گرتا ہو اسکے مثل وہی ہو جیسے شمال مسقط سہم اسطوانہ کی یا مسقط سہم مخروط کی یا نسبت نقل کے ہو اور جس طرح سہم اسطوات اور سہم مخروط کا نفوذ خاص انکے مرکز ثقل میں ہوتا ہو اسی طرح گویا سہم شعاع کا نفوذ سہم شعاع میں تو ہم کیا جاتا ہو۔ اور بعض اوقات شعاع شمسی بہ نسبت بلاذ کے ایسے ہیں کہ وہاں مسقط شعاع بہتر سطح اور محیط کے با قریب محیط کے ہوتا ہو اور سہم شعاع شمسی میں سخونت کا زیادہ ہونا اسی وجہ سے ہو کہ تاثیر حرم آفتاب کے جملہ اطراف سے اسی سہم کی طرف متوجہ ہوتی ہو اور مرکز سے ہٹ کر اطراف اور کناروں کے مقامات میں قوت تسخین ضعیف ہوتی ہو اسلئے کہ جس طرف یا کنارہ کو فرض کرو اس جگہ کی حتمی حرارت موجود ہو اور موجودہ میں سے اتنی کم جو بطرف سہم کے جا چکی ہو اسی کی قوت اس کنارہ کی شعاع میں ہوگی پس گرمیوں کی فصل میں ہم لوگ سہم شعاع آفتاب میں واقع ہوتے ہیں یا قریب سہم شعاع کے اور جس طرح حرارت آفتاب کی قوت سہم شعاع میں زیادہ ہو اسی طرح ضیا شمسی بھی گرمیوں میں بشرطیکہ مطلع یا جو سما گر دو غبار وغیرہ سے پاک و صاف ہو زیادہ ہوتی ہو بہ نسبت انہیں لوگوں کے جنکی کیفیت اوپر بیان ہو چکی۔ یہی نسبت قریب بعد حرم آفتاب و چھوٹا ہونا خط شامی اسکا بیان حصہ نجومی میں فن ریاضی کے اچھی طرح کیا جاتا ہو جسکو علم ہیئت کہتے ہیں اور تحقیق زیادتی حرارت و شدت صحو کی فن طبیعات میں کی گئی (طیب کو ان امور کی بحث کرنی اس کے فن میں سے دور کر دے گی) فصل صیف ج طرح حار ہو اسکے ساتھ ہی یا بس بھی ہو (یعنی آنحضرت مائتہ اربعین بالکل نہیں ہوتے) اسکی وجہ یہ ہو کہ اس فصل میں حرارت کی شدت ہوتی ہو اور جو ہر سہا کا متداخل ہو جاتا ہو اور ہوائے گرم بالوں کو مشابہت طبیعت ناری سے پیدا ہو جاتی ہو لہذا رطوبت فنا ہو کر خشکی یعنی بیوست پیدا ہوتی ہو ایضاً چونکہ شبنم وغیرہ گرمیوں میں نہیں پڑتی اور نہ پانی برستا ہو لہذا بیوست زیادہ اس فصل میں ہوتی ہو فصل شتائے موسم سرما جملہ امور میں چونکہ مخالف موسم گرما کے ہو اسی وجہ سے اسکا مزاج بار و رطب ہو خریف کی فصل میں چونکہ حرارت صیف کی رفتہ رفتہ گھٹ گئی ہو اور آمد سرما کی وجہ سے ابھی سردی خوب نہیں پڑتی اور بنظر قریب اور بعد جرم سہم کے مسقط سہم مرکز کی شعاع اور مسقط سہم شعاع محیط کے وسط اور بیچ میں گویا ہم واقع ہوتے ہیں اسی وجہ سے فصل خریف میں حرارت اور برودت کا اعتدال ہوتا ہو۔ لیکن فصل خریف میں رطوبت اور بیوست کا اعتدال نہ ہوگا کیونکہ رطوبت اور بیوست میں اعتدال ہوے ابھی چند روز بھی نہیں گزرے کہ فصل گرمانے ہو گا کو بالکل خشک کر دیا ہو چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا کہ ہوا میں کہیں رطوبت کا نشان بھی نہیں رہا تھا اور شبنم یا بارش باران وغیرہ جو ترطیب کے اسباب ہیں ابھی پیدا نہیں ہوئے جو مقابلہ اسباب اور علل مجففہ کا کرے ترطیب پیدا کریں اور حرارت سے نکل کر مزاج خریف جو مائل بہ اعتدال ہو ابھی یعنی برودت کسی قدر پیدا ہوئی پس کسی شے کی تبرید یعنی اسکے مزاج میں برودت کا اثر پیدا کرنا اسکی اور صورت ہی اور اسی مزاج کو طیب پیدا کرنے کی شکل کچھ اور ہو اسلئے کہ برودت کی طرف کسی مزاج کو بھیر لیجانا آسان ہو اور سہولت ممکن ہو بہ نسبت اسکے کہ اسکی بیوست زائل کر کے مائل بہ رطوبت کریں۔ ایضاً اگر کسی مزاج کی تبدیل بطرف ترطیب کے بذریعہ تبرید کرنا ایسا آسان نہیں ہو جس طرح حرارت کے ذریعہ سے تجفیف کا پیدا کرنا آسان ہوتا ہو اسلئے کہ تھوڑی سی حرارت سے



متغیر ہو کر غیر معتدل اور خراب ہو جاتی ہو اسی ہوا سے امراض بدنی پیدا ہوتے ہیں اور جب تک ہسکی اُس خرابی سے جو مرض پیدا ہوا ہو اُسکی بقا پر بھی مبین رہتی ہو اسی ہوا کے لیے تین قسم کے تغیرات عارض ہوتے ہیں (۱) تغیرات طبعی (۲) تغیرات غیر طبعی (۳) وہ تغیرات جو مجری طبعی سے خارج بھی ہیں اور طبیعت کے خلاف بھی ہیں۔ تغیرات طبعی ہوا ہی تغیرات فصول اربعہ کے ہیں اس لیے کہ ہر ایک فصل میں ہوا کا ایک مزاج خاص پیدا ہوتا ہے

### فصل تیسری

طبائع فصول کا بیان

یہ چار فصلیں جو پچیس کے حساب سے سال بھر میں شمار کی جاتی ہیں اطباء کے اصطلاح میں دو فصلیں اُنکی مبائن ہیں کیونکہ پچیس کے اصطلاح میں ابتداء سے سال فصل ربیع سے ہوتی ہو اور فلک البروج کے دائرہ کے چار ٹکڑے فرض کر کے ہر حصہ کے شروع پر آفتاب کا پہنچنا پس اسی وقت سے نئی فصل شروع ہو جاتی ہو۔ اور اطباء کے نزدیک ربیع کا زمانہ جب ہو کہ اکثر بلاد معتدلہ میں نہ اتنی سردی ہو کہ بہت سے اور صحن کی حاجت ہو اور نہ اتنی گرمی ہو کہ پٹکے سے ہوا دینے کی حاجت ہو گرمی سردی میں تو یہ حال ہو اور اُسکے علاوہ درختوں کے پت جھاڑ ہو کر کوئیل پھوٹنے کا وہی زمانہ ہو اور ربیع کا زمانہ اطباء کے نزدیک اتنے دنوں تک ہوتا ہے کہ آفتاب اول نقطہ حمل سے نصف برج ثور تک پہنچ جائے یعنی ۲۶ روز سے کچھ زیادہ یا آنکہ خول حمل سے کس قدر پہنچا کس قدر بعد ربیع طبعی شروع ہوتی ہو اور نصف ثور تک ہتی ہو۔ اور فصل خریف طبعی ہمارے ملکوں میں مثل بنجارہ وغیرہ جب ہوتی ہو کہ آفتاب اس مقام کے مقابلہ میں آئے جہاں سے ربیع شروع ہوتی ہو اور اتنے زمانہ تک ہتی ہو کہ جس زمانہ میں آفتاب نقطہ البروج کے اسفوس کو طو کر لگتا جو بمقابلہ قوس ربیع کے ہو اور یہ بھی ممکن ہو کہ فصل خریف ربیع کے جملہ اوصاف میں ضد مقابل ہو کہ اکثر بلاد میں رات کو اچھی سردی اور دن کو بخوبی گرمی پڑتی ہو جیسے کنوار کے جینے میں ایسا ہی ہوتا ہو اور برگ درختوں کی ابتدا زرد ہونے اور کھلانے کی خریف سے ہو صیف یعنی فصل گرما اطباء کے نزدیک جب تک گرمی پڑتی رہتی ہو اور شتا یعنی سردی جب تک سردی پڑے اس وقت تک ہتی ہو اور اس میں سے اچھی طرح معلوم ہوا کہ زمانہ ربیع اور خریف کا اطباء کی رائے میں بہت کم ہو بہ نسبت امتداد زمانہ صیف اور شتا کے۔ جاڑہ کی فصل مقابل گرمیوں کے یا اُس سے زیادہ خواہ گرمیوں سے کم بھی رہتی ہو صیبا جش کا خاصہ ہو۔ اب اس ساری تقریر سے ایسا معلوم ہوا کہ فصل ربیع تو گویا وہ جو جسمیں پھولوں کی کلیاں اور بے ثمر درختوں کے شگونے نکلتے ہیں اور کوئیلیں بھونتی ہیں اور درختاںے ثمر دار میں سودا ہوتا ہو اور خریف وہ زمانہ ہو جس میں درختوں کے پتوں کا رنگ متغیر ہونے لگتا ہو اور پختگی اوراق کی ہو چلتی ہو لہذا پت جھاڑ کی ابتدا ہوتی ہو سو اُن دونوں زمانہ کے اور سال بھر میں جس قدر زمانہ باقی رہا وہ صیف اور شتا کا زمانہ ہوا اب ہم کہتے ہیں کہ وہ فصل ربیع جسکو ابھی ہم بیان کر چکے اسکا مزاج معتدل ہو اور یہ بات نہیں جیسے بعض لوگوں کو گمان فاسد ہو کہ ربیع کا مزاج حار و رطب ہو تحقیق اور اثبات اس عوے کا کما حقہ فن طب میں مناسب نہیں فلسفہ طبعی کے حصہ میں اُسکی تحقیق کی جاتی ہو طبیب کو اپنے مسلمات میں اُسکو مان لینا چاہیے کہ ربیع کا مزاج معتدل ہو۔ فصل صیف کا مزاج گرم خشک ہو اس لیے کہ جرم آفتاب سمت الراس پر ہوتا ہو اور جو خط شعاعی آفتاب سے چھوٹ کر زمین پر آتا ہو اُسکے پھٹ جانے میں تو ہم اسی امر کا ہوتا ہو کہ یا تو زاویہ انعکاس شعاع سے زاویہ حادہ پیدا ہوتا ہو اور حادہ بھی وہ جو سمت ہی چھوٹا ہو



حالانکہ ہماری روح کا مزاج غریزی معتدل ہو مائل بحرارۃ پھر جب ہماری روح میں حرارت ہو جب احتقان کے پیدا ہوا اسکی حرارت اور گرمی سے تو ہوا سے محیط بدرجہ ہا سرد ہوگی پس جب اس روح گرم تک ہوا بار دہو پختی ہو یا اس ہوا کا صدمہ خواہ پیچیدہ روح گرم کو لگتا ہو اور بعد ہو پختی ہوا اشتقاق کے اور روح میں اختلاط اور آمیزش ہو کر مجبوشی پیدا ہوتی ہو اس کے ذریعہ سے دو فائدہ حاصل ہوتے ہیں (۱) یہ ہوا سے سرد روح گرم کو اس مضر سے منع کرتی ہو کہ وہ روح متخیل طرف ناریت کے نہو جائے۔ کیونکہ اگر وہ روح گرم بوجہ حرارت احتقانی کے متخیل ناریت کی طرف ہوتی آخر کار میں روح کو ایسا سو مزاج ہو جب افراط حرارت کے عارض ہوتا کہ جو اعتدال قبول تاثیر نفسانی کی یعنی قبول حس و حرکت کی اس روح میں ہو وہ استعداد بر طرف ہو جاتی اور اسی استعداد کے ذریعہ سے روح حسیات ہو پس وہ بھی نہ رہتی یعنی حس و حرکت کا بھی بطلان ہو جاتا اور حیات بھی جاتی رہتی دوسرا ضرر یہ ہوتا کہ اگر ہوا سے بار دہو روح گرم تک نہ ہو پختی حرارت مفرط نفس جو ہر روح بخاری جو رطب اور سیال ہو بذریعہ تحلیل کے فنا کر دیتی ہو اور جب ہوا سے بار دہو ذریعہ اشتقاق کے پھر کچ گئی دونوں ضرر سے بھی حفاظت ہو گئی اور تعدیل بھی حاصل ہوئی یہاں سے معلوم ہوا کہ ہر نفس کے فرد میرود حویات ست (۲) فائدہ تنقیہ کا ہو تنقیہ اس ظہر حاصل ہوتا ہو کہ جو ہوا سے سرد اندر کھینچ کر جاتی ہو جب الٹی سانس لیکر ہوا اندرون باہر نکلتی ہو اس کے ہمراہ قوت ممیزہ اس بخار و خانی کو بھی باہر نکال کر پھینک دیتی ہو جو بخار بمنزلہ فضلہ روح کے ہوتا ہو یعنی جس بخار و خانی کو فضلہ اور زائد ہونے میں طرف روح کے وہ نسبت ہو جیسے اور فضول بدنی مثل بول و براز وغیرہ طرف بدن کے ہو اور جس طرح ان فضول کے تنقیہ سے بدن کو تفریح حاصل ہوتی ہو ویسے ہی ان بخار و خانی کے اخراج سے روح کو تفریح پیدا ہوتی ہو اور یہاں سے بخوبی معلوم ہوا کہ چون برمی آید مفرح ذات تعدیل تو اسوقت حاصل ہوتی ہو جب ہوا اندر کھینچ کر روح پر وارد ہوتی ہو یعنی جسوقت یہ اشتقاق ہو کر تا ہو اور تنقیہ اسوقت ہوتا ہو جب الٹی سانس ہم لیتے ہیں اور اندر کی ہوا کو باہر نکال کر دور کرتے ہیں اس ہوا کو اندر سے باہر نکال ڈالنے کی ضرورت یہ ہو کہ جو ہوا ہم سانس لیتے وقت اندر کھینچ لیجاتے ہیں اسکی احتیاج ہو کہ تعدیل روح گرم کیواسطے ہو پس لازم ہو کہ ہماری سانس سے کچھ کروہی ہو اندر جائے جو سرد ہو اور اسکی سردی اسوقت تک باقی رہنا درکار ہو جب تک وہ روح سے جالمتی ہو اور بعد آمیزش روح کے چونکہ روح گرم سرد ہوا کو کسی قدر گرم بھی کر دیتی ہو جس طرح ہوا سے سرد روح کی حرارت مفرط کو حد اعتدال پر پہنچاتی ہو اور پھر جب ہوا سے بیرونی دیر تک ٹھہری چونکہ اسکی مقدار بہ نسبت مقدار روح کے کم ہو تو لا محالہ اس میں بھی حرارت مفرط پیدا ہو جاتی ہو اب اسوقت اسکا فائدہ یعنی تعدیل روح بالکل بر طرف اور زائل ہو جاتا ہو تو یہی بہتر ہو کہ یہ ہوا نکال ڈالی جائے اور بالعوض اس کے ٹھنڈی ہوا اور ہو پختی جائے اور مکرر اسی طرح تنفس لینے اور الٹی سانس سے گرم ہوا کے نکال دینے میں تعدیل کا فائدہ پورا پورا حاصل ہوگا پس اس ہوا کا نکال دینا اور جدید ہوا کا بار بار داخل کرنا دو وجہوں سے ضرور ہو ایک تو یہ کہ جب ہوا اندر کی نکلے گی فلا پیدا ہوگا لہذا اس کے قائم مقام کوئی اور شے جاہیے پس ہوا سے جدید باہر سے جاتی ہو اور اس کے قائم مقام ہوتی ہو اور دوسری وجہ یہ ہو کہ جب یہ گرم ہو کر نکلے گی اس کے ہمراہ فضول و خانی بھی جو روح میں ہوتی ہیں وہ بھی نکل جائیں گی۔ یہی ہوا جو ہمارے بدن کے گرد ہو جب تک معتدل ہو اور صاف بھی ہو کہ آسمین اور کوئی چیز ایسی نہ ملے جسکا مزاج روح کے مزاج کے منافی ہو اس زمانہ اعتدال تک اسکا فعل یہ ہو کہ ہمارے بدن میں صحت پیدا کرتی ہو اور ہماری صحت بدنی کی حفاظت کرتی ہو۔ اور جب یہی ہوا اس اعتدال سے متغیر



اکثر چیزیں اسباب باد یہ جسکی تاثیر ابدان میں نہیں ہوتی اسکی وجہ بیشتر یہی ہو کہ اُن شروط میں سے کوئی شرط مفقود ہوتی ہو لہذا بالکل اثر نہیں ہوتا۔ اور کبھی باوجود اجتماع شرائط کے بھی ظہور اثر میں انہیں اسباب کی کمی اور بیشی کا اختلاف واقع ہوتا ہو اور بیشتر اسوجہ سے سبب واحد چند ابدان میں مختلف امراض کو پیدا کرتا ہو یا اوقات مختلف میں امراض چند پیدا کرتا ہو کبھی اختلاف تاثیر کسی سبب کے بدن قوی اور بدن ضعیف کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں اور کبھی کمی بیشی اثر کی بدن شدید الحسن اور ضعیف الحسن میں مختلف طور پر ہوتی ہو۔ انہیں اسباب میں بعض اسباب مختلف ہوتے ہیں اور بعض اسباب غیر مختلف ہوتے ہیں مختلف اسسبب کو کہتے ہیں کہ اگرچہ وہ سبب بدن سے جدا ہو جائے مگر پھر بھی اپنے اثر کو چھوڑ جائے اور غیر مختلف وہ سبب ہو کہ ادھر وہ بدن سے جدا ہوا اسکا اثر بھی ساتھ ہی مفقود ہو گیا۔ ہم یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ جتنے اسباب ایسے ہیں کہ انسے احوال بدنی میں تفسیر پیدا ہوتا ہو ایسے اسباب ہیں کہ احوال بدن کے بحال خود حفاظت کرتے ہیں دونوں قسم کے اسباب یا تو ضروری ہیں۔ کہ آدمی کو کسی طرح اُن سے گزرنہیں ہو سکتا جب تک انسان کی حیات باقی ہو اور بعض اسباب انہیں سے غیر ضروری بھی ہیں ضروری اسباب کے چھ اجناس ہیں (۱) جنس ہوا جو آدمی کے بدن سے محیط ہو (۲) جنس کھانے پینے کی چیزیں (۳) جنس آدمی کے بدن کا سکون یعنی ٹھنڈا اور حرکت کرنا (۴) جنس حرکات نفسانی اور غیر بدنی جیسے غم اور سرور وغیرہ (۵) جنس نوم و بیداری (۶) جنس استراحت اور احتیاس یعنی بدن سے کسی چیز کا نکلنا یا خارج ہونا اور کسی چیز کا پیدا ہونا اور نہ نکلنا۔ اب پہلے ہم جنس ہوا کا بیان کریں جو اول سے ضروری ہو فصل دوسری جملہ اولے کے فضول سے اسسبب ہوا کی تاثیر کے بیان میں جو بدن سے ملی ہو اور بدن کو احاطہ کیے ہوئے ہو یہ ہوا ہمارے عناصر اربعہ بدنی کی ایک عنصر بھی ہو اور ہماری ارواح کے لیے ہی عنصر ہو اور بادعت عنصر ہونے کے اس ہوا سے ہماری ارواح کو مدد بھی پہنچتی رہتی ہو اور اصلاح ارواح کی علت بھی ہو (بلکہ ابدان کو بھی ہوا سے مدد پہنچتی ہو اور اصلاح بھی کرتی ہو) ہوا کا مصلح ارواح ہوا فقط اسی طرح کا نہیں ہو جیسے ایک عنصر دوسرے کی اصلاح کرتا ہو بلکہ ہوا کی اصلاح بہ نسبت ارواح کے ایسی ہو جیسے کہ فاعل اپنے منفل میں اثر کرتا ہو وہ فاعل جو تعدیل کسی شے میں پیدا کرے۔ اور ہر کے فضول میں ہم بیان کر چکے کہ روح سے مراد کیا ہو وہی جو ہر جو بخارات اخلاط سے پیدا ہوتا ہو اور ہم بھی کہ چکے ہیں کہ اس فن طب میں لفظ روح سے ہم اُن معنوں کو قصد نہیں کرتے جو فلاسفہ کی اصطلاح ہو کہ وہ لوگ روح سے نفس ناقلہ مراد لیتے ہیں جو انکی رائے میں جو ہر مجرد ہو (مترجم) یہ دفع دخل ہو کہ ایسا نہ کوئی خیال کرے کہ روح یعنی نفس ناقلہ جو غیر جسمانی ہو اسکی تعدیل ہوا سے جسمانی کیا کر لی ورنہ وہ کبھی جسمانی ہو جائیگی (متن) جو تعدیل ہوا کے ذریعہ سے ہماری ارواح مذکورہ تک صادر ہوتی ہو اسکے تمام ہونے میں دو فعل پیدا ہوتے ہیں (۱) ترویج (۲) تنقیہ ترویج سے کیا فائدہ ہوتا ہو کہ جسوقت روح کا مزاج گرم ہو جائے اور بافراط اسروح میں اکثر بوجہ اخلاق کے حرارت پیدا ہو یا گاہ بیگاہ کبھی اور وجہ سے روح گرم ہو جائے اس گرمی کے اعتدال پر لانے کے واسطے ہوا سے مذکور سے مدد پہنچتی ہو۔ اور تعدیل ارواح سے مراد ہماری تعدیل اخلاقی ہونہ حقیقی چنانچہ اوپر اسکا بیان اچھی طرح ہو چکا ہو۔ یہ تعدیل روح کو بذریعہ ہوا کے استتقاق ریب کی وجہ سے ہوتی ہو یعنی پیچھے اُن مساوات منافس بنض سے جو متصل شرائین کے ہیں ہوا کو اندر کھینچتا ہو اور چھوٹی چھوٹی رگوں کے منہ جنسے بنض ہوا کو لبیک کہ وہاں تک پہنچاتی ہو۔ جو ہوا ہمارے بدن کے محیط ہو چونکہ اسکا مزاج بہ نسبت ہماری روح کے اصل اور غریزی مزاج کے بارہوی



اس حالت کے ہوتے ہیں جو بروقت اسباب سابقہ کے تھی۔ اور اسباب سابقہ اسباب با دیہ سے اس بات میں فرق رکھتے ہیں کہ جو اسباب سابقہ بدنی ہوتے ہیں اور یہ بھی ایک فرق ہو کہ اسباب سابقہ اور حالت کے درمیان میں واسطہ ہوتا ہو اور اسباب با دیہ میں یہ بات واجب نہیں ہے اسباب واسطہ کا فرق اسباب با دیہ سے اس امر میں ہو کہ اسباب واسطہ بدنی اور دخل بدن کے امور ہوتے ہیں اور اسباب با دیہ امور خارج از بدن ہیں دوسرا فرق اسباب واسطہ اور اسباب با دیہ میں یہ ہے کہ اسباب واسطہ اور تغیر حال مریض کے درمیان میں کوئی واسطہ ہرگز نہیں ہوتا ہو اور اسباب با دیہ اور حالت مریض میں کبھی واسطہ بھی ہو جاتا ہو (چنانچہ ابھی اسکی مثال چوٹ لگنے کی چند روز کے بعد درم پیدا ہونے سے دی گئی) بلکہ واسطہ کا ہونا اور نہ ہونا دونوں نسبت اسباب با دیہ کے ممکن ہیں۔ اسباب سابقہ چند امور بدنی ہیں غلط کی وجہ سے پیدا ہونے کا مزاج خاص یا ترکیب خاص انکا باعث ہو کر کسی حالت اور تغیر کو پیدا کرتے ہیں اور اس حالت کے پیدا کرنے میں اسباب سابقہ کی تاثیر بالاسے نجات ہوتی ہو یعنی ضرور ہوتی ہو اور اپنی تاثیر کو یہ اسباب روک نہیں سکتے جیسے آگ اپنی احراق کے روکنے پر قادر نہیں ہو دوسری یہ بات ہو کہ یہ اسباب دلا اور بلا واسطہ موثر اس تغیر میں نہیں ہوتے بلکہ غلط یا مزاج وغیرہ کے واسطے سے انکی تاثیر ہوتی ہو۔ اسباب واسطہ وہ امور بدنی ہیں جو احوال اور تغیرات بدنی میں واسطہ تاثیر ادلی اور ایجابی یعنی بے اختیاری کرتے ہیں۔ اسباب با دیہ چند امور بدنی ہیں کہ خارج از بدن ہوتے ہیں مگر تغیرات بدن میں کبھی بلا واسطہ اور کبھی بواسطہ پیدا کرتے ہیں مگر انکی تاثیر بھی غیر اختیاری ہوتی ہو کہ اپنی تاثیر کے روکنے پر قادر نہیں ہوتی مثال اسباب سابقہ کی مرض مزاجی میں جیسے استلزامادہ سبب سابع ہو تب کے لیے۔ یا مرض ترکیبی مثلاً نزول المار کا استلزامادہ حیثیت سبب سابع ہو مثال اسباب واسطہ کی جیسے غفونہ اخلاط سبب واصل ہو چھ کی واسطہ یا رطوبت سائلہ جو اثر کر تھبہ یعنی سوراخ عنینہ تک آتی ہو سبب واصل ہو سہ کی اور سہ سبب علی و ذابنیائی کا ہو جاتا ہو (مترجم) سہ سبب ذابنیائی کا ہونا فقط بیان واقع ہو مثال سبب واصل کی فقط رطوبت سائلہ پر تمام ہو گئی مثال اسباب با دیہ کی گرمی آفتاب کی خواہ حرکت شدیدہ یا غم کا پیدا ہونا یا بیداری بیش از حد کا عارض ہونا یا کسی گرم چیز کا پینا یا کھانا جیسے لسن کا استعمال کہ یہ ہر ایک شے سبب رچی تپ کے پیدا ہو جانے کی ہو۔ ہر ایک سبب اسباب کورہ سے (یا فقط اسباب با دیہ سے) اسکا سبب ہو کر اثر کرنا کبھی تو بالذات ہوتا ہو یعنی اپنی تاثیر میں وہ سبب محتاج کسی اور شے کا نہیں ہوتا جیسے مچ سیاہ کہ خود ہی بالذات تلخین پیدا کرتی ہو یا انیون کہ بہ ذات خود تیرید کا اثر پیدا کرتی ہو یا کبھی اثر کرنا با مرض ہوتا ہو جیسے آب سرد جب گرمی پیدا کرے چنانچہ اکثر مرض وغیرہ کے سرد پانی سے نہانے میں حرارت پیدا ہوتی ہو پس یہ اثر ٹھنڈے پانی میں بوجہ احتقان حرارت باطنی کے پیدا ہوتا ہو اور حقن حرارت کی وجہ یہ ہو کہ آب سرد سے تلخ مسلمات بدنی ہوتی ہو اور باہر کو حرارت خارج نہیں ہوتی لہذا حرارت اور گرمی پیدا ہو جاتی ہو۔ یا گرم پانی سے برودت پیدا ہونا کہ یہ بھی بالعرض ہو اسلیئے کہ تیرید کا اثر آب گرم سے بوجہ تخلیل کے ظاہر ہوتا ہو۔ یا سقمونیا جو حار ہو اور بعد اسحال غلط صفرا کے برودت کرتی ہو اسکی وجہ یہی ہو کہ غلط حار کے اخراج سے بالعرض برودت پیدا ہوتی ہو۔ ہر ایک سبب خارجی اسباب با دیہ کو جیسے یہ قوت نہیں ہو کہ پوچھنے کے ساتھ بدن میں اپنا اثر ذاتی یا عرضی کرنے لگے بلکہ کبھی اثر کرتے ہیں انھیں اسباب کو بدن تک پوچھنے کے ساتھ اور بھی چند امور کی حاجت ہوتی ہو اور وہ شروط منحصر ہیں امور میں ہیں (۱) قوت فاعل کی تاثیر کا قوی ہونا (۲) جس پر یہ سبب موثر ہو گا اُس میں بدن کا اس تاثیر سے منفعیل ہونا کہ اسکے اثر کو قبول کر سکے (۳) ایسے سبب کا بدن سے منفعیل ہونا اور اُس پر وارہ ہونا اور اتنی دیر تک سبب کا اپنے وصف پر اور بدن کا اپنی صفت پر باقی رہنا کہ اثر ہو سکے۔



چند ہیں ایک مرتبہ یہ ہو کہ بدن نہایت درجہ صحت پر ہو دوسرا مرتبہ یہ ہو کہ منتہا کے درجہ صحت سے کم ہو تیسرا مرتبہ یہ ہو کہ بدن نہ صحیح ہو اور نہ مریض جیسا کہ حالت ثالثہ کے بیان میں گذرا چو تھا مرتبہ یہ ہو کہ بدن غیر صحیح قابل مرض کا جلد ہو یا پختوان مرتبہ یہ ہو کہ بدن مریض اندکے یا رہو چٹھا مرتبہ یہ ہو کہ نہایت درجہ مرض پر ہو۔ جو مرض ہو یا مسلم ہو یا غیر مسلم مسلم وہ مرض ہو کہ جسکے معالجہ کا کوئی مانع اور عائق جیسا چاہیے نہ ہو۔ اور غیر مسلم وہ ہو کہ اسکے ہمراہ معالجہ کا ایک عائق بھی موجود نہ ہو کہ اسکے معالجہ میں تدبیر صائب کی رخصت نہ دے جیسے دوسرے اسکے ساتھ نذر بھی ہو یہ بھی جائنا ضروری کہ جو مرض مناسب مزاج اور سن و فصل کے ہو اس میں اندیشہ ہلاک کمتر نسبت اس مرض کی جو غیر مناسب ہو اور ایسا مرض غیر مناسب بدون سبب عظیم کے پیدا نہیں ہوتا اور یہ بھی جائنا ضروری کہ زوال امراض ہر فصل کی امید داری اس فصل کی ضد میں کیجاتی ہو جیسے امراض فشاکی صحت فصل صیف میں یا امراض جمع کی صحت فصل خریف میں ہوتی ہو۔ اور یہ بھی جائنا ضروری کہ بعض امراض دوسرے امراض کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں اور بعد انتقال کے وہ خود دفع ہو جاتے ہیں اور اس دوسرے مرض سے انکی خبریت حاصل ہوتی ہو گویا ایک مرض دوسرے مرض کے لیے ذریعہ شفا ہوتا ہو جیسے بچہ صبح سے نجات دیتی ہو یا تقرس اور دوالی اور اوجاع متعل اور جرب و عک اور ثبور اور تشنج سے بذریعہ بچہ کے شفا حاصل ہوتی ہو یا زرب رمد سے اور ذات الحجب زلق الامعاء سے۔ و اسی طرح کھل جانا رگ مقعد کا ہر مرض سوداوی اور وجع الورک اور درد گردہ اور وجع رحم سے نجات دیتا ہو کبھی انتقال مرض کا دوسرے مرض کی طرف اس طرح ہوتا ہو کہ شدت اور آفت بڑھ جاتی ہو جیسے انتقال ذات الحجب کا ذات الریه کی طرف یا فریٹس کا لیسرغس کی طرف۔ بعض امراض متعدی اور ساری ہیں جیسے حرب اور جذام اور قروح عفنتہ اور حمایہ دبائی اور جدری اور خصوصاً جو وقت مساکن تنگ ہوں اور اسی طرح اگر شخص قریب ہفل ریح میں ہو یا جیسے رمد کہ یہ بھی دوسرے لوگ جاتا ہو خصوصاً جو شخص کسی کے آشوب چشم کو بغور دیکھے اور جیسے بیماری حرس کی کہ محض تصور ترش چیز کا دانٹول کو ایذا دیتا ہو اور بعضے سل و برص کہ یہ بھی امراض متعدیہ سے ہیں بعض امراض بوارثت نسل میں جاری ہوتے ہیں جیسے برص و فرغ طبعی و تقرس و رسل و جذام۔ بعض امراض ضعی ہوتے ہیں کہ ایک قبیلہ اور قوم یا ایک صنف کے باشندوں سے خاص ہوتے ہیں خواہ ان میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں یہ بھی جائنا ضروری کہ صنف اعضا کا تابع سو مزاج کے ہوتا ہو یا تخیل بینی یعنی ڈھیلے ہونے بدن کے تعلیم دوسری ہیں دو جہ میں جملہ پہلا ان چیزوں کے بیان میں اسباب عام سے پیدا ہوتے ہیں اور اس میں نہیں فصل پہلی میں اسباب کا بیان بطور کلی کیا جاتا ہے اسباب متینون حالات بدن انسان کے (یعنی صحت و مرض و حالت ثالثہ کے) تین قسم پر ہیں سابقہ بادویہ و اصلہ سابقہ اور واصلہ میں اس بات کی شرکت ہے کہ یہ دونوں امور بدنی ہوتے ہیں یعنی غلطی یا فراجی یا ترکیبی ہوتے ہیں۔ اسباب باریہ وہ چیزیں ہیں کہ جو ہر بدن انسان سے خارج ہوں یا وہ چیزیں آثار اجسام خارجہ کی ہوں جیسے مارنے سے کوئی اثر بدن انسان کو پہونچے یا حرارت جو سے بدن انسان کو گرمی پہونچے خواہ طعام جاریا یا بدن انسان پر وارد ہو۔ یا وہ اثر نفس ناطقہ سے بدن کو پہونچے ایسے کہ نفس ناطقہ مولا سے بدن کے ایک دوسری چیز ہو وہ اثر نفس ناطقہ کا جیسے بروقت غضب اور خوف کے بدن انسان کو پہونچتا ہو یا بروقت بچ اور خوشی کے۔ اسباب سابقہ اور بادویہ میں اس بات کی شرکت ہے کہ بیشتر درمیان ان دونوں کے اور درمیان حالات ثلثہ بدن انسان کے ایک واسطہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اسباب بادویہ دراصل میں اس بات کی شرکت ہے کہ ان دونوں میں اور درمیان حالات ثلثہ کے کبھی واسطہ نہیں ہوتا۔ مگر اسباب سابقہ کا فرق اسباب واصلہ سے اس طرح ہے کہ اسباب سابقہ کے قریب کوئی حالت نہیں ہوتی بلکہ ان دونوں کے درمیان میں چند اسباب ہوتے ہیں جو نزدیک تر



اُس زمانہ میں ظاہر نہیں ہوتی۔ اور وقت تیزید کا وہ زمانہ ہو جس میں شدت مرض کی وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی جاتی ہو۔ اور وقت انتہا کا وہ جو جس میں مرض کے جمیع اجزا حالت واحدہ پر پٹھر جاتے ہیں اور اُس کے امراض یکساں رہتے ہیں۔ اور انحطاط کا وہ زمانہ ہو جس میں نقصان مرض کا ظاہر ہوتا ہو اور بقدر امکان نظر کجائے گی مرض ظاہر تر ہوگی یہ چاروں اوقات کبھی کبھب مرض کے اول سے آخر تک اُسکی نوبتوں میں پیدا ہوتے ہیں اُنکو اوقات کلیہ کہتے ہیں۔ اور کبھی ہر ایک نوبت کے اوقات اربعہ دیکھے جاتے ہیں اُنکو اوقات جزئیہ کہتے ہیں فصل آٹھویں

تمامی قول احوال امراض میں امراض کا نام کئی وجہوں سے رکھا جاتا ہو کبھی بنظر اُس عضو کے جو حامل مرض ہو نام بیماری کا لیا جاتا ہو جیسے ذات الجنب وذات الریہ۔ کبھی عرض غالب پر اعراض مرض سے نام رکھا جاتا ہو جیسے صرع کہ اُسکے مننے گر پڑنے کے ہیں چونکہ صرع میں بوقت دورے کے آدمی کو گر پڑنا لازم ہو لہذا اُس مرض کا نام ہی رکھا گیا۔ کبھی سبب مرض سے اس مرض کا نام لیتے ہیں ہیں جیسے ہم کہتے ہیں کہ مرض سوداوی۔ کبھی بوجہ تشبیہ کے جیسے داء الاسدا و داء الفیل کبھی مرض کا نام اُس شخص کی طرف منسوب ہوتا ہو جیسے پہلے یہ مرض لاحق ہوا ہو جیسے قرعہ طیلانسیہ ایک مرد کی طرف منسوب ہو جسا طیلانسیہ نام تھا۔ کبھی کسی نمک پڑھ مرض کا نام نسبت دیا جاتا ہو جس شہر میں وہ مرض ہوا تھا جیسے قرح بلجیہ۔ اور کبھی مرض کا نام اُس شخص کے نام پر ہوتا ہو جو اُسکا علاج خوب کرتا تھا اور کر دینے میں مشہور تھا جیسے قرحہ جردنیہ کبھی مرض کا نام جو ہر ذاتی کے مطابق ہوتا ہو جیسے حمی درم جالینوس نے کہا ہے

امراض یا ظاہری ہوتے ہیں کہ انکی شناخت جس کرتی ہو یا باطنی ہوتے ہیں کہ اُنپر آگاہ ہونا آسان ہوتا ہو جیسے درمعدہ اور دردیہ یا ایسے امراض باطنیہ ہیں کہ اُنپر آگاہی دشوار ہوتی ہو جیسے وہ آفات کہ جگر میں عارض ہوں یا مجاری ریمین۔ یا کسی طرح اور اُنک ان امراض کا نمونہ تھمنا جیسے وہ آفتیں جو مجاری بول کو عارض ہوتی ہیں۔ امراض کبھی خاص ہوتے ہیں اور کبھی بشرکت دوسرے عضو سے اپنے مرض میں۔ یا اُس جہت سے ہوتی ہو کہ وہ دونوں براہ طبیعت متواصل اور ملے ہوئے ہوتے ہیں کہ چند آلات کے ذریعہ سے اُن دونوں میں اتصال ہوتا ہو جیسے دماغ اور معدہ ان دونوں میں بندریہ ایک ہضم کے اتصال ہوتا ہو یعنی ہضم جو حجاب بطن تک دماغ سے اترا ہو جسا ذکر فضل دوسری تعلیم تیسری فن اول میں ہو چکا ہو یا زخم اور پستان ان دونوں میں بندریہ اور وہ کے اتصال ہوتا ہو۔ یا اس جہت سے کہ ایک ان دونوں عضو کا عین راہ اور گذر گاہ مادہ کا ہو طرف دوسرے عضو کے جیسے اربتین واسطے درم ساق کے ہوتا ہو۔ یا اس جہت سے کہ وہ دونوں قریب قریب ہیں جیسے رقبہ اور دماغ کہ ہر ایک دوسرے کے مرض میں شرکت رکھتا ہو خصوصاً جہت قریب کا عضو ضعیف ہو کہ وہ فغول مادی کو اپنے قریب سے قبول کرتا ہو جیسے البطن واسطے قلب یا اس جہت سے ایک ان میں کامبر اور اصل واسطے فعل عضوفانی کے ہو جیسے حجاب واسطے رے کہ نفس میں۔ یا اُس جہ سے کہ ایک عضو خادم ہو دوسرے عضو کے جیسے عصب واسطے دماغ کے۔ یا اُس جہت سے کہ وہ دونوں بندریہ کسی تیسرے عضو کے شرکت رکھتے ہیں جیسے دماغ گردے اسے اس جہ سے شرکت رکھتا ہو کہ یہ دونوں جگر سے شرکت رکھتے ہیں کبھی شرکت میں عود بھی ہوتا ہو یعنی جو ضرر کسی عضو کو بشرکت دوسرے عضو کے پہونچے اُس دوسرے سے مثل سی ضرر کے دوبارہ پہلے عضو کو پہونچتا ہو جیسے دماغ اگر متاثر ہو تو معدہ اس لم میں اُٹھتا ہے یا اور ضعف ہضم معدے میں پیدا ہوتا ہے تب معدے سے کجارات ردی اور غذائے غیر ہضم دماغ تک جاتی ہو اس جہت سے الم دماغ کا اور زیادہ مضر ہوتا ہو اور شرکت بطور دوام خواہ بطور دورہ بنا بر احکام اصل کے جاری ہوتی ہو یعنی اصل عضو جسکی شرکت سے دوسرے عضو کو اذیت پہونچتی ہو اگر اُسکو اذیت ملی ہو تو فوج کو کبھی اذیت دہمی ہوگی اور اگر اصل کو اذیت دوری ہو تو اُسکو کبھی دوری ہوگی۔ مراتب بدن کے درمیان صحت اور مرض کے

لہذا یہ  
بیشک بیان  
ہے



ہوتے ہیں یہاں تک کہ اورام حارہ بھی جاڑوں میں سپید رنگ ہوتے ہیں اور یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اورام بلغیرہ میں بحسب وقت اور غلطی اور نرمی کے اختلاف ہوتا ہوتا ہے تاہم بعض اورام بلغیرہ مشابہ درم سوداوی کے ہوتے ہیں اور کبھی مشابہ اورام ریچی کے اور کبھی شبلیہ اورام مائی کے اکثر نرمول بلغیرہ رقیق کا نوازل میں اندرون لیفت اعصاب کے ہوتا ہے یہاں تک کہ بچے کے عضلات حجرہ میں بلکہ آنسے بھی نیچے تک پہنچ جاتا ہے اورام مائی جیسے استسقا اور قیلہ مائی اور وہ درم جو قحف میں ماہیت سے عارض ہوتا ہے اور مثل اورام کے اورام ریچی کی بھی دو قسمیں ہیں تہج - اور نفخہ - ان دونوں میں دو طرح کا فرق ہے - قوام - اور مخالطت - بیان تفصیلی اسکا یہ ہے کہ تہج میں جو ہر عضو سے غلط اور آمیختہ ہوتی ہے اور نفخہ میں ریج مجتمع اور متحد ہوتی ہے اور جو ہر عضو سے غلط نہیں ہوتی - دوسرا فرق یہ ہے کہ تہج میں جس نرمی دریافت کرتی ہے اور وہ بانے سے دب جاتا ہے اور نفخہ میں دبانے کی مقاومت زیادہ اور کم ہوتی ہے - ثبوت کی قسمیں بھی شمار میں اقسام اورام کے ہیں - بعض ثبوت فقط دموی ہوتے ہیں مثل جدری کے - اور ایک قسم صغریٰ محض ہوتی ہے جیسے شرعہ صغریٰ اور بچہ پتی - اور ثبوت جادریہ - اور مرکب مادہ سے بھی ہوتے ہیں جیسے حصیہ اور تملہ اور تسمایہ سر جو مثل کیل کے دراز ہوتے ہیں اور جرب یعنی خارش اور ثلیل یعنی سستہ وغیرہ فلک - اور کبھی ثبوت مائی بھی ہوتی ہیں مثل نقاط کے اور ریچی بھی ہوتے ہیں مثل نفحات کے - ناظر اس کتاب کا تفصیل کل اورام اور ثبوت کی کتاب چہارم میں بخوبی دریافت کر لیا اور اس جگہ جو مناسب لگے ہے شرح و بسط سے لکھا جائیگا فصل چھٹی اُن امور کے بیان میں جو امراض کے ساتھ شمار کیے جاتے ہیں بہت ایسے امور ہیں جو امراض سے خارج ہیں اور اُنکا شمار امراض میں ہوتا ہے یہ وہ چیزیں ہیں جو زینیت میں داخل ہیں ایک اُن میں سے بالون کی زینیت میں داخل ہے - دوسرے رنگ کی زینیت میں داخل ہے تیسرے راجحہ میں داخل ہے جو تھکے سحنہ میں بعد لون کے داخل ہے - اقسام امراض شعر کے پیرن تناثر یعنی پراگندہ ہونا بالون کا اور سطر یعنی گر جانا بالون کا اور قصر یعنی چھوٹا ہونا اور قلت یعنی کم ہونا اور شقاق یعنی پھٹ جانا اور رقت یعنی باریک ہونا اور غلط یعنی موٹا ہونا اور افراط جو دت یعنی بہت پیچیدہ ہونا اور افراط سبوط یعنی زیادہ سیدھا ہونا اور شبیب یعنی سپید ہونا رنگ کا بدل جانا کسی طرح کا ہو اور کسی آفت آئین پیدا ہو چار قسموں میں داخل ہے پہلی قسم رنگ کا بدل جانا سوداوی سے مثل یرقان کے - یا سوداوی بلامادہ کے جیسے حصیت یعنی چونے کا رنگ ہو جانا جو بوجہ بردوت زائدہ کے عارض ہوتا ہے یا زردی جو بیشتر بوجہ سوداوی عارض ہوتی ہے دوسری قسم رنگ کے بدلنے کے اسباب خارجی سے ہوتی ہے جیسے حرارت آفتاب کی اور بردوت اور ہوارنگ کو جلا دیتی ہے تیسری قسم تغیر لون کی پیدا ہوتی ہے سبب پھل جانے ایسے امراض کے جلد پر جو حامل رنگ کی ہو کہ اُن اجسام کا رنگ مخالف جلد کے ہوتا ہے جیسے ہن اسودیا نقطے نقطے پر جانے جلد پر چکارنگ مخالف جلد کے ہو جیسے خیلان اور عیش میں ہوتا ہے جو تھکی قسم تغیر رنگ کا بوجہ عارضی کے ہوتا ہے جیسے التیام تفرق اتصال جلدی کا ہو کہ بعد پھر جانے گر ہون کے نشان کا رنگ مخالف جلد کے باقی رہتا ہے یا قروح خبیثہ جلد کو گھجلا دین - آفات بدی جیسے صنان یعنی گندگی نقل کی یا اور قسم کی بد بوجہ بدن میں پیدا ہوتی ہے آفات سحنہ بعد رنگ کے دو ہیں یا نرال مغرط یعنی زیادہ لاغری یا سمن مغرط یعنی زیادہ ذہنی فصل ساتویں اوقات امراض کے بیان میں اکثر امراض کے وسطے چار اوقات مقرر ہیں - ابتدا - تنزیہ - انتہا - انحطاط - ان چاروں اوقات سے جو زمانہ خارج ہر وہ اوقات صحت میں داخل ہے ہماری مراد وقت ابتدا اور انتہا سے وہ دو طرفیں اور کنارے زمانے کہ نہیں ہیں کہ جن میں حال مرض کا کچھ ظاہر ہو بلکہ ہر ایک ابتدا اور انتہا کے واسطے ایک زمانہ محسوس ہو چکا ایک حکم مخصوص ہے - وقت ابتدا کا وہ زمانہ ہے جس میں ظہور مرض کا ہوتا ہے اور اسکے حالات میں تشاہید دیکھی جاتی ہے کہ کیا دیتی مرض کی



رہتے ہیں چونکہ طبیعت کو ان سے دینا پونجی ہو انکو کسی طرف دفع کرتی ہو کبھی طریقہ دفع کا یہ ہوتا ہو کہ مواد فاسدہ بطرف جلد کے دفع کرتی ہو اسوقت اورام اور شور پیدا ہوتے ہیں۔ اور کبھی مختلف قسم کے فضول دفع ہوتے ہیں۔ درم کے پیدا ہونے کے لائق تر وہی فضول میں جو اپنے اسباب سے پیدا ہوں اور ان مواد سے درم حادث ہوا لگے چھ قسم ہیں۔ اخلاط اربعہ اور ماہیت اور ریح۔ درم گرم بھی ہوتا ہو اور گرم نہیں بھی ہوتا ہو یہ گمان کرنا لائق ہو کہ درم گرم سوائے خون اور صفرا کے اور خلط سے پیدا نہیں ہوتا ہو بلکہ جس خلط میں حرارت ہو غفلت کے عارض ہو خواہ جو ہر اس خلط کا گرم ہو یا نہ درم حار اس سے پیدا ہو سکتا ہو اگرچہ ان اجناس کا درم بھی حسب تقسیم انواع ہر ایک مادہ کے قسم ہو سکتا ہو مگر تقسیم اورام کی نوعی تقسیم کے لائق ہو صنفی تقسیم میں عادت طبیعوں کی اس طرح پر جاری ہوتی ہو کہ محض دموی درم کو فلنموئی اور صفراوی محض کو حمہ اور ان دونوں سے مرکب کا مرکب نام رکھتے ہیں مگر مرکب میں خلط غالب کو مقدم کر کے غیر غالب کو اسکے پیچھے ذکر کرتے ہیں کبھی فلنموئی حمہ کہتے ہیں اور کبھی حمہ فلنموئی جو وقت درم کیجا ہو جاتا ہو اسکو خراج کہتے ہیں اور جو وقت خراج نرم گوشت خواہ مغا بن یعنی بن ران یا مضانی یعنی گوشت بن کام خواہ پس گوشت یا زیر بغل عارض ہو اور اس جنس فاسدہ سے ہو جسکو ہم امراض خرمیہ میں ذکر کر چکے ایسے اورام کا نام طاعون رکھا گیا ہو۔ اورام حارہ میں ابتدا خلط دفع ہوتی ہو اور حجم ظاہر ہوتا جاتا ہو پھر زمانہ ترمید میں حجم میں بھی زیادتی پیدا ہو جاتی ہو اور تمد بھی عارض ہوتا ہو پھر زمانہ وقوت میں ایک مقدار معین پر حجم ٹھہر جاتا ہو اسکے بعد اخلاط شریع ہوتا ہو پھر فصیح ہو کر یا متخلل ہو جاتا ہو یا ریم پڑتی ہو انجام کار اس درم کا یا تخلل ہوتا ہو یا ریم کیجا ہو جاتی ہو یا بطرف صلابت اور سختی کے مستحیل ہو جاتا ہو۔ جو اورام گرم نہیں ہیں وہ یا مادہ سوداوی سے پیدا ہوتے ہیں یا بلغمی یا مائی یا ریحی سے حادث ہوتے ہیں مادہ سوداوی سے تین قسم کے درم پیدا ہو جاتے ہیں۔ صلابت اور سرطان۔ یہ دونوں اکثر فصل خریف میں ہوتے ہیں۔ اور جمیع اجناس عدد کے جیسے خنازیر اور سلع پیدا ہوتا ہو۔ اجناس غذا اور صلابت اور سرطان میں یہ فرق ہو کہ اقسام غذا جس عضو کو گھیرے ہوئے ہیں اس سے الگ ہوتے ہیں جیسے محض غذا یا ان مقامات کے ظاہر میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں جیسے خنازیر۔ اور وہ دو قسم یعنی صلابت اور سرطان جس عضو میں ہوتے اسکے جوہر میں داخل ہوتے ہیں سرطان اور صلابت میں یہ فرق ہو کہ صلابت درم ساکن ہو اس میں حدت اور تیزی نہیں ہوتی جس کو باطل کر دیتی یا جس میں فتور پیدا کرتی ہو اور اس درم میں درد نہیں ہوتا۔ اور سرطان درم متحرک ہو روز بروز بڑھتا جاتا ہو اور ایذا بہت ہوتی ہو اسکی جڑیں اعضا میں پیدا ہوتی ہیں جس کا باطل ہونا اس درم میں کچھ ضرور نہیں ہوتا مگر یہ کہ مدت و دیر ہو جائے اسوقت یہ درم جس عضو میں ہوتا ہو اسکی موت پیدا ہوتی ہو اور جس اسکی باطل کر دیتا ہو۔ کچھ بعد نہیں ہو کہ فصل ممیز و میان صلابت اور سرطان کے عوارض لازمہ یعنی خاصہ کے ذریعہ سے ہوں فضول جو ہری ممیز نہ ہوں۔ اورام صلب سوداوی کی ابتدا سختی کے ساتھ ہوتی ہو کبھی بطرف صلابت کے منتقل ہوتے ہیں خصوصاً اگر سوداوی دموی ہو اور سوداوی بلغمی کے درم میں بھی کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہو۔ اور یہ اورام صلب غذا اور سلع وغیرہ سے اس بات میں جدا ہوتے ہیں کہ ان میں بنگی بٹھکی پیدا ہوتی ہو کہ وہ بہت ہو کر اپنی جگہ کو بکڑ لیتا ہو اور لمس اسکا عصبی ہوتا ہو اور جس وقت دبا کر الگ کیا جائے پھر طرح چلت کر کیجا ہوتا ہو اور اگر کسی دوسرے قوی سے بے دبانے کے الگ کیا جائے پھر میں پٹتا ہو۔ اکثر یہ تھک پیدا ہوتا ہو اور بجاری چیزوں میں مثل سیسے وغیرہ کے باطل ہو جاتا ہو جس اورام بلغمی کی دو قسموں کی طرف تقسیم پاتی ہو۔ درم رخو۔ اور سلع لینہ۔ اور ان دونوں میں اس طرح تمیز ہوتی ہو کہ سلع غلافوں کے اندر متمیز ہوتا ہو اور اس سے جدا ہوتا ہو۔ اور درم رخو غلاف ہوتا ہو خلاف سے جدا نہیں ہوتا ہو۔ اکثر جاڑوں میں درم ہوتے ہیں بلغمی



کیونکہ نہ۔ اگر تفرق اتصال شراب میں ہوا اسکو انفجار کہتے ہیں پھر اگر عرض میں ان رکون کے ہوا اسکو قطع اور فصل کہتے ہیں اور اگر طول میں نفوذ کرے اسے صدع کہتے ہیں۔ اور اگر یہ تفرق اتصال اس طرح ہو کہ انکے منہ کھل جائیں اسے شوق کہتے ہیں اور اگر شراب میں اس طرح کا تفرق اتصال ہو کہ پھر وہ لٹم ہو سکے اور خون اُسے ہمیشہ جاری رہیگا اُس مقام تک جو اسکو گھیرے ہو تا انیکہ وہ جگہ خون سے پُر ہو جائیگی اور بعد بھر جانے کے یہ خون پلٹ کر پھر رگ میں آئیگا اسکا نام ام الدم ہو اور ایک قوم ام الدم ہر ایک شکاف شریاتی کو کہتے ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ ہر ایک عضو انحلال فرد اور تفرق اتصال کا متحمل نہیں ہو مثلاً قلب کہ اگر اُس میں تفرق اتصال ہو ساتھ ہی موت واقع ہو جائیگی۔ اگر تفرق جھلی خواہ پردوں میں واقع ہو اسکو فتق کہتے ہیں۔ اگر دو جزو میں عضو کب کے اس طرح پر تفرق اتصال واقع ہو کہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائے بدون اس بات کے کہ عضو متشابہتہ الا جزاء میں کوئی آفت ہو بچے اسکو انفصال اور خلع کہتے ہیں اور اگر پٹھ میں ہو اور اپنی جگہ سے زائل ہو جائے اسکو نک کہتے ہیں۔ اور کبھی تفرق اتصال جاری میں ہوتا ہو اور انہیں وسعت پیدا ہو جاتی ہو اور کبھی غیر جاری میں ہوتا ہو کہ نئے جاری پیدا ہو جاتے ہیں۔ وال اتصال اور حدوث تفرج وغیرہ اگر کسی جید المزاج عضو میں ہو جلد اصلاح پذیر ہوتا ہو اور اگر ردی المزاج میں ہو ایک زمانہ تک اصلاح میں عاصی رہتا ہو خصوصاً ایسے بلدان میں جنہیں استسقا یا سور الفقیہ خواہ جذام عارض ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ فصل صیف میں جو قروح پڑیں اور انکے زمانہ میں طول ہو جائے مرض آکلہ میں پڑ جاتے ہیں ناظر کتاب ہذا تفصیل جزئیات امراض تفرق اتصال کے پوری ابحاث آئندہ میں جہاں امراض خبریہ کا ذکر ہو پائیگا فصل پانچویں امراض مرکبہ کے بیان میں امراض مرکبہ میں بھی ہم ایک قول کلی کہتے ہیں۔ امراض مرکبہ سے ہماری یہ مراد نہیں ہو کہ چند امراض با اتفاق مجتمع ہو جائیں بلکہ یہ مراد ہو کہ چند امراض ایسے مجتمع ہوں کہ انکے اجتماع سے مرض واحد پیدا ہو جائے اسکی مثال ہو درم اور شور جو از قسم درم ہیں۔ شور جھوٹے جھوٹے درم ہیں جیسے درم بڑے بڑے شور ہیں۔ درم ایسا مرض ہو کہ جس میں امراض کے کل اجناس پائے جاتے ہیں مرض سور مزاج اوسط پایا جاتا ہو کہ ایسا کوئی درم نہیں کہ بدون سور مزاج مع مادہ کے پیدا ہو۔ مرض ہیات و ترکیب بھی درم میں ہوتا ہو اسلیے کہ ایسا کوئی درم نہیں ہو کہ جسکی جہت سے آفت شکل و مقدار عضو میں پیدا ہو۔ کبھی درم کے ساتھ امراض وضع بھی پائے جاتے ہیں۔ اور مرض مشارکت بھی ہوتا ہو بحیث تفرق اتصال کے اسلیے کہ بیشک درم میں تفرق اتصال پیدا ہوتا ہو بحیث گرنے مواد فضول کے عضو متورم پڑا اور ٹھہر جانے اس مواد کے اسکے اجزاء میں اس طرح پر کہ بعض اجزاء کو بعض سے جدا لائی ہو جاتی ہو تب اس مواد کے ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہو۔ درم نرم اعضا کو عارض ہوتا ہو اور کبھی استخوان میں مشابہ درم کے ایک چیز پیدا ہوتی ہو کہ اسکا حجم غلیظ ہو کہ رطوبت بڑھ جاتی ہو۔ کچھ عجیب نہیں ہو کہ جو چیز زیادتی کو بوجہ غذا کے قبول کرے مثل ہڈی کے وہی چیز بحیث فضول کے بھی زیادتی قبول کرے حیثیت کہ اُس میں زیادتی خارج سے نفوذ کرے یا اُس میں پیدا ہو جس درم کا کوئی سبب خارجی نہ ہو اور اسکا سبب بدنی انتقال ایک مادہ کا کسی عضو سے انکے ماتحت کی طرف کرے اسکو نزہ کہتے ہیں کبھی وہ سبب مادی جس سے اور ام اور شور پیدا ہوتے ہیں ایسے اخلاط کے اندر ڈوبا ہوا ہوتا ہو جنکی کیفیت سے ایذا نہیں ہوتی ہو پھر حرقہ ان اخلاط سے جید اخلاط الگ ہو جاتے ہیں وہ اخلاط ردی خالص ہو کر جید ہو جاتے ہیں اور انکی جدائی کے چند طریقہ ہیں جیسے استفراغ طبی کہ عورتوں کو دودھ پلاتے وقت مادہ صالح طرف لہن کے متحمل ہوتا ہو اور مادہ فاسد الگ باقی رہ جاتا ہو خواہ استفراغ غیر طبعی ہو جیسے کسی جراحت کو یہ بات عارض ہو کہ خون صالح اُس سے بہا کرے اور اخلاط ردی جدا گانہ باقی رہینگے جب یہ اخلاط ردی الگ باقی



پیدا ہو جیسے خالی ہونا تجا و لیت قلب کا خون سے بروقت شادی مرگ کے یا بروقت زیادہ لذت پانے کے جس سے ہلاکت واقع ہوتی ہے  
چوتھی قسم امراض خلقت کے امراض صفار گچ لینے جلد ظاہری اعضا میں اس طرح کہ حکمی ہو جائے وہ چیز کا خشن یا درشت ہونا چاہیے  
جیسے سہلہ اور انیسین یا خشن ہو جائے وہ چیز کا چکنا ہونا چاہیے جیسے قصبہ ریہ جو وقت اس میں خشنوت آجائے امراض مقدار کی دو قسم ہیں قسم پہلی  
زیادتی مقدار کی جیسے داء بغیل یا عظم قضیب جبکہ فرسیوس نام ہو یا جیسے بانوں کو لپیٹنا جس عارض ہو یہ وہ مرض ہو کہ بانوں کے کل اعضا  
اتنے بڑے ہو جائیں کہ حرکت سے عاجز ہو جائے قسم دوسری نقصان مقدار کے جیسے زبان کا پتلا ہونا اور حد قہ چشم کا چھوٹا ہونا یا  
اعضا میں بول کا پیدا ہونا۔ امراض عدد یا زیادتی عدد کی ہو اور یہ زیادتی باطنی ہو جیسے ایک دانت کا بتیس سے زیادہ ہونا یا انگلی کا  
زیادہ ہونا یا زیادتی غیر طبعی ہو جیسے صلغ لینے کچھ سر یا حصاۃ یعنی بھری خواہ از قسم نقصان عدد ہو یہ نقصان از روی طبیعت کے ہو جس طرح  
کسی شخص کی خلقت میں ایک انگلی کم ہو جائے یا طبیعت میں نقصان نہ ہو جیسے کسی کی انگلی کٹ جائے قسم تیسری امراض وضع کے چونکہ  
وضع جالینوس کے نزدیک مقضی مکان کی ہے اور مشارکت کو بھی چاہتی ہے پس امراض وضع کے چار ہیں نکلیا یا عضو کا اپنے مفصل سے یا  
زائل ہو جانا عضو کا اپنے مفصل سے بدون اختلا یعنی الگ ہو جانیکے جیسے اس فرق میں جو آنت اترنے سے پیدا ہوتا ہے۔ یا حرکت عضو کی مفصل  
میں خلل جبرے طبعی اور ارادی کے مثل رعشہ کے۔ یا ٹھہرنا عضو کا اپنے مقام میں کہ اس جگہ سے حرکت نہ کر سکے جیسے بروقت متحجر اور  
سخت ہو جانے مفاصل کے نفوس میں یہ بات پیدا ہوتی ہے قسم چوتھی امراض مشارکت کے مرض مشارکت شامل ہے ہر ایک حالت کو جو کسی  
عضو کو واسطے بقیاس طرف عضو قریب کے قریب در بعد سے خلاف فخر طبعی کے پیدا ہو اسکی دو قسم ہیں پہلی قسم یہ ہو کہ اس عضو کی حرکت  
طرف عضو قریب کے یا عضو قریب سے کسی اور طرف متغیر ہو دوسری قسم ان دونوں حرکتوں کا دشوار ہونا بعد امکان کے واسطے اسی عضو  
کے مثلاً پہلی قسم میں یہ بات پیدا ہو کہ ایک انگلی اپنے قریب کی انگلی کیطرت حرکت نہ کر سکے خواہ اگر قریب پہنچ گئی ہو تو اسکے قریب  
کو پہنچو سکے۔ اور دوسری قسم کی مثال یہ ہو کہ یہ دونوں باتیں دشوار ہوں مثل استرخائے جفن اور استرخائے مفاصل کے فالج میں  
یا دشوار ہونا بسط کف دست کا اور کھلنا پاک کا فصل چوتھی امراض تفرق اتصال کے بیان میں امراض تفرق اتصال کے  
کبھی جلد میں عارض ہوتے ہیں انکا نام خدش اور سچ رکھا گیا ہو اور کبھی گوشت میں عارض ہوتے ہیں خواہ اس چیز میں جبکہ گوشت بن جانے  
کا زمانہ قریب ہو اسکو جراحت کہتے ہیں اور جسمین قیج لینے ریم پیدا ہو اسکو قرح کہتے ہیں اور آہین قیج پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ فضول اسکی طرف  
دفع ہوتے ہیں اس سبب کہ آہین ضعف پیدا ہوتا ہو اور اپنی غذا کے استعمال اور ضم سے عاجز ہوتا ہو اسی جہت سے طرف فضلہ کے  
استحیل ہو جاتا ہو۔ کبھی جراحت اور قرح اس تفرق اتصال کو کہتے ہیں جو غیر لحم میں عارض ہو۔ اور کبھی استخوان میں واقع ہوتا ہو اگر اسکے  
دونوں ٹکڑے یا چند ٹکڑے بڑے بڑے کرے اسکو کامر او مفتت کہتے ہیں۔ اور یا طول میں ہڈی کے تفرق اتصال واقع ہو اسکو صاوع کہتے ہیں  
کبھی تفرق اتصال تینوں قسم کا غصروف میں واقع ہوتا ہو اور کبھی ٹپھ میں واقع ہوتا ہو پھر اگر عرض میں واقع ہو اسکو تبر کہتے ہیں اور اگر طول میں ہوا  
عدو میں شکاف کی کثرت ہو اسکو شق کہتے ہیں اور اگر عدد میں کثرت ہو اسکو شخ کہتے ہیں۔ کبھی اجزائے عضل میں بھی تفرق اتصال ہوتا ہو اگر  
کنارے عضل کے ہو برابر ہو کہ اسکے عصب میں ہوا و تر میں اسکو ہتک کہتے ہیں اور اگر عرض میں عضل کے ہو اسکو جز کہتے ہیں اور اگر  
طول میں واقع ہو اور درو میں کم ہو اور غور یعنی عمق میں زیادہ ہو اسکو فنع کہتے ہیں اور اگر جز اکثر ہو جائیں اور فاش ہو جائے اور  
خوب غائر ہو اسے رض افشخ کہتے ہیں اور کبھی فنع اور رض اور فسخ تینوں بلا فرق ہر ایک تفرق اتصال وسط عضل کو کہتے ہیں کیطرت



میں تعاقب صحت اور مرض کا ہوا کرے مثلاً جاڑوں میں صبح ہوا اور گرمیوں میں مریض ہو جائے۔ امراض مفرد بھی ہوتے اور مرکب بھی۔ مرض مفرد ہر نوع واحد  
 انواع مرض مزاج سے ہو یا نوع دا حد انواع ترکیب سے ہو جسے ہم آگے ذکر کریں گے۔ اور مرض مرکب وہ ہے جس میں دو قسمیں خواہ  
 زیادہ دو قسموں سے جمع ہو کر مرض دا حد پیدا ہو جائے پہلے ہم امراض مفردہ کو بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ امراض مفردہ کی تین قسمیں  
 ہیں پہلی قسم وہ ہے جو بمنزلہ جنس کے ہو ان امراض کے واسطے جو اعضائے تشابہۃ الاجزاء کی طرف منسوب ہیں یہ وہ اعضا ہیں جنکے  
 جزو اور کل کا نام ایک ہی ہو جیسے گوشت ہڈی رگ وغیرہ اور بھی امراض اصناف سو مزاج کے ہیں انکی نسبت اعضائے تشابہۃ الاجزاء  
 کی طرف اس واسطے ہوئی کہ پہلے یہ بالذات انھیں اعضا کو عارض ہوتے ہیں اور انکی وجہ سے اعضائے مرکبہ کو عارض ہوتے ہیں  
 تا انیکہ جب انکو ہم موجود اور حاصل تصور کریں تو جس عضو میں اعضائے تشابہ سے چاہیں انکے حصول کا تصور ممکن ہو اور  
 امراض مرکبہ میں یہ بات ممکن نہیں ہوتی دوسری قسم جس کو ان امراض کی جو اعضائے آلیہ یعنی اعضائے مرکبہ کی طرف منسوب ہیں اور یہ  
 امراض ترکیب ہیں جو ان اعضا میں واقع ہوتے ہیں جو اعضائے تشابہۃ الاجزاء سے مرکب ہیں اور یہ اعضا آلات ہیں واسطے فعال  
 بدنی کے تیسری قسم امراض مشترکہ ہیں جو اعضائے تشابہۃ الاجزاء کو اور بھی اعضائے آلیہ کو ہمیں حیثیت کہ وہ اعضائے آلیہ میں  
 عارض ہوتے ہیں اس طرح نہیں کہ انکا عارض ہونا اعضائے آلیہ کو تابع عروض اعضائے تشابہۃ الاجزاء کے ہو اور اسی قسم کا  
 نام تفرق اتصال اور انخال فرد ہوا کیلئے کہ تفرق اتصال کبھی مفصل کو عارض ہوا ہو بدون اسبات کے کہ جن اعضائے تشابہۃ الاجزاء  
 وہ مفصل مرکب ہو اس سے عارض ہوئے۔ اور کبھی پٹھہ اور استخوان اور رگوں تک جداگانہ عارض ہوتا ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ امراض کی  
 تین قسمیں ہیں ایک قسم تابع سو مزاج کو ہوتی ہے دوسری قسم تابع سو ہیات ترکیب کو ہوتی ہے تیسری قسم تابع  
 تفرق اتصال کو ہوتی ہے اور جو مرض تابع این تین میں سے کسی ایک کا ہو اور اسی سے پیدا ہو اسکی نسبت اسی کی طرف ہوتی ہے۔  
 امراض مزاج کی تلوہ قسمیں مشہور ہیں جبکہ ہم اوپر ذکر کر چکے فصل پہلی تعلیم ثالث فن اول میں فصل تیسری امراض ترکیب کے  
 بیان میں امراض ترکیب کی بھی چار قسمیں ہیں۔ امراض خلقت۔ امراض مقدار۔ امراض عدد۔ امراض وضع۔ امراض خلقت  
 چار قسموں میں مختصر ہو پہلی قسم امراض شکل یعنی شکل اپنی مجرے طبعی سے متغیر ہو کر اسکے فعل میں کوئی آفت پیدا ہو جائے مثلاً  
 سیدھی چیز ٹیڑھی ہو جائے یا ترچھی سیدھی ہو جائے یا مستدیر مربع ہو جائے خواہ مربع مستدیر ہو جائے اسی قسم سے  
 تسقط راس ہو یا بے سر کے دونوں برآمدون میں سے ایک کم ہو جائے یا دونوں نہوں در سر بالکل گول ہو جائے یا مربع ہو جائے  
 جب اس سے کسی قسم کا ضرر عارض ہو اور زیادہ گول ہونا معده کا اور چوڑا ہونا تیلی کا دوسری قسم امراض مجاری کی اور یہ  
 امراض تین طرح ہوتے ہیں یا تو مجاری میں الساع یعنی پھیلاؤ پیدا ہو جائے جیسے انتشار العین جو روح بصر کی پھیل جانے سے پیدا ہوتا ہے  
 یا سبل جو آنکھوں میں سرخ ٹوڑے خون یا رطوبت سے بھرے ہوئے پیدا ہوتے ہیں یا رواالی جو بائون کی رگوں کے منہ پھیل جانے سے  
 پیدا ہوتا ہے اور یا مجاری میں تنگی پیدا ہو جیسے تضیق العین یا تنگ ہونا منافذ فضل و مری کا یا مجاری بند ہو جائیں جیسے بند ہونا  
 ثقبہ عنبیہ کا یا عروق جگر کا تیسری قسم مرض خلقت کے امراض و عیال و تجا و لیف ہیں اور اسکی چار قسمیں ہیں۔ یا او عیال اور  
 تجا و لیف بڑھ جائیں اور وسیع ہو جائیں جیسے کیسہ نشین وسیع ہو جاتے ہیں۔ یا جھوٹے ہو کر تنگ ہو جائیں جیسے صندق المعده یا تنگی  
 بطون یاغ کی بروقت صرع کے۔ یا بند ہو کر بڑے ہو جائیں جیسے بطون یاغ کے بروقت سکتہ کے بند ہو جاتے ہیں۔ یا انھیں استفراغ اور حلو



اُس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ جو چیز پہلے موجود ہو اور اُس کے موجود ہونے سے کسی حالت کا حالات بدن سے موجود ہونا یا کسی حالت پر بدن انسان کا ثابت رہنا واجب ہو جائے۔ اور مرض کے یہ معنی ہیں کہ مرض ایک ہیئت غیر طبعی ہے بدن میں انسان کے جسکی جہت سے بالذات کوئی آفت کسی فعل میں واجب ہو وجوب اولیٰ کر کے اور یہ بات یا فالج غیر طبعی سے پیدا ہوتی ہے یا ترکیب غیر طبعی سے عارض ہوتی ہے۔ اور عرض وہ چیز ہے جو اس ہیئت غیر طبعی کا تابع ہو اور وہ تابع بھی ہوا اُس کا غیر طبعی ہونا خواہ بالکل طبیعت کی ضد کی وجہ سے ہو جس طرح سے قویٰ لیج میں درد کا پیدا ہونا جو عالم غیر طبعی ہو یا طبیعت کا ضد ہو جیسے رخسارہ کا زیادہ سُرخ ہونا ذات الاریہ میں امثلہ سبب کی مثال جیسے عفونت مرض کی مثال جیسے حمی عرض کی مثال جیسے تپ میں پیاس اور درد ہونا ایضاً مثال سبب کی پھر جاننا مادہ کا اُن ادویہ اور ظروف میں جو آنکھ تک اُترتے ہیں مثال مرض کی اسی مادہ سے طبقہ عینیہ میں سدے کا پڑ جانا اور یہ مرض آلی ترکیبی ہو یعنی مرض مرکب عضو مرکب میں پیدا ہوتا ہے مثال عرض کی بصارت کا جاتا رہنا ایضاً سبب کی مثال نزلہ حادہ مرض کی مثال اُسی نزلہ سے یہ میں قرص پڑ جانا۔ عرض کی مثال اسی مرض میں دونوں رخساروں کا سُرخ ہو جانا اور ناخونوں کا گول اور مقوس ہو جانا۔ عرض کبھی بذات خود عرض نام رکھا جاتا ہے اور کبھی باعتبار معروض لہ کے یعنی جسے وہ عارض ہوتا ہے اور اسی عرض کو دلیل بھی کہتے ہیں اس اعتبار سے کہ طبیب اسکی متابعت کرتا ہے اور اس کے ذریعہ سے شناخت مرض کی حاصل کرتا ہے۔ کبھی ایک مرض سبب دوسرے مرض کا ہوتا ہے جیسے قویٰ لیج سبب واسطے غشی اور فالج اور صرع کے ہوتا ہے بلکہ کبھی عرض سبب واسطے مرض کے ہوتا ہے جیسے درد شدید قویٰ لیج میں سبب غشی کا ہوتا ہے یا درد شدید سے دم عارض ہوتا ہے ایسے کہ مقام درد میں انصباب مواد ہوتے ہوئے دم پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی عرض بذات خود مرض ہو جاتا ہے جیسے درد سر جو تپ میں عارض ہو جاتا ہے بیشتر جب اُسکو استقرار اور استحکام ہو جاتا ہے تو بعد زوال تپ کے بھی باقی رہ کر خود مرض ہو جاتا ہے کبھی ایک ہی چیز بقیاس اپنی ذات کے اور بنظر ایک چیز کے جو اس سے بیشتر تھی اور بقیاس ایک چیز کے جو اُس کے بعد ہوئی سبب اور مرض اور عرض ہوتی ہے جیسے حملے سل کہ عرض ہو بنسبت قرضہ کے اور مرض ہو فی نفسہ اور سبب ہو واسطے ضعف معدے کے مثلاً اور جیسے درد سر جو تپ بلغمی میں پیدا ہوا اور پھر اس درد کو استحکام ہو جائے کہ وہ عرض ہو بنسبت حمی کے اور مرض ہو بذات خود اور کبھی سرسام اسکی جہت سے پیدا ہو جاتا ہے تو یہ سبب سرسام کا ہوتا ہے۔ اس طرح سے دوران سبب اور مرض اور عرض کا ہوا کرتا ہے فصل دوسری میں اقسام احوال بدن اور اجناس امراض کا بیان اقسام حالات بدن انسان کے جالینوس کے نزدیک تین ہیں صحت وہ ایک ہیئت ہے کہ اُسکی جہت سے بدن انسان اپنے مزاج اور ترکیب میں ایسا ہوتا ہے کہ سارے افعال اُس سے صحیح اور سلیم صادر ہوتے ہیں۔ مرض وہ ایک ہیئت بدن میں ایسی ہے جو حالت صحت کی ضد ہو یعنی اُس کے تمام افعال صحیح اور سلیم صادر نہیں ہوتے۔ حالت ثالثہ کہ نہ صحت ہو اور نہ مرض ہو یا اس جہت سے کہ اُس حالت میں نہایت درجہ کی صحت اور نہایت درجہ کا مرض نہیں ہوتا جسے ابدان شیوخ یا وہ لوگ جو بعد مرض کے نقیہ ہو جائیں خواہ بدن ٹرکون کے۔ یا حالت ثالثہ اس جہت سے کہ صحت اور مرض دونوں ایک ہی وقت اُس بدن میں پائی جائیں خواہ ایک ہی جسم کے عضو میں یا ایک ہی عضو میں مگر دونوں بصیغہ میں مثلاً صحیح المزاج ہو اور مزاج ترکیب ہو یا ایک ہی عضو میں دونوں قریب میں اجتماع صحت و مرض ہو مثلاً شکل میں صحیح ہو اور مقدار اور وضع صحیح نہ ہو یا دو کیفیت منفعلہ میں تو صحت ہو اور دو کیفیت فاعلہ میں صحت نہ ہو یا دو وقت



خواہ جنس مزاج سے ہوں خواہ جنس ترکیب سے نفس کی جوتوت بیان سے ابھی باقی ہو وہ قوت ناطقہ انسانی ہو اور جوتوت نظر اور حرکت طیب کی قوت دہمیہ سے ساقط ہو گئی نہ نظر اس علت کے جوہر نے اوپر بیان کی تو قوت ناطقہ انسانی کی بحث اس علم سے بہت بعید ہے بلکہ طبیوں کی بحث تین ہی قوتوں کے افعال میں مقصور ہے فقط فصل حصی قوائے نفسانی محرکہ کے بیان میں قوائے محرکہ میں کلاؤنا رین تشنج اور رخا پیدا کرین پس حرکت دین انھیں اور قوت سے اعضا اور مفاصل کو اس طرح سے کہ یہ قوت ان مفاصل میں قبض اور بسط پیدا کرے اور غذا ان قوتوں کا اس عصب میں ہو جو متصل عضلہ کے ہو اور یہ قوت فاعلی جنس ہو اسکی تقسیم بطریق انواع کے بحسب تقسیم مبادی حرکات کے ہوتی ہیں یہ عضلہ میں ایک طبیعت جدا گانہ ہو کہ وہ تابع حکم دہم کے ہو جو بسبب جماع اور باتفاق قصد کر کے عضلات کا حرکات پر ہو فصل اخیر افعال کے بیان میں افعال مفرہ کچھ ایسے ہیں کہ قوت واحدہ سے تمام ہوتے ہیں جیسے فعل ہضم کا اور بعض انہیں کے دو قوتوں سے تمام ہوتے ہیں جیسے خواہش طعام کہ وہ قوت جاذبہ طبعیہ و قوت حساسہ جو فم معدہ میں ہو ان دونوں سے ملکر تمام ہوتی ہے جاذبہ کی تحریک لیٹ دراز میں ہوتی ہے جو متقاضی جذب و رجسٹن ان رطوبات کے ہو جو انہیں موجود ہو رطوبات سے اور قوت حساسہ سے اس افعال کا حس پیدا ہوتا ہے اور لذت سودا بھی حس تاہو جو واسطے آگاہ کرنے اس شہوت کے طحال سے فم معدے پر گرتا ہے جبکا حال اوپر بیان ہو چکا اس فعل کا دو قوتوں سے تمام ہونا اسوجہ سے ہو کہ اگر قوت حساسہ میں کوئی آفت عارض ہو جائے وہ شہوت کا نام جمع اور شہوت رکھا گیا ہو باطل ہو جائے پس اشتہائے طعام نہ رہی اگرچہ بدن اسکا محتاج ہو بسط قوت ازدر اور یعنی لقمہ اُتارنے کی بھی دو قوتوں سے تمام ہوتی ہے ایک جاذبہ طبعی اور دوسری دفعہ ارادی اول کا فعل اس لیٹ راز سے تمام ہوتا ہے جو فم معدہ اور مری میں ہو اور دوسرے کا فعل لیٹ سے عضل ازدراد کے تمام ہوتا ہے اگر ایک ان دونوں سے باطل ہو جائے ازدراد میں شوری ہوگی بلکہ اسوقت کہ اگرچہ کوئی قوت باطل نہ ہوگی یہ قوت ابھی اپنے فعل پر بلنگتہ بھی نہیں ہوتی ہو جب بھی ازدراد شوار ہوتا ہو کیا تو نہیں دیکھتا ہو کہ شہوت جوتوت نہیں ہوتی ہے پس لقمہ اُتانا دشوار ہوتا ہے جو غذائے مرغوب ہو بلکہ اگر ہم کو کسی چیز کے کھانے سے نفرت ہو اور پھر اسکا لقمہ اُتار چاہیں چونکہ قوت جاذبہ شہوانی اس سے تنفر ہوگی دفعہ ارادیہ پر اسکا اُتار لینا دشوار ہوگا۔ اُتر جانا غذا کا بھی دو قوتوں سے تمام ہوتا ہے ایک قوت دفعہ اس عضل کی جہان سے غذا جدا ہو دوسری قوت جاذبہ اس عضل کی جدھر غذا متوجہ ہوتی ہے۔ اسی طرح اخراج ثقل فخر چین بھی دو قوتوں سے تمام ہوتا ہے۔ کبھی ایک فعل کا مبدیہ دو قوتیں نفسانی اور طبعی ہوتی ہیں اور کبھی سبب اسکا قوت اور کیفیت ہوتی ہے جیسے تریکہ مانع ہو مواد کی پس یہ اعانت دفعہ کی کرتی ہے مقادمت پر اس خلط کے جو عضو پر گرتی ہو اور اس کے منع کرنے میں دفعہ اس جہ خاص میں اور کیفیت بارہ ان دونوں کو منع کرتی ہے بالذات یعنی جوہر خلط منصب کی تغلیظ کرتی ہو اور سام میں تنگی پیدا کرتی ہو اور تیسری ایک در چیز اس کیفیت سے بالعرض پیدا ہوتی ہے کہ بھنا حرارت جاذبہ مواد کا ہو اور کیفیت حارہ ان جوہر میں مقابل کیفیت بارہ کے ہو کیفیت حارہ اور اضطراب خلط پہلے شہو لطیف کو جذب کرتی ہے بعد اسکے شہو کثیف کو۔ اور قوت جاذبہ طبعیہ جو اسکی طبیعت کے مناسب ہوتی ہو اسی کو جذب کرتی ہے کبھی اسکے مناسب کثیف ہوتا ہو تو اسی پر اسکا جذب تمام ہوتا ہے۔ تمام ہوا پہلا فن کتاب اول کتب قانون سے جو علم طب میں ہے

فن دوسرا بیان میں اصناف امراض اور اسباب و اعراض کلیہ کے

اور آئین تین تعلیم پہلی امراض میں تعلیم دوسری اسباب میں تعلیم تیسری اعراض میں تعلیم پہلی میں آٹھ فصلیں ہیں فصل پہلی تعریف میں سبب اور مرض کے لفظ سبب کا کتب طب میں جب مذکور ہوتا ہے



جو خیال میں بطور ودیعت کے ہو اور تصرفات اس کی ترکیب و تفصیل کے ہوتے ہیں پس حاضر کرتی ہو صورتوں کو جس طرح جس سے اس وقت تک پہنچتی ہیں اور کبھی ایسی صورتیں حاضر کرتی ہیں جو جس کے مخالف ہیں جیسے انسان اڑتا ہوا تصور کرے یا ایک پہاڑ زمر کا سوچے مگر خیال میں وہی چیزیں حاضر ہوتی ہیں جنہیں جس قبول کر چکی ہو۔ اس قوت متفکرہ کا مسکن بطن اوسط دماغ سے ہو اور یہی قوت آلہ ہو واسطے اس قوت کے جو قوت مدد کہ باطنی حقیقت حیوان میں ہوتی ہو وہم ہو جس سے حیوان حکم کرتا ہو اس بات پر کہ بھڑیا اسکا دشمن ہو اور بچہ دوست ہو یا جو خبر گیری اسکے دانہ لگا س کی کرتا ہو وہ اسکا صدیق ہو کہ اُس سے نفرت نہیں کرتا ہو یہ حکم حیوان کا اُس طور پر نہیں ہوتا ہو جیسا بذریعہ قوت نطقیہ کے انسان کرتا ہو اور جیسا عداوت اور محبت غیر محسوس کو انسان پہچانتا ہو اس طرح حیوان نہیں پہچانتا اسلئے کہ اُس عداوت اور محبت کو حس نہیں دریافت کر سکتی ہو بلکہ اُن دونوں کو ایک اور قوت دریافت کرتی ہو اور اپنے حکم کرتی ہو اور اگرچہ یہ حکم باہر کے لفظی حیوان نہیں ہوتا لیکن بالضرور یہ اور ادراک خبری ہو اُس چیز کا جو غیر لفظی ہو انسان بھی کبھی اس قوت کا استعمال اکثر احکام میں کرتا ہو اور اس وقت قائم مقام حیوان غیر ناطق کے ہو جاتا ہو یہ قوت خیال سے جدا ہو اسلئے کہ خیال کا تعلق محسوسات سے ہوتا ہو اور یہ قوت محسوسات میں معانی غیر محسوسہ پر حکم کرتی ہو۔ قوت متفکرہ اور تخیل سے بھی یہ قوت جدا ہو اس طرح ہر کہ افعال قوت حیوانی کے تابع کوئی حکم نہیں ہوتا ہو اور افعال متفکرہ یا تخیل کے تابع کوئی حکم ہوتا ہو بلکہ اُن کے افعال بھی احکام ہیں اور اسکے افعال کی ترکیب ہو محسوسات میں اور اُن کا فعل محسوس میں وہی حکم ہو ایسے معنوں میں جو خارج ہو محسوس سے اور جس طرح سے حس حیران میں صور محسوسات پر حاکم ہو اسی طرح وہم اُسی حیوان میں انھیں صورت کے معانی پر حکم کرتا ہو جو وہم تک پہنچتے ہیں اور حس تک نہیں پہنچتے ہیں۔ بعض لوگ مجازاً اس قوت کو بھی تخیل نام رکھتے ہیں اور یہ اُنکے اختیار کی بات ہو اسلئے کہ اسماء اور الفاظ میں کچھ نزاع نہیں ہو بلکہ واجب یہ ہو کہ معانی سمجھ لیے جائیں اور اُنکے فرق دریافت ہو جائیں۔ اس قوت کے سمجھنے کا اور اُسکی معرفت حاصل کرنے کا طبیب کو منصب نہیں ہو اسلئے کہ مضار افعال اس قوت کے تابع اور قوتوں کے مضار کے ہیں جو اس سے پیشتر ہو جیسے خیال اور تخیل اور ذکر کہ جبکہ بیان ہم آگے کریں گے اور طبیب اُسی قوت میں نظر کرتا ہو کہ اگر اُسکے افعال میں کوئی مضرت واقع ہو اسکا شمار مرض میں کیا جائے پس اگر مضرت کسی قوت میں بسبب لاحق ہونے مضرت کے کسی باقبل کی قوت کے فعل میں پیدا ہو اور اس مضرت کے تابع کوئی سوء مزاج یا فساد ترکیب کی عضو میں ہو جلد طبیب کو یہی بات کافی ہو کہ بحقوق اس مضر کو پہچانے کہ آیا بسبب سوء مزاج یا فساد ہی عضو میں یہ مضر پیدا ہوا ہو تاکہ اسکا تدارک بذریعہ علاج کے کرے اور اُس سے محفوظ رہے اور طبیب پر یہ بات لازم نہیں ہو کہ حال اُس قوت کا پہچانے کہ جبکہ ذریعہ سے یہ مضر پیدا ہوا ہو جو قوت وہ پہچان لے حال اُس قوت کا کہ جسے بغیر واسطہ یہ مضر لاحق ہوتا ہو تیسری قوت بحسب قول اطباء جو عند تحقیق یا تجویز یا چوتھے ہو اور وہی قوت حافظہ اور متذکرہ ہو اور یہ قوت خزانہ ہو اُس چیز کی جو وہم تک معانی محسوسات سے سوائے صورت محسوسہ کے پہنچتی ہو جس طرح خیال خزانہ اُس چیز کا ہو جس تک صور محسوسہ سے پہنچتی ہو اور مقام اس قوت کا بطن موخر بطن دماغ سے ہو۔ اس مقام پر ایک تحقیق فلسفی اس بات میں کہ آیا یہ قوت حافظہ اور متذکرہ کہ جو دوبارہ پھیر لاتی ہو اُس چیز کو جو غائب ہو جائے حفظ سے خفونات وہمہ میں سے ایک قوت ہو یا دو قوتیں مگر طبیب کو اُسکی تحقیق کچھ ضرور نہیں ہو اسلئے کہ جو قوت انہیں سے کسی ایک کو عارض ہوتے ہیں وہ ایک سے ہوتے ہیں اور یہ اُنکی فتن ہیں جو بطن موخر دماغ کو عارض ہوتی ہیں



نفس سے اس وقت اس بات کا کرتے ہیں کہ جو چیز زمین میں مبداء ہر ایک قوت کا ہو جس سے یعنی یا بذاتہ حرکات یا افعال مختلفہ صادر ہوں  
اس بنا پر یہ قوت فلاسفہ کے نزدیک قوت نفسانی ٹھہرے گی جیسے وہ قوت طبعی جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں انکی اصلاح میں قوت نفسانی نام  
رکھی ہو لیکن اگر نفس سے یہ معنی مراد نہ لیے جائیں بلکہ یہ مراد لین کے نفس وہ قوت ہو جو مبداء ادراک اور تحریک ہو کہ اس سے یہ دونوں  
چیزیں کسی قسم کے ادراک سے بذریعہ کسی قسم ارادے کے صادر ہوتی ہیں اور طبیعت سے مراد لین جو قوت کہ صادر ہو اس سے ایک فعل  
اسکے جسم میں بخلاف اس صورت مذکور یعنی بدون ادراک اور ارادے کے اس وقت یہ قوت نفسانی نہ ٹھہرے گی بلکہ قوت طبعی ہوگی  
اور اعلیٰ درجہ پر اس قوت کے ہوگی جس کا نام اطباء قوت طبعی رکھتے ہیں۔ اور اگر طبیعت سے یہ مراد لین کہ جو شے تصرف کرے  
امرغذائین اور اسکی تبدیل صورت میں خواہ یہ تصرف واسطے بقائے شخص واحد کے ہو یا واسطے بقائے نوع کے ہو اس فرض طبیعت  
اور بھی خاص ہو جائیگی اور جو معنی طبیعت کے ابھی بیان ہو چکے اس سے یہ الگ ہو جائیگی اور ایک قسم تیسری ہوگی غضب اور خوف  
اور مثل انکے خزن و مخرج چونکہ افعال اسی قوت طبعی کے ہیں اگرچہ مبداء ان افعالات کا حاصل دروہم اور قوائے دراک ہیں لیکن منسوب  
اسی قوت کی طرف کیے جاتے ہیں اور تحقیق بیان اس قوت کی اور بھی اس بات کا بیان کہ یہ ایک قوت ہو یا ایک سے زیادہ ہو  
علم طبعی میں کیجاتی ہو جو فلسفہ کا ایک جزو ہے **فصل پانچویں قوائے نفسانی مدرکہ کے بیان میں قوت نفسانی بمنزلہ جنس**  
کے ہو اسکے ماتحت دو قوتیں بمنزلہ دو نوع کے ہیں ایک قوت مدرکہ۔ دوسری قوت محرکہ۔ پھر قوت مدرکہ بمنزلہ جنس کے دو قوتوں کے  
واسطے ہو ایک مدرکہ ظاہری۔ اور ایک مدرکہ باطنی۔ پھر مدرکہ ظاہری اور وہی قوت حس بھی ہو پانچ قوتوں کے واسطے بمنزلہ جنس  
کے ہو ایک قوم کے نزدیک اور آٹھ قوتوں کی جنس ہو دوسری قوم کے نزدیک اگر ہم اسکی پانچ ہی قسمیں شمار کریں تو انکی تفصیل یہ ہو  
باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ ذائقہ۔ لامسہ۔ اور اگر آٹھ قسمیں فرض کریں اسکا سبب یہ ہو کہ اکثر محققین کی رائے یہ ہو کہ قوتی حس  
کے بہت سے ہیں بلکہ چار قوتوں سے زیادہ ہیں اور ہر قسم کو ملموسات اربعہ سے ساتھ ایک قوت جداگانہ کے خاص کرتے ہیں  
لیکن وہ چاروں قوتیں ایک ہی عضو حساس میں مشترک ہیں جیسے ذوق اور لمس دونوں زبان میں ہیں یا البصار اور لمس دونوں آنکھ  
میں ہو اور تحقیق اس مسئلہ کی فیلسوف پر واجب ہو۔ مدرکہ باطنی یعنی مدرکہ نفسانی وہ بھی بمنزلہ جنس کے پانچ قوتوں کے واسطے  
ہو پہلی وہ قوت ہو جسے حس مشترک اور خیال کہتے ہیں اور یہ قوت واحد ہو نزدیک طبباء کے اور محققین فلاسفہ اسکو دو قوتیں  
جانتے ہیں کہ جس مشترک وہ قوت ہو کہ اس تک کل محسوسات پہنچتے ہیں اور سبکی صورتوں سے وہ منفعل ہوتی ہو اور سب  
جمع ہوتی ہیں اور خیال وہ قوت ہو جو انکی محافظت بعد اجتماع کرتی ہو اور انکو بعد غائب ہونے کے حس سے ٹھہراتی ہو اور جو قوت  
حس مشترک اور خیال کے فعل کو قبول کرتی ہو وہ حافظہ کے منائر ہو تحقیق حق کی اس مسئلہ میں بھی حکیم فیلسوف کو مناسب ہو بحال  
ایک ہو خواہ دو ہوں کس انکا اور مبداء انکے فعل کا بطن مقدم دماغ ہو۔ اور دوسری وہ قوت ہو جسے اطباء مفکرہ نام رکھتے  
ہیں اور محققین کبھی اسے متخیلہ کہتے ہیں اور کبھی مفکرہ اگر اس قوت کا قوت و متخیلہ انہی جسے ہم آگے ذکر کرینگے استعمال کرے خواہ یہ  
قوت بذاتہ اپنے فعل پر قائم ہو اس وقت اسکا نام متخیلہ ہو اور اگر قوت لفظیہ اسکی طرف متوجہ ہو اور اسکو اپنے پاس کام  
میں جس سے منتفع ہوتی ہو صرف کرے اس وقت اس قوت کو مفکرہ کہتے ہیں۔ اس قوت میں اور پہلی قوت میں یہ فرق  
ہو کہ پہلی قوت قابل اور حافظہ ہو ان صو محسوسہ کی جو اس تک پہنچتی ہیں اور یہ قوت مفکرہ تصرف کرتی ہو اس قوت سے



اعصاب میں پڑ جاتا ہو جو اسی عضو میں پھیلے ہوئے ہیں حالانکہ یہ عضو زندہ ہوتا ہو اور جس عضو کو موت عارض ہوتی ہو جس و حرکت اسکی مفقود ہو کر باقیہ اور ایک قسم کا فساد اور نقص اسکو عارض ہوتا ہو پس اسوقت معلوم ہو کہ عضو مفلوج یا مخدر میں ایک قوت موجود ہوتی ہو جو اسکی حیات کی حفاظت کرتی ہو تا انیکہ جب مانع جس و حرکت زائل ہو جاتا ہو قوت جس و حرکت کی قابض ہوتی ہو اور ان دونوں کے قبول کا وہ مستعد ہو جاتا ہو اسکا سبب یہی ہو کہ اسکی قوت حیوانی کی صحت اس میں موجود ہوتی ہو اور جو مانع اس میں پیدا ہوتا ہو وہ فقط مانع بالفعل ہوتا ہو عضویت کا حال ایسا نہیں ہو یہ محدود یعنی اعضا کی آمادہ کرنیوالی قبول پر قوت نفسانی وغیرہ کو فقط تغذیہ وغیرہ کی قوت نہیں ہوتا کہ جب تک قوت تغذیہ کی باقی رہے عضو بھی زندہ رہے اور جس وقت قوت تغذیہ کی باطل ہو جائے عضو بھی میت ہو جائے اسلئے کہ یہ کلام بعینہ تغذیہ کی قوت میں بھی جاری ہو کہ بیشتر قوت تغذیہ کا فعل بعض اعضا میں باطل ہو جاتا ہو حالانکہ وہ عضو زندہ رہتا ہو اور بیشتر قوت تغذیہ کا فعل باقی رہتا ہو اور عضویت ہو جاتا ہو۔ اگر قوت تغذیہ بحیثیت تغذیہ کے علت معد جس و حرکت کی ہوتی ہو ہر ایک نباتات بھی مستعد قبول جس و حرکت راوی کی ہوتی اسلئے کہ قوت تغذیہ ان میں بھی موجود ہو اور جس و حرکت نہیں ہو۔ اب یہ بات باقی رہی کہ جسم و حرکت سوائے تغذیہ کے کوئی دوسری چیز ہو کہ جو تالیع ایک مزاج خاص کی ہو اور اسکا نام قوت حیوانی ہو اور یہ اول قوت ہو جو روح میں اسوقت پیدا ہوتی ہو جس وقت پیدائش روح کی لطافت اخلاط سے ہوتی ہو فیلسوف ارسطو طالیس کے نزدیک روح بوجہ قوت حیوانی کے مبداء اول اور نفس اولی کو قبول کرتی ہو وہ نفس جس سے سبقت میں براہ گنیمت ہوتی ہیں مگر افعال ان قوتوں کے دل امین روح سے صادر نہیں ہوتے جس طرح نزدیک طبائک کے فعل احتباس روح نفسانی سے جو داغ میں ہو اول امین صادر نہیں ہوتا ہو جب تک کہ اس روح کا نفوذ طبقہ جلد یہ یا زبان یا اور مقام تک نہ ہو پھر جو قوت روح کی ایک قسم تجلیف داغ میں حاصل ہوتی ہو ایسا مزاج قبول کرتی ہو جو صالح اس بات کا ہو کہ جو قوت اس میں ابتدا سے موجود ہو اس کے جملہ افعال اسی روح سے صادر ہوں۔ اس طرح جلد اور شہنشاہ اپنی خاص قوتوں میں ہی حال ہو اور طبیبوں کے نزدیک جب تک استعمال روح کا نزدیک داغ کے طرف مزاج دوسرے کے نہو جائے اسکو استعداد قبول اس نفس کی جو مبداء جس و حرکت ہو نہیں ہوتی اور اس طرح جگر میں اگرچہ استخراج اولی نے افادہ قبول قوت اولی حیوانی کا کر دیا ہو اور اس طرح بچ ہر عضو کے واسطے ہر قسم افعال کے نزدیک طبیبوں کے ایک نفس جدا گانہ ہو کوئی نفس ایسا نہیں ہو کہ جس سے یہ سبقت میں صادر ہوتی ہوں اور نہ یہ بات ہو کہ نفس ان سب قوتوں کا مجموعہ ہو۔ طبائک کا یہ بھی قول ہو کہ اگرچہ استخراج اولی افادہ قوت اولی حیوانی کا بروقت حد و روح کے اور بروقت ایک اور قوت کے جو کمال روح کا ہو کر تا ہو مگر یہ قوت تنہا نزدیک طبیبوں کے واسطے قبول کرنے روح کے بذریعہ اس قوت کے اور سب قوتوں کے قبول کرنے کے واسطے کافی نہیں ہو جب تک ان قوی میں ایک مزاج خاص پیدا نہو۔ طبائک یہ بھی کہتے ہیں کہ قوت حیوانی جس طرح آمادہ واسطے حیات کے کرتی ہو اس طرح یہ مبداء حرکت جو ہر لطیف روح کی طرف اعضا کے ہو اور مبداء بسط روح کا اور قبض واسطے جذب نسیم کے ہو پھر جو نکر یہ جو ہر روحانی نسیم کو جذب کرتا ہو اور اس سے پاک ہو جاتا ہو بذریعہ استخراج بخار روحانی کے پس یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ حرکت جذب و رفقائی بہ نسبت حیات کے فائدہ افعال کا دیتی ہو اور بہ نسبت افعال نفس اور نبض کے فائدہ فعل کا دیتی ہو اور یہ قوت مشابہ قوت طبعی کے ہو کہ جو افعال اس سے صادر ہوتے ہیں بلا ارادہ صادر ہوتے ہیں اور مشابہ قوت نفسانی کے اس وجہ سے ہو کہ اس کے افعال متغیر یعنی گونا گوں ہوتے ہیں اس لیے کہ قبض و بسط ساتھ ہی کرتا ہو اور یہ و حرکت متضادہ اس سے پیدا ہوتی ہیں مگر ظاہر جس وقت اطلاق نفس کا نفس ارضی پر کر نیکی انکی مراد اس نفس سے کمال جسم طبعی آلی ہوتی ہو اور وہ ارادہ



کے بطرف جذب غلا کے پھرتی ہو بلکہ یہ وہی قسم بعینہ ہو پس اب اتنی بات کا خیال کرنا چاہیے کہ جو قوت قوت جاذبہ کے ساتھ حرارت کی اعانت ہوگی وہاں پر جذب قوی تر ہوگا۔ واقعہ کو حاجت میں کی یہ نسبت جاذبہ اور ماسک کے کم ہو اسیلئے کہ نہ اسکو حاجت اسکی قبض کی ہو اور نہ یہ قوت لزوم جاذبہ کی محتاج ہو اور نہ جاذبہ کا قبض خواہ شامل ہونا جاذبہ کا (اور بشری مجذب کے بذریعہ ٹھکانے کسی جزو کے آلہ سے تاکہ اسکو متصل جذب دوسرے جزو کا پیدا ہو) قوت واقعہ کو درکار ہو خلاصہ یہ ہو کہ واقعہ کو حاجت کشین کی ہرگز نہیں بلکہ اسکو حاجت طرف تحریک کے ہو اور تھوڑی سی تکلیف بھی اسکو درکار ہو جو میں ہوں طرف بچوٹ نے فضلہ کے اور دفع کرنے اسی فضلہ کے نہ اسقدر کہ سبب اسکے آلہ حفاظت کرے یہاں تک کہ عضو اور قبض کے زمانہ طویل تک جس طرح ماسک میں ضرورت ہوتی ہو۔ اور قوت جاذبہ میں سکون کی حاجت تھوڑے زمانہ تک رہتی ہو تاکہ جاذبہ جزا سے آپس میں اتصال پیدا ہو اسیوجہ سے اسکو حاجت طرف میں کے کم ہو۔ ان قوتوں میں حرارت کی محتاج سب سے زیادہ ہضم ہو اور اسکو یوبست کی طرف کچھ حاجت نہیں ہو ہاں رطوبت کی البتہ احتیاج ہو تاکہ غذا میں سیلان پیدا کر کے اسے آمادہ مجاری میں نفوذ کرنے اور قبول اشکال پر کرنے کوئی معرض اس مقام پر اعتراض نہیں کر سکتا کہ اگر رطوبت ہضم کی معین ہوتی تو لڑکوں کی قوت سخت چیز ہضم کرنے میں عاجز نہ ہوتی اسیلئے ہم جو اب دیتے ہیں کہ لڑکے بوجہ زیادتی رطوبت کے سخت چیز کے ہضم کرنے سے عاجز نہیں ہیں اور نہ جوان بوجہ رطوبت کے ایسی چیزوں کے ہضم پر قادر ہیں بلکہ اس عجز اور اقتدار کا ایک اور سبب ہو اور وہ سبب مجاہدت اور بعد مجاہدت سے واقع ہو پس جو چیز سخت ہوتی ہو لڑکوں کے مزاج کے بخشن نہیں ہوتی اسیوجہ سے نہ قوت ہاضمہ انکی اسکے ہضم پر متوجہ ہوتی ہو اور نہ ماسک اسے روک سکتی ہو اور جلدی اسکو قوت دافعاں کی دفع کر دیتی ہو۔ اور جوانوں کے مزاج سے چونکہ سخت چیز مجاہدت رکھتی ہو اور انکے تغذیہ کے لائق ہو اس سے ہضم ہو جاتی ہو ان سب بیانات کا حاصل یہ ہو کہ اسکا محتاج قبض کی ہو اور یہاں قبض کے ثبات کو زمانہ طویل تک چاہتی ہو اور تھوڑی سی معونت حرکت کی اسے درکار ہو۔ اور جاذبہ قبض و ثبات کی مگر قبض کی بہت تھوڑے زمانہ تک محتاج ہو اور معونت حرکت کی اسے بکثرت چاہیے۔ اور واقعہ فقط قبض کی محتاج ہو ثبات معتد یہ اسکو کچھ ضرورت نہیں ہو اور معونت حرکت کی بھی حاجت ہو۔ اور ہاضمہ کو حاجت اذا بت یعنی کھانا اور مزاج یعنی ملانے کی ہوتی ہو اسیوجہ سے یہ قوتیں استعمال کیفیات اربعہ میں اور انکی طرف محتاج ہونے میں مختلف ہیں فصل چوتھی قوت حیوانی کا بیان قوت حیوانی سے طیب وہ قوت مراد لیتے ہیں جسکے حاصل ہونے کے بعد اعضا میں قبول قوت میں حرکت و فعال حیات کی آمادگی پیدا ہوتی ہو اور اسی قوت کی طرف حرکات خوف اور غضب کو منسوب کرنے میں اسیلئے کہ وہ ان حرکات میں انبساط اور انقباض کو پاتے ہیں جو واسطے اس روح کے عارض ہونا ہو جسکی طرف یہ قوت حیوانی منسوب ہو۔ مناسب ہو کہ اس محل بیان کی ہر تفصیل کریں کہ میں تحقیق یہی بات ہو کہ جس طرح کثافت سے اخلاط کے کجب مزاج اس شو کے جکا جو ہر کثیف ہو پیدایشن عضو کثیف یا جزو عضو کثیف کی ہوتی ہو اسی طرح بخاریت اخلاط اور انکی لطافت سے پیدایشن اس چیز کی ہوتی ہو جکا جو ہر لطیف ہو اور وہ روح ہو اور جیسا جگر نزدیک طباء کے معدن تولد جسم کثیف ہو اسی طرح قلب معدن تولد اخلاط لطیف کا ہو اور یہ روح جو قوت اپنے مزاج مناسب پر درست پیدا ہوتی ہو اسکو استعداد قبول اسوقت کی ہوتی ہو جس قوت سے کل اعضا کو اور قوتوں کے قبول پر آمادہ کر دیتی ہو وہ قوتیں نفسانی ہوں یا غیر نفسانی قوتیں روح خواہ اعضا میں نہیں پیدا ہوتی ہیں مگر بعد حصول اس قوت کے اگر کسی عضو کی قوت نفسانی معطل ہو جائے اور ابھی اسکی قوت حیوانی معطل نہ ہوئی ہو تو اسکو حی اور زندہ کہیں گے ہم دیکھتے ہیں کہ خدر یا فالج میں کوئی عضو فی الحال قوت جس حرکت سے فاسد ہوتا ہو اس جہت سے کہ ایک مزاج خاص اس میں پیدا ہوتا ہو جو قبول جس حرکت سے مانع ہوتا ہو خواہ ایک سہ درمیان مانع اس عضو کے



کہ ہضم اجزائے غلیظہ اور کثیف کی تفریق کرتا ہو اور رقیق اور لطیف کو جمع کرتا ہو اور یہ دونوں صریح حرکات میں ایک حرکت تفریقی اور دوسری متوجہی ہو۔ اور ماسک فعل کرتی ہو اس طرح کہ لیف مورب کو طرف ایک ایسی ہیات اشتغال کے جو مضبوط ہو کہ حرکت دیتی ہو کہ جنس ہی کو ٹھہرایا ہو وہ جدا نہ ہو سکے اور اس ہیات پر لانا لیف مورب کا یہ حرکت تمام نہیں ہوتا اگرچہ ٹھہرنا لیف مورب کا اس ہیات پر متعلق بسکون ہو برودت ان سب حرکات کی فنا کرنے والی ہو اور انہیں تخریر پیدا کرتی ہو اور ان سب فعال کو منع کرتی ہو مگر ماسک اپنے ٹھہرانے میں بالعرض نفع دیتی ہو اس طرح کہ لیف مورب میں اپنا اثر پیدا کر کے اسکو ہیات اشتغال صالح پر عین کرتی ہو اور رکتی ہو اس سے معلوم ہوا کہ فعل میں قوت ماسک کے اسکو کچھ دخل نہیں ہو بلکہ جو آلہ فعل ماسک ہو یعنی لیف مورب اسکو قبول اثر میں اس فعل کے آمادہ کرتی ہو۔ قوت دافعہ کو برودت سے نفع پہونچتا ہو کہ جو ریح دفع کے معین ہیں انکو تحلیل نہیں ہونے دیتی اور انکو غلیظ کرتی ہو اور جوڑے لیف کو جو عاصر فضول یعنی پختہ کرنے والی ہو جمع کرتی ہو اور اس لیف میں تکثیف پیدا کرتی ہو اور یہ نفع بھی برودت کا نفس فعل میں اس قوت کے نہیں ہو بلکہ آلہ دفع کو آمادہ کرتی ہو۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ برودت ان قوی کی خدمت میں بالعرض دخل ہوا اور اگر برودت کا ادنیٰ فعل ان قوی کی خدمت میں دخل ہوتا بیشک ضرر کرتا اور حرکت کی حرارت کو بالکل بجا دیتا ہو۔ یہی سبب قوت کی حاجت افعال میں تین قوی کے پڑتی ہو دونوں ناقضان یعنی جاذبہ اور دافعہ و تیسری اسکے جاذبہ اور دافعہ کے فعل میں چونکہ بذریعہ اس کے زیادہ ممکن اور اعتماد دور کار ہو اور بدون اسکے حرکت میں چار نہیں ہو میری مراد یہ ہو کہ جسوقت حرکت اس روح میں جو حامل ان قوتوں کی ہو بطرف فعل ان قوتوں کے باید دفع قوی پیدا ہو ایسی حرکت کو استرخاے رطوبی جو ہر روح خواہ جو ہر آلہ حرکت میں ہوتا ہو ضرور مانع ہوگا اسوقت یہی سبب اپنا فعل جو ہر روح خواہ آلہ میں استقدر پیدا کرے گی کہ ممکن یعنی قدرت اور اعتماد ان دونوں جو ہر دون کو اس اندفع قوی میں پیدا ہو مترجم کہتا ہو جو چیز نرم اور مسترخ ہوتی ہو محرک قوی اس میں اثر نہیں کر سکتا بدون اسکے کہ یا تو محرک میں کسی قدر سختی آجائے خواہ تحریک قوی ضعیف ہو جائے زیادہ تر ظہور اس قاعدہ کا حرکت مکانی میں ہوتا ہو اسی وجہ سے یہی سبب چونکہ صلاحیت روح میں خواہ جو ہر میں کہ حرکت کے فائدہ کرتی ہو گویا تمہیم حرکت جذب اور دفع قوی کی بدون یہی سبب کے ناممکن ہو تین ماسک کو حاجت یہی سبب کی قبض میں ہوتی ہو اور ہاضمہ کو حاجت رطوبت کی طرف زیادہ ہو پھر جس وقت قیاس کیا جائے درمیان کیفیات فاعلہ اور منفعلہ کے بعد حاجت ان قوتوں کی طرف ان کیفیات کے دیکھی جائے اسوقت ماسک کی حاجت طرف یس کے بہ نسبت حرارت کے زیادہ پائی جائیگی اسلئے کہ زمانہ تسکین یعنی ٹھہرانے کا ماسک میں زیادہ ہو تحریک لیف مستعرض یا مورب طرف قبض اسلئے کہ زمانہ اسکی تحریک کا جسکو حرارت دہکار بہت بخور ہو اور تمام زمانہ اسکے فعل کا ماسک تسکین میں صرف ہوتا ہو چونکہ خارج رطوبت کا نہایت مائل برطوبت ہوتا ہو اور اسی بہت انہیں قوت ماسک ضعیف ہوتی ہو قوت جاذبہ کو حاجت حرارت کی بہت یہی سبب کے زیادہ ہو اور اس بہت سے زیادہ نہیں ہو کہ حرارت جذب میں اعانت کرتی ہو بلکہ اس واسطے زیادہ ہو کہ اکثر فعل جاذبہ کا تحریک جاذبہ کو زیادہ درکار ہو بہ نسبت اجزائے آلہ اسی قوت کو اور ان کے قبض کرنے کو جس قدر یہی سبب کی حاجت ہوتی ہو۔ یہی ایک وجہ ہو زیادہ دنی حاجت حرارت کی بہ نسبت یہی سبب کے کہ یہ قوت فقط حرکت کثیر کی محتاج نہیں ہو بلکہ کبھی اسکو حاجت قوی کی ہوتی ہو گو شو شو محرک مسافت قریب پر واقع ہو۔ فعل جذب کا کبھی محض بقوت جاذبہ تمام ہوتا ہو جیسے مقناطیس لوہے کو جذب کرتا ہو اور کبھی باضطرار خلائے محال جذب پیدا ہوتا ہو جیسے پانی میں یونین پختہ ہو خواہ جو حرارت کے جذب ہوتا ہو جیسے تیل کو چراغ کی تہی جذب کرتی ہو اگرچہ تیسری قسم نزدیک محققین فلاسفہ

قوت تفریقی  
قوت متوجہی  
اور تفریقی  
دافعہ والی  
جاذبہ والی  
مستعرض  
مستعرض  
مستعرض



اور عورت میں کرتی ہو اور اسکو محصلہ بھی کہتے ہیں دوسری قسم قوی کو جدا جدا کر دیتی ہو جو قوتیں کہ سنی میں ہیں پھر ملاتی ہو ان قوتوں کو ایسی آمیزش سے جو مناسب ہر ایک عضو کے ہو اور خاص کرتی ہو واسطے عصب کے اسکے مزاج خاص کو اور ٹھہری کے واسطے اسکے مزاج خاص کو اور شرائین کے واسطے اسکے مزاج خاص کو اور یہ بات ایسی منی سے حاصل ہوتی ہو جبکہ اجزا متشابہ میں درجہ کا امتزاج آپس میں یکساں ہو ایسی قوت کا نام اطباء وغیرہ اولیٰ رکھتے ہیں مصورہ طالبہ یعنی چھانپنے والی یہ وہ قوت ہو کہ باذن خالق تبارک تعالیٰ کے تخطيط اعضا اور تشکیل اعضا کی اور تجویفین اور سورخ اور ملاست اور خشونت اور اسکے اوضاع اندر مشارکات اسی قوت سے صادر ہوتی ہیں خلاصہ یہ ہو کہ قبضے افعال متعلق نہایت مقداروں جسم کے ہیں وہ سب افعال اسی سے متعلق ہیں۔ اور خادمہ واسطے اس قوت کے جو تصرف کرتی ہو غذا میں واسطے محافظت نفع کے دو قوتیں ہیں۔ غاذیہ۔ نامیہ فصل تیسری بیان میں قوا طبعیہ خاصہ کے محض خادمہ قوا طبعیہ میں وہی قوتیں جو قوا طبعیہ کی خدمت کرتی ہیں اور یہ چار قوتیں ہیں۔ جاذبہ۔ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ دافعہ جاذبہ اس واسطے مخلوق ہوتی ہو کہ نافع چیز کو جذب کرے اسکا فعل جذب بذریعہ لیف اس عصب کے ہوتا ہو جو اس میں تسطیل واقع ہو ماسکہ اسکی خلقت اس واسطے ہو کہ نافع چیز کو ٹھہراتی ہو جب تک کہ اس میں قوت مغیرہ جوشی نافع کو تغیر دیتی ہو اور امتیاز پیدا کرتی ہو تصرف کرے اسکا یہ فعل بذریعہ ایک لیف مصعب کے تام ہوتا ہو اور کبھی لیف مستغرض یعنی جو عرض میں لگتی ہو بھی اسکی معین ہوتی ہو ہاضمہ اسکا یہ فعل ہو کہ جس چیز کو جاذبہ نے جذب کیا اور ماسکہ نے ٹھہرایا اسکو بطرف ایسے قوام کے پھیرتی ہو جو آمادہ ہو جائے فعل مغیرہ کے قبول کے لیے اور اسکا ایسا مزاج اجا بدل دیتی ہو کہ قابل واسطے استحالة غذا ہو جانے کے بالفعل ہو جائے یہ فعل اس قوت کا شوق نافع میں ہوتا ہو اور اس فعل کو مضہم کہتے ہیں اور فضول میں اسکا یہ فعل ہوتا ہو کہ امکان انکو بھی اسی ہیات کی طرف پھیرتی ہو اور اسکو بھی مضہم کہتے ہیں اور جو فضول مضہم نہیں ہو ہو سکتے انکو بسوولت دفع ہونے کو اس عضو سے جہین وہ فضل محتسب ہوتے ہیں آمادگی پیدا کرتی ہوتا کہ قوت دافعہ کا اثر بآسانی قبول کرے اور یہ آمادگی کئی طرح پر پیدا کرتی ہو اگر فضول کا قوام غلیظ مانع دفع ہو جائیگا ہو تو اسکو رقیق کر دیتی ہو اور اگر رقیق ہو تو غلیظ کر دیتی ہو اور اگر قوام میں لزجت ہو اس لزجت کو قطع کر دیتی ہو اس فعل کا نام التصلاج ہے بعض اطباء یہ بھی کہتے ہیں کہ مضہم اور انضاج مترادف ہیں یعنی دونوں کے ایک ہی معنی ہیں دفع کا فعل ہو کہ جو فضلہ غذا سے باقی رہ جائیگا اور قابل اس کے نہیں ہوتا ہو کہ کسی عضو کی غذا بنے خواہ قابلیت تو اسکی رکھتا ہو مگر حرج و مقدار اعضا کی غذا بننے کے واسطے درکار ہو اس سے زیادہ ہو اسکو دفع کر دیتی ہو اور اسکے استعمال سے جہت مقصود میں فراغت حاصل کرتی ہو جیسے بول۔ دافعہ ان فضول کو باجہات مخصوصہ و راکن راہوں میں جو اس واسطے بنائی گئی ہیں انکی طرف دفع کرتی ہو یا اگر کسی مقام پر ایسے منافذ نہیں ہوتے ہیں تو اس فضلہ کو عضو شریف سے بطرف عضو خسیس کے خواہ عضو سخت سے بطرف عضو ڈھیلے اور نرم کے دفع کرتی ہو اگر جہت دفع کے اور جہت میل مادہ فضول کے بالطبع ایک ہی ہو قوت دافعہ تا امکان اس فضلہ کو اور جہت میں نہیں دفع کرتی ہو۔ اور یہ چاروں قوا طبعیہ ایسے ہیں کہ انکی خدمت چاروں کیفیتیں کرتی ہیں یعنی حرارت و برودت و رطوبت و بیہوش حرارت کی خدمت تو حقیقت میں باشرک اس واسطے چاروں قوتوں کے ہو۔ اور برودت کی خدمت بھی بعض قوتوں سے بالعرض متعلق ہوتی ہونہ بالذات ایسے کہ جو فعل برودت کا ذاتی ہو وہ سب قوتوں سے ضد رکھتا ہو اس واسطے کہ سب قوتوں کے افعال بذریعہ حرکات پیدا ہوتے ہیں اور حرکت کو حرارت لازم ہو تو ان افعال کو بھی حرارت لازم ہوتی اور برودت ضد حرارت ہو ایسے کہ ان افعال کی بھی ضد ہوئی۔ جذب اور دفع میں حرکت کا پیدا ہونا ظاہر ہو اور مضہم میں حرکت ہوتی ہو

اس کا  
میں نے  
کھینچا  
ہوگا  
۱۲



قوت کے افعال اولیہ کا مبدیہ طور ہی مبادی مذکورہ ہیں جس طرح مبدیہ کا نزدیک طب کے دماغ ہو۔ پھر ہر ایک حاسہ کے واسطے ایک عضو مفرد ہو کہ اسی سے اس حاسہ کا افعال ظاہر ہوتا ہو۔ پھر اگر بقدر واجب تفتیش اور تحقیق کیجائے واقع میں اسے اسطاطالیس کی صحیح ٹھہری اور ان لوگوں کی غیر صحیح۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ان لوگوں کے اقوال مقدمات افتناعیہ غیر مدبرہ سے ماخوذ ہیں جن کا نتیجہ دینا کچھ ضروری نہیں ہو یہ لوگ ظاہر امر کی متابعت کرتے ہیں مگر طبیب کو منظر منصب طبابت ضرور نہیں کہ نہ سب حق کو ان دونوں مذہبون میں پہچانے بلکہ یہ تحقیق فیلسوف یا حکیم طبعی پر واجب ہو اور طبیب نے جو وقت یہ مان لیا کہ یہ اعضا مذکورہ ان قوتی کے مبادی ہیں پھر اس پر یہ کچھ ضرور نہیں ہو بغرض اتمام ان قواعد کے جو طب میں مذکور ہیں کہ یہ قوتیں ان اعضا میں بذاتہ ہیں یا کسی اور مبدیہ سے ان اعضا کو ملی ہیں مگر اس مسئلہ سے جاہل رہنے کی خست فیلسوف کو نہیں دی جاسکتی کہ اس کا منصب اسکی تحقیق کا ہو فصل دوسری قوائے طبیعیہ تھوڑے موم کے بیان میں قوائے طبیعیہ انہیں سے ایک قسم خادمہ ہو اور ایک قسم مخدومہ۔ مخدومہ کی دو جنس ہیں ایک جنس واسطے بقائے شخص کے غذا میں تصرف کرتی ہو اور اسکی دو جنس ہیں۔ غازیہ۔ اور نامیہ دوسری جنس واسطے بقائے نوع کے غذا میں تصرف کرتی ہو اسکی دو نوع ہیں۔ مولدہ۔ اور مصورہ قوت غازیہ وہ ہو جو غذا کو طرف مشابہت عضو منقذی کے یعنی اس عضو کے جی یہ غذا ہو پھر دیتی ہو تاکہ بدل یا تحلیل چھوڑے یعنی جو چیز بدن سے بذریعہ حرکات غیرہ کے تحلیل ہوتی ہو اس کے بدلے ایک مقدار مشابہ اسی عضو کے حاصل ہو قوت نامیہ وہ ہو کہ جسم کو افطار ثلثہ یعنی طول و عرض و عمق میں تناسب طبعی پر زیادہ کرے تاکہ پہنچ جائے وہ جسم تمام نشو و کو بذریعہ اس جزو کے جو غذا سے اس جسم میں اخل ہو کر جزو بدن ہوتا ہو۔ غازیہ قوت نامیہ کی خادمہ ہو اور غازیہ کبھی غذا کو برابر بن کر تحلیل کے پہنچاتی ہو اور کبھی کم اور کبھی زیادہ اور منور جب ہی حاصل ہوتا ہو کہ جب غذا سے وارد مقدار تحلیل سے زیادہ ہو مگر یہ کچھ ضرور نہیں ہو کہ جب غذا سے وارد زیادہ ہو تحلیل سے منور بھی ضرور ہو اس لیے کہ فرہی بعد لاغری کے سن قوت میں اتنی قلیل ہے کہ وہ منور نہیں ہو منور وہ ہو کہ تناسب طبعی پر بدن جمیع اقطار میں بڑھے جب تک مانہ نشو کا باقی ہو اور بعد زمانہ نشو کے مثلاً سن قوت میں بالیقین منور نہیں ہوتا اگرچہ فرہی ہوتی ہو جیسے قبل سن قوت کے ذلول نہیں ہوتا اگرچہ لاغری ہوتی ہو علاوہ یہ ہو کہ یہ بات یعنی منور بعد سن قوت کے زیادہ تر بعد از قیاس ہو اور مقتضائے واجب سے خارج ہو۔ غازیہ اپنے افعال کو تین فعل جری سے تمام کرتی ہو ایک فعل تحصیل جو ہر بدن کا اور وہ خور و خلط ہو جو بقوت قریہ فعلیت سے تشبیہ ہو ساتھ عضو کے کبھی اس فعل میں خلل بھی پڑ جاتا ہو جس طرح مرض اطرد قیاس جسکے معنی یہ ہیں کہ غذا جزو بدن ہو جیسے وق شیخوخت میں یہ بات پیدا ہوتی ہو دوسرا فعل اسکا الزاق ہو یعنی چسپیدہ کرنا اور اس سے یہ مطلب ہو کہ اس مقدار حاصل کو غذا بالفعل اور پوری کر دے یعنی اسکو جزو عضو بنا دے یہ بھی فعل کبھی باطل ہو جاتا ہو جیسے استسقاء لحمی میں تیسرا فعل غازیہ کا تشبیہ ہو تشبیہ کے یہ معنی ہیں کہ بقدر غذا کو جزو کسی عضو کا کیا ہو اس کے مشابہ ہر طرح سے کرے حتیٰ کہ اس کے قوام اور لون میں بھی مشابہت پیدا کرے یہ بھی فعل کبھی باطل ہوتا ہو جیسے برص و رہق میں کہ بدل اور الزاق دونوں موجود ہوتے ہیں اور تشبیہ نہیں ہو سکتی فعل تشبیہ واسطے قوت مغیرہ کے قوائے غازیہ سے ہو اور یہ انسان میں واحد بالجنس ہیں یا واحد مبدیہ اول میں ہیں اور اعضاے تشابہ میں نوع اس فعل تشبیہ کی مختلف ہوتی ہو اس واسطے کہ ہر ایک عضو میں اعضا تشابہ سے بحسب اسکے مزاج کے ایک قوت ہو کہ غذا کو طرف تشبیہ کے بدل دیتی ہو اور یہ قوت فحالیہ دوسرے عضو کی قوت کے ہو مگر قوت مغیرہ مگر کی فعل مشترک واسطے جمیع بدن کے کرتی ہو کہ یوس بنانے میں غذا کے۔ قوت مولدہ کی بھی دو جنس ہیں ایک قسم تولیدی کی مرد

قوتی اس  
دلیل اس  
میں  
میں  
میں



طبقہ شروع ہوتا ہو کنا رے سے حالب یعنی اس رگ کے جو قریب ناف کے ہو اور ظاہر ہو کر خاص ترین تک پہنچتا ہو اور کنا رے سے ان رگوں کے ملتا ہو جو اترنے والی میں خصوصاً جواز طرف تہ میں منحدر ہوئی ہیں اور کل اس طبقہ سے ایک بڑا جزو عضل لتین تک پہنچتا ہو اور باقی ماندہ ران تک آتا ہو اور اس مقام پر اسکی چند شاخیں اور شعبے ہو جاتی ہیں ایک انہیں سے اس عضل میں جا کر تقسیم ہوتا ہو جو مقدم ران پر ہو دوسرا ہفل ران کے عضل میں آتا ہو اور ایک جانب ران سے عمن میں جاتا ہو۔ اور بہت سے شعبے عمن ران میں متفرق ہوتے ہیں ان شعبوں سے جو باقی رہتا ہو اسکی تقسیم اسوقت ہوتی ہو کہ مفصل رانوں کے درمیان تھوڑا سا آجائے اس جگہ اسکے تین شعبے ہوتے ہیں انہیں وحشی قصبہ صغریٰ پر کھچ جاتا ہو مفصل کعب تک اور بیچ والا شعبہ مقام دوہرے سونے رانوں میں اترتا ہو اور درمیان اور شعبہ عضل باطن ساق میں چھوڑتا ہو اور اسکے دو شعبہ ہو جاتے ہیں ایک ان دونوں سے چھپ جاتا ہو داخل اجزائے ساق میں در دو سر در آتا ہو درمیان دونوں قصبوں کے دراز ہوتا ہو مقدم جل تک در ملتا ہو شعبہ وحشی سے جسکا ابھی ذکر ہوا اور تیسرا وہ انہی ہی مائل ہوتا ہو اس مقام کی طرف جو ساق میں محرق یعنی بے گوشت ہو۔ بعد اسکے کعب تک دراز ہو جاتا ہو اور جانب محب بڑے قصبہ تک انہی مقدم تک اترتا ہو اور یہی صافن ہو۔ اور ان تین شعبوں کے چار شعبے ہو گئے دو وحشی ہیں کہ قدم تک آتے ہیں قصبہ صغریٰ سے اور دوسری ہیں ایک شعبہ جانب وحشی کا اوپر قدم کے چڑھتا ہو اور اوپر کچا جانب خضر میں متفرق ہوتا ہو اور دوسرا وہ ہو جوتا ہو شعبہ وحشی کو قسم نشی کوہ سے اور یہ دونوں اجزائے سفلی میں متفرق ہوتے ہیں۔ اور وہ کے کل اتنے ہی عدد تھے جو ہم لکھ چکے۔ پہنے اعضاء تشابہۃ الاجزاء کی تشریح پوری بیان کر دی باقی رہے اجزائے آلیہ یعنی اعضاء مرکبہ انہیں سے ہر ایک عضو کی تشریح ہم اسی مقالہ میں بیان کرینگے جو اس عضو کی حالت اور معالجہ پر مشتمل ہو اب اسوقت ہم شروع کرتے ہیں بیان بن قوی کے تعلیم چھٹی میں ایک جملہ اور ایک فصل ہو جملہ پہلا بیچ بیان قوی کے اور آئیں چھ فصلیں ہیں فصل پہلی اجناس قوی کا بیان بطور کلی ہر ایک چیز قوی اور افعال سے پہنچائی جاتی ہو اور بعض کا بعض سے تفرق بھی ہوتا ہو اس واسطے کہ ہر قوت کسی فعل کی مبدی ضرور ہو اور ہر فعل کسی قوت سے ضرور صادر ہوتا ہو اس واسطے کہ ہم نے ان دونوں کو یعنی قوی اور افعال کو ایک ہی تعلیم میں جمع کر دیا۔ اجناس قوی کے اور اجناس ان افعال کے جو ان قوتوں سے صادر ہوتے ہیں طبیوں کے نزدیک تین ہیں۔ ایک نفس قوی نفسانی کی دوسری جنس قوی طبیعی کی تیسری جنس قوی حیوانی کی۔ اکثر فلاسفہ و تمامی اطباء خصوصاً جالینوس کی یہ رائے ہو کہ ہر ایک قوت کے واسطے ایک عضو نہیں ہو کہ وہی اس قوت کا معدن ہو اور اسی عضو سے اس قوت کے افعال صادر ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی یہ رائے ہو کہ قوت نفسانی کا مسکن اور مصدر اس قوت کے افعال کا دماغ ہو اور قوت طبیعی کی دو قسمیں ہیں ایک قسم جسکی غایت حفاظت اور تدبیر شخص معین اور بدن خاص کی ہو اور وہی نوع غذا میں تصرف کرتی ہو تاکہ بدن کو غذا دے جب تک وہ بدن باقی ہو اور آئیں نمود پیدا کرے نہایت زمانہ نشوونما اس نوع کا مسکن اور مصدر اس نوع کے فعل کا جگر ہو۔ دوسری قسم قوی طبیعی کی اسکی غایت حفاظت نوع کی ہو اور وہی قسم امتزاج میں تصرف کرتی ہو تاکہ جگر سے آمیختہ مقامات بدن سے جو ہر منی یا رطوبات کو بعد اسکے آئیں صورتگیری کرے اپنے فالق کے حکم سے اور مسکن اس نوع کا اور مصدر اس فعل کا آئیں ہو۔ قوت حیوانی یعنی وہ قوت جو امر روح کی تدبیر کرتی ہو وہ روح جو کعب ہر جنس حرکت کا اور اس روح کو مادہ کرتی ہو واسطے قبول کرنے جس حرکت کے بروقت حاصل ہونے روح کے دماغ میں اور روح کو اس حال پر کردیتی ہو کہ وہ عطا کرتی ہو اس چیز کو جسمین حیات کا نشوونما ہو مسکن اس قوت کا اور مصدر فعل اس قوت کا قلب ہو اعظم فلاسفہ ارسطاطالیس کی یہ رائے ہو کہ ان سب قوتوں کا مبدی قلب ہی لیکن ان



ہو اور ابھی صلب پر تکیہ نہ کرے وہ چند شعبے مثل بال کے باریک ہوتے ہیں جو پونچتے ہیں گردن کے دہنے لفافون تک اور انھیں لفافون میں اور اسکے قریب کے اجسام میں متفرق ہوتے ہیں تاکہ انکو غذا دین بعد اسکے اسی جزو نازل سے ایک بڑی رگ بائیں گردے تک آتی ہو اور اس سے بھی شاخیں مثل بال کے بائیں گردے کے لفافون میں اور ان اجسام میں جو قریب اسکے واقع ہیں متفرق ہوتی ہیں تاکہ انکو غذا دین۔ پھر اسی جزو نازل سے دو بڑی رگیں اور پیدا ہوتی ہیں کہ ہر ایک کا نام طالع ہے یہ دونوں رگیں دونوں گردن کی طرف آتی ہیں کہ ماہیت خون کی صاف کریں اسلئے کہ گردہ انھیں دونوں سے اپنی غذا کو جذب کرتا ہے اور وہ ماہیت خون کی ہے۔ بائیں طالع سے ایک رگ بائیں بیضہ میں عورتوں اور مردوں کے جاتی ہے۔ اور حسب طبع پر ہننے شریان میں بیان کیا ہے اسطرح بیان نا پختہ کاری نہ کرنا چاہیے اور دھوکھانہ کھانا چاہیے کہ عورت کے کہیں ہوتا اور اس بات میں بھی دھوکھانہ کھانا چاہیے کہ اسکے بعد دو رگیں متوجہ بطرف انٹین کے ہوتی ہیں جو رگ بائیں کی طرف آتی ہے ہمیشہ ایک شعبہ بائیں طالع سے لیتی ہے اور شریعت بعض لوگوں میں کل طالع کو لیتی ہے منتشر اسکا اسی طالع سے ہوتا ہے اور جو رگ دہنے خصیہ میں آتی ہے تو کبھی شاذ و نادر دہنے طالع سے نکلتی ہے مگر اکثر حال اسکا یہی ہے کہ طالع سے ملتی نہیں ہے جو چیز انٹین میں گردے سے آتی ہے جسم میں وہ مجھے ہے کہ نفع منی کا آسین ہوتا ہے اسطرح پر کہ بعد سرخی کے جو قبل از نفع ہوتی ہے سفید ہو جاتی ہے۔ اسلئے کہ پیچیدگی رگوں کی اور انکی استدارت زیادہ ہے۔ جو چیز انٹین میں صلب سے آتی ہے اور اکثر حصہ اس رگ کا قضیب میں اور عنق رحم میں پوشیدہ ہو جاتا ہے اور پھر وہ حال ہوتا ہے جو ہننے نسبت عروق ضواریب کے بیان کیا ہے۔ بعد برآمد ہونے دونوں طالع اور انکے شعبوں کے اجوف قریب پشت کے تکیہ کر کے اترنا شروع کرتی ہے اس سے ہر فقرہ کے نزدیک شعبے پیدا ہوتے ہیں اور انھیں فقرہ میں داخل ہو جاتے ہیں اور جو عضل فقرات کے قریب رکھے ہوئے ہیں انہیں متفرق ہو جاتے ہیں۔ پھر اسی رگ نازل سے چند رگیں نکلتی ہیں جو خاصہ رگ تک اگر عضل بطن میں منتہی ہو جاتی ہیں۔ پھر وہ رگیں ہیں جو داخل ہوتی ہیں سوراخ میں فقرہ کے نچاے تک۔ جب یہ اجوف نازل آخر فقرہ تک پہنچتی ہے اسکی دو قسمیں ایسی پیدا ہوتی ہیں کہ ایک دوسرے کی طرف جھکی ہوئی ہوتی ہیں اور ہر واحد انہیں سے ایک ران کی طرف جاتی ہے اور ہر ایک سے ان دونوں میں قبل پوری ہو چکنے کے ران تک دس طبقہ ہو جاتے ہیں پہلا طبقہ انہیں سے قصد کرتا ہے دونوں عضل متین پشت کو دوسرا طبقہ مثل بالوں کے باریک بعض نیچے کے اجزائے صفاق تک جاتا ہے تیسرا طبقہ متفرق ہوتا ہے اس عضلہ میں جو استخوان عجز پر ہے چوتھا طبقہ عضل مقعد اور ظاہر عجز میں متفرق ہوتا ہے باپچو ان طبقہ رحم کی گردن میں عورتوں کے جاتا ہے اور اسکے قریب جو چیزیں ہیں انہیں متفرق ہوتا ہے اور شانہ تک آتا ہے اور شانہ کی طرف آنے والے کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک قسم شانہ میں متفرق ہو جاتی ہے اور دوسری قسم شانہ کی گردن میں اور قسیم مردوں میں اکثر ہوتی ہے اسلئے کہ انکے واسطے قضیب مخلوق ہوا ہے اور عورتوں میں کم ہوتی ہے چھٹا طبقہ اس عضل کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو استخوان عانہ پر موضوع ہے ساتواں طبقہ چڑھتا ہے اس عضل کی طرف جو شبہ میں بدن کے بطن پر جانے والا ہے اور یہ رگیں متصل ہوتی ہیں کناروں سے ان رگوں کے جنکو ہننے کہا ہے کہ سینہ میں مراق بطن تک منحدر ہوتی ہے ان رگوں کے جڑ سے عورتوں کے بدن میں چند رگیں ایسی نکلتی ہیں جو رحم تک جاتی ہیں اور جو رگیں ہر جانب سے رحم تک جاتی ہیں انہیں سے چند رگیں پستان تک چڑھتی ہیں انھیں رگوں سے درمیان رحم اور پستان کے شرکت ہوتی ہے آٹھواں طبقہ قبل میں مردوں اور عورتوں کے آتا ہے تو ان طبقہ باطن فخذ کے عضل میں اگر متفرق ہو جاتا ہے دسواں



وہ نون مجھ تھت تک آتی ہے اور اس جگہ تھت میں ڈوب جاتی ہے جو مقدار اس رگ میں سے بچھوڑنے ان ذروع کے باقی رہتی ہے جو تھت تک نفوذ کرتی ہے مٹی میں درز لای کے اور اس سے چند شعبے دونوں جھلیوں و داغ میں متفرق ہوتے ہیں تاکہ ان دونوں کو غذا دیں اور تاکہ سخت جھلی اپنے گرد کی چیز اور اوپر کی چیز سے ربط پا جائے۔ بعد اُس کے یہ رگ باریک جھلی سے داغ تک آتی ہے اور داغ میں متفرق ہوتی ہے جس طرح عروق خوار بنفرق ہوتے ہیں اور ان خوار کو مضبوط کرتی ہے مٹی کے لپٹنے میں اور ان خوار کو پہونچاتی ہے ایک مقام وسیع تک کہ وہ راہ انصباب خون کی ہے اور اس میں جمع ہو جاتی ہے۔ بعد اُس کے متفرق ہوتی ہے اسی داغ سے و میان دو طاقون کے کہ اس کا نام معصرہ ہے جس وقت یہ شعبے بطن او سدا داغ کے نزدیک ہو جاتے ہیں حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ یہ بڑی بڑی رگین بنجائیں تاکہ جو اس میں معصرہ سے اور اُس کے مجاری سے وہ مجاری جو معصرہ سے پیدا ہوتے ہیں پھر بطن او سدا سے دراز ہو کر دونوں بطن مقدم تک پہونچتی ہے اور ان عروق خوار سے جو چڑھنے والی ہیں اس مقام پہونچاتی ہے اور پھر بنی جاتی ہے اس سے وہ جھلی جو مشورہ شبکہ شیمہ ہے فصل چوتھی تشریح میں ہاتھوں کی اور وہ کے و کیتھی وہی قیقال ہے اول اُس سے جو چیز نکلتی ہے جس وقت کہ محاذی عضد ہو چند شعبے ہیں کہ جلد میں اور عضلہ نظر ہے عضد میں متفرق ہوتے ہیں بعد اُس کے قریب فصل مرفق کے تین میں ہو جاتی ہیں ایک قسم جھلی الذراع ہے ظاہر زنا اعلیٰ پر دراز ہوتی ہے بعد اُس کے بجانب وحشی مدب زنا فصل کہ طرف مائل ہوتی ہے اور سچے کے اجزاء وحشیہ میں رسغ کے متفرق ہو جاتی ہے دوسری قسم مقام عیبد کی مرفق تک ظاہر ساعد میں متوجہ ہوتی ہے اس جگہ اس سے ایک شعبہ البطی کا ملتا ہے اور دونوں سے ملکر اکھل یعنی ہفت اندام پیدا ہوتی ہے تیسری قسم اندر جاتی ہے اور اندر ہی کے جانب اس سے بھی ایک شعبہ آلتا ہے۔ البطی سے پہلے پہل جو شعبہ نکلتے ہیں عمق عضد میں جو عضل اُس جگہ پر ہے اس میں متفرق ہوتی ہے اور ناپیدا ہو جاتے ہیں مگر اس میں وہ شعبہ جو ساعد تک پہونچتا ہے اور جس وقت کہ البطی قریب مرفق کے پہونچتی ہے اس کی دو قسمیں ہو جاتی ہیں پہلی قسم اندر جاتی ہے اور ملتی ہے اُس شعبے سے جو قیقال سے بجانب عمق آتا ہے اور اندر کے اُس کے محاذی رہ کر پھر دونوں پیدا ہو جاتے ہیں اور ایک انہیں کا اثر کہ طرف النسی کے جاتا ہے تا ایک خنصر و بنصر و نصف وسطی تک پہونچتا ہے اور دوسرا جزو مرفق ہوتا ہے اور تقسیم پاتا ہے تمام اجزاء میں اٹھ کے وہ اجزاء جو ہڈی سے ملے ہوئے ہیں دوسری قسم البطی کی ساعد کے نزدیک ہے انکی چار شاخیں ہو جاتی ہیں پہلی شاخ اسفل میں ساعد کے رسغ تک تقسیم ہوتی ہے دوسری شاخ کی تقسیم مثل تقسیم پہلی شاخ کے ہوتی ہے مگر اُس سے زیادہ اقسام اس کے ہوتے ہیں تیسری شاخ بھی اسی زیادتی کے ساتھ وسط میں ساعد کے تقسیم ہوتی ہے چوتھی شاخ سبب میں بڑی ہے وہ ظاہر اور بلند ہوتی ہے پس ایک ذرع چھوڑتی ہے جو قیقال کے شعبے سے ملتی ہے اور ان دونوں سے ملکر اکھل پیدا ہوتی ہے اور جو ان میں سے باقی رہتا ہے وہ باسلیق ہے وہ بھی عمق میں دوبارہ ٹھہرتی ہے اور اکھل شروع ہوتی ہے جانب النسی سے اور زنا اعلیٰ کے اوپر جا کر پھر متوجہ جانب وحشی کے ہوتی ہے اور اس کی دو شاخیں ہوتی ہیں لشکل حرف لام لونا میں کے اوپر کا جزو اس کا کنارے اور زنا اعلیٰ کے ہو جاتا ہے اور جانب رسغ کے آیتا ہے اور ابہام کے پیچھے اور درمیان ابہام اور سبایہ و خاص سبب میں متفرق ہوتا ہے اور نیچے کا جزو کنارے زنا اعلیٰ کے جا کر تین شاخوں میں تقسیم ہوتا ہے ایک شاخ اس کی متوجہ اس مقام کے ہوتی ہے جو درمیان وسطی اور سبب کے ہے اور اُس رگ کے شعبے سے ملتی ہے جو سبب تک جزو اعلیٰ سے آتی ہے اور ملکر رگ واحد ہو جاتی ہے دوسری شاخ وہی ایلم ہے جو معین وسطی بنصر کے ہے اور تیسری شاخ خنصر و بنصر تک دراز ہوتی ہے اور یہ تینوں شاخیں کل انگلیوں میں تقسیم ہوتی ہیں فصل باپچون تشریح میں اجوف نازل کے اجوف کے چڑھنے والے جزو میں جو چھوٹا ہے جو کچھ کو بیان کرنا تھا بیان کر چکے باقی رہا جزو نازل سے سب سے چھوٹا اُس سے نکلتی ہے جس وقت یہ جگہ سے برآید



ایک شعبہ سینہ میں جاتا ہے اور چاروں پسلیوں اور دالی کو غذا دیتا ہے دوسرا شعبہ موضع کتفین کو غذا دیتا ہے تیسرا شعبہ بطرف اس عضل کے جاتا ہے جو عنق میں دریا ہوا ہے اور اسکو غذا دیتا ہے چوتھا شعبہ سور اخون میں اوپر کے چھ فقرے جو رقبہ میں ہیں نفوذ کرتا ہے اور ان سے بڑھ کر سر تک جاتا ہے پانچواں شعبہ بڑا ہے سب شعبوں سے نبل تک پہنچتا ہے ہر طرف سے اور اسکی چار شاخیں ہوتی ہیں پہلی شاخ متفرق ہوتی ہے ان عضل میں جو سر سینہ پر ہیں اور عضل ان چیزوں میں داخل ہیں جو عضل کتف کو حرکت دیتے ہیں دوسری شاخ گوشت نرم اور رابط کی جھلیوں میں آتی ہے تیسری شاخ اترتی ہے جانب صدر پر گزرتی ہوئی مراق تک چوتھی شاخ یہ سب میں بڑی ہر اسکے تین جزو ہوتے ہیں ایک جزو اس عضلہ میں متفرق ہوتا ہے جو تفعیر کتف میں ہے دوسرا جزو اس بڑے عضلہ میں جو رابط میں واقع ہے متفرق ہوتا ہے تیسرا جزو سب میں بڑا ہے عضلہ پر گزرتا ہوا ہاتھ تک آتا ہے اور اسی رگ کا نام البطی ہے جو کچھ انشعاب اولے سے اس رگ کے حسی ایک فرد کی اتنے اقسام کثیر ہو چکے ہیں بچا ہے وہ بطرف عنق کے صعود کرتا ہے اور قبل ازاں کہ پورا صعود کر چکے دو قسموں پر منقسم ہوتا ہے ایک و دواج ظاہر دوسرا و دواج غایر و دواج ظاہر ترقوہ سے صعود کرتا ہوا دو قسموں پر منقسم ہوتا ہے ایک قسم متصل ہو کر جانب قدام کو ملتی ہے اور ایک ہی جانب چلتی ہے دوسری قسم پہلے جانب قدام کو لیکر اور نیچے اتر کر پھر چڑھتی ہے ظاہر ہو کر دوبارہ ترقوہ سے اور پھر ترقی کر ترقوہ کے اور پھر صعود کرتی ہے اور چڑھتی ہے رقبہ میں ظاہر ہو کر حتیٰ کہ قسم اول سے ملتی ہوتی ہے اور اس سے ملجاتی ہے پھر ان دونوں سے ملکر و دواج ظاہر پیدا ہوتا ہے جو مشہور ہے قبل اسکے کہ قسم اول سے ملے اس سے دو جزو الگ ہوتے ہیں ایک جزو عرض میں جاتا ہے بعد اسکے دونوں جزو نزدیک ملتقا دونوں ترقوہ کے مقام اندرونی میں ملجاتے ہیں دوسرا جزو انہیں کا متورب ہو کر ظاہر عنق تک رہتا ہے اور اسکی دونوں فردین پھر کبہ میں نہیں ملتی ہیں۔ ان دونوں زوجوں سے شعبہ عنکبوتی پیدا ہوتے ہیں جسے حسن متعلق نہیں ہوتی ہے اور انکو نہیں دریافت کرتی مگر کبھی اس دوسرے زوج سے خاص کر اسکی تمام فروع تین تین اور وہ ایسی نکلتی ہیں جو محسوس ہوتی ہیں اور انکے واسطے ایک مقدار معین ہے اور سب فروع اسکے غیر محسوس ہیں ایک ان میں اور دونوں سے شانہ بر مست ہوتا ہے جسکا نام کتفی ہے اسی میں سے رگ قیفال نکلتی ہے اور وہ اور وہ بقیہ ہیلوین اس ورگ کتفی کے قریب ہو کر راس کتف تک ساتھ ہی آتے ہیں مگر ایک انہیں کا اسی جگہ پر بند ہو جاتا ہے آگے نہیں بڑھتا ہے اور اس جگہ متفرق ہو جاتا ہے اور دوسرا وہاں سے بڑھ کر عضل کے مہرے پر پہنچ کر وہاں پر متفرق ہو جاتا ہے۔ ورگ کتفی ان دو مقاموں سے بڑھ کر آخر ہاتھ تک پہنچتا ہے اسکا توبہ حال ہے لیکن و دواج ظاہر بعد ملنے کے اپنے دونوں فردوں سے دو قسموں پر منقسم ہوتا ہے ایک جزو اس میں سے سستطن ہو کر چھوٹے چھوٹے چنڈے شعبے اُس سے نکلتے ہیں اور فلک اعلیٰ میں متفرق ہوتے ہیں اور بڑے چند شعبے بہت ٹکڑا ٹکڑا شکل میں متفرق ہوتے ہیں اور بہت سے اجزا دونوں طرح کے شعبوں سے ٹکڑا ٹکڑا زبان کے متفرق ہوتے ہیں اور ظاہر ہیں اجزا کے اُس عضل سے جو اُستقام پر ہیں پھیلتے ہیں۔ دوسرا جزو ظاہر ہوتا ہے اور ان مقامات میں جو سر اور دوکانوں کے متصل ہیں متفرق ہوتا ہے و دواج غایر بہر امری کے رہتا ہے اور اسکے ساتھ سیدھا چڑھتا ہے اور اسی مسلک میں چند شعبے چھوڑتا ہے جو ملجاتے ہیں ان شعبوں سے کہ و دواج ظاہر سے آئیوالے ہیں اور یہ سب شعبہ مری اور حنجروہ اور تمام اجزا عضل غائرین تقسیم ہاتے ہیں اور آخر و دواج غائر در زلامی تک منتہی ہو کر نفوذ کرتا ہے اور اس جگہ آٹھ شاخیں اس سے ٹکڑا متفرق ہوتی ہیں ان اعضا میں جو درمیان فقرہ اولیٰ اور ثانیہ کے ہیں اسی و دواج غائر سے لیک رگ مثل ہال کے نزدیک مفصل راس اور رقبہ کے آتی ہے اُس سے چند فروع اُس جھلی تک جاتی ہیں جو تحت کے اوپر منڈھی ہوئی ہے اور یہ رگ شعری محل التقاء دونوں



اور جو چیز کہ اس سے چڑھتی ہو اجوف کی جڑ پہلے نفس جگہ میں متفرق ہو کر اس کے اجزائے بال کے ہو جاتے ہیں تاکہ غذا کو جذب کریں باپچے  
 اُن شعبوں سے کہ وہ بھی مثل بال کے متفرق ہیں باجوف کے شعبہ محراب کبد سے جوف کبد تک وارد ہوتے ہیں اور باب کے شعبے مقعر کبد سے  
 جوف کبد تک وارد ہوتے ہیں بعد اُس کے ساق اُس کے نزدیک محراب کے راہ ہوتی ہے پھر دوسرے ہوتی ہیں ایک قسم چڑھنے والی اور ایک قسم اترنے  
 والی چڑھنے والی قسم حجاب کو پھار کر زمین نفوذ کرتی ہے اور اُسی حجاب میں دو گین چھوڑتی ہے جو اُسی حجاب میں داہنے بائیں متفرق ہو جاتی ہیں اور  
 اُس کو غذا دیتی ہیں پھر حجاب غلاف قلب کے ہوتی ہے اور اُس کی طرف بہت سے شعبے چھوڑتی ہے جو مثل بال کے پیدا ہوتے ہیں اور غلاف قلب کو  
 غذا دیتی ہے پھر اُس کی یعنی باقی عرق ساعد کی دوسرے ہو جاتی ہیں ایک قسم کا عظیم نام ہے کہ وہ قلب تک آتی ہے اور زمین نفوذ کرتی ہے داہنے اُذن قلب کے  
 نزدیک وریہ رگ دل کی رگوں میں سب سے بڑی ہے اور بڑی اس واسطے ہے کہ اور گین قلب کی نسیم کے پہنچانے کے واسطے قلب تک مخلوق ہوئیں اور  
 یہ رگ غذا پہنچانے کے واسطے پیدا کی گئی اور چونکہ غذا نسبت نسیم کے غلیظ تر ہے اس کا متغذی وسیع تر چاہیے اور اس کا طرف بڑا ہونا ضروری ہے یہ رگ  
 جیسی ہی قلب میں داخل ہوتی ہے اُس کے واسطے تین جھلیاں پیدا ہو جاتی ہیں کشادہ گاہ اُن کی باہر سے اندر کی طرف ہوتی ہے تاکہ جذب کرے  
 قلب نزدیک تہہ اپنے کے اُنھیں غشاؤں سے غذا کو طرف اپنے اور بروقت انبساط کے یہ غذا پھر پلٹ بجائے اور یہ جھلیاں سب جھلیوں  
 سے زیادہ تر سخت ہیں۔ یہ وریہ پچھلے چھوڑتی ہے بروقت محاذات قلب کے تین رگین جس میں سے ایک رگ کی طرف پہنچتی ہے اُس کا نکلنا نزدیک نسبت  
 شریان کے قرب میں بائیں جانب کے پیچہ ہو کر داہنی طرف میں رگ ہو جاوے اور اُن کی بھی دو جھلیاں پیدا کی گئیں جس طرح شریان کے واسطے دو جھلیاں اور  
 اسی واسطے اس کا نام وریہ شریان رکھا گیا پہلی منفعت نسیم یہ ہے کہ جوف اُس سے ترشح ہونا یا ترقیق مشابہ جو ہر رگ کے ہوا سیلے کے بیچوں  
 بھی تھوڑا ماند ہو کہ قلب میں تھا اُس کو ایسا نفع حاصل نہیں ہوا ہے کہ قابل انصباب کے شریان وریہ میں ہو جائے دوسری منفعت  
 نسیم یہ ہے کہ نفع خون کا اس میں اچھی طرح ہو جائے دوسری قسم ان میں قسموں کی گرد قلب کے پھر جاتی ہے بعد اُس کے اندر قلب کے برائے ہوتی ہے  
 تاکہ اُس کو غذا دے اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے جو وقت وریہ اجوف قریب سے ہوتی ہے کہ داہنے اُذن قلب میں ڈوب کر قلب میں داخل ہو جائے  
 تیسری قسم ان میں سے وہ خاص آدمیوں کی خلقت میں بائیں جانب کو مائل ہوتی ہے بعد اُس کے بطرف باپچین فقرے کے سینہ کے فقروں سے  
 متوجہ ہوتی ہے اور اُس فقرے پر تکیہ کرتی ہے اور اُنھوں نیچے کے اضلاع اور جو متصل اضلاع کے عضل اور کل اجرام سے ہیں ان میں متفرق  
 ہوتی ہے۔ وریہ اجوف سے بعد ان تین اجزاء کے جو وقت ناحیہ قلب سے چڑھتی ہوئی بڑھ جائے چند شعبہ مثل بال کے متفرق ہوتے ہیں  
 اور پھر جھلیوں میں جو سینہ کی منصف ہیں اور اوپر کے غلافوں میں اور اُس گوشت نرم میں جس کا تہہ نام ہے پھر جب یہ رگ قریب تر فوہ کے پہنچتی  
 ہے اس سے دو شعبہ برآمد ہوتے ہیں اور شکل تو ریب طرف تر فوہ کے متوجہ ہوتے ہیں اور جب قدر قریب تر فوہ کے ہوتے ہیں دور ہو جاتے ہیں  
 اور ہر ایک شعبہ کے دو شعبہ ہو جاتے ہیں ایک ان میں سے ہر طرف سے طرف سینہ کے داہنے اور بائیں اترتا ہے تا ایک جگہ تک منتہی ہوتا ہے اور  
 اپنی گذر گاہ میں شعبہ چھوڑتا جاتا ہے جو اضلاع کے نیچے کے عضل میں متفرق ہوتے ہیں اُن شعبوں کے منہ اُن رگوں کے منہ سے مل جاتے ہیں جو  
 اضلاع میں پھیلے ہوئے ہیں۔ تھوڑے سے شعبے ان میں سے باہر نکلتے ہیں اُس عضل تک جو سینہ سے باہر ہے جو وقت یہ دونوں جگہ پر  
 پورے پہنچ جاتے ہیں ان میں تھوڑے شعبے ظاہر ہو جاتے ہیں اُن عضل تک جو درآوردہ اور کثرت کے محرک ہیں اور ان میں متفرق ہو جاتے ہیں  
 اور چند شعبے نیچے عضل مستقیم کے اترتے ہیں ان میں سے عضل مستقیم میں چند شعبے متفرق ہو جاتے ہیں اور باقی ماندہ اُن اجزاء سے متصل ہوتے  
 ہیں جو چڑھتے ہیں اور یہ عجری سے جس کا آگے ہم ذکر کریں گے۔ دوسری قسم ان دونوں میں وہی ایک ذریعہ اس کی ہر فرد پانچ شعبے چھوڑتی ہے



ایک فائدہ یہ کہ ربط اور وہ کا اغشیہ مجملہ شریان سے ہو جائے پس چھپ جائے شریان ذریعہ ان اعضا کے و وسر افائدہ یہ کہ ہر ایک شریان اور اور وہ سے ایک دوسرے رطوبت پاتی رہے شریان کا بیان تمام ہوا جملہ باپچین تعلیم باپچین تشریح میں اور وہ کے اور تین باپچین فصلیں ہیں فصل پہلی تعریف میں اور وہ کے ساکن رگوں کو اور وہ کہتے ہیں سب اور وہ جگر سے نکلتے ہیں پہلی دو رگوں جگر سے نکلتی ہیں ایک جانب مقرر سے جدھر جوف ہر اس رگ کی زیادہ منفعت غذا کا جذب کر لانا جگر کی طرف ہر اور اس کا باب کہ نام ہر اور دوسری رگ الگ الگ ہے مقرر سے اور اس کی منفعت پہونچانا غذا کا جگر سے اعضا کی طرف ہر اس کا نام اجوف ہر فصل دوسری تشریح میں اُس فرید کے جس کا باب کہ نام ہر باب کی تشریح سے ہم کلام شروع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ باب کہ پہلے اس کا کنارہ جو تجوین کہ میں پٹھا ہوا ہر باپچین قسموں پر قسم ہوتا ہر اور شیعیہ ٹکڑیاں ایک چلتی ہیں کہ اطراف مقرر کہ تک پہونچتے ہیں انہیں سے ایک و دیگر راہ تک جاتی ہر اور ان خون کی مثال ایسی ہر کہ جیسے درخت کی جڑوں ٹکڑی پھر اند بیٹھ جائیں جو کنارہ متصل تغیر کہ ہے ہر وہ ادھر جگہ سے جدا ہوا اور اس کی آٹھ قسمیں ہوں تین دو قسمیں چھوٹی چھوٹی اور چھ قسمیں بڑی بڑی ایک چھوٹی قسم خاص اس آنت سے ملی ہر جس کا اثناعشری نام ہر تاکہ غذا کو اُس سے جذب کرے اور اس رگ سے چند شعبے ٹکڑی اُس جرم میں متفرق ہوتے ہیں جس کا انفراس نام ہر اور دوسری قسم چھوٹی دو قسموں سے متفرق ہوتی ہر اس اقل معدے میں اور نزدیک بواب کے جو فم معدہ ہر نیچے کی طرف تاکہ غذا دے چھ قسمیں باقی انہیں سے ایک قسم جاتی ہر طرف سطح معدے کے تاکہ ظاہر معدہ کو غذا دے اس واسطے کہ باطن معدہ کا ملاقی ہوتا ہر اُس غذا دے اول سے جو اسمین جاتی ہر اور اسی سے بروقت ملاقات کے غذا پاتا ہر۔ دوسری قسم ان چھ میں سے طرف طحال کے جاتی ہر تاکہ طحال کو غذا دے اور قیل از انکہ طحال تک پہونچے اُس سے چند شعبے برآمد ہوتے ہیں جو غذا دیتے ہیں جرم انفراس کو اُس غذا کو صاف کر کے جو طحال سے اُس جرم تک پہونچتی ہر بعد اُس کے قسم طحال کی متصل ہو جاتی ہر اور باوجودیکہ طحال سے متصل ہر ایک شعبہ اچھا قسم سے پھر ہلٹ جاتا ہر معدے کی بائیں طرف کہ اُس کا تغذیہ کرے اور جو وقت اس قسم سے نفوذ کرنیوالی مقدار طحال میں نافذ ہو جاتی ہر اور اُس کے پیچ میں آجاتی ہر اسمین سے ایک جزو اوپر کو چڑھتا ہر اور ایک نیچے کو اترتا ہر چڑھنے والا جزو اُس سے ایک شعبہ نصف فوقانی طحال میں دیکر اس کو غذا دیتا ہر اور اترنے والا جزو ظاہر ہو جاتا ہر تاکہ ایک مدد معدے تک پہونچ کر پھر اس کے دو جزو ہو جاتے ہیں ایک جزو معدے کی ظاہری بائیں حصہ میں متفرق ہوتا ہر کہ اس کو غذا دے دوسرا جزو فم معدے تک درآتا ہر تاکہ فضول سوداوی کٹھے کٹھے اسپر گرائے اور اس دفع فضول سے دفائدے ہوتے ہیں فضول غل جاتے ہیں اور فم معدے کو دغغہ جس سے خواہش طعام کا متبہ ہو پیدا ہوتا ہر اور اس بات کو ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں۔ دوسرا جزو اترنیوالا انہیں سے اُس کے بھی دو جزو ہوتے ہیں ایک جزو سے ایک شعبہ طحال کے نصف اسفل میں واسطے تغذیہ کے متفرق ہوتا ہر اور دوسرا جزو باہر ٹکڑی تک پہونچتا ہر اور اسمین متفرق ہو جاتا ہر تاکہ اس کو غذا دے تیسری قسم ان چھ میں سے شروع ہوتی ہر بائیں جانب سے اور جداول میں اُن عروق کے جو گرد معائے مستقیم کے ہیں متفرق ہو جاتی ہر تاکہ نقل جو غذا سے حاصل ہوا ہر اُسے چوس لے۔ چوتھی قسم اُن چھ میں سے شل بال کے متفرق ہوتی ہر پس بعض اُس کا داہنی جانب ظاہری معدے میں تقسیم پاتا ہر مقابل اُس جزو کے جو طحال سے معدے کی بائیں طرف آیا ہر اور سیکند جزو اس کا ثرب کے داہنے جانب متوجہ ہوتا ہر اور تین متفرق ہوتا ہر مقابل اُس جزو کے جو بائیں جانب طحال رگوں کے شعبے سے وارد ہوا ہر۔ باپچین قسم ان چھ میں سے اُن جداول میں متفرق ہوتی ہر جو گرد معائے قیون کے ہر تاکہ غذا کو حاصل کرے چھٹی قسم اُن چھ میں سے اس طرح پر کہ اکثر وہ گرد معائے صائم کے ہر اور باقی گرد اُن با ایک پچیدگیوں کے جو اعر سے متصل ہیں جاتی ہر اور جذب غذا کرتی ہر فصل تیسری تشریح میں ورید اجوف کے



بعد ازاں ایک شریان اور پچھلے چھوٹی سی جگہ کا شعبہ معدہ اور کبد اور طحال میں تفرق ہوتا ہے اور خاص جگہ سے ایک شعبہ شانہ تک جاتا ہے بعد اسکے ایک دوشریان پیدا ہوتی ہیں جو جداول تک آتی ہیں وہ جداول ہڈی کے بارے میں ایک آنتوں اور فوولوں کے ہیں پھر اسکے بعد اس سے تین شریانیں اور جدا ہوتی ہیں تینوں میں چھوٹی وہ شریانیں جو بائیں گردہ کو جاتی ہیں اور اسکی پیچیدگیوں میں اور ان اجسام میں جو محیط گردہ میں تفرق ہوتی ہیں اور انکو عطاءے حیات کرتی ہیں دو باقی شریانیں پہنچتی ہیں دو گردوں تک سیلے کہ ماہیت خون کی ان دونوں سے گردے جذب کریں ہوا سے لے کر دونوں گردے اکثر معدے اور معاز سے وہ خون جذب کرتے ہیں جو پاک اور خالص نہیں ہوتا بعد اسکے اسی شریان نازل سے دوشریان اور پیدا ہوتی ہیں جو تین تک آتی ہیں بائیں حصہ میں شریان ان دونوں میں سے آتی ہے اسکے ہمراہ ہمیشہ ایک ٹکڑا اس شریان سے ہوتا ہے جو بائیں گردے تک آتی ہے بلکہ بیشتر مقام نشو و نما اس شریان کا جو بائیں خصیہ تک آتی ہے یہی گسہ ہوتی ہے جو بائیں گردے تک آتی ہے فقط اور جو رگ در اسہنے خصیہ تک آتی ہے اسکا مقام نشو و نما ہمیشہ بڑی شریان یعنی شریان اعظم سے ہوتا ہے اور کبھی بندرت اس شریان سے بھی اسکے ہمراہ ایک جزو نامہ کہ جو متصل د اہنے گردے کے ہے پھر اس بڑی شریان نازل سے دوشریان اور نکلتی ہیں جو ان جداول عروق میں ہوتی ہیں جو گردے کے مستقیم کے ہیں اور چند شعبہ نخاع میں تفرق ہوتے ہیں اور فروع کے سوراخ میں داخل ہوتے ہیں اور ان رگوں میں جو حاضرین تک پہنچتی ہیں کچھ اور شعبہ نخاع میں آتے ہیں بخلاف جنوں کے ایک چھوٹا زوج ہے جو قبل تک پہنچتا ہے سوائے اس زوج کے جسکا ذکر آگے آتا ہے اور یہ بات مردوں میں اور عورتوں میں یکساں ہے اور یہ زوج اور وہ سے ملتا ہے پھر یہی بڑی شریان جو وقت آخر فروع تک پہنچتی ہے اسکی تقسیم ہمراہ اس ورید کے ہوجاتی ہے جو اسکے ہمراہ ہے جسکا ہم ذکر کریں گے اور اس تقسیم میں اس شریان کی دو قسمیں شکل لام یو این کے اسطرح ہوجاتی ہیں ہر ایک قسم درہنی طرف جاتی ہے اور ایک بائیں جانب ہر ایک ان دونوں قسموں میں سے چھٹی ہے اور پستخوان عجز کے رانوں تک قبل پہنچنے ان دونوں حصوں کے ران تک ہر ایک قسم ایک لگ اور چھوٹی سی جاتی ہے مثلاً اور ناف پر دونوں اگر مل جاتی ہیں اور زمین ان دونوں کا ظہور بخوبی ہوتا ہے مگر جو پورے نو مینے کے بعد پیدا ہوں ان کے اطراف انکے خشک ہوجاتے ہیں زمین ان دونوں رگوں کی باقی رچائی ہیں کہ ان جڑوں سے چند شاخیں برآمد ہو کر ان عضل میں تفرق ہوتی ہیں جو پستخوان عجز پر موضوع ہیں اور جو گین انہیں سے شانہ میں آتی ہیں انکی تقسیم اسطرح ہوجاتی ہے کہ اطراف انکے قصبہ میں جاتے ہیں اور باقی ماندہ گردن رحم میں عورتوں کے اور یہ چھوٹا رخ ہے۔ دوشریان جو پاؤں تک اترتی ہیں انکے دو شعبہ دونوں زانوں میں بڑے بڑے ہوتے ہیں ایک بجانب حشی دوسرا بجانب انسی اور حشی کی جانب کا شعبہ وہ بھی اندک کے بجانب انسی مائل ہوتا ہے اور اس سے چند شعبے نکلتے ہیں اور جو عضل استقام میں ہیں ان میں پہنچنے میں پھر یہ شعبہ اترتا ہے اور جھکتا ہے آگے کی جانب اسی شعبے سے ایک بڑا شعبہ نکلتا ہے درمیان ابہام اور سبابہ کے اور دوسرا شعبہ چھپ جاتا ہے کہ اکثر پاؤں کے اجزائیں نفوذ کرتا ہے اور اسکا ابتدا شعبہ ہائے وریدی کے نیچے ہوتا ہے جیسا ہم آگے ذکر کریں گے یہ عروق ضواریاں ہیں کہ انہیں سے کچھ رگین متصل اور وہ کے زمین ہوتی ہیں جیسے وہ دوشریان جو جگر سے ناف تک جنہیں کے بدن میں آتی ہیں شاخ شعبہ شریان وریدی کی خواہ دوشریان جو پانچویں فقرے تک ناف پہنچتی ہیں اور وہ شریان جو بیسیں منخر تک پہنچتی ہیں اور وہ شریان جو قبل کی طرف ہیں اور دونوں سبائی جب تک کہ مشیمہ میں تفرق ہوتی ہیں اور وہ شریان جو جباب تک آتی ہیں اور وہ شریان جو شانہ تک ناف پہنچتی ہیں اپنے شعبہ کے اور وہ شریان جو معدے اور جگر اور طحال اور معاز میں آتی ہیں اور وہ شریان جو عروق لطن سے اترتی ہیں اور ان رگوں سے نکلے ہوئے ہیں جو پستخوان عجز میں ہیں جو وقت قبل پشت پر اگر ورید کے متصل ہوتی ہیں شریان ورید پر سوار ہوجاتی ہے تاکہ کم رتبہ خیر بلند رتبہ کا بوجھ اٹھائے لیکن اعضائے ظاہری میں شریان نیچے ورید کے ہوتی ہیں تاکہ صدات ظاہری پوشیدہ رہے اور ورید شل سپر کے اسی کیواسطے بنے شریانیں ہمراہ اور وہ کے واسطے دو فائدہ ہیں



کے اعضا تک جاتی ہے اور یہی قسم دوم اور طبعی سے جو صاعد یعنی چڑھنے والی ہر طرف کنارہ بغل کے اور مثل انقسام تیسری قسم کے قسم اکبر سے تقسیم ہوتی ہے **فصل چوتھی تشریح میں دونوں شریان سباتی کے ہر ایک شریان سباتی قبل از انکہ رقبہ تک پہنچتی ہے اسکی دو شاخیں** ہو جاتی ہیں ایک مقدم رقبہ کی اور ایک مؤخر پھر مقدم کی بھی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک قسم مستطین یعنی پوشیدہ ہو کر بطرف زبان اور عضلانی شکم سفلی کے جاتی ہے اور دوسری قسم ظاہر ہوتی ہے اور چڑھتی ہے آگے دونوں کانوں کے عضل صدین تک اور ان مقامات سے بڑھنے کے پیشتر بہت سے شعبے چھوڑتی ہے سر کی چوٹی تک اور اس کے دہانے شعبے کے کنارے بائیں شعبے کے کنارے جیسے جاتے ہیں اور جزو مؤخر اس رگ کا اسکے بھی دو جزو چھوٹے اور بڑے ہوتے ہیں چھوٹا جزو آسمین سے اکثر چڑھتا ہے پیچھے کی طرف اور متفرق ہوتا ہے اس عضل میں جو محیط ہے و فصل راس کو اور سیکندرا اس چھوٹے جزو سے متوجہ ہوتا ہے طرف قاعدے مؤخر دماغ کے داخل ہوتا ہے اٹھارے سو ران میں نزدیک در زلامی کے اور بڑا حصہ اسکا داخل ہوتا ہے اس سوراخ کے آگے سوراخ میں استخوان جھری کے شبکہ تک اور اسی سے شبکہ بنا جاتا اس طرح ہر رگ دونوں میں لگین اور طبقوں میں طبقے اور پوست اور پوست کے ممکن نہیں ہے کہ ایک انہیں سے کوئی لے اور سب کا سب آخر تک مثل حال کے نہ اٹھے اور یہ رگ آگے اور پیچھے اور دہانے اور بائیں جاتی ہے اور شبکہ میں منتشر ہوتی ہے پھر آسمین سے ایک زوج ایسا مجتمع ہوتا ہے جیسا پہلے تھا اور سوراخ ہو جاتا ہے واسطے اسکے جملہ میں اور چڑھ جاتا ہے دماغ تک اور ایک جھلی تک متفرق ہوتا ہے بعد اسکے جرم دماغ میں بطون دماغ تک اور صفاق بطون تک پھیلتا ہے اور اس کے شعبوں کے منہ جاتے ہیں ان شعبوں کے منہ سے جو نہایت چھوٹے ہیں عروق و ریدی کے اترنے والے شعبوں کے منہ سے۔ یہ اقسام اس واسطے چڑھائے گئے اور وہ قسمیں و ریدی اس واسطے تاراری گئیں کہ قیہین گرانے والی خون کی ہیں اور بہتر وضع طرف سباتی کے یہ ہے کہ سرگون ہوا در اطراف اسکے جھلیکین اور وہ لگین مفید روح کی ہیں اور روح خود لطیف ہے کہ صعود کی حرکت میں محتاج ظرف کے دانہ گون ہوئی نہیں ہے تاکہ اسکا انصباب آسان ہو بلکہ اگر ظرف اسکا دانہ گون کیا جائے اس سے افراط و ستفراف اس خون کی ہوگی جو ہمراہ روح کے دہتا ہے اور روح کی حرکت میں دشواری پڑے گی اس لیے کہ حرکت روح اوپر کی جانب آسان ہے اور روح میں جس قدر حرکت اور لطافت ہے آسمین کفایت ہے اس بات کی کہ پرانگندہ ہو دماغ میں بقدر محتاج البیہ کے اور گرمی ہو بخائے دماغ کو سیواسطے شبکہ بچھایا گیا نیچے دماغ کے کہ شریانانی خون آسمین آمد و شد کرے اور روح کی بھی آمد و رفت ہوا و مشابہ مزاج دماغ کے بعد فیج کے ہو جائے بعد اسکے خالص ہو کر تدریج دماغ تک پہنچے اور شبکہ دکھا ہوا ہے درمیان ہڈی اور سخت جھلی کے **فصل پنجم تشریح میں شریان نازل کے** جو قسم نازل ہے پہلے سیدھی گذرتی ہے تا انکہ تکیہ کرتی ہے اور پانچون فقرے کے اس لیے کہ وضع اسکی سامنے قلب کے سر کے ہے اور اس مقام پر ایک شکر لیشکل توت کے مثل تکیہ اور ستون کے واسطے اسی رگ کے ہے تاکہ حائل ہو درمیان اسکے اور پشت کے اور مری جسوقت اس مقام پر پہنچتی ہے اس سے داہنی طرف دور ہو جاتی ہے اور اس مقام کی مجا یعنی قریب نہیں ہتی اور پھر مستقل ہو کر چند جھلیوں سے متعلق ہوتی ہے جو قریب پوری پہنچنے اس جھلی کے حجاب میں تاکہ آسمین تنگی نہ واقع ہو۔ یہ اترنے والی شریان جسوقت پانچون فقرے پر پہنچتی ہے منحرف ہو کر بطرف سفلی کے اترتی ہے پشت پر دراز ہوتی ہوئی تا ایک استخوان عجز تک پہنچ جاتی ہے اور جیسے محاذی سینہ کے ہوتی ہے اور اس میں گذرتی ہے ایک شعبہ چھوٹا باریک پیچھے چھوڑتی ہے جو طرف میں ریبہ کے متفرق ہوتا ہے سینہ سے اور اس شریان کے اطراف قصہ ریبہ تک آتے ہیں اور ہمیشہ جس فقرے کے نزدیک یہ شریان گذرتی ہے ان فقروں میں ایک شعبہ اسکا گذرتا ہے کہ پہنچ جاتا ہے درمیان اضلاع اور نخاع کے پھر جسوقت سینہ سے تجاوز کرتی ہے اس سے دو شریان اور پیدا ہوتی ہیں جو حجاب تک آتی ہیں اور اسکے دہانے او بائیں متفرق ہوتی ہیں



کہ گد رگاہ غذا ریه کی وہی قلب ہے اور اسی قلب سے طرف ریه کے غذا پہنچتی ہے مقام ریه کی اس قسم شریان کا نہایت پتلا جزو ہے اجزا سے  
 قلب سے اور وہ جگہ ہے جہاں پر اور وہ آئین نفوذ کرتی ہیں اور یہ شریان ایک ہی طبقہ تھکتی ہے اس واسطے اس کا نام شریان دریدی رکھا  
 گیا۔ ایک طبقہ پر اسکی خلقت اس واسطے ہوئی تاکہ آئین نرمی اور سلامت بخوبی ہو اور انبساط اور انقباض کی اطاعت بہت کرے اور  
 جو خون لطیف مجاری مناسب جو ہر ریه کے ہے اس کے ترشح یعنی ٹپکانے میں اطاعت کرے اور وہ خون ایسا ہوتا ہے کہ کمال نفع کو قلب  
 میں پہنچ جاتا ہے اس کو زیادہ نفع کی حاجت اس قدر نہیں ہوتی جیسی اس خون کو ہوتی ہے جو دریدہ جوف میں جاری ہے اور اس ورید کا ذکر آگے  
 آتا ہے خصوصاً چونکہ مکان اس خون کا قلب سے نزدیک ہے قلب کی قوت حارہ منقبضہ اس ورید تک باسانی پہنچ سکتی۔ ایک یہی دلیل اس شریان  
 کے طبقہ واحد ہونے پر ہے کہ جو عضو اس شریان میں ملتا ہے یعنی ریه وہ عضو خفیف ہے یعنی ہوتا ہے اس عضو خفیف سے بردقت ہلنے کے خوف  
 صدمہ پہنچنے کا اس شریان کو نہیں ہے اس طور پر کہ اس عضو کی صلابت آئین اثر کرے اس وجہ سے اس شریان کے جو مے گندہ  
 کرنے سے استغنا ہوئی کہ ایسی استغنا اور شریان میں حاصل نہیں ہے اس لیے کہ اور شریان متصل اعضاے سخت کے ہیں اور دریدہ شریان  
 جسے ہم آگے ذکر کریں گے اگرچہ وہ بھی متصل ریه کے ہے مگر اس کا اتصال موخر ریه سے جو قریب سخت چیز کے ہے ہوتا ہے اور یہ شریان دریدی قریب  
 مقدم ریه میں ہوتی ہے اور آئین در آتی ہے کہ اس کے اجزا اور شعبہ ہو جاتے ہیں۔ بلکہ حیوت قیاس کیا جائے اس شریان دریدی کی مضبوطی اور  
 نرمی پر کہ جسکی وجہ سے انبساط اور انقباض سہل ہوتا ہے اور یہی غلط ترشح کا آسان ہوتا ہے پھر بعد اس قیاس کے یہی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ  
 حاجت اس کے نرم ہونے کی زیادہ ہے نسبت اس کے مضبوط اور گندہ ہونے کے و دوسری شریان جو بہت بڑی ہے اور جبکا اس سلسلہ میں اور طی  
 نام رکھتا ہے پہلے قلب سے یہ نکلتی ہے دو شعبہ چھوڑتی ہے بڑا شعبہ پھر تارہ گرد قلب کے اور اس کے اجزا میں متفرق ہوتا ہے اور چھوٹا شعبہ گھومتا  
 ہے باطن میں قلب کے اور متفرق ہوتا ہے داہنی جولیف میں اور جو کچھ شریان سے بعد نکلنے شعبوں کے باقی رہتا ہے جو قوت جدا ہوتا ہے اسکی دو قسمیں  
 ہوجاتی ہیں ایک قسم بڑی ہے جو مرشح یعنی مقام رسنے کا واسطے انحدار کے اور دوسری قسم چھوٹی جو مرشح ہے واسطے اصعاد کے مرشح انحدار  
 کا بڑا مرشح اصعاد سے اس واسطے بنایا گیا کہ مرشح انحدار ان اعضا کی طرف قصد کرتا ہے جو عدد میں زیادہ اور مقدار میں بڑے ہیں اور یہ وہ اعضا  
 ہیں جو موضوع ہیں نزدیک قلب کے اور مخرج اور طی پرتین جھلیان سخت ہیں اندر سے باہر تک پس اگر ایک یاد دجھلیان ہوتیں اس منفعت  
 کو نہ پہنچتیں جو انکی خلقت میں مقصود ہے مگر یہ کہ مقدار اسکی بڑھائی جاتی باد و نون کی مقدار بڑھائی جاتی تو حرکت میں نقل پیدا ہوتا اور اگر چاہے  
 جھلیان ہوتیں تو چھوٹی چھوٹی ہوتیں اور انکی منفعت باطل ہوجاتی اور اگر مقدار انکی بڑی ہوتی تو راہوں کو تنگ کرتی۔ شریان دریدی  
 کی دو جھلیان ہیں جو متوجہ یا انوالی ہیں اندر کی طرف دو پر اقتصاد واسطے ہوا کہ آجگہ پر حاجت مضبوطی کی زیادہ نہیں ہے جیسے وہاں تھی بلکہ  
 حاجت اسکی تخفیف یعنی کم نور کرنیکی زیادہ ہے تاکہ دفع ہو یا بخار دفعانی کا اور جو خون طرف ریه کے جاتا ہے سہل ہو **فصل تیسری تشریح میں شریان**  
**حصاعہ کے چڑھنے والا حصہ اجزاے اور طی سے جسکی دو قسمیں ہوتی ہیں چھوٹی اور بڑی بڑی قسم راہ صعود کی کہتی ہے طرف یعنی مقام ہلنے و نون**  
**ہسیلیوں کے جسکو منخر کہتے ہیں پھر مورب ہو کر طرف المین کے جاتی ہے تاکہ جو قوت پہنچے گوشت نرم تک جو شکل قوت کے ہے وہ گوشت جو**  
**وسط سینیہ پر ہے اس رگ کی تین قسمیں ہوجاتی ہیں دو شریان آئین سے جھکا نام سبانی ہے چھوٹی ہیں دہننے بائیں ہمراہ دو آئین غائرین کے جھکا ذکر**  
**ہم آگے کریں گے اور آئین دو آئین کے ہمراہ انقسام بھی ہوتی ہیں جیسا ذکر کریں گے اور تیسری قسم متفرق ہوجاتی ہے سر سینیہ میں اور خلص اولی انصلا**  
**دور اوپر کے چھوٹے گردن سے اور اطراف میں تر قوہ کے تا اینکہ پہنچتی ہے یہی قسم ثالث شانہ کے سر سے تک دہان سے بڑھ کر ہاتھوں**



اسکو فائدہ جس کا دیتا ہے اور باقی جزو اسکامع تمام ازواج باقیہ کے ملکر بطرف عضل کتف کے متوجہ ہوتا ہے وہ عضل کتف جو اس پر رکھے ہوئے ہیں اور اسکے مفصل کو حرکت دیتے ہیں اور صلب کے عضل کی طرف بھی وہی جزو آتا ہے پس جو عصب انہیں سے فقرون صدر سے اگتا ہے اسکے جو شعبہ شانہ میں نہیں آتے ہیں عضل صلب تک جاتے ہیں اور ان عضل تک پہنچتے ہیں جو درمیان خاص سپلیون کے ہیں اور ان عضلات تک جو موضوع ہیں خارج صدر ہیں۔ اور جس ٹچھ کا منبت فقرے اضلاع سرینہ کے ہیں یہ ٹچھے آتے ہیں اس عضل تک جو درمیان اضلاع اور عضل بطن کے ہیں اور ان کے شعبوں کے ہمراہ رگین ملنے والی اور ٹھہری ہوئی بھی جلتی ہیں اور داخل ہوتا ہے یہ ٹچھے خارج ہیں ان عروق کے نچاع تک **فصل پانچویں تشریح میں عصب نچاع قطن کے قطن کے ٹچھے سب اس بات میں شریک ہیں کہ ایک جزو ان کا عضل صلب تک آتا ہے اور ایک جزو عضل بطن تک اور اس عضل تک جو پوشیدہ ہے صلب میں مگر تین سے ٹچھے** اوپر والے ملتے ہیں اس ٹچھے سے جو دماغ سے آتا ہے اور باقی ٹچھے نہیں ملتے ہیں اور دو زوج نیچے والے بہت سے شعبے بڑے بڑے طرف دونوں شانوں کے چھوڑتے ہیں اور ان شعبوں سے ملتا ہے ایک شعبہ تیسرے زوج کا اور ایک شعبہ اول اعصاب عجز کا مگر یہ دونوں شعبے مفصل ورک سے آگے نہیں بڑھتے ہیں بلکہ یہ دونوں شعبے متفرق ہوتے ہیں ایک عضل میں اور دوسرے بھکر کساق تک پہنچتے ہیں۔ دونوں طن اور دونوں پانوں کا عصب دونوں ہاتھ کے عصب سے اس واسطے جدا ہے کہ یہ سب یکجا ہو کر بطرف باطن کے غائر ہو کر میل نہیں کرتے میں اس لیے کہ ہیئت متصل ہونے عضد کی ساتھ کتف کے مثل ہیئت متصل ہونے ران کے ساتھ ورک کے نہیں ہے ورنہ متصل ہونا اسی عضد کا منبت اعضا کتف سے مثل اتصال ران کے منبت اعضا ورک سے ہے پس یہ سب ٹچھے بطرف ساق کے مختلف طور پر متوجہ ہوتے ہیں کوئی اندر چھپ جاتا ہے اور کوئی ظاہر رہتا ہے اور کوئی ڈوب کر نیچے عضل کے چھپتا ہے اور جب واسطے اس عصب کے جو از جانب استخوان عانہ کے اگتا ہے کوئی راہ بطرف دونوں پانوں کے پیچھے سے بدن کے اور اندر سے دونوں زانوں کے نہیں بھتی اس لیے کہ اسمقام میں عضلی اور عروق کی کثرت ہے لہذا ایک جزو عصب خاص سے اس عضل کے جو دونوں پانوں پر نکلا لگایا اور نافذ کیا گیا اس مجری میں جو آتا ہے بطرف خصیتین کے تاکہ متوجہ ہو کر طرف عضل عانہ کے پھر طرف عضل رگبہ کے آئے **فصل چھٹی تشریح میں عصب عجزی اور عصعصی کے پہلا زوج عصب عجزی ملتا ہے عصب قطن سے جیسا لوگوں نے کہا ہے اور باقی ازواج اور وہ فرد جو کنارے سے عصعص کے اگتی ہے متفرق ہوتے ہیں عضل مقعد اور عضل قضیب اور نفس قضیب اور عضلہ مثانہ اور رحم اور جھلی میں بطن کے اور اجزائے افسیہ اندرونی میں استخوان عانہ اور اس عضل میں جو استخوان عجز میں پھیلا ہوا ہے جملہ جو تھا تعلیم پانچویں شرائین کے بیان میں امین پانچ فضلیں میں **فصل پہلی صفت میں شریانات کے** حرکت کرنے والی رگین جنکو شرائین کہتے ہیں سوائے ایک رگ کے انہیں سے اور سب کی خلقت میں دو صفاق یعنی دو پوست تنگ بنائے گئے ان دونوں میں سخت پوست اندرونی ہے اس لیے کہ وہ ملا ہوا ہے ضربان اور حرکت جو ہر روح کو جو قوی ہوتی ہے اور ایک حفاظت اور تقویت مقصود اور غایت ہے اور اسی روح کا محفوظ رہنا مطلوب ہے۔ مقام آگے شرائین کا اوپر کی جانب بائیں تجویف دو تجویفون قلب ہے اس لیے کہ دائیں تجویف قلب کی متصل جگر کے ہے اسکے واسطے واجب ہے کہ مشغول رہے جذب غذا اور استعمال میں اسی غذا کے **فصل دوسری تشریح میں شریان و ریدی کے پہلے سب کے بائیں تجویف قلب سے دو شریان پیدا ہوتی ہیں ایک ان سے** ریکوآتی ہے اور امین تقسیم پاتی ہے واسطے استنشااق ہونے نسیم کے اور پہنچانے اس خون کے جو یہ کو غذا دیتا ہے قلب سے اس واسطے**



میں رخسار سے اور دونوں کے عضل متصل ہوتا ہے بعض نے بھی کہا ہے کہ کچھ سین سے صلب تک بخد رہتا ہے پانچواں زوج  
اسکا خرج اس سوراخ سے ہے جو درمیان چوتھے اور پانچویں فقرے کے ہے اسکی بھی دو فرعیں ہیں ایک فرخ ان دو میں سے  
جو مقدم ہے اور چھوٹی ہے دونوں رخساروں کے عضل تک اور ان عضل تک جو سرنگوں کرتے ہیں اور تمام عضل جو مشترک سر اور گردن میں ہیں  
ان تک آتی ہے دوسری فرخ دو شعبوں پر تقسیم ہوتی ہے پہلا شعبہ جو متوسط درمیان فرخ اول اور شعبہ دوسرے کے ہے آتا ہے اعلا  
کف پر اور کس قدر حصہ چھٹے اور ساتویں زوج سے آسین ہوتا ہے دوسرا شعبہ پانچویں اور چھٹے اور ساتویں زوج کے شعبوں سے  
ہوتا ہے اور نفوذ کرتا ہے وسط حجاب تک چھٹا اور ساتواں اور آٹھواں زوج یہ تینوں نکلتے ہیں باقی ماندہ سوراخوں سے بڑھتے  
آٹھویں زوج کا خراج وہ ثقبہ ہے جو مشک ہے درمیان آخر فقروں رقبہ کے اور ان فقروں پشت کے اور اس کے شبہ اختلاط شدید رکھتے ہیں مگر اکثر  
حصہ زوج سادس کا کف کے مقام سطح پر آتا ہے اور بعض حصہ چھٹے زوج کا جو چوتھے زوج کے حصہ سے زیادہ ہے اور پانچویں زوج کے  
حصہ سے کم ہے آتا ہے حجاب تک۔ اور ساتویں زوج میں سے اکثر عضل تک آتا ہے اگرچہ اس کے شعبوں میں سے وہ بھی مقدار ہے جو ہمراہ ایک شعبہ  
کے زوج خاص سے عضل راس اور عنق اور صلب تک پہنچتی ہے اور حجاب تک بھی آتی ہے۔ اور آٹھواں زوج بعد ملنے اور مصاحبت کے کل  
اسکا جلد ساعد اور ذراع تک آتا ہے اور آسین سے کس قدر حجاب تک نہیں پہنچتا مگر چھٹے زوج سے جس قدر حصہ طرف ہاتھ کے آتا ہے شانہ  
سے آگے نہیں بڑھتا اور ساتویں زوج کا عضل سے آگے نہیں بڑھتا اور جو چیز قسم عصبانہ سے ساعد تک آتی ہے وہ آٹھویں زوج سے  
ہوتی ہے ملی ہوئی سینہ کے ان فقروں سے جو پہلے روئیدہ ہوئے ہیں حجاب کے واسطے ان چھوٹے سے جو حصہ مقرر کیے گئے اور ان نخاعی چھوٹے سے  
جو نیچے آئے تھے آسین سے نہ لے گئے اسکا یہ سبب ہے تاکہ حجاب پر جو حصہ عصب کا وارد ہوا ہو پر سے نیچے آتا ہو اور تقسیم اسکی حجاب میں  
ورست ہو خصوصاً جو وقت کہ اولی مقصد ان حصوں کا وہ جھلی تھی جو منصف صدر ہے اور ممکن تھا کہ اس جھلی تک کوئی عصب نخاعی سیدھا  
پہنچے بلکہ اس کے کہ ٹوٹ کر زاویہ بنے اور اگر تمام ٹھہرتے والا حجاب کا دماغ سے نازل ہوتا ہر آئینہ راہ اسکی دراز ہوتی مقام اتصال  
ان اعصاب کا وسط حجاب میں اس واسطے مقرر کیا گیا کہ اگر کنارہ حجاب کا مقام اتصال تجویز کیا جاتا تو بخوبی پھیلنا اور پرانگندہ ہونا ان چھوٹے  
مقابل اور برابر حجاب میں ہوتا یہ کہ یہ سب ٹھہرے متصل ہوتے کل محیط سے اور یہ بات مہر کے تقسیم کی ٹوٹنے والی تھی اس واسطے کہ عضل تحریک  
بذریعہ اطراف کے پیدا ہوتی پھر چونکہ محیط وہی چیز ہے جو مقدار کہ حجاب سے متحرک ہوتی ہے ضرور ہوا یہ کہ انتہا ٹھہر کی اسی محیط تک ہو اور ابتدا  
ٹھہر کی اس تک ہو اور جب یہ بات واجب ہوئی کہ ٹھہر وسط حجاب تک آئے تو اسکا متعلق ہونا اور ٹنگنا بھی ضرور ہونا نظر اس صورت  
کے اسکی حمایت اور نگہبانی بھی ضرور ہوئی پس چھپایا گیا ایسی جھلی سے اس طرح کہ اسکی حمایت اور نگہبانی کرے اور اس کے ہمراہ کس قدر  
جھلی منصف صدر کی بھی ہوتی ہے اور آسپر تک یہ ہوئے حجاب تک اترتی ہے۔ ہر گاہ کام اس عضو کا بزرگ تھا اس کے ٹھہرے واسطے بہت سے  
مبادی مقرر کیے گئے تاکہ اگر ایک بعد کو کوئی آفت پہنچے اسکا فعل باطل نہ جائے فصل چوتھی تشریح میں اس عصب نخاعی  
کے جو سینہ کے فقروں میں جاتے ہیں یہ بارہ زوج ہیں پہلا زوج اسکا خراج اس سے ہے جو درمیان سینہ کے فقرہ اولی  
اور ثانیہ کے ہے اور اس کے دو حصہ ہوتے ہیں بڑا حصہ عضل میں پسلیوں اور پشت کے متفرق ہوتا ہے اور چھوٹا حصہ آتا ہے دراز ہو کر  
اولی اضلاع پر پس قریب ہوتا ہے آٹھویں ٹھہر گردن پر اور پھر یہ دونوں ساتھ ہی دراز ہو کر دونوں ہاتھوں تک آتے ہیں تاکہ تمام ساعد  
کو کف تک پہنچ جائے ہیں دوسرا زوج اسکا خراج اس سوراخ سے ہے جو متصل سوراخ مذکور سے ہے آسین کا ایک جزو متوجہ ظاہر ساعد کے ہوتا



اور وہ شریعت میں جو اس مقام پر پہنچتا ہے متفرق ہوتی ہیں اور اس تفرق سے جس قدر باقی رہتا ہے حجاب مورب میں نافا ہوتا ہے پس یہ جزو نافہ  
 شریک ہوتا ہے اس مقدار بخیر کے جو جزو ثالث سے اُترتا ہوا اور دونوں میں جدائی اشد کی جھلیوں میں ہوتی ہے پھر اس پٹھہ کی انتہا  
 اس استخوان عریض تک ہو جاتی ہے جو عضلہ خاصہ ہوتا ہے اس زوج اسکا مقام نشو و نما مشترک درمیان دماغ اور نخاع کے ہوتا ہے  
 زیادہ مقدار اسکی جاتی ہے متفرق ہو کر اس عضلہ میں جو زبان کی حرکت دینے والا ہے اور اس عضلہ میں جو مشترک ہیں درمیان درقی اور  
 نظم لامی کے اور باقی ماندہ تمام پر زوج کبھی کبھب اتفاق اور عضلہ میں بھی متفرق ہوتا ہے جو قریب ان عضلہ محکم وغیرہ کے ہیں مگر یہ بات  
 ہمیشہ نہیں ہوتی ہے۔ ہر گاہ کہ اور پٹھے اور جانوں میں واسطے کار ہائے ضروری کے گئے ہیں اور یہ بات اچھی تھی کہ سورج ہمیشہ سے  
 قدم میں خواہ تحت میں اس مقام کے واقع ہوں بہتر یہی ہو کہ زبان کی حرکت کا پٹھہ اسی مقام سے اُترے اسلئے کہ اسکی جس دوسرے مقام  
 سے آتی ہے فصل تیسری تشریح میں عصب نخاعین کے اور اسکی راہوں کے میان میں نخاع سے بقدر پٹھے  
 نکلا کر دونوں کے فقروں میں گئے ہیں کل آٹھ زوج ہیں پہلا زوج دوسرا خون فقرہ اولی سے نکل کر عضلہ راس میں تنہا متفرق ہوتا ہے اور  
 اسکی مقدار چھوٹی اور باریک ہے اسلئے کہ احتیاط اسکی مقتضی تھی کہ وہ باریک ہو دوسرا زوج اسکا مخرج درمیان فقرہ اولی و ثانیہ  
 کے ہے یعنی وہ عقبہ مخرج ہے جسکا ذکر باب تشریح عظام میں ہو چکا ہے اگر مقدار اس زوج کی حس لمس کو سر تک پہنچاتی ہے اسطرح کہ شکل  
 تو ریب جڑھکرا اور پر والے فقرہ تک جاتا ہے اور وہاں سے آگے کی طرف پھر کر لپٹ آتا ہے اور پھیلتا ہے طبقہ خارجی پر دونوں کانوں کے  
 پس جس قدر کہی زوج اول میں بہت چھوٹے ہونے کے ہوتی ہے اور جو قصور اسکو پر اگندہ ہونے اور پھیلنے میں اُن اطراف کے جو تمام  
 اس کے متصل میں ہوا تھا اسکا تذکرہ کرنا ہے اور باقی ماندہ اس زوج کا آتا ہے اس عضلہ میں جو گردن کے پیچھے ہے اور چوڑا ہے پس اس میں  
 حرکت پیدا کرتا ہے تیسرا زوج مقام نشو و نما اور جگہ نکلنے انکی وہ سورج ہے جو درمیان دوسرے اور تیسرے فقرے کے ہے اسکی ہر فرد کی  
 دو فرغیں ہوتی ہیں ایک فرغ اسکی متفرق ہوتی ہے عمق میں ان عضلہ کے جو اس مقام پر ہیں اور تیسرے چند شعبے ہیں خصوصاً وہ شعبہ  
 جو سر کو گردن کے ساتھ لپٹنے والا ہے بعد اسکے یہ فرغ چڑھتی ہے فقرہ دن کے کانوں تک جب اُنکے سامنے پہنچتی ہے اُن کی جڑھکرا  
 درآمد ہوتی ہے بعد اسکے اُن کے سروں تک بلند ہوتی ہے اور ملتے ہیں اس فرغ کو رباطات غشائی جو اگتے ہیں انھیں سنان سے  
 بعد اسکے یہ فرغ اور رباط دونوں نفوذ کر کے پیچیدہ ہو کر کانوں کے پاس تک پہنچتے ہیں اور سوائے انسان کے اور حیوانات میں  
 خاص کانوں تک پہنچتی ہیں اور دونوں کانوں کے عضلہ کو حرکت دیتی ہیں دوسری فرغ اُسکے کی جانب سے شروع ہوتی ہے اور  
 عضلہ عریضہ تک آتی ہے اور اسکے اول میں چند گین اور عضلہ اس سے لپٹتے ہیں اور اسے گھیر لیتے ہیں تاکہ یہ فی نفسہ قوی ہو جائے  
 اور کبھی بہائم میں عضلہ ہڈی اور عضلہ اذین بھی اس سے ملتے ہیں اور زیادہ پھیلاؤ اسکا دونوں رخساروں کے عضلہ میں ہے جو تھا  
 زوج اسکا مخرج وہ سورج ہے جو تیسرے اور چوتھے کے بیچ میں ہے اور مثل زوج ثالث کے ایک جزو مقدم اور ایک جزو مؤخر پر  
 تقسیم ہوتا ہے جزو مقدم اسکا چھوٹا ہوتا ہے اسی بہت سے زوج پنجم سے ملتا ہے بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ اس جزو سے ایک شعبہ مثل شنج  
 حکایت کے نکلا کر گردن سبائی پر دنا ہو کر حجاب حاجز تک اگر گزرتا ہے حجاب کے دونوں جانوں پر جو سینہ کی تنصیف کرتے ہیں  
 اور رباط اس زوج کا پیچیدہ ہوتا ہے پیچھے کی جانب اور ٹھہر جاتا ہے اندرون عضلہ کے تا اینکه تنہا سنان تک پہنچتا ہے پھر اس مقام سے یہ  
 شعبہ نکلتے ہیں اس عضلہ تک جو مشترک درمیان سر اور گردن کے ہیں پھر اپنی راہ لیتا ہے کہ پیچیدہ ہو کر آگے کی جانب آتا ہے اور بہائم



کے کثیر ہوئے اسکی وجہ یہ ہے کہ سوراخ اکٹھے کا محتاج زیادہ گنجائش کا تھا ایسے کہ چھ جوت بصر پہنچانے والا یہ غلط زاید کیطرت بوجہ جوین کے محتاج ہو اسکی واسطے وہ ہڈی جو سوراخ دماغ واسطے ضبط کرنے مقلد کے چند سوراخوں کی محل نمونگی اور صفین کے چھ چونکہ زیادہ صلا کے محتاج تھے اور گندگی کی انہیں ضرورت تھی بلکہ اگر انہیں گندگی ہوتی حرکت میں نقل پیدا ہوتا ایسے اور بھی اسکی وجہ سے ان چھون کا خرج جو استخوان مجری میں سخت تھا تحمل چند سوراخوں کا ہو چھا زورج نکلا ہر موخر دماغ متصل باخونین زوج کے اور باخونین زوج کے ساتھ چند رابطہ ہوا سے ایسا بندھا ہوا ہوتا ہے کہ یہ دونوں بمنزلہ ایک عصب کے معلوم ہوتے ہیں پھر باخونین زوج سے الگ ہو کر اس ثقبہ سے نکلتا ہے جو تھامہ در زلامی میں واقع ہے اور اس نکلنے سے پیشتر اسکی قسمت تین حصہ پر ہوتی ہے یہ تینوں حصہ اس ثقبہ سے ساتھ ہی نکلتے ہیں ایک حصہ ان کے ساتھ راجہ جانب عضلہ طلق اور بیخ زبان کے پٹا ہوتا کہ قوت دے ساتوین زوج کو اسکی تحریک پر دوسرا حصہ اسکا عضلہ کف تک اور جو چیز کہ قریب اس عضلہ کے ہے وہاں تک اترتا ہے اور اسکی اکثر کا پھیلاؤ اس چورے عضلہ میں ہوتا ہے جو شانہ پر واقع ہے اس قسم کی مقدار چھ ہے اور ساق ہو کر نفوذ کرتا ہے تاکہ مقام مقصود تک پہنچتا ہے تیسرا حصہ تینوں حصوں میں بڑا ہے یہ اترتا ہے احشا تک مقام صدورک سبائی میں اور اسکی ساتھ رابطات سے بندھا ہوا ہوتا ہے جو قوت یہ حصہ مقابل حجرہ کے ہوتا ہے اس سے چند شعبے پیدا ہوتے ہیں اور عضلہ حجرہ تک آتے ہیں جنکے سرے اوپر ہیں اور حجرہ اور غضارین حجرہ کو اوچا کرتے ہیں اور جو قوت حجرہ سے گذرتا ہے چند شعبے اس سے چھوڑ کر عضلہ نکتہ تک پہنچتے ہیں وہ عضلہ جنکے سرے نیچے ہیں اور جنکا وجود ترچھائی کے بند کرنے اور کھولنے کی واسطے ضرور ہے ایسے کہ جذب کی واسطے افضل کی ضرورت ہے اور اسی سبب اسکا نام عصب راجہ ہے۔ دماغ سے یہ زوج اسواسطے اترتا کہ عصب نخاعی اگر چڑھتے تو شکل تو ریب اپنے مبد سے مستقیم ہوتے پس جذب طرف افضل کے باستحکام اُن سے نہوتا۔ یہ شعبہ چھٹے زوج سے اسواسطے برآمد ہونے کے انہیں اعصاب انسیہ اور مائل بطرف لین کے اتنے ہیں کہ اسکے پہلے جتنے اعصاب مذکور ہوئے انہیں تھے اسواسطے تقسیم اسکی عضل و جہ اور اس اور جو چیز ان دونوں کے اعضا میں تھی ہوئی۔ اور ساتواں زوج مستقیم ہو کر نہیں اترتا بلکہ چھٹے کے بلکہ اسکو تو ریب ضرور ہوتی ہے اور ہر گاہ کہ جو چیز چھوڑ کر اترے اسکو ایک مستند اور تکیہ کا مضبوط ضرور ہے جو کہ شبیہ کوئین کے چڑھنے کے ہوتا کہ پھر اس پر چڑھنے والی چیز اس سے قوت پا کر اوج ذلک وضع اسکی سیدھی تخت قوی کلپی اور قریب رکھی گئی پس تھی کوئی شیش شریان عظیم کے جوالق اس استناد مذکور کے ہو۔ چڑھنے والا حصہ ان شعبوں سے بطرف یسار کے مقابل اس شریان کے ہوتا ہے کہ وہ سیدھا بھی ہے اور غلیظ بھی اسیر لپ جاتا ہے اور زیادہ مضبوطی کی ضرورت نہیں ہے لیکن چڑھنے والا حصہ بطرف یمن کے پس یہ شریان اس کے قریب نہیں ہوتی جیسے پہلی صورت میں قریب تھی بلکہ اس کے قریب ہوتی ہے ایسی حالت میں کہ اسکو باریکی عارض ہو جاتی ہے بحکمت برآمد ہوا شعبوں کے جسقدر اس سے ہوئے ہیں اور اسکی استقامت فوت ہو جاتی ہے جو قوت کہ یہ سورب ہو کر بطرف بغل کے جھکتا ہے ایسے اسکا مضبوط کرنا رابطات سے ضرور ہوا کہ جسپر تکیہ کرے اور شعبوں کی مضبوطی بھی اس سے ہو جائے تاکہ جسقدر غلظا و استقامت اسکی فوت ہوئی ہے اسکا تدارک ہو جائے حکمت ان شعبوں راجہ کی دور ہونے میں مبد سے یہ ہے کہ دوسری قسم کے شعبے مبد سے نزدیک ہو جائیں اور یہ شعبہ راجہ بوجہ دور ہونے راجہ کے مبد سے قوت اور صلابت کا استفادہ کریں عصب راجہ میں سے زیادہ وہی قوی ٹھہرے جو متفرق ہوتا ہے دونوں بند کرنے والے عضل حجرہ میں مع ان شعبوں کے جو حجرہ کے بند کرنے میں معین ہیں بعد اسکے باقی تمام یہ چھ اترتا ہے پس اسکی شاخیں جھلیوں میں حجاب اور صدر کے اور ان دونوں کی سپلیوں میں اور قلب اور ریہ اور



ایک شعبہ نکلتا ہے مدخل رگ سباتی سے جسکا ہم ذکر آگے کرینگے اور جھکتا ہوا رقبہ سے نکلتا ہے تا انکہ جواب عاجز سے گذر کر تقسیم ہو جاتا ہے  
 ان اشامین جو جواب کے ہن و دوسرا شعبہ اسکا مخرج صریح کی ہڈی کے سوراخوں سے ہر جسوقت یہ جدا ہوتا ہے ملتا ہے اس ٹپھ سے  
 جو زوج خامس سے جدا ہوا ہے جسکا حال ہم آگے ذکر کرینگے تیسرا شعبہ نکلتا ہے اس سوراخ سے جس سے دوسرا زوج نکلتا ہے اس لیے  
 کہ مقصد اس شعبہ سے وہ اعضا ہن جو وجہ کے سامنے رکھے ہوئے ہن اور یہ بات اچھی نہ تھی کہ اسکا نفوذ زوج اول سے ہوا جو وقت  
 تھا پس اشرف عصب کی مزاحمت کر کے اس میں قلی پیدا کرنا اور تجویف بند ہو جاتی۔ یہ جزو یعنی تیسرا شعبہ جسوقت اپنے مخرج سے جدا ہوتا  
 ہے اسکی تین سین ہو جاتی ہن ایک قسم میل کرتی ہے گوشہ چشم بیرونی کیطرت اور تنہا چلی آتی ہے عضل صدین اور مٹھن یعنی دونوں نچ کی تین  
 اور واجب اور پلک اور جبہ کیطرت و دوسری قسم نفوذ کرتی ہے اس سوراخ میں جو نزدیک دنیا چشم کے مخلوق ہے تاکہ خالص ہو کر تین  
 بینی تک چلی جائے اور وہاں جا کر طبقہ اندرونی بینی ہن متفرق ہو جائے تیسری قسم اس شعبہ کی چھوٹی تھیں ہر تری ہے تجویف برنجی جو بخوان  
 رخسار سے ہن پس اس قسم کی دو شاخیں ہوتی ہن ایک شاخ اسین سے تجویف اندرونی نمین جا کر دانتوں تقسیم پاتی ہے رخسار کا  
 حصہ تو اسین سے ظاہر اور محسوس ہے مگر اور دانتوں کا حصہ گویا نظر سے پوشیدہ ہے اور اوپر کے مسور ہون میں بھی اس شاخ کا حصہ ہو چکا ہے  
 دوسری شاخ پھلتی ہے اعضا سے ظاہری میں جو اس مقام پر ہن جیسے رخسار کے کھال اور کنارہ بینی اور اوپر کا ہونٹ یہ اقسام تیسرے  
 شعبہ کے زوج ثالث سے ہن چوتھا شعبہ تیسرے زوج کا تنہا جاتا ہے گذرنا ہوا اس سوراخ میں جو اوپر کے جڑے میں ہے اور زبان تک پہنچتا ہے  
 اور زبان کے طبقہ ظاہری میں پر آگندہ ہو جاتا ہے اور زبان کو ذوق کی حس دیتا ہے جو اس سے خاص ہے اور زبان پر پھیلنے سے جسقدر  
 بچتا ہے اسکا پھیلاؤ نیچے کے دانتوں کے عمود اور مسور سے میں اور نیچے کے ہونٹ میں ہوتا ہے جو حصہ ٹھہ کا زبان میں آتا ہے یہ نسبت  
 اس ٹپھ کے جو آٹھ میں جاتا ہے با یک تر ہے اسواسطے کہ سختی آٹھ کی اور نرمی زبان کی ایک کی گندگی اور دوسرے کی باریگی کو معادلہ کرتی ہے  
 اور مناسبت ہو جاتی ہے چوتھا زوج اسکا مقام نشوونما سے زوج کے پیچھے ہے اور قاعدہ دماغ کیطرت ہٹا ہوا اور تیسرے زوج سے  
 کیستقد ملکر پھر الگ ہو جاتا ہے جیسا ہم اوپر لکھ چکے ہن اور یہ زوج تنہا خنک تک جاتا ہے اور اسکو حس دیتا ہے اور یہ زوج چھوٹا ہے مگر تیسرے  
 زوج سے سخت ہے اس لیے کہ یہ زوج خنک تک آتا ہے اور کنارہ پست منک کا سخت تر ہے کنارہ پست زبان سے پانچواں زوج ہن  
 ہر ذہیٹ کر آدھون آدھ ہو جاتی ہے جیسے کوئی دو ہری چیز ہو بلکہ اکثر علما سے تشریح ہر فرد کو ایک زوج خیال کرتے ہن مقام اسکی رضیگی  
 کا دونوں جانبوں دماغ سے ہے پہلی قسم ہر ایک دو ٹکروں اسی زوج سے جاتی ہے اندرونی جھلی سماخ تک اور اسی جگہ ساری تفرق ہو جاتی  
 ہے اور اس قسم کا نسبت حقیقت میں جزو مؤخر دماغ کا ہے اسی سے حس سماعت متعلق ہے دوسری قسم پہلی قسم سے چھوٹی ہے اس لیے کہ اسکا مخرج وہ رقبہ  
 ہے جو استخوان خجری میں واقع ہے جسکا نام اعور اور عمر رکھا گیا ہے اس لیے کہ سین لپیٹ اور کچی راہ کی زیادہ ہے کہ مقصود تطویل مسافت  
 اور دوری اسکی مبداء سے ہر تاکہ عصب قبل اپنے خروج کے مبداء سے استفادہ بعد کا حاصل کرے اور صلابت بجیت بعد کے حاصل  
 ہو پھر جب باہر نکلے عصب زوج ثالث سے مختلط ہو کر اکثر حصہ ان دونوں کا بجانب رخسارہ چڑھے عضلہ کے پہونچے اور باقی جو تین  
 سے رہ جائے عضل صدین تک پہونچے۔ چوتھے شعبہ میں زوج ثالث کے قوت ذوق اور پانچویں میں قوت سمع اسواسطے مخلوق ہوئی کہ تاکہ  
 سمع کا محتاج اسکا تھا کہ کھلا ہوا ہو اور راہ ہو جانے کی اس سے بند ہو اور آلہ ذوق کا واجب تھا کہ محفوظ اور پوشیدہ ہو اسی سے عصب  
 سمع کا سخت ہونا ضرور ہوا کہ مقام ردیدگی اسکا مؤخر دماغ سے فریب تر تھا یا گیا عضل عین کیواسطے ایک ہی عصب پوقصا گیا اور ٹپھ عضل صدین



اور حرکت کے پٹھے بوجہ ترچھے ہونے کے دماغ سے دور ہیں اور اس واسطے دور ہیں تاکہ رفتہ رفتہ دماغ کی نرمی کی مشابہت سے  
 بھی دور ہو جائیں لہذا جس کے پٹھے نرم پیدا کیے گئے بلکہ بقدر رہیں نرمی زیادہ ہوگی قوت جس کی زیادہ اداہوگی۔ اور پٹھے  
 حرکت کے چونکہ طرف عضو مقصود کے ترچھی راہوں سے گئے ہیں تاکہ مبدی سے دور ہو جائیں رفتہ رفتہ سخت پیدا کیے گئے دونوں قسم کے  
 پٹھوں کی سختی اور نرمی میں بقدر مناسب کے سیقدر اعانت جو ہر دماغ سے بھی ہوئی ہے جو دونوں کا نسبت ہے اس واسطے جتنے پٹھے جس کو مفید ہیں انکا  
 محل نشو و نما دماغ ہے اور حرکت کے پٹھوں کا موخر دماغ ہے اور مقدم دماغ قوام میں نرم ہے نسبت موخر دماغ کے کہ وہ غلیظ ہے فصل دوسری تشریح  
 میں عصب دماغی کے اور اسکے مسالک اور راہوں کے میان میں سات زوج پٹھے دماغ سے پیدا ہوتے ہیں۔  
 پہلے زوج کا مبدی اندر سے دو وطن مقدم دماغ کے ہے جہاں پر دو زیادتیان گذرتی ہیں جو مشابہ دو سر پستان کے ہیں جن سے سو گھٹاقل  
 ہے اور یہ زوج چھوٹا اور جوت دار ہے دہنی طرف جاتی ہے اسکے وہ فرد جو بائیں طرف سے نکلی ہے اور بائیں طرف جاتی ہے وہ فرد دہنی طرف سے  
 نکلی ہے بعد اسکے دونوں ترچھے ہو کر مل جاتے ہیں مگر انہیں تقاطع صلیبی بنا بر قول اور طبایع کے ہوتا ہے اور بنا بر قول جالینوس کے نہیں ہوتا پھر فرد  
 دہنی طرف سے آتی ہے دہنی آنکھ کے حد قریب نفوذ کرتی ہے اور بائیں طرف کی فرد بائیں حد قریب اور ان کے منہ کشادہ ہو جاتے ہیں تاکہ رطوبت قریب  
 جسکا ذکر کر کے ہو گا انہیں بھرے۔ سوائے جالینوس کے اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نفوذ محل ملاقات سے بعد تقاطع صلیبی کے ہوتا ہے اس واسطے  
 اوپر چھپ گئی انہیں ہے اور اس تقاطع صلیبی کی تین فقہین بیان کیں ایک منفعت یہ ہے تاکہ مادہ روح آئینا لاطرف ایک دو حد قریب کے پوشیدہ  
 نہ وسیلان سے دوسرے حد قریب کے جسوقت کہ واسطے ایک حد قریب کے کوئی آفت عارض ہو اسوجہ سے ہر ایک حد قریب دیکھنے میں قوی تر  
 ہو جاتا ہے جسوقت دوسری آنکھ بند کر لی جائے اور اس سے زیادہ ترغائی اسوقت ہوتی ہے کہ جب ایک ہی آنکھ مینا ہو اور دوسری سے  
 نظر نہ آئے اسوجہ سے ثقبہ عنبیہ کی وسعت زیادہ ہوتی ہے جسوقت دوسری آنکھ بند کر لی جائے یعنی قوت اندفاع روح کی طرف اس ثقبہ کے دہنی  
 ہو جاتی ہے پس ثقبہ بھی بڑھ جاتا ہے دوسری منفعت یہ ہے کہ دونوں آنکھوں کے واسطے مودی ایک ہی ہو اسطرح پر کہ دونوں آنکھیں ایک ہی مقام  
 پر سبصر کے ہو جائیں اس جگہ پر دونوں سچ ملکر ایک ہی ہو جائیں اور دیکھتا دونوں آنکھوں سے بھی بمنزلہ دیکھنے ایک آنکھ کے ہے  
 اس واسطے کہ سچ حد مشترک میں ایک ہی جگہ متمثل اور قائم ہوتی ہے احوال کو جو ایک چیز کی دو نظر آتی ہیں یہ آفت اس سبب عارض ہوتی ہے  
 کہ دہنا خواہ با یا ان حد قریب جگہ سے ہٹ کر نیچے خواہ اوپر ہو جاتا ہے یا بوجہ استقامت نفوذ ہجرے کی تقاطع صلیبی تک باطل ہو جاتی ہے  
 اور قبل حد مشترک کے ایک حدی اور عارض ہوتی ہے اس لیے کہ عصب حد مذکور میں انکسار پیدا ہوتا ہے تیسری منفعت یہ ہے کہ ہر ایک عصب  
 دوسرے کو بمنزلہ ستون کے بنائے اور اس پر تکیہ کرے اور ایسا حال ہو جائے گا یا ہر ایک عصب بہت قریب سے پیدا ہوا یعنی محل تقاطع صلیبی جو مقام  
 نشو کے نسبت قریب ہے بمنزلہ محل نشو کے ہر فرد کو واسطے ہو جائے دوسرا زوج ازواج عصب دماغی سے محل نشو اسکے پیچھے نشا روح  
 اول کے ہے اور پیچھے اس چیز کے جو دراز ہو کر جانب دہشی جاتی ہے اور نکلتا ہے سوراخ میں سے انہیں فقرہ کے جو شامل ہے اور پر قلعہ کے پس یہ  
 پاتا ہے یہ زوج عضل نقل میں اور یہ زوج نہایت غلیظ ہے تاکہ مقادمت کرے اسکا غلیظ ہونا اسکی نرمی کو جو کثرت قرب موضع کے ضرر ہے اور بعد  
 مقادمت کے قادر ہو اور حرکت کے خصوصاً جسوقت اسکا کوئی معین نہ ہو اس لیے کہ زوج ثالث چونکہ صرف ہے فلک سفلی کی تحریک میں جو بڑا عضو ہے  
 اس میں اسقدر قوت نہیں ہوتی جو دوسری زوج کی اعانت کرے بلکہ وہ خود محتاج اعانت کا غیر ہے جیسا ہم ذکر کر چکے تیسرا زوج اسکا مقام نشو  
 حد مشترک مقدم دماغ اور موخر دماغ کی ہے نزدیک قاعدہ دماغ کے اور یہ زوج سے پہلے تھوڑا سا ملکر ہر ایک ہو جاتا ہے اور ان سچا شے ملتے ہیں

۱۰۰ دوسرے  
 جاکو میں عصب  
 بائیں طرف سے  
 نکلتا ہے



پیدا ہوتا ہوا اور اسی سبب سے بہت رشوا رہی کہ پاؤں کی ایک انگلی سٹھے اور سب ہڈیوں کے واسطے  
 اور ہین کے قدم کے اوپر رکھے ہوئے ہین کا فضل یہ کہ بجانب دشی جھکاتے ہین اور پانچ عضل نیچے قدم کے ہین ہر انگلی کو ایک عضلہ  
 متصل ہیں جس سے جو قریب ہوا ہر جانب انسی میں اسکو بجانب انسی حرکت دیتا ہوا اور جھکاتا ہوا اور پانچ عضل مع ان دو عضل کے  
 جو ابہام اور خضر کو خاص ہیں مثل ان سات عضل کے ہین جو واسطے ہین کے بیان کیے گئے اور اسبطح سے وہ دس عضل جو پہلے  
 ذکر ہوئے۔ بنا بر آس حساب کے جو اوپر کی فصلوں میں مذکور ہوا اکل بدن میں پانچ سو انتیس عضل ہوتے ہین جسملہ تیسرا  
 تعلیم پانچویں عصب کے بیان میں اس میں چھ فصلیں ہیں فصل پہلی بیان میں خاص امور عصب کے  
 منفعت چٹھ کی بالذات بھی ہر اور بالعرض بھی۔ بالذات تو یہ منفعت ہے کہ توسط ٹھون کے دماغ کل اعضا میں جس و حرکت پیدا  
 کرتا ہے۔ اور بالعرض یہ منفعت ہے کہ مضبوطی گوشت میں اور قوت بدن میں چٹھ سے پیدا ہوتی ہے اور یہ بھی منفعت بالعرض ہے کہ  
 ہین اعضا میں ذاتی جس نہیں ہے جیسے کبد بحال رہے انہیں بذریعہ چٹھ کے آگاہی آفات اور صدمات کی ہوتی ہے اسلیے کہ یہ اعضا  
 اگرچہ بے حس ہیں مگر ان کے اوپر ایک لفاظہ عصبی چڑھا ہوا ہے اور ایک عصبانی جھلی سے منڈھے ہوئے ہین جسوقت ان میں  
 ورم پیدا ہوا یا ریج خارجی سے تدعارض ہونقل درم کا یا تفریق ریج کی لفاظہ عصبی اور اسکی جڑ تک پہنچتی ہے اور قتل کی  
 وجہ سے ان اعضا میں انجذاب پیدا ہوتا ہے اور ریج کی وجہ سے تفرق یعنی پارہ پارہ ہونا پیدا ہوتا ہے اس جہت سے اس عضو کو  
 حس ہوتی ہے کل ٹھون کا سبب و بوجہ معلوم وہی دماغ ہے اور شتی ظاہر سے متفرق ہونے ٹھون کا جلدی اسلیے کہ جلد سے ملی  
 ہوئی ایک لیف با ایک ہوتی ہے جس میں چٹھے اعضا سے قریب سے اس لیف کے اگتے ہین دماغ میں عصب کا دو طرح پر ہے اسلیے  
 کہ دماغ بعض اعصاب کا بذاتہ سبب ہے اور بعض اعصاب کا اسوجہ سے کہ نخاع جو دماغ سے روان ہو کر آتا ہے کچھ اعصاب  
 اس میں سے پیدا ہوتے ہین جو اعصاب خاص دماغ سے پیدا ہوتے ہین ان سے جس و حرکت کا استفادہ سوائے اعضا سے سرور  
 موند اور احتشاء اندرونی کے اور کسی عضو کو نہیں ہوتا اور باقی سب اعضا استفادہ جس و حرکت انہیں اعصاب سے کرتے ہین  
 جو نخاع سے پیدا ہوئے ہین جالیئوس نے صانع عیون کی ایک عنایت عظیم پر ہدایت کی ہے جو متعلق اس چٹھ کی خلقت ہے جو دماغ  
 سے طرف اشارہ کے اترتا ہے اسلیے کہ صانع تعالیٰ نے اس چٹھ کی نگہبانی میں نہایت احتیاط کی ہے کہ دیسی احتیاط اور ٹھون  
 کی نسبت عمل میں ہین آئی اسلیے کہ وہ چٹھ چونکہ اپنے سبب یعنی دماغ سے بہت دور تھا ضرورت مقتضی اسکی ہوتی کہ اسکی  
 بناوٹ نہایت مضبوطی سے کی جائے پس چھپایا اسکو صانع تعالیٰ نے ایک ایسے جرم سے جو متوسط درمیان قوام چٹھے اور غصرو  
 کے ہے اور ہم صورت اس چیز کی جو پیدا ہوتی ہے جرم میں چٹھے کے بروقت پٹنے کے اور یہ پوشش چٹھ کی تین مقام پر ہے ایک  
 تو نزدیک جگر کے دوسری نزدیک پسلیوں کی جڑوں کے تیسری جب یہ چٹھ موضع صدر سے گزر جاتا ہے دماغی اعصاب  
 سوائے اس چٹھے کے جتنے ہین اگر ان سے منفعت افادہ جس کی مطلوب ہو تو اپنے مقام اصل سے سیدھے عضو مقصود تک  
 آتے ہین اسلیے کہ خط مستقیم کی راہ اقرب سب راہوں سے ہے درمیان دو چیزوں کے اسی وجہ سے جس مقصود چٹھ کے  
 مستقیم ہونے میں مبدیہ تک جلد تر پہونے کی اور تاخیر سبب کی یعنی احساس قوی تر ہوگا۔ اور چونکہ جس کے ٹھون میں مقدر  
 سختی مطلوب نہیں ہے جتنی حرکت کے ٹھون میں مطلوب ہے اسلیے کہ جس کے چٹھے دماغ سے دو تین ہین بوجہ سیدھے ہونے کے



کھلتا ہوا متصل ہوتا ہے استخوان عقب سے اور اُسکو چھپے کیطرت جذب کرتا ہے بشکل تو ریب جانب وحشی تک پس یہ جذب نبات قدم کا زمین پر سبب ہوتا ہے اسکی اعانت کرتا ہے ایک اور عضلہ جو پیدا ہوتا ہے قصبہ وحشیہ کے سرے سے اُسکا رنگ بیجنی ہے اور اُترتا ہے تاکہ ملتا ہے بنفس خود ایک وتر سے جسے یہی عضل چھوڑتا ہے بلکہ اسکی محسیت باقی رہتی ہے پس موخر عقب سے ملتا ہے خوب لپٹ کر اُس عضلہ سے جو قبل موخر عقب سے ہے جسوقت ان دونوں عضل خواہ اسکے و ترون کو کوئی آفت پہنچتی ہے قدم کو اپنی جگہ پر ٹھہرا دیتی ہے۔ ایک عضلہ اور ہے جس سے دو وتر پیدا ہوتے ہیں ایک اُن میں سے قدم کو قبض کرتا ہے دوسرا اہمام کو پھیلتا ہے یہ بات اس سبب سے ہے کہ اس عضلہ کا منشاء قصبہ السید کا سر ہے جہاں قصبہ وحشیہ سے ملتا ہے اور اُن دونوں سے نیچے اُترتا ہے اسکے دو شعبے دو و ترون سے ہو جاتے ہیں ایک اُن و ترون کا متصل اسفل رنخ سے آگے اہمام کے ہوتا ہے اور اس وتر سے جھکتا اور لپٹ ہونا قدم کا پیدا ہوتا ہے دوسرا وتر پیدا ہوتا ہے اس عضلہ کے جزو سے اور تباہ ہوتا ہے محل نشو و تراول سے اوکعب اول تک اہمام سے وتر چھوڑتا ہے پس اُسکو بسط دیتا ہے بشکل تو ریب جانب انسی تک کہ کبھی ران کے سرے وحشی سے ایک اور عضلہ پیدا ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے ایک دو عضل عقبی سے بعد اُسکے پیدا ہوتا ہے اسی عضلہ سے جسوقت محاذی ہوتا ہے باطن ساق کے اور اُس سے ایک وتر نکلتا ہے جو پوشیدہ ہوتا ہے اسفل قدم میں اور گسترہ ہوتا ہے نیچے کل قدم کے جیسا وہ عضلہ جو بچھا ہوا ہے باطن راحت پر اور اُسکی منفعت یہی ہے جو عضل راحت کی منفعت ہے **فصل** **تیسویں تشریح میں عضل اصابع رجل کے پانچوں کی انگلیوں کی حرکت دینے والے عضل جسے کہ قبض حاصل ہوتا ہے وہ بہت ہیں ان میں سے ایک وہ عضلہ ہے جسکا مقام تشو قصبہ وحشیہ کا سر ہے کہ اسپر دراز ہو کر اُترتا ہے اور ایک وتر اُس سے چھوڑتا ہے جسکے دو وتر بناتے ہیں ایک سے انگشت وسطی کو قبض کرتا ہے اور دوسرے سے بنصر کو۔ ایک عضلہ اس پہلے عضلہ سے چھوڑتا ہے اسکے پیدا ہونے کا مقام پشت ساق سے ہے جب اسپین سے وتر پیدا ہوتا ہے اسکے دو وتر ہو جاتے ہیں ایک خنصر کو اور دوسرا سیاہ کو قبض کرتا ہے پھر ہر واحد و دونوں قسموں سے ایک وتر اور پیدا ہو کر دوسری قسم سے جو وتر پیدا ہوتا ہے اس سے ملکر دو واحد ہو جاتا ہے اور یہ وتر واحد اہمام تک دراز ہو کر پہنچتا ہے اور اسپین قبض پیدا کرتا ہے۔ تیسرا عضلہ اور ہے جسکا ذکر ہم کر چکے ہیں یہ نکلتا ہے جانب وحشی و دونوں کنارے قصبہ السید سے اُترتا ہے درمیان دونوں قصبوں کے اور ایک جزو چھوڑتا ہے واسطے قبض کرنے قدم کے اور ایک جزو اس کا اہمام سے کعب اول تک آتا ہے یہ سب عضل انگلیوں کی حرکت دینے والے ہیں جنکی وضع ساق کے اوپر اور اسکے پیچھے اور وہ عضل جنکی وضع تلوے میں ہے ان میں سے اُس عضل ایسے ہیں کہ بہت سے علمائے تشریح نے انکو دریافت نہیں کیا ہے سب سے پہلے جالینوس نے انکو دریافت کیا اور یہ دسوں پانچوں انگلیوں کے اضلاع سے ملتے ہیں ایک انگلی کے واسطے دو دو ایک دہانے اور ایک بائیں اور حرکت قبض کی پیدا کرتے ہیں کبھی قبض سیدھے طور پر اگر دونوں ساتھ ہی متحرک ہوں اور کبھی ایک طرف جھکا کر اگر ان میں کا ایک متحرک ہو۔ چار اور عضل تلوے میں رنخ پر واقع ہیں ہر انگلی کو واسطے ایک عضلہ اور دو عضل خاص ہیں اہمام اور خنصر کے قبض کی واسطے اور یہ سب عضل اسپین ملے ہوئے ہیں یعنی ان میں سے اگر کسی کو ایک آفت پہنچتی ہے دوسرے کے فعل میں بھی ضعف پیدا ہوتا ہے خواہ وہ فعل خاص اُسکا ہو اور خواہ نیا یا کسی دوسرے عضل سے وہ**



عضل متصل ہوتے ہیں اور اترتے ہیں ان دونوں میں سے ایک وتر چڑھا پیدا ہوتا ہے جو رصفہ کو احاطہ کرتا ہے اور مضبوط کرتا ہے اس چیز سے جو رصفہ کے نیچے ہے اور اسکا مضبوط کرنا استواری کے ساتھ ہوتا ہے اور پھر متصل ہوتا ہے یہ عضلہ اول ساق سے بعد اس کے رکیہ کو بسط دیتا ہے ساق کو دراز کر کے۔ بسط کے واسطے ایک اور عضلہ ہے جسکا انشاء متقارے استخوان عانہ ہے اور جانب النسیہ میں گزرتا ہوا ران سے بشکل توریب اترتا ہے پھر رکیہ ذات خالی گوشت سے ہوتا ہے اس جزو سے جو رگ دار ہے اعلیٰ اعظم ساق سے اور ساق کو بسط دیتا ہے النسیہ کی طرف جھکا کر بعض کتب تشریح میں ایک اور عضلہ مذکور ہے جو اس عضلہ کے مقابل ہے جانب وحشی میں مبداء اسکا استخوان ورک ہے اور توریب پاتا ہے جانب وحشی میں تا اینکه پہونچتا ہے مقام معرق یعنی بے گوشت تک اور کوئی عضلہ اس سے زیادہ توریب نہیں رکھتا اس عضلہ سے بسط پیدا ہوتا ہے تھوڑا جھکا کر بطرف وحشی کے جسوقت دونوں عضلہ میں ساتھ ہی بسط پیدا ہو دراز کرنے کے ساق کو سیدھا کر کے قبض کر نیوالے ساق کے کئی عضلہ ہیں۔ انہیں سے ایک عضلہ تنگ ہے طولانی اگتا ہے استخوان خاصہ اور عانہ سے اسکا محل نشوونما مقام نشوونما داخل کے ہے اس عاجز سے جو بیچ وسط خاصہ کے ہے بعد اس کے نفوذ کرتا ہے مورب ہو کر داخل میں دونوں طرف زانو کے بعد اس کے ظاہر ہوتا ہے اور پہونچتا ہے اسس برآمدے تک جو موضع معرق میں زانو سے ہے اور اس سے متصل ہو جاتا ہے اسی عضلہ کے سبب سے ساق کا جذب قدم کو میل دیتا ہوا طرف بیخ ران کے حاصل ہوتا ہے میں عضلہ النسیہ اور وحشی اور وسطی ہیں وحشی اور وسطی قبض کرتے ہیں بجانب وحشی جھکا کر اور النسیہ قبض کرتا ہے النسیہ کی طرف میل دیکر النسیہ کا مقام نشوونما قاعدہ استخوان ورک سے ہے پھر مورب ہو کر بیچ ران کے گزرتا ہے تا اینکه پہونچ جاتا ہے اس مقام کو جو ساق کی جانب النسیہ میں معرق ہے پس اس سے ملتا ہے اور اسکا رنگ مائل بسری ہے اور وحشی اور وسطی کا مقام نشوونما قاعدہ استخوان ورک سے ہے مگر وہ دونوں میل کرتے ہیں یہاں تک کہ متصل ہو جاتے ہیں جزو معرق سے جانب وحشی میں۔ زانو کے جو زمین ایک عضلہ ہے مثل مدفون کے مقام پیچیدگی میں زانو کے اسکا فعل وہی ہے جو عضلہ وسطی کا ہے کبھی یہ گمان کیا جاتا ہے کہ جو جزو نکلتا ہے عضلہ باسط سے جو دوہرا ہے اور متصل عاجز کے ہے کبھی زانو کو وہی قبض کرتا ہے بالعرض اسلئے کہ اس کے مقام اتصال سے ایک وتر برآمد ہوتا ہے جو مضبوط کرتا ہے چین اور شکن ورک کو پہونچتا ہے اسی شکن کو اس عضو تک جو متصل ورک کے ہے فصل انتیسویں تشریح میں عضلہ مفصل قدم کے جو عضلہ مفصل قدم کو حرکت دیتے ہیں ان میں سے ایک قسم وہ ہے جو قدم کو اونچا کرتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو قدم کو جھکاتی ہے۔ بلند کرنے والے عضلہ ان میں سے ایک بڑا عضلہ وہ ہے جو آگے قصبہ النسیہ کے موضوع ہے مبداء اسکا جزو وحشی ہے قصبہ النسیہ کے سرے پر جسوقت یہ عضلہ ظاہر ہوتا ہے ساق پر جھک کر طرف ابہام کے گزرتا ہوا متصل اس چیز کے ہوتا ہے جو قریب ہے بیخ ابہام کے اور قدم کو اوپر کی طرف اٹھا دیتا ہے۔ دوسرا عضلہ اگتا ہے سرے سے قصبہ وحشی کے اور اس سے وتر نکلتا ہے جو متصل ہوتا ہے اسخیز کے جو قرب میں خنصر کی جڑ کے واقع ہے اور اسی انگلی کو وہ اوپر کی طرف بلند کرتا ہے خصوصاً جسوقت اسکی حرکت کے ساتھ پہلا عضلہ بھی مطابقت کرے اسوقت اسکا اٹھانا خنصر کو بطور استواء اور استقامت کے ہوتا ہے۔ جھکانے والے عضلہ کا ایک زوج ہے انتشار اسکی دونوں فردوں کا سر ران کا ہے بعد اس کے وہ دونوں اترتے ہیں پس مائل کرتے ہیں یا ہر دیتے ہیں موخر ساق کے باطن کو گوشت سے اور انہیں سے ایک ایسا وتر پیدا ہوتا ہے جو سب وتروں میں بڑا ہے وہ وتر عقب



اور چونکہ منشا بعض لیف کا اس سے زیادہ بلند ہے اس لیے وہ لیف ران کو بجانب انسی جھکا کر بلند کرتی ہے۔ اور چونکہ بعض لیف کا منشا استخوان ورک سے ہے اس لیے وہ لیف ران کو بشکل استقامت بسط دیتی ہے بہت اچھی طرح سے۔ ان میں سے ایک وہ عضلہ ہے جو کھوتا ہے کل مفصل ورک کو پیچھے سے اس میں تین سرے ہیں اور دو کنارے ہیں اور ان سر وں کا مقام نشوونما گاہ اور ورک اور عضلہ سے ہے دوسرے ان میں کے لمبی ہیں اور ایک غشائی ہے اور دونوں کنارے متصل ہوتے ہیں پیچھے ران کے سرے کے دونوں فرو سے ایک طرف کو جذب کرے تو ران میں بسط پیدا ہوگا اس طرف کو جھکا ہوا اور اگر دونوں کناروں سے جذب کرے ران کو بشکل استقامت بسط کرتا ہے۔ ایک عضلہ اور جس کا مقام نشوونما ہر استخوان خاصہ کے کل سے ہے اور زائدہ کبری کے اوپر سے متصل ہوتا ہے جس کا نام طرف ہے یعنی بڑے عضل کو آتا ہے اور دوسری تکتا ہے اور تھوڑا سا آگے کی جانب دراز کرتا ہے اور اس میں بسط پیدا کرتا ہے تھوڑا سا بجانب انسی جھکا کر۔ ایک اور عضلہ مثل اس کے ہے پہلے تو متصل ہوتا ہے اسفل سے زائدہ صفری کے بعد اس کے نیچے اترتا ہے اور اپنا کام کرتا ہے لیکن بسط اس میں تھوڑا سا ہے اور جھکانا زیادہ ہے مقام نشوونما اس کا اسفل ظاہری استخوان خاصہ سے ہے۔ ایک اور عضلہ ہے جو اگتا ہے اسفل عظم ورک سے پیچھے کو جھکا ہوا ران کو اندک کے بجانب پشت مائل کر کے بسط دیتا ہے اور بخوبی بطرف انسی مائل کرتا ہے قبض کرنے والے عضل ران کے جوڑے کے ان میں سے ایک وہ عضلہ ہے جو اندک کے بجانب انسی جھکا کر قبض کرتا ہے یہ عضلہ سیدھا ہے دو جگہ سے اترتا ہے ایک جگہ اس کے نشوونما متصل ہوتی ہے آخر پشت سے اور دوسرا مقام نشوونما استخوان خاصہ ہے یہ وہ عضلہ ہے جو متصل جانب انسی کے زائدہ صفری سے ہے اور ایک عضلہ کا منشا استخوان خاصہ سے ہے اور متصل ہوتا ہے اسفل زائدہ صفری سے۔ ایک اور عضلہ ہے جو ممتد ہے اس زائدہ کی جانب میں بشکل توریب گیا کہ وہ جزوی زائدہ کبری سے ہے۔ چونکہ عضلہ اگتا ہے اس چیز سے جو استخوان خاصہ میں قائم اور کھڑی ہے اور یہ عضلہ ساق کو بھی جذب کرتا ہے ران کو قبض کرتا ہے۔ عضل ران کے جھکانے والے بطرف داخل میں ان میں سے بعض کا ذکر بیان میں بسط اور قبض کرنے والے عضلات کے ہو چکا مگر اس قسم کی تحریک کے واسطے ایک اور عضلہ ہے کہ استخوان عانہ سے اگتا ہے اور اس قدر طویلانی ہوتا ہے کہ زانو تک پہنچتا ہے۔ باہر کے جھکانے والے ران کے دو عضل میں ایک ان میں کا چوڑی ٹہری سے آتا ہے اور گھمانے والے ران کے بھی دو عضل میں ایک کا مخرج جانب وحشی استخوان عانہ ہے اور دوسرے کا مخرج جانب انسی اسی استخوان کے ہے اور دونوں مورب ہو کر مل جاتے ہیں اور قریب اس موضع کے جو مناک دار ہے موخر زائدہ کبری میں گوشت اور ہوتے ہیں ان میں کا جو عضلہ تنہا فعل جذب کرے پٹنے کا ران کو اپنی جہت میں تھوڑا سا بسط پیدا کرے **فصل اٹھالیسویں تشریح میں عضل ساق اور زانو کے مفصل رقبہ کے حرکت دینے والے عضل پانچ قسم کے ہیں ان میں سے تین عضل وہ ہیں جو آگے ران کے موضوع ہیں اور خاص ران میں جتنے عضل موضوع ہیں ان میں سے بڑے عضل ہی میں فعل اٹکا بسط ہے ان میں سے ایک مثل دوسرے کے ہے اس کے دوسرے میں ایک سر زائدہ کبری سے شروع ہوتا ہے اور دوسرا مقدم ران سے اور اس کے دو کنارے ہیں ایک لمبی ہے جو متصل رقبہ کے ہے یعنی وہ ٹہری جو مثل سنگریزہ کے ہے قبل اس کے کہ وہ کنارہ وتر ہو جائے دوسرا کنارہ غشائی ہے ران کی جانب انسی سے ملتا ہے۔ دو اور عضل ہیں ایک تو ان میں سے وہی جس کا ذکر قوال بعض ران میں ہو چکا ہے یعنی وہ عضلہ جو اگتا ہے اس عاجز سے جو استخوان خاصہ میں ہے اور دوسرا عضلہ اس کا سیدھا ہے ران کا زائدہ جو بجانب وحشی واقع ہے یہ وہ**



ملنے میں اور وہ دونوں موضوع ہیں ہر جانب میں اوپر اجزائے لحمیہ کے اُن دو عضل سے جو عرض میں واقع ہیں اور یہ دو زوج ہر مقام پر  
لمحی رہتے ہیں تاکہ ماس ہون عضل مستقیم کو جوڑے ہمارے گویا کہ وہ اُتار جھلیاں ہیں اور یہی دونوں زوج رکھے ہوئے ہیں اوپر دو عضل  
طولانی کے وہ طولانی عضل جو رکھے ہیں اوپر دو عضل عرضی کے **فصل تیسویں تشریح میں عضل انشینی** کے مردوں کے واسطے  
خصیہ کے عضل چار مقرر کیے گئے تاکہ حفاظت کریں دونوں خصیوں کی اور اُٹھائیں اُنکو تاکہ مسترخی نہوں اور ہر ایک خصیہ کو ایک زوج  
عضل کا لازم ہے۔ عورتوں کے نصیبے چونکہ ٹٹنے اور کھلے ہوئے شل مردوں کے نہیں ہیں اُنکو ایک ہی زوج عضل کا بس ہے ہر خصیہ کے  
واسطے ایک فرد مقرر کی گئی **فصل چوبیسویں تشریح میں عضل مشانہ** کے مشانہ کے موصوفہ پر ایک عضل ہے جو مشانہ کو محیط ہے اور اسکی  
لیفٹ جوڑنی کبھی ہوئی ہے مشانہ کے موصوفہ پر شفقت اُسکی بول کارو کہنا اُسوقت تک کہ ارادہ گرانے کا ہو اور جب گرانے کا ارادہ کیا جاتا ہے  
اپنے کھچاؤ سے ڈھیلا ہو جاتا ہے اُسوقت مشانہ عضل بطن میں تنگی پیدا کرتا ہے پس پکتا ہے بول بد دقوت دافنہ کے **فصل چھپیسویں تشریح**  
**میں عضل ذکر** کے عضل محرک ذکر دو زوج ہیں ایک زوج ایسا ہے جسکے دونوں عضل دونوں جانبوں میں ذکر کے دراز ہوتے  
ہیں اور جبوقت دونوں میں تمد پیدا ہوتا ہے مجرے منی میں وسعت پیدا کرتے ہیں اور اُسکو مضبوط کرتے ہیں پس منفذ سیدھا ہو جاتا  
ہے اور اُس میں منی بسہولت جاری ہوتی ہے۔ اور ایک زوج استخوان عانہ سے پیدا ہوتا ہے اور پنج ذکر سے لبتکل توریب ملتا ہے جسوقت  
اس زوج کا تمد معتدل ہو قصب سیدھا کھڑا ہوتا ہے اور جب اسکے تمد میں شدت ہو چھبے کی طرف ذکر کو جھکا دیتا ہے اور جب  
ان دونوں میں سے ایک میں تمد پیدا ہوا اسکی جانب قصب جھکتا ہے **فصل چھپیسویں تشریح میں عضل مقعد** کے مقعد کے  
عضل چار میں ایک عضل اسکے موصوفہ پر ہے اور گوشت سے نہایت مخالط رکھتا ہے شبیہ ہے عضل مخالطت میں عضلہ ہونٹھ کے اور یہ  
عضلہ قبض پیدا کرتا ہے اُس کنارے پر جو سمتا ہے اور اُسے مضبوط کرتا ہے اور دیکھنیکتا ہے پھر ذکر لہتہ برا زکو جو کنا رہے پر  
عائے مستقیم یعنی شرح میں باقی رہ جائے۔ ایک عضلہ اس سے اوپر بجانب داخل ہے یعنی نسبت انسان کے سر کے عضلہ  
اوپر ہے اور پہلا عضلہ نیچے ہے ایسا گمان ہوتا ہے کہ اسکے دو کنارے ہیں اور اسکا کنارہ پنج سے قصب کے بالحقیقت متصل ہوتا ہے  
اور ایک زوج مورب ہے ان سب کے اوپر اُسکی شفقت مقعد کا اُٹھادینا اوپر کی طرف۔ اور خراج مقعد جب ہی عارض  
ہوتا ہے جب اس عضلہ میں استرخا پیدا ہوا **فصل ستائیسویں تشریح میں عضل حرکت فخذ** کے سب سے بڑا  
عضلہ ران کا وہ ہے جو ران میں بسط پیدا کرتا ہے اور پھیلا تا ہے اسکے بعد وہ عضلہ ہے جو اُس میں قبض پیدا کرتا ہے اسلیے کہ اثر  
افعال ران کی یہی دونوں حرکتیں ہیں اور اُن میں بسط نسبت قبض کے افضل ہے اس لیے کہ قیام بسط کی حرکت سے  
حاصل ہوتا ہے اسکے بعد شرافت اُس عضل کو ہے جو ران کو دُر کرنے والا ہے اُسکے بعد شرافت ران کے نزدیک کر نیوالے  
عضلہ کی ہے اُسکے بعد ران کے گھومنے والے عضلہ کی۔ بسط دینے والا عضلہ ران کے جوڑ کا ایک تو وہی ہے جو  
تمام بدن کے عضلات میں سب سے بڑا ہے وہ عضلہ ہے جو استخوان عانہ اور درک کو اوپر لیتا ہے اور کل ران  
پر اندر اور پیچھے سے لپٹا ہے تاکہ زانوتنگ پہنچتا ہے اسکی لیفٹ کے واسطے مختلف مبادی ہیں اسی جہت سے  
طرح طرح کے افعال مختلف اُس سے پیدا ہوتے ہیں چونکہ بعض لیفٹ کا منشاء اسفل استخوان عانہ سے ہے اس لیے ران کو  
مابین انسی جھکا کر بسط دیتی ہے اور چونکہ بعض لیفٹ کا منشاء تھوراسا اسکے اوپر ہے لہذا وہ لیفٹ ران کو فقط اوپر بلند کرتی ہے



ہوتا ہے اور دونوں ملکر بالاستقامت قبض کرتے ہیں تین تین سے ابہام کے واسطے خاص ہیں ایک تو مفصل اول کو قبض کرتا ہے اور  
دو مفصل ثانی کے قبض کے واسطے ہیں جیسا پہچانا تو نے پس پانچون انگلیوں کے واسطے پانچ عضل بسط دینے والے ہیں اور نیچے  
جھکا نیوالے سوائے ابہام اور خنصر کے ہر ایک کیواسطے ایک ایک ہے اور ابہام اور خنصر کے واسطے دو دو اور قبض کرنے والے  
ہر انگلی کے واسطے چار چار ہیں اور اوپر کی طرف مائل کرنیوالے ہر انگلی کیواسطے ایک ایک ہے **فصل اکیسویں تشریح میں عضل**  
**حرکت پشت کے** پشت کے عضل محرک کتنے تو ایسے ہیں کہ اُسے چھپے کی طرف دوہرا کرتے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو اُسے  
اُنکے کی طرف جھکاتے ہیں انھیں دونوں قسموں کے عضل سے سب حرکتیں پشت کی متفرع ہوتی ہیں چھپے کو دوہرا کرنیوالے پشت کے دو  
عضل ہیں جنکا خاص عضل صلب نام رکھا جاتا ہے بہت جلد یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہر ایک عضل ان دونوں میں کا ٹکڑے عضل سے مرکب ہے  
اور یہ بھی قیاس کیا جاتا ہے کہ ہر فقرے سے اُنکے ہر واحد کیواسطے ایک عضل پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ ہر فقرے سے اُنکے واسطے  
ایک لیٹ مورب نکلتی ہے سوائے فقرہ اولی کے عضل جسوقت باعتبار کھپتے ہیں پشت کو سیدھا کر دیتے ہیں جب بافراط نہیں  
تمد ہوتا ہے تو پشت کو چھپے کی طرف دوہرا کر دیتے ہیں جسوقت ایک طرف کے عضل متحرک ہوتے ہیں پشت کو اسی طرف جھکاتے  
ہیں عضل حانیہ یعنی وہ عضل جو پشت کو آگے کی طرف جھکا کر کوڑ پشت پیدا کرتے ہیں وہ دو زوج ہیں ایک زوج اوپر کی طرف  
موضوع ہے اور یہ زوج سر اور گردن کے عضل محرک سے نکلتا ہے جو دونوں پہلوؤں میں مری کے نفوذ کرتا ہے اُس کا نیچے  
کا کنارہ پانچ اوپر کے فقروں سینہ سے متصل ہوتا ہے بعض آدمیوں کی خلقت میں اور چار فقروں سے اکثر آدمیوں کی خلقت  
میں متصل ہوتا ہے اسکا اوپر کا کنارہ سر اور گردن سے آتا ہے اور ایک زوج اسکے نیچے موضوع ہے اور ان دونوں کا نام خمین رکھا جاتا  
ہے اور یہ دونوں دسویں یا گیارہویں فقرے سے سینہ کے شروع ہوتے ہیں اور نیچے کو اترتے ہیں اور خم دیتے ہیں پشت کو پست  
کر کے اور وسط پشت کو اپنی حرکات کے پیدا ہونے میں ہی عضل کافی ہیں اسلیئے کہ وسط تابع ہوتا ہے خمی ہونے اور یسٹنے  
اور دوہرا ہونے میں حرکت طرفین کے **فصل بائیسویں تشریح میں عضل بطن کے** بطن کے اٹھ عضل ہیں اور یہ  
چند منفعت میں آپس میں شریک ہیں انہیں سے ایک ینفقت ہے کہ جو خیز اشار یعنی اوچھ میں بول و براز سے ہوتی ہے خواہ رحم میں نہیں  
وغیرہ کی قسم سے ہوتی ہے اُسکے پچوڑنے اور الگ کرنے میں سب سب میں ہوتے ہیں۔ اور ایک ینفقت ہے کہ حجاب کے واسطے بمنزلہ  
دعائہ اور ستون کے ہوتے ہیں اور اُسکی اعانت کرتے ہیں بعد نفع کے جب سمٹنے لگے۔ اور ایک ینفقت ہے کہ معدے اور امعا کو  
گرم کرتے ہیں خم دیگر یاد رکھ کر کے۔ ان اٹھوں میں سے ایک سیدھا زوج ہے۔ وہ سیدھا اترتا ہے نزدیک عضل خنصر کے  
اور اس کی لیٹ دراز ہوتی ہے طول میں عاتک اور پھیلتا ہے کنارہ اُسکا درمیان عضل خنصر اور عاتک کے جو ہر اس زوج کا اول  
سے آخر تک طمی ہے اور دو عضل تقاطع کرتے ہیں ان دونوں فردوں کو عرض میں اُنکا مقام اوپر اُس جھلی کے ہے جو نام شکم پر  
کچھی ہوئی ہے اور نیچے دو عضل طولانی کے درجو تقاطع اور میان ان دونوں عضل اور اولین کے لیٹ میں واقع ہے  
وہ تقاطع زوایاے قائمہ پر ہے۔ دو زوج مورب ہیں ہر ایک انہیں کا دونوں جانب داہنے اور بائیں واقع ہے اور ہر زوج اُن میں کا  
مرکب ہے دو عضل سے جو متقاطع ہیں متقاطع صلیبی شرسوں سے عاتک اور خارہ سے خنصر تک پس ملتے ہیں دونوں کنارے  
دو فردوں کے دو عضل جانب میں اور یسار سے نزدیک عاتک کے اور وہ دو کنارے جو اور باقی ہیں اور دو عضل سے نزدیک خنصر کے



کچھ انہیں سے ساعد پر واقع ہیں اور کچھ بطن کف میں ساعد پر تین عضل واقع ہیں بعض انکا بعض کے اوپر بنا ہوا ہے اور وسط میں رکھے ہوئے ہیں ان سب میں اشرف وہی ہے جو اسفل میں مدفون ہے نیچے سے استخوان زند اسفل کے متصل ہے اسلیے کہ اسکا فعل اشرف ہے پس ضرور ہے کہ مقام اسکا نہایت محفوظ ہوا ابتدا اسکی عضلہ کے راس وحشی وسط سے داخل تک ہوتی ہے پھر آسمین بیٹھ جاتا ہے اور وتر اس کے عریض ہوتے ہیں اس کے وتر کی پانچ قسمیں ہیں ہر وتر باطن میں انگلیوں کے آتا ہے جو اوتار چار انگلیوں میں آتے ہیں ہر واحد انکا پہلے اور تیسرے کے مفصل کو قبض کرتا ہے اور گھینچتا ہے پہلے کو تو اس لیے کہ وہ اس مقام پر بندھا ہوا ہے ایک رباط سے جو ان دونوں پر لٹکا ہوا ہے اور تیسرے کو اس سبب سے کہ اسکا سر اس تک پہنچتا ہے اور اسی سے متصل ہوتا ہے اور جو وتر ابہام تک ورتا ہے وہ مفصل ثانی اور ثالث کو قبض کرتا ہے اسلیے کہ انہیں دونوں سے اسکا اتصال ہے۔ دوسرا عضل جو اس کے یعنی عضلہ اشرف کے اوپر ہے یہ اس سے چھوٹا ہے اور اسکی ابتدا ایک سرے اندر دنی دوسروں سے عضلہ کے ہوتی ہے اور زند اسفل سے تھوڑا سا چمکتا ہوا اور جانب وحشی اور انسی کے حد مشترک پر گزرتا ہے اور وہ حد مشترک سطح فوقانی ہے زند اعلیٰ سے جب فریب ابہام کے پہنچتا ہے اندر کی طرف جھک جاتا ہے چند وتر مفاصل انگشت وسطے کی طرف چھوڑتا ہے تاکہ اسے قبض کرے اور ابہام تک نہ آنے پائے مگر ایک شعبہ جو اس کے وتر کے نزدیک نہیں ہے مگر اور جگہ سے پیدا ہوتا ہے یعنی موضع آخر ابہام سے مقام نشو عضلہ اولیٰ کا بعد ابتدا سے مذکور کے سرے سے زند اسفل اور اعلیٰ کے ہے اور مقام نشو دوسرے عضلہ کا سر ایسے زند اسفل کے ہے۔ انگوٹھے کے واسطے حرکت انقباضی ایک ہی عضلہ پر اقتصار کی گئی اور سب انگلیوں کی واسطے یہ حرکت دو عضل سے تام ہوتی ہے اس کی یہ وجہ ہے کہ اشرف فعل چاروں انگلیوں میں انقباض ہے اور ابہام کا اشرف فعل انبساط ہے اور سبب سے دور ہو جاتا ہے پس میں قول شرف تھا اس کے متعلق دو عضل کیے گئے۔ تیسرا عضلہ واسطے قبض کے نہیں ہے بلکہ وہ مع وتر اپنے کے باطن کف میں نفوذ کرتا ہے اور اس پر جو رابو کچھ جاتا ہے تاکہ کف کو فائدہ جس کا دے اور بال کی روئیدگی میں پھیلنے پر ہونے دے اور باطن کف کو قابل ٹپکنے کے کرے اور اسکو اپنے افعال میں قوت دے اور جس چیز کی اصلاح باطن کف سے متعلق ہو بقوت عضلہ کے کر سکے یہ وہ عضل میں جو رسخ کے اوپر واقع ہیں لیکن جو عضل خاص کف میں ہیں وہ سب اٹھارہ ہیں بعض انکا بعض سے نیچے اوپر بنا ہوا دو صفوں میں ہے نیچے کی صف اندر کے جانب اور اوپر کی صف خارج کف میں جلد تک ہے نیچے کی صف میں سات عضل ہیں انہیں سے پانچ عضل انگلیوں کو بجانب فوق مائل کرتے ہیں اور عضل ابہامی ایمن سے اگتے ہیں اول عظام رسخ سے اور چھٹا عضل انہیں کا چھوٹا ہے اور چوڑا اولیٰ اسکی مورب اور سر اس عضلہ کا متعلق مشط کف سے ہے اس طرح پر کہ محاذی انگشت وسطے کے ہے اور وتر اس عضلہ کا انگوٹھے کے متصل ہے اور انگوٹھے کو بطرف اسفل جھکاتا ہے۔ ساتواں عضلہ خنصر کے نزدیک ہے اس کی ابتدا اس ہڈی سے ہے جو جلتی ہے خنصر کو جانب مشط سے پس خنصر کو بطرف اسفل مائل کرتا ہے ان ساتوں میں کسی عضلہ سے قبض نہیں پیدا ہوتا ہے بلکہ پانچ عضل واسطے اٹھانے کے ہیں اور دو واسطے جھکانے کے۔ جو عضل اوپر کی صف میں ہیں نیچے اس عضلہ کے جو متیلی پر چھپا ہوا ہے بنا بر قول جالینوس کے فقط پس یہ گیا رہ عضل میں آٹھ ان میں سے ایسے ہیں کہ دو دو ملکر مفصل اول سے مفاصل چاروں انگلیوں سے ملتے ہیں ایک کے اوپر ایک تاکہ اس جو میں قبض پیدا ہوا ان آٹھوں میں جتنے عضل نیچے ہیں انکا قبض بذریعہ گرانے اور جھکانے کے ہے اور اوپر والوں کا قبض تھوڑے اٹھانے اور بلند کرنے سے



بسط پیدا ہوتا ہے توڑا سا جھکا دلیے ہوئے اور جب دوسرا تنہا حرکت کرتا ہے رُسن کو نیچے گرتا ہے اور اگر پہلا تنہا حرکت کرتا ہے انگوٹھے کو  
سار سے دور کر دیتا ہے۔ ایک عضلہ زندہ اعلیٰ کی جانب وحشی سے ملتا ہے اس کا مقام نشو و عضد کے نیچے کے بیرون سے ہے اور ایک وتر  
دوسروں کا اُس سے چھوڑتا ہے جو وسط مشط میں آکے انگشت سیانہ اور سبابہ کے متصل ہوتا ہے اور اُس کے وتر کا سر ازندہ اعلیٰ کے  
نزدیک رُسن کے تکیہ کرتا ہے اور رُسن کو نیچے گرتا ہوا دراز کرتا ہے عضل قلابض کا ایک زوج جانب وحشی پر ساعد کے اور دونوں  
جانب انسی اور وحشی کے بیچ میں بطرف اسفل واقع ہے اسکی ابتدا اندرونی سرا دو بیرون عضد سے ہوتی ہے اور انتہا مشط تک آگے  
خنصر کے ہوتی ہے جو ان دونوں میں اوپر ہے وہ ان دونوں مقاموں میں سے جو اوپر کا مقام ہے وہاں سے شروع ہوتا ہے اور اسی جگہ پر  
فتی ہوتا ہے۔ اور ایک عضلہ شروع ہوتا ہے عضد کے نیچے کے جزو سے توسط دونوں مقاموں مذکور کے اس عضلہ کے دو کنارے  
ہیں کہ آپس میں بتقاطع صلیبی متقاطع ہیں بعد تقاطع کے اُس مقام پر متصل ہوتے ہیں جو بیچ میں سبابہ اور وسط کے ہر جب یہ دونوں ساتھ  
ہی متحرک ہوتے ہیں ساعد کو قبض کرتے ہیں عضل جتنے مذکور ہوئے عضلات قلابض ہیں اور جو عضل رُسن کے بسط کو نیوا لے ہیں ان میں  
سے فعل کب یعنی نیچے گرائیکا اور فعل بط یعنی گر کر پھیلا نیکا صادر ہوتا ہے جو وقت دو متقابل ان میں شکل تو ریب متحرک  
ہوں بلکہ جو عضلہ متصل مشط کے ہے آگے خنصر کے جب تنہا وہی متحرک ہوتا ہے کف کو پٹ دیتا ہے اور اگر اعانت اُسکی انگوٹھے کا  
عضلہ جو آگے مذکور ہوتا ہے کرے قلب کف کو تمام کر دیتا ہے اس طرح پر کہ بط بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور جو عضلہ متصل رُسن کے آگے  
ابہام کے ہے اگر وہ تنہا متحرک ہو توڑا سا کب پیدا کرتا ہے کف میں اور اگر مع عضل خنصر کے متحرک ہو جیسا کہ ذکر ہم آگے کرینگے  
فعل کب پورا ہو جاتا ہے **فصل بیسویں تشریح میں عضل حرکت انگشتان دست کے انگلیوں کے حرکت**  
دینے والے عضل کتنے تو کف دست میں ہیں اور کتنے ساعد میں ہیں اگر یہ سب عضل کف دست میں یک جا ہوتے تو کثرت لحم سے  
بوجہ اُسکا بڑھ جاتا اور چونکہ رُسن انگلیوں سے دور در واقع ہوئے و تراکے بضرورت طولانی بنائے گئے اور انکی مضبوطی  
ان جھلیوں سے کی گئی جو ہر طرف سے آتی ہیں۔ یہ اوتا رگول اور قوی پیدا کیے گئے اور دیگر جوڑے نہیں ہوئے جہاں تک عقو  
پورے ملتے ہیں پھر اُس مقام سے اندک چوڑے ہو جاتے ہیں تاکہ اشتمال اُنکا عضو متحرک پر بخوبی ہو جو مع عضل انگلیوں کو بسط دینے والے  
ساعد پر موضوع ہیں اور اسی طرح جو عضل کہ انگلیوں کو نیچے کی طرف حرکت دیتے ہیں بسط دینے والے عضلات میں سے ایک وہ عضلہ  
ہی جو ظاہر ساعد پر وسط میں موضوع ہے اور نیچے کا سر عضد کا اُسمین جو بلند جزو ہے وہاں سے یہ عضلہ اگتا ہے اور چاروں انگلیوں  
تک چند اوتار گرتا ہے جو ان انگلیوں کو بسط دیتے ہیں۔ انگلیوں کے نیچے جھکانیوا لے تین عضل ہیں ایک انہیں سے ایسا ہی کہ بعض اُسکا  
متصل بعض سے ہے اسیکی جانب میں ہیں ایک عضل اگتا ہے جزو او وسط سر ایسے عضد وحشی کے جو بطرف وحشی واقع ہے درمیان اُس کے  
دونوں زیادتیوں کے اس سے دو تر خنصر اور بضرر تک چھوڑتے ہیں۔ ایک عضلہ تجملہ دو عضل دھرون کے ہے وہ دھیرے دو عضل  
جو ان تین میں کے دو ہیں نشاء اُن دونوں کا دو زیادتیوں عضد کی داخلی کا اسفل اور گردہ زندہ اسفل کا ہے اور یہ دونوں دو وتر  
طرف وسط اور سبابہ کے چھوڑتے ہیں اور دوسرا عضلہ جو ان تینوں کا تیسرا ہے اُس کا مقام نشو زندہ اعلیٰ کے اوپر ہے اس سے  
ایک وتر ابہام تک جاتا ہے اور اس عضلہ کے نزدیک ایک اور عضلہ ہے جو ان دونوں میں کا ایک ہے جو کچرک رُسن میں بیان  
ہو چکے اُسکا نشاء زندہ اسفل کے وسط سے ہے اور اُسکا وتر ابہام کو سبابہ سے دور کرتا ہے قبض کرنے والے انگلیوں کے عضل



نے دو عضل اور زیادہ کیے ہیں ایک چھوٹا عضلہ جو پستان سے آتا ہے اور دوسرا وہ ہے جو چھپتا ہوا ہے مفصل کتفت میں اور اکثر عضل مرفق کی اس کے ساتھ شرکت تجویز کی گئی ہے **فصل اٹھارہویں تشریح میں عضل حرکت ساعد کے ساعد کے حرکت دینے والے عضل** گئی قسم کے ہیں ایک قسم تو وہ ہے جو قبض کرتی ہے اور ساعد کو کھینچتی ہے۔ اور دوسری قسم وہ ہے جو ساعد کو بسط اور دراز کرتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر رکھے ہوئے ہیں اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو جھکاتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو موٹھ کے بھل ڈالتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر نہیں واقع ہیں عضل باسطہ ایک زوج ہے جسکی ایک فرد ساعد کو بسط کرتی ہے اور دھجکا کر اس واسطے کہ مقام نشو و نما کے لیے مقدم عضد اور ضلع اسفل شانہ سے ہے اور یہ عضل متصل مرفق کے اس جگہ پر ہوتا ہے جہاں پر اس کے اجزائے داخلی ہیں اور دوسری فرد اس زوج کی ساعد کو بسط کرتی ہے باہر جھکا کر اس لیے کہ وہ عضد کے پیچھے سے آتی ہے اور اجزائے خارجیہ مرفق سے متصل ہوتی ہے جب یہ دونوں فردین اپنے کام پر یکجا مستعد ہوتی ہیں بالضرور ساعد کو سیدھا پھیلاتی ہیں عضل قابضہ ساعد بھی ایک زوج ہے جسکی ایک فرد جوڑی کھینچتی ہے ساعد کو اندر جھکا کر اس لیے کہ مقام نشو و نما کتف کے نیچے کی باڑھ اور مقدار غراب سے ہے جو کہ ہر منشا راس کو خاص ہے اور باطن عضد کی طرف جھکا تا ہے اور اس کے تر عصبانی سے متصل ہوتا ہے جو مقدم ہند علی کی ہے۔ دوسری فرد اسکی قبض کرتی ہے ساعد کو نیچے کی طرف جھکاتی ہوئی اس لیے کہ مقام نشو و نما ہر عضد میں پیچھے کی طرف سے ہے یہ عضلہ ایسا ہے کہ جسکے دوسرے ٹہنی میں ایک سر اعضد کے پیچھے ہے اور دوسرا آگے ہے اور اپنی گذر گاہ میں تھوڑا سا چھپتا ہوا جلتا ہے تاکہ جب مقدم زند اسفل تک پہنچتا ہے بالکل پوشیدہ ہو جاتا ہے جو چیز کہ جھکا کر بطرف خارج کے قبض کرتی ہے بجانب اسفل ملتی ہے اور جو چیز کہ جھکا کر بطرف داخل قبض کرتی ہے بطرف اعلیٰ ملتی ہے تاکہ جذب میں استواری پیدا ہو جب یہ دونوں عضل اپنے کام پر ساتھ ہی مستعد ہوں بالضرور ساعد کو سیدھا قبض کرتے ہیں۔ دونوں عضل باسطہ کے اندر ایک عضلہ اور پوشیدہ ہوتا ہے جو استخوان عضد سے محیط ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ پوشیدہ عضلہ ایک جز ہے عضلہ قابضہ کا جو اخیر میں بیان کیا گیا عضل باسطہ ساعد کا یعنی جو ساعد کو نیچے گرتا ہے پھیلا کر وہ یہی ایک زوج ہے ایک فرد اسکی باہر سے دونوں زند کی موضوع ہے اور زند اعلیٰ سے بلا در ملتی ہے اور دوسری فرد کہ باریک اور دراز ہے مقام نشو و نما سکا عضد کے سرے کے جزو اعلیٰ سے ہے اس جگہ سے کہ جو اس کے ظاہر سے متصل ہے اور اکثر اجزاء اس کے ساعد میں جاتے ہیں اور نفوذ کرتے ہیں تا ایک قریب مفصل رُسنغ کے پہونچ کر اوپر کے کنارے زند اعلیٰ کے اندر کے جزو تک آتا ہے اور اس جزو سے بذریعہ ایک وتر غشائی کے ملتا ہے عضل کب یعنی ساعد کو موٹھ کے بھل گرائیو والا ایک زوج ہے جو خارج میں موضوع ہے ایک فرد اسکی جانب انسی کے اعلیٰ سے شروع ہوتی ہے جہاں پر عضد کا سرا ہے اور زند اعلیٰ سے متصل ہوتی ہے مفصل رُسنغ سے نہیں اور دوسری فرد اس سے چھوٹی ہے اسکی لیٹ غریض ہے اور کنارہ اسکا نہایت مضبوط اور عصبانی ہے عضلہ خاص زند اسفل سے شروع ہوتا ہے اور نزدیک مفصل رُسنغ کے طرف اعلیٰ سے ملتا ہے **فصل انیسویں تشریح میں عضل حرکت رُسنغ کے تحریک مفصل رُسنغ کے عضل بھی چار قسم کے ہیں قابضہ باسطہ کبہ باطنہ بجانب قفا۔ باسطہ یعنی جو رُسنغ کو پھیلاتے ہیں انہیں سے ایک تو وہ عضلہ ہے جو دوسرے سے متصل ہے کہ یہ دونوں ملکر ایک ہی معلوم ہوتے ہیں مگر ایک انہیں کا وسط زند اسفل سے نکلتا ہے اور اسکا وتر انگوٹھے سے متصل ہوتا ہے اسی وتر کے ذریعہ سے سبابہ سے دور ہوتا ہے اور دوسرے کی منشا زند اعلیٰ سے ہے اسکا وتر پہلی ہڈی رُسنغ کی ہڈیوں میں سے یعنی جو ہڈی سٹنے انگوٹھے کے ہڈی سے ملتا ہے جب یہ دونوں ملکر حرکت کرتے ہیں رُسنغ میں**



**فصل تہویں تشریح میں عضل حرکت عضد کے عضد کے عضل جو فصل کتف کی حرکت دینے والے ہیں تین عدد ہیں کہ سینہ سے آکر اسکو نیچے کی طرف جذب کرتے ہیں اُن میں سے ایک عضل وہ ہے جسکا مقام نشو پستان کے نیچے ہے اور مقدم عضد سے متصل ہوتا ہے نزدیک بارہ فقرے کے اور یہ وہی عضل ہے جو مقدم ہوتا ہے عضد کو سینہ سے نزدیک کرتا ہوا اور اُٹا رہا ہوا اور اُسکے پیچھے کتف اور اُسکے عضد کو لاتا ہے۔ مقام نشو اس عضل کا اعلا سے سینہ ہے اور گرد پھر تا ہے یہ عضل جانب انسی راس عضد کے پس یہی عضل نزدیک کرنے والا ہے عضد کو سینہ سے کچھ تھوڑا اوپر اٹھا ہوا۔ ایک عضل دھڑا ہوا ہے مقام نشو اُسکا کل سینہ ہے مگر یہ عضل نیچے سے مقدم عضد کے جس وقت یہ اپنے کام میں مع اُس لیف کے جو اُسکے جزر فوقانی میں ہے مصروف ہوتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو سینہ تک اٹھاتا ہوا اور جب دوسرے جزر کے ساتھ ملکر کام دیتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو اُٹا رہا ہوا اور جب دونوں جزر سے ملکر اپنے کام میں مصروف ہوتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو سیدھا کر کے۔ دو عضل ہیں جو آتے ہیں خاصہ یعنی تہنگاہ کی طرف سے اور اُن کا اتصال زیادہ ہے بہ نسبت اُس عضل عظیم دھڑے کے جو سینہ سے چڑھنے والا ہے ایک انہیں کا بڑا ہے آتا ہے خاصہ کے نزدیک سے اور پیچھے کی پسلیوں سے عضد کو جذب کرتا ہے پیچھے کی پسلیوں کی طرف اور اُسکا جذب سیدھا ہوتا ہے اور دوسرا باریک ہے آتا ہے جلد خاصہ سے نہ کہ اُسکی ہڈی سے مگر اُن کی بطرف وسط خاصہ کے ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے وتر صاعدہ کی جانب پستان سے داخل ایک اندر بیٹھا ہوا ہوا اور یہ وہی کام کرتا ہے جو پہلا عضل کام کرتا ہے بطریق معاونت کے لیکن یہ عضل پیچھے کی طرف تھوڑا جھکا رہتا ہے۔ پنج اور عضل ہیں جنکا منشا استخوان کتف ہے ایک عضل انہیں سے اُسکا منشا استخوان کتف کے اوپر کی جانب سے ہے وہ بھر دیتا ہے اُس جگہ کو جو درمیان حاجز اور ضلع اعلیٰ کے کتف سے ہے اور نفوذ کرتا ہے عضد کے سرے کے اوپر کے جزر تک وہ سر جو بجانب وحشی واقع ہے اندر کے بجانب انسی مائل ہے یہ عضل دو ریبجاتا ہے عضد کو انسی کی طرف جھکا رہا ہوا۔ ان پانچوں میں سے دو عضل ایسے ہیں جنکا محل نشو کتف کے اوپر کی پسلی ہے ایک انہیں کا بڑا عضل ہے جسکی لیف نیچے کے اجزائے تحتانی حاجز تک چھٹی ہوئی ہے اور یہ عضل اُس مقام کو بھرتا ہے جو درمیان حاجز اور نیچے کی پسلی کے ہے اور متصل ہونا عضد کے سرے سے جانب وحشی میں پورا پس دو ریبجاتا ہے عضد جانب وحشی میں جھکا رہا ہوا اور دوسرا متصل ہے اسی پہلے سے گویا کہ وہ اسکا جزو ہے اُسکے ساتھ نفوذ کرتا ہے اور جو کام وہ کرتا ہے وہی کام یہ بھی کرتا ہے مگر یہ دونوں عضل تعلق اعلا سے کتف سے زیادہ نہیں رکھتے اور اتصال انکا بشکل تو ریب ظاہر عضد سے ہے اور اُسکو بجانب وحشی جھکاتے ہیں۔ چوتھا عضل ان پانچوں میں بھر دیتا ہے استخوان کتف کے مقام تغیر کو اور اُسکے وتر کے اجزائے داخلی سے بجانب انسی متصل ہوتا ہے سرے پر استخوان عضد کے اسکا کام یہ ہے کہ عضد کو پیچھے کی طرف گھما دے۔ اور ایک عضل اور ہے اُسکا مقام نشو نیچے کا کنارہ ضلع سفلی سے کتف کے ہے اور اُسکے وتر کا اتصال عضل عظیم جو خاصہ سے چڑھنے والا ہے اُسکے بہ نسبت زیادہ ہے اسکا کام یہ ہے کہ عضد کے اعلا سے راس کو اوپر تک جذب کرے۔ عضد کے واسطے ایک اور عضل ہے جسکے دوسرے میں اُس سے دو کام نکلتے ہیں اور ایک کام مشترک پیدا ہوتا ہے اور یہ نیچے سے ترقوہ کے اور نوک سر کتف سے آتا ہے اور عضد کے سرے میں پیٹھ جاتا ہے اور مقام اتصال میں وتر سے اُس عضل عظیم کے جو سینہ سے چڑھنے والا ہے قریب ہوتا ہے۔ یہ بھی لوگوں نے کہا ہے کہ ایک سر اسکا اندر ہے اور بجانب داخل تھوڑی سی تو ریب کے ساتھ جھکا ہوا ہے اور دوسرا سر اظہار میں ہے پشت کتف کی جانب سفلی میں اور بطرف خارج تھوڑی سی تو ریب کے ساتھ جھکتا ہے جب دونوں جزو سے ملکر حرکت کرتا ہے بلند کرتا ہے عضد کو سیدھا کر کے بعض امیون**



مقام نشو ایک ایسے جنوے ہے کہ چمکت کے سرے سے ترقوۃ تک دراز نہ ہو ہم آگے اسکی توضیح کرینگے اور وہ جو متصل ہے پہلے پسلی کے دہانے اور رباہین سے ایک اور زوج ہے کہ ہر فرد اسکی دوہری ہو اسیہن دو جنہین کہ اوپر کا جنوۃ کے متصل ہے اور اسکو حرکت دیتا ہے اور نیچے کا جنوۃ کو حرکت دیتا ہے اور اس سے ملا ہوا ایک اور عضل ہے جسے ہم قریب ذکر کریں گے یعنی جو عضلہ متصل ہے پانچویں اور چھٹے پسلی کے۔ ایک اور زوج ہے جو چھپا ہوا کتف کی تعمیر میں کہ اس سے متصل ہوتا ہے وہ زوج جو اترتا ہے فقرہ اول سے کتف کی طرف پھر یہ دونوں زوج متصل عضلہ واحد کے ہو کر پیچھے کی پسلیوں سے متصل ہو جاتے ہیں۔ ایک زوج اور ہے جسکا مقام نشو گردن کے ساتویں فقرہ سے ہے اور سینہ کے پہلے اور دوسرے فقرے سے اور یہ زوج متصل سینہ کی پسلیوں سے ہوتا ہے یہی زوج عضل سینہ کو کشادہ کرتے ہیں۔ سینہ کے تنگ کرنے والے عضل کچھ تو ایسے ہیں کہ بالعرض اسیہن تنگی پیدا کرتے ہیں وہ حجاب ہے جو قوت حرکت سے ٹھہر جائے اور کچھ عضل ایسے ہیں جو بالذات سینہ میں تنگی پیدا کرتے ہیں ان میں سے ایک وہ زوج ہے جو پیچھے اوپر والی پسلیوں کی جڑوں کے پھیلا ہوا ہے اسکا فعل یہ ہے کہ سینہ کو مضبوط اور اس کے اجزا کو جمع کرے۔ ایک اور زوج نزدیک کنارے کی پسلیوں کے واقع ہے کہ سب سے درمیان حجرے اور ترقوۃ کے ملتا ہے اور سیدھا عضلہ عضلات بطن میں سے اس سے بھی ملتا ہے۔ دو زوج اور ہیں کہ اس زوج کی اعانت کرتے ہیں جس عضل سے قبض اور بسط دونوں پیدا ہوتے ہیں وہ درمیان پسلیوں کے واقع ہیں مگر بخوبی نائل کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عضل قابض سوا عضل باسط کے ہے یعنی دونوں فعل ایک قسم کے عضل سے پیدا نہیں ہو سکتے اسواسطے کہ حقیقت میں درمیان ہر ایک دو پسلی کے چار عضل ہیں اگرچہ بادی النظر میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک ہی عضل ہے اور جس عضلہ کو ایک گمان کرتے ہیں وہ مٹا ہوا ہے چند لیٹھا سے مویب سے جن میں سے کچھ پوشیدہ ہیں اور کچھ ظاہر ہیں لیف ظاہری اسیہن سے ایک تو وہی ہے جو پسلی کے کنارہ غضروفی سے ملے ہوا ہے ایک وہی جو پسلی کے دوسرے کنارے سے متصل ہے وہ کنارہ قوی ہے اور پوشیدہ لیف سب لیٹھاے ظاہری کی وضع میں مخالف ہیں اور جو لیف کنارے غضروفی پر ہیں وہ سب اپنی وضع میں مخالف ہیں اس لیف کے ہو دوسرے کنارے پر ہیں اور جو قوت لیف کے چار عدد ہوں تو مناسب یہی ہے کہ عضل بھی چار ہوں کچھ تو اوپر موضوع ہوں جن سے بسط متعلق ہو اور کچھ نیچے موضوع ہوں جن سے قبض متعلق ہو۔ اس قیاس سے بھی تجویز کیا جاتا ہے کہ شما رجلا عضلات صدر کا اٹھائیں ایک ہو نیچے۔ سینہ کے عضل کی اعانت دو عضل اور کرتے ہیں جو ترقوۃ سے راس کتف تک آتے ہیں اور پہلے پسلی سے ملکر اسے اوپر کو اٹھا دیتے ہیں جب دو پسلی سینہ کی کشادگی پر معین ہوتی ہے مترجم کہتا ہے کہ اصل کتاب میں ذکر سات زوج عضل کا جو کتف کی تحریک کے واسطے خاص ہیں لگیا انکی تفصیل ہے۔ دو ان میں سے پشت سرے آگئے ہیں ان میں سے ایک اعلا کتف ترقوۃ تک متصل ہوتا ہے اور کتف کو کسی قدر کچ کر کے بطرف سر کے اٹھاتا ہے۔ اور دوسرا زوج اسیہن کا پنج کتف ملتا ہے اور وہ شانہ کو مقابلہ میں سر کے بلند کرتا ہے۔ اور ایک زوج فقرہ اولی سے آتا ہے اور اعلاے کتف سے متصل ہو کر اسکو نزدیک گردن کے کرتا ہے۔ چوتھا زوج عظم لامی سے پیدا ہوتا ہے یہی اعلاے کتف سے متصل ہوتا ہے اور کتف کو بلند کرتا ہے۔ دو زوج آگتی ہیں ان سنان سے جو سینہ اور گردن کے فکروں میں ہیں یہ دونوں زوج شانہ کو پیچھے اور اسفل کی طرف حرکت دیتے ہیں سا توان زوج قطن سے پیدا ہوتا ہے اور شانہ کو پیچھے اور آگے کی طرف اسطرح کھینچتا ہے کہ پیچھے اور اسفل میں بھی جا کر کھینچے۔ متن



جس کا کچھ نام نہیں ہو اور کبھی دغضل نیچے طرح جالی کے پائے جاتے ہیں وہ اس زوج مذکور کے مبین ہوتے ہیں **فصل با پھوپھون**  
**تشریح میں عضل حلقوم کے کل حلقوم کے عضل دو زوج ہیں جو اسے نیچے کھینچتے ہیں ایک تو وہی زوج ہے جو فصل خنجرہ میں**  
 مذکور ہو چکا ہے دوسرا زوج قص یعنی استخوان سرسینہ سے نکل کر چڑھتے چڑھتے متصل لامی کے ہو کر پھر متصل حلقوم کے ہوتا ہے اور یہ  
 کو نیچے کی طرف جذب کرنا ہی حلق کے دغضل میں جنکا نام افتتاح رکھا گیا ہے یہ دونوں عضل نزدیک حلق کے موضوع ہیں اور بقعہ  
 اُتارنے پر اعانت کرنے ہیں **فصل تیرھویں تشریح میں عضل عظم لامی کے عظم لامی کے لیے دو قسم کے عضل ہیں ایک خاص**  
 ہے اور دوسرا مشترک بیچ میں عظم لامی اور ایک اور عضو کے خاص عظم لامی کے تین زوج ہیں ایک زوج دونوں جانبوں  
 طی سے آتا ہے اور اس خط مستقیم کے متصل ہوتا ہے جو اس ہڈی پر واقع ہے یہ وہی زوج ہے جو عظم لامی کو طی تک کھینچتا ہے دوسرا  
 زوج ذقن کے نیچے سے پیدا ہوتا ہے زبان کے نیچے گذر کر اس ہڈی کے اوپر کے کنارے تک پہنچتا ہے اور یہ بھی زوج ہے  
 ہڈی کو بطرف طی کے کھینچتا ہے تیسرا زوج زواید سمیہ جو نزدیک دونوں کان کے ہیں وہاں سے نکلتا ہے نیچے کے  
 کنارے پر اس ہڈی کے جو خط مستقیم اس سے ملتا ہے جو عضل بشرکت اس ہڈی اور دوسرے عضو کے ہے اس کا  
 ذکر اوپر بھی ہو چکا اور آگے بھی ہوگا **فصل چودھویں تشریح میں عضل زبان کے زبان کے حرکت دینے والے عضل**  
 نویں دو جوڑے ہیں جو زواید سمیہ سے آکر زبان کے دونوں کناروں سے متصل ہوتے ہیں اور دو لائے ہیں انکی  
 جاسے نشو اور پر کے مقامات عظم لامی سے ہے اور بیچ میں زبان کے وہ دونوں ملجاتے ہیں اور دو ایسے عضل ہیں جو  
 بشکل توریب متحرک ہوتے ہیں انکا محل نشو ایک پشت پہلو ہے اضلاع عظم لامی سے اور زبان میں یہ دونوں نافذ ہوتے  
 ہیں بیچ میں دونوں عضل طولانی اور دونوں عضل عریض کے اور دو عضل زبان پر پڑے ہوئے ہیں انکو پھیرتے ہیں ان کا  
 مقام ان چھ عضل کے نیچے ہے جو ابھی مذکور ہوئے ان دونوں عضل کی لپٹ زبان میں عرضاً دراز ہوتی ہے اور تمام استخوان فک  
 اسفل سے متصل ہوتی ہے۔ ایک عضلہ تھا زبان کے واسطے ذکر کیا جاتا ہے وہ متصل ہوتا ہے درمیان زبان اور عظم لامی کے اور ان میں سے  
 ایک کو طرف دوسرے کے کھینچتا ہے۔ یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے کہ جو عضلہ زبان کو طول میں موٹھ کے باہر تک کھینچتا ہے وہی اسکو  
 اس قسم کی حرکت بھی دیتا ہو ایسے کہ اسی عضلہ کے واسطے بجائے حوزہ بات جائز ہے کہ حرکت امتدادی کرے جیسے اس عضلہ  
 کے واسطے یہ بھی ممکن ہے کہ بجائے خود کم ہو جائے اور کھینچ جانے کی حرکت کرے **فصل پندرھویں تشریح میں عضل عنق**  
 اور رقبہ کے تھا عنق کے حرکت دینے والے دو زوج ہیں ایک داہنے اور ایک بائیں ان میں سے جس زوج میں تشنج پیدا ہو  
 رقبہ اُسی کی جہت میں شکل توریب یعنی ترجمہ ہو کر کھینچ جاتی ہے اور اگر ہر ایک زوج کسی دونوں طرف کا ساتھ ہی کھینچے رقبہ سیطرف  
 بے توریت کے باطل ہوتی ہے بلکہ بالاستقامت جھکتی ہے اور جب چاروں عضل ساتھ ہی تشنج ہوں رقبہ سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے بدین  
 میل اور کبھی کے **فصل سولھویں تشریح میں عضل سینہ کے سینہ کے حرکت دینے والے عضل کچھ تو ایسے ہیں جو اسکو**  
 کشادہ کرتے ہیں اور ایک قسم دہر جس سے تنگی سینہ کی پیدا ہوتی ہے اور ایک قسم وہ جس سے قبض اور بسط دونوں پیدا ہوتے ہیں  
 کشادگی سینہ کی پیدا کرنے والے تو عضل ہیں ان میں سے ایک عضل حجاب یعنی وہ حجاب جو درمیان اعضائے تنفس اور اعضائے  
 غذا کے عاجز اور مانع ہے اسکی تشریح آگے بیان کریں گے۔ اور ایک زوج انھیں نویں کا تر تو یعنی تنفسی کے نیچے رکھا ہو اسکا



کچھ نام نہیں ہیں دونوں زیادتیان بندھی ہیں چند رباہات سے اور اس غضروف کا سبکی اور طرح جالی نام ہے۔ وزقی اور وہ غضروف جس کا کچھ نام نہیں ہے ان دونوں کے ملنے اور ایک دوسرے کے بعد ہونے سے جو شکل پیدا ہوتی ہے اس سے کشادگی اور تنگی خجرہ کی حاصل ہوتی ہے اور طرح جالی کے وزقی پر اوڑھنے کرنے سے اور ہمیشہ اس کے دھکی کے پاس رہنے سے اور بھی طرح جالی کے وزقی کے اوپر بلند ہو جیگرہ کا کھلنا اور بند ہونا حاصل ہوتا ہے جیگرہ کے آگے اور اس کے نزدیک تین ہڈیاں شکل مثلث واقع ہیں جن میں غظم لامی کہتے ہیں جو شکل لامی ہوتا ہے اس طرح ہے۔ اس ہڈی کی خلقت کا فائدہ یہ ہے کہ قیام گاہ اور تکیہ گاہ ہو اسی مقام سے ایک لیٹ پیدا ہوتی ہے جو خجرہ تک پس خجرہ محتاج ایک ایسے عضلہ کی طرف ہے جو وزقی کو اس غضروف سے ملائے جس کا کچھ نام نہیں ہے اور ایک اور عضلہ کا محتاج ہے جو طرح جالی کو ملا کر بند کر دے اور ایک اور عضلہ اس کو درکار ہے جو طرح جالی کو ترسی اور بے نام کے غضروف سے دور کر دے تاکہ خجرہ کھل جائے جیگرہ کے کھولنے والے عضلہ میں سے ایک زوج وہ ہے جو غظم لامی سے پیدا ہوتا ہے اور آگے وزقی کے اگر گوشت اور ہڈی کر اسی وزقی پر پھیل جاتا ہے جب اس زوج میں تشنج پیدا ہوتا ہے وزقی کو آگے اور اوپر کی طرف ظاہر کر دیتا ہے پس خجرہ کھل کر وسیع ہو جاتا ہے۔ ایک دوسرا زوج اور ہے جس کا شمار عضلہ جلی میں کیا جاتا ہے کہ وہ نیچے کی طرف جذب کرتا ہے ہماری راسے یہ ہے کہ اس زوج کا شمار شترکات خجرہ اور دلق میں کریں۔ مقام نشووان دونوں زوج کا باطن قص یعنی سرسینہ سے وزقی تک ہے اور اگر حیوانات میں اس کے ہمراہ ایک زوج اور ہوتا ہے اور دو زوج اور میں ان میں سے ایک کے دو عضلہ طرح جالی کے پیچھے سے آتے ہیں اور ایک کے ساتھ گوشت اور ہڈی جاتے ہیں جس وقت ان دونوں میں تشنج ہوتا ہے طرح جالی کو اٹھاتے ہیں اور نیچے کی طرف جذب کرتے ہیں اس وقت طرح جالی کی جائی وزقی سے جدا ہو جاتی ہے اور خجرہ کھلی جاتا ہے اور دوسرا زوج ان میں سے آگے دونوں عضلہ طرح جالی کے دونوں کناروں سے آتی ہیں جب ان دونوں تشنج پیدا ہوتا ہے طرح جالی کو وزقی سے جدا کر دیتے ہیں اور عرض میں اس کو دراز کر کے انبساط خجرہ میں اعانت کرتا ہے۔ تنگ کرنے والے عضلہ خجرہ کے ان میں سے ایک تو وہ زوج ہے جو جانب غظم لامی سے آتا ہے اور وزقی سے متصل ہو کر چڑھا ہوتا ہے اور جس غضروف کا کچھ نام نہیں ہے اس پر لپٹ جاتا ہے یہاں تک کہ متحد ہو جاتے ہیں دونوں کنارے اس کے دونوں زردن کے پیچھے اس غضروف کے جس کا کچھ نام نہیں ہے پس جب اس زوج میں تشنج پیدا ہوتا ہے خجرہ تنگ ہو جاتا ہے۔ چار عضلہ اور ہیں جن میں دھکی گمان کرتے ہیں اور دونوں جھکے ہوئے اور باطن میں بیچ میں وزقی اور اس غضروف کے جس کا کچھ نام نہیں ہے متصل ہوتے ہیں جب ان میں تشنج پیدا ہوتا ہے اس عضلہ خجرہ کا تنگ ہو جاتا ہے کبھی بھی گمان کیا جاتا ہے کہ ایک زوج ان میں سے پوشیدہ ہے اور دوسرا ظاہر ہے۔ گلے کے بند کرنے والے عضلہ عمدہ وضع انکی بھی تھی کہ اند خجرہ کے پیدا کیے جائیں تاکہ جس وقت انھیں طرح جالی کو قاطعہ کے نیچے کھینچ لے جائیں اور ضمہ دین اس میں سولے پیدا کیے گئے زوج کر کے اور نکلنے میں اصل وزقی سے اندر ہی اندر طرح جالی کے کناروں تک چڑھتے ہیں اور اس غضروف کی جڑ تک جس کا کچھ نام نہیں ہے دبا دے اور باطن پہنچتے ہیں جب یہ زوج انھیں متصل ہو کر مضبوط کر کے خجرہ کو سترہ بند کرتا ہے کہ وہ عضلہ صدر اور حجاب کی تنگی نفس میں مقاومت کرتا ہے یہ دونوں عضلہ چھوٹے پیدا کیے گئے تاکہ داخل خجرہ میں تنگی نہ واقع ہو اور قوی بنائے گئے تاکہ اپنی قوت سے تدارک کریں اس تھلک کا جو خجرہ کے بند کرنے میں اور سانس کے روکنے میں انھیں کرنا پڑتا ہے اس لیے کہ ان کے چھوٹے ہونے سے اس فعل کے انجام میں کمی پیدا ہوتی تھی ان کے قوی ہونے سے اس کا تدارک ہو گیا۔ یہی راہ سے یہ گذرتے ہیں چڑھتے ہوئے اس قدر انحراف البتہ ہوتا ہے تاکہ دھکی درمیان وزقی اور اس غضروف کے



ایک زوج کی لیفت فقرہ اولی کے دونوں بازوؤں سے ملکر سنہ ثانیہ تک پہنچتی ہے اس زوج کی خاصیت یہ ہے کہ سر کا جھکاؤ وقت لیٹنے کے  
بر حال طبعی قائم کرتا ہے کجیت اپنے مورب ہونے کے۔ چوتھا زوج اوپر سے شروع ہو کر تیسرے کے نیچے بشکل توڑیہ جانب وحشی تک پہنچتی  
ہے اور فقرہ اولی کے بازو سے لازم ہو جاتا ہے۔ پہلے دونوں سر کو پشت کی طرف پھرتے ہیں بدون جھپکنے کے خواہ تھوڑا جھک کر اور تیسرا  
زوج جھپکنے کی کچی کو قائم کرتا ہے اور چوتھا پیچھے سر کو ہٹاتا ہے اور پٹنہا جوتا ہر توبہ اور تیسرا اور چوتھا ان دونوں میں سے جو جھکے گا سر کو کی طرف  
جھکا جائیگا اور اگر دونوں میں نشیخ پیدا ہو سکی حرکت پیچھے کی طرف منقلب ہوتی ہے بدون کچی اور پٹل کے۔ سر اور گردن کے پٹنہ والے  
عضل تین زوج ہیں اندر پیچھے ہوئے اور ایک زوج باہر نمودار ہے ہر ایک فرد اس زوج کی بشکل مثلث ہے جس کا قاعدہ استخوان پشت  
سر ہے اسکی دو سابقین گردن تک اترتی ہیں۔ تین زوج پھیلے ہوئے نیچے اُسکے چند شکاف ہیں اترتے ہیں دونوں جانبوں میں فقر و ن  
کے اور ایک زوج نہایت مائل ہے طرف الجھ کے اور ایک زوج متوسط مابین دونوں جانبوں فقر و ن کے اور اطراف الجھ کے ہے۔  
سر کے جھکانے والے دونوں جانبوں کی طرف دو زوج ہیں جو مفصل راس کے قریب ہیں ایک زوج انہیں کا اُسکی جگہ آگے ہے دوسری زوج  
پٹا ہے درمیان سر اور دوسرے فقرے کے اسطرح ہے کہ ایک فرد اسکی بطرف ہیں اور دوسری بطرف یسار ہوتی ہے اور دوسرے زوج کا مقام  
پیچھے ہے جو جمع ہوتا ہے درمیان پہلے فقرے اور سر کے اسکی فرد بھی ایک دہنے اور بائیں ہوتی ہے ان چاروں میں سے جس عضل میں نشیخ ہو  
سکتا ہے جانبی پوڑا جھکے گا اور جو عضل ایک جانب کے نشیخ ہوں انہیں کی طرف سر جھکے گا بے توڑیہ کے اگر اگلے دونوں عضل شمرک  
ہوں تو سر گول کرے میں اعانت کریں گے اور پچھلے دونوں کی حرکت سر کو پیچھے پٹ دیتی ہے اور چاروں کی حرکت ملکر سر کو سیدھا برابر  
کر دیتی ہے چاروں عضل رست عضل میں چھوٹے ہیں مگر بوجہ اپنی خوبی محل اور پوشیدہ اور محفوظ ہونے تحت عضل دوسرے کے  
اس صدمہ کا یہ خوف دہارک کر لیتے ہیں جو بڑے عضل بوجہ اپنے بڑے ہونے کے برداشت کرنے میں مترجم کتا ہے یعنی بڑے عضل کو جو قوت  
برداشت صدمات کی بوجہ بڑے ہونے کے ہے چھوٹے چاروں عضل باوصف چھوٹے ہونے کے ایسے اچھے اور محفوظ مقام  
پر واقع ہیں کہ بوجہ عملی مقام کے تحمل ان صدمات کے ہو جاتے ہیں اور تدارک اٹھا کر لینے میں متن سر کا جو وجود و باتون کا محتاج  
نہا اور وہ دو امر محتاج دو معین اور مددگار متضاد کے ہیں ایک تو مضبوطی ہے اور متعلق جوڑ کی مضبوطی سے ہے ایسا مضبوط  
ہو کہ حرکات کی اطاعت کم کرے دوسری کثرت عد حرکات کی ہے اور متعلق اسکے ہر مفصل نرم ہوں اور انہیں سستی ہونا  
تجزیہ ہوتی کہ مفصل میں نرمی پیدا کی جائے تاکہ اُس مضبوطی میں آرام اور آسانی ہو جو بہت زیادہ لیٹنے عضلات کے حامل ہوتی ہیں دونوں  
عضلین متخالف حال ہوتے ہیں فتبارک الله احسن المخالقین فصل گیارہویں تشریح میں عضل حنجرہ کے گلا عضو  
غضروفی ہے آواز نکلنے کا آئینہ یا گیا اسکی ترکیب تین غضروف سے ہے ایک تودہ غضروف ہے کہ اُس تک ص پہنچتی ہے اور جس لینے  
حس لمس کا مقام آگے حلق اور نیچے ذقن کے ہے جسے وزقی اور ترسی کہتے ہیں اسواسطے کہ اندر اُسکے گہرا اور اوپر محدود مثل سپر  
کے اور بعض سپر کے ہے دوسرا غضروف اسکے پیچھے متصل گردن کے رکھا ہوا ہے اور ایک ساتھ بندھا ہوا اسکی پہچان یہی ہے کہ کوئی نام  
خاص اُسکا نہیں ہے تیسرا غضروف ان دونوں پر اُٹا پڑا ہوا ہے بہت متصل اُس غضروف کے ہے جس کا کچھ نام نہیں ہے۔ اور وزقی کی  
ملاقات اس تیسرے غضروف سے ہے اتصال کے ہوتی ہے تیسرے اور دوسرے بے نام غضروف کے درمیان میں ایک جوڑ ہے ہر  
جس میں دو فقرے ہیں اُن دونوں میں دو زیادتیان باریک پیوست ہوتی ہیں اُس دوسرے غضروف کی جانب سے جس کا



ہو جائے اور ان دونوں کے اول سے تھوڑا تھوڑا دور ہو جائے ہر ایک ان دونوں عضلوں کے واسطے ایک قدر عظیم پیدا ہوتا ہے جو نیچے جڑ کے گردن پر شامل ہوتا ہے جب اس وترین تشنج ہوتا ہے نیچے کے جڑ کے کوٹھا دیتا ہے۔ ان دونوں عضل کی اعانت کی جاتی ہے۔ دوا و عضل سے چونکہ کے اندر آتے ہیں اور نیچے کے جڑ کے کی طرف اترتے ہیں بیچ میں ایک پست مقام کے ایسے کہ جڑ کا ناگر ان جڑ کا اُس میں تدبیر اور مددگاری زیادہ قوت کی درکار ہے جو وتران دونوں عضلوں سے اگتا ہے۔ وہ ان کے بیچ سے اگتا ہے کناروں سے نہیں اگتا واسطے مضبوطی کے جس عضل سے موٹھ کھولنا اور جڑ کا نیچے اتارنا متعلق ہے ان دونوں کی لیٹ پیدا ہوتی ہے ان زوائد دار سے جو پس گوش میں اتر کر عضلہ واحد کی حد ہو جاتی ہے بعد اُسکے خالص وترین جاتی ہے تاکہ مضبوطی اُسکی زیادہ ہو پھر ایک صورت لبث شکل کر کے نقش ہو کر گوشت سے بھر جاتی ہے اور اسی کا عضلہ بناتا ہے جس کا نام عضلہ طرہ ہے فائدہ اس کا یہ ہے کہ بروقت ہو بچنے آفات کے امتداد سے عرض نہ ہو جائے پھر یہ عضلہ ملتا ہے مقام حیدر کی فک عضل سے ذقن تک اور جو وقت میں تقلص یعنی آئین پیدا ہوتی ہے طبیعی جاسے لبث کو چھپے کی طرف جذب کرتی ہے پس بالضرور نیچے کی طرف جڑ اترتا ہے اور چونکہ نقل طبعی نیچے اترنے پر عین ہے دو ہی عضل اس حرکت میں کافی ہوئے کسی دوسرے عین کی ضرورت نہ تھی۔ چنانچہ کے دو عضل میں ہر طرف ایک ایک لبث شکل واقع ہے ایسے کہ سر اٹھاوہ زاویہ ہر جو خسار کے زاویوں سے پیدا ہوتا ہے اور دو سابقین ہر ایک عضل کی واسطے دراز ہوئیں ایک آئین کی نیچے کے جڑ سے تک اترتی ہے اور دوسری کنارے زوج تک چڑھتی ہے اور ایک قاعدہ خط مستقیم سے ان دونوں میں متصل کیا گیا اور ٹھہر گیا ہر ایک زاویہ اپنے متصل کو دیکھ کر ٹھہر گیا ہے تاکہ اس عضلہ کی واسطے جہات مختلفہ ہوں حال تشنج میں اور اُسکی حرکت مستقیم نہ ہو بلکہ اُس عضلہ کی واسطے طرح طرح کی میل پیدا ہوں جن سے سینے چبانے کا فعل درست ہے **فصل دسویں تشریح میں عضل راس کے سر کی واسطے چند حرکتیں خاص ہیں اور** چند حرکتیں مشترکہ ہیں پانچ گردن کے مہرون کے ساتھ ان حرکتوں سے حرکت تنظیم پر اور گردن جھکنے کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور ہر ایک حرکت دونوں حرکت خاص اور مشترک سے یا بسبیل انتکاس اور سرنگوں ہونے کے بسبیل انعطاف یعنی چیدہ ہونے چھپے کی طرف ہوا یا دہتے اور بائیں کی طرف جھکنے کی ہوا اور ان دونوں کے پچھیں حرکت انعطاف یعنی پٹ کر دیکھنے کی پیدا ہوتی ہے لبث شکل استدارت یعنی سر ایک قوس کسی دائرہ کی طور کرتا ہے اُس مکان سے جو سر کا محیط ہے جو عضل سر کو خاص دائرہ گردن کرتے ہیں ذقن کہ دونوں جانب سے وارد ہوتے ہیں ایسے کہ یہ دونوں اپنی لیٹ کو لیے ہوئے ہوتے ہیں پس گوش اُنکے جانب فوقانی ہے اور استخوان سرینہ اُنکی جہت تحتانی ہے اور اسطرح لبث ہو کر چڑھتے ہیں کہ اکثر گمان کیا جاتا ہے کہ ایک ہی عضلہ ہے اور کبھی دو کا دھوکا ہوتا ہے اور کبھی میں اس لیے کنارہ ایک ان دونوں کا ساتھ ہو کر آئین دو سر پیدا ہوتے ہیں جب ایک عضل متحرک ہوتا ہے تو سرنگوں ہو کر کسی شق کی طرف جھک جاتا ہے اور جب دونوں عضل متحرک ہوتے ہیں تو سر آگے کی طرف مائل ہوتا ہے بے اس کے کہ کی طرف کج ہو۔ جو عضل سر اور گردن دونوں کو سرنگوں کرتا ہے وہ ایک زوج ہے مری کے نیچے رکھا گیا پہلا اور دوسرے فقرے کی طرف خالص ہو کر آتا ہے اور ان دونوں سے ملکر پر گوشت ہوتا ہے اگر اس زوج کا وہ جز متحرک ہو جو عضل مری کے ہے فقط سر جھکے گا اور اگر وہ جز دھچکا کر مقام تمام کو بھی جو دونوں فقروں پر عمل کرے تو سر اور گردن دونوں آگے کی طرف جھکیں گے فقط سر کے چھپے پٹانے والے عضل چار زوج ہیں چھپے ہوئے مدون نیچے ان ازواج کے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان ازواج کا مقام روئیدگی مفصل کے اوپر کوئی نہیں سے سانس تک آتا ہے اُس کا مقام روئیدگی وسط خلف سے دور واقع ہے کوئی آئین سے انجم تک آتا ہے اُس کا مقام روئیدگی وسط خلف میں ہے ان چاروں میں سے ایک وہ زوج ہے جو فقرہ اولی کے دونوں بازوؤں تک آتا ہے اور پراس زوج کے ہو کر جو دوسرے سنہ تک پہنچتا ہے اور



کے اصلی اجزاء سے انکی تیز نہیں ہو سکتی اسلیے کہ ہونٹ خود عضوی نرم ہے کہ سین ہڈی نہیں ہے **فصل آٹھون تشریح میں عضل منخرین کے**  
 کنارے تھنوں کے انہیں دو عضل چھوٹے قوت و متصل ہوتے ہیں چھوٹے ہونکی منفعت ہے تاکہ تنگی نہ واقع ہو جبکہ میں اور عضلات کے  
 جسکی طرف حاجت زیادہ ہے ایسے کہ حرکات اعضاے رخسارہ اور لب کے عدد میں بھی زیادہ ہیں اور دوا دوش بھی انکو زیادہ ہے اور  
 ہمیشہ حرکت رہتی ہے اور حاجت انکی حرکت کی نسبت تھنوں کی حرکت کے زیادہ ہے۔ قوی ہونا ان عضلات کا اس جهت سے ہے کہ  
 جو نرمی تھنے میں ہڈی ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اسکا تدارک کریں اور کسب قدر سختی آجائے انکی آمد گائوں کی طرف سے ہے  
 اور گال کی لیف سے پہلے ملتے ہیں گائوں کی طرف سے انکی آمد کا فائدہ یہ ہے کہ حرکت تھنوں کی اسی طرف سے ہوتی ہے **فصل**  
**نویں تشریح میں عضل فک سفلی کے** نیچے کے جبرے کو خاص کر جو حرکت ہوئی اور اوپر دالے جبرے کو حرکت ہونئی  
 اس میں چند منافع ہیں ایک تو یہ ہے کہ نیچے کا جبر اب نسبت اوپر کے سبک ہے یعنی اور اعضا کا بوجھ اس پر نہیں ہے اور سبک کو حرکت  
 دینا نسبت گراں بار کے اچھا ہے دوسری منفعت یہ ہے کہ چونکہ اوپر کا جبر اعضاے شریفہ پر شامل ہے مثل ناک اور آنکھ کے  
 اسکی حرکت سے ان اعضا کو تکلیف ہوتی اور نیچے کا جبر چونکہ ان اعضا سے الگ ہے اسکی حرکت ان اعضا پر کسی طرح کا گزند نہیں پہنچاتی  
 تیسری منفعت یہ ہے کہ اگر اوپر کے جبرے کی تحریک آسان بھی ہوتی تو اسکا جوڑ جو سر کے جوڑ سے ملا ہوا ہے اس میں مضبوطی کی احتیاط  
 کامل باقی نہ رہتی حرکتیں نیچے کے جبرے کی محتاج اسکی نہیں ہیں کہ میں سے زیادہ ہوں موندھ کھولنا اور پھیلانا اور موندھ بند کرنا اور چھلانا  
 اور پسینا۔ موندھ کھولنے کی حرکت جبرے کو نیچے آتا رہتی ہے اور بند کرنے کی حرکت جبرے کو اونچا کرتی ہے اور پسینے کی حرکت جبرے کو پھرتی ہے  
 اور دونوں طرف جھکاتی ہے۔ اس بیان سے ظاہر ہوا کہ حرکت اطباق یعنی بند کرنے کی حرکت کیواسطے عضل ایسے چاہیے جو اوپر سے  
 اترتے ہوں بجانب فوقانی تشخ ہوں اور کھلنے کی حرکت اسکے خلاف ہے اور پسینے کی حرکت بالتوریب حاصل ہوتی ہے اسبوجہ سے  
 حرکت اطباق کیواسطے دو عضل پیدا کیے گئے اور انکی شناخت اس طرح پر ہوتی ہے کہ دو عضل کنٹھی کے نام سے پہچانے جاتے  
 ہیں اور مقسین انکا نام ہے۔ انسان میں ان دونوں کی مقدار چھوٹی مقرر کی گئی اسلیے کہ جس عضو کی تحریک اسے متعلق ہے وہ بھی چھوٹا ہے اور  
 ایسی نرم ہڈی کا ہے کہ چبانے کے قابل ہے اور وزن میں سبک ہے ایسے کہ جو حرکات اس عضو سے بند رہیں ان دونوں عضل کے صادر ہوتے  
 ہیں وہ بھی سبک ہیں۔ اور حیوانات میں نیچے کا جبر اب نسبت انسان کے جبرے کے بڑا اور گراں پیدا کیا گیا اور تحریک جو متعلق حیوانات  
 کے جبرے سے ہے اسکی اتنی قسمیں ہیں نہش یعنی کاٹ کھانا اگلے دانوں سے اور قطع یعنی کاٹنا جس سے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور کہم  
 یعنی ایسا کاٹنا کہ اسکا اثر معلوم ہوا اور قلع یعنی اکھڑنا اس اکھڑنے کی حرکت میں جبرے کو ایک دھتھی کرنی پڑتی ہے۔ یہ دونوں عضل نرم  
 ہیں اسلیے کہ انکا سیدہ یعنی دماغ جو ایک جرم بنایت نرم ہے ان دونوں عضلے سے نہایت قریب ہے اور ان دونوں میں اور دماغ کے بیچ میں  
 سوائے ایک ہڈی کے اور کوئی ہڈی نہیں ہے بائیں لحاظ اور بھی اس خوف سے کہ چونکہ ان دونوں کو دماغ سے آفات سے اور اوجاع میں  
 شراکت ہے ایسا نہ کہ کوئی آفت ان پر ہوئے اور بوجھ مشارکت کے دماغ تک منتقل ہو کر منجر بسام ہو جائے خواہ اور کس طرح کا گزند ہو چاہے اس لحاظ سے  
 خالق تعالیٰ نے انکو نزدیک محل نشو و نما کی غف کی اور دماغ کی شرکت سے انکو باز رکھا نہج کی دو ہڈیوں میں اور واپار کر دیا انکو ایک پوشش میں جو  
 مشابہ ایک طاق کے ہے جو دو ہڈیوں کے زنج اور بندہ یوں ان ثقبوں سے متحم ہوتی ہے جو دار پار ان دونوں کے ساتھ گزرتا ہے اور اس کے  
 اگر وہ ان دونوں پر لباس کیے ہوئے ہیں۔ اور اسکی گزراہ ایک مسافت صالحہ پر قرب میں نوج کے واقع ہے تاکہ جو ہر ان دونوں کا کہ سخت



جب اوپر کی پلاک کی طرف چلے تو محتاج چمپدگی اور پٹنے کا ہوگا۔ پھر چونکہ اوپر کی پلاک محتاج دو حرکتوں کی تھی یعنی کھلنے میں آنکھ کے محتاج ارتجاع اور بلند ہونے کی اور بند ہونے میں محتاج انحدار اور پست ہونے کی اور بند ہونا محتاج ایک ایسے عضلہ کا ہو جو نیچے کی طرف جذب کرے اس ضرورت سے چارہ کار نہیں تھا کہ عصب پلاک میں شل کی طرف رجحان ہو کر آئے اور پھر بلند ہو جائے۔ اور اس وقت بھی دو حال سے خالی نہیں یا تو ایک ٹھہر کر رہے پلاک کے متصل ہو یا پچھلے پلاک کے پونچھے اگرچہ میں پلاک کے پونچھا تو جو حد قدر چھنے والا ہر طرف وسط کے اُسے ڈھانچ لیتا اور اگر کنارے پر پونچھا تو فقط ایک ہی طرف سے متصل ہوتا اور اچھی طرح پلاک بند نہ سکتی بلکہ توریب پیدا ہوتی جس طرف ٹھہر طاقی و تر ہوتا اور تفتیش زیادہ ہوتی اور دوسری جانب کم ہوتی پس اچھی طرح چسپیدگی پلاک کی برابر ہوتی بلکہ چسپیدگی پلاک کی شل صاحب لقوہ کے ہوتی اس واسطے دو عضلہ پیدا کیے گئے جو دونوں کو یونہی طرف سے اگر پلاک کو نیچے کی طرف برابر جذب کرتے ہیں۔ کھلنا پلاک کا چونکہ ایک ہی عضلہ سے ہو سکتا تھا جو وسط پلاک سے اگر اُس کے دتر کا کنارہ پلاک کی باڑھ پھیل جائے اور جب اُس میں تشنج پیدا ہو تب پلاک کھل جائے اس واسطے ایک ہی عضلہ پیدا کیا گیا کہ بظا مستقیم درمیان دونوں جھلیوں کے اترتا ہو اور چوڑا ہو کر اُس جرم سے متصل ہوتا ہو جو شبیہ غصروف کے نیچے مثبت مزہ کے بجھا ہو فصل تشریح میں عضل رخسارہ کے رخسارے کے واسطے دو حرکتیں ہیں ایک حرکت اُسکی نیچے کے جڑے کی تابع ہو دوسری بشرکت ہونٹھ کے ہوتی ہو جو حرکت رخسارہ کی جڑے کے تابع ہو اُسکا سبب عضل اسی جڑے کے ہیں اور جو حرکت بشرکت ہونٹھ کے ہو اُسکا سبب یہ ہے کہ ایک عضلہ رخسارے اور ہونٹھ میں مشترک ہو اور یہ عضلہ مشترک ہر ایک رخسارے میں چوڑا ہو کر پھیلا ہو اور اسکا نام وجہ ہے۔ یہ دونوں عضل چار چار جزو سے مرکب ہیں اسلیے کہ لیف ان میں چار مقاموں سے آتی ہو ایک لیف کا جائے نشو و نما یعنی ہنسل ہو اور اُسکی نمایات دونوں ہونٹھوں کے کنارے سے اسفل تک متصل ہوتی ہیں اور ہونٹھ کو نیچے کی طرف سے بصورت توریب جذب کرتی ہیں۔ دوسری لیف کا مقام نشو و نما سینہ اور ہنسل دونوں جانب سے ہے کہ انکی لیف لشکل مورب چلتی ہو اور داہنے طرف جو پیدا ہوئی ہو اُس لیف کو جو بائیں طرف سے نکلی ہو تقاطع کر کے درآتی ہو پس لیف داہنے طرف والی ہونٹھ کے نیچے کے بائیں کنارے سے ملتی ہو اور بائیں طرف والی اس کے برعکس ہو یعنی ہونٹھ کے نیچے کے داہنے کنارے سے ملتی ہو۔ جبوقت اُس لیف میں تشنج پیدا ہوتا ہو ہونٹھ تنگ ہو کر آگے کی طرف نکل آتا ہو جیسے ڈورا ٹھیلی کے سوراخ میں کھینچنے سے اُسکا ہونٹھ بند ہو کر کچھ جاتا ہو۔ تیسری لیف کی پیدائش کا مقام وہ کنارہ شانہ کا ہے جسے اخزم کتف کہتے ہیں اور لیف متصل ہوتی ہو اور پر جائے اتصال ہونٹھیں عضل کے اور ہونٹھ کو دونوں جانبوں میں اچھی طرح جھکاتی ہو جو تھقی لیف سناسن رقبہ سے پیدا ہوتی ہو اور کانوں کے سامنے گذرتی ہوئی رخسارے کے اخیر سے متصل ہوتی ہو اور رخسارے کو حرکت ظاہری دیتی ہو کہ ہونٹھ بھی اُسکی تعبیت سے متحرک ہوتے ہیں کبھی بعض آدمیوں کی خلقت میں کان کی جڑ کے قریب ہو جاتی ہو اور متصل ہو کر اُسکے کان کو حرکت دیتی ہو فصل ساتویں تشریح میں عضل شفقت کے ہونٹھ کے عضل ایک تو مشترک ہونٹھ اور رخسارے میں ہے جسکا ذکر ابھی ہو چکا اور عضل خاص اسکے چار ہیں دو انہیں سے کانوں کے اوپر کی جانب سے آتے ہیں اور قریب کانوں کے کنارے سے ملتے ہیں اور دو نیچے کی طرف سے ان چاروں میں ہونٹھ کے ہلانے کی کفایت ہو اسلیے کہ انہیں کا اگر ایک متحرک ہوتا تو کجا ہونٹھ کی ہلتی اور جب انہیں کے دو ملکر دو طرف متحرک ہوتے ہیں ہونٹھ کی چاروں طرف کی حرکت تمام ہوتی ہو اور ان چار حرکتوں کے سوا ہونٹھ کے واسطے اور کوئی حرکت نہیں ہے۔ یہ چاروں لیف اور کنارے عضل مشترک کے جرم میں ہونٹھ کے اس طرح مل گئے ہیں کہ ہونٹھ



ہوتی ہے۔ عضل کے اعضا میں انکا حجم پیدا ہوتا ہے کہ یہ پٹھہ نمبر ایک حصہ کے واسطے استخوان باریک کے ہوجاتا ہے اور جتنا اپنی اصل اور مبدا سے دور تر جاتا ہے اسی میں وقت اور باریکی پیدا ہوتی جاتی ہے بالکل اگر بائیں ہاں باریکی و تراکت تحرک ایک اعضا کی اس سے متعلق ہوتی ہے۔ من فساد ظاہر پیدا ہوتا ہے اسی حکمت سے خالق تعالیٰ نے ایسی تدبیر کی کہ پٹھہ کے جرم کو غلاظت اور گندگی عطا فرمائی اس طرح پر کہ جو جرم اس سے پیوند کی جاتی ہے اسکو رباط کے ساتھ بٹ دیا بطورین کے اور دونوں کے پٹھہ میں جو جگہ خالی تھی اس پر گوشت اگادیا اور جھلی سے اسکو ڈھانپ دیا اور اسکو پیچ میں مثل عود کے اس طرح پر جگہ دی کہ وہ مثل محور کے جو ہر عصب قرار دیا جاتا ہے اور ان سب پیروں سے ملکر ایک عضو پیدا ہوتا ہے جسکی ترکیب عصب اور عصب اور ان دونوں کی ایف اور وہ گوشت جو بھرنے والا خالی جگہوں کا اور جھلی جو اسکو ڈھانپنے ہوئے ہے اتنے اجزا سے ہوتی ہے اسکا نام عظم عضل رکھتے ہیں اور یہی وہ عضو ہے کہ جب سٹمتا ہے اسوقت جو وتر کہ مرکب رباط اور عصب نافذ عضلہ سے ہے ہر بجانب عضو کے کھینچتا ہے ہر تشنج پیدا ہوا کہ عضو کھینچ جاتا ہے اور جب عضل میں انبساط پیدا ہوتا ہے وتر سترخی ہوکر ڈھیلا ہوجاتا ہے اور عضو منبسط و در ہوجاتا ہے۔ **فصل دوسری تشریح میں عضل وجہ کے ظاہر ہے کہ عضل وجہ کے تعدا میں برابر اعضا سے متحرک کے** جو وجہ میں ہیں درکار ہیں اور اعضا سے متحرک وجہ میں اتنے ہیں۔ پیشانی اور دونوں گوشہ چشم اور اوپر کی دو ٹکین اور دونوں خستہ بشرکت دونوں ہونٹوں کے اور دونوں ہونٹ اور ان دونوں کی حدیں اور دونوں کنارے ہونٹوں کے اور نیچے کا جبر **فصل تشریح میں عضل پیشانی کے** پیشانی حرکت کرتی ہے بذریعہ ایک عضلہ باریک کے جو چوڑا اور جھلی دار ہے اور نیچے پیشانی کی جلد کے پھیلا ہوا ہے اور خوب جلد سے ملا ہوا ہے گویا قرام جلد میں داخل ہے اور اسکا جزو ہے اسی جہت سے جلد کا چھلنا ایسیب عضلہ کے نہیں ہوتا اور عضو متحرک اس عضلہ سے بدون وتر کے ملتا ہے ایسیلے کہ متحرک اس مقام پر فقط ایک چوڑی جلد ہے جو سبک ہے ایسی چکر کا ہلانا وتر سے آسان نہیں ہے اسی عضلہ کی حرکت سے دونوں ابرو بلند ہوتے ہیں اور انکے کوئی بند ہونے میں اسی عضلہ سے مدد پہنچتی ہے کہ یہ ڈھیلا ہو کر گر پڑتا ہے۔ **فصل چوتھی تشریح میں عضل مقبلہ کے** گوشہ چشم کے حرکت دینے والے چھ عضل ہیں چار انہیں سے نیچے اوپر اور دونوں باقیوں یعنی کوئے ہیں ہر ایک انہیں کا جہت خاص میں حرکت کرتا ہے۔ اور دو عضل بوضع تو ریب یعنی ترچھے واقع ہیں جن سے حرکت دوری پیدا ہوتی ہے اور مقبلہ کے پیچھے ایک عضلہ اور ہے جو عصبہ مجوزہ کی واسطے جسکا ذکر ہم آگے کر چکے دعامة اور ستون بناتا ہے ایسیلے کہ وہ عضلہ اسی عصبہ سے اور جو چیز اس عصبہ میں متعلق ہوتا ہے اور اسے پھیر لاتا ہے اور اس کے ایسے استرخا کو جسکی وجہ سے وہ عصبہ باہر نکل آئے منع کرتا ہے اور بروقت تیز دیکھنے کے اس عصبہ کو ضبط کرتا ہے یہ عضلہ ایسا ہے کہ اسکی رابطی جھلیوں کی واسطے گوشہ دار ہونا ایسا پیدا ہوا ہے کہ اسکی صورت میں شک پیدا ہوا بعض علماء تشریح اسکو عضلہ واحد جانتے ہیں اور بعض اسکو دو قرار دیتے ہیں اور بعض تین کے بھی قائل ہیں بہر حال ہر اسکا ایک ہی ہے **فصل پانچوین تشریح میں عضل جفن کے** نیچے کی پلک چونکہ محتاج حرکت کی نہیں ہے ایسیلے کہ غرض پوری اور تمام ہوجاتی ہے اوپر کی پلک کی حرکت اس واسطے کہ آنکھ کا بند کرنا اور تیز دیکھنا دونوں اسکی حرکت سے تکمیل پاتی ہے اور توجہ خداوند تبارک و تعالیٰ کی آلات کی کمی جب قدر ممکن ہو مصروف ہے جب تک کہ کمی آلات سے کوئی خلل نہ واقع ہو ایسیلے کہ بہت آلات ہونے میں جو اقسیم ہیں وہ نچوینی معلوم ہیں۔ اگرچہ یہ بھی ممکن تھا کہ اوپر کی پلک ساکن رہتی اور نیچے کی متحرک ہوتی مگر غایت مصلحت ہے ان کی مصروف اسی بات پر ہوتی کہ جو افعال جن مبادی سے لیے جائیں ان افعال کو اپنے مبادی سے قربت حاصل ہوا اور توجہ اسباب کی طرف غیایت کے نہایت متدل طریقہ پر اور نہایت استوار اور مضبوط راہ پر ہوا اور چونکہ اوپر کی پلک بہت اعصاب سے قریب تر ہے اور عصب



بھی حاصل ہوتی ہے اور اضطراب اور غرض سے اس ہوجاتی ہے حقیقت میں کسب چ میں رکھا ہوا ہے اگرچہ سبب انحصار کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بجانب وحشی مغرب ہے۔ کونکے ساتھ استخوان ذورتی آگے کے جانب سے ربط مفصلی پانی ہے اور یہ ذورتی عقب سے آگے اور پیچھے کی طرف سے تینوں ٹہریوں رُسنغ کے ذریعہ سے متصل ہے اور وحشی کی جانب میں بذریعہ استخوان خردی کے عقب سے متصل ہے۔ نزدیکی لسی ہڈی ہے کہ چاہیں اُسے ایک استخوان مفرد قرار دیں اور چاہیں اُسے چوتھی ہڈی رُسنغ کی شمار کریں عقب کونکے پیچھے موضع ہے اور سخت ہے اور خلف کی جانب اُس میں استدارت ہے تاکہ صدر سے اور آفات کی مقاومت کرے نیچے سے چٹنی ہے تاکہ چلنے میں برابر قدم اچھی طرح رہے اور جان پر قدم ٹھہرا جائے وقت کھڑے رہنے کے اچھی طرح منطبق ہو اور مقدار اسکی ٹہری پیدا کی گئی تاکہ بدن کے اٹھانے میں مستقل ہے اور شکل مثلث مائل بطول پیدا کی گئی پھر رفتہ رفتہ چلی ہوئے ہوتے تمام ہوجاتی ہے اور نزدیک انحصار کے بجانب وحشی پہونچ کر مضمحل ہوجاتی ہے تاکہ تقسیم انحصار کی درجہ بدرجہ پیچھے سے اسکے درمیان تنگ گھٹتی بڑھتی جائے۔ رُسنغ کی چاروں ہڈیاں ہاتھ کے رُسنغ کے نسبت مختلف ہیں اس طرح کہ ہاتھ کے رُسنغ بنظر صاف واحد کے ہیں اور قدم کے رُسنغ میں دو صیفین ہیں اور یہی اختلاف ہے کہ قدم کے رُسنغ کی ہڈیاں چار ہیں اور ہاتھ کے رُسنغ کی سات ہیں اس کی وحشی میں نیچے ہے کہ ہاتھ میں حاجت حرکت کی اور شامل ہونے کی نسبت قدم کے زیادہ ہے ایسے کہ اکثر صنعت قدم ہی ہے کہ ثبات اچھی طرح ہو اور کثرت اجزا اور مفصل استمساک میں بھی مضر ہوتی ہے اور جبریز ہر قدم جتنا ہر کثرت حصول سترخا اور انفرج پیش از حد کے اُس میں بھی ضرر پیدا ہوتا جیسے اگر بالکل بے جوڑ ایک ہی ہڈی رُسنغ کی ہوتی تو انبساط معتدل اور ملائم قوت ہونے کی وجہ سے دوسرا ضرر پیدا ہوتا۔ یہ بات معلوم ہونے کی کہ کثرت شامل ہونا اُس عضو سے اچھی طرح بنتا ہے جسکے اجزا بہت اور چھوٹے چھوٹے ہوں اور استقلال اور ثبات اُس عضو سے خوب ہوتا ہے جسکے اجزا کم اور مقدار میں بڑے ہوں مشط قدم باخ ٹہریوں سے بنایا گیا ہر ایک ہڈی سے ایک انگلی متصل ہوتی ہے جس قدم میں پانچ انگلیاں ہوں اور ایک ہی صفت میں تین ہوتی یعنی کوئی انگلی تین اور پورا صفت آگے نہ ایسے کہ حاجت مضبوطی کی پاؤں کی انگلیوں میں زیادہ ہے جس طرح قبض اور اشتمال کی حاجت ہاتھ کی انگلیوں میں زیادہ ہے۔ سو اسے انگلی کے پاؤں کے ہر ایک انگلی تین سلامیات سے مرکب ہے اور انگلی تھاد و سلامیات سے۔ اب ہم نے کل ہڈیوں کا حال اور انکی تشریح بقدر کفایت بیان کر دی ہے سب ہڈیاں اگر شمار کیا میں تو دو سو اڑتالیس ہوں گی ان ہمسامیات اور عظم لامی جو شبیر پیرنا میں کے نام سے ہے داخل نہیں ہے۔ یہاں تک ہڈیوں کی تشریح تمام ہوئی جملہ دوسرا تشریح عضل میں اور اس میں تین فصلیں ہیں فصل پہلی جملہ دوسرا تعلیم پانچویں بیان عام عصب اور عضل اور وتر اور رباط کا۔ چونکہ تمام ہوتا حرکت ارادیہ کا اعضا سے بدون ایک قوت قابضہ کے جو دماغ سے بذریعہ عصب کے پیدا ہوتی ہے نہیں ہو سکتا ہے اور عصب کا یہ حال ہے کہ اسکا متصل ہونا ہڈیوں سے جو حقیقت اصول اعضا سے مقررہ حرکت میں بقصد اول میں بخوبی درست نہیں ہو سکتا ایسے کہ ہڈیاں سخت ہیں اور عصب نرم اور لطیف ہے باین نظر لطف مقتضائی نے شامل حال ہونا ہڈیوں سے ایک ایسی چیز پیدا کی جو مشابہ عصب کے ہے اور اسکا عصب اور رباط نام رکھا جاتا ہے چھبے کے ساتھ اسکو جمع کیا اور سطح پر درآوردہ کیا اور ملا دیا کہ چھبے اور رباط بنظر لاشی واحد کے معلوم ہوتے ہیں۔ اور پھر چونکہ وہ جرم جو عصب اور رباط میں ہوتا ہے ہر حال میں باریک ہوتا ہے ایسے کہ چھبے کی زیادتی حجم کثرت وصول طرف اعضا کے مقام روئیدگی میں مقدار متدبہ کو نہیں پہونچتی اور نہ اسکی خلافت بقدر کافی ہوتی اور حجم چھبے کا نزدیک نسبت ایسا ہوتا ہے کہ جرم دماغ اور نخاع اور جرم اس اور فجاج عصب اس جرم کے تحمل ہوں پس اگر تھریک اعضا کی عصب کے متعلق ہوتی اور چھبے اپنے حجم لائق یہ بھی باقی رہتا خصوصاً اس حجم پر جو وقت تعلیم و تدریس دار



اور اس قصبہ صفر کے واسطے اور کبھی منفیتیں ہیں کہ عصب کو اور جو کین پنج میں ان دونوں کے ہیں ٹھانپتا ہے اور قصبہ کبریٰ کے مفصل  
 قدم میں مشارکت کرتا ہے تاکہ مضبوط اور قوی ہو جائے وہ مفصل جس سے انبساط قدم اور اسکا دھرا پیدا ہوتا ہے **فصل اسیسویں** زانو  
 کے مفصل کی تشریح میں زانو کا جوڑ پیدا ہوتا ہے دخول سے اُن دو زیادتوں کے جو کنارے پر ان کے اُن دو فقرہ میں  
 پیدا ہوتی ہیں جو کنارے پر راتخا ان ساق کے واقع ہیں اور ان دونوں کی مضبوطی ایک رباط پیچیدہ اور ایک رباط جوازہ رجا ہوا ہے اور  
 دو رباط قوی دونوں جانب سے جنکا مقدم درست ٹیچہ گیا ہے بذریعہ رصفہ کے جو میں رکبہ ہے اور رصفہ گول ہڈی پر مثل سنگریزہ کے  
 اسکی منفعت یہ ہے کہ جس چیز کا خوف بوقت زانو پر بیٹھنے کے یا بروقت لٹک کر بیٹھنے کے پھٹ جانے اور اتر جانے سے ہوتا ہے اس کے  
 بچاؤ کی مقادست کرتا ہے اور ستون دیا گیا مفصل عنقہ نقل بدن اپنی حرکت سے کرتا ہے اور اس کے مقام آگے کی جانب مقرر کیا گیا ایسے کہ اکثر  
 دشواری چھیدگی کی اسی طرف عارض ہوتی ہے اور پشت کی طرف پیچیدگی سخت نہیں ہوتی اور دونوں طرف تھوڑی سی پیچیدگی ہوتی ہے لیکن  
 ساری پیچیدگی آگے کی طرف ہے اور سبک دشتی بروقت برخاست کے اور زانو پر بیٹھنے وغیرہ کے ہوتی ہے اور خدا کو بہتر معلوم ہے **فصل سیسویں**  
 قدم کی تشریح میں قدم کی خلقت اس واسطے ہے کہ وہ آلہ ثبات اور ٹھہرنے کا اور اسکی شکل آگے کی جانب لائینی بنائی گئی تاکہ کھڑے  
 ہونے میں اعتماد پر احانت دے اور اس کے واسطے انحصار یعنی تغیر کھٹ پاکی پیدا کی گئی کہ متصل ہے جانب النسی کے تاکہ میل قدم کا بروقت  
 کھڑے ہونے کے خصوصاً وقت مشی کے خلاف جہت میں پاؤں آگے بڑھے ہوئے کے ہو کہ مقادست اس اعتماد کی جو واجب ہے پاؤں کی  
 استقلال میں بروقت آگے بڑھانیکے واسطے نقل مکان کے حاصل ہو اور قوام میں اعتدال بھی ہو جائے یہی ایک منفعت ہے کہ دور کی  
 چیزوں کے پاس جانا ہو سکے اور کچھ گز نہ پہنچے اور شامل ہونا قدم کا ان چیزوں پر جو شاہ درج یعنی زینہ کے ہیں اور ان تیزیوں پر جو صعود کے  
 مقامات پر بنائی گئی ہیں اچھی طرح سے ہو۔ قدم بہت سی ہڈیوں سے ملکر بنا دیا گیا اور اس کے بہت سے فائدہ ہیں انہیں سے ایک یہ  
 ہے کہ قدم چپان خوب ہوتا ہے اور زمین جس قدر قدم کے نیچے آتی ہے خوب چھپ جاتی ہے اگر اس کے چھپانے کی ضرورت ہو ایسے کہ قدم بھی  
 اپنے ماتحت کی چیز کو ایسا چھتا ہے جس طرح سے ہاتھ کی ٹھہ میں کوئی چیز بند کر لی جائے اور جیسا کہ چیز پاؤں کے نیچے آئی جسکے اجزاء میں  
 حرکت کی آمادگی ہو اس کے تھانے اور روکنے میں یہ صورت جو قدم کی ہے بہت بکار آمد ہوتی ہے اور خوب کام دیتی ہے نسبت اس کے کہ ایک ہی کڑے  
 سے اسکی ساخت ہوتی ہے۔ اور ایک منفعت یہ ہے جو بار بار بیان کی گئی کہ بہت سی ہڈیوں میں سے اگر ایک ٹوٹ جائے تو سب بیکار نہیں  
 ہوں چھبیس ہڈیوں سے قدم مرکب ہے کعب ہے کہ جس سے جوڑ کی تکمیل ساق کے ساتھ ہوتی ہے اور عصب ہے کہ ثبات میں اس پر اعتماد ہوتا ہے اور  
 نہورقی ہے کہ وہ انحصار سے متعلق ہے اور چار ہڈیاں رنغ کی اُن سے مشط میں اتصال ہوتا ہے اور ایک ہڈی نزدیکی شکل مسدس کہ  
 بجانب وحشی موضوع ہے اس کے جہت سے اس جانب ثبات قدم کا زمین پر اچھی طرح ہوتا ہے اور پانچ ہڈیاں مشط کی ہیں کعب انسان  
 کے قدم میں بنسبت دیگر حیوانات کے زیادہ کعب یعنی پیچیدگی رکھتا ہے گویا کہ یہ ہڈی قدم کی سب ہڈیوں میں اشرف ہے کہ اسکی  
 منفعت حرکت میں سب سے زیادہ ہے جس طرح سے عقب جل کے ہڈیوں میں اشرف ثبات کی منفعت میں کعب رکھا ہوا ہے بچپن  
 و کنارہ کے جو آئیوا لے ہیں دونوں قصبوں سے اور وہ دونوں شامل ہیں کعب پر جمیع اطراف سے یعنی اوپر نیچے اور دونوں  
 جانبوں وحشی اور النسی سے کعب کے دونوں کنارے عقب کے دونوں فقرہ میں داخل ہوتے ہیں اس طرح کہ جس طرح گڑے کوئی چیز داخل  
 ہو کعب ساق اور عقب میں اس واسطے ہے کہ اس کے ذریعہ سے انکا دونوں میں اتصال بخوبی ہو جاتا ہے اور جو لائن دونوں کے درمیان ہوتی ہے

۱۱۱- انحصار وہ رباط جو عصب و تھانہ میں ہے



ٹھوکتا ہے پس پٹ بنائے اُسکے صدر سے۔ ناخن کی پیدائش ہمیشہ مقرر کی گئی اسلئے کہ وہ ایسے مقام میں ہو جہاں شگافتہ ہونا اور ریزہ ریزہ ہونا ہمیشہ ہوتا ہے۔ **فصل چھیسویں** عانی یعنی پیر کی ہڈیوں کی تشریح میں نزدیک سرین کے دو ہڈیاں دہانے بائیں میں ہیں کیچ میں ایک مفصل موثق سے ملتی ہیں اور وہ دونوں مثل بنا کے ہین کل اوپر کی ہڈیوں کے واسطے اور حامل اور نائل نیچے کی ہڈیوں کے واسطے ایک ہڈی ان دونوں میں سے چار حصوں تقسیم کی گئی ہیں جو حصہ جانب وحشی یعنی پیر دنی کے متصل ہے اُسکو حرفہ او عظم خاصہ کہتے ہیں اور جو حصہ متصل آگے کے ہے وہ آخوان مانہ ہے اور جو حصہ متصل خلف کے ہے وہ عظم الورک ہے اور جو حصہ متصل اسفل انسی کے ہے اسکا نام حق الخ یعنی شش ہان ہے اسلئے کہ وہ گڑھا کہ حسین ران کا گول سرا داخل ہوتا ہے اسی چوتھے حصہ میں ہے اس ہڈی پر شریف شریف اعضا رکھے گئے ہیں جیسے مثانہ اور رحم اور اعضاء خانی مردوں کی اور مقعد اور سُرُم یعنی دہان روده کہ جو مخج ثقل ہے۔ **فصل چھیسویں** کلام محل پاؤں کی منفعت میں خلاصہ کلام پاؤں کی منفعت میں یہ کہ پاؤں سے دو فائدے ہیں ایک تو ٹھنڈا اور قائم ہونا یہ قدم سے متعلق ہے۔ دوسرے جگہ بدن برابر جگہ ہو خواہ اونچی نیچی ہو یہ ران اور ساق سے متعلق ہے۔ قدم میں جب کوئی آفت پہنچتی ہے ثبات اور قوام دشوار ہوتا ہے چلنا دشوار نہیں ہوتا مگر وہ چلنا کہ نہیں کسی ایک پاؤں کا ٹھنڈا دیر تک درکار ہو وہ مشکل ہوتا ہے اور اگر عضل ران یا ساق میں کوئی آفت پہنچے ٹھنڈا آسان ہوتا ہے اور چلنا دشوار **فصل ستائیسویں** ران کی ہڈیوں کی تشریح میں پہلی ہڈی پاؤں کی ران کی ہڈی ہے جس سے بڑی تمام بدن میں کوئی ہڈی نہیں ہے اسلئے کہ وہ بارکش ہو کل اوپر کی چیزوں کی اور اٹھالجانے والی ہے نیچے کی چیزوں کی اسلئے کہ اوپر کا کنارہ قید رہا تاکہ پیچ جائے حق الورک میں اور یہ ہڈی محدب ہے وحشی کی طرف اور پیالہ دار یا قعیر ہے جانب انسی اور خلف میں اسلئے کہ اگر وہ سیدھی اور متوازی حق الورک کی رکھی جاتی ایک قسم کا منج عارض ہوتا یعنی ترچھے پاؤں چلنا اسطرح ہے کہ دونوں ہڈیوں کا بعد نسبت نگہوں کے زیادہ رہتا ہے طرچ منج چلتا ہے کہ جسکی خلقت میں بیات ہوا اور اچھی طرح نگہداشت بڑے عضل اور عصب اور عروق کی اس شکل میں ہوتی اور مجموع اجزاء پاؤں کی شکل مستقیم رہتی ہوتی اور ٹھنڈے میں خوبصورتی ہوتی۔ پھر اگر دوبارہ جہت انسی میں یہ ہڈی نہ آتی ایک دوسری قسم کی کچی پیدا ہوتی اور قوام کے لیے اسکی طرف اور اس سے واسطہ میل نہ پیدا ہوتا پس قوام معتدل ہوتا نیچے کے کنارے میں اس ہڈی کی دو زیادتیان میں واسطے مفصل رکبہ کے۔ اب ہم پہلے ساق کا بیان کر کے پھر فصل کا بیان کریں گے **فصل اٹھائیسویں** ساق کی ہڈی کی تشریح میں پندلی مثل ساعد کے دو ہڈیوں سے مرکب ہے ایک ہڈی بڑی اور طولانی اور یہ انسی ہے اسکو قصبہ کبرے یعنی بڑی تلی کہتے ہیں دوسرے چھوٹی اور تنگ ہے کہ ران سے نہیں ملتی بلکہ وہاں تک پہنچنے میں کمی کرتی ہے مگر نیچے سے یہ ہڈی اور بڑی ہڈی دونوں ایک ہی جگہ پر تمام ہوتی اُسکو قصبہ صغریٰ یعنی چھوٹی تلی کہتے ہیں۔ ساق بھی جانب وحشی محدب ہے اور نیچے کے کنارے میں دوسری محدب ہے بجانب انسی تاکہ قوام اچھی طرح ہو اور معتدل رہے۔ قصبہ کبرے حقیقت وہی ساق ہے ران سے چھوٹی بنائی گئی اس لیے کہ جب جمع ہوئے اُسکے واسطے دونوں سبب زیادتی کبر کے کہ وہ ثبات اور اٹھانا اوپر کی چیزوں کا اور سبب زیادتی صغریٰ کے اور وہ سبب ہونا حرکت میں اور دوسرا سبب بھی خفت اولیٰ ہے غرض مقصود میں جج ساق کے پس چھوٹی پیدا کی گئی اور پہلا سبب اولیٰ غرض مقصود میں جج ران کے اور وہ بڑی پیدا کی گئی اور ساق کو ایک قدر معتدل ایسی عطا کی گئی کہ اگر زیادہ عظیم ہوتی تو حرکت میں دشوار پیدا ہوتی جیسے صاحب دار الفیل اور وہ والی کو دشواری ہوتی ہے حرکت میں اور اگر کم عظیم ہوتی تو ضعف عارض ہوتا اور عاجز ہوتا اٹھانے میں اوپر کی چیزوں کے جیسے ہڈی والے اور ان سبب مضبوطیوں کے ساتھ اسکے واسطے تکیہ بنایا گیا اور تقویت دی گئی چھوٹے قصبہ سے



اور سر سے پتلے اور نیچے کی ہڈیوں سے چڑائی بند بچ کم ہوتی ہے یہاں تک کہ سر سے انگلیوں کے نہایت پتلے ہو گئے ان انگلیوں کی پیدائش  
 اس واسطے ہوتی تاکہ نسبت درمیان حاصل اور معمول کے درست اور بہتر پیدا ہو اور استواری جو شکل مخروط میں مخصوص ہے اس قدر انگلیوں کو حاصل  
 ہو۔ ہڈیاں انگلیوں کی گول پیدائی گئیں تاکہ آفات سے محفوظ رہیں اور وقت ملا جو وقت اور وسیع کی بنائی گئیں تاکہ حرکات پائدار اور پرکرنے  
 اور کھینچنے میں استوار رہیں۔ باطن کی طرف انہیں تغیر اور ظاہر کی طرف تحدیب پیدا کی گئی تاکہ بخوبی گرفت کریں جو شے قابل گرفت ہو اور پسین  
 اور دبائیں اس چیز کو جو قابل ملنے اور دبانے کے ہو۔ ایک اشکی کی تغیر یا تحدیب دوسرے کے پاس نہیں بنائی گئی تاکہ اتصال انگلیوں کا  
 درست رہے اور جو وقت ضرورت ہو سب ملکر استخوان واحد ہو جائیں۔ مگر کنارہ کی انگلیاں شبیہ انگوٹھا اور غصہ رانگی تحدیب ایسی جہت  
 میں بنائی گئی کہ اس جہت میں کوئی اشکی ملاقات نہیں کرتی تاکہ بروقت یکجا کرنے کے کل انگلیوں کی صورت شبیہ بیضیت استدارت ایسی  
 کہ جو آفات سے محفوظ رکھتی ہے ہو جائے۔ باطن انگلیوں کا طبعی بنایا گیا تاکہ آرام سے انگلیوں کو اور نیچے ملنے والی چیزوں کے ملنے سے قوت  
 گرفت کے جہت خارج میں انگلیوں کے گوشت نہیں رکھا گیا تاکہ نقل اتنا زیادہ نہ ہو اور سب ملکر ایک سطح یا تختیار گرد ہو جائے اور انہیں  
 پورے بدن میں انگلیوں کے پوست زیادہ رکھا گیا تاکہ درست ہو جائیں بخوبی بروقت ملنے کے مثل ملنے والی شے کے صحیح کی اشکی کے مفصل  
 سے زیادہ طولانی ہیں اس کے بعد ہنصر کے اس کے بعد سب کے اس کے پیچھے خنصر کے ہر ترتیب چھوٹے بڑے بنائے گئے تاکہ سر سے انگلیوں کے  
 بروقت گرفت کے برابر ہو جائیں اور چھین کوئی فصل اور انفرج باقی نہ رہے اور یا انہیں چاروں انگلیاں اور پتلی ملکر ایسی تختی پیدا کریں تاکہ گول خیر کی  
 گرفت میں کام آئے۔ انگوٹھا عدل یعنی شبیہ سب انگلیوں کے واسطے اگر اس کا مقام جان اپ ہر وہاں نہ تو اس کی خلقت سے جو منفعت  
 وہ باطل ہوتی اس لیے کہ اگر اندر پتلی کے رکھا جاتا تو اکثر تمام جویم پتلی سے لپٹے ہیں نہ ہو سکتے اور اگر بطرف خنصر کے بنایا جاتا تو دونوں ہاتھ  
 جیسے ایک دوسرے کے سامنے اس میں نہ رہتے دونوں ہاتھوں کا برابر سامنے ہونا کبھی کسی چیز کے اٹھانے میں بوجہ کیا کرنے دونوں ہاتھوں کے  
 بہت بکار آتا تو اس سے زیادہ بعید صورت انگوٹھے کی پتلی کہ انگوٹھا پشت دست پر رکھا جاتا۔ ابہام کا ربط مشط کے ساتھ نہیں کیا گیا تاکہ  
 بعد درمیان انگوٹھے اور سب انگلیوں کے لم ہو جائے جو وقت چاروں انگلیاں کسی طرف ایک شے کے لینے پر متوجہ ہوں اور انگوٹھا انکی  
 مقادعت دوسری جانب سے کرے تو لے لینا کف کا بڑی چیز کو ممکن ہوتا ہے اور انگوٹھا دوسرے سے مثل ڈاٹ کے ہر اس چیز کی گرفت  
 کرے اور چھپاے ہنصر اور خنصر مثل پردے کے نیچے ہو جاتے ہیں۔ سلامیا یعنی ہڈیاں انگلیوں کی سب میں وصل اور چونکہ کیا گیا ہے بذریعہ  
 حرکت یعنی تیز نوکوں کے اور فقرے یعنی گڑھوں کے جو ایک دوسرے میں سدھل ہوا کٹنے میں ایک رطوبت چسپندہ ہے اس واسطے کہ ان جوڑوں  
 تری شیر رہے اور حرکت ہاتھ کی اس تری کو خشک نہ کرے۔ انگلیوں کے مقال ربطہ تو یہ پر شامل ہیں اور غرض فی جھلیوں سے ملنے میں  
 اور مفاصل کے گڑھے ان سے پر کیے جاتے ہیں واسطے زیادتی مضبوطی کے چھوٹی ہڈیوں سے جن کا سمانیات نام ہے فصل جو پیسورن نام  
 کی تشبیح اور ان کی منفعت کا بیان ناخن کی پیدائش چار منفعتوں کے واسطے ہوتی ہے پہلی منفعت نکسیر ہوا اشکی کے پورا  
 تاکہ سست ہو جائے جو وقت زیادہ مذکور کے کسی چیز کی گرفت میں دوسری منفعت قادر ہو جائے انگلیاں چھوٹی چیزوں کے چنے پر  
 تیسری منفعت قادر ہو جائے انگلیاں بذریعہ ناخن کے چھیلنے اور صاف کرنے میں کسی چیز کے چوٹھی منفعت بعض وقت  
 ناخن ہنر کہ ہتھیار کے ہو جاتے ہیں پہلی تین منفعتیں نوع انسانی کے واسطے مناسب ہیں اور چوٹھی اور حیوانات کے واسطے ہر ناخن کے کنارے  
 گول پیدا کیے گئے جیسا معلوم ہو چکا اور ہڈیاں ناخن کی نرم بنائی گئیں تاکہ اطمینان پائے نیچے ناخن کے سر انگشت صدمے سے اس چیز کے جاسکو



تاکہ آفت عام گل پیوند کو نہو اگر کسی طرح پہنچے۔ اور ہڈیان رسغ کی سات ہیں اور ایک ہڈی زیادہ ہی اصلی سات ہڈیوں کی صفیں  
 ہیں ایک صف متصل پہنچنے کے ہر اسکی تین ہڈیان ہیں اسواسطے کہ وہ متصل پہنچنے کے ہر پس ضرور ہر کہ باریک ہون اور ہڈیان دوسری صفت  
 کی چار ہیں اس لیے کہ وہ متصل پشت کف دست کے اور انگلیوں کے ہر اسی جہت ضرور تھا کہ دو صفت زیادہ چوڑی ہون اور تینوں  
 ہڈیوں مذکورہ میں داخل ہون ان ہڈیوں کے وہ سری جو متصل پہنچنے کے ہیں باریک اور بہت درست اور متصل ہیں اور جو سرے کے  
 متصل دوسری صفت کے ہیں چوڑے ہیں اور دستی اور انصال میں کم ہیں آٹھویں ہڈی جو زائد ہے وہ دونوں صفوں میں رسغ کے داخل  
 نہیں ہر بلکہ یہ ہڈی پیدا کی گئی ہر تاکہ حفاظت کرے اس چوٹے عصب کی جو کف دست میں آیا ہے صفت ثلاثی یعنی پہلی صفت میں تین ہڈیان ہیں  
 حاصل ہوتی ہر رسغ کیواسطے محبت اجتماع سرے اتخوان رسغ کے پس داخل ہوتی ہر اس فقر میں جسے ہم نے ذکر کیا بیان میں دونوں کنارے  
 زندین کے اس جہت سے حاصل ہوتا ہر مفصل انبساط اور انقباض کا۔ اور یہ آٹھویں ہڈی زائد نہد مفصل میں داخل ہوتی ہر اس فقرے میں جو  
 ہڈیوں میں رسغ کے ہر پس اس کے ذریعہ سے مفصل التوا و انطاح پیدا ہوتا ہر **فصل بائیسویں مشط کف کی تشریح میں مشط**  
 کف بھی بہت ہی ہڈیوں سے مرکب ہر تاکہ اگر کوئی آفت اس مقام میں پہنچے شامل تمام عضو کو نہو اور ممکن ہو تغیر کف کیواسطے  
 جس قدر درکار ہر بوقت قبض کے اوپر اٹھانے گول چیزوں کے اور ضبط کرنے بہنے والی چیزوں کے یہ ہڈیان مفصل موقوف ہوتی ہیں اور  
 ایک دوسری سے بنی ہوئی ہر تاکہ متفرق نہو جائے پس ضعیف ہو جائے بوقت ضبط کے کف دست اس چیز کے جس پر شامل ہوا اور جس کو گھیرے  
 اور بند کرے یہاں تک کہ اگر جلد کف دست کی چھیل ڈالی جائے یہ ہڈیان ایسی نظر آئیں گی گویا کہ متصل ہیں اور ان کے فصول جس سے بعید ہیں اور  
 باوجود اسکے بندش نے ایک دوسرے کو مضبوط کر رکھا ہر مگر ان ہڈیوں میں تھوڑی سی لطافت اس انقباض کی ہر جو باطن کف کی تغیر تک پہنچتا ہر  
 ہڈیان مشط کی چار ہیں اسواسطے کہ یہ چار دن انگلیوں سے متصل ہیں اور یہ قریب قریب ہیں اس جانب سے جو رسغ سے ملتی ہر تاکہ خوب اتصال ہو تاکہ  
 ہڈیوں سے جیسے ایک ہی ہیں ملی ہوئی ہڈیان متصل ہوتی ہیں اور کشادہ ہیں یہ ہڈیان تھوڑی سی انگلیوں کی طرف تاکہ اچھا ہوا اتصال ان کا  
 ان ہڈیوں سے جو کشادہ جدا جدا ہیں اور باطن سے ان میں گڑھا ہوا ہر جسکی منفعت تو نے پہچان لی ہر مفصل رسغ کا مع مشط کے پیوند  
 پاتا ہر ان فقرہ میں جو کنارے ہڈیوں رسغ کے ہیں اور داخل ہوتا ہر ان فقرہ میں لقمہ ہڈیوں مشط سے جو چھنسی ہوئی ہیں غضاد  
 سے **فصل تیسویں انگلیوں کی تشریح اور ان کی منفعت کے بیان میں** انگلیاں آلات مقرر کی گئی ہیں گرفت  
 میں چیز دن کے اور گوشت محض سے نہیں پیدا کی گئیں جس میں ہڈی نہو اگرچہ مختلف حرکات کا واقع ہونا اس صورت میں بھی ممکن تھا جیسے  
 اگر ٹکڑے اور مچھلیاں جو بے استخوان کی مخلوق ہیں وہ حرکت کرتی ہیں اور ان حرکات مختلفہ کا اسے صد و بیست و اسٹرخا ہوتا ہر اور  
 انگلیوں میں ہڈیان اسواسطے بنائی گئیں کہ ان کے حرکات اور افعال سست اور ضعیف نہوں جیسے صاحبان عیشہ کے اور پھر ہر انگلی ایک  
 ہڈی سے بنی ہوئی گئی تاکہ افعال اس کے بدستواری نہوں جس طرح سے انگلیاں ان لوگوں کی کہ بوجہ خلقت اصل خواہ بوجہ پھر جانے کسی لودہ  
 کے گر جائیں اور قبض و بسط نہ کر سکیں۔ اور تین ہڈیوں پر اسواسطے اختصار کیا گیا کہ اگر تین سے زیادہ انگلیوں میں جوڑتے تو زیادتی  
 حرکات کی بھی ان کے واسطے پیدا ہوتی ہر اور یہ بات ضرور انہیں سستی اور ضعف پیدا کرتی گرفت میں اس چیز کے جس کے پرنے میں زیادہ مضبوطی و کار  
 ہر اس طرح انگلیوں سے کم مثلاً دو جوڑ دن سے انگلیوں کی خلقت ہوتی تو مضبوطی بڑھ جاتی اور جتنی حرکات میں کفایت مطالب کی ہر اتنی  
 ہوتی اور احتیاج طرح طرح کے حرکات کرنے کی زیادہ ہر نسبت مضبوطی زائد از حد اعتدال کے ایسی ہڈیوں سے جن کے قاعدے عریض



اور عروق کے مقرر کی گئی ہیں اور دوسری زیادتی جو متصل ظاہر ہے اس سے مفصل مرفق تمام ہوتا ہے اس طرح پر کہ فقرہ زندا علی کا اور ایک فقرہ اسی فقرہ کا جو سطح پر ہم آگے بیان کرینگے ان دونوں کے بیچ میں ضرور ایک شکر بطور نفعہ انار کے ہے اور دونوں کناروں پر اس نفعہ کے آگے اور اوپر سے ایک فقرہ اور نیچے اور پیچھے سے دوسرا فقرہ ہوتا ہے اور فقرہ انسی اور والا ان دونوں میں سے برابر اور چکنا ہے کوئی مانع اسپر نہیں ہے اور فقرہ وحشی ان دونوں سے بڑا ہے اور جو فقرہ انسیہ سے ملتی ہے چکنی نہیں ہے اور نہ اسکا گڑھا مستدیر ہے بلکہ مثل سیدھی دیوار کے ہے جسوقت اس میں زلزلہ صاعد بطرف جانب وحشی حرکت کرتا ہے اور اس تک پہنچتا ہے ٹھہر جاتا ہے اور ہم غریب بیان اس حاجت کا جو ان دونوں کی طرف ہے کرینگے۔ اور بقراط نے ان دونوں کا جہتین نام رکھا ہے یعنی ہر ایک کو عقبہ کہتا ہے **فصل اکیسویں** تشریح ساعد میں پہنچتا ہے کہ دو ہڈیوں سے مرکب ہے جو بطور آٹا اسپین ملی ہوئی ہیں ہر ایک کا نام زندہ ہے اور پر والی جو متصل اگلوٹھے کے ہے اور ہر ایک اسکو زندا علی کہتے ہیں اور پیچھے والی کہ متصل خضر کے ہے وہ موٹی ہے اس واسطے کہ وہ اور پر والی کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے۔ اور زندا اعلیٰ اسکا نام ہے۔ زندا علی کی منفعت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے حرکت بازو کی التوا یعنی لپٹنا اور انبساط یعنی گر پڑنے کی ہے اور منفعت زندا اسفل کی یہ ہے کہ اس سے حرکت بازو کی انقباض یعنی کھینچنا اور انبساط یعنی پھیلنے کی تمام ہوتی ہے اور وسط دونوں زندوں کا ہر ایک ہوا اس لیے کہ جو عضل غلیظ ہر ایک کو گھیرے ہوئے ہے۔ اسکی گندگی سے اسکو اپنی گندگی سے مستغنی کیا ہے اور ثقیل بھی ہونے پائے بلکہ سبک رہے کنارے ان دونوں کے اس واسطے گندہ ہوئے کہ حاجت اگنے رباطات کی ان دونوں سے زیادہ ہے چونکہ بکثرت دھکے دینے والی اور صدمہ پہنچانے والی سخت چیزیں ان تک پہنچتی ہیں جسوقت کہ مفال متحرک ہوتے ہیں اس لیے انکا غلیظ ہونا ضرور تھا اور یہ بھی ایک ضرورت ہے کہ یہ گوشت اور عضل سے خالی ہیں زندا اعلیٰ ترچھا ہے گویا کہ جہت انسیہ سے ترچھا ہونا شروع کر کے تھوڑا سا منحرف جانب وحشی میں لپٹ کر ہوجاتا ہے اس اعوجاج یعنی کجی کی منفعت یہ ہے کہ استعداد حرکت التوا کی بخوبی ہوجاتی ہے۔ اور زندا اسفل سیدھا ہے اس لیے کہ وہ زیادہ تر صلاحیت انقباض اور انبساط کی رکھتا ہے **فصل بیسویں** مرفق کی تشریح میں کہی مرکب ہے مفصل زندا اعلیٰ اور مفصل زندا اسفل سے مع عضد کے۔ زندا اعلیٰ کے کنارے پر ایک فقرہ ہے منہدم یعنی درست کیا ہوا اسپین ایک فقرہ طرف وحشی عضد سے اگر مرتبط ہوجاتا ہے اور گھوم جاتا ہے اور اسی فقرہ سے حرکت انبساط اور التوا پیدا ہوتی ہے۔ اور زندا اسفل کہ اسپین دو زیادتیان ہیں جنکے بیچ میں ایک چیز بطور نفعہ کے مشابہت میں کتابت یونانی اسطرح پر ہے ( ) اور یہ فقرہ محذب اسطرح ہے جو سطح اسکی تغیر میں ہے تاکہ درست بیٹھے ہوئے جو نفعہ میں کنارے پر اس عضد کے جو مقرر ہے گر شکل اسکی تغیر کے مشابہت میں پشت دائرہ کے ہے پس انہدام سے اس نفعہ کے جو سپر اور میان دونوں زیادتی زندا اسفل کے اس نفعہ میں ہے ملتی ہے مفصل مرفق سے جسوقت دونوں سر کے نفعہ کے ایک دوسرے پر حرکت کر کے پیچھے اور نیچے پھریں ہاتھ کھلتا ہے جسوقت آڑ کے نفعہ دونوں دیواروں فقرہ حاسہ سے واسطے فقرہ کے روک لیگا اور منع کر گیا ہاتھ کو زیادتی انبساط سے پس ٹھہر جائیگا پہنچا اور بازو سیدھا ہو کر اور جسوقت ایک سرانفعہ کا دوسرے پر آگے اور اوپر کی جانب حرکت کرتا ہے ہاتھ کھینچ کر ایسا ہوتا ہے کہ ساعد اور عضد جانب انسی اور قدام میں ماس ہوجاتی ہے۔ دونوں کنارے زمین کے نیچے سے یکجا مجتمع ہوتے ہیں مثل شکر واحد کے اور بیچ میں ایک مناکہ وسیع پیدا ہوتا ہے جسکا اکثر مشترک زندا اسفل میں ہے اور جبکہ رغار ہونے سے باقی رہتا ہے وہ محذب اور چکنا ہوتا ہے تاکہ دور ہو جائے پہنچنے آفات سے۔ خلف فقرہ زندا اسفل سے ایک زیادتی پیدا ہوتی ہے طول میں اور قریب میں منفعت اسکی ہم بیان کریں **فصل اکیسویں** دست کی تشریح میں بار کی ہیں **فصل اکیسویں** دست کی تشریح میں بار کی ہیں



تاکہ عضد سینہ کے متصل نہلوں دشوار ہوتی حرکت ہر ایک ہاتھ کی طرف دوسرے کے اور تنگی ہوتی بلکہ پیدا کیا گیا پسلیوں سے جدا اور جہات حرکات میں اس کے واسطے دست رکھی گئی کہ ہر طرف پھرے دوسری منفعت یہ کہ نگاہیں ان اعضا کے جو سینہ میں محصور اور کھڑے ہوئے ہیں اور قائم ہوں مقام سانس فقرات اور اجوف فقرات کے جسم مقام پر نہ فقرے ہیں کہ مقاومت و مدد کی کر سکیں اور نہ جوں جوں کہ ان صدات پر آگاہی دین اور شانہ جانب وحشی سے باریک ہوتا ہی اور غلیظ ہوتا جاتا ہی تا اینکه کنارہ وحشی پر ایک فقرہ یعنی مناکہ جو غائر نہیں ہوتا پیدا ہوتا ہی اس میں مدور کنارہ عضد کا داخل ہوتا ہی اور اس فقرے کے واسطے دو زیادتیان ہیں ایک تو فوق اور خلف کی طرف اسکا نام اجزم ہی اور نقار العراب بھی کہتے ہیں یعنی کوعے کی چونچ اسی زیادتی سے ربط شانہ کا ترقوہ سے ہی اور یہی زیادتی انحراف یعنی باہر نکل جانے عضد کو اوپر کی جانب سے منع کرتی ہی دوسری زیادتی داخل اور سفلی میں ہی سر عضد کو باہر نکل جانے سے منع کرتی ہی پھر شانہ چوڑا ہوتا جاتا ہی جہت انسی میں جس قدر قصد میلان کا کرے تاکہ شمول اسکا محافظت اضلاع پر زیادہ ہو یعنی جس قدر یہ زیادتی پسلیوں سے قریب ہوتی جاتی ہی منفعت حفاظت کی بخوبی ظاہر ہوتی جاتی ہی پشت پر کتف کے ایک زیادتی بشکل شلت ہی جسکا قاعدہ بجانب وحشی اور زاویہ بطرف انسی واقع ہی تاکہ سطح اور ہموار ہونے پشت میں خلل نہ ہو واسطے کہ قاعدہ اگر جانب انسی میں ہوتا جلد کو اٹھا دیتا اور اذیت پہنچاتا بردقت مصدمات کے اور یہ زیادتی منبرہ سنسنہ کے واسطے فقرات کے ہی اسکی خلعت بفرض محافظت ہوتی ہی اور اسکا نام عسر الکشف ہی یعنی تیزی سرکفت۔ اور نہ ایسا عریض ہونا کتف کا نزدیک اس غضروف کے ہی جہاں پر گول سر اسفل ہو جاتا ہی اور متصل ہونا ان کا غضروف سے نظر اسی علت کے ہی جو سب غضاريف کے بیان میں ذکر کیا جاتی ہی **فصل اٹھارویں تشریح عضدین ہاتھوں کی ہڈی گول پیکا کی گئی تاکہ قبول آفات سے دور رہے** اور اس کے اوپر کنارہ محدب ہی کہ فقرہ کتف میں داخل ہوتا ہی وہ کنارہ اسکا ایک جوڑہ نرم کے جو نہایت نامضبوط ہی اور مفصل کی نرمی کے جہت سے اکثر باز کو قطع عارض ہوتا ہی یعنی یہی جوڑا اکثر اتر جاتا ہی اس نرمی سے وہ کام نکلتے ہیں ایک حاجت ہی اور دوسرے امان حاجت آسانی حرکت کی جہت میں۔ امان یہ کہ اگرچہ بازو محتاج قدرت حین حرکات کا مختلف جہات میں ہی لیکن یہ حرکات چونکہ دایمی اور اکثری نہیں ہیں کہ خوف بازو کے رباطات ٹوٹنے کا یا اس کے اتر جانے کا ہو بلکہ بازو اکثر حالات میں ساکن رہتا ہی۔ اور سارا ہاتھ متحرک رہتا ہی۔ ایسا واسطے اور سب مفاصل میں زیادہ مضبوطی کی گئی اور عضد کا خاص مفصل نامضبوط نہیں بنایا گیا مفصل عضد کو چار رابطہ شامل ہیں ایک انہیں کا عریض غشائی ہی کہ مفصل کو گھیرے ہوئے ہی جس طرح اور مفاصل میں یہی صورت رباط کی واقع ہی دوسرا اور تیسرا رباط یہ دونوں اجزم سے اترتے ہیں ایک انہیں کا جسکا کنارہ عریض ہی کنارہ عضد کو شامل ہی اور دوسرا انہیں کا بڑا اور سخت ہی ہمراہ چوتھے رباط کے انہیں رابطہ سے اترتا ہی اس زیادتی سے جو نزدیک ہی خیز کے یعنی اس شو کے جو بطریقہ انذار ان دونوں کے واسطے بنائی گئی ہی اور شکل ان دونوں کی چوڑی ہی خصوصاً بروقت تماس ہونے عضد کے انکی اس وضع خاص کی جہت سے یہ بات ہوئی ہی کہ سبطن عضد ہوتے ہیں یعنی باطن عضد میں داخل ہیں پس متصل ہوتے ہیں اس عضل کے جو باطن عضد پر رباط بنایا گیا ہی بازو میں تقیر یعنی گرہا بجانب انسی ہی اور تجذیب یعنی کوز پشت بطرف وحشی تاکہ پوشیدہ ہو عضل اسپر بناتا ہی۔ اور جو عصب اور عروق اس باف کے مانے بانے میں داخل ہیں اور وہ بھی چھپ جائیں تاکہ خوب درست ہو بغل میں لینا اس چیز کا جسے انسان بغل میں لیا چاہے اور تاکہ درست ہو اٹھا کر رکھنا ایک ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر کنارہ بازو کا نیچے والا اسپر دو زیادتی مثل خلق مرکب ہوئے ہیں انہیں جو متصل باطن کے ہی طولانی اور دقیق ہی اور اس کے واسطے کسی خیز مفصل نہیں ہی بلکہ زیادتی واسطے نگاہی عصب



خواہ اختار غذا سے متلی ہوں یا نفع ہو اور مکان وسیع کے واسطے ہوا سے مجذب کی ضرورت ہو تو انبساط اضلاع کا سہل ہو جائے اور یہ بھی ایک فائدہ ہے کہ اگر پسلیاں متحد ہوں تو ان کے درمیان بن عضل صدر اسکے وہ عضل کہ جو افعال تنفس کا اور جو چیزیں کہ متصل بافعال تنفس ہیں انکامیں ہیں۔ ہر گاہ سینہ محیطہ یہ اور قلب کا ہے اور ان دونوں کے ہمراہ جو چیزیں ہیں انکا بھی احاطہ کیے ہوئے ہو پس ضرر ہو کہ ان دونوں کی حفاظت اور نگہبانی میں نہایت احتیاط کیا جائے اس واسطے کہ تاثیر ان آفتون کی جو یہ اور قلب کو عارض ہوتی ہیں بہت بڑی ہے اور باہم مضبوطی انکی جمیع جہات سے ایسی ہونی چاہیے کہ قلب و ریه پر تنگی اور کچھ ضرر نہ پہنچنے پائے اس واسطے سات پسلیاں اور ہر کی سہ ان چیزوں کے جسر و مشتمل ہیں اس طرح بنائی گئیں کہ نزدیک سیکھ لگتی ہوں اور محیطا ہوں عضلات کے جمیع جانب اور جو پسلیاں متصل آلات غذا کے ہیں انکی پیدائش مثل حجرہ یعنی ہیکل کے چھپے سے ہے کہ ہر کوئی کھیر نہیں دریافت کر سکتا اور آگے سے متصل نہیں بلکہ وجہ جدا ہونے انقطاع پیدا ہوا ہے اور جو پسلیں ہر اسکی مسافت مابین اطراف ظاہرہ کے کمتر ہیں اور سب سے نیچے کی مسافت مابین اطراف سے زیادہ ہے یہ بات اس غرض سے رکھی گئی کہ حفاظت اعضاے غذا کی مثل کبد و طحال وغیرہ پر مجتمع ہو جائیں انہیں گنجائش و روست مکان عده کو بھی ملتی جو سوقت غذاؤں سے پڑو آسین تنگی نہ آنے پائے اس طرح کجاست نفخ بھی کے ساتھ پسلیاں کہ جو اوپر ہیں انکا نام اضلاع صدر ہے اور یہ ہر جانب سے سات ہیں دو بیچ والی انہیں کی بڑی اور طولانی ہیں اور کنارے کی چھوٹی اور یہی شکل کمال احتیاط پر ہے اس بات میں کہ اندرونی شے کو بخوبی شامل ہوں اور یہ پسلیاں اولاً اپنی خمیدگی پر بائیں طرف نکل ہوتی ہیں پھر ٹپٹ کر دوسرا انکا مائل ہوا جانب فوفی ہو کر متصل سینہ ہو جاتا ہے جیسے ہم آگے ابھی بیان کر چکے تاکہ اشتمال ان پسلیوں کا وسیع تر مکان میں ہو۔ ہر واحدین ان اضلاع کے دو زیادتیان نکل ہوتی ہیں دو مغاک اندرونی ہیں جو ہر بازو پر واقع ہیں اس جہت سے ایک مفصل دو ہر اپنا ہوتا ہے اور یہی حال ہے سات پسلیوں فوقانی کا سینہ کی ہڈیوں سے یہ پنج چھوٹی پسلیاں جو باقی ہیں وہ بھی ہڈیاں سمجھے کی اور اضلاع زو یعنی چھوٹی پسلیاں کہ ملاتی ہیں اس واسطے کہ یہ پوری پسلیاں ہیں اور ان کے سرے متصل بمضارین پیدا کیے گئے تاکہ بروقت صد مون کے ٹوٹنے سے محفوظ رہیں اور اعضا سے نرم ہونے میں اور حجاب سے بھی ان کو اتصال نہ ہو کہ یہ سخت ہیں بلکہ ملین ان اعضا کو ایسے جرم سے جو سختی اور نرمی میں متوسط ہے مفصل بنیاد ہوں اور ہر ایک کے سرے سے یعنی سرینہ مرکب ہے سات ہڈیوں سے اور کل کی ایک ہڈی نہیں ہے بلکہ انکی گنتی تھوڑی ہے جس کا اوپر بیان کر رہے ہیں اور یہی منفعت ہے کہ نرم ہو ساعدت یعنی قوت دینے میں اس چیز کے جو اسکے گرد ہے اعضا سے تنفس سے چھ انبساط کے اس واسطے نرم پیدا کیے گئے عضارین سے ملے ہوئے تاکہ جو حرکت پوشیدہ انکی ہو اسپرین رہیں اگرچہ مفصل انکے ہوتے ہیں اور سات ہڈیاں بشمار اضلاع کے اس واسطے پیدا کی گئیں کہ ان سے اتصاق ایک ایک کا باقی رہے اسل قص کے متصل ہوتی ہے ایک استخوان غضروفی جوڑی جس کا کنارہ نیچے کا مائل باسندارت ہے اور اسکا نام جھری رکھا گیا اس لیے کہ شاہ جھری ہے اور یہ ہڈی نرم معدہ کی حفاظت کرتی ہے اور درمیان ہر سینہ اور اعضا سے نرم کے واسطے ہے کہ اتصال سخت کا نرم سے اچھی طرح انجام پائے جیسا کہ رحم کہ چکے ہیں فصل سولہون تشریح ترقہ ہڈی کی میں ہڈی کی ہڈی دونوں جانب پر سر سیکھ رکھی ہوئی ہے چچ میں نزدیک نخر کے خالی ہے جہاں گڑھا سا معلوم ہوتا ہے اور عمدہ دیکھے ہوئے ہے ایک فرجہ یعنی گری جگہ جمین نفوذ کیے ہوئے ہیں وہ گریں جو دماغ کو چڑھنے والی ہیں اور وہ پچھ دماغ سے اور تہا ہر بعد اسکے جانب جشی کی طرف مائل ہوتا ہے اور سر شانہ سے متصل ہوتا ہے اسی ٹپھ سے شانہ کا ارتباط ہوتا ہے اور شانہ اور پچھے دونوں سے مل کر عضد بننا ہے فصل سترہون گفت کی تشریح میں شانہ کی خلقت دو منفقون کے واسطے ہے ایک تو یہ کہ عضد اور ہاتھ اس سے متعلق ہوں



اوپر چھتے ہرے میں اکاچھوٹا ہوتا اس طور کی مضبوطی سے کہ انکی زوائد مفصلیہ زیادہ کیے جائیں مستغنی ہوں بلکہ بزرگی اس قدر کہ جو سانس اور غذا سے پیدا ہوتی ہو کمثیر زوائد سے انکو بے پروا کرتی ہو۔ اور چونکہ ہرے سینہ کے گردن کے مہرون سے بڑے تھے اسلیے ثقبہ مشترکہ دو مہرون پر برابری قسم ہوا بلکہ تھوڑی تھوڑی کمی بیشی اسطرح پر ہوئی کہ اوپر کے ہرے کو اس ثقبہ سے بڑا حصہ ملا اور نیچے کے ہرے کو کم اور یہ کمی بیشی درجہ بدرجہ ایسی نسبت پر واقع ہوئی کہ ایک ثقبہ پورا ایک ہی ہرے کے واسطے مقرر ہوا جو دسواں مہرہ ہے اور باقی ہرے سینہ اور قطن کے انکا جرم تحمل اس بات کا ہوا کہ پورے ثقبہ کو برداشت کرے لہذا مہرہ قطن میں ایک داہنا اور ایک بائیاں رکھا گیا واسطے خروج عصب کے

**فصل دسویں جملہ اولی سے فقرات قطن کے بیان میں فقرات قطن یعنی میانہ دوران بجانب پشت فقرات قطن سانس اور راجحہ جوڑے ہوتے ہیں اور زوائد مفصلیہ اسفل کی جانب کے ایسے عریض ہیں کہ مشابہ راجحہ واقعہ کے ہیں اور یہ پانچ فقرے ہیں اور قطن مع عجز کے نمبر لہ قاعدہ کے ہے واسطے کل پشت کے اور نہما قطن دعللہ حامل ہے واسطے استخوان عانہ کے اور نہایت ہی پائون کے پٹھون کا **فصل گیارھویں تشریح میں عجز کے ہڈیاں عجز میں تین ہیں اور وہی نہایت مضبوط فقرے ہیں اور وہے تہندم یعنی درستی اور استواری سے مفصل کی اور راجحہ کے عریض ہونے میں بھی یہ فقرے سب فقروں سے زیادہ ہیں عصب ان ثقبوں سے ان فقروں کے نکلتا ہے کہ حقیقتاً انکی جانبیں پر نہیں واقع ہیں تاکہ مفصل وک کی مزاحمت انکو نہ پہنچے بلکہ مفصل سے دور تر اور بہت داخل بطرف قدام اور خلف کے ہیں اور ہڈیاں عجز کی مشابہ ہڈیوں قطن کے ہیں **فصل بارھویں تشریح عصب میں تہنگاہ کی ہڈی جسکا عصب******

مکسبت فقرہ غفرہ سے ہے کہ انکے واسطے زوائد نہیں ہیں عصب کی پیدائش انکے ثقبہ مشترکہ سے ہوتی ہے جسطرح گردن میں ہے بوجہ چھوٹے ہونے فقرات کے اور تیسرے فقرے کنارے سے ایک عصب مقرر نکلتا ہے کہ وہ زوج نہیں ہے **فصل تیرھویں تشریح خاتمہ کے منصفہ پشت میں پشت کی ہڈیوں کی نسبت کلام مناسب جدا جدا کر چکے اب مجموعہ پشت کی منفعت میں ایک کلام جامع ہم کرتے ہیں۔ ساری پٹھانہ شری واحد کے ہے اور جو فضل اشکال تھے یعنی شکل مستدیر اسکو ملی ہے اسلیے کہ شکل مستدیر بہ نسبت سب نمکون کے قبول آفات بروقت صدمات کے کم کرتی ہے اسواسطے ثقبہ دار بنائی گئی اوپر کے فقروں کے سرے نیچے کی طرف اور نیچے کے سرے اوپر کی طرف اور جمع ہو گئے نزدیک واسطے کے جو دسواں فقرہ ہے اور یہ دسواں فقرہ ثقبہ دار ہوا اگر کی طرف اس میں ثقبہ ہوتا تو دونوں خمدار سرے نیچے اوپر کے اسپر نہندم ہوتے۔ اور باندازہ نہ جھکتے اور جگہ بناتے کہ درست بیٹھیں۔ دسواں فقرہ واسطے کے واسطے مناسب کے مدد میں واسطہ نہیں مجموعہ ہے بلکہ طول میں ہر گاہ کہ پشت محتاج حرکت دوہری ہونے اور جھکنے کی طرف جانبیں کے ہے اور یہ بات اسطور پر تمام ہوتی ہے کہ واسطہ ضد اس حرکت میں زائل ہوتا ہے اور واسطہ کی فوقانی اور تحتانی چیزیں بطرف اس جهت حرکت کے مائل ہوتی ہیں گویا کہ دونوں کنارے پشت کے مائل ہوتے ہیں لمجانے پر اسلیے پشت کیواسطے بقیم نہیں پیدا کیے گئے بلکہ فقرے مخلوق ہوئے بعد اسکے ثقبہ تحتانی اور فوقانی متوجہ کیے گئے اسواسطے کی طرف فوقانی توانازل اور تحتانی صاعد تاکہ زوائد اسواسطہ کا ضد جهت میل میں آسان ہو اور فوقانی کو یہ بات حاصل ہو کہ طرف اسفل کے کھینچ جائے اور تحتانی کو یہ بات حاصل ہو کہ بطرف فوق کے منجذب ہو جائے **فصل چودھویں اضلاع کی تشریح میں اضلاع یعنی پسلیاں حفاظت کرتی ہیں آلات تنفس کو جنہیں انکھیرے ہوئے ہیں اور سیطرح بجاتی ہیں آلات غذا کے اعالی کو یعنی اوپر والے آلات جیسے فم معدہ اور پسلی سب ملکر ایک استخوان واحد نہیں بنائی گئیں در نہ نقل پیدا ہوتا اور کسی جگہ آفت پہنچتی تو تمام عضو مائت ہو جاتا ہے ایک فائدہ تعدد پسلیوں کا یہ کہ جب نہایت زیادہ ہوتی ہے بطبع****



شرکت رکھتا اور ہر اُمیہ عصب ثابت بنظر ضرورت کے باریک ہوتا اور ثابت اول کی کی کی تلافی نہوتی اور حاصل ان اعصاب سے ازواج ضعیفہ یکجا ہوتے اور فقرہ اولی کی شرکت بھی بدستور ہوتی۔ اور فقرہ اولی میں اگر دونوں جانب سوراخ ہوتے اسکا فساد حال تو اوپر بیان ہو چکا ان وجوہات سے واجب ہوا کہ ثقبہ فقرہ ثانیہ کے دونوں جانب سنسنہ میں ہوں استمقام پر جہاں محاذات دونوں ثقبہ فقرہ اولی کے بھی باقی رہے اور جرم فقرہ اولی کا دونوں کی شرکت کا تحمل ہو زیادتی سن کی جو دوسرے فقرہ میں نکلتی ہو ہدیہ ایک رباط قومی کے فقرہ اولی سے بندھی ہوئی ہو مفصل ہر کا فقرہ اولی کے ساتھ اور مفصل سرخ فقرہ اولی کے فقرہ ثانیہ کے ساتھ ہو اور یہ دونوں مفصل کل فقرات مفاصل کے نسبت نرم ہیں ایسے کہ ان دونوں کو طرف ان حرکات کے حاجت شدیدہ ہو جو ان دونوں سے ہوتے ہیں یعنی سر سے اور فقرہ اولی مع فقرہ ثانیہ کے اور یہی حاجت ہے کہ نسبت اور حرکات کے یہ حرکات پورے اور ظاہر نہ ہوں اور جو وقت سر کو مع مفصل ایک دونوں کے حرکت ہوتی ہو دوسرا ان دونوں کا اپنے مفصل کے ساتھ لازم ہو جاتا ہو اور مفصل مع اس فقرہ لازم کے بمنزلہ شے واحد کے ہو جاتا ہو یا شاک کہ اگر سر کو اگے اور پیچھے حرکت ہو اسوقت سرخ فقرہ اولی کے بمنزلہ اتخوان واحد معلوم ہوتا ہو اور اگر سر کو طرف جانبین کے بلاناہی حرکت ہو تو فقرہ اولی اور ثانیہ بمنزلہ اتخوان واحد کے ہو جاتے ہیں اسقدر ہمارے ذہن میں کیفیت گردن کے فقرہ کی اور ان کے خواص تھے جو لکھے گئے فصل توین از جملہ اولی

**سبب فقرات اور ان کی منفعت کے بیان میں فقرے** سیکہ جن سے اضلاع متصل ہوتے ہیں اور بعد اتصال کے اعضا نفس کو گھیرتے ہیں یہ گیارہ فقرے ہیں جن میں سنان اور اجنہ ہیں اور ایک فقرہ اُس کے واسطے دو جناح نہیں ہیں پس سب بارہ فقرے ہوں اور ان فقرہ کے سنان مساوی نہیں ہیں اسواسطے کہ جو سنسنہ متصل اعضا شریفہ کے ہو وہ بڑا اور قوی تر ہو اور جو قوی تر ہو اجنہ ہوں صدر کے سخت ہیں اور مقام کے ہوں سے ایسے کہ اتصال اضلاع کا انھیں ہوں سے ہوتا ہو سات فقرے اور پورے فقرات صدر کے سنان بڑے ہیں اور اجنہ غلیظ ہیں تاکہ قلب کی نگہبانی بطور کامل کی جائے اور جبکہ سنان کے سرے نہیں درائے تو انکی زوائد مفصلیہ چھوٹی اور عرض بنائی گئی ہوتی ایسے کہ انکی زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر کی طرف درمی ہیں کہ جن میں فقرے انتقام کے ہیں یعنی وہ مناک جنکے اندر ہرے چھپ جاتے ہیں اور مفصلیہ شاخصہ جو نیچے کی جانب ہیں انہیں سے نکلتے ہیں وہ صدر کے جو فقرہ ہیں منہم ہوں ہیں اور اُس کے سنان کا اتحاد اسفل کی طرف ہوتا ہو اور دسویں زیادتی مفصلی کے اوپر یعنی نوین زیادہ اسکی سنان کھڑے ہوں اور مضبوط ہیں اور اس کی زوائد مفصلیہ کے واسطے دونوں طرف سے مناک ہیں بے قلمہ کے ایسے کہ اُسکا انتقام اوپر اور نیچے دونوں جانبوں سے ہوتا ہو جو دسویں مفصل کے نیچے ہو اسکا انتقام اوپر سے ہو اور فقرہ اُسکا نیچے سے اور سنان اُس کے منہب اوپر کی طرف اور فریب ہے کہ ان کے منافع ہم ذکر کریں یا ہوں فقرہ کے واسطے جناح نہیں ایسے کہ شدت حاجت بھمت اضلاع کے کم ہو اور نگہبانی کی منفعت کے واسطے ایک دوسری ذیہ کی گئی ہو کہ جو ساتھ منفعت و قایہ کے ایک اور منفعت کو جامع ہو بیان اُسکا یہ کہ مدہ قطن یعنی میان دوران کے انہیں حاجت عظم زیادہ ہو اور مفاصل کی مضبوطی بھی زیادہ درکار ہو ایسے کہ وہ اپنے اوپر کی چیز کا بوجھ اٹھائے ہیں اسواسطے حاجت ہوئی کہ فقرہ اور بقیم مفاصل میں بعد دیکھتے ہوں پس انکے مفاصل کی زوائد چند کیے گئے اور اسکی بھی حاجت ہوئی کہ جس طرف سے کہ خزہ یعنی مدہ قطن متصل باہوں فقرہ صدر کا ہو اُسکے مشابہ ہو لہذا اُسکے زوائد مفصلیہ مضاعف کیے گئے اور جو چیز قابل جناح کے ہیں تھی ان زوائد میں خرج ہو گئی بعد اُسکے زیادہ تعریض لائق ہوئی قریب ہوئی جو چیز کہ تعریض کے ہو جائے اس طرح کی خلقت میں دونوں متفقین جمع ہوئیں یعنی جناح کا بھی کام نکل آیا اور استوار ہی پیدا ہوئی یہ بارہواں فقرہ وہی ہے کہ جسکے متصل کنارہ حجاب صدر کا ہو اور اس باہوں کے ہر



طرف اُبل ہوتا ہے اور اُس فقرہ پر دوسرے مفصل کا ہونا ممکن نہیں ہوا اس جہت سے اسکے واسطے دوسرا فقرہ علیحدہ بنایا گیا کہ وہی فقرہ ثانیہ ہے اور اسکے جانب مقدم سے جو بطرف باطن ہے ایک زیادتی طویل اور تحت روئیدہ ہوئی جسکا گزر اور نفوذ ثقبہ فقرہ اولیٰ میں آگے نخاع کے ہوتا ہے اور ثقبہ سان و دون میں مشترک ہے اور یہ ثقبہ پیش و پس زیادہ طول رکھتا ہے نسبت واسطے اور باطن کے اسلیے کہ باطن پیش و پس کے دو چیزیں نفوذ کرنے والی ہیں کہ جنکے مکان میں گنجائش نسبت نافذ و اخذ کے زیادہ درکار ہے اندازہ عرض کا موافق بڑے نافذ کے اُن دونوں سے مقرر کیا گیا ہے اور اگر نافذ نخلع ہے اور اس زیادتی کا نام سن ہے نخلع اس زیادتی سے بسبب رابطات قویہ کے پوشیدہ کر دیا گیا ان رابطات کی پیدائش اس واسطے ہوئی کہ ناحیہ سن کو ناحیہ نخلع سے جدا کر دیں تاکہ سن نخلع کو شکستہ نہ کرے اپنی حرکت سے اور نہ اسکے مکان میں تنگی پیدا کرے یہ زیادتی فقرہ اولیٰ سے برآمد ہوتی ہے اور استخوان راس کے فقرہ میں ڈوب جاتی ہے اور اسکے گرد وہ فقرہ پھرتا ہے جو استخوان سر میں ہے اور اسی سے حرکت سر کی آگے اور پیچھے ہوتی ہے۔ یہ سن آگے کی جانب دو منفقون کے واسطے پیدا کیا گیا ایک تو یہ نہایت محافظت کرے دوسری منفعت یہ کہ پتلی جانب مہرہ کے داخلی ہو خارجی نہ ہو۔ فقرہ اولیٰ کی نصبت یہ ہے کہ اُس میں سنسنہ نہیں ہے اس واسطے کہ اگر ہوتا تو اُس میں نقل پیدا ہوتا اور اُس کے سبب سے معرض آفات ہوتا اسلیے کہ جو زیادتی کسی ضرر قوی کی دافع ہوتی ہے وہ اکثر کسر اور آفات کو ضعیف میں پیدا بھی کرتی ہے اور یہ بھی سنسنہ ہونے کی وجہ ہے کہ اگر ہوتا تو عضل اور عصب کثیر جو اسکے گرد رکھے گئے ہیں اُسکے مشترکستہ ہونے کا خوف تھا یا اُنکے حاجت استقام پر ایسے شوک نگاہا رندہ کی کم ہے اسلیے کہ یہ فقرہ مثل ایک مدفون اور پوشیدہ چیز کے فقرہ بعید کی محافظات کے اندر جو کہ پہونچنے کے آفات سے محفوظ ہے اور اخصین وجہ سے اس میں اچھے بھی مخلوق نہیں ہوئے خصوصاً جسوقت عصب اور عضل کی اکثر مقدار اُنکی اس فقرے کی دونوں پہلوؤں میں تنگی بھی لگی اسلیے کہ اسکو سب سے نہایت قرب ہے پھر اچھے کے واسطے مکان میں گنجائش باقی نہ رہی فقرہ اولیٰ کو ایک یہ بھی خصوصیت ہے کہ عصب کے جان اور ثقبہ مشترک سے نہیں نکلتا بلکہ اُن دو ثقبوں سے نکلتا ہے جو اسکے اوپر کے دونوں جانبوں سے متصل ہیں بطرف پشت کے اسلیے کہ اگر نخرج عصب کا وہ مقام ہوتا کہ جس جگہ پر سے دونوں زیادتیان سر کی برآمد ہوتی ہیں اور فرو رفتہ ہو جاتی ہیں اور جس جگہ اُن دونوں کے حرکات قوی ہوتے ہیں ہر آئینہ عصب کو اس سے مضرت شدید پہونچتی ہے طبع اگر نخرج عصب کا استقام ہوتا جس جگہ پر دوسرے فقرہ میں دونوں زیادتی فقرہ اولیٰ کی درآتی ہیں وہ زیادتیان فقرہ اولیٰ کی جو دونوں فقرہ ثانیہ میں بذریعہ مفصل نرم کے جو متحرک آگے پیچھے داخل ہوتی ہیں تب بھی ضرر ہوتا نخرج عصب کا اس لائق بھی نہ تھا کہ آگے اور پیچھے سے نکلتا بنظر اُن اسباب کے جو اور مردوں کے بیان میں ذکر کیے جائینگے اور نہ اس لائق تھا کہ جانبین سے آگے کی طرف ہوتا اس واسطے کہ جانبین کی ہڈی پتلی ہے بسبب واقع ہونے اس زیادتی کے جسکا نام سن ہے پس چارہ کار یہی ٹھہرا کہ نزدیک مفصل راس کے تھوڑا سا اور طرف پشت کے جانبین سے اسکی جگہ قرار پائے یعنی جہان سے یہ عصب وسطین قرار پائے در میان خلف اور جانب کے یہ نظر ضرورت کے یہ بھی واجب تھا کہ دونوں ثقبہ چھوٹے ہوں پھر بھی ضرر نہ ہو اگر عصب دقیق ہوں اور دوسرے ٹہرے میں جب یہ بات ممکن نہ تھی کہ نخرج عصب کا اُس میں اوپر سے ہو جیسا پہلے ٹہرے میں ہوا اس لیے کہ اُس میں خوف تھا کہ اگر اُسکا نخرج عصب بھی مثل فقرہ اولیٰ کے ہو تو مجببت حرکت فقرہ اولیٰ کے عصب ٹوٹ جائے اور ریزہ ریزہ ہو جائے اس حرکت فقرہ اولیٰ سے وہ حرکت مراد ہے کہ جو واسطے جسکا نے سر کے آگے کی طرف یا پشتے سر کے پیچھے کی طرف ہوتی ہے اور یہ بھی ممکن نہ تھا کہ مہرہ ثانیہ نخرج عصب کے آگے پیچھے ہو بنظر اسی وجہ کے جو ابھی مذکور ہوئی اور نہ یہ ممکن تھا کہ نخرج عصب میں و سیار میں ہو ورنہ یہ نخرج عصب فقرہ اولیٰ کے نخرج عصب سے



اُس خیر جو اُس کے ماتحت پشت میں ہر واجب ہو کہ یہ فقرہ چھوٹا ہوا سوا سطلے کے محمول کا سبک ہونا حاصل سے ضروری جو وقت ارادہ حرکات کا اوپر نظم طبعی کے کیا جائے اور جو وقت کے پہلے نخاع کا غلیظ اور عظیم ہونا مثل اول نہر کے واجب ہو کیونکہ جو چیز جزو اعلیٰ کو اقسام عصب خاص ہو وہ بنسبت اُس چیز کے جو اسفل کو خاص ہو بڑی ہونی ضروری اسی واسطے واجب ہو کہ فقہ فقرات عنق کے بہت وسیع ہوں۔ اور جبکہ چھوٹا ہوتا اور جو کھلیف میں وسعت ہوتی ان دونوں وجہوں سے جرم فقرہ کا رقیق ہو گیا اس جہت سے ضروری ہوا کہ میان وثاق اور مضبوطی پر ایک ایسی چیز معین ہو جو اُس صنعت کا تذکرہ کرے جو سکا ذکر اوپر کی فصل میں ہو چکا ہو یعنی نقل طبعی اور حرکات ارادی پس وہ معین اس فقرے میں صلابت کی زیادتی مقرر کی گئی یعنی فقرہ عالیہ سب فقرے زیادہ مضبوط پیدا کیا گیا اور چونکہ جرم ہر فقرہ کا گردن کے فقرہ میں سے رقیق ہو اسی واسطے انکی سنان چھوٹے پیدا کیے گئے اس واسطے کہ اگر یہ بڑے پیدا کیے جاتے تو فقرات کو آمادگی ٹوٹ پانے اور آفت رسیدہ ہونے کی زیادہ ہوتی سنسنوں کی وجہ سے اور جب سنسنے چھوٹے ہوئے تو اجڑے بڑے پیدا کیے گئے جنہیں دوسرے سرے میں دو چند بنسبت اور جراحون کے اور چونکہ حاجت فقرہ کو طرف حرکت کے زیادہ ہو بنسبت ثبات اور سکون کے اس واسطے کہ اٹھانا فقرہ کا عظام کثیرہ کو اس قدر نہیں پڑا جتنا فقرہ کے ماتحت چیزوں کو اٹھانا پڑتا ہو اسی سبب مفصل گردن کے مہرون کے نرم پیدا کیے گئے بنسبت مفصل تحت گردن کے۔ اور چونکہ جو چیز بوجہ نرمی کے انکے مضبوطی میں سے فوت ہو گئی تھی اُس کے مثل خواہ اُس سے زیادہ بھت احاطہ عصب اور عضل اور عروق کے وثاق اور استواری پیدا ہو گئی اسوجہ سے مفصل کی وثاق میں زیادہ تاکید نہیں کی گئی اور نہ مفصل کی خشک توثیق میں بوجہ انکے نرم ہونے کے کمی ہونے پائی بلکہ مقدار محتاج الیہ کو انکی نرمی اور احاطہ عصب اور عضل وغیرہ کافی ہو گیا مگر جرم کتنا ہو جس قدر ضرورت مضبوطی مفصل کی تھی بھت مہرون کے نرم ہونے کے اُس سے زیادہ ضرورت کا احتمال تھا لیکن چونکہ مہرون کے گرد عصب اور عضل اور عروق اس قدر مجتمع ہوئے کہ ہرے کی مضبوطی بقدر کجالت صلابت ہونی چاہیے اب باوجود نرم ہونے کے استقامت بلکہ اُس سے زیادہ پیدا ہو گئی اسوجہ سے مفصل کی مضبوطی میں زیادہ اہتمام نہیں کیا گیا بلکہ جتنی مضبوطی مفصل کے مناسب تھی اس قدر پائی رہی۔

مقن زوائد مفصلیہ شاخصہ گردن کے اوپر اور نیچے بڑے بڑے اور بہت چوڑے نہیں پیدا کیے گئے جیسے گردن کے نیچے کے زوائد کی عظمت ہونی بلکہ گردن کے زوائد مفصلیہ کے قاعدے طولانی اور رباط نرم بنائے گئے اور خارج انکے عصب کے مشترک کئے گئے جس طرح ہمنے اوپر ذکر کیا وہ سبکی یہ کہ چونکہ فقرہ کا جرم تپلا اور حجم صغیر تھا اسکو تحمل وسعت مجاری نخاع نہیں تھا کہ خاص طور کے فقہ اس میں رکھے جاتے سوائے اُس فقرے کے انہیں سے جسکو ہم لکھ گئے نسبت کرینگے اور اُسکی مفصل کیفیت ذکر کرینگے اب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہرہ گردن کے شمار میں سات ہیں اور یہی مقدار عدد اور طول میں معتدل ہو اور ہر ایک فقرے کے واسطے انہیں سے سوائے فقرہ اولیٰ اور ثانیہ کے کل زیادہ زوائد مذکورہ ہیں کہ ایک سینہ اور دو جناح اور چار زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر اور چار نیچے یہ سب گیارہ ہوئے اور ہر جناح کے درشتیہ اور ایک دائرہ ہر نیس خج عصب ہر دو فقرہ کے درمیان میں نصف قسمت پاتا ہو لیکن پہلے اور دوسرے ہرے کے واسطے چند جھانک

یہ ہیں کہ وہ اُنکے غیر میں نہیں پائے جاتے یہ بھی جانتا ضرور ہو کہ حرکت سر کی میں ویسا ترکیب پائی ہو اُس مفصل سے کہ جو درمیان سر اور فقرہ اولیٰ کے ہو اور حرکت سر کی آگے اور پیچھے ترکیب پائی ہو اُس مفصل سے جو درمیان سر اور فقرہ ثانی کے ہو اب واجب ہو کہ ہر مفصل کو اول کو بیان کریں مفصل اول کی یہ صورت ہو کہ دونوں شاخصہ فقرہ اولیٰ پر اوپر کی طرف دونوں جانبوں میں ویسا سے دو فقرہ پیدا ہوتے گئے کہ ان دونوں میں زوائد میان استخوان سر کی داخل ہوتی ہیں جو وقت ایک زیادتی انہیں کی بلند ہو اور دوسری اندر ہو جائے تو سر اندر والی



میں اور یہی زیادتی کا نام شاخص نرقانی اور نیچے کی زیادتی کا نام شاخص تحتانی ہے اور اسکو منٹکسہ بھی کہتے ہیں اور کبھی چھ زیادتیوں بھی ہوتی ہیں  
 چار ایک طرف اور دو ایک طرف اور کبھی آٹھ بھی ہوتی ہیں منفعت ان زیادتیوں کی یہ کہ اتصال مفصلی میں انتظام پیدا ہو جائے کسی جگہ پر بذریعہ  
 فقرہ یعنی مخاکہ قفا کے اور کسی جگہ پر بذریعہ ان سروں کے جو رؤس ثقیہ کہلاتے ہیں ان فقروں کے واسطے زوائد ہیں انکی منفعت نہیں ہے  
 جو اور یہ بیان ہوئے بلکہ یہ زوائد واسطے حفاظت کے مخلوق ہوئے اور قائم مقام سر کے ہیں کہ اپنے اور پٹیتے میں اس حد سے کہ جو ان اعضا  
 شریفہ کی طرف متوجہ ہوا اور پٹیتے میں اپنی رباطات اور یہ زوائد چوڑے اور سخت ہیں ان میں کہ جو طول فقرات پر رکھی گئی ہیں انہیں جو فقرہ  
 کے نیچے کھی گئی ہے اسکو شوک اور سانس کہتے ہیں اور جو فقرہ کے میں دیسا میں ہے اسکو انخہ کہتے ہیں اور ان زوائد سے حفاظت  
 کی منفعت جو چیز کہ طول بدن میں رکھی ہے اس کے زیادہ ہوتی ہے عصب اور عروق اور عضل سے بعض انچہ جو متصل اضلاع کے ہیں ان میں  
 ایک منفعت خاص اور بھی ہے یہ ہے کہ ان انچہ میں فقرے پیدا کیے گئے ہیں اسلئے کہ ان انچہ سے جب رؤس اضلاع کے محراب  
 ہو کر متبظ ان فقرات یعنی مغایکون میں منہدم یعنی درست ہو جائیں کہ اوپر نکال کچھ جسم نمایاں نہ ہو جراح کیواسطے ان انچہ میں دو فقرے  
 ہیں اور ہر ضلع کیواسطے دو زوائد ہیں محراب میں جو ان فقرات میں پیوست ہوتی ہیں بعض جناحوں کے دوسرے کہ وہ مشابہ جناح عظام  
 یعنی دوسرے بازو کے ہوتا ہے اور یہ بات گردن کے مہرون میں ہے اسکی منفعت آگے بیان ہوگی فقرات کیواسطے سو اسے ج کے ثقیہ کے اور بھی  
 سوراخ ہیں اسلئے کہ اس میں ہو کر عصب داخل ہوتا ہے اور نکلتا ہے اور رگوں کی درآمد برآمد اٹھیں سوراخوں سے ہوتی ہے کوئی ثقیہ پور ایک ہی فقرہ میں  
 پایا جاتا ہے اور کوئی فقرہ دو ثقبوں میں بشرکت تام ہوتا ہے اسکا مقام حد مشترک ہے درمیان دونوں فقروں کے اور کبھی فقرے کے نیچے اور اوپر دونوں  
 جانب ثقبہ ہوتا ہے اور کبھی ایک ہی طرف اور کبھی ایک فقرہ میں پور نصف دائرہ اس ثقبہ کا ہوتا ہے اور کبھی ثقبہ ایک فقرہ میں نصف دائرہ سے زیادہ  
 ہوتا ہے اور دوسرے میں چھوٹا ثقبہ کی پیدائش دونوں جانب فقرے میں ہوتی ہے اور چھ فقرے کے نہوئی اسلئے کہ جو چھ ثقبہ ہوتا تو حفاظت  
 اس چیز کی جو داخل اور خارج اس مقام سے ہوتی ہے نہو سکتی اور بھی چونکہ فقرہ جانب خلف سے مورد صدمات ہے وہاں پر ثقبہ ہونا مناسب نہیں تھا  
 اور فقرے کے آگے ثقبہ اسواسطے نہوا کہ اگر پیش رد ہوتا تو ان مقامات میں واقع ہوتا جن پر پیل بدن کا از رو سے ثقل طبعی اور حرکت  
 ارادی سے ہے اور یہ حرکات اسکو ضعیف کر دیتے اور یہ بات نہوتی کہ ثقبہ کے اندر جو چیزیں گذر کر ربط دیتی ہیں اس بندش میں ہتواری  
 باقی رقی اور ریل طبعی ہی ان انصاف کے مخرج پر تنگی پیدا کرتا اور اس جگہ پر سستی واقع ہوتی ہے یہ زوائد جو واسطے حفاظت کے ہیں کبھی  
 انکے محیط رباطات اور عصبیہ ہوتے ہیں اور رباطات انکے گرد محیط ہو کر چکنا اور نرم کر دیتے ہیں تاکہ جو گوشت اسے ماس ہو اسکو انکی سختی  
 کی اذیت نہ ہو پٹے زوائد ضلیہ بھی ایسے ہی ہیں کہ وہ بھی مضبوط ہیں اور بعض انکا بعض سے نہایت مضبوطی سے ملا کر رکھا گیا ہے تعقیب  
 اور ربط سے ہر طرف لیکن انکی تعقیب آگے سے زیادہ مضبوط ہے اور چھ سے نرم اور نامضبوط کیونکہ حاجت چھکنے اور دوسرے ہونے کی آگے  
 زیادہ ہے نسبت پٹیتے ہونے اور اکتا دہرا ہونے پشت کی طرف سے اور جب رباطات پشت کی جانب نرم ہوئے جو فضا اس مقام پر واقع ہے  
 اسکو اگرچہ کہ ہر طرف رباطات رجب ہونے فقرات پشت کے چونکہ انکی تعقیب میں باخراط مضبوطی کی گئی ہے ریل استخوان واحد کے ہو گئے ہیں اس  
 خلقت کا فائدہ ثقیات اور سکون میں ہوتا ہے اور نرمی انکی جو چند ہڈیوں کی پیدائش سے حاصل ہوئی ہے وہ حرکت میں فائدہ دیتی ہے  
 فصل آٹھویں اجمالہ اولی گردن کی تشریح میں اور اسکی ہڈیوں کے بیان میں گردن کی پیدائش واسطے قصبہ  
 رہے کہ ہے اور قصبہ کی پیدائش میں جو منفعتیں ہیں انکو اپنے مقام میں کر کے چھ فقرے گردن کے اور قصبہ صا اوپر کا فقرہ محمول ہے




سوراخوں میں جو دونوں جڑوں میں اُٹکواٹھائے ہوئے ہیں اور ہر ایک سوراخ کے گرد ایک زیادتی استخوانی گول پیدا ہوتی ہے جو شامل ایک دانت کو ہوتی ہے اور اسکو مضبوط کرتے ہیں اس مقام پر قوی ردابطا اور سوائے اضر اس کے ہر دانت کے ایک ہی سر ہوتا ہے لیکن اضر اس جو نیچے کے جڑ میں ہوتے ہیں کم سے کم اُنکے دوسرے ہوتے ہیں اور کبھی تین بھی ہو جاتے ہیں خصوصاً دونوں ناجذوں کے واسطے اور وہ اضر اس جو اوپر کے جڑ میں ہیں کم سے کم اُنکے واسطے تین سرے ہوتے ہیں اور کبھی چار بھی ہو جاتے ہیں خصوصاً دونوں ناجذ کے واسطے اور کبھی اضر اس کے سرے اس سے بھی زیادہ ہوتے ہیں کبھی اُنکے بڑے ہونے کے اور کام زیادہ متعلق ہونے کے اور زیادہ سرے اوپر کے اضر اس میں اسواسطے ہوتے ہیں کہ وہ متعلق ہیں نقل کا یہ حال ہے کہ اضر اس کے میل کو خلاف جہت رؤس یعنی طرف بن دندان کے کر دیتا ہے نیچے کے اضر اس کا نقل مخالف اُنکے گزرنے کے نہیں ہے مگر ترجمہ کرتا ہے چونکہ اوپر کے اضر اس کی جڑ فوقانی ہے یعنی فک اعلیٰ میں واقع ہے اور نقل اُنکا بالطبع مائل بطرف فک اسفل ہے جدھر اُنکا سر ہے اسی طرف کا حجم بوجہ ثقل طبعی کے زیادہ ہوا اور سرے بھی متعدد ہوئے تھائی اضر اس کا حال نظر ثقل طبعی کے مخالف اضر اس فوقانی کے ہے کہ اُنکے نقل کا میل طبعی اُنکی جڑوں کی طرف ہے اسی جہت سے یہ نقل اُنکے گزرنے کا مخالف نہیں ہے بلکہ اُنکے سروں کا بوجھ مائل جڑوں کی طرف ہے اس سے اُنہیں سرے زیادہ نہیں ہوئے مگر کسی ہڈی میں جس یقیناً نہیں ہے کہ وہ بذات خود جوٹ وغیرہ کے صدرہ کو دریافت کرے مگر دانتوں میں جو اقسام ہڈیوں کے ہیں البتہ جس ہے جالینوس نے بھی کہا ہے اور تجربہ بھی شاہد ہے کہ دانتوں میں جس ہے ایک قوت جو دماغ سے آتی ہے اُسے دانتوں کی حس پر اعانت کی ہے تاکہ اُنکو درمیان سردا و گرم اور دیگر مضرات کے تیز حاصل رہے فصل چھٹی جملہ اولیٰ سے پشت کی منفعت کے بیان میں پشت کی خلقت چار منفعتوں کے واسطے ہے پہلی منفعت یہ ہے کہ وہ راہ ہر نخاع کی جسکی طرف حیوان اپنی بقا میں محتاج ہے اسکا تفصیلی بیان تو خاص اُسکے مقام پر کرینگے مگر بیان مجملہ کہتے ہیں کہ اگر سب ٹھے دماغ سے نکلنے پس چھٹی مقدار اسوقت سر کی ہے اس سے بہت بڑی ہوتی اور بدن پر اُسکے بوجھ کا اٹھانا بہت دشوار ہوتا ہے چھٹے کو مٹھائے اطراف تک پہنچنے میں مسافت بے قطع کرنی پڑتی اور ہمیشہ معرض آفات اور انقطاع رہتے چھوٹوں کا طول اُنکی قوتوں کو اعضائے ثقیلہ کے جذب کر نہیں طرف مبادی اور اصول اُنہیں اعضا کے سست کر دیتا نظر ان قباحتوں کے خالق جل جلالہ نے تمام نعمت کر کے دماغ سے ایک جڑ جسے ہم نخاع کہتے ہیں اُنار اسفل بدن تک مثل نہر کے تاکہ اُسکے ذریعہ سے قسمت عصب کی اُسکے جنابات اور اطراف میں پوری ہو جائے اور موخر کی جانب یعنی بطرف پشت اسے رکھا اسیلے کہ اسکی موازات اور سامنا اور قربت اعضا کی بحسب مناسب باقی رہے بعد اُسکے پشت کو گذر گاہ محفوظ اُس نخاع کے واسطے مقرر فرمایا وہ سرے منفعت یہ ہے کہ پشت ذریعہ محافظت اور سپرہ واسطے اعضا سے شرفیہ کے جو اُسکے سامنے رکھے ہیں اسیواسطے پشت میں کانٹے اور گریبان پیدا کی گئیں تیسری منفعت یہ ہے کہ پشت پیدا کی گئی اسیواسطے بننے ہو کل ہڈیوں کے واسطے جیسے وہ لکڑی جو ناو کی جڑ میں پہلے لگائی جاتی ہے اُسکے بعد اور لکڑیاں گاڑی اور باندھی جاتی ہیں اسیواسطے پشت خلقت میں سخت اور مضبوط بنائی گئی چوتھی منفعت یہ ہے کہ بدن انسان کا قوام اور استقلال پشت سے حاصل ہوتا ہے اور مختلف جہات میں حرکت کرنا ہر جھک کر او بھیل کر اسپر قدرت بدریغ پشت کے ہوتی ہے اسیواسطے پشت میں فقرہ گندھے ہوئے پیدا کیے گئے ایک ہڈی بڑی مقاربہ نہیں پیدا کی گئی اور جوڑان فقرہ کے نہ بہت نرم بنائے گئے کہ قوام میں نرمی سستی پیدا کریں اور نہ بہت مضبوط بنائے گئے کہ پھر نیچو سن کر فصل ساتویں جملہ اولیٰ سے فقرات پشت کے بیان میں فقرہ اُس ہڈی کو کہتے ہیں کہ جسکے چھ میں ایک روزن ہیں جس میں نخاع نفوذ کرے فقرہ میں چار زیادتیاں ہوتی ہیں دہننے اور بائیں دونوں جانبوں روزن میں ہوتی ہیں اور دو زیادتیاں نیچے اوپر



معدل ہونا اس کا قبل اسکے کرباغ تک نافذ ہوتی سہری جمع ہونا کی قدر ہوا کا آگے آگے شہ کے تین دوسری منفعت یہ ہر تقطیع حروف اور تسیل اخراج حروف پر معین ہوتی ہے کہ ہوا کل اسمقام پر جمع ہو جائے جس جگہ سے تقطیع حروف مطلوب ہے پس یہ دو منفعتیں ایک منفعت میں ہیں بعد ازاں جو نافذہ مقدار معین کرنے میں حروف کے دیتی ہے اسکی فیکر ایسی ہے کہ جیسے وہ ثقبہ منصوب ہو چھپے مرنار کے واقع ہوتی ہے اس ہوا کی کرتی ہے اور اس ہوا کے روکنے سے متعرض نہیں ہوتی ہر تیسری منفعت یہ ہے کہ جو فضول طرف سر کے دفع ہونے میں اس کے واسطے ناک بمنزلہ پردے اور محافظ کے ہے کہ وہ فضول دیکھنے سے پوشیدہ رہے اور بھی اس کے نکال ڈالنے پر بذریعہ نفع کے ناک بدکاری کرتی ہے یہ دو منفعتیں اسی تیسری منفعت میں داخل ہیں ناک کی ہڈیوں کی ترکیب دو شکست ہڈیوں سے ہے جن دو نون کے زاویہ اوپر سے مل جاتے ہیں اور اول کے قاعدے قریب ایک زاویہ کے تماس ہوتے ہیں اور ان دو نون شکستوں میں بہت دو زاویوں کے جدائی ہوتی ہے اور دو نون ہڈیان ہر ایک انہیں کی ایک ان دو نون کنارے والی سے جو منھ کی درزون میں مذکور ہو چکی ہیں مرکب ہوتی ہے ان دو نون ہڈیوں کے نیچے کے کنارے پر دو غضروف نرم واقع ہیں کہ ان کے چپ میں طول درز وسطانی ہر ایک غضروف ایسا ہے کہ جبکا جزو اعلیٰ جزو اسفل سے زیادہ سخت ہے اور حاصل یہ ہے کہ یہ غضروف ان دو نون غضروف نون سے صلابت میں زیادہ ہے منفعت اس غضروف وسطانی کی یہ ہے کہ ناک کے جدا جدا دو ٹھننے بنا دیتا ہے تاکہ جب دماغ سے کوئی فضلہ اترے تو اکثر ایک ہی ٹھننے کی راہ سے نکلے اور سارا راستہ استنشاق کا جھڑ سے ہوا تر و سج دماغ کے واسطے جاتی ہے بند کرے اس واسطے کہ اس ہوا سے روح دماغی کی تازگی ہے وہ دو غضروف کنارے والے جو ہیں اسکی تین منفعتیں ہیں پہلی منفعت ایسی ہے کہ جو مشترک ہے جملہ ان غضروف نون میں جو کنارے ہڈیوں کے واقع ہیں اور اس کے بیان سے ہکو فراغت ہو چکی ہے دوسری منفعت یہ ہے کہ کشادگی اور بخوبی انجائش پیدا ہو اگر زیادہ استنشاق اور نفع کی ضرورت ہو تیسری منفعت یہ ہے کہ معین ہو کر ادنیٰ انجاء دھانی کی اس طرح کہ ہر وقت نفع کے دو نون غضروف کھلیا میں اور جدا جدا ہو جائیں اور کم ہو جائیں اور لرزے لگیں دو نون ہڈیان ناک کی باریک اور سبک پیدا کی گئیں اسلیے کہ احتیاج طرف خفت کے زیادہ ہے نسبت مضبوطی کے خصوصاً باین لحاظ کہ انہیں ایسے اعضا نہیں ملتے جو مورد آفات اور صدمات ہیں اور بھی موضع مس سے یہ دو نون ہڈیان دور تر واقع ہیں **فک اسفل** یعنی نیچے کا جڑا صورت اسکی ہڈیوں کی اور جڑے کی منفعت بخوبی معلوم ہے کہ وہ دو ہڈیوں سے مرکب ہے ان دو ہڈیوں کو نیچے ذقن کے ایک مفصل موثق جمع کرتا ہے اور دو کنارے ان ہڈیوں کے جو باقی رہے انہیں سے ہر ایک کنارے پر ایک ہڈی خمدار بلند ہوتی ہے جو ترکیب پانی ہے ایک زیادتی درست اور ہوا کی ہوائی کے ساتھ جو آگتی ہے اس ہڈی سے جو اس کنارے تک منتقل ہوتی ہے اور ایک دوسرے پر بوجہ بندش رباطات کے گہرین مکتی **فصل پانچویں پہلے جملہ سے دانتوں کی تشریح میں** دانت کل تین ہیں اور جن دانتوں کا نواجذ نام ہے بعض دسیوں میں نہیں ہوتے ہیں اور یہ نواجذ وہ چار دانت ہیں جو کناروں پر ہوتے ہیں جن میں یہ چار دانت نہیں ہوتے انہیں اٹھائیس دانت ہوتے ہیں دانتوں میں دو دانت دوسرے جنکو ثقیان کہتے ہیں اوپر کی طرف اور دو دانت چہرے جنکو رباطیثان کہتے ہیں یہ بھی اوپر ہوتے ہیں اور اسطرح دو دینچے کی طرف ہیں یہ دانت واسطے کاٹھے کے پیدا کیے گئے اور دو دانت اوپرو دانت ہیں کہ انکو ناب کہتے ہیں واسطے کوٹھنے کے پیدا ہوئے چار پانچ دانت نیچے اوپر جنکو اضراس کہتے ہیں یہ واسطے پسینے کے مخلوق ہوئے یہ سب تیس یا اٹھائیس دانت ہیں نواجذ اکثر اوسط زمانہ میں آگتے ہیں اور وہ زمانہ بعد سن بلوغ کے وقوف تک ہے اسلیے کہ سن وقوف تیس برس کے قریب تک رہتا ہے اور چونکہ یہ دانت اس سن میں آگتے ہیں انکو اسنان حلم کہتے ہیں دانتوں کے واسطے خربین ہیں اور سر میں تیز جو گرتے ہیں ان ہڈیوں کے

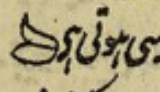
یہ دانتوں کی تشریح ہے جو ان میں سے ہیں اور ان کے واسطے کہ ان کو دانتوں کی تشریح ہے



یعنی کنٹینن میں دو ہڈیاں تخت واقع ہیں کہ جو چھ صدغ میں جاتا ہے اُسے چھپاتی ہیں اور انکی وضع طول صدغ میں بصورت مریکے ہو اور انکا زوج نام یہ فصل چوتھی پہلے جملہ سے فکین اور انص کی ٹہری کے بیان میں ہڈیاں فک اعلیٰ اور صدغ کی انکے شمار کو ہم بیان کرتے ہیں اسکے ساتھ دروز جو فک اعلیٰ میں ہڈیاں بھی ذکر کرینگے پس ہم کہتے ہیں کہ فک اعلیٰ کے اوپر سے ایک درز مشترک تحدید کرتی ہے جسکی شرکت درمیان فک اعلیٰ اور پیشانی کے ہے اور وہ درز ابرو کی جانب سے طرف کنٹینی کے جاتی ہے اور نیچے سے فک اعلیٰ کی حد پر دانتوں کی جڑیں ہیں اور دونوں جانب سے ایک درز فک اعلیٰ کی حد ہے جو انظرط گوش آتی ہے اور فک اعلیٰ اور عظم و ثدی میں مشترک ہے وہ عظم و ثدی جو چھپے اضر اس کے واقع ہے پھر اسکے اخیر کا کنارہ وہ اسکے منہ پر واقع ہے یعنی وہ کنارہ دوبارہ جھکتا ہے طرف انسی فک اعلیٰ کے ٹھوڑا سا پس ایک درزی ہو جاتی ہے جو فرق کرتی ہے درمیان اس فک کے اور درمیان اس درز کے جسکو ہم ذکر کرتے ہیں وہ درزی ہے کہ جو قطع کرتی ہے اعلا سے خنک کو طولاً یہ حدود اربعہ فک اعلیٰ کے ہیں لیکن وہ درزین جو اسکے حدود میں داخل ہیں ان میں سے ایک وہ درز ہے جو قطع کرتی ہے اعلا سے خنک کو طولاً اور ایک درز دوسری ہے جو شروع ہوتی ہے درمیان دونوں ابرو سے لیکر تمام اذات مابین شہتین کے یعنی اوپر کے اگلے دودانت اور ایک درز اور ہے جو شروع ہوتی ہے دوسری درز کے مبداء سے اور اعلیٰ ہوتی ہے اس مقام سے اترتی ہوئی محاذات میں مابین رباعیہ اور ناب کے داہنی جانب سے چوتھی درز کے مثل ہے بائیں طرف ان تینوں درزون کے درمیان میں اور درمیان محاذات منابت انسان مذکورہ کے دو ہڈیاں جو شکل مثلث ہیں محدود ہوتی ہیں لیکن قاعدہ سے ان دونوں مثلثوں کے نزدیک منابت انسان کے نہیں ہیں بلکہ درآتی ہے قبل اسکے ایک قاطع جو قریب قاعدہ منحرفین کے ہے یا بصورت  اسلیے کہ تینوں درزین اس درز قاطع سے مواضع مذکورہ تک تجاوز کرتی ہیں اور نزدیک دونوں مثلثوں کے دو ہڈیاں ایسی حاصل ہوتی ہیں جنکو محیط ہوئی ہیں دونوں قاعدے مثلثوں کے اور منابت انسان اور دونوں قسین کنارے کی درزوں سے ان دونوں ہڈیوں میں سے ایک کو دوسرے سے جدا کرتی ہے وہ چیز جو اترتی ہے درز او وسط سے اجہمت سے ہر ایک ہڈی میں دو ذراویہ قائمہ پیدا ہوتے ہیں نزدیک اس درز کے جو بطور عمود فاصل اترتی ہے اور ایک ذراویہ حادثہ نزدیک نابین کے اور ایک ذراویہ منفرد نزدیک منحرفین کے پیدا ہوتا ہے دروز فک اعلیٰ سے ایک وہ بھی درز ہے جو اترتی ہے درز مشترک اعلیٰ سے یہ درز شروع ہوتی ہے کنارے چشم سے اور جو وقت پہنچتی ہے فقرہ تک یعنی مناکچہ فک تک تین مشعرون پر قسم ہوتی ہے ایک شعبہ تو گذر تا ہے نیچے درز مشترک کے اور فقرہ چشم کے تا اینکه متصل ابرو کے ہو جاتا ہے اور ایک درز یعنی دوسرا شعبہ اسکے قریب یون متصل ہوتا ہے بے اسکے کہ فقرہ میں داخل ہوا و تشریری درز یعنی تیسرا شعبہ وہ ہے اسطرح متصل ہوتا ہے مگر فقرہ داخل ہو کر اور جو دران تینوں میں افضل ہے تقیاس اس درز کے جو نہ ابرو و پس وہ دور تر ہے اس مقام سے کہ ماس ہوتا ہے اسکو اعلا سے خنک مگر وہ ہڈی جسے درز اول ان تینوں دروز میں سے جدا کرتی ہے وہ سب سے بڑی ہے اسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہے جسکو درز ثانی جدا کرتی ہے اسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہے جسکو درز ثالث جدا کرتی ہے تشریح انص ناک کی منفعتین ظاہر ہیں اور وہ تین میں پہلی منفعت یہ ہے کہ وہ چین ہوتی ہے سب اس تجویف کے جسے شامل درز استنشاہ یعنی سونگھنے میں پہاٹک کہ جمع ہوتی ہے اس میں ہوا سے کثیر اور قبل از انکہ دماغ میں پہنچتی ہے معتدل بھی ہو جاتی ہے اس واسطے کہ جو ہوا سونگھنے جاتی ہے اکثر اسکے بور یہ میں پہنچتی ہے لیکن کیفہ مقدار صالح اس میں سے دماغ میں بھی نفوذ کرتی ہے اور بھی اس استنشاہ کی واسطے جس سے سونگھنا کسی قدر ہوا صالح کا مطلوب ہوتا ہے ایک مقام خاص میں جو آگے آگے نام کے دماغ ہے جو جمع کی جاتی ہے تاکہ دراک زیادہ ہو اور موافق را کہ مشموم کے ہو پس یہ تین منفعتیں ایک منفعت میں ہیں مترجم کہتا ہے ایک منفعت جمع ہونا ہوا کا دوسری

درز اول ان تینوں دروز میں سے جدا کرتی ہے وہ سب سے بڑی ہے اسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہے جسکو درز ثانی جدا کرتی ہے اسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہے جسکو درز ثالث جدا کرتی ہے تشریح انص ناک کی منفعتین ظاہر ہیں اور وہ تین میں پہلی منفعت یہ ہے کہ وہ چین ہوتی ہے سب اس تجویف کے جسے شامل درز استنشاہ یعنی سونگھنے میں پہاٹک کہ جمع ہوتی ہے اس میں ہوا سے کثیر اور قبل از انکہ دماغ میں پہنچتی ہے معتدل بھی ہو جاتی ہے اس واسطے کہ جو ہوا سونگھنے جاتی ہے اکثر اسکے بور یہ میں پہنچتی ہے لیکن کیفہ مقدار صالح اس میں سے دماغ میں بھی نفوذ کرتی ہے اور بھی اس استنشاہ کی واسطے جس سے سونگھنا کسی قدر ہوا صالح کا مطلوب ہوتا ہے ایک مقام خاص میں جو آگے آگے نام کے دماغ ہے جو جمع کی جاتی ہے تاکہ دراک زیادہ ہو اور موافق را کہ مشموم کے ہو پس یہ تین منفعتیں ایک منفعت میں ہیں مترجم کہتا ہے ایک منفعت جمع ہونا ہوا کا دوسری



کی جانب ایک خط استقیم مثل عمود کے واقع ہو یا بصورت اور قیستی درز مشترک ہو در بیان سر کے چھپے سے اور اس کے قاعدہ میں انکی شکل ایسی ہو  
 کہ جیسے کسی زاویہ سے کنا یا سهم متصل ہو اسکو درز لامی کہتے ہیں اس واسطے کہ یونانیوں کے لام سے کتابت میں مشابہ ہو یا بصورت سا  
 اور دو درزین کاذب طول میں سر کے بطور مواز سهم کے دونوں جانب واقع ہیں اور ہڈی میں سر کے پوست نہیں ہو گئی ہیں اس واسطے  
 انکا قشر میں نام ہو اور جو وقت حقیقی قیون درزون سے ملتی ہیں انکی شکل ایسی ہوتی ہے  یہ شکل طبعی تمام الدروز ہر لیکن سر کی شکلیں  
 غیر طبعی تین ہیں پہلی یہ کہ دو برآمدہ نہیں سے پیش سر برآمدہ نہوا سہین درز اکیلی نہیں ہوتی ہر دوسری شکل غیر طبعی یہ کہ ہر جانب  
 پشت سر کے برآمدہ نہوا سہین درز لامی نہیں ہوتی تیسری شکل غیر طبعی یہ کہ دونوں برآمدہ نہوا سہین اور سر کی کبری کے گول ہو کہ جسکا طول و  
 عرض برابر ہو افضل اطباء یعنی جالینوس نے کہا کہ حسین العادریا برین عدل قسمت اسکا مقضی ہو کہ سہین قسمت دروز کی برابر ہو اور چونکہ  
 شکل طبعی میں قسمت دروز کی اسطرح پڑتی کہ طول میں ایک درز تھی اور عرض میں دو اب بیان چاہیے کہ طول میں ایک درز ہو اور عرض میں  
 بھی درز واحد ہو اور درز عرضی وسط عرض میں ہو ایک کان سے دوسرے کان تک جس طرح سے درز طول وسط طول میں - فاضل  
 جالینوس کہتا ہے کہ چھٹی شکل غیر طبعی سر کی نہیں ہو سکتی ہو کہ مثلاً طول کم ہو عرض سے اس واسطے کہ طول عرض سے جب ہی کم ہو گا کہ کوئی لطین  
 بطون دماغ سے کم ہو یا جرم دماغ سے سیقدر کم ہو اور یہ فرض مخالفت حیات اور نفع صحت کی ہے مقدم اطباء بقراط نے بھی اصابت راے  
 کی ہو اسلئے کہ سر کی چارہی شکلیں تجویز کی ہیں ایک طبعی اور تین غیر طبعی اس مسئلہ کو خوب سمجھنا چاہیے فصل تیسری پہلے جملہ سے تشریح  
 میں آن چیزوں کے جو محف سے نیچے ہیں سر کے واسطے بعد ان چیزوں کے جو اوپر کی فصل میں بیان ہوئیں یا رخ  
 بیان اورین چارشل دیواروں کے کھڑی ہیں اور پانچویں مثل قاعدہ کے رکھی ہوئی ہو یہ دیوارین یا فوخ کے نسبت سخت بنا لی  
 گئیں اس واسطے کہ صدمے چوٹ وغیرہ کے ان دیواروں پر زیادہ پہونچتے ہیں دوسرا فائدہ یہ کہ حاجت تخلل قحف اور یا فوخ کی  
 دو وجہوں سے پڑتی ہو ایک تو اس وجہ سے تاکہ اسہین بخار تحمل نفوذ کرے دوسری وجہ یہ کہ دماغ پر گرانی پیدا نہو۔ ان چاروں  
 دیواروں میں سب سے زیادہ سخت وہ ہڈی ہو جو پشت سر کی طرف واقع ہو اس لئے کہ وہ نگہبانی جو اس سے پوشیدہ ہو پہلی دیوار  
 ہڈی پیشانی کی ہو اس کے اوپر کی حد درز اکیلی ہو اور نیچے کی حد ایک دوسری درز ہو کہ جو درز اکیلی کے کنارے سے آنکھوں پر  
 چلی آئی ہو ابرو کے قریب یعنی نیچے ہو کر اور اس درز کا آخر درز اکیلی کے دوسرے کنارے سے متصل ہو دو دیوارین جو بین دیسار میں  
 انھیں دونوں میں دونوں کان بنائے گئے ہیں انکا نام مجزین ہو کہ مثل تھکر کے سخت ہیں اوپر سے ان دونوں کو درز قشری محدود  
 کرتی ہو اور نیچے کی جانب ایک درز ہو کنارے سے درز لامی کے آکر اسکا انتها درز اکیلی تک پہونچتا ہو اور آگے سے ان  
 دونوں کو ایک جزو درز اکیلی کا اور چھپے سے ایک جزو درز لامی کا محدود کرتا ہو چوتھی دیوار پشت سر کی اسکو اوپر کی جانب سے  
 درز لامی محدود کرتی ہو اور نیچے کی جانب سے وہ درز جو در میان قحف اور وندی کے مشترک ہو اور درز لامی کے دونوں  
 کناروں میں درآوردہ ہو کر خائب ہو گئی ہو۔ پانچویں ہڈی جسے ہم نے قاعدہ دماغ کہنا ہے وہ ہڈی سبب ہڈیوں کا جو جھٹھٹھے  
 ہوئے ہو اسکو وندی کہتے ہیں اسکی خلعت میں سختی و منفقون کیواسطے ہوئی ہو ایک منفعت تو یہ کہ جو سختی کے بوجھ  
 اٹھانے پر مدد دیتی ہو اور دوسری منفعت یہ کہ سخت چیز فضول کی عفونت کم قبول کرتی ہو یہ ہڈی ایسے مقام پر نصب کی گئی  
 ہو کہ اس پر ہمیشہ فضول دماغی گرتے رہتے ہیں اس واسطے سخت کرنے میں احتیاط کامل کی گئی ہو ہر ایک دو جانبوں صدغین



دو ہڈیوں میں سے ایک ہڈی کو تنہا بالکل حرکت نہو جیسے سینہ کی ہڈیوں کے جوڑ اور مفصل مرکوز وہ جوڑ ہے کہ اسکی ایک دو ہڈیوں میں زیادتی پائی جائے اور دوسرے کی واسطے فقرہ جوہیں یہ زیادتی لگتی ہو اور اسطرح پرگڑے کہ اسے حرکت نہو جیسے دانتوں کی جڑیں اور مفصل مرکوز وہ جوڑ ہے جسکی ہر ہڈی کی واسطے دونوں ہڈیوں میں سے تھاریز یعنی فاصلے میں دندانہ دار جیسے آڑہ ہوتا ہے اور دندانہ اس ہڈی کے تیز ہوتے ہیں شگافوں میں اس دوسری ہڈی کے جیسے ردین اگر یعنی ٹھیکے سے تانے کے تروں کو جوڑتے ہیں اور اس جوڑ کا نام شان اور درز کہا گیا ہے جیسے جوڑ کھوپڑی کے اور مفصل ملزق ایک تو وہ جوڑ ہے جسے طول میں بغرض ہے جیسے جوڑ درمیان دو ہڈیوں ساعد کے اور دوسرا ملزق وہ جوڑ ہے جو عرض میں بغرض کرے جیسے ہڈیاں پشت کی نیچے کے فقروں کی واسطے کہ اوپر کے فقروں کی ہڈیاں مفصل غیر موثقیں ہیں

**فصل دوسری تشریح قحف اور اسکی منفعت کے بیان میں** کھوپڑی کی سب ہڈیوں کی منفعت یہ ہے کہ وہ دماغ کی سپرد اور اسکو چھپا کر آفات سے محفوظ رکھتی ہے مختلف قسموں کی متعدد ہڈیاں کھوپڑی کی واسطے بنائی گئیں کہ تقسیم اسکی دو جملوں پر ہو ایک جملہ کا اعتبار بنظر ان فوائد کے ہو جو خاص ہڈیوں سے متعلق ہے دوسرے جملہ کا اعتبار بنظر ان فوائد کے ہو جسکو ہڈیاں گھیرے ہیں اس سے تعلق ہو پہلے جملہ کی منفعتیں دو قسم کی ہیں ایک منفعت تو یہ ہے کہ اگر کسب اتفاق کھوپڑی کے کسی جزو میں کوئی آفت ہو چکے مثلاً ٹوٹ جائے یا عفونت آجائے یہ ضرور نہو کہ تمام کھوپڑی کو یہ آفت شامل ہو جائے جیسے اگر ایک ہی ہڈی ہوتی دوسری منفعت یہ ہے کہ ایک عضو میں اختلاف اجزا کا سختی نرمی کا مختلف رقت غلط نہیں ممکن تھا اور کھوپڑی میں یہ اختلاف درکار ہے بنظر اس طرح کے جسکو عنقریب ہم ذکر کریں گے پس اختلاف اقسام ہڈیوں سے یہ سب باتیں حاصل ہوئیں دوسرا جملہ اسکی منفعت مختلف طور پر تمام ہوتی ہے کوئی منفعت بقیاس نفس دماغ کے ہے یا بنظر کہ جسوقت بخارات غلیظ ہو جائیں کہ نفوذ انکا ہڈیوں سے دشوار ہو بجست غلظت راہ اور مسلک کے مختلف اقسام کی ہڈیوں سے یہ فائدہ ہو کہ وہ بخارات دماغ سے جدا ہو جائیں تاکہ تنقیہ دماغ کا بوجھ قفل خارا کے ہو جائے اور ایک منفعت اسکی بقیاس اس لیٹ عصب کے ہے جو اعضا سے سر میں پرانگندہ ہے اختلاف اس ہڈیوں کے اس کے واسطے راہ بن گئی۔

وہ منفعتیں اسکی مشترک ہیں دماغ اور دواور چیزوں میں پہلی منفعت بقیاس عروق اور شرائین داخلی سر کے ہے یا کہ اسکی واسطے طریق اور منفعت دوسری منفعت بقیاس طرف اس حجاب کے ہے جو غلیظ اور ثقیل ہے کہ اس کے اجزاء طرح بطح متفرق ہیں اسوجہ سے اسکا بوجھ دماغ پر نہیں ہے شکل طبعی اس ہڈی کی یعنی کھوپڑی کی گول ہے دو منفعتوں کی وجہ سے ایک منفعت بنظر اشیاء داخلی کے ہے وہ منفعت یہ ہے کہ شکل مستدیر مساحت اندرونی میں بڑی ہوتی ہے نسبت اشکال مستقیمہ الخطوط کے جسوقت احاطہ یعنی دور دونوں کا برابر ہو اور جب مساحت اسکی بڑی ہو تو اس کے اندر بڑی چیز کے سامنے کی گنجائش بھی ہوگی دوسری منفعت نسبت امر خارجی کے ہے کہ شکل مستدیر پر صدرہ چوٹ وغیرہ کا بوجھ قلت مصادمت کے بہت کم ہو چتا ہے اس واسطے کہ اس میں قلت مصادمت ہوتی ہے نسبت شکل مستقیمہ الخطوط کے کہ جس میں زاویہ مستقیمہ پیدا ہو کھوپڑی گول بھی ہے اور طولانی بھی اسکا فائدہ یہ ہے کہ منابت اعصاب دماغی طولانی وضع رکھتے ہیں اور یہی وضع اس کے واسطے واجب ہے تاکہ ان میں تنگی اور انضباط واقع نہو کھوپڑی کی واسطے دو برآمدے آگے پیچھے ہیں تاکہ دونوں جانب سے جسد رچھے آڑے ہیں وہ بحال مناسب باقی رہیں اور اسی شکل کیواسطے میں درزین حقیقی ہیں اور دو کا ذب حقیقی و درزوں میں سے ایک درز مشترک ہے پیشانی کے ساتھ لشکل قوس جسکی صورت اسطرح ہے

اور اسکا اکلیل نام ہے اور ایک در طول سر کی نصف ہو وہ مستقیم اسکو سہمی کیے اور جب اسکا اتصال اکلیل سے اعتبار کیا جائے اسکو ستودہ کہتے ہیں اسکی صورت ایسی ہے کہ جیسے کسی قوس کے بچ میں اوپر



ایسی ہی جیسے اساس اور مبنی شو کو ہر طرف اُسی شو کے جیسے فقرے پشت کے کہ وہ اساس میں بدن کے اور پیر بنا بدن کی ہر جیسے بنا کشتی کی اُس لکڑی پر ہوتی ہو کہ جو پہلے کھڑی کی جاتی ہو کہ اُس کے بعد سب لکڑیاں لائی جاتی ہر بعض ہڈیاں بدن سے نسبت پوشش اور وقایہ کی رکھتی ہیں جیسے ہڈی یا فنج یعنی تالو کی اور بعض ہڈیاں ایسی ہیں کہ جنکی نسبت بدن سے مثل ہتھیرا کے ہر جس سے بڑے بڑے صدر سے اور دگر سے اور ٹھوکرین اشیاء موزی کی دفع کی جاتی ہیں جیسے وہ ہڈیاں جنکا سناسن نام ہو اور یہ وہ ہڈیاں ہیں جو پشت کے فقرہ پر شل کانٹوں کے نکلے ہوئی ہیں اور بعض ہڈیاں وہ ہیں جن سے بھرتی مفاصل کے سوراخوں کی ہوتی ہر جیسے عظام سمسانہ جو درمیان سلامیات کے ہوتی ہیں بعض وہ ہڈیاں ہیں کہ جو اجسام انکی طرف بعلاوہ محتاج ہیں انکو متعلق کیے ہوئے ہیں جیسے ہڈی لام کے صورت کی عضل خجہ اور زبان وغیرہ کیواسطے اور کل ہڈیاں دعام اور قوام بدن کی ہیں جو ہڈی ان ہڈیوں میں سے ایسی ہر کہ انکی طرف بدن فقط توجہ آڑ یا حفاظت کے محتاج ہو اور ہر ایک اعضا میں انکی طرف حاجت نہیں رکھتا وہ ہڈیاں سمت یعنی ٹھوس سپدا کی گئیں اگرچہ انہیں مسام اور چھوٹے چھوٹے سوراخ ضروری بھی ہیں اور جو ہڈیاں کہ انکی طرف بدن کو بوجھتھریک اعضا بھی حاجت ہو انکی مقدار تجولیت میں زیادتی کی گئی اور انکی تجولیت ٹھیک وسط میں ایک ہی بنائی گئی تاکہ جرم انکا غذا کے متفرق مقامات پر ٹھہرنے کا محتاج نہ ہو نہ تو یہ ہڈی نرم ہو جاتی ہو بلکہ اسکا جرم سخت ہوا اور اسکی غذا یکجا ہوئی اور جمع اسکی غذا تجویز ہوئی جسے حرام مغز کہتے ہیں وہ اس کے شومین بھری گئی زیادہ تجولیت ان ہڈیوں کی اسواسطے رکھی گئی جسمیں بھاری ہون اور سب رہیں اور ایک ہی تجولیت بنانے کا یہ فائدہ ہر کہ جسمیں جرم انکا سخت رہے اور سختی جرم کی اس غرض سے ہر کہ جسمیں بروقت حرکات عینفہ کے ٹوٹ نہ جائیں اور حرام مغز اسواسطے رکھا گیا ہو کہ انکی غذا اپنے بوجب اُس طریقہ کے جو ہم فصل اول میں بیان کر چکے ہیں اور یہی فائدہ حرام مغز کا ہر کہ انکو ہمیشہ رطوبت دیا کرے تاکہ کجبت خفیف حرکات کے انہیں تفتت عارض نہ ہو یعنی پارہ پارہ ہون۔ یہ بھی ایک فائدہ حرام مغز کا ہر کہ انکی تجولیت کے اندر داخل ہو کر انکو مثل اجسام سمتہ کے کر دے اور تجولیت کم ہو جائے جتنی حاجت مضبوطی کی زیادہ ہوتی ہو اتنی تجولیت کم ہوتی ہو اور جتنی حاجت استواری کم ہوتی ہو اتنی تجولیت زیادہ ہوتی ہو نرم ہڈیاں اسواسطے پیدا کی گئیں کہ امر غذا انکو تمام ہوا اور ایک حاجت زیادہ انکی طرف ہو کہ انہیں ایک ہی اسطرح نفوذ کرے جیسے بوسہ راہ ہوا کے بروقت سونگھنے کے اُس ہڈی میں نفوذ کرتی ہو جسکا مصفات نام ہو اور جیسے فضول جبکہ دماغ دفع کرتا ہو انہیں نفوذ کرتے ہیں سب ہڈیاں قریب قریب آپس میں ملی ہوئی ہیں اور کسی دو ہڈی کے درمیان میں بہت سی مسافت نہیں ہو بلکہ بعض ہڈیوں میں اتنی مسافت کم ہو کہ وہی غضروفیہ خواہ شبیہ غضروف ان ہڈیوں کی درمیانی جگہ کو بھر دیتے ہیں ان لواحق کی خلقت اُسی منفعت کی راہ سے ہر جس منفعت کے واسطے غضروف کی خلقت ہوئی ہو اور جان رعایت اس منفعت کی ہوا ان دو ہڈیوں کے درمیان میں ایک مفصل پیدا کیا گیا ہو بدون لائقہ غضروفیہ کے جیسے ناک اسفل یعنی نیچے کا جبر لقریب قریب چیزیں جو درمیان ہڈیوں کے ہیں انکی کئی قسمیں ہیں کسی میں اسقدر لمبہ ہو کہ جتنا مفصل نرم میں ہوتا ہو کسی میں اسقدر لمبہ ہوتا ہو کہ جتنا لمبہ مفصل تنگ غیر مضبوط میں ہوا اور کسی میں اسقدر فاصلہ ہو جتنا مفصل مضبوط میں ہو خواہ وہ مفصل گڑا ہوا ہو خواہ در زدار ہو خواہ چسپندہ مفصل سلس یعنی نرم وہ مفصل ہر کہ جسکی دو ہڈیوں میں سے ایک ہڈی باسانی حرکت کرے بے اس کے کہ اس کے ساتھ دوسری ہڈی کو حرکت ہو جس طرح مفصل رُخ کا یعنی جوڑ کلائی اور بازو کا اور مفصل عسر غیر موثقیہ جوڑ ہر جو درمیان پوند سر دست اور استخوان کثف کے واقع ہو یا وہ جوڑ جو درمیان دو ہڈیوں میں نخلہ استخواناے پشت پا کے واقع ہو اور عسر غیر موثقیہ اسبوجہ سے ایسے جوڑ کو کہتے ہیں کہ ایک دو ہڈیوں کی حرکت آپس میں دشوار اور کم ہو اور مفصل موثقیہ وہ جوڑ ہر جسکی



جذب اور لیف و دفع کیا نمون بلکہ لیف جذب اور اساک کا کیا ہوتا البتہ مناسب اور اولیٰ ہی مگر انشرون میں چونکہ حاجت اساک شدید نہیں ہوتی ہر  
اس جب تک لیف جذب اور دفع کی کیا مخلوق ہوئی ہیں کہ کسٹھا کو ضرورت شدید جذب اور دفع کی ہر جسم بھی کہتے ہیں کہ جب تک اعضائے عصبانی ہن اجسام  
کو محیط ہیں جنکا مادہ عصبانی اور سے جدا ہے۔ ان عصبانی اعضائین سے بعض ایسے ہیں کہ جو ایک ہی طبقہ رکھتے ہیں اور بعض دو طبقہ رکھتے ہیں دو  
طبقہ کی ہفتون کیو اسٹے پیدا کیسے گئے پہلی منفعت یہ ہے کہ جو عضو اُنکے اندر گھرا ہوا ہو نہایت قوت سے حرکت کرتا ہو اسکی حفاظت شق ہو جائیستے  
وہی چیز کرگی جو خود اپنے جسم میں نہایت مضبوط ہو مثلاً شریان جو ہر وقت بقوت متحرک ہو اسکا محیط وہی عضو عصبانی ہو سکتا ہو جو دو طبقہ رکھتا ہو  
و دوسری منفعت یہ ہے کہ احتیاج شدید اس بات کی ہے کہ عضو اندر دنی جسم عصبانی متخل نہو اور نکل جائے قتل کا خوف اس نظر سے ہے  
کہ اگر ایک ہی طبقہ کا جسم محیط ہوتا بسبب مخالفت اور کم زوری کے قتل سے بے خون نہوتا اور نکل جانے کا خوف اس سبب ہے کہ ایک طبقہ کا جسم  
اگر محیط ہو تو پھٹ جانے سے عینظر ہوگا وہ جسم جسکے متخل اور خروج کا خوف ہننے ذکر کیا روح اور خون ہر شریان میں رہتا ہو اور یہ دونوں روح اور  
خون ایسی چیزیں ہیں کہ انکی بقائین کمال احتیاط درکار ہو اور انکے ضائع ہونین نہایت خوف ہر روح تو اگر جسم عصبانی محیط مضبوط ہوگا بذریعہ تکلیف کے  
دفع ہو جائیگی اور خون اسکی نامضبوطی کی وجہ سے شق ہو کر نکل جائیگا ان دونوں باتوں میں خطر عظیم ہر دوسری منفعت یہ ہے کہ جو قوت  
ہونی عضو بحیث حرکت قوی کے اسین جذب و دفع زیادہ ہوا اور اسکو حاجت جسم محیط کی ہو تو اسکے واسطے ایک آ رہے انیش درکار ہو جیسے معدہ اور امعاء  
چوتھی منفعت یہ ہے کہ جب کوئی عضو ایسا ہو کہ اسکے ہر طبقہ سے ایک فعل خاص صادر ہوتا ہو اور وہ چند فعل ایسے ہیں کہ مخالفت مزاج طبقہ سے  
صادر ہو سکیں تو اس عضو کے طبقات میں جدائی اور اختلاف مناسب ہوگا مثلاً خالق عرفل کا یہ ارادہ ہوا کہ وہین فعل ایک حس دوسرے ہضم موجود  
ہو اور جس بدون عضو عصبانی نہیں ہو سکتی اور ہضم بے عضو لحمی ممکن تھا انھین دونوں فائدوں کو واسطے مایہین دو طبقہ پیدا کیے گئے ایک طبقہ لحمی جس  
حس صادر ہوتی ہو اور دوسرا طبقہ لحمی جس سے ہضم صادر ہوتا ہو۔ ان دونوں طبقہ ہنن طبقہ اندر دنی عصبانی ہو۔ اور ہر دنی لحمی اسواسطے کہ باہر اتصال  
شہ ہضم سے بافتورہ جائیو۔ اور ملاقات الحاصل جائز نہین اور حساس کا فعل حس لمس میں بدون ملاقات اور اتصال کے تام نہین ہو سکتا  
یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ اعضائین کچھ ایسے عضوہین کہ جنکا مزاج قریب خون ہر پس انکی غذا ہونے میں خون کو اسکی حاجت نہیں ہے کہ بہت سے استلالات  
اور تبدلات اختیار کرے تب اسکی غذا بنے جیسے گوشت اسواسطے گوشت میں بہت سے تبدلات اور سوراخ نہین رکھے گئے کہ اسین غذا  
ویر تک ٹھہرے بعد اسکے گوشت اس سے منقذی ہو بلکہ غذا جو قوت گوشت تک پہنچی ہو فوراً کمیت کی طرف منتقل ہو کر گوشت بنجانی ہر بعض  
اعضا ایسے ہیں کہ اسکا مزاج خون کے مزاج سے بہت بعید ہے جیسے ہڈی پس خون کو ایسے اعضا کی طرف منتقل ہونے میں بہت سے استمالے اور  
تبدلات کی حاجت ہوتی ہے تاکہ رفتہ رفتہ مشابہ صورت ہڈی کے ہو جائے اسواسطے کسی ہڈی میں براہ خلقت ایک تریف بھی لکھی ہن  
اسکی غذا ویر تک ٹھہر کر ہڈی کی بصورت ہو کر اسکا جزو بنے جیسے ہڈی ساق اور ساعد کی۔ اور بعض ہڈیوں میں کمی تو ہنن بھی گئی جیسے  
ہڈی فک اسفل یعنی جڑ کے کی اور جو اعضا ایسے ہون یعنی جنکی غذا دیر میں انکی جزو بنے انکو حاجت طرف امتیاز غذا کے زیادہ ہے اس لیے کہ غذا کو  
اپنی صورت کی طرف رفتہ رفتہ پھرتے ہیں پس جتنی دیر انکو احوال غذا میں درکار ہر اتنی دیر تک امتیاز اجزائے غذا میں بھی درکار ہو جو اعضا قوی  
ہن وہ اپنی غذا کے فضول کو اپنے قرب و جوار کے اعضائے ضعیف کی طرف دفع کر دیتے ہن جیسے قلب اپنی غذا کے فضول کو  
بطین کی طرف دفع کر دیتا ہو یا دماغ خلف اذنین کی طرف یا جگر آیتین یعنی کس را ان کی طرف دفع کر دیتا ہو جہاں تعلیم یا بچپن کا ہونے  
بیان میں اور انھین جن فصلیں ہیں فصل پہلی عام طور کا بیان ہڈیوں اور مفاصل کا ہم کہتے ہیں کہ بعض ہڈیوں کی نسبت ہر ن سے



اصلیہ میں ہیں اور جن میں اصول طبعیات مبرہن ہونے میں ملاحظہ کرنی چاہیے جو خون عورتوں سے ایام حیض میں جدا ہوتا ہے۔ اور اسکو ہم غذا تجویز کرتے ہیں اس میں سے کسی قدر سترھل ہو کر مشابہ جو ہر مٹی اور ان اعضا سے اصلیہ کے ہوتا ہے جو مٹی سے پیدا ہوتے ہیں اور ان کے اعضا کو اسطے غذا سے نود ہندہ ہوتا ہے اور کسی قدر وہ خون اس بات کی تو صلاحیت نہیں رکھتا مگر اسکے لائق ہوتا ہے کہ ان اعضا کے اندر بستہ ہو جائے اور جبکہ خالی درمیان اعضا سے اولی کے ہر اسے بھر دیتا ہے کہ اس سے لحم و شحم پیدا ہوتا ہے اور کسی قدر اس خون سے ایسا ہوتا ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کسی صلاحیت نہیں رکھتا پس وقت نفاس تک باقی رہتا ہے کہ طبعیت اسکو بطور فضلہ کے دفع کرتی ہے جو سوت جنین پیدا ہوتا ہے جو خون اس کے جگر کو پیدا کرتا ہے اسی خون نفاس کے قائم مقام ہوتا ہے اور اس کے جگر سے وہ چیز پیدا ہوتی ہے جو اس خون سے پیدا ہوتی ہے اور گوشت جنین کا پیدا ہوتا ہے خون صاف اور پختہ سے اور حرارت اور میوہ است اسکو بشتہ کرتی ہے جو نم کی پیش اس خون کی مائیت اور دسویست لینے چکنائی سے اور بروقت اسکو منفک کرتی ہے اس واسطے جب گرمی ہوتی ہے تو گھیل کر محل جاتی ہے اور جو اعضا ایسے ہیں کہ زو مادہ دونوں کی مٹی سے پیدا ہوتے ہیں جو سوت وہ ٹوٹ جائیں پھر بستہ اور درست نہیں ہوتے اور اتصال حقیقی پھر نہیں پیدا ہوتا مگر بعض عضو کسی حالت میں درست ہو سکتا ہے اور سن میں ان کے انجبار اور بستگی کی امید ہو سکتی ہے ان اعضا کی مثال جیسے ہڈیاں اور چھوٹے چھوٹے شعبہ اور وہ سے بڑے شعبے اور شرائین کا یہ حال نہیں ہر ان اعضا میں سے اگر کوئی چیز کم ہو جائے پھر اس کے عوض کچھ نہیں آگتا ہے جیسے ہڈی اور پٹھہ جو عضو خون سے پیدا ہوتا ہے وہ بعد ٹوٹ جانے کے پھر درست ہو جاتا ہے اور متصل ہو جاتا ہے جیسے گوشت اور جو عضو خون سے پیدا ہوا اور کسی قدر آسین مٹی کی بھی شرکت ہو جب تک زمانہ اسکی خلقت کے بعد زیادہ نہیں گذرتا ہے اگر آسین کوئی نقصان ہو تو وہ پھر سے پیدا بھی ہو سکتا ہے اور درست بھی ہو سکتا ہے جیسے دانت لڑکے کے مگر جب زمانہ بید ہو جائے تو خون کے مزاج پر دوسرا مزاج غالب ہو اسوقت دوبارہ نہیں آگ سکتا ہے۔ یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے اعضا ذی حس اور متحرک ہیں مائیں سے کبھی کسی عضو کا سبب حرکت کا ساتھ ہی عصب واحد ہوتا ہے جیسے آنکھ کا پٹھہ کہ سبب حس و حرکت دونوں کا ہے اور کبھی ہر ایک قوت کا سبب ایک عصب جدا گانہ ہوتا ہے بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے احشاء جمل ہیں پسے ہوئے ہیں انکی غشا کا مثبت اور جالے روئیدگی ایک وجعلیون میں سے ضروری یا جعلی سینہ کی یا جعلی شکم کی اور یہ دونوں وجعلیان اندرونی ہیں سینہ کے اندر جتنی چیزیں ہیں جیسے حجاب آودہ شرائین زہ آت کی وجعلیون کا مثبت وہ جعلی ہے کہ وہ مستطن یعنی اندرونی ہے واسطے اصطلاع اولسپیون کے۔ اور جو چیز جوت میں اعضا اور عروق کے مثبت ہیں وجعلیون کا اندرونی پردہ عضل بطن کا ہے جسے صفاق کہتے ہیں۔ یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے اعضا لحمی ہیں وہ بطور لہت کے ہیں جیسے گوشت عضل میں خواہ اول میں لیف نہیں ہر شل جگر کے جتنی حرکتیں اعضا کی بدن میں ہوتی ہیں کوئی حرکت بے مد لیف کے نہیں ہوتی حرکت ارادی بسبب لیف کے ہوتی ہے اور طبعی حرکت جیسے رحم کی خواہ عروق کی اور اسبطرح جو حرکت مرکب طبعی اور ارادی سے ہے جیسے حرکت اندر اور کی یعنی لہت اتار لینے کی یہ سب حرکتیں لیف مخصوص سے تمام ہوتی ہیں کہ جبکہ واسطے ہیئت خاص ہر طول اور عرض اور توریب سے جذب اور کش بسبب اس لیف کے پیدا ہوتی ہے جو راز ہے اور دفع اس لیف سے پیدا ہوتی ہے جو عرض میں جلی گئی ہے جو خاص یعنی پھوڑنے والی ہے اور اساک کے واسطے وہ لیف بنائی گئی ہے جو مورب ہیں جن اعضا میں ایک ہی طبقہ ہر شل اور وہ کے اسکی تینوں قسم کے لیف یعنی لیف جاذب اور دافع اور مسک ایک دوسرے میں بنی ہوئی ہیں اور جو اعضا دو طبقہ رکھتے ہیں ان کے طبقہ خارجی میں وہ لیف ہوتی ہے جو عرض میں جلی ہے اور شکا دل اور مورب طبقہ داخلی میں ہوتی ہے مگر طولی سطح باطن کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے اس وضع پر انکی خلقت کا یہ سبب ہے تاکہ لیف



اضطرار بوجہ تولیدنی کے ہے کہ اس سے حفاظت نسل کی قائم ہو اور نفع ہے کہ تمام ہونا ہیئت اور مزاج مرد اور عورت کا جو عوارض لازماً انواع حیوان کا  
 ہے اور اجزاء ہیئت حیوان میں داخل نہیں ہر انشیں سے ہوتا ہے اعضا کے خامہ و میسے بعض انشیں کے خدمت میں کرتے ہیں یعنی اس  
 خدمت سے کسی دوسرے بات پر آمادگی ہوتی ہے اور بعض اعضا کے خامہ خدمت مود یہ کرتے ہیں خدمت میں کما منفعت نام ہے اور خدمت  
 مود یہ کو خدمت علی الاطلاق کہتے ہیں خدمت میں فعل عضو میں پر مقدم ہوتی ہے اور خدمت مود یہ فعل میں سے موخر ہوتی ہے اور قلب  
 کیو سٹے خدمت میں کرنے والا یہ ہے اور خادم مود یہ شرا میں دماغ کیو سٹے خادم میں جگر ہے اور تمام اعضا کے غذا کے اور حفظ روح کا  
 اور خادم مود یہ دماغ کا عصب ہے اور جگر کا خادم نہیں معدہ ہے اور خادم مود یہ اور وہ ہیں انشیں خادم میں وہ اعضا ہیں جو تولیدنی کی  
 ان انشیں سے پہلے کرتے ہیں اور خادم مود یہ انشیں کا مردون میں اعلیٰ ہے اور وہ گین جو در میان انشیں اور اعلیٰ کے واقع ہیں اسید طرح  
 عورتوں میں خادم مود یہ وہ گین ہیں جنکی طرف سے منی ہو کر مجمل یعنی مکان میں حل پہنچتی ہے عورتوں کیو سٹے رحم ایک عضو زائد ہے جس میں منی  
 کی منفعت تمام ہوتی ہے جالینوس کہتا ہے کہ اعضا میں کوئی ایسا عضو ہے کہ اس کے واسطے فقط فعل ہے اور کوئی عضو ایسا ہے کہ جس کے واسطے فقط  
 منفعت ہو فعل نہیں ہے اور کسی عضو کیو سٹے فعل و منفعت دونوں میں پہلے کی مثال قلب ہے دوسرے کی یہ تیسرے کی جگر میں اس قول  
 کی شرح کرتا ہوں کلام جالینوس میں فعل سے یہ مراد ہے کہ جو بات تھا ایک ہی چیز سے تمام ہوتی باقیں خواہ افعال حیات شخص خواہ بقا  
 نوع میں داخل ہیں مثال اس بات کی جس طرح قلب کیو سٹے تولید روح کی کہ یہ بات فقط قلب سے تمام ہوتی ہے اور ان چیزوں میں داخل ہے جو بقا  
 نوع یا حیات شخص میں درکار ہیں اور منفعت سے جالینوس کے قول میں اس جگہ وہ چیز مراد ہیں چاہیے کہ جو آمادہ کرے ایک فعل کے قبول کرنے  
 پر کسی دوسرے عضو کو یا تاک کہ فعل تمام ہو جائے فائدہ دینے میں حیات شخص یا بقاے نوع کے جیسے یہ ہوا کو آمادہ کرتا ہے کہ قلب کی ترویج  
 کر کے بقاے شخص کا فعل تمام ہو جائے اور جگر پہلے ہضم ثانی کرنا ہے اور ہضم ثالث اور رابع کیو سٹے آمادہ کرتا ہے اس چیز کو جو ہضم اول کے  
 فعل کو تمام کرتی ہے تاکہ صلاحیت رکھے یہ شوہضم یعنی خون واسطے غذا دینے اسی جگر کے اس وقت کہ یہ جگر اپنا فعل اسی میں کر چکے اور وہ فعل  
 تمام ہو چکے اور ایک معین ایسا کہ جس سے ایک فعل آئندہ ہونے والے کا انتظار ہو اور اس فعل معین کو منفعت میں داخل کرنا چاہیے  
 اور اس سے منفعت مراد یعنی چاہیے پھر ہم از سر نو بیان اعضا کا شروع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ منجملہ اعضا کے کچھ ایسے اعضا ہیں کہ منی  
 سے پیدا ہوتے ہیں یہی اعضا متناہتہ الاجزا ہیں سوائے لحم و اشحم کے اور کچھ اعضا ایسے ہیں کہ خون سے پیدا ہوتے ہیں جیسے لحم و اشحم کہ ان کے  
 سوا ہر ایک چیز مرد اور عورت دونوں کی منی سے پیدا ہوتی ہے مگر بنا بر قول حکماء محققین کے نہ مادہ دونوں کی منی سے اعضا پیدا ہوتے  
 ہیں جس طرح کہ جن میں نے غیر کہ انقہ اور بن سے پیدا ہوتا ہے اور جیسے سبدر بستی پیر کا انقہ میں ہے اس طرح بستی صورت اعضا کا نر کی منی میں  
 ہے اور جیسے سبدر قبول کرنے بستی یا انقہ کا دو دھڑ میں ہے اس طرح سبدر انقہ صورت اعضا کا یعنی قوت منفعلہ مادہ کی منی میں ہے  
 پھر جس طرح ہر واحد پیر یا یہ اور بن سے جز ذاتی جن کے میں جو ان سے بنتا ہے اس طرح دونوں منی نہ مادہ کی جنین کے جز واقع ہیں۔ یہ  
 قول فقہری مخالفت بلکہ بہت سے قول جالینوس سے رکھتا ہے اس لیے کہ جالینوس کی یہ رائے ہے کہ ہر ایک منی نہ مادہ کے واسطے قوت  
 عاقدہ اور منفعدہ دونوں ہیں اور باہم یہ بات ناجائز نہیں ہے اگر ہم کہیں کہ قوت عاقدہ نر کی منی میں فیر ہے اور منفعدہ مادہ کی منی میں  
 اقویٰ ہے مگر ہم کہتا ہے کہ ظاہر قول جالینوس سے یہ بات برا نہیں ہوتی ہے کہ نر کی منی مثل پیر یا یہ کے سبب استعمال انقہ کا ہوتی  
 ہے اس لیے شیخ نے قول اول کو جالینوس کے قول کے مخالفت جو کر کیا ہے متن تحقیق اس مسئلہ کی تفصیل تمام ہمارے کتاب میں جو علوم



ایک قوم کے نزدیک اور ایک قوم کے نزدیک علی الاطلاق سب جس کا نہیں ہو اور جگر تغذیہ کا سبب رعلی الاطلاق ہے ایک قوم کے نزدیک اور بعضے کہتے ہیں کہ جگر سبب تغذیہ کا علی الاطلاق نہیں ہے۔ وہ عضو کہ جو قابل ہے اور معطل نہیں ہے اس کے وجود میں شک کرنا اس سے بھی زیادہ بعید ہے کہ کوئی شخص عضو قابل معطلی کے وجود میں شک کرے۔ گوشت ایسا عضو ہے کہ قابلیت قوت حیات کی رکھتا ہے اور کسی قوت کا سبب نہیں ہے جو اور کسی عضو کو عطا کرے اور اس کا معطلی کھلائے اب دو مہین جو باقی ہیں انہیں سے ایک کے وجود میں معطلی غیر قابل کے درمیان اظہار اور کبر اور فلاسفہ کے اختلاف واقع ہے اگر فلاسفہ یعنی ارسطاطالیس کہتا ہے کہ یہ عضو قلب ہے اور اصل اول ہر قوت کی ہے اور سب اعضا کو قوت تغذیہ اور حیات اور ادراک اور حرکت کی دیتا ہے اور خود قابل کسی قوت کا دوسرے عضو سے نہیں ہے غیر قابل اور معطل ہے۔ اظہار اور بعض متقدمین فلاسفہ نے ان قوتوں کو اعضا میں برا سبب جو نہ کیا ہے ان لوگوں کا یہ قول ہے کہ قلب معطلی ان قوتوں کا ان اعضا کو نہیں ہے اور ایسا کوئی عضو نہیں ہے جو معطلی غیر قابل ہو۔ ہمارے نزدیک قول اول برا تحقیق اور تدقیق نظر کے اصح معلوم ہوتا ہے اور قول طبکا کا بادی النظر انظر ہے چوتھی قسم کہ جو نہ قابل ہونہ معطلی اس کے وجود میں بھی اظہار اور فلاسفہ کے اختلاف ہے ایک گروہ کا یہ مذہب ہے کہ بیڈان اور گوشت جس اور جو چیز مثل انکے بدن میں ہے انکی بقا ایسی قوتوں سے ہے کہ انہیں میں خاص پائی جاتی ہیں وہ قوت اور اعضا معطیہ سے انہیں پہنچتی مگر یہ اعضا بوجہ ان قوتوں کے اس حالت پر ہیں کہ جب انکی غذا ان تک پہنچتی ہے اس کے تصرف اور استعمال کو خود بھی اعضا کافی ہوتے ہیں پس یہ اعضا ایسے ہیں کہ نہ کسی کو کچھ دیتے ہیں اور نہ کسی عضو سے کوئی قوت حاصل کرتے ہیں یعنی یہ اعضا نہ معطلی ہیں ورنہ قابل ہیں۔ ایک گروہ کی رائے ہے کہ یہ اعضا جو ابھی مذکور ہوئے انکی قوتیں ذاتی نہیں ہیں بلکہ جگر یا قلب سے یہ قوتیں انکو پہنچتی ہیں اول خلقت میں اور جب یہ قوتیں پہنچ چکیں اور انہیں جاگزین ہوئیں پھر ہمیشہ قائم رہتی ہیں طیب پر یہ بات واجب نہیں ہے کہ ان دونوں مذہبوں میں سے مذہب حقیقی تلاش کرتے اور برہان عقلی سے اس اختلاف کو مٹائے اسے بنظر طب کے اس قدر گنجائش نہیں ہے اور نہ اس کے مباحث میں ہے اس اختلاف کے سٹے ہوئے کوئی ضرر پہنچے گا اور نہ اس کے اعمال میں بے رفع اس اختلاف کے کوئی مضرت ہے مگر اتنا جاننا اور اعتقاد کرنے میں نسبت اختلاف اول کے طیب کو کچھ ضرر نہیں ہے کہ قلب سبب جس و حرکت کا واسطے دماغ کے اور سبب قوت تغذیہ کا واسطے کبد کے ہو یا نہ ہو مگر دماغ خواہ مخواہ بعد اعطائے قلب کے سبب افعال طبعیہ تغذیہ کا ہی نسبت تمام اعضا کے اور دوسرے اختلاف میں بھی طیب کو اس قدر اعتقاد میں کچھ ضرر نہیں ہے کہ حصول اول قوت غریزی کا ہڈی وغیرہ میں جگر سے ہو خواہ ہڈی وغیرہ بذاتہ اس قدرت کی مستحق ہو یا ان دونوں صورتوں سے کوئی صورت نہ ہو مگر اب اتنا اعتقاد کرنا ضروری ہے کہ بعد تاخلف ان اعضا کے فیضان اس قوت کا جگر سے نہیں ہوا کرتا ہے اس طرح کہ اگر راقاہ و شد قوت کی جگر اور ان اعضا کے درمیان کی بند ہو جائے اور ہڈی کی واسطے ایک غذا موجود ہو جو فعل تغذیہ کا ہڈی کی طرح جس طرح جس و حرکت جس قوت کہ وہ پھر جو دماغ سے آیا ہے بند ہو جائے باطل ہو جاتی ہے۔ بلکہ اب یہ قوت واسطے ہڈی کے بمنزلہ قوت اصلی کے ہو گئی ہے جب تک ہڈی اپنے مزاج براتی ہے اب سو قوت ہم طیب کی واسطے شرح کیفیت اقسام اعضا کی بیان کرتے ہیں اور شرح و بسط حال اعضا رئیسہ اور اعضا خادمہ رئیسہ اور اعضا مرسومہ بالخدمت کا اور حال ان اعضا کا جو نہ رئیسہ اور نہ مرسومہ ہیں بیان کرتے ہیں اعضا رئیسہ وہ ہیں کہ جو سبب ان اولی قوتوں کے ہیں اس لیے کہ بدن بنظر اضطرار انکی طرف بقائے شخص اور نوع میں حاجت مند کسب حاجت بقائے شخص کے اعضا رئیسہ تین ہیں قلب ہے سبب قوت حیات کا دماغ ہے سبب قوت جس و حرکت کا جگر ہے سبب تغذیہ کی قوت کا اور کسب بقائے نوع بھی یہ تین اعضا رئیسہ ہیں اور جو بقا جو خاص بقائے نوع کا محتاج الیہ ہے وہ انہیں ہے کہ انکی طرف ایک طرح کا اضطرار ہے اور ایک قسم کا ان سے نفع بھی حاصل ہوتا ہے



اس حرکت سے اور گزرنے سے جو کثرت اسکو لازم ہو رہا ہو اسکی منفعت اور کسے بیان سے معلوم ہو چکی اس کے بعد شریانات میں یہ اجسام دل سے اُگتے ہیں اور کچھ ہونے بطور اعضا کے اور جو ت طولانی ہوتے ہیں اور عصبانی ہیں کہ جنکا جوہر رباطی ہو اُن کے واسطے حرکت انبساطی اور انقباضی دونوں میں ان دونوں حرکتوں کا فصل اور جدائی سکونات سے ہوتا ہے اُنکی خلقت کا فائدہ یہ ہے کہ قلب میں ہوا ہونچا کر تر وچ کرین اور بخار دھانی جو قلب میں پہنچتا ہے اسے دفع کرین اور روح کو تمام اعضا پر تقسیم کرین۔ ان کے بعد اور وہ میں یہ رگین خلقت اور شا بہت میں مثل شریان کے ہیں لیکن یہ جگر سے اُگتی ہیں اور ساکن ہیں اُنکی خلقت کا فائدہ یہی ہے کہ خون کو تمام اعضا پر تقسیم کرین۔ ان کے بعد اغشیہ ہیں جنکی بنیاد غیر محسوس عصبانی ریشون سے جنکا حجم ہر ایک ہر ہوتی ہے یہ جلیان ہیں دار مخلوق ہوتی ہیں تاکہ اجسام کی سطح کو ڈھانپ لیں اور اُن سب کے اوپر پہنچ جائیں اس میں کئی منتفخین ہیں لہذا انجلہ یہ منفعت ہے کہ وہ اجسام اپنی شکل اور حیثیت پر باقی ہیں۔ لہذا انجلہ یہ بھی ہے کہ ایک عضو کو دوسرے عضو سے تعلق ہو جائے اور ربط پیدا کرے یہ جھلی بواسطہ عصب اور اُس رباط کے جو فراہم ہوا ہے ان اعضا کے ریشون تک پس اُسکی بنیاد اسی رباط سے پوری ہو گئی ہے جیسے گردہ اعضا کے پشت سے لہذا انجلہ یہ منفعت ہے کہ جو اعضا اپنے جوہر ذاتی میں فاقد اُکس ہیں یعنی حسن نہیں رکھتے ہیں اُن کے واسطے یہ جھلی بالعرض ایک سطح حساس بذات ہو کہ جو خیر اُس عضو عظیم الحس کو ملے خواہ جو بات اُس جسم میں حادث ہو جن میں یہ جھلی لپٹی ہو اسکو بالعرض دریافت کر لے اور جن اعضا کو سمجھنے فاقد الحس کہا ہے اور اُن پر یہ جھلی لپٹی ہے وہ یہ ہیں۔ یہ جگر طحال دونوں گردے کے یہ سب ذاتی حس نہیں رکھتے ہیں جن چیزوں کی حس انہیں ہوتی ہے بذریعہ انہیں جھلیوں کے ہوتی ہے جو ان پر لپٹی ہیں جب ان اعضا میں کوئی ریح یا کسی قسم کا ورم پیدا ہو تو ریح محسوس ہو جاتی ہے ریح کو تو جھلی بالذات اور اک کر لیتی ہے بذریعہ تمدد کے جو جھلی میں اسوقت پیدا ہوتا ہے اور ورم کا احساس جھلی تو بالذات نہیں کرتی ہے مگر مبد جھلی کا اپنے متعلق ہونا ہوتا ہے یعنی جمانے وہ شک رہی ہے اُس کے ذریعہ سے بالعرض کرتی ہے اسواسطے کہ جس عضو میں ورم ہوتا ہے وہ جھلی کے اُس میں ایک رجحان اور میل ایسا پیدا ہوتا ہے کہ مبد ریشا تک اسکا اثر پہنچتا ہے اور جھلی کے گوشت ہے وہ ایک بھرتی ہے اور وزن دار یہ سب اعضا بدینہ رکھے گئے اور تو تین اہلی جن پر اعتماد بدن کا ہے بدن میں مقرر کی گئیں۔ ہر عضو کو ایک قوت اصلی اور غریزی ہے کہ اُس کے ذریعہ سے ہر عضو کی اتندی یعنی اُس عضو کا غذا پانا تمام ہوتا ہے اور تغذی جذب غذا کرنا اور اسکا ٹھہر لینا اور اُسکی صورت بدل کر اپنے مشابہ کر لینا اور اس مشابہ صورت کو اپنے میں ملا لینا اور فضلہ کو دفع کر دینا اتنے افعال سے نام ہوتی ہے کہ اور بعد تغذیہ کے اعضا کی قوتوں میں جن میں بعض بعض اعضا کو علاوہ تغذی کے اور ایک قوت ہے کہ وہ قوت اُس کے غیر سے بطور عضو کے پہنچتی ہے اور بعض اعضا ایسے ہیں کہ ان میں یہ قوت نہیں ہے جسوقت یہ اعضا آپس میں مرکب ہوتے ہیں کبھی ایک عضو قابل اور معطی پیدا ہوتا ہے اور کبھی معطی غیر قابل پیدا ہوتا ہے اور کبھی قابل غیر معطی پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایسا عضو پیدا ہوتا ہے کہ نہ قابل ہوتا ہے اور نہ معطی مگر حجم کتنا ہے قابل کسی عضو کو اس لحاظ سے کہتے ہیں کہ کسی چیز کو یا کسی وصف کو اپنے غیر سے قبول کرے اور معطی اسکو کہتے ہیں جو کسی قوت یا وصف کو دوسرے کو عطا کرے اور بمحافظان دو وصفون ثبوت اور سلب کے لہذا وہ تقسیم عقلی ہی چار صورتیں نکلتی ہیں متن پیدا ہونا عضو قابل معطی کا ایسا بدیہی ہے کہ اس میں کسی کو شک نہیں ہے ایسے کہ دماغ اور جگر دو ایسے عضو ہیں کہ بالاجماع یہ دونوں قابل قوت حیات اور حرارت غریزی اور تغذی کے قلب سے ہیں یعنی قلب جو مبد ریشون حیات اور حرارت غریزی اور روح کا ہے اُس سے ان قوتوں کو قبول کرتے ہیں اور اس سطح دماغ اور جگر مبد ریشون قوت کے ہیں کہ اُس قوت کو اپنے غیر کو عطا کرتے ہیں معنی معطی ہیں۔ دماغ مبد ریشون علی الاطلاق



رکھتے ہیں اور ہڈی نسبت اپنے اجزاء کے اسی صفت پر ہر اور جو عضوشل ان تینوں کے ہو وہ عضو مفرد ہر اور ان اعضاے مفردہ کو اعضاے  
تشابہۃ الاجزاء بھی کہتے ہیں اور اعضاے مرکبہ وہ اعضا ہیں جنکے جزو اور کل کا نام اور انکی حد ایک سی ہو جیسے ہاتھ یا نون منہ کہ منہ کے  
جزو کو منہ نہیں بولتے اور ہاتھ کے جزو کو ہاتھ نہیں کہتے ان اعضاے مرکبہ کو اعضاۃ الیہ بھی کہتے ہیں اس واسطے کہ یہ اعضاۃ الیہ میں واسطے  
نفس کے اسکی حرکات اور افعال کے تمام ہونے کے واسطے۔ اول اعضاے تشابہۃ الاجزاء سے ہڈی ہی سخت پیدا کی گئی اس واسطے  
بنائے قیام بدن اور ستون اسکے حرکات کا ہر اور اسکے بدن غضروف یعنی کری وہ نسبت ہڈی کے نرم ہر اور چلتی ہر اور بہ نسبت  
تمام اعضا کے سخت ہر فائدہ اسکی خلقت کا یہ ہر کہ ہڈیوں کا اعضاے نرم سے متصل ہونا بوجہ احسن انجام پائے ایسا نہ کہ سخت اور نرم  
و وچرین بے کسی درمیانی شے کے ترکیب پائیں کہ نرم کو سخت سے اذیت پہونچے خصوصاً جسوقت کہ چوٹ لگے یا تنگ جگہ میں دباؤ پہونچے  
بلکہ ترکیب مناسب یہ ہر کہ درجہ بدرجہ سختی جاتی جائے اور نرمی بڑھتی جائے جیسے ترکیب شانہ کی ہڈی میں اور شریف کے اضلاع خلف میں  
اور جیسی نرم ہڈی خیرہ کے نیچے قص یعنی استخوان سرسینہ کے ایک یہ بھی فائدہ خلقت غضروف سے ہر کہ اسکی جڑ سے مفاصل جو آپس میں  
قریب قریب ہیں اور ایک دوسرے کو صدمہ رگڑا پہونچتا ہر اس میں انتظام پیدا ہو کہ وہ بہت صلابت کے ریزہ ریزہ ہو جائیں اور ایک یہ  
بھی فائدہ خلقت غضروف سے ہر کہ جسوقت کوئی عضل کسی ایسے عضو کی طرف کھینچتا ہر کہ جسم میں ہڈی نہ ہو تو غضروف پر اعتماد کرتا ہر اس کشش  
میں غضروف سے قوت پاتا ہر جیسے عضل اجفان یعنی پلکوں کے کوئی اسجگہ پر غضروف انکے عضلات کی واسطے ستون اور دعام یعنی اڑانا انکے اوتار کی واسطے  
لگائے گئے ہیں کبھی اکثر مقامات میں احتیاج ہوتی ہر کہ ایک شے جو بہت قوی ہو جیسے خیرہ میں اسکے واسطے ایک اعتماد حاصل ہو غضروف کے سختی میں  
عصبت یعنی ٹچہ شمار کیا جاتا ہر وہ جسم ہر کہ جسکا محل نبات یا مقام رویدگی دماغ ہر یا نخاع رنگ اسکا سفید تری لیے ہوئے کہ چیدگی میں تو نرم ہوتا ہر  
اور جدا ہونے میں سخت اسکی خلقت اس غرض سے ہوئی ہر کہ اعضا کا احساس اور حرکت تمام ہو بعد ٹچہ کے اوتار میں یہ اجسام عضل کے اطراف سے  
پیدا ہوتے ہیں اور مشابہ ہیں پھون کے اور جتنے اعضا متحرک ہیں ان سے ملتے ہیں کبھی اعضاے متحرک نہ کورہ کو کھینچتے ہیں اس جذب میں جو بہت تشبیح  
کے ہوتا ہر یا بوجہ اجتماع عضل کے اور رجوع کرنے عضل کے طرف پشت کے وہ جذب پیدا ہوتا ہر اور کبھی اعضاے متحرک کو ڈھیلا کر دیتے ہیں  
وہ استرخاے جو بواسطہ انبساط عضل کے جسوقت وہ اپنی ہیئت اصلی کی طرف پھرے درکار ہر خواہ مقدار طول میں جسوقت عضل کے بڑھنے کی ضرورت  
ہو اور جو وضع طبعی عضل کی مقرر ہر اس پر باقی رہے اسوقت بھی ہی اوتار فائدہ استرخا کا دیتے ہیں جس طرح ہم جین بھر معلوم کرتے ہیں اس کیفیت کو  
بعض عضلات میں یہ اوتار اکثر مرکب اس ٹچہ سے کہ جو عضلہ میں نافذ ہو کر اسکے دوسرے جانب کھجائے اور کبھی ان جسموں سے انکی ترکیب  
ہر کہ جنکا ذکر ہم اوتار کے بعد کریں گے اور وہ باطات ہیں۔ رباطات بھی جسم عصبانی دیکھنے اور پس کر نیسے معلوم ہوتے ہیں ہڈیوں سے آ کر  
طرف عضل کے پہونچتے ہیں اور وہ ان پر بھی رباطات مع اعصاب اور اوتار کے مجتمع ہو کر ریشہ ریشہ کر کے بطور لیف کے ملتی ہوتے ہیں ان میں سے  
جو متصل عضلہ کے ہوتے ہیں اس پر گوشت آ جاتا ہر اور عضلہ سے جدا ہوتے ہیں مفصل تک خواہ عضو متحرک نہ ہذات خود جمع ہو کر وتر کو بناتے ہیں  
یہ رباطات جنکا ہم نے ذکر کیا بھی اجسام مشابہ عصب ہوتے ہیں بعض کو ان میں سے مطلق رباط کہتے ہیں اور بعض ان میں کا باسم عصب نام رکھا  
جاتا ہر جو رباط کچھ عضلہ تک پہونچتا ہر اسکا فقط رباط نام رکھا گیا اور جو رباط عضلہ تک نہیں پہونچتا ہر بلکہ اُسے دونوں کنارے دو ہڈیوں  
مفصل کا وصل کر دیا خواہ اور اعضا کے درمیان میں وصل پیدا کیا اور مضبوط باستواری ایک چیز کے ملنے کو دوسری چیز سے کرے یہ رباطات یا انکے  
رباط بھی اسے کہتے ہیں باسم عصب مخصوص ہوتا ہر۔ رباطات میں کسی ایک کو بھی جس مطلق نہیں ہر اس مصلحت سے تاکہ اسکو اذیت نہ پہونچے



خون کو پیدا کرتی ہے اور افراط حرارت سے صفر پیدا ہوتا اور نہایت افراط حرارت سے سودا پیدا ہوتا ہے بہت فراط حرارت کے اور برودت بلغم کو پیدا کرتی ہے زیادہ برودت سے سودا پیدا ہوتا ہے اس واسطے کہ زیادتی انجادی ہوتی ہے یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ جو تین منفصلہ میں بقا بقوتوں انجادی کے انکی رعایت بھی کرنی چاہیے اور اس بات پر اعتقاد کروینا واجب نہیں ہے کہ ہر مزاج اور مرکب سے اسکی شبیہ بالاصالت پیدا ہوتی ہے اور ضد اس مزاج کی بالعرض اس سے نہیں پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ مزاج کو ایسا اکثر اتفاق ہوتا ہے کہ اپنی ضد کو بالعرض پیدا کرتا ہے چنانچہ بار دیال بس مزاج رطوبت غریبہ کو پیدا کرتا ہے جو اس کے ضد ہے اور یہ فعل اس مزاج کا بوجہ مشاکلت اور مشابہت کے نہیں ہے بلکہ برودت اور ریوست کی وجہ سے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہوتا ہے اور طبع کا ملجس سے جذب رطوبات نہیں ہونے پاتا اس جہت سے رطوبت غریبہ پیدا ہوتی ہے بالاصالت یہ رطوبت لازم ہے عدم نفیج کو جو لازم ہے برودت اور ریوست کو مثال اسکی ایک آدمی نحیف و ضعیف ہوتا ہے جسکے جوڑ بند و حید اور بال بدن پر کم اوٹس سرد و نرم و نازک اور گین تنگ اور لسی بالعرض کے مشابہ ہے جو سن شیخوخت میں بلغم پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ مزاج شیخوخت کا حقیقت بار دیال بس ہے اور بلغم کی رطوبت بلماطیس مزاج کے رطوبت غریبہ معلوم ہوتی ہے یہ بھی جائنا بہت ضرور ہے کہ واسطے خون کے اور جو غلط ہمارہ خون کے رگون میں جاری ہوتا ہے ایک قسم تیسرے بھی علاوہ ان دو ہضمون کے جو اوپر مذکور ہوئے اور جسوقت یہ خون مع دیگر اخلاط کے اعضا پر تقسیم ہوتا ہے پس جبکہ ہر عضو کو حصہ خاص پہنچتا ہے اسوقت ایک قسم چوتھا بھی ہوتا ہے پہلا ہضم جو معدے میں ہوتا ہے اسکا فضلہ برازی جو براہ امعا دفع ہوتا ہے دوسرا ہضم جو کبد میں ہوتا ہے اسکا فضلہ بیشتر توراہ بول دفع ہوتا ہے اور تانی بطرف طحال اور مرارہ کے جاتا ہے تیسرا اور چوتھا ہضم کا فضلہ بذریعہ تھل کے دفع ہوتا ہے کہ وہ محسوس نہیں ہے یہ پسینہ اور میل انھیں دونوں ہضمون کا فضلہ ہے جو منافذ محسوسہ مثل ناک اور کان کے یا منافذ غیر محسوسہ مثل مسامات کے دفع ہوتا ہے خواہ منافذ غیر طبعی مثل شگافا سے اور ام منفردہ کے خواہ وہ زائید چیزیں جو بدن سے اگتی ہیں مثل بال اور ناخن کے انکی راہ سے دفع ہوتا ہے یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ جسکے اخلاط رقیق ہو جائیں اسے اخلاط کے بھٹنے اور استفرغ پانے سے ضعف ہوتا ہے اور بھیت وسیع ہونے مسامات کے اذیت پاتا ہے ضعف قوت کا اس سبب سے کہ تحمل حسب قدر زیادہ ہو ضعف قوت اسکا تابع ہوتا ہے اور یہ بھی سبب ہے کہ اخلاط رقیقہ کا تحمل اور استفرغ آسان ہے اور جس چیز کا تحمل اور استفرغ آسان ہوتا ہے اس کے ہمراہ تحمل روح کا بھی بیشتر ہوتا ہے پس روح کے تحمل سے یقیناً ضعف پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ بسط ان اخلاط کے واسطے اسباب پیدائش اور تولد میں درکار ہیں اسبطلج ان کے بدن میں حرکت کر نیکے واسطے بھی اسباب رکاز ہیں حرکت جسمانی اور دیگر اشیاء سے حارہ خون اور صفر کے حرکت دینے کے اسباب ہیں اور کبھی سودا کو بھی حرکت دیتے ہیں اور اسکی تقویت بھی کرتے ہیں مگر سکون اور آرام بلغم کو تقویت دیتا ہے اور بعض سودا کے اقسام کو اوہام بذات خود محرک اخلاط ہیں مثلاً سرخ چیزوں کی طرف دیکھنا محرک خون ہے اسواسطے جو شخص رعات میں مبتلا ہو اسکو منع کیا جاتا ہے کہ جوشی سرخ اور چکدار ہو اسکی طرف نہ دیکھے اسقدر بیان اخلاط اور کیفیت ان کے تولد کی مناسب اس مقام کے تھی جو ہم نے ذکر کیا اب نزاع مخالفین کی ان باتوں کے صواب اور خطا بنوین علماء طبیین سے ہے اہل اسے نہیں تعلیم بائوچین میں ایک فصل اور پانچ جملہ میں فصل میں بیان ماہیت عضو اور اقسام عضو کا ہے اعضا ان اجسام کا نام ہے جو اول آمیزش اخلاط سے پیدا ہوتے ہیں جیسے اخلاط وہ اجسام ہیں جو اول آمیزش رکان سے تولد ہوتے ہیں اعضا کی اول دو قسمیں ہیں مفرد اور مرکب اعضا مفرد وہ ہیں کہ جو جز محسوس ان اعضا میں سے کسی عضو کا لیا جائے اسکا نام اور اسکی حد ذاتی اور کل کا نام ایک ہی ہوگا مثلاً گوشت اپنے اجزا میں بھی کیفیت رکھتا ہے پارہ گوشت بھی گوشت کہلاتا ہے اور عصب یعنی پیچھے اپنے جسے بھی کہتے ہیں



ہم استعمال کرتے ہیں اس لیے کہ بد کو قویٰ کیے پائنی ضرورت ہے اور باقی جس قدر بیا جاتا ہے غذا کی تنفیذ کیواسطے تاکہ غذا اذیق ہو کر باریک رگوں میں داخل  
جب غذا ان چھوٹی چھوٹی رگوں کے اندر داخل ہوتی ہے ایسا ہوتا ہے کہ گویا سا راجر اس تمام کیلوس کو ملائی ہوتا ہے اور بجا تا ہے اسی جہت سے فعل  
جگر کا اس کیلوس میں شدید اور سریع ہوتا ہے اسوقت اس کیلوس کا پھر طبع ہوتا ہے اور ہر طبع میں ایک چیز مثل کف کے اوپر ہوتی ہے اور ایک چیز  
مثل رسوب کے ہوتی ہے اور کبھی ان دونوں کے ساتھ اگر طبع میں افراط ہو جائے ایک چیز محرق اور اگر پورا طبع نہ ہو تو ایک چیز خام بھی پیدا  
ہو۔ کف تو صفر ہے اور رسوب سودا اور یہ دونوں طبعی خلط ہیں اور سوختہ چیز میں لطیف صفر سے ردی یعنی غیر طبعی اور کثیف سودا سے ردی  
یہ دونوں غیر طبعی ہیں اور خام دہی بلغم اور جوشی صاف ہو کر خوب نفع پاتی ہے وہی خون ہے مگر جب تک جگر میں رہتا ہے نہایت پتلا ہوتا ہے یعنی جتنی  
غلاظت خون کو لائق ہے اتنی نہیں ہوتی اس لیے کہ وہ مائیت جسکی طرف احتیاج نہیں ہے اس میں ملی ہوتی ہے اور مٹنے کا سبب یعنی تنفیذ غذا  
اور پتہ کو رہ چکا ہے پھر یہ خون جگر سے جب الگ ہوتا ہے تو اس رطوبت زائدہ سے پاک اور صاف ہوتا ہے جسکی حاجت واسطے تنفیذ غذا  
کے تھی اور اب وہ حاجت مرتفع ہو گئی ہے یہ رطوبت جگر سے کھچ کر اس رگ میں آتی ہے جو گردن کی طرف اتری ہے اور اپنے ہمراہ خون اس قدر  
لائی ہے کہ جو براہ کمیت اور کیفیت گردن کی غذا کے لائق ہو۔ اس رطوبت کی چکنائی اور رمویت دونوں گردن کی غذا ہوتی ہے اور جو کچھ  
اس رطوبت میں باقی رہتا ہے وہ بطرف مثانہ اور اذلیل کے آجاتا ہے۔ خون جسکا تو ام اچھا ہوتا ہے ایک بڑی رگ کی طرف سے کہ جوشیت  
کبد سے نکلی ہے اور وہ میں آتا ہے اور وہ گین میں ساکن جو کبد سے نکلی ہیں اور وہ سے خون جدا دل اور وہ میں آتا ہے اور جدا دل اور وہ  
سے ہو کر سواقی جدا دل میں آتا ہے سواقی جدا دل سے واضح سوانی میں آتا ہے مگر جم کہتا ہے جدا دل اور سواقی اور واضح کلیان باب  
تشریح جگر میں دیکھنا چاہیے یہاں اسکی تفصیل میں طول ہو گا متن پھر واضح سے خون نکلتے تیلی تیلی گین جوش بال کے ہیں اس میں آتا ہے  
ان رگوں کے منہ سے اعضا سے جسم میں ترشح ہوتا ہے یہ اندازہ مقرر کیا ہوا اس حکیم کا ہے جسکی حکمت سب پر غالب ہے۔ خون کی پیدایش کا سبب  
فاعل حرارت معتدل ہے اور سبب مادی غذا میں جو معتدل حصہ نکلے اور سبب صوری نفع کامل ہے اور اسکی علت غائی بدن کا غذادینا۔  
صفر اسے طبعی جو کف خون کا ہوتا ہے اسکا سبب فاعلی حرارت معتدل اور صفر اسے محرقہ کا سبب فاعلی حرارت ناری مغرط یعنی زائدہ خصوصاً  
وہ حرارت جو جگر میں ہوتی ہے اور سبب مادی غذا میں جو غیر لطیف اور عار اور علو اور چرب اور تیزی اور سبب صوری نفع کا بعد افراط ہو چکا  
جانا۔ اور علت غائی ضرورت اور شفقت، دونوں کا ذکر فصل اول میں ہو چکا ہے۔ بلغم کا سبب فاعلی نقصان حرارت کا ہے اور سبب مادی اسکا  
جو غذا کہ غلیظ بار درطوبت ہوا اور سبب صوری بلغم کاملی نفع کی ہے اور علت غائی ضرورت اور شفقت جو اوپر بیان ہوئی ہے  
سودا اسے طبعی کا سبب فاعلی حرارت معتدل اور سودا سے محرقہ کا جو حرارت حد اعتدال سے بڑھ جائے اور سبب مادی سودا کا جو غذا کہ  
غلیظ ہوا اور رطوبت اس میں نہو ایسی غذا اگر گرم مزاج ہو واسطے تولد سودا کے سبب قوی ہوتی ہے اور سبب صوری اسکا نقل جو تہ نشین ہوتا ہے دو  
وجہوں سے یا اس میں سیلان نہیں ہوتا ہے یا متحمل نہیں ہوتی ہے اور علت غائی اسکی وہی ضرورت اور شفقت ہے جب تک ذکر اوپر ہو چکا۔ سودا اکثر  
بجہت حرارت جگر کے پیدا ہوتا ہے یا طحال میں ضعف ہو جائے یا برو دت ایسی ہو چکے کہ اخلاط میں انجما پیدا کرے یا زمانہ دراز امتحان میں  
گذرے یعنی اخلاط بدن میں محقق اور بستہ رہیں کہ انکا خروج کسی استفراغ کے ذریعہ سے نہو یا امراض بہت پیدا ہوں اور مدت میں انکے طول ہو  
کہ اخلاط کو خفا کتر کر دین جسوقت سودا میں کثرت ہو اور درمیان جگر اور معدے کے ٹھہرے خون اور اخلاط جمیدہ کا تولد کم ہوتا ہے اسی جہت سے  
بدن میں خون کم نظر آتا ہے اس بات کا جائنا ضروری ہے کہ حرارت اور برو دت تولد اخلاط کے سبب فاعلی ہیں مع دیگر اسباب مگر حرارت معتدل



سے منفصل ہو کر نکلتا ہے ایک شال چاروں خلطوں کی محسوسات سے ہم بیان کرتے ہیں۔ برتن میں ایک چیز پھری ہوئی ہے کہ اس میں بطور کف اور پھینک کے جو چیز اور پر نظر آئے وہ صفرا اور ایک چیز مثل سپیدی بیضہ مرغ کے ہے وہ بھم ہے اور ایک چیز فوسفورین ہے وہ سودا ہے اور ایک چیز بانی ہے کہ جسم میں وقت محسوس ہوتی ہے اور جس کا فضلہ بول میں دفع ہوتا ہے یہ مائیت داخل اخلاط میں نہیں ہے کیونکہ پیدائش مشروبات سے ہوتی ہے جو غذا سے بدن نہیں ہوتی حاجت شرب کی طرف اس وجہ سے ہے کہ غذا کو رقیق کر کے اُس کو نفوذ کے قابل کر دے اور خلط کی پیدائش تو ماکول اور مشروب دونوں سے ہوتی ہے مگر وہ مشروب جو غازی ہو۔ غازی کے یہ معنی ہیں کہ بالقوہ شبیہ ہو اجزائے بدنی کے جو چیز بالقوہ شبیہ بدن انسان کے ہے وہ جسم مرکب ہے نہ سلیط اور پانی بسیط ہے اس جہت سے یہ غازی نہیں ہو سکتا ہے۔ بعض کم فہم آدمی ایسا گمان کرتے ہیں کہ قوت بدن کی کثرت خون کے تابع ہے اور ضعف بدن تابع قلت خون کے ہے حالانکہ یہ بات صحیح نہیں ہے بلکہ مقبرہ ہے کہ بدن کو خون سے کثرت نصیب اور حصہ پہنچتا ہے اور بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہیں کہ اخلاط میں جس وقت زیادتی یا کمی ہو بعد اذیکہ جو مقدار مناسب اُن کے بدن کے واسطے ہو اُس نسبت پر پوری ہو چکے ہیں جب بھی صحت محفوظ رہتی ہے یہ خیال بھی صحیح نہیں ہے بلکہ ضروری ہر خلط کی واسطے کہ باوجودیکہ وہ مقدار مناسب پر ہو اُس کے واسطے ایک مقدار محفوظ ہونی چاہیے جس کی نسبت کسی دوسری خلط سے نہ بچا دے بلکہ اُس کی مقدار فی نفسہ بچائی ہے اور اخلاط کے بیان میں ہر مسئلہ مباحث ایسے باقی رہ گئے ہیں کہ طبیبیوں کے درجہ کے موافق نہیں ہیں اُن سے فلاسفہ طبعی بحث کرتے ہیں فصل دوسری تعلیم چھٹی کیفیت تولد اخلاط کے بیان میں جانتا چاہیے کہ ہضم غذا کا سبب مضغ یعنی چبانے کے ہوتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ منہ کی سطح معدے کی سطح سے متصل ہے بلکہ یہ دونوں سطحیں گویا ایک ہی ہیں اور اُسی معدے کی سطح سے منہ کی سطح میں بحیث شدت اتصال کے قوت باضمہ موجود ہوتی ہے اگرچہ اُس قدر نہیں ہے جو معدے میں آتا ہے تاہم جس وقت کہ چبائی ہوئی چیز کو سطح اندرونی فم کی ملتی ہے کیس قدر اُس میں تغیر پیدا کرتی ہے اس تغیر کا معین آج بہن بھی ہوتا ہے کہ جسے فائدہ نفع کا حرارت غریزہ جو آئین واقع ہوتی ہے اس واسطے گہوٹ کو اگر منہ میں چبا کر دہل یا اور جراحت پر لگائیں جتنا یہ فائدہ کر گیا اگر گہوٹ کو پیکر بانی میں بھگو کر خواہ پکا کر لگائیں اتنا مفید ہو گا طبیبیوں نے کہا ہے کہ اس بات پر دلیل کہ چبائی ہوئی چیز میں کیس قدر نفع قبل از اخذ شروع ہو جاتا ہے یہ ہے کہ بعد چبانے کے اُس کا اصلی مزہ اور بویاقی نہیں رہتی پھر جب اخذ اُس کا معدے میں ہوتا ہے وہاں جا کر ہضم تمام ہوتا ہے یہ ہضم فقط حرارت معدے سے نہیں ہوتا ہے بلکہ اور بھی کیس قدر حرارت معدے کی داہنی طرف جگر سے یا بائیں طرف طحال سے پہنچتی ہے طحال بھی کبھی فائدہ حرارت دیتی ہے نہ بنظر اپنے عضواصلی کے بلکہ باعانت شرائین خواہ اور وہ کے جو معین ہیں معدے کو طبع میں خدا کے قدم یعنی پیش رو سے بھی حرارت پہنچتی ہے وہ حرارت شرب کی ہے جو ایک عضو شحمی ہے قابل حرارت کا بسرعت ہے بسبب شحم کے اس حرارت کو معدے تک پہنچاتا ہے۔ معدے کو بجا نب فو قانی قلب سے حرارت پہنچتی ہے اس لیے کہ قلب حجاب کو گرم کر کے اس ذریعہ سے معدے کو گرم کرتا ہے جب غذا ہضم ہوتی ہے تو پہلے بذاتہ اکثر حیوانات میں کیلوس بنتی ہے اور ذریعہ شرکت مشروب کے صورت کیلوسی اسپرطاری ہوتی ہے کیلوس ایک جوہر سیال جو شاپا ہے آشیو غلیظ کے پھر بعد کیلوس ہونے کے لطیف اُس کا معدے سے اور معا سے جذب ہو کر طرف عروق کے دفع ہوتا ہے ان رگوں کا ماسا رقیقا نام ہے اور یہ تیلی گین میں سخت سخت تھڑیوں کے متصل جب نخرادفع ہو کر آئین پہنچتی ہے آئین سے ایک رگ جس کا باب کبد یا دروازہ جگر نام ہے اس میں ہو کر جگر میں نافذ ہوتی ہے کہ اُس کے اجزاء اور شائین باب کبد کی جو داخل اور چھوٹی چھوٹی اور ضعیف شال بال کے باریک ہیں اور اُن کے منہ ملے ہوئے ہیں اجزاء اصول اُس رگ کے منہ سے جو پشت جگر سے نکلی ہے اور کوئی چیز ان چھوٹی چھوٹی راہوں کے اندر ہو کر نافذ نہیں ہوتی ہے مگر مستعد پانی یا کوئی چیز مشروب زائد بقدر حاجت



بطور فضل کے نہیں ہوتا ہے بلکہ بطور خاکستر اور احراق کے ہوتا ہے اس لیے کہ ترخیز جنین ارضیت ملتی ہے اس میں اجزائے ارضیہ کی تیز و دوطر پر ہوتی ہے اس لیے کہ  
 رسوب اور ترخیز جنین کے مثال اس کی واسطے خون کے سوداے طبعی سے دیکھائی ہے یا تیز بخت احراق کے ہوتی ہے کہ لطیف متخل ہو جائے اور کثیف  
 باقی رہے مثال اس کی واسطے خون اور اخلاط کے سوداے فضل سے دیکھائی ہے جس کا نام مرہ سودا ہے۔ رسوب سواے خون کے ہے  
 کسی غلط کیواسطے ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ بلغم میں بوجہ لزجیت کے کوئی خیرہ نشین نہیں ہوتی مثل تیل کے اور صفر میں رسوب بخت لطاف  
 اور قلت اجزائے ارضیہ کے نہیں ہوتا اور طبی چونکہ صفر ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور زیادہ اجزائے خون سے ملے ہوئے تمام بدن میں  
 ہوتے ہیں کہ ان کی تیز اور انفصال خون سے دشوار ہے اور بھی اس کا رسوب بقدر معتد بہ نہیں دریافت ہو سکتا ہے اور اگر متمیز بھی ہو تو رسوب  
 اتنا نہیں ٹھہرتا کہ متعفن ہوا و کسیرت دفع ہو پس جس وقت متعفن ہو لطیف اس کا متخل ہوا و کثیف اس کا سوداے حراقیہ ہو کر باقی رہے  
 کہ جسم میں رسوب نہ ہو سوداے فضلیہ کی کئی قسمیں ہیں ایک قسم خاکستر صفر اے حراقیہ کی ہے اور وہ مرہ میں تلخ ہوتی ہے اس سودے میں  
 اور اس صفرے میں جس کا ہنسنے صفر اے محرقہ نام رکھا ہے فرق یہ ہے کہ صفر اے محرقہ میں خاکستر مخلوط نہیں ہوتی ہے اور یہ سودا خود خاکستر  
 ہے بذات خود متمیز ہے اور اس کے اجزائے لطیف متخل ہوتے ہیں و دوسری قسم سوداے فضلیہ کی یہ باد بلغم ہے اور بلغم کے اجزائے احراقیہ سے  
 پیدا ہوتی ہے اگر بلغم نہایت لطیف مائی ہو اس کی رادیت نکلیں ہوگی ورنہ ترش خواہ غفل ہوگی تیسری قسم سوداے فضلیہ کی وہ ہے کہ  
 خاکستر خون اور اسی خون کی حراقت سے پیدا ہوتی ہے یہ قسم نکلیں مائل باندک حلاوت ہوتی ہے جو کھلی قسم سوداے فضلیہ کی خاکستر  
 سوداے طبعیہ کی ہوتی ہے اگر سوداے طبعی رقیق ہو تو اس کی خاکستر خواہ اس کے اجزائے محرقہ بہت ترش ہونگے جیسے سرکہ جب میں  
 پر گرتا ہے جوش میں آکر ایسی ترش ہوتا ہے کہ اس کی بو سے کھیاں وغیرہ بھاگتی ہیں اور اگر سوداے طبعی غلیظ ہو تو اس کی راد اور حراقت  
 میں ترشی کم ہوتی ہے بلکہ کسیرت و عفو صفت اور تلخی اس کے مرہ میں ہوتی ہے۔ اب معلوم ہوا کہ قسم سوداے ردی کی تین ہیں ایک قسم سردی کی  
 وہ ہے جو راد ہے صفر کی جس وقت صفر میں احراق ہوا و لطیف اس کا متخل ہو جائے اور دوسری وہ ہیں کہ جو اسکے اوپر مذکور ہو ہیں  
 وہ سودا جو احراق بلغم سے پیدا ہوتا ہے دیر میں ضرر کرتا ہے اور اس کی رادیت بھی کم ہوتی ہے اور بہت جلد فساد انگیز سوداے صفر اوی  
 ہوتا ہے مگر بوجہ لطافت کے علاج پذیر سب قسموں سے زیادہ ہے باقی دوسری جنکی رادیت اوپر زیادہ تیز کی گئی اس میں جو زیادہ ترشی کھتا ہے  
 اس کی رادیت بھی زیادہ ہے لیکن ابتداء میں اگر اس کا تذکرہ کیا جائے تو علاج پذیر ہونے کی قابلیت زیادہ رکھتا ہے تیسری قسم ان میں کی  
 جس کا جوش زمین پر گرنے سے کم ہوتا ہے اور رنگ اور قیام اس کا اعضا میں کم ہوتا ہے اور مدت دراز میں منتہی طرف اہلاک کے ہوتا ہے  
 مگر تھل اس کا بہت دشوار ہے اور نفع پانے میں اس کے نہایت دقت ہے علاج پذیر بھی شکل سے ہوتا ہے یہی سب قسمیں ہیں اخلاط طبعیہ اور  
 فضلیہ کی جو اہر بیان ہوئیں چالیسوں کتاب ہے کہ اسے صائب نہیں ہے اس شخص کی جس نے گمان کیا کہ غلط طبعی فقط خون ہے اور سب اخلاط  
 فضول ہیں ان کی احتیاج بالیقین ثابت نہیں ہے۔ دلیل اس رائے کے غلط ہونے کی یہ ہے کہ اگر تھانوں ہی غلط طبعی ہوتا کہ تغذیہ اعضا کا  
 وہی کرتا تو سب اعضا ایک مزاج کے ہوتے اور قوام ان کا متشابہ ہوتا پھر ہڈی میں پخت گوشت کے سختی زیادہ ہوتی اور چونکہ ہڈی  
 میں سختی زیادہ ہے اس کی اور کوئی وجہ نہیں ہے مگر یہ کہ اس کے خون میں آمیزش سودا کی ہوتی ہے کہ جو جو ہر باصلاحیت اور سخت ہے اسی طرح اگر فقط خون  
 سے تغذیہ فرض کیا جائے تو دماغ بہ نسبت گوشت کے زیادہ نرم نہوگا چونکہ نرم ہے اس کا سبب بجز اس بات کے کہ اس کی غذا میں خوشنکے  
 ساتھ جو ہر نرم بلغم کا بھی ملتا ہے اور کچھ نہیں ہے خون کو یہ صفت تو ضرور حاصل ہے کہ جمیع اخلاط کے ساتھ ملا رہتا ہے جب اس کا اخراج کریں تو اخلاط



اُسکا جزو لطیف اس زیادہ سے جدا ہو بلکہ رادیت اُس میں محبت ہو جائے اور یہ بدترین اخلاط ہے اسی کو صفرا سے محرقہ کہتے ہیں دوسری صورت  
اسکی پیدائش کی یہ کہ سود اخراج سے وارد ہو کر اس میں طبعانے یہ نسبت قسم سابق کے اسلم پر اور رنگ اس قسم کا سرخ ہے مگر خالص نہیں ہے اور یہ کہ  
ہوتی ہے بلکہ نہایت مشابہ خون سے ہے فرق اتنا ہے کہ رقیق ہوتا ہے اور کبھی اپنے رنگ سے شقیق بھی ہو جاتا ہے جیسے اسباب رنگ  
رہنے والے پیدا ہوں۔ وہ صفرا جو اپنی طبیعت سے خود بخود خارج ہوتا ہے ایک قسم اُس میں کی اکثر جب پیدا ہوتی ہے تو جگر میں پیدا ہوتی ہے  
اور دوسری قسم کی پیدائش جب ہوتی ہے تو معدے میں ہوتی ہے وہ قسم صفرا کہ جسکا تولد اکثر جگر میں ہوتا ہے صنعت واحد ہے کہ لطیف خون جسوقت  
محرق ہو اُس سے یہ صفرا پیدا ہوتا ہے اور جو مقدار خون کی احتراق سے کثیف ہو جاتی ہے اُس سے سود بنتا ہے اور جو قسم کہ اکثر معدے میں پیدا  
ہوتی ہیں اُسکی دو قسم ہیں کرائی و زنجاری شاید کہ صفرا سے کرائی مخی کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے اسیلئے کہ مخی جسوقت محرق ہوتا ہے تو احتراق  
اُس میں ایک سود پیدا کرتا ہے اور یہ سیاہی جسوقت زردی سے ملتی ہے درمیانی رنگ ان دونوں کا سبز پیدا ہوتا ہے۔ زنجاری کی پیدائش غالباً  
اس طرح ہوتی ہے کہ جب صفرا سے کرائی کے احتراق میں شدت ہوتی ہے یہاں تک کہ اُسکے رطوبات جل کر فنا ہو جاتے ہیں اور اہل بیاض کیطرت  
بوجہ خشکی کے ہو جاتا ہے اسیلئے کہ حرارت پہلے جسم زمین یہ اثر کرتی ہے کہ اسے سیاہ کر دیتی ہے پھر جتنی جتنی حرارت بڑھتی جاتی ہے سیاہی کو کم کرتی جاتی  
ہے اور اُسکی رطوبت کو فنا کرتی ہے یہاں تک کہ سفید کر دیتی ہے اس سلسلہ کے ثبوت میں ترکری کی شال سمجھنی چاہیے کہ پہلے اُسکا کو مکہ بننا ہے  
اُسکے بعد راکھ ہو جاتی ہے وجہ اُسکی یہی ہے کہ حرارت جسم زمین سیاہی پیدا کرتی ہے اور خشک میں سپیدی اور برودت جسم زمین سفیدی پیدا  
کرتی ہے اور خشک میں سیاہی یہ دونوں حکم جو ہم نے کرائی اور زنجاری میں کیے ہیں محض تخمینہ ہیں صفرا کی زنجاری قسم جمیع اقسام صفرا  
میں بہت گرم اور نہایت رومی اور بڑی قاتل ہے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ قسم جو ہر قسم سے ہے سود اچھٹی خلطہ طبعی بھی ہوتا ہے اور فضلہ غیر طبعی  
طبعی دم محمود کا درد ہے اور نقل اور عکس الدم ہر مزہ اُسکا شیرین اور عفتص کے درمیان میں ہے جگر میں جب پیدا ہوتا ہے تو اُس کی دو قسم ہوتی  
ہیں ایک قسم خون کے ساتھ اعضا میں نفوذ کرتی ہے دوسری قسم طحال کی طرف چلی جاتی ہے اور جو قسم کہ خون کے ساتھ نفوذ کرتی ہے اُسکی  
ایک ضرورت ہے اور منفعت بھی ہے ضرورت تو یہ ہے کہ خون سے ملکر بمقدار واجب تغذیہ میں ہر ایک ایسے عضو کے اعضا بدن سے  
بکار آمد ہو جسکی غذا میں جزو صلاخ سود کا پڑنا ضرور ہے مثل بویون کے اور منفعت یہ ہے کہ خون کو مضبوط کرے اور تقویت دے اور کثیف کرے  
طحال کیطرت سودا کی جو قسم ہوتی ہے وہ اُسقدر ہوتا ہے کہ جسے خون اپنے ہمراہ لینے سے چھوڑ دیتا ہے اور اُس سے مستغنی ہوتا ہے اُسکا نفوذ بھی  
طحال میں بنظر ضرورت اور منفعت دونوں کے ہوتا ہے ضرورت کہ جسم تمام بدن کے تو یہ ہے کہ تنقیہ فضول کرے اور جب سب ایک عضو خاص  
کے یہ کہ طحال کی غذا لینے اور منفعت اسکی جب ہوتی ہے کہ جب طحال سے کھچ کر نم معدے پر پہنچے یہ منفعت دو طرح کی ہے ایک تو یہ کہ نم معدہ  
کو مضبوط کرتا ہے اور کثیف و تقویت اُسکی کرتا ہے دوسری یہ کہ نم معدہ میں بوجہ اپنے مزہ خاص کے خاوش پیدا کرتا ہے اسوقت معدہ متنبہ گرشی  
پر ہوتا ہے اور بھوک معلوم ہوتی ہے یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ جو صفرا مرادہ کیطرت کھتا ہے وہی ہے کہ جس سے خون مستغنی ہوتا ہے اور  
اُسکو اپنی اصلاح میں صفرا کیطرت کچھ حاجت نہیں ہوتی ہے اور جو صفرا مرادہ سے معارف کیطرت کھچ کر جاتا ہے اُسکی مرادہ کو کچھ برا نہیں  
ہوتی ہے اسی طرح سود بھی جسقدر طحال کیطرت کھچ کر جاتا ہے وہی ہے کہ جسکے خون کو کچھ ضرورت نہیں ہے اور جو سوا طحال سے کھچ کر نم معدہ کی  
طرف جاتا ہے اُس سے طحال بے پردا ہوتی ہے اور جس طرح وہ صفرا مرادہ سے اسکا ہوتا ہے قوت دافعہ پر آگاہی دیتا ہے اسفل معارف سے  
اسی طرح یہ سود جو نم معدہ کیطرت کھچ کر قوت دافعہ پر آگاہی دیتا ہے فحجان اللہ احسن الخالقین سودا سے غیر طبعی ہے کہ جو بطور سود



تو بسبب ملنے ایک شے غریب کے حاصل ہوتی ہے یعنی سوداے حامض جس کا ذکر ہم آگے کرینگے وہ ملتا ہے دوسری قسم میں ترشی کسی امر ذاتی کی وجہ سے ہوتی ہے وہ امر ذاتی یہ ہے کہ اس بلغم شیرین کو یا جو بلغم کہ شیرین ہونا لازمی پہلے ایک قسم کا غلیان اور جوش عارض ہو جیسے اور عضلات شیرین میں جوش آتا ہے بعد اُس کے ترشی پیدا ہوا ایک قسم بلغم کی عفتض یعنی کبھی ہوتی ہے یہ عفتض کبھی بسبب برودت ذاتی کے جو بلغم کو عارض ہوتی ہے پیدا ہوتی ہے اُس کا مزہ مائل بعفتض ہو جاتا ہے اس لیے کہ اُسکی بائیت نچر ہو کر کھبت پیس کے اُسکا استعمار تھوڑا سا ارضیت کی طرف ہوتا ہے اور اس وقت حرارت اتنی ضعیف تو ہوتی نہیں جو اُسکو جوش میں لاکر ترش کر دے اور نہ حرارت ایسی قوی ہوتی ہے جو اُسکو نفیج تام دے اسی جہت سے وہ عفتض رہ جاتا ہے بلغم کی ایک قسم زجاجی بھی ہے جو بخین اور غلیظ مثال زجاج گذشتہ کے ہوتا ہے اور زحمت اور ثقل میں اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی نہایت بے مزہ اور شاید اس بے مزہ بلغم میں سے غلیظ وہی بلغم خام ہے یا اُسکی طرف تسخیل ہو جاتا ہے یہ قسم بلغم کی وہ ہے کہ پہلے مائی اور بارہقی اور عفتض اس میں پیدا نہیں ہوتی مائی اور نہ اس میں کوئی اور چیز ملی ہتی بلکہ الگ الگ ایک جگہ بند پڑتا ہے یہاں تک کہ غلیظ اور گاڑھا ہو گیا اور برودت اُسکی ٹھنکی اور پر کے بیان سے یہ معلوم ہوا کہ بلغم فاسد کی لحاظ طعم کے چار قسم ہیں مائع حامض عفتض سیخ یعنی تلکین ترش کٹھا بے مزہ اور کھبت قوام کے بھی بلغم کی چار قسم ہیں مائی زجاجی مخاطی جھٹی اور بلغم خام مخاطی میں داخل ہے صفرا بھی طبعی ہوتا ہے اور ایک بطور فضلہ کے غیر طبعی بھی ہوتا ہے صفرا طبعی خون کا جوہ یعنی کھٹ ہے سرخ رنگ ناصع یعنی خالص اور سبک اور تیز ہوتا ہے جس قدر اس خلط میں گرمی زیادہ ہوتی ہے دوسری قسم صاف ہو کر مرارہ کو پہنچتی ہے اور جو حصہ خون کے ساتھ ہوتا ہے اُس کے جانے کی ایک ضرورت ہے اور ایک منفعت ضرورت تو یہ ہے کہ خون کے ساتھ ملکر جو اعضا بنظر اپنے مزاج کے مستحق اس بات کے ہیں کہ اُسکی غذا میں ایک جزو صالح صفرا کا داخل ہو ان اعضا کا یہ جزو تغذیہ کرتا ہے جس قدر کہ تقسیم میں اُس عضو کو اس سے حصہ پہنچتا ہے مثل یہ کہ اس منفعت اُسکی یہ ہے کہ خون کو لطیف کر کے اُسکو تنگ راہوں میں نفوذ کی قابلیت بخشے جس قدر صفرا صاف ہو کر مرارہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اُسکا جانا بھی منظر ضرورت اور منفعت کے ہے ضرورت یہ نسبت تمام بدن کے تو یہ ہے کہ فضول صفرا وی سے تمام بدن کی تخلیص ہو جاتی ہے اور محفوظ رہتا ہے اور کھب عضو خاص کے یہ ضرورت ہے کہ مرارہ کا تغذیہ کرتا ہے منفعت اس کے مرارہ میں جانیکی دو ہیں ایک یہ ہے کہ امعاء کو ثقل اور بلغم لرج سے دھو کر صاف کر دیتا ہے دوسری یہ ہے کہ امعاء میں لذع یعنی خلش پیدا کرتا ہے اور اس طرح عضل مقعد میں لذع پیدا کرتا ہے تاکہ اُسکو حاجت برار کی محسوس ہو اور واسطے قضاے حاجت کے اُسے حاجت مند کر کے اٹھائے اس وجہ سے اکثر جب سدہ اُس مجرے میں پڑتا ہے جو مرارہ سے امعاء تک اُترا ہے تو لنج عارض ہوتا ہے صفراے غیر طبعی اُسکی ایک قسم یہ ہے کہ خروج اُسکا طبعیت سے سبب کسی غریب شے کے ہو جو اُس سے ملے اور ایک قسم یہ ہے کہ سبب اُس کے خروج کا مزاج طبعی سے خود اُسکی ذات ہو یا بطور کہ وہ اپنے جوہر ذات میں غیر طبعی ہو پہلی قسم تو بہت مشہور و معروف ہے کہ شے غریب جو اُس سے ملتی ہے وہ بلغم ہے اس صفراے کی پیدائش اکثر جگر میں ہوتی ہے اسی قسم اول سے ایک طرح کا صفرا وہ ہے جو بہت کم مشہور ہے اس میں جوش غریب ملتی ہے وہ سودا ہوتا ہے مشہور و معروف یا تومرہ صفرا ہے یا مرہ حمیہ ہے اس لیے کہ جو بلغم اس میں ملتا ہے اگر رقیق ہو تو اُس سے مرہ صفرا پیدا ہوتا ہے اور اگر بلغم غلیظ اُس سے ملے تو مرہ حمیہ پیدا ہوتا ہے یعنی وہ صفرا کہ جو مشابہ ہے انڈے کی لار دی سے اس صفراے غیر طبعی کی جو غیر مشہور قسم ہے اُسکا صفراے محرقہ نام ہے اسکی پیدائش دو طرح سے ہوتی ہے ایک یہ ہے کہ صفرا فی نفسہ سوختہ ہو جائے اور اس میں رادیت پیدا ہو کر



بلغم کی طرف حاجت دو وجہوں سے ہے ایک تو ضرورت ہے اور دوسرے منفعت ہے ضرورت دو سبب ہوتی ہے ایک سبب انہیں ہے کہ یہ بلغم تریب اعضا کے موجود رہے جو وقت غذا ہم نہ پہنچے وہ غذا جو آمادہ خون صالح ہونے کے ہوتی ہے اور مفقود ہونا اس غذا کا یا بوجہ سبقت اور اس کے معدہ اور جگر میں خواہ بذریعہ اور اسباب عارضیہ کے ایسے وقت فقدان غذا میں تو تین اعضا کی بذریعہ اپنی حرارت غریزی کے یہ بطرف اس بلغم کے ہو کر اسے نفع دیکر ہضم کرینگی اور اس بلغم سے غذائے صالح بنائینگے اور صلیح حرارت غریزی اس بلغم کو نفع دیکر منہضم کر کے خون صالح بناتی ہے اسی طرح حرارت غریبہ کبھی اسکو متعفن کر کے فاسد بھی کر دیتی ہے اور اس قسم کی ضرورت مرہ سودا اور صفرا کیواسطے نہیں ہے اسواسطے کہ یہ دونوں بلغم کے اس بات میں شریک نہیں ہیں کہ حرارت غریزی انکو خون صالح بنا دے اگرچہ اس بات میں انکو شرکت ضرور ہے کہ حرارت غریبہ دونوں کو شل بلغم نہ کر کے فاسد اور متعفن کر دیتی ہے دوسرا سبب یہ ہے کہ یہ بلغم خون سے ملے تاکہ تغذیہ ان اعضا کا جو بلغمی مزاج ہیں کرے وہ اعضا کہ جو خون انکی غذا ہوتا ہے اس میں ایک معلوم حصہ بلغم کا ہونا واجب ہے مثل دماغ کے اور یہ بات مرہ صفر اور سودا کیواسطے بھی موجود ہے اور منفعت اس بلغم کی یہ ہے کہ اعضا اور مفاصل جو کثیر الحركت ہیں بذریعہ اس بلغم کے تربین اور انکو بسبب حرارت اور احتکاک دینے ٹکرانے کے خشکی عارض نہ ہو اور یہ منفعت دراصل منتہائے ضرورت پر واقع ہے بلغم جو غیر طبعی ہوتا ہے کچھ اس میں سے فضلہ مختلف القوام ہوتا ہے یہاں تک کہ جس بھی اسکے قوام کا اختلاف دریافت کر لیتی ہے یہی بلغم فاطی کہلاتا ہے اور بعض بلغم غیر طبعی مستوی القوام جس میں معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت میں مختلف القوام ہے اسکو بلغم خام کہتے ہیں اور بعض قسم بلغم کی نہایت رقیق ہوتی ہے وہ مائی کہلاتی ہے اور بعض قسم نہایت غلیظ ہوتی ہے وہ بلغم ابیض ہے جو جیسی کہلاتا ہے یہ وہ بلغم ہے کہ جسکا جز لطیف تحلیل ہو گیا ہے اس جہت سے کہ اسکا منافذ اور مفاصل میں بہت دیر تک احتباس رہا ہے یہی بلغم سب سے زیادہ غلیظ تر ہے اور بلغم کی ایک قسم مالح یعنی شور ہوتی ہے اس سے زیادہ گرم مزاج اور خشک کوئی بلغم نہیں ہوتا ہے اور جو ملوحت پیدا ہوتی ہے اسکا سبب یہی ہے کہ ٹھور سی طوبت مائی کم ذائقہ خواہ بالکل بے ذائقہ اسکے ساتھ اجزائے ارضیہ محرقہ خشک مزاج تلخ مرہ باعتدال ملتے ہیں اسلیے کہ اگر وہ بکثرت ملین تو ملوحت نہ پیدا ہو بلکہ تلخی پیدا ہو جو جمع الملاح کے پیدا ہونے کی یہی صورت ہے اور پانی کی شوریت کی بھی یہی وجہ ہے کہ یا سچی یا چونے وغیرہ سے جو نمک بنایا جاتا ہے اسکی بھی یہی ترکیب ہے کہ بہت سے پانی میں اس کو پکاتے ہیں جسکا نمک بنانا منظور ہوتا ہے پھر اس پانی کو صاف کر کے جوش دیتے ہیں یہاں تک کہ نمک جم جاتا ہے کبھی اس پانی کو بعد صاف کرنے کے بحال خود رہنے دیتے ہیں کہ وہ بستہ ہو جاتا ہے اسی طرح بلغم رقیق بے طعم خواہ کم مرہ اس میں بھی جو وقت مرہ یا بسہ جو بالطبع محرق ہے بوزن معتدل ملتا ہے اسکو نکلیں اور گرم کر دیتا ہے یہ بلغم صفراوی ہے مگر جالینوس نے کہا ہے کہ یہ بلغم اپنی عفونت سے نکلیں ہوتا ہے یا کوئی مائیت اس میں ملکر اسکو نکلیں کر دیتی ہے میں اس قول کی شرح کرتا ہوں عفونت اسکو اس طرح نکلیں کر دیتی ہے کہ اس میں احتراق پیدا کر کے رما دیت موجود کرتی ہے اور حسیب رما د رطوبت سے ملتا ہے پھر وہی صورت نمک بنائینگے جو اوپر بیان ہوئی پیدا ہو جاتی ہے اور مائیت کو جو جالینوس نے کہا ہے کہ اس میں ملکر شوریت پیدا کرتی ہے مجھے ایسا لگتا ہے کہ نہ مائیت احداث ملوحت میں کافی نہیں ہو سکتی ہے ظاہر عبارت جالینوس سے معلوم ہوتا ہے کہ بجائے لفظ (او) کہ جو تقسیم کے معنی پیدا کرتا ہے اصل عبارت جالینوس میں لفظ (او) ہے اب اسوقت معنی عبارت کے یہ ہوں گے کہ یہ بلغم بحیثیت اپنی عفونت کے مع ایک مائیت کے جو اس میں ملتی ہے نکلیں ہو جاتا ہے اسوقت کلام جالینوس کا صحیح المعنی اور تمام ہو جاتا ہے ایک بلغم ترش بھی ہوتا ہے جیسے بلغم حلو کی دو میں بیان ہو میں ایک تر وہ کہ جسکی ملاوت لذات ہوتی ہے دوسرا وہ کہ اسکی ملاوت کسی امر خارجی کیوجہ سے ہوتی ہے اسی طرح ترش بلغم کی بھی دو میں ہیں ایک قسم



جو خلط مجموعہ بیان کی گئی شاذ و نادر کبھی خلط ردی سے وہ خلط محمود بنی ہو خلط ردی کے حق میں لائق یہ بات ہو کہ اگر خلط محمود نہ بنے تو بدن سے طبع ہو جائے اور متفرق ہو کر بدن سے دور ہو۔ ہم کہتے ہیں کہ رطوبات بدن کے بعض اقسام اولیٰ ہیں اور بعض ثانوی اقسام اولیٰ ہی اخلاط اربعہ ہیں جن کا ہم ذکر کرنے میں اور اقسام ثانوی کی دو قسمیں ہیں فضول ہیں یا غیر فضول فضول کو بھی مقرب ذکر کرینگے غیر فضول وہ چیزیں ہیں کہ حالت ابتدائی سے تسخیل ہو کر اور صورت بدل کر اعضا میں نفوذ کرتی ہیں لیکن ابھی کسی جزو اعضاء مفردہ کے جزو نہیں ہونے پائی ہیں اور فعل نفوذ کا تمام ہو جا۔ انکی چار قسمیں ہیں ایک وہ رطوبت ہے جو اندرون اطراف جموئی رگون کے جو گرد اعضاء اصلہ کے واقع میں مخصوص ہوتی ہے اور یہ گین بوجہ اس رطوبت کے اعضاء اصلی کو رطوبت پہنچانے والی ہیں دوسری وہ رطوبت ہے جو اعضاء اصلی میں مثل شبنم پھیلی ہوئی ہے اسکو یہ استعداد ہے کہ غذا اعضاء کی ہواٹے جسوقت بدن کو کوئی اور غذائہ پہنچے اور اسکی بھی استعداد رکھتی ہے کہ اعضاء اصلی کو تری پہنچائے جسوقت بسبب کسی درشت حرکت وغیرہ کے خشکی عارض ہو تو دوسری وہ رطوبت ہے جسکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہوتا ہے اور یہ رطوبت غذا ہے کہ جو تسخیل ہو کر اعضاء ہوتی ہے بحکمت مشابہت مزاج کے لیکن ابھی بطور قوام استعمال تام نہیں پائی ہے اسلئے کہ قوام تام کے بعد تو اعضاء میں شمار کی جائیگی پھر رطوبت اسکو نہ کہ سکین گے چوتھی وہ رطوبت ہے جو اعضاء اصلی میں داخل ہے ابتدا سے نشو سے اسی رطوبت کی جیسے اتصال اجزاء کا آپس میں ہوتا ہے مباد اس رطوبت کا نطفہ سے ہے اور سبب انطفہ کا اخلاط سے ہے ہم کہتے ہیں کہ رطوبات خلطیہ محمودہ اور وہ رطوبات جنکو ہم نے فضول تجویز کیا ہے انکا بھی چار قسموں میں انحصار ہے ایک جنس غلظ ہے کہ جو چاروں میں افضل ہے اور بلغم اور صفیر اور سودا ہے خون بالطبع حار برطب ہے طبعی اور غیر طبعی طبعی سرخ رنگ آسمین پونہیں ہوتی ہے شیرین ہوتا ہے اور غیر طبعی کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہے کہ اسکا مزاج صالح بحکمت ملنے کسی چیز کے بدل گیا ہو مگر اسطرح پر کہ آسمین سو مزاج پیدا ہوا مثلاً بار دہو گیا خواہ حار ہو گیا دوسری قسم وہ ہے کہ آسمین کوئی خلط ردی پیدا ہوئی اسکی دو صورتیں ہیں یا تو خلط ردی خارج سے وارد ہو کر آسمین نافذ ہوئی اور اسکے مزاج کو فاسد کر دیا یا کہ خلط ردی اسی خون سے پیدا ہوئی مثلاً آسمین عذوق پر ٹنگی پس اسکا جو ہر لطیف تسخیل مرہ صفر کی طرٹ ہو گیا اور کیفیت مرہ سودا کی طرٹ تسخیل ہوا اور یہ دونوں آسمین باقی رہے خواہ ایک این کا باقی رہا اس جیسے اس خون کا مزاج متغیر ہو یا دوسری قسم دو قسموں غیر طبعی کی کیفیت میں مختلف ہوتی ہے بحسب اختلاف اس چیز کے جو آسمین ملتی ہے خواہ اصناف بلغم سے ملے یا سودا سے ملے خواہ صفیر سے ملے خواہ ہائیت آسمین داخل ہو کبھی یہ خون بمنزلہ دُر کے ہو جاتا ہے کبھی قریق اور کبھی سیاہ ایسا ہوتا ہے کہ جسکی سیاہی شدید ہوتی ہے کبھی سپید رنگ ہوتا ہے اور اسی طرح اسکی بو اور مزہ بھی متغیر ہوتا ہے اور کبھی تلخ ہو جاتا ہے اور کبھی نکیں اور کبھی ترش ہوتا ہے بلغم بھی طبعی اور غیر طبعی دونوں طرح پر ہوتا ہے بلغم طبعی وہ ہے جس میں صلاحیت اس بات کی ہو کہ وہ کسی وقت خون ہو جائے اسس سبب سے کہ وہ درحقیقت خون ہے کہ ابھی اسکا نفع پور نہیں ہوا وہ ایک قسم بلغم شیرین کی ہے جس میں شدت سے بروقت نہیں ہے بلکہ وہ بقیاس طرف بدن کے قلیل الہر وقت ہے اور بقیاس طرف خون اور صفر کے بار ہے کبھی قسم بلغم شیرین سے غیر طبعی بھی ہوتا ہے وہ بلغم ایسا ہوتا ہے کہ جو ذائقہ آگے ذکر کرینگے وہ بلغم آسمین نہیں ہوتا ہے اگرچہ اتفاقاً آسمین خون طبعی بھی مل جائے اور اکثر بلغم بروقت خروج نزلہ کے خواہ نفث میں محسوس ہوتا ہے بلغم طبعی جو شیرین ہے جالینوس اسکی نسبت ایسا گان کرنا ہے کہ طبعیت اسکے واسطے جو کوئی عضو خاص مثل سانچے کے ڈھلا ہوا ہو نہیں آتا وہ کیا خصوصاً جیسا کہ مرہ صفر اور سودا کی واسطے ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ بلغم نہایت قریب ہے خون سے کل اعضاء اسکے محتاج ہیں اسلئے قائم تمام خون کے گرد آگیا اور کوئی عضو خاص کہ جسکی فقط یہی غذا ہو نہیں مخلوق ہوا میں جالینوس کے قول کی شرح اسطرح پر کرتا ہوں کہ اسس



میں کافی ہے پس جب کہ اسکے ساتھ حرکات بدنی اور نفسانی ملین اور دونوں ملکر نقصان قوت پر آمادہ اور مستعد ہوں پھر نقصان قوت کی کیا کیفیت ہوگی اس وقت ضرور ہوگا کہ مادہ فنا ہو جائے اور حرارت منطقی ہو خصوصاً جس وقت کہ انطفاسے حرارت پر علاوہ کی مادہ کے ایک سبب سرسین ہو کہ وہ رطوبت غریبہ جو ہمیشہ سبب غیر منضم ہونے غذا کے پیدا ہوتی جاتی ہے اور اطفاسے حرارت پر حسین ہوتی رہتی ہے دو وجہوں سے ایک وجہ یہ ہے کہ اس رطوبت کی وجہ سے حرارت کے مکان میں تنگی ہوتی ہے گویا کہ حرارت اس رطوبت غریبہ میں دوہتی جاتی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ رطوبت اپنی کیفیت میں حرارت کی ضد واقع ہو اس واسطے کہ یہ رطوبت بلغمی بار دہی۔ یہی نقصان حرارت کا رفتہ رفتہ موت طبعی تک پہنچتا ہے جبکہ زمانہ ہر شخص کی واسطے حسب اسکے مزاج اولی کے مقرر ہے۔ عام حد اس زمانہ کی جب تک ہے کہ قوت طبعی حفظ رطوبت کر سکے انسان میں ہر شخص کی واسطے اجل سہمی مقرر کی گئی ہے کہ وہ اشخاص انسانی میں بنظر اختلاف امزجہ کے مختلف ہوتی ہیں اور یہ اجلیں طبعی ہیں اور اس عالم میں غیر طبعی بھی اصل واقع ہوتی ہے کہ وہ طبعی سے الگ ہے اور ہر ایک کی ایک مقدار جداگانہ ہے حاصل اس بیان سے یہ ہوا کہ بدن صبیان اور شبان کا حار بالاعتدال ہے اور بدن کھول اور شائع کے بار دین لیکن صبیان کے بدن میں رطوبت حد اعتدال سے زیادہ ہے کہ نمونہ کی ضرورت ہے اور اس زیادتی پر تجربہ ولالت کرتا ہے کہ انکی ہڈیاں اور اعضا سب نرم ہوتے ہیں اور قیاس عقلی بھی زیادتی رطوبت پر اعانت کرتا ہے اسلئے کہ اسکے اجسام کا استعمال منی اجسام سے ہونے کو قہور زمانہ گذرا ہے اور خون اور روح بخاری کی حرارت ابھی اُنسے بخوبی بر طرف نہیں ہوئی ہے۔ کھول اور خصوصاً شائع جس طرح اسکے مزاج میں برودت زیادہ ہے سوچتا بھی زیادہ ہے اس پر تجربہ شاہد ہے کہ انکی ہڈیاں سخت ہوتی ہیں اور جلد انکی مٹی ہوتی ہے کہ اس پر تجربہ ان پری ہوتی ہیں اور قیاس عقلی بھی یہی تجویز کرتا ہے کہ زمانہ دراز گذر چکا منی اور خون اور روح بخاری سے اسکے جسم کے استعمال کا اجزا اناری شبان اور صبیان میں برابر ہیں اجزا رمانی اور موانی صبیان میں زیادہ ہیں اجزا اے ارضی کھول اور شائع میں زیادہ ہیں اور شاب کا مزاج بلسبت مزاج صبی کے زیادہ معتدل ہے لیکن یہ بوست سہمیں نسبت مزاج صبی کے زیادہ ہے اور نسبت مزاج شائع اور کھل کے جوان حاضر مزاج ہے اور شائع نسبت جوان اور کھل کے اپنے اعضاے اصلی کے مزاج میں بوست زیادہ رکھتا ہے اور بنظر رطوبت غریبہ کے شائع ان دونوں سے مرطوب زیادہ ہے انسان کا بنظر اصناف کے یہ حال ہے کہ عورتوں کا مزاج نسبت مردوں کے سرد زیادہ ہے اسی وجہ سے صفت مردی سے اصل خلقت میں قاصر رہی ہیں اور رطوبت بھی اسکے مزاج میں نسبت مردوں کے بہت ہے بسبب برودت مزاج کے عورتوں میں فضول بکثرت ہوتے ہیں اور قلت ریاضت بھی اسکا ایک سبب تجویز کیا گیا ہے اور یہ ہر مٹی عورتوں کا ضعف ترکیب زیادہ رکھتا ہے باین لحاظ کہ متغزل اور نرم ہوتا ہے اگرچہ جو ہر مٹی مرد کا کجست ترکیب اور مخا لطت کے زیادہ ترخیمت ہے اسلئے کہ اسکا گوشت بوجہ ترافش کے زیادہ برودت سے متاثر ہوتا ہے کہ اس میں گرین اور ریشہ ہائے عصب نفوزیکے ہوتے ہیں سگان بلاد شمالی کا مزاج نہایت مرطوب ہے اور پانچین رہنے والے ملایح اور دھوبی وغیرہ جنکے پیشے پانچین رہنے سے تمام ہوتے ہیں یہی مرطوب مزاج ہیں اور جوان دونوں نمونکے فلات ہیں یہی خواہ بلاد جنوبی میں رہتے ہیں یا خشکی کے پیشہ ور ہیں اسکے مزاج بکثرت مزاج ان دونوں نمونکے بالس میں علامات ہر قسم کے مزاج کی قریب ہے کہ ہم ذکر کریں جان ذکر علامات کلیہ اور جزئیہ کا ہوگا تعلیم جو فطری میں دو فصلیں ہیں فصل پہلی بابیت خلط اور اقسام خلط کے بیان میں غلطیات جسمت مردان ہے کہ پہلے استعمال غذا کا اسکی طرط ہوتا ہے اقسام خلط میں ایک خلط محمود ہوتی ہے وہ ایسی خیر ہے کہ فرو ہو جاتی ہے جو ہر منتذی سے خواہنا خلط یا اسکے ساتھ کوئی دوسری چیز اور شائبہ ہو جاتی ہے جو ہر منتذی سے تنہا یا دوسری چیز سے ملکر الغرض یہ خلط قائم مقام بدل شو کے ہوتی ہے اس چیز سے کہ جو متحمل ہوتی ہے اور اسی میں سے فقول بھی پیدا ہوتے ہیں اور ایک خلط ردی ہوتی ہے جسے یہ لیاقت نہیں ہے



بلکہ وہ حرارت محفوظ ہو سکتی جو کیفیت اور کیفیت میں ساتھ ہی کم ہو اور اس طرح محفوظ رہی جب تک کہ حرارت زیادہ انقطاع کو پہنچے  
 رطوبت جو انون میں اگرچہ نسبت لڑکون کے کم ہو جاتی ہے مگر اتنی کم نہیں ہوتی ہے کہ حفاظت حرارت غریزیہ کی نکر کے البتہ اقباس نو کے کم ہوتی ہے  
 شاید یہ بات صحیح ہو کہ لڑکین کی رطوبت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ نمونین بھی بکاؤں ہوتی ہے اور حفاظت حرارت غریزیہ بھی کرتی ہے بعد اسکے جو انون  
 اتنی باقی رہ جاتی ہے کہ وہ دونوں باتوں کو تو کافی نہیں ہو سکتی ہے مگر ایسا نہیں کہ ایک بات کو بھی کافی نہ ہو سکے اسی جہت سے واجب ہوا کہ رطوبت  
 جو انون کی بدرجہ اوسط ہوتا کہ ایک دو باتوں میں ضرور بکاؤں ہوتا ہے بات تو محال عقلی ہے کہ رطوبت کی مقدار اتنی ہو کہ نمونین کو تو کفایت  
 کرے اور حفاظت حرارت غریزیہ نکر کے ایسے کہ جو چیز اصل کی حفاظت نہیں کر سکتی وہ اسپر کسی چیز کو بڑھانے کی کیا طاقت دیکھی گئی ہے  
 بات باقی رہی کہ جو انون کی رطوبت اس قدر کم ہوتی ہے کہ حفاظت حرارت کر سکتی ہے اور نمونین اسطے کافی نہیں ہوتی یہ بھی معلوم رہے کہ جس سن کا  
 ذکر ہو رہا ہے وہ سن شباب ہے جسے ہم اوپر سن وقوت کہ آئے ہیں مترجم کہتا ہے اس فقرے سے شیخ یاد رہی کہ آہ کہ سن وقوت میں چونکہ نور  
 ٹھہر جاتا ہے انقطاع کسی وقت کا نہیں ہوتا یہ بات صحیح دلیل ہے کہ حرارت غریزیہ اپنی اصل پر محفوظ رہتی ہے متن فریق ثانی کا یہ قول ہے کہ نمونین  
 صبیان میں بوجہ رطوبت ہے نہ بسبب حرارت کے یہ قول محض باطل ہے ایسے کہ رطوبت واسطے نمونین کے بمنزلہ مادہ سکے ہو اور مادہ  
 نفس خود نہ منفعل ہوتا ہے نہ متعلق ہوتا ہے جب تک کہ کوئی قوت فاعلہ اس میں اثر نہ کرے اور قوت فاعلہ نمونین واسطے یا نفس یا طبیعت ہے  
 باذن پروردگار تعالیٰ شانہ کے مگر نفس یا طبیعت بے کسی آہ کے کچھ فعل نہیں کر سکتی وہ آہ یہی حرارت غریزیہ ہے اس سے ظاہر ہوا کہ  
 نمونین کا سبب فاعلی حرارت ہو سکتی ہے نہ رطوبت یہ بات جو انون لوگوں نے کسی کہ قوت اشتہا سے طعام لڑکون میں بوجہ بردت مزاج  
 کے ہوتی ہے یہ بھی محض باطل ہے کہ وہ شہوت فاسد جو بوجہ بردت مزاج کے ہوتی ہے اسکے ساتھ مضہم جید اور اعتدائیہ جزو بدن کب  
 ہوتی ہے حالانکہ لڑکون میں اکثر اوقات استمرار بہت اچھی طرح پر ہوتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو اسکی غذا سے جس قدر جزو بدن ہو کر نمونین کام  
 آتی ہے وہ نسبت جزو تحمل کے زیادہ نہ ہوتی کبھی لڑکون کو جو سو مضہم عارض ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ حرص انکی غالب ہوتی ہے اور رتہ طعام  
 میں بد اطواری کرتے ہیں اور بقاعدہ تقدیم ذخیر غذا انکی واقع ہوتی ہے اور اکثر وہ غذا میں جو ردی الگیموس خواہ مرطوب میں بمقدار کثیر  
 کھاتے ہیں اور انکے بعد حرکات فساد انگیز ان سے سرزد ہوتے ہیں بانیو جب بکثرت چونکہ فضول انکے معدے میں جمع ہوتے ہیں کہ محتاج  
 کثرت تنقیہ کے ہوتے ہیں خصوصاً انکے پیٹھ میں اجتماع فضول بہت ہوتا ہے اس جہت سے انکی سانس میں شدت تواتر اور سرعت پیدا  
 ہوتی ہے اور انکی نبض میں عظم نہیں ہوتا کیونکہ انکی قوتیں ابھی تمام نہیں ہوئیں یہاں تک بیان مزاج صبی اور شباب کا تھا جس طریقے  
 جالینوس نے کیا اور کائنات میں اسکی عبارت میں اسکی مطابق تحریر کیا اب یہ بھی جانتا ہے کہ حرارت غریزیہ بعد مدت  
 سن وقوت کے نقصان شروع کرتی ہے اس سبب سے کہ اسکے مادہ رطوبت کو وہ ہوا کہ جو محیط بدن انسان پر جذب کرتی ہے اور حرارت  
 غریزیہ ہوا کے جذب کو اندر سے معین ہوتی ہے اور اسکے ساتھ حرکات بدنی اور نفسانی جو ضروری ہیں یہ بھی مددگار ہوتے ہیں اور طبیعت  
 اس سن میں مقابلہ سے ان سب باتوں کے عاجز ہوتی ہے اس واسطے کہ بہت سا زمانہ اسکو مقابلہ میں ان امور کے گزر چکا اور قوت جسمانی تنہا ہی  
 ہو اسکی برہان علم طبعی میں مذکور ہو چکی ہے اس قوت کا فعل خواہ طبیعت کا ایراد بدل یا تحمل میں کیسا نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر یہ قوت  
 غیر تنہا ہی ہوتی اور ہمیشہ ایراد بدل یا تحمل برابری مقدار واحد پر کرتی (یہ مراد ہماری نہیں ہے کہ تحمل ہمیشہ بمقدار واحد ہوتا، بلکہ زیادتی تحمل  
 کی ہر روز برابری ہوتی جب ایسا ہوتا تو بدل مقاومت اور مقابلہ تحمل کا نہ کر سکتا بلکہ تحمل بالکل فنا ہو جاتا اور جبکہ فقط تحمل فنا ہو جاتا ہے



شدت توانائی کی نہیں ہوتی اس سن کے زمانہ کی حد جب تک ہر کسب و انتہیں عوام دودھ کے دانت کہتے ہیں گرجائیں اور ان کے عوض نئے دانت سب نئے نکل آئیں تعلیم اس ترعرع ہو جو بعد شدت اور درشتی اعضا اور سب دانت نکلنے کے اور قبل بلوغ کے ہوتا ہے چوتھا سن  
بیت اور بلوغ ہو اسکا زمانہ جب تک ریش و برت برآمد ہوں رہتا ہے یا چھان سن فقی ہو اسکا زمانہ جب تک کہ نوٹھ جاتا ہو باقی رہتا ہے صبیان  
یعنے طفولیت سے لیکر سن حدانت تک انکرا مزاج حرارت میں قریب باعتماد ہوتا ہے اور رطوبت میں گویا کہ اعتدال سے زائد ہوتا ہے  
میں جسم کتنا ہے اگرچہ اس سن میں حرارت بہت زائد ہوتی ہے مگر زیادتی رطوبت کی جسے برو دت لازم ہے اس حرارت کا کسر اور اٹکسا کر کے  
اسکو قریب باعتماد کر دیتی ہے مگر مائے اطباء میں صبی اور شباب کی حرارت میں اختلاف واقع ہے بعضوں کی یہ رائے ہے کہ صبی کے  
مزاج میں حرارت زیادہ ہے اسی جہت سے اُس میں منجھلی زیادہ ہوتا ہے اور اس کے افعال طبعیہ مثل خواہش طعام اور مضغ وغیرہ بھی اکثر  
اور ہمیشہ پائے رہتے ہیں یہ دلیل زیادتی حرارت کی سن صبی میں آتی ہے اور علی دلیل یہ ہے کہ اس سن میں چونکہ حرارت غریزی اصلی جو مادہ نئی  
سے نکلتی ہے تازہ اور جمیع ہوتی ہے اس جہت سے انکی حرارت نسبت شبان کے زیادہ ہوتی ہے بعضوں کی یہ رائے ہے کہ حرارت غریزی جو انون میں  
بہت قوی ہوتی ہے اور خون انہیں زیادہ اور تیز یعنی پختہ اور معتدل القوام ہوتا ہے اور اسی جہت سے انکی نسیر زیادہ ہوتی ہے ایک یہی دلیل  
کثرت حرارت جو انون کی تجویز کرتے ہیں کہ مزاج اٹکا مائل بصفر اویٹ ہوتا ہے اور ٹرکون کا مزاج مائل بلیغیت ہوتا ہے اور چونکہ جو انون  
کے حرکات قوی تر ہوتے ہیں اور حرکت کو حرارت لازم ہے اور استمرار اور مضغ طعام اٹکا قوی ہوتا ہے اسکا بھی منشاء حرارت ہے۔  
ٹرکون میں زیادتی شہوت طعام کی جو منشاء حرارت ٹھہرائی ہے یہ بات صحیح نہیں ہے بلکہ کثرت شہوت طعام کا منشاء برو دت ہوتی ہے اسوجہ  
سے اکثر شہوت کلی بوجہ برو دت کے پیدا ہوتی ہے جو انون میں جو ہننے شدت مضغ طعام کا دعویٰ کیا دلیل اسکی یہ ہے کہ انہیں  
ستلی اور تو اور تھکے تر عارض ہوتا ہے جیسا ٹرکون کو اکثر بوجہ سو مضغ کے عارض ہوتا ہے مزاج جو انون کا ہننے جو مائل بصفر اویٹ کما اسکا شہوت  
یہ ہے کہ اکثر امراض حارہ میں مبتلا ہوتے ہیں مثل حمی غب کے اور تو انکی صفر اویٹ ہوتی ہے بخلاف اسکے ٹرکون کے امراض بار و رطب  
ہوتے ہیں کہ انکی تین بنی ہوتی ہیں اور اکثر انکی زمین منجم برآمد ہوتا ہے۔ نمونکی زیادتی ٹرکون میں بھی بوجہ قوت حرارت نہیں ہوتی بلکہ اسکا منشاء کثرت  
رطوبت ہے اور بھوک کی زیادتی نقصان حرارت پر بخوبی دلالت کرتی ہے یہ خلاصہ دلائل مذہب فلیقین کا ہے مگر جالیئوس ان دونوں  
گروہ کے مذہب کو رد کرتا ہے اور اسکی رائے یہ ہے کہ دونوں کی حرارت قوت میں برابر ہے اور اصل میں مختلف فرق یہ ہے کہ ٹرکون میں  
مقدار حرارت زیادہ ہے اور کیفیت یعنی حدت اور لذت کمتر اور جو انون میں مقدار حرارت کم ہوتی ہے اور کیفیت یعنی حدت  
و لذت بیشتر توضیح قول جالیئوس کی یہ ہے فرض کرو کہ ایک ہی حرارت مقدار واحد میں خواہ ایک ہی جسم لطیف حار مقدار واحد کا کیفیت  
واحد بھی تو ایسے جسم میں پھیلے اور منتشر ہو کہ جسکا جو ہر رطوبت زیادہ رکھتا ہے مثل پانی کے اور کبھی جسم یا بس میں مثل پیر وغیرہ کے پھیلے اور  
منتشر ہو اس فرض خاص میں ہم یقیناً پانی کی مقدار میں گرمی زیادہ پائینگے اور کیفیت حدت میں نرمی اور کمی محسوس ہوگی بخلاف بھر کے  
کہ اسکی مقدار حرارت گو کم ہوگی مگر حدت کی کیفیت بدراج زیادہ ہوگی اسی طرح ٹرکے اور جو انون کی حرارت تصور کرنی چاہیے  
چونکہ ٹرکونکی پیدائش منی کثیر احرات سے ہوتی ہے اور ابھی اس حرارت کو وہ اسباب ہم نہیں پہنچے جو اسے بجھا دیں ایسے کہ ٹرکا مثل  
اسپ تیز رو کے تیز میں چلا جاتا ہے اور رفتہ رفتہ نمون چلا آتا ہے ابھی ٹھہرا نہیں ہے کسی حد پر مقدار میں اقطار ثلثہ نے پس کی حرارت کی طرف  
رجوع کرنے کا کیا مذکور ہے اور جو انون کو اگرچہ کوئی ایسا سبب ہم نہیں پہنچا جو حرارت غریزیہ کو بڑھائے اور نہ ایسا کوئی سبب واقع ہو جو اسے بجھائے



ہوتا ہے جو اسکی غذا سے بڑھے پھر چونکہ پیچھے کی غذا نہایت گرم خون سے جو صین صفر سے کی آمیزش زیادہ ہوتی ہے یہ بات کہو قول جالینوس سے ظاہر ہوئی اس غذا کا مقصد تو یہی تھا کہ مزاج پھیپھے کا گرم مائل خشکی ہوتا لیکن چونکہ بہت سے فضول رطوبت کے ان بخارات سے بدن میں اٹھتے ہیں اور پیچھے کی طرف ان قسم ترلات گرتے ہیں اس جہت سے اسکی میوہست جاتی رہی اور شدید الرطوبت بھی جگر بہ نسبت یہ کہ زیادہ رطب ہو اور اسکی رطوبت غریزی بہ نسبت یہ کہ بہت زیادہ ہو اور یہ رطوبات سے جیگے اور تر رہتے ہیں جگر سے زیادہ ہو اور اگرچہ ہمیشہ تر رہنا اسکا رطوبت ذاتی کو بھی بڑھاتا ہے اسی طرح ضرور ہے کہ حال بنغم کا سمجھا جائے اور خون کا بھی لحاظ کیا جائے ایک خاص جہت سے وہ یہ کہ بنغم جو کسی چیز کی ترطیب کرتا ہے اکثر اوپر ہی اور پرچھگو دیتا ہے اور تر کرتا ہے اور خون کی ترطیب جس چیز میں ہوتی ہے اس کے جوہر ذاتی میں رطوبت بڑھتی ہے علاوہ برآن بنغم طبعی مائل کبھی فی نفسہ رطوبت میں زیادہ ہوتا ہے اس لیے کہ خون چونکہ نفع اسکا پورا ہوتا ہے باین جہت بہت سی رطوبت اسکی متخلل ہو جاتی ہے یعنی بنغم مائل سے جو قوت خون بنتا ہے وہ نفع کے اسکی رطوبت متخلل ہو جاتی ہے آئندہ بہت قریب معلوم ہوگا کہ بنغم طبعی حقیقت خون ہے کہ بعض قسم کے استحالی کی وجہ سے بنغم ہو گیا ہے سب زیادہ خشک انسان کے بدن میں بال ہے جو بخار دھانی سے پیدا ہوتا ہے اس طرح پر کہ خلط بخاری متخلل ہو کر محض دھانیت بستہ ہو جاتی ہے بعد اس کے ہڈی کی میوہست ہے کہ وہ سب اعضا میں سختی اور صلابت زیادہ رکھتی ہے لیکن ہڈی بال کے بہ نسبت رطوبت زیادہ رکھتی ہے اس لیے کہ اسکی پیدائش خون سے ہوتی ہے اور اسکی ساخت ایسی ہے کہ رطوبت اصلی کو جذب کر لیتی ہے اور اس پر قدرت رکھتی ہے اسی جہت سے بعض ہڈیوں سے اکثر حیوانات کو غذا کے کثیر ملتی ہے اور بالوں سے کسی قدر بھی غذائیں ملتی ہے ان شاذ و نادر شاید کسی حیوان کو اس سے تغذیہ ہوتا ہو جیسا بعضوں نے گمان کیا ہے کہ شپڑہ بالوں کو مضمم بھی کر لیتا ہے اور آسانی خلق سے آتا رہتا ہے مگر ہم جو قوت دو مقدارین برابر ہڈی اور بال سے هموزن لیکر قرع انیق میں تقطیر کرین ہڈی سے بانی اور دھنیت زیادہ ٹپکے گی اتنی بالوں سے نہ ٹپکیگی اور ثقل ہڈی کی تقطیر میں کم رہیگا اور بالوں کی تقطیر میں زیادہ اس تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہڈی میں بالوں سے زیادہ رطوبت ہے بعد ہڈی کے میوہست غصرت کی ہے اس کے بعد رباط کی بعد اس کے وتر کی بعد اس کے جھلی کی اس کے بعد شریان اس کے بعد اور وہ اس کے بعد ان پھون کی جو آہ حرکت میں بعد اس کے میوہست قلب کی ہے اس کے بعد میوہست ان پھون کی ہے جو کہ آہ حس میں اس لیے کہ جو پٹھے آہ حرکت میں انکی برودت اور خشکی مغا زیادہ ہے معتدل سے اور اعصاب جس کے برودت میں تو زیادہ ہیں مگر میں بہ نسبت معتدل کے انکو زیادتی نہیں ہے بلکہ شاید میوہست میں قریب معتدل ہیں اگرچہ برودت میں بھی معتدل سے انکو اس قدر بعد نہیں ہے بعد ان پھون کے میوہست جلد کی ہے فصل تیسری تعلیم ثالث سے امراض انسان اور اجناس کے بیان میں انسان کی عمر طبعی کے جو چار حصہ مقرر کیے گئے ان میں سے ہر ایک حصہ کا ایک نام جدا لگنا ہے اور لفظ رسن کی ہر ایک حصہ پر ایک ہی معنی میں بولی جاتی ہے۔ پہلا حصہ سن منو اور سن حادث کہلاتا ہے تیس برس کے قریب تک اسکا زمانہ ہے اس کے بعد سن وقوف جسے سن شباب بھی کہتے ہیں اسکی حد پینتیس یا چالیس برس تک ہے بعد اس کے سن انحطاط ہے مگر اس سن میں قوت اصلی باقی رہتی ہے یہ سن ارباب کمالت کا ہے ساٹھ برس تک اسکی نہایت ہے اور پھر سن انحطاط کا کہ جس میں ظہور ضعف قوت کا بھی ہوتا ہے اور یہ سن مشائخ کا ہے آخر عمر تک مگر سن حادث کی پانچ قسمیں کی جاتی ہیں ان میں سے پہلا حصہ سن طفولیت ہے جب تک بچے کے اعضا استعداد حرکات نشست و برخاست کے نہیں ہوتے ہیں سن طفولیت کہلاتا ہے دوسرا سن صبی ہے کہ بچہ کھانے پینے لگتا ہے مگر بھی بعض اوقات



کے نفوذ کی قابلیت اس بدن کو حاصل ہو کہ پھر وہ غلط اسی کیفیت غیر معتدل سے شکست ہو کہ بدن انسان کو متغیر کرے جیسے حرارت مدقوق کی خواہ  
برودت تگرگ زدہ یا برودت زدہ کی غیر معتدل بلانہ کی پوری مثال ہو۔ اور مادہ مونیکہ یہ معنی ہیں کہ بدن انسان کی ایسی کیفیت یہ غیر معتدل  
ہے کہ اس سے ایک غلط مناسب اسی کیفیت کے اس بدن میں نافذ ہو اور یہی کیفیت غیر معتدل اس پر غالب ہو جیسے بغم زجاجی سے تریہ  
سم انسانی کو حاصل ہوتی ہے خواہ صفر اکثرانی و زنجاری سے جو تخمین پیدا ہوتی ہے اس کے بعد نفوذ میں ان دونوں خلطوں کے جو کیفیت ہوتی ہے  
وہ ظاہر ہو اور کتاب ثالث و کتاب رابع میں انشاء اللہ تعالیٰ ہر واحد مزاج شانزدہ گانہ کی مثالیں تفصیل بیان کی جائیں گی جاننا چاہئے  
کہ مزاج مادہ کے ساتھ دو طرح سے خیال کیا جاتا ہے اس لیے کہ یہ عضو بھی تو تر ہوتا ہے کہ مادہ میں بھیگ جاتا ہے اور کبھی مجاری اور بطون میں  
یہ مادہ جمبتس ہو جاتا ہے اور یہ احتباس بھی کبھی تو اس عضو میں ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی نہیں پیدا کرتا ہے اس مقام کے مناسب مزاج میں  
بحث اسی ہے۔ ہقی جو اس فصل میں کی گئی ان بیانات میں جو باتیں غیر واضح ہیں طبیب کو چاہیے کہ ہر کو مسئلہ جانے اور ان کا بدل  
ثابت کرنا حکیم طبعی کے سپرد کرے

فصل دوم سری تعلیم ثالث مزاج اعضا کے یاغین خالق تبارک و تعالیٰ نے ہر حیوان اور ہر عضو حیوان کو ایک مزاج خاص عطا فرمایا  
ہو جو اس کے لائق اور مناسب تھا اور جنہیں اس مخلوق کے احوال اور افعال کی مصلحت تھی اور جنہاں اس حیوان یا عضو کو تحمل ممکن تھا تحقیق اس  
مسئلہ کی حکیم فیلسوف پر واجب ہے ضییب کو اس سے کچھ واسطہ نہیں ہے انسان کو خالق عالم نے ایسا مزاج معتدل عطا فرمایا جو معتدل اس  
عالم کو نہ فساد میں لگن تھا اور باوجود اعتدال مزاج کے اس مزاج کو مناسبہ اس کے قوی سے ایسی عطا فرمائی کہ ان کا فعل و افعال تمام ہوتا ہے اور ہر عضو  
خاص کو جو مزاج اس کے لائق تھا عطا فرمایا اسی بنا پر بعض اعضا کا مزاج نہایت گرم اور بعض کا نہایت سرد اور بعض کا نہایت  
خشک و بعض کا نہایت تر پیدا کیا۔ نہایت گرم مزاج بدن انسان میں روع اور دل ہے کہ جو فشار روح کا ہے اس کے بعد خون اگرچہ وہ جگر میں پیدا ہوتا ہے لیکن بوجہ  
اتصال قلب کے استفادہ اس قدر حرارت کا کہ مزاج جو کہ بدن میں ہر خون کے بعد حرارت میں درجہ کبید کا ہے اس لیے کہ جگر شل خون بہتہ کے ہے اس کے بعد عضو حار ریع ہے  
بعد اس کے گوشت ہے کہ اس کی گرمی ریع کی گرمی سے بھی کم ہے ہمت سے کہ ریشہ ہاے عصب جو سرد مزاج ہے گوشت میں پٹھے ہوتے ہیں اس کے بعد حار  
مزاج عضل یعنی ہڈی کہ وہ گوشت سے بھی کمتر گرم ہے اس لیے کہ اس میں عصب اور رباط کی بھی آمیزش ہوتی ہے اس کے بعد طحال یعنی تلی کی حرارت ہے کہ اس میں سرد  
خون کا ہوتا ہے اس کے بعد گردن کی گرمی ہے کہ اس میں خون کم ہوتا ہے اس کے بعد گوشت و دونوں پستان اور انٹین کا اس کے بعد طبقات جو رگماے چندہ  
میں ہوتے ہیں بنظر آنے کے جو ہر بھی کے جسے بذریعہ اس خون اور روح کے جو ان میں رہتے ہیں گرمی پہنچتی ہے بعد اس کے طبقات ان رگوں کے جو ساکن ہیں اور  
انٹین فقط خون موجود ہے بعد اس کے جلد تمام بدن کی بعد اس کے جلد کف دست کی جسے ہم اوپر معتدل لکھ چکے ہیں۔ سب سے زیادہ سرد چیز بدن انسان  
میں بغم ہے اس کے بعد بالونگی سردی ہے بعد اس کے ہڈی اس کے بعد غضروف یعنی کری اور اس کے بعد رباط اس کے بعد وتر یعنی رودہ اس کے بعد غشاء  
یعنی جھلی بعد اس کے عصب یعنی پٹھے بعد اس کے نخاع یعنی حرام مغز بعد اس کے دماغ یعنی بھیجا بعد اس کے شحم یعنی چربی بعد اس کے سین یعنی دہنیت  
بدن انسان کی اس کے بعد جلد سب سے رطب چیز بدن انسان میں بغم ہے اس کے بعد خون بعد اس کے دہنیت اس کے بعد چربی بعد اس کے دماغ اس کے بعد  
حرام مغز بعد اس کے گوشت پستان و انٹین اس کے بعد پیپٹرا بعد اس کے جگر پھر طحال بعد اس کے گردے اس کے بعد عضل اس کے بعد کری بعد  
اس کے جلد یہ ترتیب وہ ہے جسے جالینوس نے مقرر کیا ہے لیکن اس بات کا جاننا بہت ضرور ہے کہ پیپٹرا اپنے جو ہر ذاتی خواہ طبیعت میں  
زیادہ تری نہیں رکھتا اس لیے کہ ہر عضو اپنے مزاج اصلی میں مشابہ اپنی غذا کے ہوتا ہے اور مزاج عارضی میں مشابہ اس چیز کے



اور عقرب کے مزاج میں وہی دو گرمی پیدا کرتی ہے یا ایک دو اب نسبت مزاج انسان کے گرم ہوتی ہے اور سانپ کے مزاج کی نسبت وہی دو سرد قرار  
دیجاتی ہے بلکہ انسان میں خاص ایک دو اب نسبت زید کے جس قدر گرم ہوتی ہے اتنی گرم نسبت عمر کے نہیں ہوتی اسی فائدہ پر بنا کر کے محالین  
کو حکم دیا جا رہا ہے کہ جب کسی شخص کی تبدیل مزاج کرنا چاہیں ایک دو اب نقصان کرین جس وقت کہ اثر اس کا ظاہر نہوتا ہو بلکہ دوسری دو اب مل  
مزاج معتدل میں ہو جو کچھ بیان کرنا تھا جب کہ چلے تو اب غیر معتدل کا بھی بیان کرنا چاہیے آپ ہم کہتے ہیں کہ غیر معتدل مزاج خواہ بقیاس  
کسی نوع کے فرض کیا جائے یا کسی صنف یا شخص یا عضو سے نسبت دیا جائے اسکی بھی آٹھ صورتیں ہو سکتی ہیں مگر یہ آٹھون صورتیں اس بات  
میں تو مساوی اور مشترک ہیں کہ مزاج معتدل کے مخالف اور مقابل ہیں اور خروج اعتدال میں مختلف ہیں انکا اختلاف اسی طرح پر حادث  
ہوتا ہے کہ یا تو خروج اعتدال سے بوجہ بساطت ہو اور علی الاطلاق غیر معتدل ہو یہ بات اسی صورت میں ہوتی ہے کہ جس معتدل سے  
اس مزاج کو نسبت دی جائے اس سے اسکو ایک ہی طرح کی مخالفت خواہ مضادات واقع ہو مثلاً نقطہ حرارت میں تضاد ہو یا نقطہ برودت  
میں اور علی ہذا القیاس دوسری صورت یہ ہے کہ اس مزاج کا خروج اعتدال سے بسیط نہ ہو بلکہ مرکب ہو کہ دو کیفیتوں متضادہ میں  
خروج اعتدال سے ہو۔ اور بسیط غیر معتدل جو ایک ہی قسم کی مضادات رکھتا ہے یا وہ مضادات کیفیت فاعل میں رکھتا ہو اور اسکی دو قسمیں  
ہیں یا زیادہ گرم ہو مقدار مناسب مگر رطوبت اور یوست مقدار مناسب زیادہ رکھتا ہو یا زیادہ سرد ہو مقدار مناسب مگر رطوبت اور یوست  
مقدار مناسب زیادہ رکھتا ہو اور اگر مضادات کیفیت منفصلہ میں رکھتا ہو اسکی بھی دو قسمیں ہیں یا خشکی اور یس مقدار مناسب زیادہ رکھتا ہو  
لیکن حرارت اور برودت اسکی مقدار مناسب زیادہ نہیں ہے خواہ رطوبت اس میں مقدار مناسب زیادہ ہے اور برودت اور حرارت  
مقدار مناسب زیادہ نہیں ہے۔ یہ چاروں قسمیں مضادات بسیط کی ایسی نہیں ہیں کہ ایک زمانہ معین تک انکی کیفیت کا اثر واحد باقی رہے  
اور جو اثر زمین مانع اثر اصلی کا ہوتا ہے پیدا نہو مثلاً غیر معتدل بسیط جسکی حرارت مقدار مناسب زیادہ ہے اگرچہ بعد استعمال کے کسی بدن  
میں پہلے حرارت ہی پیدا کرتا ہے قہوڑے زمانہ کے بعد یس بھی پیدا کرتا ہے اسی طرح غیر معتدل بسیط جو بار زیادہ ہو مقدار مناسب بعد قہوڑے  
زمانہ کے بدن میں رطوبت بھی مقدار مناسب زیادہ پیدا کرتا ہے اور یہ رطوبت غریبہ کہلاتی ہے اور اسی طرح غیر معتدل بسیط جس میں انداز  
الائق سے زیادہ ہو وہ بھی برودت غیر مناسب پیدا کرتا ہے اور غیر معتدل بسیط جس میں رطوبت غیر مناسب ہو اگر یہ رطوبت بافراط  
ہو تو یہ نسبت غیر معتدل یا بس کے تبرید زیادہ کرتا ہے اور اگر بافراط رطوبت نہو البتہ حفاظت بدن کی دیر تک کر کے آخر کو پھر ایسی برودت  
پیدا کرتا ہے جو مقدار مناسب سے زیادہ ہو فائدہ ان بیانات سے اتنا توضر و سمجھ میں آتا ہے کہ اعتدال اور صحت کو جس قدر مناسبت  
حرارت سے ہے اتنی برودت سے نہیں ہے غیر معتدل بسیط کی تو یہ چاروں قسمیں بیان ہو چکی ہیں اب باقی رہا غیر معتدل جو دو کیفیتوں میں مضادات  
کسی مزاج معتدل سے رکھے اسکی بھی چار صورتیں ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ حرارت اور رطوبت ساتھ ہی اعتدال سے زیادہ ہوں  
دوسری صورت یہ ہے کہ حرارت اور یوست دونوں اعتدال سے خارج ہو تیسری صورت کہ برودت اور رطوبت میں ساتھ  
ہی غیر معتدل ہو چوتھی صورت برودت اور یوست میں معا خارج از اعتدال ہو اب چونکہ حرارت اور برودت کی زیادتی معا خواہ رطوبت  
اور یوست کی زیادتی معا ایک مزاج میں جمع نہیں ہو سکتی اسلئے یہ دونوں صورتیں ترکیب و اجتماع دو کیفیتوں متضادہ کی شمار قسام سے ساقط کردی  
گئیں اگرچہ سمت عقلی انکو شامل تھی۔ ان آٹھون صورتوں میں ہر ایک صورت کا یہ حال ضرور ہے کہ یا بلامادہ ہوگی یا مع مادہ ہوگی بلامادہ ہونے سے  
یعنی ہیں کہ مزاج اس غیر معتدل کا بدن انسان میں محض ایک کیفیت پیدا کرے وہ کیفیت اس درجہ کی ہو کہ اسکی صحت سے کسی خلط



تعلیم اُس سے زیادہ عرض رکھتی ہے۔ ایک شخص خاص معتدل وہی ہوتا ہے جو فی نفسہ معتدل ہو اور اُسکی صفت بھی سب سے زیادہ معتدل ہو اس نوع سے کہ جو سب انواع سے معتدل ہو اعضائے انسانی کا حال تو اوپر نظر ہوا کہ اعضائے اُسیہ بھی قریب اعتدال حقیقی سے نہیں رکھتے بلکہ دیابت ضرور ہے کہ جلد اعضا کی نسبت گوشت اعتدال حقیقی سے قریب ہے اُس سے زیادہ جلد معتدل ہے جلد کا تو یہ حال ہے کہ اگر ایک پانی جسمین برابر ہو اور رکھتا ہو پانی ملائیں اور اسکا اثر جلد تک پہنچائیں شاید اُسکا کچھ اثر جلد تک نہ پہنچے گا شاید کہ جلد میں جس قدر گرمی خون اور رگون کی پہنچتی ہے اور جتنی تہر عصب کی پہنچتی ہے برابر ہو جاتی ہے اور اسطرح اگر ایک جسم نہایت خشک اور دوسرا نہایت تر دونوں برابر بخوبی ملا کر جلد سے ملائیں نظر ہوا کہ جلد پر کچھ بھی اثر نہ ہوگا اس بات کی شناخت کہ جلد متاثر نہیں ہوتی ہے کہ وہ اپنی حس سے ان چیزوں کا اور اک نہیں کرتی ہے یہ دو معتدل صورتیں اجسام کی جو اوپر لکھی گئیں کہ جلد جلد احساس نہیں کرتی اور نہ شاعدم انفعال کا پہننے اعتدال جلد کا ٹھہرایا اور دعویٰ کیا ہے کہ جلد مثل انھیں چیزوں کے معتدل ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ اگر جلد معتدل نہ ہوتی بلکہ ان معتدل چیزوں کے مخالف ہوتی تو بیشک اُنکا کچھ اثر جلد کو پہنچتا اور محسوس ہوتا ایسے کہ جو چیزیں متفق عناصر سے مرکب ہوتی ہیں اور طبیعت میں مخالف ہوئیں ضرور ایک عنصر دوسرے سے متفصل ہوتا ہے ایک چیز دوسری چیز سے اُسی وقت متاثر اور متفصل نہیں ہوتی ہے جب کہ دونوں کسی ایک کیفیت میں شریک ہوں اور یہ مشارکت کیفیت کی انہیں تشابہ ہو مترجم کہتا ہے اگر امتحان ہو کہ طبیعت اور مرض جس وقت دونوں ایک ہی درجے کی تپ رکھتے ہوں اُس وقت مرض کا طبع طبیعت کو گرم نہیں معلوم ہوتا ہے یا کسی سبب خارجی سے اگر تہید یا ان سرد ہو جاتی ہیں تو صحیح آدمی بخدیوہ طبع کے مجموعہ تجویز کیا جاتا ہے عرض اس سے یہ ہے کہ دو چیزیں جن کیفیت میں برابر ہوتی ہیں انہیں سے ایک دوسرے سے متاثر نہیں ہوتا اختلاف کیفیات میں البتہ انفعال بھی ہوتا ہے اور احساس بھی ہوتا جلد کا بھی یہ حال ہے کہ مختلف مقامات کی جلد مختلف قسم کا اعتدال رکھتی ہے ہاتھ کی جلد تمام جسم کی جلد سے زیادہ معتدل ہے اور ہاتھ میں کھٹ کی جلد سے زیادہ معتدل ہے اور اُس سے زیادہ راحت کی جلد معتدل ہے اس سے زیادہ انگلیوں پر جتنی جلد ہے وہ معتدل ہے اُس سے زیادہ سبابہ کی جلد معتدل ہے اور اُس سے زیادہ سبابہ کے اوپر کا جو پور ہے اُسکی جلد معتدل ہے اور انگلیوں کی پور گو یا کہ بال طبع حاکم ہیں لموسات کی مقدار دریافت کر نہیں جس طرح حاکم کو واجب ہوتا ہے کہ دونوں جانبیں افراط اور تفریط رعایا کو بٹھالے رہے تاکہ جو کوئی توسط اور میانہ روی سے باہر ہو فوراً اسے پہچان لے اسی طرح ان انگلیوں کا حال ہے کہ جو شکر از قسم لموسات سے اعتدال سے خارج ہو اُس سے فوراً پہچان لیتے ہیں۔ جو چیزیں اوپر بیان ہو چکیں اُنکے جاننے کے بعد یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ ہم جس وقت کسی دوا کو معتدل کہیں تو ہماری یہ مراد نہیں ہوتی کہ وہ دوا معتدل حقیقی ہے اسلیئے کہ یہ تو غیر ممکن ہے اور نہ یہ مطلب ہے کہ جیسے انسان اپنے مزاج میں معتدل ہو اتنی یہ دوا بھی معتدل ہو نہیں تو یہ دوا خاص جو ہر انسانی سے عینیت رکھتی بلکہ ہماری عرض اعتدال دوا سے یہ ہے کہ جس وقت حار غریزی یعنی روح یا خون انسان کے بدن سے یہ دوا متفصل ہو تو ایک ایسی کیفیت اُسے لاحق ہوگی کہ وہ کیفیت مخالفت اعتدال اور خارج ایک دوطرفوں مساوات بدن انسانی سے ہوگی یعنی حار غریزی سے وہ دوا کچھ متاثر نہ ہوگی بحسب تشابہ کیفیت کے پس گویا کہ یہ دوا بھی معتدل ہے نسبت اس اُنکے جو بدن انسان کی نسبت ذکر کیا گیا اسطرح کسی دوا کو جب حار یا بار دم میں تو بغرض نہیں ہے کہ وہ اپنے جو ہر ذاتی میں نہایت حرارت و برودت رکھتی ہو یا اُسکا جو ہر ذاتی بدن انسان سے زیادہ حار یا زیادہ بار ہے ورنہ دوا کے معتدل سے پھر یہ مراد ہوگی کہ اُسکا مزاج مثل مزاج انسان کے معتدل ہے بلکہ حرارت و برودت مزاج دوا سے یہ مراد لیتے ہیں کہ وہ بس قدر حرارت خواہ برودت انسان کے بخون پیدا کرتی ہے حرارت اور برودت اصلہ بدن انسانی سے زیادہ ہوتی ہے اسی جہت سے بعضی دوا بقیاس مزاج انسان کے متروقی



مناسب ہو کہ اُنکی صحت اُسی پر موقوف ہو ہر ایک مزاج ان دونوں اقلیموں کا بقیاس اپنی صفت کے معتدل ہو اور بقیاس دوسری صفت کے غیر معتدل ہندوستانی کسی آدمی کے بدن کی کیفیت مزاجی اگر مثل مزاج صقلی پرچی کے ہو جاوے تو وہ شخص یا بیمار ہوگا یا مزاجیگا اسی طرح صقلی کے مزاج کی کیفیت اگر مثل مزاج ہندی کے ہو تو وہ بھی یا مریض ہوگا یا ہلاک ہوگا۔ یہاں سے یہ معلوم ہوا کہ ہر ایک صفت سکات کیواسطے ایک مزاج خاص ہو کہ دیان کی ہوا کے موافق وہی مزاج ہو اور اس مزاج کیواسطے عرض اور ریشہ بھی ہو اور اس عرض کیواسطے عرض جانب افراط اور تفریط کے بھی چوتھی صورت درمیان مزاج ہو اور واسطے ہر چھین عرض اقلیم کے جسکا تیسری قسم میں ذکر ہوا اس پر بھی قسم کے مزاج کے اعتدال سے یہ مراد ہو کہ اس صفت میں اُس سے زیادہ کوئی معتدل نہیں ہو یا پانچویں صورت نہایت تنگ تر نسبت قسم اول اور ثانی کے اُس سے وہ مزاج مراد ہو کہ ایک شخص میں کیواسطے تا وقتیکہ وہ زندہ اور صحیح موجود ہو اُسکے واسطے ایسے مزاج کی ضرورت ہو اس مزاج کے لیے بھی عرض ہو جس سے دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتے ہیں بہت ضروری اس مقام پر یہ امر جاننا چاہیے کہ ہر شخص ایک مزاج خاص کا مستحق ہو کہ اُس میں دوسرے کی شرکت ممکن نہیں ہو یا اگر ہر چھین صورت یہ وہ مزاج واسطے ہر درمیان دو حدود و افراط و تفریط صورت پنجم کے وہ مزاج ایسا ہوتا ہو کہ جب کسی شخص کو حاصل ہو تو افضل حال پر اُن حالات ہوگا جن حالات پر اُسے ہونا چاہیے یعنی جتنے حالات اُسکے لائق بحال ہیں ان میں سے افضل حالات سے متصف ہوگا ساتویں صورت یہ وہ مزاج ہو کہ ہر ایک نوع عضو اور اعضا سے اسپر ہونا واجب ہو اور دوسری نوع کو اُسکے مخالف مزاج درکار ہو مثلاً استخوان کو واجب ہو کہ اُسکا مزاج یا بس زیادہ ہو اور دماغ کو ضروری کہ اُس میں رطوبت زیادہ ہو اور قلب میں حرارت کی زیادہ ضرورت ہو اور پھپھین برودت کی ضرورت زیادہ ہو کہ اس مزاج کیواسطے بھی عرض ہو جسے دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتی ہیں مگر یہ عرض نسبت عروض امضہ مقدمہ کے کمتر ہو اٹھویں صورت یہ مزاج واسطے ہر ساتویں صورت کی افراط و تفریط کے درمیان میں یہ مزاج ایک خاص عضو کا ہو ایسا کہ جسوقت اس عضو کو یہ مزاج حاصل ہو تو اسکا حال افضل حالات لائق ہوگا جب لحاظ انواع کا تائید کے مزاج کو کیا جائے تو ان میں سے نوع انسان مزاج اقرب باعتبار حقیقی ٹھہرے گا پھر اگر اعتبار اصناف کا بھی کریں تو ہمارے نزدیک یہ بات صحیح ہو کہ جو آدمی موازی معدل النہار کے واقع ہو اور اُس آبادی میں اسباب ارضیہ کے سبب سے کوئی اگر مخالف باعتبار انہیں عارض ہو مثلاً پہاڑ یا دریا وغیرہ اُس میں نہیں واقع ہیں اس مقام کے رہنے والوں کا مزاج واجب ہو کہ قریب باعتبار انہیں اور ہماری تحقیق میں یہ بھی ثابت ہوا ہو کہ جو لوگ گمان کرتے ہیں خط استوا پر بحیثیت قریب شمس کے چونکہ حرارت زیادہ ہوتی ہو اعتبار حقیقی باقی نہیں رہتا ہو اُنکا یہ گمان فاسد ہو جتنے بھی ثابت کیا ہو کہ مسامتت شمس کی اس مقام پر کمتر مضر ہو اور کمتر ہو تو تغیر دیتی ہو نسبت اُن مقامات کے کہ جبکہ عرض بلد اس مقام سے زیادہ ہو اگرچہ وہاں پر مسامتت شمس نہیں ہوتی ہو لیکن جسوقت آفتاب اُنکے سمت الراس کے قریب آتا ہو اُنکو تکلیف زیادہ ہوتی ہو اور ہوا میں دہلنے تغیر زیادہ ہوتا ہو خط استوا کے رہنے والوں کے سب حالات اچھے ہونے میں اُنکے حالات کی فضیلت یکساں ہوتی ہو اور کسی فصل کی ہوا اُنکے مزاج کے ایسی مخالف نہیں ہوتی ہو جسکا ضرر نمایاں ہو بلکہ انکا مزاج ہمیشہ یکساں رہتا ہو جتنے اس مسئلہ خاص میں ایک رسالہ تصنیف کیا ہو جس میں اپنی اس رائے کو دلیل ثابت کیا ہو بعد سکان خط استوا کے معتدل مزاج اصناف انسان میں چوتھی اقلیم کے رہنے والے ہیں ایسے کہ وہ لوگ ایسی جگہ میں کہ ہمیشہ مسامتت آفتاب چونکہ اُنکے سرو پر نہیں رہتی ہو لہذا اس گرمی سے وہ نہیں جلتے ہیں جیسے رہنے والے آخر اقلیم ثانی اور اقلیم ثالث کے اور بھی یہ لوگ یعنی اقلیم رابع کے رہنے والوں کے غلط امین خامی اور بدن میں زیادتی چربی کی نہیں ہو بحیثیت ہمیشہ دور رہنے آفتاب کے اُنکے سمت الراس سے جیسے آٹھویں قسم کے رہنے والے یا جو



چوتھی صورت ایک صنف خاص نوع انسانی کا مزاج مقیس ہو نسبت اُن لوگوں کے جو اسی صنف میں داخل ہیں اور مختلف الاعتدال ہیں۔  
پانچویں صورت ایک شخص خاص ایک صنف نوع انسانی میں سے ایسا معتدل ہو کہ مقیس گردانا جائے نسبت مختلف الاعتدال کے  
ہر اُس شخص سے اور صنف اور نوع میں داخل چوتھی صورت شخص واحد بنظر اختلاف احوال اور اوقات اپنے کے کبھی معتدل  
بھی غیر معتدل ساتویں صورت ایک ہی شخص نسبت ایک عضو خاص کے معتدل ہو نسبت اُن اعضا کے جو اُس عضو سے  
خارج ہیں اور اُس کے بدن میں داخل ہیں غیر معتدل ہواٹھویں صورت ایک ہی شخص کسب عضو خاص کے معتدل ہو اور مقیس ہو  
اپنے ذاتی احوال اسی عضو کی نسبت میں پہلی صورت یعنی انسان کا اعتدال مزاج نسبت سائر موجودات کائنات کے ایک ایسی بات  
ہے کہ اسکو بہت گنجائش ہے اور کسی عدد خاص میں محدود نہیں اور بھی کوئی امر اتفاقی نہیں ہو بلکہ اس صورت کی دو حدیں افراط اور تفریط کی ہیں  
کہ انہیں سے جس کسی حد کو تجاوز کرے مزاج انسانی باطل ہو جائیگا ایک جانب تفریط کی ہے کہ اُس کے تجاوز سے بہائم میں شمار کیا جائیگا  
دوسری جانب افراط اعتدال کی ہے کہ بساطت اور تجرد عن المادة کے خواص اُس حد کے تجاوز سے پیدا ہوتے ہیں عالم کون و فساد  
سے نکل کر روحانیت اور ملکوتیات میں داخل ہو جائیگا پچھین ان دو حدودن افراط اور تفریط کے متوسطات میثام ہیں کہ تفاوت مراتب  
انسانی اُن مراتب کو ظاہر کرتا ہے دوسری صورت وہ درمیانی مزاج ہے اعتدال میں دو حدودن افراط اور تفریط کے جنکا پہلی صورت  
میں بیان کیا گیا مگر یہ اعتدال ایسے شخص میں پایا جاتا ہے جسکا مزاج نہایت معتدل ہو اور وہ صنف نسبت اور اصناف کے غایت  
اعتدال پر ہو اور میں بھی ایسا ہو کہ اُس سے بڑھ کر نشوونما اور سن میں نہ ہو سکے۔ اگرچہ یہ معتدل وہ اعتدال حقیقی نہیں رکھتا جسکا وجود  
ابتداءً مفصل میں محال بیان کر چکے تاہم ایسا معتدل نہایت عزیز الوجود ہے اگر بالفرض ایسا انسان کسی تقیم کے کسی شہر معتدل میں  
پایا جائے تو اُسکا اعتدال قریب بہ اعتدال حقیقی بطور قضیہ اتفاقیہ کے نہوگا بلکہ اُس کے اعضاے حارہ مثل قلب و اعضاے بارہ  
مثل دماغ و رطبہ مثل جگر و یا بسہ مثل استخوان کے آپس میں تنکافی ہوں گے اور جتنا اُن اعضا کے موازنہ میں تعادل زیادہ ہوگا اسقدر یہ  
شخص مزاج میں معتدل حقیقی کے قریب تر ہوگا ایک عضو خاص کے اعتبار سے کوئی آدمی ایسا معتدل نہیں ہو سکتا ہاں جلد ایک ایسا  
عضو ہے کہ وہ تھا اس درجہ اعتدال کو پہنچ سکتا ہے چنانچہ ذکر اسکا ہم باب تشریح میں اور کچھ آخر فصل ہذا میں بھی کرینگے۔ واضح اور اعضاے ریسہ  
کے اعتبار سے کوئی فرد بشر قریب بہ اعتدال حقیقی نہیں ہو سکتی بلکہ اُن دونوں کے اعتبار سے خارج اعتدال سے ہو کر مائل بجانب حرارت  
و رطوبت ہوگا اسلئے کہ مبدی حیات قلب اور روح ہے اور یہ دونوں نہایت گرم اور بافراط مائل بجانب حرارت میں بقائے حیات  
بجہت حرارت کے اور نشوونما و جہ رطوبت کے ہے بلکہ حرارت رطوبت سے قوام پاتی ہے اور غذا الیٰتی ہے۔ اعضاے ریسہ میں ہیں جیسا آگے  
بیان کرینگے انہیں سے ایک دماغ ہے سرد مزاج پر اُسکی برودت اسقدر نہیں ہے کہ حرارت قلب و جگر کی تعدیل کرے اور خشک مزاج اعضا  
رئیسہ میں فقط قلب ہے لیکن اُسکی خشکی اتنی نہیں ہے کہ رطوبت دماغ و جگر کی تعدیل کرے اور دماغ بھی اسقدر بار دہین ہے اور قلب بھی معتدل  
یا بس نہیں لیکن قلب نسبت دماغ و جگر کے یا بس ہے اور دماغ نسبت قلب و جگر کے بار ہے دوسری صورت معتدل کی بہت گنجائش  
کم رکھتی ہے یہ نسبت قسم اول یعنی اعتدال نوعی کے مگر اُس سے ایک غرض صالح اور سودمند نکلتی ہے کہ وہ مزاج صالح ہے ایک  
گرہ کا چند گردون سے بقیاس طرف ایک اقلیم کے اور اقلیم سے یا بہ نسبت ایک ہوا کے باقی ہواؤں سے مثلاً اہل ہند کا ایک  
مزاج ہے کہ وہ تمام ہندوستانیوں میں پایا جاتا ہے اور انکی صحت اسی مزاج سے قائم رہتی ہے یا ہمالیہ کے واسطے ایک مزاج



اور جسوقت کیفیات اربعہ متساوی نہوں معتدل حقیقی ہوگا اُسکی پانچ صورتیں ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ زیادتی

خواہ کمی عنصر واحدین ہو اس صورت میں مزاج یقیناً غیر معتدل ہوگا اور اس صورت کی ایک مثال یہ ہے

کہ ہم ایک جسم مرکب جدید اور قطعی سے فرض کریں چونکہ جدیدین اجزاء ناری ایک اور مائی دو اور ترابی تین اور موائی

ایک ہو اور قطعی میں اجزاء ناری دو اور مائی دو اور ترابی ایک اور موائی تین ہیں پس مجموعہ اجزاء ناری تین اور

باقی چار چاہیں اور یہ مزاج بار و طب درجہ اول کا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ زیادتی خواہ کمی دو عنصر میں علی السو یہ ہوگا وہ دونوں عنصر اصداً حقیقی نہوں

بلکہ اصداً مشہوری ہوں جیسے سونا کہ اجزاء ناری او موائی اسکے دو دو ہیں اور اجزاء مائی اور ترابی

ایک ایک ہیں جیسا کہ جدول ذیل سے واضح ہوگا۔

تیسری صورت یہ ہے کہ زیادتی دو عنصر میں ہو جو اصداً حقیقی نہیں ہیں مگر زیادتی غیر متساوی ہو جائیں بھی

اعتدال حقیقی ہوگا جیسے تانبا کہ اجزاء ناری اسکے تین اور مائی ایک اور ترابی تین اور موائی دو ہیں۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ زیادتی خواہ کمی دو عنصر میں ہو جو اصداً حقیقی ہیں مگر زیادتی غیر متساوی ہو اور

اس صورت میں بھی مزاج غیر معتدل ہوگا۔

پانچویں صورت یہ ہے کہ زیادتی تین عنصر میں بمقدار غیر متساوی ہو اس کی مثال اس جدول سے واضح

ہوگی۔ اور تفصیلی بیان اس

استخراج مزاج ادویہ بسطیہ کے

ہو زیادہ تفصیل کی گئی نہیں ہے

آئین سے کوئی نہیں ہے بلکہ طبیب

کرے کہ معتدل حقیقی کا موجود ہونا محال ہے چہ جائیکہ کسی انسان کا مزاج یا انسان کے کسی عضو خاص کا مزاج معتدل حقیقی ہو۔ یہ بھی

جانتا چاہیے کہ لفظ معتدل جسے اطباء اپنے فن میں استعمال کرتے ہیں وہ مشتق تعادل سے نہیں ہے جسکے معنی ہوازن اور برابر ہونیکے

ہیں بلکہ معتدل مشتق ہے عدل فی القسمت سے بانیچنے کہ وہ مرکب جسے اطباء معتدل کہتے ہیں خواہ تمام بدن فرض کیا جائے یا عضو مخصوص

اسکو عناصر کی کیفیات اور کمیات سے ایسا پورا حصہ ملا ہے جو نہایت مناسب بدن انسانی کے ہے کبھی ایسی قسمت معتدل اور نسبت مناسب

انسان کے حصہ میں آتی ہے نہایت قریب ہو جاتی ہے اس اعتدال حقیقی سے جبکا اوپر ذکر کیا گیا اور یہ بات شاذ و نادر بعض افراد انسان میں پائی

جاتی ہے یہ اعتدال جسکا طب میں اعتبار ہے نسبت بدن انسان کے یہ بھی اعتدال اضافی ہے یقیناً پس طرف غیر انسان کے کہ جسے یہ اعتدال

نہیں ہے اور نہ مزاج اسکا قریب مزاج انسان ہے یہ نظر اعتدال حقیقی کے اس اعتدال اضافی انسان کی آٹھ صورتیں معتبر ہوتی ہیں پہلی صورت

یہ ہے کہ نوع انسانی میں یہ معتدل قیاس کیا جائے اور مقیاس بنایا جائے نسبت اس خیر کے کہ جو مختلف اعتدال میں ہے اور خارج از انواع انسانی ہے دوسری

صورت یہ ہے کہ مقیاس گردا جائے نسبت اپنی نوع کے اُن اشخاص سے جنکے مزاج کا اعتدال مختلف ہے تیسری صورت نوع

انسانی کی ایک صنف نسبت اس کا اعتدال مقیاس ہو نسبت اُن لوگوں کے جو اُس صنف سے خارج ہیں اور نوع انسانی میں داخل ہیں

نام	نار	تراب	مار	ہوا
دھب	۳	۲	۲	۳
فضہ	۱	۲	۲	۲
میزان	۳	۲	۲	۲

## پہلی صورت

نام	نار	تراب	مار	ہوا
جدید	۱	۳	۲	۱
قطعی	۲	۱	۲	۳
میزان	۳	۲	۲	۲

## دوسری صورت

نام	نار	تراب	مار	ہوا
دھب	۲	۱	۱	۲

## تیسری صورت

نام	نار	تراب	مار	ہوا
نحاس	۳	۳	۱	۲

## چوتھی صورت

نام	نار	تراب	مار	ہوا
اسر	۱	۳	۲	۲

قاعدے کا انشاء اللہ تعالیٰ بحث

میں کیا جائیگا یہ مقام متطرا دی

مقن معتبر طب میں معتدل اور غیر معتدل یہ دونوں ہیں جو اوپر بیان ہوئے ہیں

کو واجب ہے کہ وہ اپنے مسلمات اور اصول موضوعہ میں یہ بھی داخل

کرے کہ معتدل حقیقی کا موجود ہونا محال ہے چہ جائیکہ کسی انسان کا مزاج یا انسان کے کسی عضو خاص کا مزاج معتدل حقیقی ہو۔ یہ بھی

جانتا چاہیے کہ لفظ معتدل جسے اطباء اپنے فن میں استعمال کرتے ہیں وہ مشتق تعادل سے نہیں ہے جسکے معنی ہوازن اور برابر ہونیکے

ہیں بلکہ معتدل مشتق ہے عدل فی القسمت سے بانیچنے کہ وہ مرکب جسے اطباء معتدل کہتے ہیں خواہ تمام بدن فرض کیا جائے یا عضو مخصوص

اسکو عناصر کی کیفیات اور کمیات سے ایسا پورا حصہ ملا ہے جو نہایت مناسب بدن انسانی کے ہے کبھی ایسی قسمت معتدل اور نسبت مناسب

انسان کے حصہ میں آتی ہے نہایت قریب ہو جاتی ہے اس اعتدال حقیقی سے جبکا اوپر ذکر کیا گیا اور یہ بات شاذ و نادر بعض افراد انسان میں پائی

جاتی ہے یہ اعتدال جسکا طب میں اعتبار ہے نسبت بدن انسان کے یہ بھی اعتدال اضافی ہے یقیناً پس طرف غیر انسان کے کہ جسے یہ اعتدال

نہیں ہے اور نہ مزاج اسکا قریب مزاج انسان ہے یہ نظر اعتدال حقیقی کے اس اعتدال اضافی انسان کی آٹھ صورتیں معتبر ہوتی ہیں پہلی صورت

یہ ہے کہ نوع انسانی میں یہ معتدل قیاس کیا جائے اور مقیاس بنایا جائے نسبت اس خیر کے کہ جو مختلف اعتدال میں ہے اور خارج از انواع انسانی ہے دوسری

صورت یہ ہے کہ مقیاس گردا جائے نسبت اپنی نوع کے اُن اشخاص سے جنکے مزاج کا اعتدال مختلف ہے تیسری صورت نوع

انسانی کی ایک صنف نسبت اس کا اعتدال مقیاس ہو نسبت اُن لوگوں کے جو اُس صنف سے خارج ہیں اور نوع انسانی میں داخل ہیں



ہو کر فائدہ نفع اور طبیعت کا دیتی ہو اور عناصر کو آپس میں ملا دیتی ہو اگر حرارت آگ کی معین و مددگار نہ ہو تو نفوذ جو ہر ہوا کا جو ہر ارضی اور مائی میں نہ ہو سکے۔ اگر سے  
ایک یہ بھی فائدہ ہوتا ہو کہ برودت ارض اور مائی ٹوٹ جاتی ہو یا کم ہو جاتی ہو اور اس انکسار برودت کا فائدہ یہ بھی ہو کہ وہ دونوں جسم ثقیل محض غصہ  
تقابلیت آمیزش کی پیدا کرتے ہیں پانی اور مٹی یہ دونوں ارکان بوجہ ثقل کے خلقت اعضا میں بہت بکار آمد ہیں اور سکون اعضا کو دیتے  
ہو دیتی ہو اور ہوا اور آگ بوجہ خفت کے ارواح کی پیدائش کی معین ہو اور ان کے متحرک ہونے میں فائدہ دیتے ہیں اور اعضا کا حرکت دینا انھیں دونوں  
سے متعلق ہو اگرچہ کہ ادل اعضا کا نفس یہ چیزیں جو اوپر مذکور ہوئیں یہی ارکان اربعہ ہیں تعلیم ثالث اور اس میں تین فصلیں ہیں **فصل**  
**اول مزاج کا بیان** مزاج ایک نئی کیفیت ہے جو کیفیات متضادہ کی آپس میں فعل و انفعال سے پیدا ہوتی ہے یعنی جس وقت عناصر جن کے اجزا چھوٹے  
چھوٹے ہیں آپس میں ملتے ہیں اور اکثر جرم ہر ایک عنصر کا اکثر جرم دوسرے عنصر سے ماس ہوتا ہو اور اپنی اپنی قوتوں سے ہر ایک کو فی فعل پیدا کرتا ہو  
نتیجہ اس فعل و انفعال کا یہ ہوتا ہو کہ ایک کیفیت قشایہ جو مناسب جمیع عناصر کے ہو پیدا ہوتی ہے اسی کیفیت کا نام مزاج قرار دیا گیا ہو اور انہما کہ اولی  
قوتیں ارکان اربعہ مذکور کی حرارت و برودت و یبوست و رطوبت ہیں اس سے صاف ظاہر ہو کہ مزاج ان اجسام کا جو ان ارکان سے بنیں مجموعہ  
انھیں کیفیات کا ہو گا ہم اگر بحسب قسمت عقلی مزاج کو چھین اور کسی چیز کا سوائے ارکان مخصوصہ کے تصور نہ کریں تو مزاج کی دو تین نظراتی ہیں پہلی قسم  
یہ کہ مقدار کیفیات اربعہ کی برابر ہو اس صورت میں کیفیات متضادہ متساوی ہو کر مقادیر مت ایک دوسرے کی علی السویر کر کے جو کسر و انکسار ہو گا  
اس سے وہ کیفیت متوسطہ واقعی جسے معتدل حقیقی کہتے ہیں پیدا ہوگی اور اس قسم کا مزاج معتدل حقیقی کہلاتا ہو دوسری قسم یہ کہ مقدار کیفیات  
اربعہ کی برابر ہو اس صورت میں کیفیات متضادہ کے فعل و انفعال سے مزاج وسط مطلق خواہ معتدل حقیقی پیدا ہوگا بلکہ جس کیفیت کی مقدار زیادہ  
ہو مزاج میں وہی کیفیت غالب ہوگی خواہ رطوبت و یبوست میں سے کوئی کیفیت غالب ہو خواہ حرارت و برودت میں ایک کیفیت زائد ہوگی  
خواہ اخلاص اور اجہ میں سے وہی کیفیتیں یکجا زائد ہوگی مترجم کہتا ہے کہ تساوی کیفیات اربعہ سے جو معتدل حقیقی پیدا ہوتا ہو خاصہ دو صورتیں ہیں پہلی  
صورت یہ ہے کہ مقدار اربعہ ارکان اربعہ کے برابر ہوں دوسری صورت یہ ہے کہ مقدار ارکان اربعہ کی برابر نہ ہو مگر وہ دو رکن جو اخلاص حقیقی ہیں وہ  
آپس میں برابر ہوں جیسے نار اور مار آپس میں برابر ہوں اور ہوا اور ارض آپس میں برابر ہوں مگر نسبت نار اور مار کے ہر ایک ارض اور تراب کی مقدار  
کم ہونے زیادہ مثال سکی جیسے کسی مرکب عنصری کے اجزا ناری دو اور مائی بھی دو ہوں اور اجزائے ترابی اور ہوائی ایک ایک اس صورت میں بھی  
کیفیات چار گانہ متساوی ہونگے کیونکہ حرارت ناری دو اور حرارت ہوائی ایک مجموعہ مقدار حرکت کی تین ہو اس طرح برودت مائی دو اور  
برودت ارضی ایک ملکر تین ہو اور یبوست ناری اور ارضی بھی ملکر تین ہوں اور رطوبت مائی اور ہوائی بھی ملکر تین ہوں پس باوجود اختلاف مقادیر ارکان  
عناصر اربعہ کے کیفیات اربعہ برابر پیدا ہوں اسلئے یہ مرکب معتدل ہوگا واسطے توضیح اس مثال فرضی کے ایک نظریہ جسم مرکب کی بموجب تصحیح نمبر ۶  
جلد کی مصنف رسالہ (فائق المیزان) کے لکھے ہیں مثلاً سونا اور چاندی جس وقت معدن سے برآمد ہوتے ہیں اور علیحدہ کھلتے ہیں یعنی غیر مصطفیٰ ہوتے  
سودین اجزائے ناری تین اور ترابی دو اور مائی دو اور ہوائی تین ہوتے ہیں اور چاندی میں اجزائے ناری ایک اور ترابی چار اور مائی دو  
اور ہوائی تین ہیں بعد ترکیب ان دونوں کے مجموعہ اجزائے ناری چار اور مائی چار اور ترابی چھ اور ہوائی چھ ہونگے پس چونکہ اجزائے ناری اور  
مائی آپس میں برابر ہیں اور ترابی اور ہوائی بھی برابر ہیں اور مجموعہ اجزائے حارہ ناری اور مائی دس ہیں اس طرح مجموعہ اجزائے ترابی اور مائی  
بھی دس ہیں اور مجموعہ اجزائے رطوبہ مائی اور مائی بھی دس ہیں اور مجموعہ اجزائے یابسہ ناری اور ترابی بھی دس ہیں اس سبب سے  
کیفیات اربعہ اس مرکب کے متساوی ہیں پس یہ معتدل ہو اگرچہ مقدار بساط کے متساوی نہیں جیسا اس بیان سے واضح ہوا



طبیعی اس بات کو مسلم مانے کہ وہ چارین زیادہ نہیں دو انہیں سے سبک اور خفیف اور ثقیل اور بھاری ہیں خفیف تو آگ اور ہوا اور ثقیل پانی اور مٹی زمین کی۔ زمین ایک جسم بسیط ہے کہ وہی شکل موضع طبعی اسکے ٹھہرنیکلیج میں تمام کرات عالم کے ہے کہ وہ استعمال میں بطبع ٹھہری ہوئی ہے اگر چہ زمین کل کے نہوتی تو بالطبع حرکت کر کے اس مقام پر آجاتی بسبب نقل مطلق اپنی کے طبیعت اسکی سرخشک ہے مراد یہ ہے کہ اگر طبیعت خود باقی رہے اور کوئی سبب خارجی بغیر اسکے اصل طبیعت میں پیدا نہ کرے تو اس سے برودت اور میں محسوس ہوگا۔ زمین کا وجود کائنات کے واسطے چسپیدگی اور ثبات اور حفظ اشکال اور ہیئات کا فائدہ دیتا ہے۔ پانی جسم بسیط ہے موضع طبعی اسکے یہ کہ زمین کو شامل ہوا اور ہوا اسکو شامل ہو یعنی وہ اس طرح واقع ہو کہ سطح مقعر یا اندرونی اسکی متصل ہو سطح محدب یا بیرونی زمین سے اور سطح محدب پانی کی متصل سطح مقعر ہوا سے بشرطیکہ کہ زمین اور ہوا دونوں اپنی وضع طبعی پر باقی ہوں اور یہ وضع مخصوص پانی کی نقل اضافی کھلاتی ہے مترجم کہتا ہے زمین کو واسطے از روئے قیاس اور مشاہدہ کے دو مرکز پائے گئے ہیں ایک مرکز جو بنظر نقل مطلق کے ہے اور ایک مرکز نقل کہ وہ مرکز جم سے ہٹا ہوا ہے یہ اسکا نقل اضافی ہے نسبت اتصال کرہ آب کے ہوا کے پیدا ہوا ہے تفصیل اس مسئلہ کی اور مقدار فاصلہ کی در بیان دونوں مرکزوں کے فروع طبیعیات میں دیکھنی چاہیے اور ملاحظہ کیے کہ کرات عالم سے بخوبی دریافت ہو سکتا ہے کہ مرکز نقل مرکز جم سے کتنا ہٹا ہوا ہے متن پانی کی طبیعت سرد و تر ہے یعنی جسوقت پانی کے ساتھ کوئی دوسری چیز نہ ہو اور نہ کوئی سبب خارجی مخالف طبیعت کے پانی میں اثر کرے برودت اسکی محسوس ہوگی اور ہمراہ برودت کے ایک حالت جسے ہم طوبت کہتے ہیں بھی محسوس ہوگی طوبت اس حالت کا نام ہے کہ پانی اپنی اصل خلقت میں اس کیفیت پر ہے کہ اوئی سبب سے صورت مختلفہ کو بسہولت قبول کرتا ہو اور بہت آسانی سے اسکے اجزاء کا اتصال زائل ہو جاتا ہے اور باسانی پھر متصل واحد ہو جاتا ہے اور ہر ایک شکل کو باسانی قبول پھر کر لیتا ہے اور اس شکل کی حفاظت نہیں کر سکتا ہے بلکہ بسہولت اسے ترک کر دیتا ہے۔ پانی جو ایک جزو مادی کائنات کا ٹھہرا ہے فائدہ اسکے یہ ہے کہ اجسام مرکبہ باسانی اُن ہیئات کو قبول کریں جو انکے اجزائیں بوجہ تشکیل اور تغلیط اور تعدیل کے درکار ہے اسلئے کہ جسم رطب اگرچہ بسہولت ہیئات شکلیہ کو ترک کر سکتا ہے لیکن قبول اشکال بھی باسانی کرتا ہے جیسے کہ جسم یابس بدشواری قبول ہیئات شکلیہ کرتا ہے مگر بقبول کسی شکل کے پھر اس شکل کا چھوڑنا بھی اسے دشوار ہوتا ہے مترجم کہتا ہے لو بار خوب جانتا ہے کہ اسے کی گولی سے کیل یا تیرنا ناگنا دشوار ہے کہ اس دشواری کی نسبت سے موم کی گولی سے صورت کیل اور پیر کی بنانی بہت کم وقت رکھتی ہے متن جب کسی جسم یابس کو جسم رطب کے ساتھ آمیخہ کریں جو جم یا جسم رطب سے ملکر استفادہ قابلیت تہید اور تشکیل کی پاتا ہے اور جسم رطب کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ نسبت اپنی ذاتی خاصیت کے اس میں حفظ شکل کی قوت بڑھ جاتی ہے اسلئے کہ جسم رطب کو ایک استواری اور تعدیل قوی حاصل ہوتی ہے اور جسم یابس محبت آمیزش جسم رطب کے اپنی برائگی کی اجزاء سے محفوظ رہتا ہے اور جسم رطب بسبب آمیزش جسم یابس کے ایک چسپیدگی پیدا کر کے اپنے سیلان سے محفوظ رہتا ہے۔ ہوا ایک جسم بسیط ہے اسکا موضع طبعی پانی کے اوپر اور آگ کے نیچے ہے اور یہ خفیف ہوائی اضافی ہے طبیعت اسکی گرم تر ہے اسلئے جیسے طبیعت زمین اور پانی کی بیان ہوئی یعنی بدون آمیزش کسی دوسرے جسم کے یا بدون حادث ہونے کسی سبب خارجی کے اسکی حرارت اور طوبت محسوس ہوتی ہے۔ ہوا جو کائنات کا ایک جزو مادی قرار دیا گیا فائدہ یہ ہے کہ پانی اوٹھی کے جو اجزاء نہایت متصل ہیں انکا اتصال دور کر کے تخلخل پیدا کرے اور مسات باقی زمین اور لطافت اور خفیف اسوجہ سے حاصل ہوا اسلئے کہ جسم جسقدر قلیل المسات ہوتا ہے شل سونے وغیرہ کے اتنا ہی ثقیل اور وزنی ہوتا ہے اور جسقدر مسات زیادہ ہوتے ہیں اسقدر سبک ہوتا ہے جیسے مٹی ہوئی ردنی آگ جرم بسیط ہے اسکا موضع طبعی کل اجرام عنصریہ کے اوپر ہے اور مکان اسکا سطح مقعر ہے فلک کی چہرے شک کون و فضا مٹی ہوتا ہے اور یہ مکان اسکا بنظر خفیف سلاخہ ہے طبیعت آگ کی گرم و خشک و اسکی موجودگی کائنات میں جزو مادی ہے



احقاق اور صناعات اور عادات واسطے حفظ صحت کے اور علاج کرنا ایک ایک مرض کا جدا جدا ذہن سے بعض خیر و ن کا جاننا طبیب پر نظر منصب  
 حسابیت اسطرح پر واجب ہے کہ ان چیزوں کی ماہیات کا تصور اور تصدیق ان کے وجود کی کرے اور انکو واقعی معلوم کرے اور یہ سمجھے کہ ان خیر و ن کا ماننا حکم  
 پر اور یہ خیرین ہمارے اصول موضوعہ میں داخل ہیں۔ علم طبعی میں یہ خیرین بدیل ثابت کی جاتی ہیں اور اسکو اعتقاد ان خیر و ن کے وجود کا اس بنا پر کرنا چاہیے  
 ہو یا کسی حکم طبعی نے اسکو واسطے یہ موضوعات مقرر کیے ہیں۔ ان موضوعات میں کچھ ایسی خیرین بھی ہیں کہ جن پر دلیل و برہان لانا طبیب کو اسی فن میں  
 درکار ہے۔ ان موضوعات میں جو چیزیں از قسم مبادی ٹھہرائی جائیں ان کے نسبت طبیب کو یہی لازم ہے کہ تقلیداً ان کے وجود کو مانے اسلیے کہ مبادی جلد علوم  
 جزئیہ ان علوم میں سمات قرار دیے جاتے ہیں اور علوم کلیہ میں ان پر برہان لائی جاتی ہے اور اسطرح ہر علم جو نسبت کسی دوسرے علم کے فرع یا جزئی  
 قرار دیا جاتا ہے اس کے مبادی کا ثبوت جو علم اُس پر مقدم ہے یا جن کا یہ علم جزئی یا فرع قرار دیا گیا ہے اُس میں بیان کیا جاتا ہے یا تا تک کہ چڑھتے چڑھتے  
 جمیع علوم کے مبادی فلسفہ اولیٰ میں ثابت کیے جاتے ہیں اور اس علم کو علم باعد الطبیعیہ بھی کہتے ہیں۔ بعض طبیوں کا یہ طریقہ جو ٹھہر گیا ہے کہ شروع میں  
 علم طب کے اثبات عناصر اور مزاج وغیرہ بدلائل طبیہ کرتے ہیں اور اسطرح وہ باتیں کہ طبیب کے واسطے طبیعات میں اصول موضوعہ قرار  
 دیے گئے ہیں ان کا ثبوت بھی علم طب میں بدلائل کرنے لگتے ہیں ان کو گو انکو اس طریقہ میں دو قسم کی غلطیاں پیش ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ جو باتیں  
 علم طب میں داخل نہیں ہیں انھیں بطور خلط بحث طب میں ذکر کرتے ہیں اور دوسری غلطی یہ ہوتی ہے کہ اپنے گمان میں وہ یہ جانتے ہیں کہ ہم نے  
 ان خیر و ن کو بدیل ثابت کر دیا ہے حالانکہ اُن سے کوئی چیز ثابت نہیں ہو سکتی ہے اسی جہت سے طبیب پر واجب ہے کہ ان چیزوں کی ماہیت کا تصور کرے  
 جو باتیں ان میں سے بدی خواہ ہیں اثبوت نہیں ہیں اُن کے وجود کو تقلیداً مانے اور ان کا اثبات حکیم طبعی کو سپرد کرے۔ موضوعات علم طب میں جو  
 بین اثبوت امور ہیں منجملہ اُن کے ایک تو ارکان الیہ ہیں کہ آیا یہ موجود ہیں یا نہیں اور موجود ہیں تو کتنے ہیں اور انکی تعداد کیا ہے دوسرے مزاج ہے کہ اُس کا وجود  
 بھی ثابت ہے یا نہیں اور ہے تو کس طرح ہے اور کتنی قسمیں ہیں میسرے اخلاذ ہیں کہ ان کا وجود اور تعداد و کیفیت اور اسطرح قوی کا وجود اور مقدار اور مکان  
 وجود ان کا خواہ ارواح کا وجود اور تعداد و محل وجود یہ سب باتیں طبیب کو اصول موضوعہ میں داخل کرنی چاہئیں اور یہ بھی کہ ہر ایک غیر حال کو  
 خواہ اثبات اور استمرار شے کو بحال واحد ایک سبب درکار ہو تا ہے پھر وہ سبب کتنے ہیں یہ بھی اصول موضوعہ میں داخل ہے لیکن اعضا جسے جانی  
 اور اُن کے منافع اور فوائد کو بطور حس دیکھنا چاہیے اور بذریعہ تشریح کے دریافت کرنا چاہیے وہ خیرین کہ جن کا تصور کرنا طبیب پر واجب ہے اور  
 اُن کے بعد ان کا وجود بدلیل ثابت کرنا بھی لازم ہے وہ امراض اور اسباب جزئیہ اور علامات امراض کے ہیں اور کیفیت طریقہ ازالہ مرض اور حفظ صحت کے ان  
 باتوں میں جو بدیہی نہو طبیب کو اسے بدیل اور برہان تفصیلی ثابت کرنا چاہیے اور اسکی مقدار اور وقت مقرر کرنا چاہیے جالینوس کا دستور ہے کہ جب ہر قصد  
 کرنا ہے کہ قسم اول پر اقامت برہان کرے یعنی جن چیزوں پر دلیل لانا ہننے علم طب میں ناجائز قرار دیا ہے جالینوس جب اُن کے دلائل کا ذکر کرتا ہے اس وقت اپنے  
 تین طبیب نہیں سمجھتا ہے بلکہ وہ حکیم فیلسوف بنکر ان دلائل کو ذکر کرتا ہے اور اسے اس وقت ایسا خیال ہوتا ہے کہ علم طبعی میں بحث کر رہا ہے اور طب سے  
 بالکل الگ ہو گیا جیسے کوئی فقیہ کا حل حوقت قصد کرتا ہے کہ وجوب متابعت اجماع کی صحت ثابت کرے تو اس وقت وہ فقیہ اپنے کو فقیہ نہیں  
 سمجھتا ہے بلکہ اپنے تین تک جاکر درپے اثبات اس سلسلہ کے ہوتا ہے اسلیے کہ طبیب بحثیت طبیب ہونیکے اور فقیہ منظر فقیہ ہونیکے اسکی قدرت نہیں رکھتا ہے  
 کہ ان باتوں کو بدیل ثابت کرے اور اگر باوجود لحاظ اپنے اپنے منصب کے یہ دونوں درپے اثبات ایسے امور کے ہوں بیشک ورنحال لازم آئے گا  
 تعلیم و دوسری ارکان کے بیان میں اور وہ ایک ہی فصل ہے۔ ارکان چند اقسام بسیط کو کہتے ہیں جو بدن انسان کے اجزاء  
 ولیہ میں انکی تقسیم مختلف صورتوں کے اجسام کی طرف مکن نہیں ہے اور اُن کے ملنے اور مرکب ہونے سے انواع مختلف کائنات کے پیدا ہوتے ہیں



باب دریافت کیے جاتے ہیں اسی سبب طب میں پہچاننا اُن عوارض کا جو صحت و مرض کو مخصوص ہیں بھی ضروری علوم حکمیہ میں رہا ہے ثابت ہو چکی ہے کہ جس شے کا ادراک اور علم اُسکے اسباب اور مبادی پر موقوف ہوتا ہے اُس شے پر علم اسباب اور مبادی مقدم ہوتا ہے اور اگر اُس شے کی پہچان اسباب اور مبادی نہوں تو اُسکے عوارض اور لوازم ذاتی کے دریافت کر نیسے اُس شے کا علم پورا ہوتا ہے۔ اسباب کے استقام پر چار قسم کیے ہیں مادی، فاعلی، غائی۔ مادی اسباب وہ چیزیں ہیں کہ جن میں صحت یا مرض حاصل ہوتی ہے خواہ حصول اُسکا بوضع قریب ہو جیسے عضو یا روح یا بوضع بعید جیسے اخلاط یا اُس سے زیادہ تر بعد قیاس کیا جائے جس طرح سے ارکان اربعہ ارکان اور اخلاط کو جسب کیب موضوعات میں سے علم طب کے تصور یا اگرچہ بعد ترکیب کے جو استحالة ہوتا ہے اور کیفیت ارکان اور اخلاط کی بدل کر ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی ہے اُس استحالة کو بھی اُسکے موضوع علم طب کے نہیں دخل ہے اور جو چیز کہ نظر ترکیب استحالة موضوع کسی علم کے قرار دیجاتی ہے وہ ان اُس ترکیب و استحالة کے بعد جو وحدت حاصل ہوتی ہے اُسکا بھی لحاظ کیا جاتا ہے اور یہاں پردہ وحدت کہ جو ان اخلاط اور ارکان کثیر کو عارض ہوتی ہے یا تو وہ مزاج ہے یا ہیئت ہے مزاج تو بعد استحالة کے ہوتا ہے اور ہیئت حسب اجتماع و ترکیب پیدا ہوتی ہے اسباب فاعلی صحت و مرض کی دو ہیں ہیں بغیرہ۔ وحافظہ۔ مغیرہ وہ چیزیں ہیں کہ جو کیفیات اور حالات بدن انسانی کو تغیر دیا کرتی ہیں۔ اور حافظہ وہ چیزیں ہیں کہ محافظت کرتی ہیں بدن انسان کی خواہ از قسم ہواؤں کے ہیں یا وہ چیزیں کہ جو قریب غیض ہواؤں خواہ کھانے کی چیزیں اور پانی یا اور پنے کی چیزیں اور جو قریب المزاج ان چیزوں کے ہو خواہ استفراغ یا احتقان یا مخصوص ملا و مساکن اور اُن سے متعلق ہواؤں اور چیزیں خواہ حرکات مسکنات بدنیہ یا نفسانی حرکات مسکن کہ جسمین خواب بیداری بھی داخل ہے یا ایک سن سے دوسرے سن میں پہنچنا مثلاً لڑکے سے جوان ہونا خواہ ایک ہی سن میں اختلاف نظر اوقات اربعہ کے پیدا ہونا یا اجناس اور صناعات اور عادات میں استحالة پیدا ہونا یا سب اسباب بغیرہ وحافظہ شمار کیے جاتے ہیں اور اس طرح وہ چیزیں جو بدن انسان پر وارد اور اُسکے متصل ہوتی ہیں مثل ضما و اطلاق خواہ آگ اور پانی اور برف اور رولی وغیرہ کے خواہ طبیعت کے مخالف ہوں یا مخالف ہوں اسباب صوری صحت و مرض کی وہ تو ہیں ہیں کہ جو بعد حاصل ہونے مزاج کے حادث ہوتی ہیں اور بعد ترکیب پیدا ہوتی ہیں۔ اسباب تمامی و غائی صحت و مرض کے وہ افعال ہیں جو بدن انسان سے صادر ہوتے ہیں جنکے شناخت میں معرفت قوی اور شناخت اُن ارواح کی جو حامل قوی کی ہیں ضرور داخل ہے چنانچہ ہم اُن کے بیان کر نیکے جتنے موضوعات علم طب کے اور بیان کیے گئے نقطہ اس نظر سے موضوع قرار دیے گئے ہیں کہ علم طب بیان کرتا ہے کہ بدن انسان کیونکر صحیح رہتا ہے اور کیونکر مبتلا ہے مرض ہو جاتا ہے اب اگر تمام و کمال بابت علم طب کے خیال کیے جائیں اور قواعد حفظ صحت و ازالہ مرض کے موضوعات کا بھی لحاظ کیا جائے تو ضرور موضوعات میں کچھ اور چیزیں نظر اسباب آلات حفظ صحت و ازالہ مرض کے برصیغے حفظ صحت و ازالہ مرض کے اسباب جیسے تدبیر بالکل مشرب یا احتیاء کرنا ہواے مناسب کا خواہ مقدار میں پر حرکت و سکون کرنا خواہ کسی دواسے علاج کرنا یا علاج بعمل یا کرنا یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ انکو اطباء تینوں قسم حالات انسان کے اسباب تجویز کرتے ہیں یعنی صحت و مرض اور تیسری قسم وہ ہے کہ جو حالات ثانیہ سے موصوف ہوں کہ اُسکا ہم آگے ذکر کر نیکے اور یہ بھی بیان کر نیکے کہ باوجودیکہ حقیقتاً درمیان صحت و مرض کے واسطہ نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ تیسری قسم کے قرار دیے جاتے ہیں اور کیا سبب ہے کہ ہم انکو متوسط درمیان صحت و مرض کے قرار دیتے ہیں یہ تھوڑی سی تفصیل جو اور بیان کی گئی اس سے کچھ اجالا استفادہ دریافت ہوا کہ علم طب میں اتنی چیزیں نظر کیجاتی ہیں ارکان مزاج اخلاط اعضائے بیضا و اعضائے مرکبہ ارواح قوی طبعی قوائے حیوانی قوائے نفسانی افعال حالات ثلاثہ بدنیہ یعنی صحت و مرض و حالات ثانیہ اور ان تینوں کے اسباب بالکولات اور شربات یا ہواؤں اور پانی یا مخصوص ملا و مساکن اور استفراغ و احتقان اور صناعات اور عادات اور حرکات بدنی و نفسانی اور اس طرح سکون اور انسان اور اجناس اور جو چیزیں بدن پر وارد ہوتی ہیں امور غریبہ سے اور تدبیر طعام اور شربات اور احتیاء کرنا ہواے مناسب اور مقرر کرنا حرکات و مسکنات کا استعمال و اذکار اور عمل بالمید اور



میں نظری اور عملی دونوں قسمیں ہوتی ہیں اور ہر علم میں نفع نظر اور عملی سے جو مراد ہوتی ہے ان سب کے بیان کی جگہ اس مقام پر کوئی ضرورت نہیں ہے البتہ علم طب میں جو قسمیں نظری اور عملی کی شہنائی گئی ہیں ان سے جو غرض ہے وہ ہم بیان کرتے ہیں جب کوئی کہے کہ طب کی بعض قسمیں ہیں اور بعض عملی تو یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ قسم نظری طب کی وہ ہے کہ جس کا سیکھ لینا اور کارہی اور قسم عملی وہ ہے کہ حسین مباشرت کی جی درکار ہے جیسا کہ اکثر لوگ خیال کرتے ہیں بلکہ اس مقام پر یہ سمجھنا لائق ہے کہ یہاں نظری اور عملی سے کچھ اور مراد ہے اور وہ یہ ہے کہ ریت و خون میں علم طب کی علمی باتیں ہیں اور عملی اور نظری میں فرق یہ ہے کہ جس قسم کو ہم نظری کہتے ہیں اس میں بیان اصول قواعد کا ہوتا ہے اور دوسری قسم جسے علمی کہتے ہیں اس میں بیان کیفیت مباشرت اور استعمال انہیں قواعد کا ہوتا ہے پھر ایک کو نظری اور دوسرے کو عملی جو قرار دیتے ہیں مراد یہ ہے کہ قسم نظری وہ ہے کہ اس کی تعلیم فقط مفید اعتقاد اور ادراک قواعد کی ہوتی ہے اور کیفیت عمل کے بیان سے تعرض نہیں کیا جاتا ہے مثلاً کہتے ہیں کہ حیات کی تین قسمیں ہیں یا مزاج انسانی کی نو قسمیں ہیں اور علمی قسم میں علم طب کے یہ مقصود نہیں ہوتا ہے کہ بالفعل یہ عمل کرنا چاہیے یا نہ اولت حرکات بنیہ کی بالفعل اس میں درکار ہے بلکہ اس میں بیان ایک قسم کی رائے اور تجویز کا ہوتا ہے کہ یہ تجویز اور رائے متعلق بیان کیفیت اور عمل سے ہوتی ہے جیسے طب میں بیان کرتے ہیں کہ جتنے گرم گرم ہیں ابتدا سے علاج میں ضرور ہے کہ ایسی چیزیں استعمال کی جائیں کہ جو راجع ہوں اور بروقت پیدا کریں اور کیفیت سمات کریں اسکے بعد رواجات کے ساتھ مرخیات ملائے جائیں اسکے بعد انتہا میں بوقت انحطاط مرض کے مرخیات محلہ پر اقتصار کیا جاوے سوائے ان درمیان کے جس کے مادے کو اعضا سے ایسے نے اعضا سے خسیہ کی طرف دفع کیا ہو پس تعلیم ایک رائے اور تجویز کا فائدہ دیتی ہے کہ وہ بیان کیفیت عمل کی ہے نہ کہ نفس عمل پر پس جب ان دونوں قسموں کو متعلم نے جانا تو ایک سے علم نظری اور دوسرے علم عملی حاصل ہوگا گو کبھی عمل کرے و دوسرا اعتراض اس مقام پر بھی وارد ہوتا ہے کہ حالات بدن انسان کے تین ہیں صحت اور مرض اور حالت متوسطہ کہ نہ وہ صحت ہے اور نہ مرض اور اوپر علم طب کی تعریف میں فقط وہی حالتوں کا ذکر کیا گیا یہ اعتراض اگر تعرض بخوبی غور کرے ہماری عبارت پر وارد نہ ہوگا اس لیے کہ جب وہ فکر کرے گا تو تین حالتوں کا بدن انسان میں قائل ہونا اسے درست معلوم ہوگا اور نہ یہ بات اسے صحیح معلوم ہوگی کہ اگر واقع میں کوئی حالت ثالثہ بدن انسان میں ہوتی ہے اور نہ اس کو تعریف علم طب میں ترک کر دیا اور نہ کریں کیا اس ہم فرض کرتے ہیں کہ اگر مذہب ثلثیت صحیح بھی ہو تو ہمارا قول زوال صحت شالی ہے مرض اور حالت ثالثہ دونوں کا اس لیے کہ حالت ثالثہ جو ان لوگوں نے نئی نکالی ہے اس پر تعریف صحت تو صادق نہیں آتی یعنی حالت ثالثہ کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ ایک حالت ہے یا ایک ملکہ ہے کہ اس کی موجودگی میں افعال سلیمہ موضوع خواہ صاحب حالت صاوم ہوں اور نہ حالت ثالثہ کی تعریف متیس علیہ تعریف صحت کی کر سکتے ہیں جیسے کہ مرض کی تعریف کیجاتی ہے ہاں اگر صحت کی تعریف میں ایسی قیدیں اور شرطیں بڑھائیں جن کی کچھ حاجت نہیں ہے اس وقت ہماری تعریف علم طب کی البتہ حالت ثالثہ کے شمول میں کوتاہی کریں مگر ہر اس وقت اطباء سے کی طرح کا مناقشہ نہ ہوگا اس لیے کہ تجویز تعریفات اور حدود ایک امر اصطلاحی ہے اور نہ لفظی سے کوئی فائدہ ملے گا نہ کوئی نہیں ہے نہ تو نزاع لفظی مناسب ملے گی نہ علم طب میں نزاع لفظی کچھ فائدہ دے سکتی ہے حالت ثالثہ کا موجود ہونا بدن انسان میں یا نہ ہونا یہ امر علم طب میں محقق نہیں ہو سکتا ہے بلکہ طبیعات میں اس کی تحقیق بخوبی کی گئی ہے وہاں سمجھنا چاہیے فصل دوسری علم طب کے موضوعات کے بیان میں چونکہ علم طب میں بدن انسان کے حالات سے منظر حصول صحت و زوال صحت بحث ہوتی ہے اور ہر ایک چیز کا علم بھی پورا حاصل ہوتا ہے جب اس چیز کے اسباب جانے جائیں بشرطیکہ اس چیز کی واسطے واقع میں کچھ اسباب بھی ہوں اسی جہت سے طب میں ضرورت اس بات کی ہے کہ اسباب صحت و مرض کے پہلے دریافت کیے جائیں صحت و مرض کے اسباب ظاہر بھی ہوتے ہیں اور پوشیدہ بھی ہوتے ہیں کہ ان کو جس نہیں دریافت کر سکتی ہے بلکہ استدلال عقلی عوارض سے کر کے وہ



کی تشریح اور جو نفع اسکی خلقت میں ہو لکھ کر بعد ازان اکثر مقامات میں اس عضو کی حفظ صحت کے اسباب بھی لکھوں مگر یہ تشریح اعضائے مرکب  
 کی ہے جو کتاب امراض جزئیہ میں درج ہوئی اور اعضائے مفردہ کی تشریح کتاب اول یعنی فن کلیات میں درج کی ہے اور اسی طرح مستافع  
 اعضائے مفردہ کے اسی کتاب اول میں بیان کر دوں گا پھر کتاب امراض جزئیہ میں بعد ذکر حفظ صحت عضو خاص کے بطور عام امراض  
 مخصوص اور اسباب امراض اور طرق استدلال اور انہیں امراض کے اور معالجات ان امراض کا بطور کلی اور عام طریقہ سے لکھوں گا جب  
 سب امور سے فراغت ہو جائے امراض جزئیہ اس عضو کے مذکور ہونگے اور اس مقام پر بھی اکثر حکم کی تعریف مرض اور اسباب عام اور  
 دلائل کلیہ کا پہلے ذکر کر کے اُسکے بعد خاص احکام جزئی کا ذکر کر دوں گا پھر معالجات کا قانون عام پہلے ذکر کر کے معالجات جزئی کو دوائے بسیط خواہ  
 مرکب سے بیان کر دوں گا اور معالجات عام خواہ علاج خاص میں اگر انہیں دواؤں کا استعمال مناسب ہے جنکا ذکر کتاب ادویہ مفردہ کی جدول اور نقشب  
 میں کر لیا ہے جسے طالب علم اس مقام پر پہنچ کر واقف ہو سکتا ہے بہر حال ایسے ادویہ کو مکرر ہر ایک مقام پر بیان نہ کروں گا بلکہ اسی مقام پر  
 حوالہ کر دیا جائیگا مگر کوئی ضروری دوا کہ جسکا ذکر ضروری ہے البتہ مکرر لکھی جائیگی اور جو دوائے مرکب ایسی ہے کہ اُسکے منافع اور اُسکے بنانے کا  
 طریقہ لائق اسی کے ہے کہ اُسکا ذکر قرابادین میں کیا جائے اُسکی نسبت بھی یہی طریقہ ملحوظ ہے پھر اس کتاب میں امراض جزئی کے اتمام کے بعد  
 مجھے ایسا مناسب معلوم ہوا کہ ایک اور کتاب ان امراض کے بیان میں لکھوں جو امراض خصوصیت کسی خاص عضو سے نہیں رکھتے  
 جیسے حمیات وغیرہ اور انہیں امراض کے بعد قواعد زینت کے ذکر کر دوں گا اور اس کتاب میں بھی وہی طریقہ بیان کا مرعی ہے جو ترتیب  
 امراض خاصہ کے باب میں مذکور ہوا ہے پھر اگر خدا تعالیٰ توفیق تمام اس کتاب کی دے اُسکے بعد قرابادین میں مرکبات ادویہ کو حسب خواہش جمع  
 کر دوں اور یہ تمام کتاب اول سے آخر تک چونکہ شامل بیان ضروری اور لازمی مسائل اور احکام طب پر باختصار ہے باین نظر ایسی نہیں ہے کہ طبیب  
 قصد معالجات امراض کا بالفعل کرے اُسکو اکثر مسائل مندرجہ کتاب پر معلوم خواہ یا نہ ہوں یعنی کم سے کم جقدر علم طبیت کو ضروری ہے اسپر یہ کتاب شامل  
 ہے اور اس سے زیادہ جو اور چیزیں بکار آمد طبیب کی ہیں انکا حصہ وغیرہ لیکن اگر حکم خدا تعالیٰ مرگ نے مجھے مہلت دی بعد اتمام اس کتاب کے  
 دوبارہ ایک اور کتاب جو زائد پر شامل ہو تصنیف کر دوں گا اور اب اسی کتاب کے ابواب و فصول کو جمع کرتا ہوں۔ اس کتاب کو پانچ کتابوں پر  
 قسمت کرتا ہوں کتاب اول میں طب کے امور کلیہ کا بیان ہے کتاب دوم میں ادویہ مفردہ کا بیان ہے کتاب سوم میں امراض جزئیہ  
 جو انسان کے اعضائے جسمانی میں سر سے پاؤں تک عارض ہوتے ہیں وہ اعضائے ظاہری ہوں خواہ باطنی انکا بیان ہے کتاب  
 چہارم میں ان امراض کا بیان جو کسی خاص عضو سے تخصیص نہیں رکھتے اسی کتاب میں احکام زینت کے بھی مذکور ہوں گے  
 کتاب پنجم میں ادویہ مرکب کا بیان ہے اور یہی قرابادین ہے کتاب اول میں چار فن اول میں تعلیم میں تعلیم پہلی میں  
 و فصلیں ہیں فصل اول علم طب کی تعریف۔ طب ایسا علم ہے کہ جس سے انسان کے بدن کے حالات از قبیل صحت  
 اور زوال صحت دریافت ہوتے ہیں فائدہ اس علم سے یہ ہے کہ صحیح آدمی کی صحت کا حفظ کیا جائے اور بیمار کی صحت جو زائل  
 ہو چکی ہے وہ پھیر لائی جائے۔ اہل تعریف پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ علم طب کی دو قسم ہیں ایک قسم نظری دوسری عملی اور جب  
 سمجھتے ہیں کہ علم طب ایک علم ہے یعنی ایک اور اکہ ہے تو تمام علم طب نظری ٹھہرا مترجم کہتا ہے علم نظری اُسکو کہتے ہیں کہ آدمی کی  
 قوت باطنی آئین کار گر ہو اور قوت خواص جسم ظاہری کی کوئی تصرف نہیں کر سکے جیسے منطق خواہ فلسفہ اولی خواہ اصول طبیعیات  
 و علم علی وہ علم ہے کہ جس میں خواص جسم ظاہری سے کام لیا جائے جیسے فلاحت جبرئیل کہیا وغیرہ جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ ہر ایک صنعت



کی اشکال اور مقامات کی الٹ پلٹ خواہ اور فروغ ہندی کی اشکال کے عکس اور تبدیل سے لازم آتی ہو اور یوں نے براہ غلط فہمی عکس ترسیب کر دیا ہو  
 اس کے اصلاح فرمائیں گے اور معذور جانین گے میں نشانہ ترلاست تو اس وقت سے ہو چکا جسے بسم اللہ اور تحمید کے بعد شروع تسوید اوراق  
 بیاہی اور بخدمت محاورہ داناں لکھنؤ اور فصائے دہلی کے گزارش ہو کہ اگرچہ مولد اور موطن خاکسار کا قصبہ کنوڑ متصل بہرام گھاٹ  
 میل فتح پور ضلع نواب گنج بارہ بنکی مضافات لکھنؤ سے ہے اور دس برس کی عمر سے خدمت اکابر شہر لکھنؤ میں حاضر رہا ہوں اور کیس قدر  
 تواہد اور نظائر محاورات کے سوائے کالمین کے انہیں بھی لکھا ہوں اور با اینہم بروقت تصنیف کتاب ہذا کے اہل زبان شہر سے  
 مشکوکہ الفاظ کی تحقیق بھی کرنا رہا ہوں تاہم میں کیس طرح قادر اس فصاحت و صحت نہیں ہو سکتا جو لکھنؤ اور دہلی کے چار پانچ برس کے  
 لڑکے کو بوجہ خلقت کے حاصل ہو سکتا ہے بظاہر اگر شبینہ بود آب دیاش تابینہ بود مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس حلی مہارت اور کلمات  
 پر اس کی مصنفات آج کے دلیل واضح ہیں اور آج کمر کوئی ایسا کسی ولایت بلکہ خاص عربین نہوا ہو گا جو اس کی تصنیفات سے مستفید نہ ہو پھر قفل السراج  
 سے بولے فارسیت آہی گئی اور چھپ نسکاچہ جا کہ یہ خاکسار دو کا علم ادب اچھی طرح نہیں جانتا ہے بہر حال اگر کسی مقام پر محاورہ میں خواہ تذکر  
 و تائیت کافرق پائیں یہ عذر واقعی جاگزین خاطر رہے اور یہ بھی خیال ہو کہ یہ سنائی نہیں ہو خیال کیجئے کہ اکثر الفاظ خاص فارسی کو اطباء نے  
 تعریب کر کے عبارات میں بخوبی تصرفات عربی کے اُتار جاری کر دیے پس انہم بالائے علم تصور کریں علماء علم نحو عرب کی خدمت میں  
 طروری گزارش یہ ہے کہ شیخ رئیس کی عبارت میں جو لفظ وارد ہوئی خاکسار اس کا پانچویں آپ کے قواعد کا زیادہ پانچویں ہو سکتا ہوں  
 فقہائے اہل اسلام کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر کسی مقام پر بتبع اصل کتاب کے بعض محاسن اور منافع اور دیگر خصوصاً اثر اب کے درج ہوئے  
 اقوال تو بغیر قفل فیہما اثم کشید و منافع للناس و اثمہما الکبد من نفعہما کسی چیز کو نافع کہنا اس کا مقتضی نہیں ہے کہ اس کا استعمال بھی عیاذا باللہ جائز کیا  
 جائے دوم بظرف تعلیق ترجمہ کے کچھ اُن منافع کا اقرار اور اعتقاد بھی لازم نہیں اکثر علماء اہل اسلام جو پابند ترجمہ کے ہوئے ہیں وہ بھی اسی وجہ  
 سے معذور رکھے گئے اخلاق ناصری اور اخلاق جلالی وغیرہ مع دیگر کتب طبیہ اس کی گواہ ہیں اس مختصر اعتدال کے بعد اب وقت اس کا آیا ہے کہ میں  
 ترجمہ اصل کتاب کا خطبہ سے شروع کروں و اماں اللہ الاعانت و التوفیق بالانجام انہیں موقوف و معین و علیہ تفتی فی الدار ایتھمنہ بایقوالہ النایۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خدا سے اعانت چاہتا ہوں اور خدا ہی پر توکل کرتا ہوں حمد خدا کی اس قدر کرتا ہوں جو لائق اس کی شان کے ہو اور مناسب خدا کے شیوع  
 احسان کے ہے۔ اور درود نامحدود و خدا کا اُس کے نبی پر جن کا نام نامی محمد ہے اور اُن کے آل اور اصحاب پر نازل ہو بعد حمد اور صلوة کے واضح  
 ہو کہ مجھ سے میرے ایسے بعض خاص احباب نے کہ جن کے سوال کو میں رو نہیں کر سکتا اور اس کی حاجت روائی مجھ پر بقدر میری وسعت اور مکان  
 کے لازم تھی درخواست کی اس بات کی کہ اُس کے لیے میں ایک کتاب فن طب میں ایسی تصنیف کروں جو شامل طب کے قواعد کلیہ اور جسمانیہ  
 پر اس لطف سے ہو کہ باوجود اختصار کے جتنے مسائل اور احکام اسمیں مندرج ہوں شرح بھی ہوں اور باوجودیکہ بیان مسائل اور احکام  
 کا حق بخوبی ادا ہو جائے اور پھر ایجاز کی رعایت ہے اجابت اس کی التماس کے نظر سے میں نے قصہ تصنیف کا کیا اور تجویز مناسب  
 اُس کتاب کی ترتیب میں یہ ٹھہری کہ پہلے میں امور عامہ کلیہ دونوں قسم نظری اور عملی طب کے بیان کروں اُس کے بعد ادویہ مفردہ کی قوتوں میں جو احکام کلی  
 ہیں اور اُن کے بعد احکام جزئی ادویہ کے بیان کروں اُس کے بعد امراض خاص ہر ایک عضو کے اس طرح بیان کروں کہ پہلے اُس عضو خاص



خواہ جلد میں جو نقصان اور خلل تھا اُسے ذکر نہیں کیا اس لیے کہ منصب ترجمہ اور توضیح کا دستی اصل اور متن کی ہما اکن ہے نہ اس کو خراب کرنا جیسے قرشی وغیرہ کا شمار ہے تیسرے میں جس مسئلہ خواہ تدبیر علاجی خواہ اور کسی قسم کا حوالہ اجمالی شیخ نے دیا ہے اُسکی تصریح مع نشان فصل اور جملہ اور تعلیم اور فن کے بخوبی کر دی ہے تاکہ دقت نہ رہے چوتھے میں امور مفصلہ بالا کے سوا اور امور جزوی جو بنظر توضیح کے کسی خاص مقام پر مناسب معلوم نہ آئی تفصیل دشوار ہے مرعی رہے ہیں ناظرین باتمکین کو خود ہی بروقت ملاحظہ مقامات لائقہ کے واضح ہونگے اب پھر متن بطرف عذر تقصیر کے رجوع کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ ابتداء سے خلقت سے آج تک یہ نسبت ہر ایک امر غریب کے یہی معاملہ جاری ہے کہ صہنگ اس شرمین فی الجملہ غریبت بوجہ تجدید کے باقی رہتی ہے جبلی انسان یہی ہے کہ اُسکی نسبت تعصب کرتے ہیں اور یہ طریقہ کچھ خاص ہندوستانی لوگوں کا نہیں ہے بلکہ علی العموم ہی قاعدہ مستمر ہے اس نظر سے اگر کوئی قصد ترک ایجاد اور انخلاء مافی الضمیر کا کرے سلسلہ تحقیقات اور ایجاد کا قطعاً مسدود ہو جائے اور اگر یہ خیال ہو کہ ہمارا فصل جدید مطبوع عام اور مقبول نام ہو یہ تو اُس سے بھی زیادہ دشوار بلکہ بنظر عادت محال ہے باین خیال میں ناظرین کتاب ہذا سے درخواست اس امر کی نہیں کر سکتا کہ بالضرور میرے اس فعل کو پسند کریں لیکن اتنا خیال ضرور فرمائیں کہ آج تک کوئی شے ایسی موجود نہ ہوئی ہوگی صنعت انسانی میں کہ اُسکے نقصانات کے رفع کیواسطے زمانہ ہزاروں خواہ سیکڑوں برس کا درکار نہوا ہو اسی طرح اگر یہ ترجمہ بھی مقامات عدیدہ میں غلط خواہ کسی اور وجہ سے کہ بھلا اُسکے عدم تاویہ مراد بعینہ ہے برآمد ہوا سید کریں کہ آئندہ جب کثرت نظر سے اُسکی نامہواری درست ہوتی رہے گی آخر کو پاک صاف ہو کر جیسا چاہیے ویسا ہی ہو جائیگا اور میری گزارش خاص یہ نسبت اطباء اور ماہران فن کے یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی غلطی جس میں کسی اور مقدم شارح سے برابر ہوں خواہ وہ مناقض جو اصل کتاب میں بموجب بیان مقدمہ بالا ہے اُسکی برائی سے مجھے معذور فرمائیں اور اگر بالضرور فقط الزام ہی لگانے کا منشا ہو تو اُسکا بھی لحاظ فرمائیں کہ ایسی کوئی غلطی نہیں ہے کہ بتاویل صحیح نہ ہو سکے یعنی علوم غیر تعلیمی کے پس شاید جو بات اُنکے قیاسات کے ذریعہ سے غلط ہوتی ہے کسی اور کے مقامات برہانی خواہ جلدی کے ذریعہ سے صحیح بھی ہو جائے تاہم مجھے اپنے خاص احباب سے امید ہے کہ اگر اس کتاب کو بنظر اصلاح دیکھیں اور اسکی غلطی کی اصلاح ہما اکن فرمائیں بعید از الطاف دوستانہ اور اقتضائے نصفت سے نہوگا اور خاص اہل علم خصوصاً مطہبین سے یہ گزارش ہے کہ چونکہ اختلاف نسخ اصل کتاب کا اسدہجہ تھا کہ اگر میں تعرض حوالہ اُن اختلافات کا ہوتا مجھ کتاب زیادہ ضخیم ہوتا اس لیے سوا اے مقامات غیر ضروری خواہ ایسے مقامات کے جنکا اختلاف نسخ مثل اختلاف وقوع اشکال ہندسی کے ہے یعنی باوجود تغیر الفاظ کے اصل معنی میں چنداں فرق نہیں ہوتا ہے اور قسم کے اختلافات کا تا امکان تعرض کر دیا ہے اور ترجیح کی علامت یہ فرار دی ہے کہ چونکہ تحقیق ترجمہ میں النسب تھا پہلے اُسکا ترجمہ کر کے بلفظ تردید دوسرے نسخہ کا ذکر کیا ہے مگر اس میں رعایت اُسکی ضرور رہی ہے کہ مطلب کتاب میں خبط پیدا نہو۔ چونکہ غلطیہ اور دیباچہ قانون کا مختلف طور پر دیکھا گیا ایک یہ بھی طرز ہے کہ فہرست ہر حصہ کی داخل اُسی حصہ میں مذکور ہوتی ہے راقم خاکسار نے فہرست حصہ اول کا ترجمہ دیباچہ سے اوپر بہت توضیح اور تصریح کے ساتھ مع نشان صفحہ وغیرہ کے لگا دیا ہے کہ ہر فصل اور جملہ اور تعلیم اور فن کے دیکھنے کی ضرورت کے وقت زیادہ دقت نہواو جہان کہین اصل کتاب میں لفظ فصل سرفخی سے نہ تھی اور مقام کے نظر سے اُسکا فصل جدا لگا ہونا مناسب تھا جیسے اکثر مقامات میں کتاب بامراض جزویہ خواہ حیات کی جلد میں وہاں لفظ فصل لکھی ہے اس قدر اختلاف کو محمول غلط پر فرمائیں گے اس لیے کہ خاکسار نے جو تہذیب مناسب تعلیم سمجھی ہے اُسکے لحاظ سے ترتیب مقرر کی ہے اور نزاع لفظی کے درپہ ہونا شان تحقیق سے بعید ہے اور خلافت وصایاے متقلدین اور کاہلین کے ہر فصل میں تو کیا اور بیان اور ذکر ہوا تو کیا اصل مطلب و نفس مسئلہ سمجھنا چاہیے ہاں اگر اس تبدیل سے کوئی خرابی معنوی جیسے اقلیدس



فیض رساں کریم گستر کیتا سے عصر و حید ہر جمع بذل و عطا کا ان جود و سخا فارس مضارب و وکر م عالی گوہر و الاہم عالی دماغ ہنر پرور مثنوی نو لکشا و صاحب  
یو بانی مبنی اسکے ہیں نہایت مستعمل تمام ہوئے لہذا عجائبات یہ اوراق جزیرہ ترین آئے اور اگرچہ بعض احباب نے اشارہ رجوع بطرف تراجم فارسی  
شریف خان دہلوی کے کیا تھا مگر راقم الحروف کو کسی جلد کا اس ترجمہ کے اس وقت تک کہ تمام جلد کلیات کرچکا ہوں اور حمیات کے بھی تا آخر پیش  
محران کے ترجمہ سے فاش ہو گیا ہوں پتہ نہیں ملتا اور کچھ مجھے زیادہ پابندی بھی ایسی نہیں ہے ان اگر تا اختتام کتاب ہر کوئی جلد ملے گی دیکھا جائیگا و کم ترک  
الاول للآخر اب میں مختصر بیان اُن چیزوں کا کرتا ہوں جو واسطے تسہیل کتاب ہذا کے تمام کتاب کے ترجمہ میں بخوار رکھی گئی ہیں اول یہ ہے کہ ہر ایک  
فقہرہ بعد تمام ہونے کے آئندہ فقرے سے بجز بعضی جدا کیا گیا تاکہ ناظرین کتاب ہذا کو واسطے سمجھنے اس ترجمہ و نیز سمجھنے اصل کتاب کے بوجہ افزائش  
کے مددگار ملتی ہے دوسرے جس لفظ کے ترجمہ سے محاورہ اُردو و خراب ہوتا تھا وہ لفظ یہ لکھا کہ اس کے ساتھ اس کا ترجمہ بعد لفظ لینے  
خواہ لفظ اور خواہ لفظ یا کے جو حروف عاطفہ سے ہیں اور اکثر ترجمہ میں علوم جدیدہ از قسم فروع علم ہیئت و ہندسہ و حساب و فروع طبعیات نے  
زبان انگریزی سے بطرف اُردو یہ ایک اصطلاح خاص قبل ازین مقرر کر لی ہے انکی پیروی سے یہ اتفاق ہوا ہے میسر کے جو مصطلحات  
علم طبعی خواہ ہیئت کے زیادہ معروف تھے انھیں بغیر توضیح و اضافات کے چھوڑ دیا اور جو زبان زد عام و خاص نہ تھے حاشیہ خواہ  
تین میں انکی بھی توضیح کر دی ہے چوتھے واسطے زیادہ آسانی کے جو اوقات معالجا خواہ تدبیرات میں مہینہ فارسی ترکی وغیرہ مذکور تھے انکی جگہ پر  
بطرف ماہ ہائے مروجہ ہندوستان کے کر دی گئی پانچویں اکثر آلات فصد اور جہازات خواہ قحج اور جرح خواہ حمام کے آلات خواہ بچھونا اور فرش و رضا کا  
اور رازیں قبیل اور آلات و ظروف وغیرہ مروج ولایت عرب خواہ وسط ایشیائی جہاں کاشغہ رئیس متوطن تھا انکے عوض جو چیزیں ہندوستان میں مروج  
ہیں انکی بھی تصریح کر دی ہے چھٹے دو این جو زبان عربی و یونانی درج کتب طبی ہیں حتیٰ الوسع انکی ہندی لکھی لکھدی اگرچہ بہ امر زاید ہے اور مفید نہیں مگر  
کلمہ و الناس علی قدر عقولہم کے یہی معنی ہیں ساتویں امراض کے اسامی بھی جہلتک مکن ہے زبان اُردو و بلکہ ہندی کی لکھدی گئیں اور جو امراض  
جدید ہندوستان کے اطباء نے دریافت کئے ہیں اور انکے معالجات بھی بحسب انکے تجارب کے جدید ہیں انکا اضافہ کر دیا ہے تاکہ اصل غرض  
اس کتاب کی پوری ہو سکے اٹھویں مجربات خاص مولف کے جو نسبت امراض کے ہیں اور وہ مجربات اساطین اطباء سے بند ویکار  
بید اور ماہران اہل تجربہ سے مجھے پہونچے اور معمول یہ فقیر کے ہیں وہ بھی اضافہ کر دئے ہیں نویں اکثر مقامات پر تخمینہ قیاسی جو نسبت  
اصول کیمیائی خواہ ضبط اوزان صنفی خواہ اندازہ کیفیات کی ضرورت ہوئی ہے مثلاً وزن پانی کا خواہ وزن حرارت اور جوش دینے کا اسے  
بنظر تحقیق حال کے جو آلات اُسکے واسطے طیار ہوئے ہیں اور جو قواعد بالفعل مروج ہیں جیسے قیاس الحریضہ ہر مائید وغیرہ حتیٰ الوسع انکے  
اُسکے مقدمہ کو ضبط کر دیا ہے دسویں حساب اوزان اور تخمینہ ص اور جمع تفریق ضرب اور قسمت وغیرہ کی اگر کہیں ضرورت پڑی ہے جو علامات  
بالفعل باختصار اور تسہیل مروج ہیں اور جن قواعد عمل سے اب اعمال حسابی کیے جاتے ہیں اُسی طور پر لکھا ہے چنانچہ علامت جمع کی + اور علامت  
تفریق کی - اور علامت ضرب کی . اور علامت قسمت کی / اور علامت مساوی خواہ حاصل عمل کی = لکھدی ہو گیا ہے دھویں کسی مقام پر اگر ضرورت  
زیادہ توضیح کی ہوئی تو تکرار اشارہ عبارت جدا گانہ چین پابندی ترجمہ کی وجہ سے زیادتی اوکی کا اختیار ہے کچھ عبارت بڑھائی دی ہے اور  
اضافہ اور اصل کا تفرق یہ رکھا ہے مترجم کتاب ہے اور پھر جب عبارت زیادہ تمام ہو جاتی قلم سے لفظ متن کی لکھدی ہے بار دھویں اگر کسی مقام پر قیام  
منطقی سے کسی مقدمہ پر شیخ نے کچھ نظر کی ہے خواہ عکس مستوی خواہ عکس نقیض خواہ ملازم شرطیات سے کوئی مقدمہ ثابت خواہ منع کیا  
بالاجمال اشارہ اُسی قاعدہ میزانی کی طرف بھی کر دیا ہے کہ طالب علم کو جو دست زیادہ ہو اور خود شیخ کے استدلال پانی



قدر مخم عبارات قانون کا ہو جائے اور کسی قدر زحمت ان بچاروں کی کم ہوا و شاید یہ میری سعی اور کوشش سنانی اصل غرض مصنف قانون کی ہو جس نے اسکو واسطے افادہ عام کے تصنیف کیا ہے۔ اگرچہ یہچراں گمان کرتا ہے کہ اس زمانہ کے ارباب علم کے اذہان میں جو مقدمہ شہادہ غیر برہانہ نسبت افتخار اسرار علوم کے شہری ہیں اُن سے نتائج نسبت میرے نکالیں گے اور میرا حال اس ترجمہ کی نسبت وہی ہو گا جو اول اسلام میں نسبت فارابی وغیرہ دیگر مترجمان کتب یونانی کا زبان عربی میں ہوا ہے اور جس طرح یونانی دان عربی کی طرف ان علوم کے ترجمہ ہونے سے مدعی اسکے تھے کہ اب علم کی قدر کم ہو جاوے گی اور اسکا مرتبہ گھٹ جاوے گا وہی حال میرا بھی ہے نسبت اس ترجمہ کے اور ظاہر ہے چونکہ زبان شریف سے کم رتبہ زبان کی طرف میں اس کتاب کا نقل ہوں اسوجہ سے مجھے ملامت زیادہ ہوگی لیکن میں اپنے خدا سے یگانہ کی قدرت یاد دلائی غرض سے جس نے اختلاف السنہ اور اختلاف الوان کو اپنی محابب قدرت میں شمار کیا اور فرمایا کہ ضحا اختلاف استکم والوا تكم اسکا مرکب ہوا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ شاید مجھے پہلے حکیم ارزانی وغیرہ نے فارسی میں اکثر کتابیں اس علم کی ترجمہ کر ڈالیں گو اُن کے معاصرین ہیں چہرین رہے اور اُن کے تراجم کو نظر قنارت سے دیکھا گئے لیکن آج ہندوستان میں لاکھوں ہین تہ ہزار دون طیب بذریعہ اُنھیں تراجم کے ہوئے ہیں اور لاکھوں مریض اُنکی کتابوں کے پڑھنے والوں کے علاج سے شفا پاتے ہیں کہ شاید اتنی برکت اور اتنا فیض عربی زبان کی کتاب پڑھنے والے طبیبوں کو میسر نہیں ہے علاوہ بران ہمیشہ سے یہی عادت مستمر ہے کہ جب کوئی عمدہ کسی ولایت میں ایجاد ہوئی اور وہاں کی زبان کی کتب میں درج ہوئی دوسری ولایت کے اہل علم پہلے اس زبان کو بغرض تفصیل اُسی شے کو سیکھا اپنی ولایت سے تعلیم لے کر واسطے اپنی زبان خاص میں اسکا ترجمہ کرتے چلے آئے ہیں کیا علم ہندی کی مصادی اور فیثاغورس کی شاگردی میں کسی شک ہے اور کیا یہ میرا نقل و نقل اوضاع سلف یہ نسبت انتقال علوم کے ایک زبان سے بطرت دوسری زبان کے پہلے ہی پہل ہوا ہے۔ اور کیا کچھ ترجمہ کو اختیار کیا جاتا ہے اور داغ سوزی کا ہین ملا جو میں اُس سے محروم ہونگا اور کیا میرے معاصرین جو بوجہ معصر ہونے کے آج مجھے خطیہ کرینگے آئندہ آئندہ زمانہ میں ایسے مصنف پیدا ہونگے جو میرے معاصر ہوں ان ایک بات کا لحاظ ضرور ہے کہ اگر طریق لازم بشری مجھے نقل اور ترجمہ میں سطح کی خطا واقع ہوئی ہو تو وہ میں اصل مطلب مروز کا جو بقول بعضے ماہران چستان اور پہلی ہے خوب سمجھا ہوں اُس مقام پر اگر کوئی میری فردہ گیری کرے وہ امر واقعی ہے مگر اس عیب کی تخصیص کچھ عجیب نہیں ہے اگر میں خواہ کوئی اور معاصر خواہ کوئی اور متقدم جس نے مطلب غلط سمجھا ہے اگر زبان عربی میں اُسے بیان کرے گا تو کیا زبان محض براہ عربیت کے اس خطا کو دور کر دیگی مجھے تو یہی گمان ہے کہ مطلب غلط کسی عبارت میں بیان کیا جائیگا ضرور غلط ہوگا اور زبان عربی میں اگر گنیش غلطی کے کچاؤ کی ہے تو شاید فیثاغورس صاحب لکھنوی کو تاویل اقوال شاہ جم جاہ دین پناہ کچ کلاہ خاقان ابن الفاقان یعنی جناب داجد علی شاہ بہادر عالم قبل کی بہت آسانی ہوئی ہوگی بہر حال ان اغلاط کے رفع کی امید میں معاصرین اور آئندہ کا طین سے ہر طرح کیسان رکھتا ہوں شاید اگر میرے عذر کم فہمی کو قبول فرمائیں گے تو اُنکی اصلاح ضرور دینگے اور شاید جن مقامات میں بہت عبارات اور بہت کھٹ ترجمہ جو طبیعت پر دلالت کریگا اگر پسند خاطر ارباب نظر ہوگا اُسے بعض بہ زحمت اختیار فرما کر اصلاح فرمائینگے ایسے کہ گھوڑے سے گھوڑے کا سوار گراہے اور آگ سے لوہا اور آتشباز زیادہ جلتا ہے اور پانی میں اکثر علاج ہی دوتا ہے اور تلوار سے اکثر سپاہی مڑتا ہے اور علاج میں اکثر طبیعت ہی خطا کرتا ہے تصنیف میں مصنف ہی غلط کرتا ہے جو نقصانات اس ترجمہ میں باوجود اجتماع نسخ عدیدہ اور شروح کثیرہ کے باقی رہ گئے اُسکی واقفیت جس قدر راقم خاکسار کو ہوتی اُسی اگر ناظر کتاب کو ہوگی تو شاید میرے عذر کو زیادہ قبول کرے گا اور جس قدر نامساعدت زمانہ نسبت راقم الحروف کے بروقت تحریر و ترقی ہذا کے ہے اُسکو اگر تمامہ ناظرین باتمین جانینگے شاید میرے ایک عذر کو ہنر عذر کے برابر تصور فرمائیں گے تاہم چونکہ قدر دان علم ہر



کتب طب کے ادنیٰ مسائل سے اعلیٰ اعلیٰ درجہ کے لوگ دامادہ رہجاتے ہیں بعد کمال خور و تناول کے ایسا لگان ہوا کہ جس قدر غلط بحث اور علوم  
 میں تاخیر میں اسلام نے کر دیا ہونے طب میں بھی جیسا بنا اکثر تجربات پر کیا ہوا گونا گونا جانینوس وغیرہ سے قیاس کے ذریعہ سے تقویت ان حکام  
 کی ہو کر وہ ان کا بالکل قیاس فاسد ساس پر نہیں ہو سکتا اور اگر کسی قدر تو اتنا نہیں ہو کہ پس اسی کے چھپے پڑ گئے اصل غرض سے دو میں پھر درس  
 میں یہ کیفیت ہو کہ کتب بالفعل مروج میں اکثر کیا بلکہ جمیع کا منہ قانون شیخ بعلی ٹھہرا ہو اور اس کا کوالہ کتابی اور ربانی و دون طرح سے دیا جاتا ہو  
 اور جو نقصانات اس کتاب میں بوجہ غلطی کتاب اور ناقلین کے خواہ جو تناقض اور اغلاط اصل مولف سے اس کی خاص تحقیق میں بوجہ اغلاط ترجمین کے  
 جنہوں نے یونانی سے عربی میں ترجمہ کیا تھا اس کی اصلاح اور درستی میں انبار کتب کے طیار ہیں اور اس کی خبر نہیں ہو کہ شیخ کو محقق کامل ہو مگر خطا سے کیونکر  
 معصوم ہو سکتا ہو قرشی کی شرح دیکھئے تو عجب گل کھلا ہوا ہو ایک مسئلہ نہیں چھوڑتے جو محذور ہو اور گیلانی اور امالی کو دیکھئے تو ان کی توجہات نسبت باشا  
 لا طائل کے دفاع میں شیخ حمایت عنہ کیا ہو یہ میں ان کا طین کی توہین اور تحقیر نہیں کرتا ہوں بلکہ میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ بھی ایک فن نہایت دقیق ہو اور  
 مشاغبت اس کا چرچا خوب ہو مگر اس مطلب یہ ہو کہ اصل غرض طبیب کی ایسی نزاع لفظی اور تحقیقات منطقی خواہ طبی اور الہی سے شاید پوری نہیں ہو سکتی اور شاید شیخ  
 بھی جس وقت کسی مقام پر ترجیح قول بقرط اور جالینوس میں ایسی تقریر باضطر اس کتاب میں کرتا ہو اس کی نظر مقصود نزاع لفظی پر نہیں ہوتی چنانچہ ناظرین کتاب  
 قانون پر بخوبی واضح ہو گا۔ علاوہ بران اس اختلاف نسخ نے قانون ایسی عمدہ کتاب کو ایسا برباد کر دیا کہ بائیمہ وضوح اور سلامت بیانی جو خاص طریقہ  
 برہانی ہو پسیلی اور چستان سے بھی زیادہ دقیق ہو گئی ہو اور اب اس زمانہ کے اطباء محققین اور ماہرین جو مختصر خیر انفس میں سمجھے جاتے ہیں  
 اگرچہ لفظ طبیب اور محقق کامل کلی غیر محصور ہو ان کا قول تو برہانی ہو کہ شاید قانون کسی کی سمجھ میں نہیں آ سکتا ہو گشتا اور اشارات جو نسبت قانون کے  
 علوم کلیہ میں تصنیف ہوئی ہیں سمجھ میں آجائے اور اگر کوئی بیچارہ طالب علم مرتے کھیتے اس درجہ تک پہنچے تو اس کو درس قانون میں جو جو غمناک مصلحتیں پڑتی ہیں  
 اس کا بیان کیا ضرور ہو کہ عیان راہ بیان ایک خاندان کے عقیدے کی بات میں نے یہ بھی سنی ہو کہ شیخ نے عمدہ مقامات قانون کو معلق کر دیا ہو میں  
 ہر کس و نا کس کی سمجھ میں نہ آئے اور وہ روز سنہ بسینہ انھیں لوگوں کو پہنچتے آتے ہیں جو حامل اسرار شیخ کے ہیں جیسے اباب تصوف اور  
 علم باطن کے خواص اسرار کا یہی حال ہو وہ لوگ یہی کہتے ہیں کہ جب شرح متقدمین بائیمہ علم و کمال جو اس زمانہ میں قریب بحال ہو  
 غرض اصل شیخ کو نہ سمجھے تو اب کون سمجھ سکتا ہو بہر حال اس سے معلوم ہوتا ہو کہ اب علم طب کا حاصل ہونا قطعاً محال ہو اس لیے  
 کہ مدار کا جس کتاب پر ہو وہ تو بطور رموز اور چستان کے ایسی ہو جیسے مصنفات جابر اور جلد کی علم اکیر میں خواہ مصنفات  
 ابن عربی وغیرہ تصوف میں خواہ مصنفات علمائے حروف خیر اور جن اوقات میں پھر کس طرح سے یہ علم حاصل ہو سکے۔ راقم  
 خاکسار کو یقین فاسد بطرف شیخ کے جو معلم علوم طبی اور الہی اہل اسلام میں تھا نہیں ہو سکتا اور کبھی ان اودام باطلہ کو صحیح نہیں تصور کر سکتا  
 ہو خصوصاً صاحب اس کی عادت برہانی دیگر مصنفات میں بخوبی دیکھی جاتی ہو کہ ہر جگہ غلطی جمل اور خطا سے ہزاروں و جان ناراض  
 ہوتا ہو اور خاص قانون کے اکثر مباحث میں جو مسئلہ خبر بحث طبعی خواہ منطقی کی طرف ہو اس سے کیسی دامن کشی اور اعراض کرتا ہو پھر  
 ایسے شخص کو جو درپہ توضیح والیضاح اور تعلیم اور ارشاد کے ہون چستان کو کیونکر تجویز کردن۔ ہاں لحاظ میری رائے اس کی مقتضی ہوئی کہ اصل کتاب  
 قانون کو جو حقیقت ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی کتاب ہو اور میرا تہ اس کے نکات اور خواص اسرار کے سمجھنے کا نہیں ہو اور نہ مجھے دعویٰ اور تالاف  
 بہرہ دانی کا اور نہ مجھے ہوسن ترانی کی ہو فقط اس غرض سے کہ جو مطالب ظاہری اس کتاب کے ہیں انکو ایضی عبارت سلیس اردو میں  
 بطور ترجمہ کے لکھوں جس پر اکثر اہل ان متوسطہ کی رسانی آسانی ہو اور شاید طالب علم جو درجہ اوسط پر اس فن کے پہنچا ہوا ہے بہ ترجمہ کسی



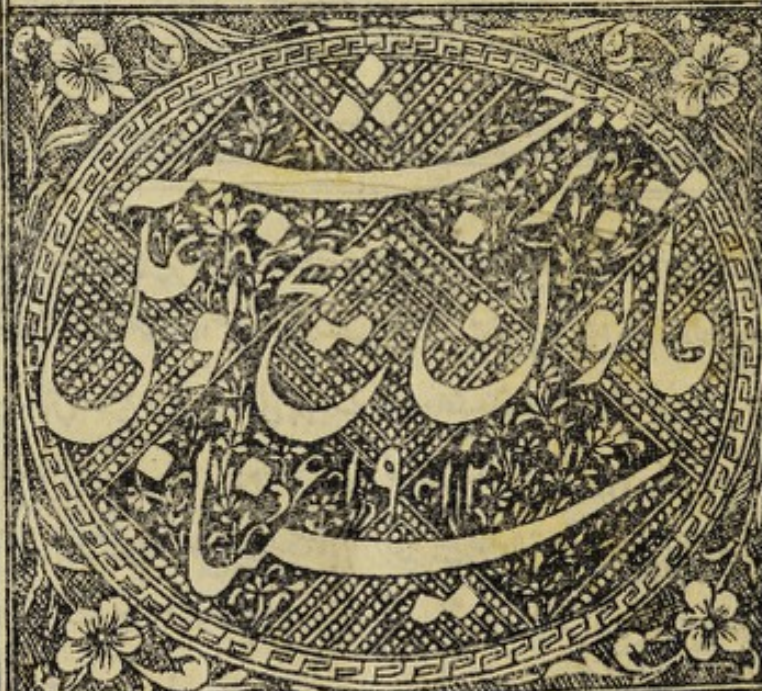


خدا کی حمد جو لائق اسکی شان کے شون غیر متناہیہ سے ہو بشر سے محال ہے اور اسکی ثنا اور توصیف میں بقدر لائق بہ شان محدود کے زبان گویا  
لال بلکہ اگر فقط ایک خاص قسم کی نعمت کا حمد خواہ اُسی خاص حکمت بالغہ و صنعت بیچون چرائی نظر سے محامد اور اوصاف بیان ہوں لینے غفلت انسا  
میں جو جو رموز اور حکمت غیر متناہی صانع غریب خانہ و تعالیٰ بربانہ نے بفا و وفقت خلقنا الانسان فی احسن تقویم کے مخلوق کیسے اُس سے زیادہ تر  
طبیعی کوئی حیوان مخلوق نفرمایا اور نہ اُس سے زیادہ شریف مخلوق کوئی اور براہ کمال است غیر ہونی کے ایجاد فرمایا و تقدیر کیا بنی آدم سے اسکا چہ  
بجونی لگتا ہے۔ اور علم تشریح اعضا اور اسکے بعد علم علاج یعنی طب جہانی اور بعد اسکے علم اخلاق جو طب حانی ہے اکثر وجوہ فضیلت انسانی کو جو مثل قطر از دریائے  
بیان کرتے ہیں بآجہ اگر فقط اسی ایک نعمت کا حمد اور شکر کیا جاسے تو کیونکر ہو سکتا ہے اسلیئے کہ ایک ایک نعمت ان نعمتوں سے غیر متناہی سے ایسی ہے کہ  
و دونوں عالم کا حمد اسکے مقابل میں بہت کم وزن معلوم ہوتا ہے بہر حال حمد اور شکر کے بعد نعمت برگزیدہ کو فیض باعث ایجاد و نشاۃین مقدم الایاد خاتم الوجوہ  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتا ہوں جو حقیقت علت غائی ہماری ایجاد اور آفرینش اور فی الواقع ذریعہ ہماری شرافت اور کرامت اور حسن تقویم کی ہے  
مقدس اسی جناب کی ہے اور درود و نامزد و اُپہر اور ان ارادہ مقدسہ پر جو خزانے ابواب مدینہ علم نبوی کے ہیں من علیہم اعلیٰ صمد یھم سمود  
نامیہ ذاکۃ ما دام یدوم الدوام و یکون ولا یکون کون الا کوان بعد اسکے سچاں بحث العبد الراعی الی رحمۃ رب المستقرین سید غلام حسین کنویری  
مخبر است ارباب فطنت و ذکا و صاحبان ذہن رسا کے گزارش کرتا ہے کہ اس خاکسار کو بعد فراغ علوم و درستیہ حسیہ و عقلیہ اور بعد تحصیل علوم دینیہ کے  
جس قدر اہل زمانہ نے فرصت دی تھی جب متوجہ بطرف فن طب ہو اور جو مبادی قدیم علوم و فنون کے بطور مقدمات اس علم کے ہیں از قسم ریاضیات  
و طبیعیات خواہ اسکے مسائل کلیہ خواہ اعمال جزئیہ اور نیز کستہ و فن کیا جاسکا جائنا طبیب کو بنظر ترکیب و تکمیل اجزاء کے پرضروری اور بدوین مشاقی  
اعمال کیمیائی از قسم حل و عقد و تعقین و تقطیر وغیرہ چارہ نہیں ہے کسیتہ حاصل کر چکا تب خیال سکا ہو کہ ہمارے اہل اسلام میں باوجودیکہ طب کی کتابیں ایسی عمدہ اور  
تواضع ایسے صحیح اور بخیر اور بہرین اور مدلل میں اسکی کیا وجہ ہے کہ اس فن خاص کے ماہر اور عامل بہت کم لوگ ہوتے ہیں اور کیا وجہ ہے کہ باوجود کثرت و تنوع



پیرن صنایع مکین مکان فضل حسن روزنامه

اندون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیع مطاوی بارک کیمیه  
نخون عوام مسدن فواید مستند حکما مقبول اطباء اعنی جلد اول



بر زبان آورد و مترجمه قدوده ارباب تحقیق و زبده اصحاب تدقیق یکم تازمضار همه دانی  
جناب مولوی حکیم سید غلام حسین صاحب مدرّس و مهتم مدرّسه ایانی جبران نظام

مطبع منشئی نوکشور کابینه طبع مطبوعه ماهولی



**اطلاوع** - اگرچہ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی نہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپے سے مل سکتی ہے جسکے ملاحظہ سے شائقان اعلیٰ حالات کتب معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزاں ہے لیکن خاص اس کتاب کے بارے میں دو محرمین بعض کتب اس فن جس فن کی یہ کتاب ہے روح کو قہر میں آگندہ و انوکھ ہے۔ اصل مطبع

## کتب طب

حیات قانون شیخ الرئیس - بعلی سینا  
موجز ملخص - قانون طب  
اقتسالی شرح موجز  
نفیسی شرح موجز حامل المتن  
کشف العیون - مصنف حکیم محمد سلیم خان  
صاحب جہوری -  
خاتمہ الشفا -

مجربات رضائی -  
مجموعہ میزان الطب - مع رسائل نبض و قلوبہ  
مطب علموی خان -  
عجلالہ نافعہ - از حکیم شریف خان  
طب یوسفی -  
ملخص فضول بقراطی -  
منظرہ الشفا - جید الطبع  
علاج الامراض - از حکیم شریف خان  
طب الکبر -  
مجربات الکبری -  
ازاد غریب -  
قرابادین قادری - فارسی -  
علاج الابدان -  
کشف الاسرار -  
سراج الحداقت -  
رسالہ تدبیر معالجہ جہنمہ - مصنف جہا  
سید افضل علی خان صاحب الخا طب  
شفا الدولہ فیض آبادی  
امم العلاج - از حکیم امان الشفیہ درجہ

قرابادین جلالی -  
اکسیر اعظم کامل چار جلدیں کاغذ گندہ  
وصف طب بن بیک مستند و اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے  
ایضاً - کاغذ خانی و گلانی رسمی جامع شفا فی افادہ  
ایسر نہ دود و جلد یکمائی حادی طب یونانی و ذکر الکلی  
مصنف حکیم سید افضل علی خان بہادر درجہ

الطالب بسفاد الدولہ -  
مصحح القلوب - فارسی شرح قانون طب  
وستور العلاج -  
خلاصہ التجارت - از حکیم علوی خان  
تشخیص الحکمت -  
قرابادین اعظم - از حکیم عظیم خان مطبوعہ نظامی  
القایہ منصوری - مع رسالہ خوب چینی  
احکام البیان -  
ضیاء الابصار - مصنف حکیم محمد رفان

کتاب معالجات ہماک و طیور  
علاج المواشی -  
علاج احسانی - سنہ بہ دوا و ایسا ہماک  
رینیت الخیل - بالقدور میرات و اشکال  
رگین -  
ایضاً - پتھر رنگ -  
فرسنامہ رگین - گوزون کی شناخت  
وباری کا علاج -  
مخزن الادویہ - اردو ہر لخت آغاز و سطر  
سے واضح قلم درجہ بین کامل -  
مخزن الادویہ - اردو نہیں کاظم بن کجائی  
یہ کجائی نہایت عمدہ ہے  
ضروری الطب -  
مقالات احسانی -  
تحقیقات نادرہ طبی - معروف  
مفردات ہندی

کتاب معالجات ہماک و طیور  
علاج المواشی -  
علاج احسانی - سنہ بہ دوا و ایسا ہماک  
رینیت الخیل - بالقدور میرات و اشکال  
رگین -  
ایضاً - پتھر رنگ -  
فرسنامہ رگین - گوزون کی شناخت  
وباری کا علاج -  
مخزن الادویہ - اردو ہر لخت آغاز و سطر  
سے واضح قلم درجہ بین کامل -  
مخزن الادویہ - اردو نہیں کاظم بن کجائی  
یہ کجائی نہایت عمدہ ہے  
ضروری الطب -  
مقالات احسانی -  
تحقیقات نادرہ طبی - معروف  
مفردات ہندی



# عنوان مکمل و مفصل از روزنامہ

اندون کتاب مستطاب افادت امتساب حاوی مطالب طیبہ مطاوی ارب حکیم  
مخزن عوام معدن ذرائع استند حکما مقبول الطب اعنی جلد اول



بر زبان اردو مترجمہ قدوہ ارباب تحقیق و زبدہ اصحاب تدقیق یکدنا مضار ہمہ دانی  
جناب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسہ اسلامیہ جیل انتظام

مطبع نشینی نوکشور کابینہ مطبعہ جامعہ ہندی  
کشمیر

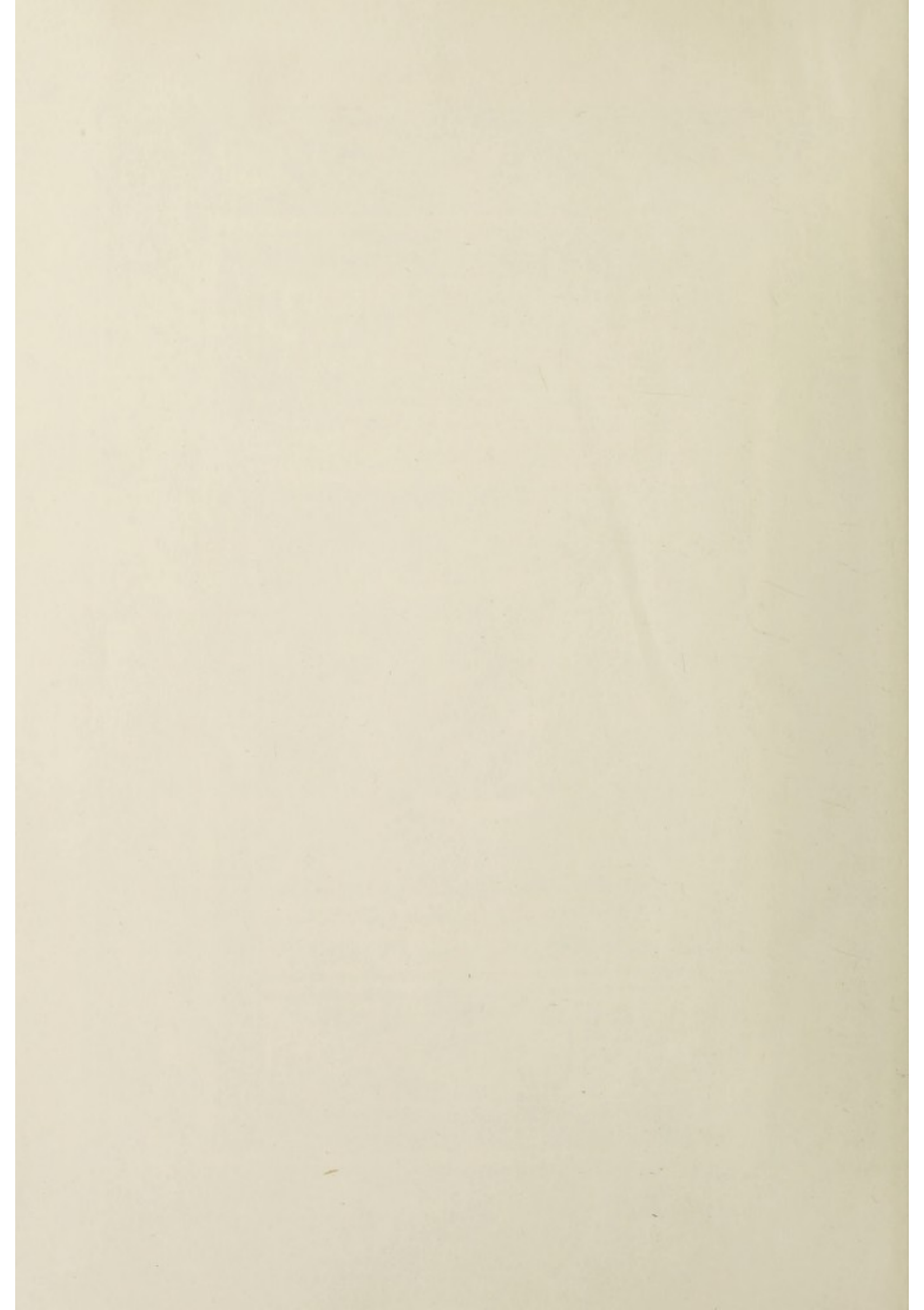


P. B. Urdu 4.



AVICENNA











1907

1908

1909

1910

1911

1912

1913





22101874888



